UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190783

UNIVERSAL
LIBRARY

کتاب عہد جدید

یعنی

خداوند یسوع مسیح کی

انجیل

یونانی زبان سے ہندوستانی زبان میں ترجمہ کی گئی

اور شہر لُنْدُن میں وِلْیم واٹْس کے مطبع

میں چھاپی گئی

سنہ ۱۸۶۰ یسوعی

فہرست

صفحہ

متی کی انجیل - - - - - - - ۱

مرقس کی انجیل - - - - - - - ۶۴

لوقا کی انجیل - - - - - - - ۱۰۳

یوحنا کی انجیل - - - - - - - ۱۷۰

رسولوں کے اعمال - - - - - - - ۲۲۳

پولوس کا خط رومیوں کو - - - - - - - ۲۸۹

پولوس کا پہلا خط فرنتیوں کو - - - - - - - ۳۱۷

پولوس کا دوسرا خط فرنتیوں کو - - - - - - - ۳۴۴

پولوس کا خط گلاتیوں کو - - - - - - - ۳۶۳

پولوس کا خط افسیوں کو - - - - - - - ۳۷۳

پولوس کا خط فلپیوں کو - - - - - - - ۳۸۲

پولوس کا خط کُلسیوں کو - - - - - - - ۳۸۹

پولوس کا پہلا خط تسلونیقیوں کو - - - - - - ۳۹۶

پولوس کا دوسرا خط تسلونیقیوں کو - - - - - - ۴۰۲

پولوس کا پہلا خط تمطاؤس کو - - - - - - ۴۰۶

پولوس کا دوسرا خط تمطاؤس کو - - - - - - ۴۱۴

پولوس کا خط طیطس کو - - - - - - ۴۲۰

پولوس کا خط فلیمان کو - - - - - - ۴۲۴

پولوس کا خط عبرانیوں کو - - - - - - ۴۲۶

فہرست

یعقوب کا خط - - - - - - - - ۱۴۴۷

پطرس کا پہلا خط - - - - - - - ۱۴۵۱۴

پطرس کا دوسرا خط - - - - - - - ۱۴۶۲

یوحنا کا پہلا خط - - - - - - - ۱۴۶۷

یوحنا کا دوسرا خط - - - - - - - ۱۴۷۵

یوحنا کا تیسرا خط - - - - - - - ۱۴۷۶

یہودا کا خط - - - - - - - - ۱۴۷۷

یوحنا کے مکاشفات کی کتاب - - - - - ۱۴۷۹

متي کي انجيل

پہلا باب

(۱) نسب نامہ یسوع مسیح داؤد اور ابرہام کے بیٹے کا × (۲) ابرہام سے اِسحاق پیدا ہوا اور اِسحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یہودا اور اُسکے بھائي پیدا ہوئے (۳) اور یہودا سے فارص اور زراح ثامر کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور فارص سے اسروم پیدا ہوا اور اسروم سے ارام پیدا ہوا (۴) اور ارام سے عمیناداب پیدا ہوا اور عمیناداب سے نعسون پیدا ہوا اور نعسون سے سلمون پیدا ہوا (۵) اور سلمون سے بوعاز راحاب کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بوعاز سے عوبید راعوث کے پیٹ سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسي پیدا ہوا (۶) اور یسي سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا * اور داؤد بادشاہ سے سلیمان اُس سے جو اوریا کي جورو تھي پیدا ہوا (۷) اور سلیمان سے روبعام پیدا ہوا اور روبعام سے ابیا پیدا ہوا اور ابیا سے آسا پیدا ہوا (۸) اور آسا سے یہوشافاط پیدا ہوا اور یہوشافاط سے یورام پیدا ہوا اور یورام سے عوزیا پیدا ہوا (۹) اور عوزیا سے یوتام پیدا ہوا اور یوتام سے احاز پیدا ہوا اور احاز سے حزقیا پیدا ہوا (۱۰) اور حزقیا سے منسّی پیدا ہوا اور منسّی سے امون پیدا ہوا اور امون سے یوسیا پیدا ہوا (۱۱) اور یوسیا سے یوکنیا اور اُسکے بھائي بابل کو اُٹھہ جانے کے وقت پیدا ہوئے * (۱۲) اور بابل کو اُٹھہ جانے کے بعد یوکنیا سے سلتئیل پیدا ہوا اور سلتئیل سے زروبابل پیدا ہوا (۱۳) اور زروبابل سے ابیود پیدا ہوا اور ابیود سے ایلیاقیم پیدا ہوا اور ایلیاقیم سے عازر پیدا ہوا (۱۴) اور عازر سے صدوق پیدا ہوا اور صدوق سے اخیم پیدا ہوا اور اخیم سے ایلیود پیدا ہوا (۱۵) اور ایلیود سے ایلیعازر پیدا ہوا اور ایلیعازر سے متان

پیدا هوا اور متان سے یعقوب پیدا هوا (۱۶) اور یعقوب سے یوسف پیدا هوا جو مریم کا شوهر تها جسکے پیٹ سے یسوع جو مسیح کہلاتا هی پیدا هوا * (۱۷) پس سب پشتیں ابیرهام سے داؤد تک چوده پشتیں هیں اور داؤد سے بابل کو اُٹهه جانے تک چوده پشتیں اور بابل کو اُٹهه جانے سے مسیح تک چوده پشتیں هیں * * (۱۸) اب یسوع مسیح کي پیدایش یوں هوئي که جب اُسکي ما مریم کي یوسف کے ساتهه منگني هوئي تهي اُنکے اِکٹهے هونے سے پہلے وه روح‌القدس سے حامله پائي گئي (۱۹) تب اُسکے شوهر یوسف نے جو راستباز تها اور اُسکي تشهیر نچاهي اراده کیا که اُسے چپکے سے چهوڑ دے (۲۰) پر جب اِن باتوں کے سوچ هي میں تها تو دیکهو خداوند کے فرشتے نے اُسپر خواب میں ظاهر هوکے کہا ای یوسف داؤد کے بیٹے اپني جورو مریم کو اپنے پاس لے آنے سے مت ڈر کیونکه جو اُسمیں پیدا هوا روح‌القدس سے هی (۲۱) اور وه بیٹا جنیگي اور تو اُسکا نام یسوع رکهیگا کیونکه وه اپنے لوگوں کو اُنکے گناهوں سے بچاویگا * (۲۲) پس یہه سب هوا تاکه جو خداوند نے نبي کي معرفت کہا تها پورا هو (۲۳) که دیکهو ایک کنواري حامله هوگي اور بیٹا جنیگي اور اُسکا نام عمانوئیل رکهینگے جسکا ترجمه یہه هی خدا همارے ساتهه * (۲۴) تب یوسف نے سوتے سے اُٹهکر جیسا خداوند کے فرشتے نے اُسے فرمایا تها کیا اور اپني جورو کو اپنے پاس لے آیا (۲۵) اور اُسکو نجانا جب تک که وه اپنا پہلوٹا بیٹا نه جني اور اُسکا نام یسوع رکها *

دوسرا باب

(۱) جب یسوع هیرودس بادشاه کے وقت یهودیه کے بیت‌لحم میں پیدا هوا تو دیکهو کئي مجوسي پورب سے یروشلیم میں آئے اور بولے (۲) که یہودیوں کا بادشاه جو پیدا هوا کہاں هی کیونکه هم نے پورب میں اُسکا ستاره دیکها اور اُسے سجده کرنے کو آئے هیں (۳) هیرودس بادشاه یہه سنکر گهبرایا اور اُسکے ساتهه تمام یروشلیم (۴) اور اُسنے سب سردار کاهنوں اور قوم کے فقیہوں کو جمع کرکے اُنسے پوچها که مسیح کہاں پیدا هوگا (۵) اُنهوں نے اُسے کہا

یہودیہ کے بیت‌لحم میں کیونکہ نبي کي معرفت یوں لکھا گیا (۶) کہ ای بیت‌لحم زمین یہودا تو یہودا کے سرداروں میں ہرگز چھوٹا نہیں ہی کیونکہ تجھہ میں سے ایک سردار نکلیگا جو میري قوم اِسرائیل پر حکومت کریگا * (۷) تب ہیرودس نے مجوسیوں کو چپکے سے بُلاکر اُنسے تحقیق کیا کہ ستارہ کب دکھائي دیا (۸) اور اُنھیں بیت‌لحم میں بھیجا اور کہا کہ جاکر لڑکے کو خوب تلاش کرو اور جب اُسے پاؤ مجھے خبر دو تاکہ میں بھي جاکے اُسکو سجدہ کروں (۹) وے بادشاہ سے یہہ سنکے روانہ ہوئے اور دیکھو وہ ستارہ جو اُنھوں نے پورب میں دیکھا تھا اُنکے آگے آگے چلا یہاں تک کہ اُس جگہہ کے اُوپر جہاں لڑکا تھا آکے ٹھہرا (۱۰) وے ستارے کو دیکھکے بہت خوش ہوئے (۱۱) اور اُس گھر میں پہنچکر لڑکے کو اُسکي ما مریم کے ساتھہ پایا اور اُسکے آگے گرکے اُسے سجدہ کیا اور اپني جھولیاں کھولکے سونا اور لوبان ا ر اُسے نذر گذرانا (۱۲) اور خواب میں اِلہام پاکر کہ ہیرودس کے پَس پھر نہ جاویں دوسري راہ سے اپنے ملک کو پھرے * (۱۳) جب وے روانہ ہوئے تب دیکھو خداوند کا فرشتہ یوسف کو خواب میں دکھائي دیا اور کہا اُٹھہ لڑکے اور اُسکي ما کو ساتھہ لے اور مصر کو بھاگ جا اور وہاں رہ جب تک میں تجھے نکہوں کیونکہ ہیرودس لڑکے کو ڈھونڈھیگا کہ مار ڈالے (۱۴) تب وہ اُٹھکے رات ھي کو لڑکے اور اُسکي ما کو ساتھہ لیکر مصر کو چلا (۱۵) اور ہیرودس کے مرنے تک وہاں رہا تاکہ جو خداوند نے نبي کي معرفت کہا تھا پورا ہووے کہ میں نے مصر سے اپنے بیٹے کو بُلایا * (۱۶) جب ہیرودس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے مجھے دھوکھا دیا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگوں کو بھیجکر بیت‌لحم اور اُسکي ساري سرحدوں کے سب لڑکوں کو جو دو برس کے اور اُس سے چھوٹے تھے اُس وقت کے موافق جو اُسنے مجوسیوں سے تحقیق کیا تھا قتل کروایا (۱۷) تب وہ جو یرمیا نبي نے کہا تھا پورا ہوا (۱۸) کہ رامہ میں آواز سني گئي نالہ اور رونا اور بڑا ماتم راحیل اپنے لڑکوں پر روتي اور تسلي نہیں چاہتي تھي اِسلیئے کہ وے نہیں ہیں * (۱۹) جب ہیرودس مرگیا تھا دیکھو خداوند کا فرشتہ مصر میں یوسف کو خواب میں دکھائي دیا اور کہا (۲۰) اُٹھہ لڑکے اور اُسکي ما کو لے اور اِسرائیل کے ملک میں جا کیونکہ جو لڑکے کي

جان کے خواہاں تھے مر گئے (۲۱) تب وہ اُٹھا اور لڑکے اور اُسکی ما کو لیکے
اِسرائیل کے ملک میں آیا (۲۲) پر یہہ سنکر کہ ارکلاؤس اپنے باپ ہیرودس
کی جگہہ یہودیہ میں بادشاہت کرتا ہی وہاں جانے سے ڈرا اور خواب
میں اِلہام پاکر گلیل کے اطراف میں چلا گیا (۲۳) اور ناصرہ نام ایک شہر
میں آ بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلائیگا
پورا ہووے *

تیسرا باب

(۱) اُنہیں دنوں میں یوحنا بپتسمادینیوالا ظاہر ہوا اور یہودیہ کے جنگل
میں منادی کرنے اور کہنے لگا (۲) کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت
نزدیک آئی (۳) کیونکہ یہہ وہی ہی جسکا اشعیا نبی نے یہہ کہکے ذکر کیا
کہ جنگل میں پکارنیوالے کی آواز ہی کہ خداوند کی راہ طیار کرو اور اُسکے
راستوں کو سیدھا بناؤ (۴) اِس یوحنا کی پوشاک اونٹ کے بالوں کی تھی
اور چمڑے کا کمربند اُسکی کمر میں تھا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی
خوراک تھی (۵) تب یروشلیم اور سارے یہودیہ اور یردن کے گردنواح کے
سب لوگ باہر اُس پاس گئے (۶) اور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے یردن
میں اُس سے بپتسما پایا (۷) پر جب اُسنے بہت فریسیوں اور صدوقیوں
کو اپنے بپتسما پانے کو آتے دیکھا تو اُنہیں کہا کہ ای سانپوں کے بچو تمھیں
آنیوالے غضب سے بھاگنا کس نے بتایا (۸) پس توبہ کے لائق پھل لاؤ (۹) اور
اپنے دلوں میں یہہ خیال مت کرو کہ ابیرہام ہمارا باپ ہی کیونکہ میں
تمھیں کہتا ہوں کہ خدا اِنہیں پتھروں سے ابیرہام کے لیئے اولاد پیدا کرسکتا
ہی (۱۰) اور درختوں کی جڑ پر اب ہی کلہاڑا رکھا ہی پس ہر درخت جو
اچھا پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہی (۱۱) میں تو تمھیں
توبہ کے لیئے پانی سے بپتسما دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہی مجھہ
سے زورآور ہی اور میں اُسکی جوتیاں اُٹھانے کے لائق نہیں ہوں وہ تمھیں
روح‌القدس اور آگ سے بپتسما دیگا (۱۲) اُسکا سوپ اُسکے ہاتھہ میں ہی

اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوں کو کھتے میں جمع کریگا پربھوسے کو اُس آگ میں جو نہیں بجھتي جلاویگا * * (۱۳) تب یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس آیا کہ اُس سے بپتسما پاوے (۱۴) پر یوحنا نے اُسے منع کیا اورکہا کہ میں تجھہ سے بپتسما پانے کا محتاج ھوں اور تو میرے پاس آیا ھی (۱۵) یسوع نے جواب دیکے اُسکو کہا اب ھونے دے کیونکہ یوں ھمیں مناسب ھی کہ سب راستبازي پوري کریں تب اُسنے ھونے دیا (۱۶) اور یسوع بپتسما پاکے فوراً پاني سے نکلکے اُوپر آیا اور دیکھو اُسکے لیئے آسمان کُھل گیا اور اُسنے خدا کي روح کو کبوتر کي مانند اُترتے اور اپنے اُوپر آتے دیکھا (۱۷) اور دیکھو آسمان سے آواز یہہ بولتي آئي کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ھی جس سے میں راضي ھوں *

چوتھا باب

(۱) تب روح یسوع کو جنگل میں لے گئي تاکہ ابلیس سے آزمایا جاوے (۲) اور جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھہ چکا آخر کو بھوکھا ھوا (۳) اور آزمانیوالے نے اُس پاس آکے اُسے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ھی تو کہہ کہ یے پتھر روٹي بن جاویں (۴) پر اُسنے جواب دیکے کہا لکھا ھی کہ آدمي فقط روٹي سے نہیں بلکہ ھر بات سے جو خدا کے مُنہہ سے نکلتي ھی جیتا ھی (۵) تب ابلیس اُسے مقدس شہر میں لے گیا اور ھیکل کے کنگورے پر کھڑا کیا اور اُسے کہا (۶) اگر تو خدا کا بیٹا ھی تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ھی کہ وہ تیرے لیئے اپنے فرشتوں کو حکم دیگا اور وے تجھے ھاتھوں پر اُٹھا لینگے ایسا نہ ھو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھوکر لگے (۷) یسوع نے اُسے کہا یہہ بھي لکھا ھی کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما (۸) پھر ابلیس اُسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کي ساري بادشاھتیں اور اُنکي شان و شوکت اُسکو دکھائیں (۹) اور اُسے کہا اگر تو گرکے مجھے سجدہ کرے تو یہہ سب کچھہ تجھے دونگا (۱۰) تب یسوع نے اُسے کہا

دور ہو ای شیطان کیونکہ لکھا ہی کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسي کي بندگي بجا لا (۱۱) تب ابلیس نے اُسے چھوڑ دیا اور دیکھو فرشتوں نے آکے اُسکي خدمت کي * * (۱۲) جب یسوع نے سنا کہ یوحنا گرفتار ہوا تب گلیل کو چلا گیا (۱۳) اور ناصرہ کو چھوڑکر کفرناحم میں جو دریا کے کنارے زبولون اور نفتالي کي سرحدوں میں ہی جا رہا (۱۴) تاکہ جو اشعیا نبي کي معرفت کہا گیا پورا ہو (۱۵) کہ زمین زبولون اور زمین نفتالي راہ دریا یردن کے پار غیر قوموں کي گلیل (۱۶) اُن لوگوں نے جو اندھیرے میں بیٹھے تھے بڑي روشني دیکھي اور اُنپر جو موت کے ملک اور سائے میں بیٹھے تھے نور چمکا * (۱۷) اُسي وقت سے یسوع نے منادي کرنا اور کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کي بادشاہت نزدیک آئي * (۱۸) اور اُسنے دریاے گلیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہی اور اُسکے بھائي اندریاس کو دریا میں جال ڈالتے دیکھا کہ وے مچھوے تھے (۱۹) اور اُنھیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ اور میں تمھیں آدمیوں کا مچھوا بناؤنگا (۲۰) اور وے فوراً جالوں کو چھوڑکر اُسکے پیچھے ہو لیئے (۲۱) اور وہاں سے بڑھکے اُسنے اَور دو بھائیوں زبدي کے بیٹے یعقوب اور اُسکے بھائي یوحنا کو اپنے باپ زبدي کے ساتھہ ناؤ پر اپنے جالوں کي مرمت کرتے دیکھا اور اُنھیں بُلایا (۲۲) اور وے في الفور ناؤ اور اپنے باپ کو چھوڑکر اُسکے پیچھے ہو لیئے * (۲۳) اور یسوع تمام گلیل میں پھرتا ہوا اُنکے عبادت‌خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کي خوشخبري سناتا اور لوگوں کے سارے دکھہ دردوں کو دفع کرتا تھا (۲۴) اور اُسکي شہرت تمام سِریا میں پھیل گئي اور سب بیماروں کو جو طرح طرح کي بیماریوں اور عذابوں میں گرفتار تھے اور دیوانوں اور مِرگیوں اور مفلوجوں کو اُس پاس لائے اور اُسنے اُنھیں چنگا کیا (۲۵) اور بہت سے لوگ گلیل اور دکاپولس اور یروشلیم اور یہودیہ اور یردن کے پار سے اُسکے پیچھے ہو لیئے *

پانچواں باب

(۱) اور وہ لوگوں کو دیکھکر پہاڑ پر چڑھا اور جب بیٹھا اُسکے شاگرد اُس

پاس آئے (۲) اور وہ اپني زبان کھولکے اُنھیں سکھلانے لگا اور کہا
(۳) مبارک وے جو دل کے غریب ھیں کیونکہ آسمان کي بادشاھت
اُنھیں کي ھی (۴) مبارک وے جو غمگین ھیں کیونکہ تسلي پاوینگے
(۵) مبارک وے جو حلیم ھیں کیونکہ زمین کے وارث ھونگے (۶) مبارک
وے جو راستبازي کے بھوکھے اور پیاسے ھیں کیونکہ آسودہ ھونگے (۷) مبارک
وے جو رحمدل ھیں کیونکہ اُنپر رحم کیا جائیگا (۸) مبارک وے جو پاک
دل ھیں کیونکہ خدا کو دیکھینگے (۹) مبارک وے جو صلح کار ھیں کیونکہ
خدا کے فرزند کہلائینگے (۱۰) مبارک وے جو راستبازي کے سبب ستائے جاتے
ھیں کیونکہ آسمان کي بادشاھت اُنھیں کي ھی (۱۱) مبارک ھو تم جب
میرے واسطے تمھیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ھرطرح کي بُري باتیں
جھوٹھہ تمھارے حق میں کہیں (۱۲) شادمان ھو اور خوشي کرو کیونکہ
آسمان پر تمھارا اجر بڑا ھی اِسلیئے کہ اُنھوں نے نبیوں کو جو تم سے آگے
تھے اِسي طرح ستایا ھی * (۱۳) تم زمین کے نمک ھو پر اگر نمک بگڑ
جاوے تو وہ کس چیز سے مزہدار کیا جائے وہ کسي کام کا نہیں سوا اِسکے کہ
باھر پھینکا اور آدمیوں کے پانوں تلے روندا جاوے (۱۴) تم دنیا کي روشني
ھو وہ شہر جو پہاڑ پر بسا ھی چھپ نہیں سکتا (۱۵) اور چراغ جلاکے
پیمانے کے تلے نہیں بلکہ چراغدان پر رکھتے ھیں تب سب کو جو گھر میں
ھوں روشني دیتا ھی (۱۶) اِسي طرح تمھاري روشني آدمیوں کے سامھنے
چمکے تاکہ تمھارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمھارے باپ کي جو آسمان
پر ھی ستایش کریں * (۱۷) یہہ گمان مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں
کي کتابیں منسوخ کرنے آیا منسوخ کرنے نہیں بلکہ پوري کرنے کو آیا
ھوں (۱۸) کیونکہ میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ جب تک آسمان اور
زمین ٹل نہ جاوے ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ھرگز ٹل نہ
جائیگا جب تک کہ سب کُچھہ پورا نہو (۱۹) پس جو کوئي اِن حکموں
میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویساھي آدمیوں کو سکھاوے
آسمان کي بادشاھت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا پر جو اُنپر عمل کرے
اور سکھاوے وھي آسمان کي بادشاھت میں بڑا کہلاویگا (۲۰) کیونکہ میں

تمهیں کہتا هوں کہ اگر تمهاري راستبازي فقیهوں اور فریسیوں کي راستبازي
سے زیادہ نهو تو آسمان کي بادشاهت میں هرگز داخل نهوگے * * (۲۱) تم
نے سنا هی کہ اگلوں سے کہا گیا خون مت کر اور جو کوئي خون کرے
عدالت کي سزا کے لائق هوگا (۲۲) پر میں تمهیں کہتا هوں کہ جو کوئي
اپنے بهائي پر بے سبب غصہ هو عدالت کي سزا کے لائق هوگا اور جو کوئي
اپنے بهائي کو باولا کہے بڑي عدالت کي سزا کے لائق هوگا اور جو اُسکو
احمق کہے جهنم کي آگ کا سزاوار هوگا (۲۳) پس اگر تو قربانگاہ میں
اپني نذر لے جاوے اور وهاں تجهے یاد آوے کہ تیرا بهائي تجهہ سے کچهہ مخالفت
رکهتا هی (۲۴) تو وهاں اپني نذر قربانگاہ کے سامهنے چهوڑ کے چلا جا پهلے
اپنے بهائي سے میل کر تب آکے اپني نذر گذران (۲۵) اپنے مدعي سے جب
تک کہ تو اُسکے ساتهہ راہ میں هی جلد ملاپ کر نهو کہ مدعي تجهے قاضي
کے حوالے کرے اور قاضي تجهے پیادے کے سپرد کرے اور تو قید میں پڑے
(۲۶) میں تجهے سچ کہتا هوں کہ جب تک تو کوڑي کوڑي ادا نکرے وهاں
سے هرگز نہ چهوٹیگا * (۲۷) تم نے سنا هی کہ اگلوں سے کہا گیا زنا مت کر
(۲۸) پر میں تمهیں کہتا هوں کہ جو کوئي شهوت سے کسي عورت پر نگاہ
کرے اپنے دل میں اُسکے ساتهہ زنا کر چکا (۲۹) سو اگر تیري دهني آنکهہ
تجهے ٹهوکر کهلاوے اُسے نکال اور اپنے پاس سے پهینک دے کیونکہ تیرے لیئے
یهہ فائدہ‌مند هی کہ تیرا ایک عضو هلاک هووے اور تیرا سارا بدن جهنم
میں نہ ڈالا جاوے (۳۰) اور اگر تیرا دهنا هاتهہ تجهے ٹهوکر کهلاوے اُسکو کاٹ
اور اپنے پاس سے پهینک دے کیونکہ تیرے لیئے یهہ فائدہ‌مند هی کہ تیرا
ایک عضو هلاک هووے اور تیرا سارا بدن جهنم میں نہ ڈالا جاوے *
(۳۱) یهہ بهي کہا گیا کہ جو کوئي اپني جورو کو چهوڑ دے اُسے طلاق نامہ لکهہ
دے (۳۲) پر میں تمهیں کہتا هوں کہ جو کوئي اپني جورو کو حرام‌کاري کے
سوا کسي اَور سبب سے چهوڑ دیوے اُس سے زنا کرواتا هی اور جو کوئي چهوڑي
هوئي سے بیاہ کرے زنا کرتا هی * (۳۳) پهر تم نے سنا هی کہ اگلوں سے کہا گیا
جهوٹهي قسم مت کها بلکہ اپني قسمیں خداوند کے لیئے پوري کر (۳۴) پر
میں تمهیں کہتا هوں هرگز قسم نہ کهانا نہ تو آسمان کي کیونکہ وہ خدا کا

تخت هی (۳۵) نه زمین کي کیونکه وه اُسکے پانوں کي چوکي هی نه یروشلیم کي کیونکه وه بادشاه بزرگ کا شهر هی (۳٦) ورنه اپنے سر کي قسم کها کیونکه تو ایک بال کو سفید یا کالا نهیں کر سکتا (۳۷) پر تمهاري گفتگو میں هاں کي هاں اور نهیں کي نهیں هو کیونکه جو اِس سے زیاده هی سو شر سے هوتا هی * (۳۸) تم نے سنا هی که کها گیا آنکهه کے بدلے آنکهه اور دانت کے بدلے دانت (۳۹) پر میں تمهیں کهتا هوں که ظالم کا مقابله نه کرنا بلکه جو کوئي تیرے دهنے گال پر طمانچه مارے دوسرا بهي اُسکي طرف پهیر دے (۴۰) اور اگر کوئي چاهے که تجهه پر نالش کرے اور تیري قبا لے لے کُرتا بهي اُسے لینے دے (۴۱) اور جو کوئي تجهے ایک کوس بیگار لے جاوے اُسکے ساتهه دو کوس چلا جا (۴۲) جو تجهه سے مانگے اُسے دے اور جو تجهه سے قرض چاهے اُس سے مُنهه مت موڑ* (۴۳) تم نے سنا هی که کها گیا اپنے پڑوسي سے دوستي رکهه اور اپنے دشمن سے عداوت (۴۴) پر میں تمهیں کهتا هوں که اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاهو جو تم سے کینه رکهیں اُنکا بهلا کرو اور جو تمهیں دکهه دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا مانگو (۴۵) تاکه تم اپنے باپ کے جو آسمان پر هی فرزند هو کیونکه وه اپنے سورج کو شریروں اور نیکوں پر طالع کرتا اور راستوں اور ناراستوں پر مینهه برساتا هی (۴٦) کیونکه جو تم اُنکو پیار کرو جو تمهیں پیار کرتے هیں تو تمهارے لیئے کیا اجر هی کیا خراجگیر بهي یهه نهیں کرتے هیں (۴۷) اور اگر تم فقط اپنے بهائیوں کو سلام کرو تو کیا زیاده کیا آیا خراجگیر بهي ایسا نهیں کرتے هیں (۴۸) پس تم کامل هو جیسا تمهارا باپ جو آسمان پر هی کامل هی *

چهٹهواں باب

(۱) خبردار هو که اپني خیرات لوگوں کے سامهنے اُنهیں دکهلانے کے لیئے مت کرو نهیں تو تمهارے باپ سے جو آسمان پر هی اجر نه ملیگا (۲) پس جب تو خیرات کرے اپنے سامهنے تُرهي مت بجا جیسا ریاکار

عبادت‌خانوں اور راستوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنکی تعریف کریں میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا اجر پا چکے (۳) پر جب تو خیرات کرے تو تیرا بایاں ہاتھ نجانے کہ تیرا دہنا کیا کرتا ہی (۴) تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگي میں دیکھتا ہی وہي ظاہر میں تجھے بدلا دیگا * (۵) اور جب تو دعا مانگے ریاکاروں کي مانند مت ہو کیونکہ وے عبادت‌خانوں میں اور راستوں کے کونوں پر کھڑے ہوکے دعا مانگنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنھیں دیکھیں میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا اجر پا چکے (۶) لیکن جب تو دعا مانگے اپني کوٹھري میں جا اور اپنا دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگي میں ہی دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدگي میں دیکھتا ہی ظاہر میں تجھے بدلا دیگا (۷) اور دعا مانگتے ہوئے غیر قوموں کي طرح بک بک مت کرو کیونکہ وے سمجھتے ہیں کہ اُنکے بہت بکنے سے اُنکي سني جائیگي (۸) پس اُنکي مانند مت ہو کیونکہ تمھارا باپ تمھارے مانگنے کے پہلے جانتا ہی کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو * (۹) سو تم اِسي طرح دعا مانگو کہ ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرا نام مقدس ہو (۱۰) تیري بادشاہت آوے تیري مرضي جیسي آسمان پر ہی زمین پر بھي ہووے (۱۱) ہماري روز کي روٹي آج ہمیں دے (۱۲) اور ہمارے قرض ہمیں معاف کر جیسے ہم بھي اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں (۱۳) اور ہمیں آزمایش میں مت ڈال بلکہ بُرائي سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہي ہي آمین (۱۴) کیونکہ اگر تم آدمیوں کو اُنکے قصور معاف کرو تو تمھارا آسماني باپ بھي تمھیں معاف کریگا (۱۵) پر اگر تم آدمیوں کو اُنکے قصور معاف نہ کرو تو تمھارا باپ بھي تمھارے قصور معاف نکریگا * (۱۶) اور جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کي مانند ترش‌رو مت ہو کیونکہ وے اپنا مُنہہ بناتے ہیں کہ لوگ اُنھیں روزہ‌دار جانیں میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا اجر پا چکے (۱۷) پر جب تو روزہ رکھے اپنے سر پر چکنائي لگا اور مُنہہ دھو (۱۸) تاکہ آدمي نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدہ ہی تجھے روزہ‌دار جانے اور تیرا باپ جو پوشیدگي میں دیکھتا ہی ظاہر میں تجھے بدلا دیگا *

(۱۹) اپنے واسطے مال زمین پر جمع مت کرو جہاں کیڑا اورمورچہ خراب کرتا ھی اور جہاں چور سیندھ دیتے اور چُراتے ھیں (۲۰) بلکہ مال اپنے لیئے آسمان پر جمع کرو جہاں نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتا اور نہ چور سیندھ دیتے اور چُراتے ھیں (۲۱) کیونکہ جہاں تمھارا خزانہ ھی وھاں تمھارا دل بھي ھوگا * (۲۲) بدن کا چراغ آنکھ ھی پس اگر تیري آنکھ صاف ھو تو تیرا سارا بدن روشن ھوگا (۲۳) پر اگر تیري آنکھ بُري ھو تو تیرا سارا بدن اندھیرا ھوگا پس اگر وہ روشني جو تجھ میں ھی تاریک ھو جاوے تو کیسي تاریکي ھوگي * (۲۴) کوئي دو خاوند کي خدمت نہیں کر سکتا اِسلیئے کہ یا ایک سے دشمني رکھیگا اور دوسرے سے دوستي یا ایک سے لگا رھیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا تم خدا اور ممون دونوں کي خدمت نہیں کر سکتے (۲۵) اِسلیئے میں تمھیں کہتا ھوں اپني زندگي کے لیئے اندیشہ مت کرو کہ ھم کیا کھائینگے اور کیا پیئینگے نہ اپنے بدن کے لیئے کہ کیا پہنینگے کیا جان خوراک سے بہتر نہیں اور بدن پوشاک سے (۲۶) ھوا کے پرندوں کو دیکھو کہ وے نہ بوتے نہ لوتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ھیں تو بھي تمھارا آسماني باپ اُنکي پرورش کرتا ھی کیا تم اُنسے بہتر نہیں ھو (۲۷) تم میں کون ھی جو اندیشہ کرکے اپنے قد کو ایک ھاتھہ بڑھا سکتا ھی (۲۸) اور پوشاک کا کیوں اندیشہ کرتے ھو جنگلي سوسنوں کو دیکھو کیسے بڑھتے ھیں نہ محنت کرتے نہ کاتتے ھیں (۲۹) پر میں تمھیں کہتا ھوں کہ سلیمان بھي اپني ساري شوکت میں اُنمیں سے ایک کي مانند پہنے نہ تھا (۳۰) پس اگر خدا کھیت کي گھاس کو جو آج ھی اور کل تنور میں جھونکي جاتي ھی یوں پہناتا ھی تو اے کم اعتقادو کیا تمکو زیادہ نہ پہنائیگا (۳۱) اِسلیئے اندیشہ مت کرو کہ ھم کیا کھائینگے یا کیا پیئینگے یا کیا پہنینگے (۳۲) کیونکہ غیر قومیں اِن سب چیزوں کي تلاش میں ھیں اور تمھارا آسماني باپ جانتا ھی کہ تم اُن سب چیزوں کے محتاج ھو (۳۳) پر تم پہلے خدا کي بادشاھت اور اُسکي راستي کو ڈھونڈھو تو یے سب چیزیں تمھیں ملینگي (۳۴) پس کل کے

لیئے فکر مت کرو کیونکہ کل اپني چیزوں کي آپ ھي فکر کرلیگا آج کا دکھہ آج ھي کے لیئے بس ھی *

ساتواں باب

(۱) الزام مت لگاؤ تاکہ تم پر الزام نہ لگایا جاوے (۲) کیونکہ جو الزام تم لگاتے ھو وھي تم پر لگایا جائیگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ھو اُسي سے تمھارے واسطے ناپا جائیگا (۳) اور تنکے کو جو تیرے بھائي کي آنکھہ میں ھی کیوں دیکھتا ھی لیکن شہتیر پر جو تیري آنکھہ میں ھی نظر نہیں کرتا (۴) یا کیونکر اپنے بھائي کو کہتا ھی کہ ٹھہر تنکے کو جو تیري آنکھہ میں ھی لا نکال دوں اور دیکھہ تیري ھي آنکھہ میں شہتیر ھی (۵) اے ریاکار پہلے شہتیر کو اپني آنکھہ سے نکال تب تنکے کو اپنے بھائي کي آنکھہ سے اچھي طرح دیکھکے نکال سکیگا * (۶) جو پاک ھی کُتوں کو مت دو اور اپنے موتي سوأروں کے آگے مت پھینکو ایسا نہو کہ وے اُنھیں پامال کریں اور پھرکر تمھیں پھاڑیں * (۷) مانگو تو تمھیں دیا جائیگا ڈھونڈھو تو تم پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمھارے واسطے کھولا جائیگا (۸) کیونکہ جو مانگتا ھی لیتا ھی اور جو ڈھونڈھتا ھی پاتا ھی اور جو کھٹکھٹاتا ھی اُسکے واسطے کھولا جائیگا (۹) یا تم میں کون آدمي ھی کہ اگر اُسکا بیٹا اُس سے روٹي مانگے تووہ اُسے پتھر دیوے (۱۰) یا اگر مچھلي مانگے اُسے سانپ دے (۱۱) پس جب کہ تم بُرے ھوکے اپنے لڑکوں کو اچھي چیزیں دینی جانتے ھو تو تمھارا باپ جو آسمان پر ھی اُنھیں جو اُس سے مانگتے ھیں کتني زیادہ اچھي چیزیں دیگا * (۱۲) پس سب کچھہ جو تم چاھتے ھو کہ لوگ تم سے کریں وھي تم بھي اُنسے کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کا مطلب یہي ھی * (۱۳) تنگ دروازے سے داخل ھو کیونکہ چوڑا ھی وہ دروازہ اور کشادہ ھی وہ راستہ جو ھلاکت کو پہنچاتا ھی اور بہت ھیں جو اُس سے داخل ھوتے ھیں (۱۴) کیا ھي تنگ ھی وہ دروازہ اور سکڑي ھی وہ راہ جو زندگي کو پہنچاتي ھی اور تھوڑے ھیں جو اُسے پاتے ھیں * (۱۵) جھوٹے نبیوں سے

خبردار ہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں پر باطن میں پھاڑنیوالے بھیڑیئے ہیں (۱۶) تم اُنہیں اُنکے پھلوں سے پہچانوگے کیا کانٹوں سے انگور یا اونٹکٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں (۱۷) اِسی طرح ہر اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور بُرا درخت بُرے پھل لاتا ہی (۱۸) اچھا درخت بُرے پھل نہیں لا سکتا نہ بُرا درخت اچھے پھل لا سکتا ہی (۱۹) ہر درخت جو اچھے پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہی (۲۰) پس اُنکے پھلوں سے اُنہیں پہچانوگے (۲۱) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہی (۲۲) اُس دن بہتیرے مجھے کہینگے ای خداوند ای خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے دیووں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کراماتیں نہیں دکھلائیں (۲۳) اور اُس وقت میں اُنسے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو * (۲۴) پس ہر کوئی جو میری یے باتیں سنتا اور اُنپر عمل کرتا ہی اُسکو عقلمند آدمی سے تشبیہ دیتا ہوں جسنے چٹان پر اپنا گھر بنایا (۲۵) اور مینہہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر زور مارا لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اُسکی نیو چٹان پر ڈالی گئی تھی (۲۶) پر ہر کوئی جو میری یے باتیں سنتا اور اُنپر عمل نہیں کرتا ہی وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جسنے اپنا گھر ریتی پر بنایا (۲۷) اور مینہہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر زور مارا اور وہ گر پڑا اور اُسکا گرنا بڑا ہوا ** (۲۸) اور ایسا ہوا کہ جب یسوع یے باتیں کہہ چکا تو لوگ اُسکی تعلیم سے دنگ ہوئے (۲۹) کیونکہ وہ فقیہوں کی مانند نہیں بلکہ اختیاروالے کے طور پر سکھاتا تھا *

آٹھواں باب

(۱) جب وہ پہاڑ سے اُترا بہت لوگ اُسکے پیچھے ہو لیئے (۲) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا ای خداوند اگر تو چاہے تو مجھے صاف کر سکتا ہی (۳) اور یسوع نے ہاتھہ بڑھاکے اُسے چھوا اور کہا

میں چاہتا ہوں تو صاف ہو اور وونہیں اُسکا کوڑھ جاتا رہا (۴) اور یسوع نے اُسے کہا خبردار کسي سے مت کہہ بلکہ جا اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور جو نذر موسیٰ نے مقرر کي ہی گذران تاکہ اُنپر گواہي ہو * (۵) اور جب کفرناحم میں داخل ہوا ایک صوبہدار اُس پاس آیا اور اُسکي منت کرکے کہا (۶) ای خداوند میرا چھوکرا فالج کا مارا گھر میں پڑا اور نہایت دکھ میں ہی (۷) اور یسوع نے اُسے کہا میں آکے اُسکو چنگا کرونگا (۸) اور صوبہدار نے جواب دیکے کہا ای خداوند میں اِس لائق نہیں کہ تو میري چھت تلے آوے بلکہ صرف بات ہي کہہ تو میرا چھوکرا چنگا ہو جائیگا (۹) کیونکہ میں بھي آدمي ہوں دوسرے کے اختیار میں اور سپاہي میرے حکم میں ہیں اور جب ایک کو کہتا ہوں جا تو وہ جاتا ہی اور دوسرے کو کہ آ تو وہ آتا ہی اور اپنے نوکر کو کہ یہہ کر تو وہ کرتا ہی (۱۰) یسوع نے سنکر تعجب کیا اور اُنکو جو پیچھے آتے تھے کہا میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ میں نے ایسا ایمان اِسرائیل میں بھي نہ پایا (۱۱) اور میں تمھیں کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آوینگے اور ابیرہام اور اِسحاق اور یعقوب کے ساتھہ آسمان کي بادشاہت میں بیٹھینگے (۱۲) پر بادشاہت کے فرزند باہر کے اندھیرے میں ڈالے جائینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا (۱۳) اور یسوع نے صوبہدار کو کہا جا اور جیسا تو ایمان لایا تیرے لیئے ہو اور اُسي گھڑي اُسکا چھوکرا چنگا ہو گیا * (۱۴) اور یسوع نے پطرس کے گھر میں آکے دیکھا کہ اُسکي ساس پڑي اور اُسے تپ چڑھي ہی (۱۵) اور اُسکا ہاتھہ چھوا اور تپ اُسپر سے اُتر گئي اور وہ اُٹھي اور اُنکي خدمت کرنے لگي (۱۶) جب شام ہوئي اُسکے پاس بہت دیوانوں کو لائے اور اُسنے روحوں کو دور اور سب بیماروں کو چنگا کیا (۱۷) تاکہ جو اشعیا نبي کي معرفت کہا گیا پورا ہووے کہ اُسنے آپ ہي ہماري ماندگیاں لے لیں اور ہماري بیماریاں اُٹھائیں * (۱۸) اور جب یسوع نے بہت بھیڑیں اپنے آس پاس دیکھیں پار جانے کا حکم دیا (۱۹) اور ایک فقیہ نے آکے اُسے کہا ای اُستاد جہاں کہیں تو جاوے میں تیرے پیچھے چلونگا (۲۰) اور یسوع نے اُسے کہا کہ لومڑیوں کو ماندیں اور ہوا کے پرندوں کو بسیرے ہیں پر انسان

کے بیٹے کو جگہہ نہیں جہاں اپنا سر دھرے (۲۱) اور دوسرے نے اُسکے شاگردوں میں سے اُسکو کہا ای خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جاؤں اور اپنے باپ کو گاڑوں (۲۲) پر یسوع نے اُسے کہا تو میرے پیچھے ہو لے اور مُردوں کو اپنے مُردے گاڑنے دے * (۲۳) اور وہ ناؤ پر چڑھا اور اُسکے شاگرد اُسکے پیچھے ہو لیئے (۲۴) اور دیکھو دریا میں ایسي بڑي آندھي آئي کہ ناؤ لہروں میں چھپ گئي پر وہ سوتا تھا (۲۵) تب اُسکے شاگردوں نے پاس آ کے اُسے جگایا اور کہا ای خداوند ہمیں بچا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں (۲۶) اور اُسنے اُنہیں کہا ای کم‌اعتقادو کیوں ڈرتے ہو تب اُسنے اُٹھکے ہوا اور دریا کو ڈانٹا اور بڑا چین ہو گیا (۲۷) اور لوگوں نے تعجب کیا اور کہا کہ یہہ کیسا آدمي ہی کہ ہوا اور دریا بھي اُسکي مانتے ہیں * (۲۸) اور جب وہ اُس پار گرگسیوں کے ملک میں آیا دو دیوانے اُسے ملے جو قبروں سے نکلے اور بہت تند تھے یہاں تک کہ کوئي اُس راستے سے چل نہ سکتا تھا (۲۹) اور دیکھو اُنھوں نے چلا کے کہا ای یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھہ سے کیا کام کیا تو یہاں آیا ہي کہ وقت سے پہلے ہمیں دکھہ دے (۳۰) اور اُنسے تھوڑي دور بہت سوٴروں کا غول چرتا تھا (۳۱) سو دیووں نے اُسکي منت کي اور کہا اگر تو ہمکو نکالتا ہی تو ہمیں سوٴروں کے غول میں بھیج (۳۲) اور اُسنے اُنھیں کہا جاؤ اور وے نکل کے سوٴروں کے غول میں پیٹھہ گئے اور دیکھو سوٴروں کا سارا غول کڑاڑے پر سے دریا میں کودا اور پاني میں ہلاک ہوا (۳۳) اور چرانیوالے بھاگے اور شہر میں جاکے سب ماجرا اور دیوانوں کا احوال بیان کیا (۳۴) اور دیکھو سارا شہر یسوع کي ملاقات کو نکلا اور اُسے دیکھکے منت کي کہ اُنکي سرحدوں سے نکل جاوے *

نواں باب

(۱) اور ناؤ پر چڑھکے پار اُترا اور اپنے شہر میں آیا (۲) اور دیکھو ایک مفلوج کو جو چارپائي پر پڑا تھا اُس پاس لائے اور یسوع نے اُنکا ایمان دیکھکر مفلوج کو کہا ای بیٹے خاطر جمع رکھہ تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے

(۳) اور دیکھو بعضے فقیہوں نے اپنے جي میں کہا کہ یہہ کفر بکتا ھی (۴) پر یسوع نے اُنکے گمان جانکے کہا کیوں اپنے دلوں میں بدگماني کرتے ھو (۵) کہ کونسا آسان ھی کیا یہہ کہنا کہ گناہ تجھے معاف ھوئے یا یہہ کہنا کہ اُٹھہ اور چل (۶) پر اِسلیئے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ھی سو اُسنے مفلوج کو کہا اُٹھکر اپني چارپائي اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا (۷) اور وہ اُٹھکر اپنے گھر چلا گیا (۸) اور لوگوں نے یہہ دیکھکر تعجب کیا اور خدا کي ستایش کي جسنے ایسي قدرت آدمیوں کو بخشي * (۹) اور یسوع نے وھاں سے آگے بڑھکے متي نام ایک شخص کو محصول کي چوکي پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے ھو لے اور وہ اُٹھکے اُسکے پیچھے ھو لیا (۱۰) اور یوں ھوا کہ جب وہ گھر میں کھانے بیٹھا تھا تو دیکھو بہت سے خراجگیر اور گنہگار آکے یسوع اور اُسکے شاگردوں کے ساتھہ کھانے بیٹھے (۱۱) اور فریسیوں نے یہہ دیکھکے اُسکے شاگردوں کو کہا تمہارا اُستاد خراجگیروں اور گنہگاروں کے ساتھہ کیوں کھاتا ھی (۱۲) یسوع نے یہہ سنکر اُنھیں کہا تندرستوں کو حکیم کي حاجت نہیں بلکہ بیماروں کو (۱۳) پر تم جاکے اِسکے معني دریافت کرو کہ میں قرباني کو نہیں بلکہ رحم کو چاھتا ھوں کیونکہ راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لیئے بُلانے آیا ھوں * (۱۴) اُس وقت یوحنا کے شاگرد اُس پاس آئے اور بولے کہ ھم اور فریسي کیوں بہت روزہ رکھتے ھیں پر تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے (۱۵) اور یسوع نے اُنھیں کہا کیا براتي جب تک دولھا اُنکے ساتھہ ھی غمگین ھو سکتے ھیں پر وے دن آوینگے کہ جب دولھا اُنسے جُدا کیا جائیگا تب وے روزہ رکھینگے (۱۶) اور کوئي کورے کپڑے کا پیوند پُراني پوشاک پر نہیں لگاتا ھی کیونکہ وہ ٹکڑا پوشاک سے کچھہ کھینچ لیتا اور چیر بڑھہ جاتي ھی (۱۷) اور نہ نئي شراب پُراني مشکوں میں بھرتے ھیں نہیں تو مشکیں پھٹ جاتي ھیں اور شراب بہہ جاتي ھی اور مشکیں برباد ھوتي ھیں بلکہ نئي شراب نئي مشکوں میں بھرتے ھیں تو دونوں بچي رھتي ھیں * (۱۸) جب وہ یے باتیں اُنسے کہہ رھا تھا دیکھو ایک سردار نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا میري بیٹي ابھي مر گئي پر تو آکر اپنا ھاتھہ اُسپر رکھہ

اور وہ جیئگي (۱۹) اور یسوع اُٹھکے اپنے شاگردوں کے ساتھہ اُسکے پیچھے چلا (۲۰) اور دیکھو ایک عورت نے جسکا بارہ برس سے لہو جاري تھا پیچھے سے آکے اُسکے کپڑے کا دامن چُھوا (۲۱) کیونکہ اپنے جي میں کہا کہ اگر صرف اُسکا کپڑا چھوؤں تو چنگي ہو جاؤنگي (۲۲) تب یسوع نے پھرکے اور اُسے دیکھکر کہا ای بیٹي خاطرجمع رکھہ کہ تیرے ایمان نے تجھے بچایا سو عورت اُسي گھڑي سے چنگي ہو گئي (۲۳) اور جب یسوع سردار کے گھر میں آیا اور بانسلي بجانیوالوں اور بھیڑ کو غُل مچاتے دیکھا تو اُنھیں کہا (۲۴) کنارے ہو کہ لڑکي نہیں مر گئي بلکہ سوتي ہی اور وے اُسپر ہنسے (۲۵) پر جب بھیڑ نکالي گئي تبھي اُسنے اندر جاکے اُسکا ہاتھہ پکڑا اور لڑکي اُٹھي (۲۶) اور اُسکي شہرت اُس تمام ملک میں پھیل گئي * (۲۷) جب یسوع وہاں سے روانہ ہوا دو اندھے اُسکے پیچھے پکارتے اور کہتے آئے کہ ای داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر (۲۸) اور جب وہ گھر میں پہنچا اندھے اُس پاس آئے اور یسوع نے اُنھیں کہا کیا تمھیں اعتقاد ہی کہ میں یہہ کر سکتا ہوں وے بولے ہاں ای خداوند (۲۹) تب اُسنے اُنکي آنکھوں کو چُھوا اور کہا کہ تمھارے ایمان کے موافق تمھارے لیئے ہو (۳۰) اور اُنکي آنکھیں کھل گئیں اور یسوع نے اُنھیں تاکید کرکے کہا خبردار کوئي نہ جانے (۳۱) پر اُنھوں نے نکلکے اُس تمام ملک میں اُسکي شہرت پھیلائي (۳۲) جس وقت وے نکلے دیکھو لوگ ایک گونگا دیوانہ اُس پاس لائے (۳۳) اور جب دیو نکالا گیا تھا گونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کرکے کہا ایسا کبھي اِسرائیل میں نہ دیکھا گیا (۳۴) پر فریسیوں نے کہا کہ وہ دیووں کے سردار کي مدد سے دیووں کو نکالتا ہی * (۳۵) اور یسوع سب شہروں اور بستیوں میں اُنکے عبادتخانوں میں سکھلاتا اور بادشاہت کي خوشخبري دیتا اور لوگوں کي سب بیماري اور سب دکھہ درد کو دور کرتا پھرا (۳۶) اور جب اُسنے بھیڑوں کو دیکھا اُسکو اُنپر رحم آیا کیونکہ وے عاجز اور پریشان تھیں جیسے بھیڑیں جنکا چرواھا نہیں (۳۷) تب اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا کہ فصل تو بہت ہی پر مزدور تھوڑے (۳۸) پس فصل کے مالک کي منت کرو کہ مزدور اپني فصل میں بھیج دے *

دسواں باب

(۱) اور اُسنے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بُلاکے اُنھیں ناپاک روحوں پر اختیار بخشا تاکہ اُنکو نکالیں اور ہر طرح کي بیماري اور دکھہ درد کو دور کریں (۲) اور بارہ رسول کے یے نام ہیں پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہی اور اُسکا بھائي اندریاس زبدي کا بیٹا یعقوب اور اُسکا بھائي یوحنا (۳) فیلپوس اور برتولما تھوما اور متي خراجگیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب اور لبي جو تدي کہلاتا ہی (۴) شمعون کنعاني اور یہودا اسکریوطي جسنے اُسے حوالے بھي کیا * (۵) اِن بارھوں کو یسوع نے بھیجا اور اُنھیں حکم دیکے کہا کہ غیر قوموں کي طرف مت جاؤ اور سامریوں کے کسي شہر میں داخل مت ہوؤ (۶) بلکہ خصوصاً اِسرائیل کے گھر کي کھوئي ہوئي بھیڑوں کے پاس جاؤ (۷) اور چلتے چلتے منادي کرو اور کہو کہ آسمان کي بادشاہت نزدیک آئي (۸) بیماروں کو چنگا کرو مُردوں کو جلاؤ کوڑھیوں کو صاف کرو دیووں کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو (۹) نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنے کمربندوں میں رکھو (۱۰) راستے کے لیئے نہ جھولي نہ دو کُرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھي لو کیونکہ مزدور اپني خوراک کے لائق ہی * (۱۱) اور جس شہر یا بستي میں داخل ہو دریافت کرو کہ کون اُسمیں لائق ہی اور جب تک روانہ نہ ہو وہیں رہو (۱۲) اور گھر میں جاکے اُسے سلام کرو (۱۳) اور اگر گھر لائق ہو تو تمھارا سلام اُسپر پہنچے پر اگر لائق نہو تو تمھارا سلام تم پر پھرے (۱۴) اور جو کوئي تمھیں قبول نکرے اور نہ تمھاري باتیں سنے اُس گھر یا اُس شہر سے نکلکے اپنے پانوں کي گرد جھاڑ دو (۱۵) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم اور غمورا کي زمین کا حال اُس شہر کے حال سے آسان ہوگا * (۱۶) دیکھو میں تمھیں بھیڑوں کي مانند بھیڑیوں میں بھیجتا ہوں پس سانپوں کي طرح ہوشیار اور کبوتروں کي مانند بے بد ہوؤ (۱۷) پر آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وے تمھیں عدالتوں میں حوالے کرینگے اور اپنے عبادتخانوں میں کوڑے مارینگے (۱۸) اور تم میرے سبب حاکموں اور بادشاہوں کے سامھنے حاضر کیئے جاؤگے کہ اُنپر اور غیر قوموں

پر گواهي هو (۱۹) ليکن جب وے تمهيں حوالے کريں انديشه مت کرو که هم کس طرح يا کيا کهيں کيونکه جو کچهه کهنا هوگا سو اُسي گهڑي تمهيں ديا جائيگا (۲۰) کيونکه کهنيوالے تم هي نهيں هو بلکه تمهارے باپ کي روح هی جو تم ميں بولتي هی (۲۱) پر بهائي بهائي کو اور باپ لڑکے کو قتل کے ليئے حوالے کريگا اور لڑکے اپنے ما باپ کے خلاف کهڑے هونگے اور اُنهيں مروا ڈالينگے (۲۲) اور ميرے نام کے سبب سب تم سے دشمني کرينگے پر وہ جو آخر تک صبر کريگا سو هي نجات پاويگا (۲۳) پر جب تمهيں ايک شهر ميں ستاويں تو دوسرے کو بهاگ جاؤ که ميں تمهيں سچ کهتا هوں که تم اِسرائيل کے سب شهروں ميں نه پهر چکوگے جب تک که انسان کا بيٹا نه آ لے * (۲۴) شاگرد اُستاد سے بڑا نهيں نه نوکر اپنے خاوند سے (۲۵) کافي هی شاگرد کے ليئے که اپنے اُستاد کي مانند هو اور نوکر اپنے خاوند کي مانند جو اُنهوں نے گهر کے مالک کو باعلزبول کها هی تو کتنا زياده اُسکے گهروالوں کو نه کهينگے (۲۶) پس اُنسے مت ڈرو کيونکه کوئي چيز ڈهنپي نهيں جو کهولي نجائيگي اور نه چهپي جو جاني نه جائيگي (۲۷) جو کچهه ميں تمهيں اندهيرے ميں کهتا هوں اُجالے ميں کهو اور جو کچهه تم کانوں کان سنتے هو کوٹهوں پر منادي کرو (۲۸) اور اُنسے جو بدن کو قتل کرتے پر جان کو قتل نهيں کر سکتے هيں مت ڈرو بلکه اُس سے ڈرو جو جان اور بدن دونوں کو جهنم ميں هلاک کر سکتا هی (۲۹) کيا پيسے کو دو چڑياں نهيں بکتيں اور اُنميں سے ايک بهي تمهارے باپ کي بے مرضي زمين پر نهيں گرتي هی (۳۰) بلکه تمهارے سر کے بال بهي گنے هيں (۳۱) پس مت ڈرو تم بهت چڑيوں سے بهتر هو (۳۲) سو جو کوئي آدميوں کے آگے ميرا اقرار کريگا ميں بهي اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر هی اُسکا اقرار کرونگا (۳۳) پر جو کوئي آدميوں کے آگے ميرا اِنکار کريگا ميں بهي اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر هی اُسکا اِنکار کرونگا * (۳۴) يهه مت سمجهو که ميں زمين پر صلح کروانے آيا صلح کروانے نهيں بلکه تلوار چلوانے آيا هوں (۳۵) کيونکه ميں آدمي کو اُسکے باپ اور بيٹي کو اُسکي ما اور بهو کو اُسکي ساس سے جُدا کرنے آيا هوں (۳۶) اور آدمي کے دشمن اُسکے گهر هي کے

لوگ هونگے (۳۷) جو کوئي باپ يا ما کو مجھه سے زيادہ پيار کرتا هی ميرے لائق نهيں اور جو بيٹے يا بيٹي کو مجھه سے زيادہ پيار کرتا هی ميرے لائق نهيں (۳۸) اور جو کوئي اپني صليب اُٹھاکے ميرے پيچھے نهيں آتا هی ميرے لائق نهيں (۳۹) جو کوئي اپني جان بچاتا هی اُسے کھوئيگا اور جو ميرے واسطے اپني جان کھوتا هی اُسے پائيگا (۴۰) جو تمھيں قبول کرتا هی مجھے قبول کرتا هی اور جو مجھے قبول کرتا هی اُسے جسنے مجھے بھيجا قبول کرتا هی (۴۱) جو کوئي نبي کے نام پر نبي کو قبول کرتا هی نبي کا اجر پاويگا اور جو راستباز کے نام پر راستباز کو قبول کرتا هی راستباز کا اجر پاويگا (۴۲) اور جو کوئي اِن چھوٹوں ميں سے ايک کو شاگرد کے نام پر فقط ايک پياله ٹھنڈا پاني پلاويگا ميں تمھيں سچ کهتا هوں که وہ اپنا اجر نه کھوئيگا *

گيارھواں باب

(۱) اور يوں هوا که جب يسوع اپنے بارہ شاگردوں کو حکم دے چُکا تو وهاں سے چلا گيا که اُنکے شهروں ميں سکھلاوے اور منادي کرے (۲) اور يوحنا نے قيدخانے ميں مسيح کے کام سنکر اور اپنے شاگردوں ميں سے دو کو بھيجکے اُسے کها (۳) کيا آنيوالا تو هي هی يا هم دوسرے کي راہ تکيں (۴) اور يسوع نے جواب ديکے اُنهيں کها که جاکے جو کچھه سنتے اور ديکھتے هو يوحنا سے بيان کرو (۵) که اندھے ديکھتے اور لنگڑے چلتے هيں کوڑھي صاف هوتے اور بهرے سنتے هيں مُردے جي اُٹھتے هيں اور غريبوں کو خوشخبري سنائي جاتي هی (۶) اور مبارک وہ هی جو ميري بابت ٹھوکر نه کھاوے * (۷) جب وے روانه هوئے يسوع يوحنا کي بابت لوگوں کو کهنے لگا که تم کيا ديکھنے جنگل ميں گئے کيا سرکنڈا جو هوا سے هِلتا هی (۸) پھر تم کيا ديکھنے گئے کيا ايک مرد جو مهين کپڑے پهنے هی ديکھو جو مهين کپڑے پهنتے هيں بادشاهوں کے محلوں ميں هيں (۹) پھر تم کيا ديکھنے گئے کيا نبي هاں ميں تمھيں کهتا هوں بلکه نبي سے بڑا (۱۰) کيونکه يهه وهي هی جسکي بابت لکھا هی که ديکھه ميں اپنا رسول تيرے آگے بھيجتا هوں جو

تيري راہ تيرے آگے طيار کريگا (۱۱) ميں تمھيں سچ کہتا ہوں کہ اُنميں جو عورتوں سے پيدا ہوئے يوحنا بپتسما دينيوالے سے کوئي بڑا مبعوث نہيں ہوا ليکن جو آسمان کي بادشاہت ميں اَدنےٰ ہے وہ اُس سے بڑا ہی (۱۲) يوحنا بپتسما دينيوالے کے دنوں سے اب تک آسمان کي بادشاہت پر زور ہوتا ہی اور زور مارنيوالے اُسے قبضے ميں لاتے ہيں (۱۳) کيونکہ سب نبيوں اور توريت نے يوحنا تک نبوت کي (۱۴) اور چاہو تو قبول کرو اِلياہ جو آنيوالا تھا يہي ہی (۱۵) جسکے کان سننے کو ہوں سن لے * (۱۶) ليکن اِس زمانے کے لوگوں کو کس سے تشبيہ دوں وے لڑکوں کي مانند ہيں جو بازاروں ميں بيٹھکے اپنے ياروں کو پکارتے اور کہتے ہيں (۱۷) کہ ہم نے تمھارے واسطے بانسلي بجائي اور تم نہ ناچے ہم نے تمھارے ليئے ماتم کيا اور تم نے چھاتي نہ پيٹي (۱۸) کيونکہ يوحنا نہ کھاتا نہ پيتا آيا اور وے کہتے ہيں کہ اُسپر ديو ہی (۱۹) اِنسان کا بيٹا کھاتا پيتا آيا اور وے کہتے ہيں کہ ديکھو کھاؤ اور شرابي خراجگيروں اور گنہگاروں کا دوست اور حکمت اپنے فرزندوں سے تصديق کي جاتي ہی * (۲۰) تب اُن شہروں کو جن ميں اُسکے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے ملامت کرنے لگا کيونکہ اُنھوں نے توبہ نہ کي (۲۱) کہ ہاے خورزين تجھہ پر افسوس ہاے بيت‌صيدا تجھہ پر افسوس کيونکہ يے معجزے جو تم ميں دکھائے گئے اگر صور اور صيدا ميں دکھائے جاتے تو ٹاٹ اوڑھکے اور خاک ميں بيٹھکے کب کي توبہ کرتے (۲۲) پس ميں تمھيں کہتا ہوں کہ عدالت کے دن صور اور صيدا کا حال تمھارے حال سے آسان ہوگا (۲۳) اور تو ای کفرناحم جو آسمان تک بلند ہوا دوزخ ميں گرايا جائيگا کيونکہ يے معجزے جو تجھہ ميں دکھائے گئے اگر سدوم ميں دکھائے جاتے تو آج تک قائم رہتا (۲۴) پس ميں تمھيں کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے ملک کا حال تمھارے حال سے آسان ہوگا * (۲۵) اُس وقت يسوع پھر کہنے لگا کہ ای باپ آسمان اور زمين کے مالک ميں تيري ستايش کرتا ہوں کہ تو نے اِن باتوں کو عالموں اور داناؤں سے چھپايا اور بچوں پر ظاہر کيا (۲۶) ہاں ای باپ کيونکہ يونہيں تجھے پسند آيا (۲۷) سب کچھہ ميرے باپ سے مجھے سونپا گيا اور کوئي بيٹے کو نہيں پہچانتا مگر

باپ اور کوئي باپ کو نہیں پہچانتا مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا ظاہر کیا چاہے (۲۸) ای سب تھکے اور بوجھ سے دبے لوگو میرے پاس آؤ اور میں تمھیں آرام دونگا (۲۹) میرا جُوا اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے فروتن ہوں اور تم اپني جانوں کے لیئے آرام پاؤگے (۳۰) کیونکہ میرا جُوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہی *

بارھواں باب

(۱) اُس وقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں سے گذرا اور اُسکے شاگرد بھوکھے تھے اور بالیں توڑنے اور کھانے لگے (۲) تب فریسیوں نے دیکھکے اُسے کہا دیکھ تیرے شاگرد وہ کرتے ہیں جو سبت کو کرنا روا نہیں (۳) پر اُسنے اُنھیں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا جو داؤد نے کیا جب وہ اور اُسکے ساتھي بھوکھے تھے (۴) کہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کي روٹیاں کھائیں جنکا کھانا نہ اُسکو اور نہ اُسکے ساتھیوں کو مگر فقط کاھنوں کو روا تھا (۵) یا کیا تم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ کاھن سبت کے دن ھیکل میں سبت کي حرمت نہیں کرتے تو بھي بے قصور ھیں (۶) اور میں تمھیں کہتا ہوں کہ یہاں ایک ھی جو ھیکل سے بھي بڑا ھی (۷) پر اگر تم جانتے کہ یہہ کیا ھی کہ میں قرباني کو نہیں بلکہ رحم کو چاھتا ہوں تو بیگناھوں کو گنھگار نہ ٹھہراتے (۸) کیونکہ اِنسان کا بیٹا سبت کا بھي خداوند ھی * (۹) اور وھاں سے روانہ ھوکے اُنکے عبادت‌خانے میں گیا (۱۰) اور دیکھو وھاں ایک آدمي تھا جسکا ھاتھہ سوکھا تھا اور اُنھوں نے اِس ارادے سے کہ اُسپر نالش کریں اُسے پوچھا اور کہا کیا سبت کے دن چنگا کرنا روا ھی (۱۱) اُسنے اُنھیں کہا تم میں کون آدمي ھی جسکي ایک بھیڑ ھو اور اگر وہ سبت کو گڑھے میں گرے اُسے پکڑکے نہ نکالے (۱۲) پس آدمي بھیڑ سے کتنا بہتر ھی اِسلیئے سبت کے دن نیکي کرنا روا ھی (۱۳) تب اُسنے اُس آدمي کو کہا کہ اپنا ھاتھہ پھیلا اور اُسنے پھیلایا اور وہ دوسرے کي مانند چنگا ھو گیا (۱۴) تب فریسیوں نے باھر جاکے اُسکي ضِد پر صلاح کي کہ اُسے کیونکر مار

ڈالیں * (۱۵) پر یسوع یہہ جانکے وہاں سے چلا گیا اور بہت لوگ اُسکے پیچھے ہو لیئے اور اُسنے سب کو چنگا کیا (۱۶) اور اُنھیں تاکید کي کہ مجھے مشہور نہ کرنا (۱۷) تاکہ جو اشعیا نبي کي معرفت کہا گیا پورا ہو (۱۸) کہ دیکھو میرا خادم جسے میں نے چُنا میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہی میں اپني روح اُسپر ڈالونگا اور وہ غیر قوموں کو عدالت کي خبر دیگا (۱۹) وہ جھگڑا نہیں کریگا نہ شور اور نہ بازاروں میں کوئي اُسکي آواز سنیگا (۲۰) مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑیگا اور دھنواں اُٹھتے ہوئے سن کو نہ بُجھاویگا جب تک کہ اِنصاف کو غالب نکرلے (۲۱) اور اُسکے نام پر غیر قومیں آسرا رکھینگي ** (۲۲) تب اُس پاس ایک اندھے گونگے دیوانے کو لائے اور اُسنے اُسے چنگا کیا ایسا کہ وہ اندھا گونگا دیکھنے اور بولنے لگا (۲۳) اور سب لوگ دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کیا یہہ داؤد کا بیٹا نہیں (۲۴) پر فریسیوں نے سنکے کہا کہ یہہ دیووں کو نہیں نکالتا مگر باعلزبول دیووں کے سردار کي مدد سے (۲۵) یسوع نے اُنکے خیالوں کو جانکے اُنھیں کہا ہر بادشاہت جس میں اپنے خلاف پر پھوٹ پڑے ویران ہو جاتي ہی اور ہر شہر یا گھر جس میں مخالفت ہو آباد نرہیگا (۲۶) اور اگر شیطان شیطان کو نکالے تو وہ اپنا ہي مخالف ہوا پس اُسکي بادشاہت کیونکر قائم رہیگي (۲۷) اور اگر میں باعلزبول کي مدد سے دیووں کو نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے کسکي مدد سے نکالتے ہیں اِسلیئے وے ہي تمہارے منصف ہونگے (۲۸) پر اگر میں خدا کي روح سے دیووں کو نکالتا ہوں تو البتہ خدا کي بادشاہت تمہارے پاس آ پہنچي ہی * (۲۹) یا کیونکر کوئي کسي زورآور کے گھر میں داخل ہوکر اُسکا اسباب لوٹ سکتا ہی مگر یہہ کہ پہلے زورآور کو باندھے تب اُسکا گھر لوٹیگا (۳۰) جو میرا ساتھي نہیں میرا مخالف ہی اور جو میرے ساتھہ جمع نہیں کرتا بتھراتا ہی (۳۱) اِسلیئے میں تمھیں کہتا ہوں کہ ہر گناہ اور کفر آدمیوں کو معاف کیا جائیگا مگر روح کے خلاف کا کفر آدمیوں کو معاف نکیا جائیگا (۳۲) اور جو کوئي اِنسان کے بیٹے کے خلاف کوئي بات کہے اُسے معاف کیا جائیگا پر جو روح القدس کے خلاف کچھہ کہے اُسے معاف نکیا جائیگا نہ اِس جہان میں نہ آنیوالے

میں * (۳۳) یا تو درخت کو اچھا کرو اور اُسکا پھل اچھا یا درخت کو
بُرا کرو اور اُسکا پھل بُرا کیونکہ درخت پھل ھي سے پہچانا جاتا ھی (۳۴) ای
سانپوں کے بچو تم بُرے ھوکے کیونکر اچھي بات کہہ سکتے ھو کیونکہ جو
دل میں بھرا ھی سو ھي مُنہہ پر آتا ھی (۳۵) اچھا آدمي دل کے اچھے
خزانے سے اچھي چیزیں نکالتا ھی اور بُرا آدمي بُرے خزانے سے بُري چیزیں
باھر لاتا ھی (۳۶) پر میں تمھیں کہتا ھوں کہ ھر ایک بیہودہ بات جو
لوگ کہیں عدالت کے دن اُسکا حساب دینگے (۳۷) کیونکہ تو اپني باتوں
ھي سے راستکار گنا جائیگا اور اپني باتوں ھي سے مجرم ٹھہرایا جائیگا **
(۳۸) تب بعضے فقیہوں اور فریسیوں نے جواب دیا اور کہا کہ ای اُستاد ھم
تجھہ سے ایک نشان دیکھا چاھتے ھیں (۳۹) پر اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا
کہ اِس زمانے کي بُري اور حرامکار قوم نشان ڈھونڈھتي ھی پر یونس نبي کے
نشان کے سوا کوئي نشان اُسکو دیا نہ جائیگا (۴۰) کیونکہ جیسا یونس تین دن
اور تین رات مچھلي کے پیٹ میں تھا ویسے ھي اِنسان کا بیٹا تین دن اور
تین رات زمین کے دل میں ھوگا (۴۱) نینیوے کے لوگ اِس قوم کے ساتھہ
عدالت کے دن اُٹھینگے اور اُسے مجرم ٹھہراوینگے کیونکہ اُنھوں نے یونس کي
منادي پر توبہ کي اور دیکھو یہاں یونس سے زیادہ ھی (۴۲) جنوب کي
ملکہ اِس قوم کے ساتھہ عدالت کے دن اُٹھیگي اور اُسے مجرم ٹھہراویگي
کیونکہ وہ زمین کي سرحدوں سے سلیمان کي حکمت سننے کو آئي اور
دیکھو یہاں سلیمان سے زیادہ ھی * (۴۳) جب ناپاک روح آدمي سے نکل
گئي تو سوکھي جگہوں میں آرام ڈھونڈھتي پھرتي اور نہیں پاتي ھے
(۴۴) تب کہتي ھی کہ اپنے گھر میں جس سے نکلي ھوں پھر جاؤنگي اور
آکے اُسے خالي اور جھاڑا اور آراستہ پاتي ھی (۴۵) تب جاکے سات اَور
روحیں جو اُس سے بُري ھیں اپنے ساتھہ لاتي ھی اور وے داخل ھوکے وھاں
بستي ھیں اور اُس آدمي کا پچھلا حال پہلے سے بُرا ھوتا ھی یونہیں اِس
زمانے کي بُري قوم کا حال بھي ھوگا * (۴۶) جب وہ لوگوں کو یہہ کہہ رھا تھا
دیکھو اُسکي ما اور بھائي باھر کھڑے اُس سے باتیں کرني چاھتے تھے (۴۷) اور کسي
نے اُسے کہا کہ دیکھہ تیري ما اور تیرے بھائي باھر کھڑے تجھہ سے باتیں کرني

چاهتے هیں (۴۸) پر اُسنے جواب دیکے خبر دینیوالے کو کہا کون هی میري ما اور کون هیں میرے بھائي (۴۹) اور اپنا هاتھہ اپنے شاگردوں کي طرف پھیلاکے کہا کہ دیکھہ میري ما اور میرے بھائي (۵۰) کیونکہ جو کوئي میرے باپ کي جو آسمان پر هی مرضي پر عمل کرتا هی وهي میرا بھائي اور بہن اور ما هی *

تیرهواں باب

(۱) اُسي روز یسوع گھر سے نکلکے دریا کے کنارے جا بیٹھا (۲) اور ایسي بڑي بھیڑ اُسکے پاس جمع هوئي کہ وہ ناؤ پر چڑھہ بیٹھا اور ساري بھیڑ کنارے پر کھڑي رهي (۳) اور وہ اُنسے بہت باتیں تمثیلوں میں کہنے لگا (۴) دیکھو بونیوالا بونے کو نکلا اور بوتے وقت کچھہ راہ کے کنارے گرا اور پرندے آئے اور اُسے چگ گئے (۵) اَور کچھہ پتھریلي زمین پر گرا جہاں اُسے بہت مٹي نہ ملي اور دلدار زمین نہ پانے کے سبب جلد اُگا (۶) پر جب سورج نکلا جل گیا اور اِسلیئے کہ جڑ نہ پکڑي تھي سوکھہ گیا (۷) اَور کچھہ کانٹوں میں گرا اور کانٹوں نے بڑھکے اُسے دبا لیا (۸) اَور کچھہ اچھي زمین پر گرا اور پھل لایا کچھہ سو گنا کچھہ ساٹھہ گنا کچھہ تیس گنا (۹) جسکے کان سننے کو هوں سن لے * (۱۰) اور شاگردوں نے پاس آکے اُسے کہا تو کیوں اُنسے تمثیلوں میں باتیں کرتا هی (۱۱) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا اِسلیئے کہ تمھیں آسمان کي بادشاهت کے بھیدوں کي سمجھہ دي گئي هی پر اُنھیں نہیں دي گئي (۱۲) کیونکہ جس کے پاس هی اُسے دیا جائیگا اور اُسکي بڑھتي هوگي پر جس کے پاس نہیں هی اُس سے وہ بھي جو اُس کے پاس هی لے لیا جائیگا (۱۳) اِسلیئے میں اُنسے تمثیلوں میں باتیں کرتا هوں کہ وے دیکھتے هوئے نہیں دیکھتے اور سنتے هوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے هیں (۱۴) اور اُنکے حق میں اشعیا کي یہہ نبوت پوري هوئي کہ تم کانوں سے سنوگے پر نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے (۱۵) کیونکہ اِس قوم کا دل موٹا هوا اور وے اپنے کانوں سے اونچا سنتے هیں اور اُنھوں نے اپني آنکھیں موند لیں ایسا نہو کہ آنکھوں سے دیکھیں اور کانوں

سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں اُنھیں چنگا کروں (۱۶) پر مبارک تمھاري آنکھیں کہ دیکھتي ھیں اور تمھارے کان کہ سنتے ھیں (۱۷) کیونکہ میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ بہت نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھي کہ جو تم دیکھتے ھو دیکھیں پر نہ دیکھا اور جو تم سنتے ھو سنیں پر نہ سنا * (۱۸) پس بونیوالے کي تمثیل سنو (۱۹) جب کوئي بادشاھت کا کلام سنتا اور نہیں سمجھتا ھی تو شریر آتا اور جو کچھہ اُسکے دل میں بویا گیا چھین لے جاتا ھی یہہ وہ ھی جو راہ کے کنارے بویا گیا (۲۰) جو پتھریلي زمین میں بویا گیا وہ ھی جو کلام سنتا اور اُسے جلد خوشي سے قبول کرتا ھی (۲۱) پر اپنے میں جڑ نہیں رکھتا بلکہ چند روزہ ھی جب کلام کے سبب تکلیف پاتا یا ستایا جاتا ھی تو جلد ٹھوکر کھاتا ھی (۲۲) اور جو کانٹوں میں بویا گیا وہ ھی جو کلام سنتا پر اِس دنیا کي فکر اور دولت کا فریب کلام کو دبا دیتا اور وہ بے پھل رھتا ھی (۲۳) پر جو اچھي زمین میں بویا گیا وہ ھی جو کلام سنتا اور سمجھتا اور پھل لاتا اور طیار بھي کرتا ھی کچھہ سو گنا کچھہ ساٹھہ گنا کچھہ تیس گنا * * (۲۴) اُسنے ایک اَوَر تمثیل اُنکے واسطے پیش کي اور کہا کہ آسمان کي بادشاھت ایک آدمي کي مانند ھی جسنے اچھا بیج اپنے کھیت میں بویا (۲۵) پر جب لوگ سو گئے اُسکا دشمن آیا اور اُسکے گیہوں میں کڑوے دانے بو گیا (۲۶) سو جب سبزي بڑھي اور بالیں لگیں تب کڑوے دانے بھي ظاھر ھوئے (۲۷) تب گھر کے مالک کے نوکروں نے آکے اُسے کہا ای خداوند کیا تو نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہ بویا پھر اُسکے کڑوے دانے کہاں سے آئے (۲۸) اُسنے اُنھیں کہا کسي دشمن نے یہہ کیا تب نوکروں نے اُسے کہا اگر مرضي ھو تو ھم جا کے اُنھیں جمع کریں (۲۹) پر اُسنے کہا نہیں ایسا نہو کہ جب تم کڑوے دانوں کو جمع کرو تو اُنکے ساتھہ گیہوں بھي اُکھاڑ لو (۳۰) فصل تک دونوں کو اکٹھے بڑھنے دو کہ میں فصل کے وقت کاٹنیوالوں کو کہونگا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو اور جلانے کے واسطے اُنکے گٹھے باندھو پر گیہوں میرے کھتے میں جمع کرو * (۳۱) اُسنے اُنکے واسطے ایک اَوَر تمثیل پیش کي اور کہا کہ آسمان کي بادشاھت رائي کے دانے کي مانند ھی جسے ایک آدمي نے لیکے

اپنے کھیت میں بویا (۳۲) وہ سب بیجوں سے تو چھوٹا ھی پر جب اُگا تو سب ترکاریوں سے بڑا ھی اور ایسا پیڑ ھوتا کہ ھوا کے پرندے آکے اُسکی ڈالیوں میں بسیرا کرتے ھیں * (۳۳) ایک اَور تمثیل اُسنے اُنھیں کہی کہ آسمان کی بادشاھت خمیر کی مانند ھی جسے ایک عورت نے لیکر تین پیمانے آٹے میں چھپایا یہاں تک کہ سب خمیر ھو گیا * (۳۴) یے سب باتیں یسوع نے لوگوں کو تمثیلوں میں کہیں اور بے تمثیل اُنسے نہ بولتا تھا (۳۵) تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ھو کہ میں تمثیلوں میں اپنا مُنہہ کھولونگا میں اُن باتوں کو جو بناءعالم سے پوشیدہ تھیں ظاھر کرونگا * (۳۶) تب یسوع لوگوں کو رخصت کرکے گھر گیا اور اُسکے شاگرد اُس پاس آئے اور بولے کھیت کے کڑوے دانوں کی تمثیل ھمیں بتا (۳۷) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا اچھے بیج کا بونیوالا اِنسان کا بیٹا ھی (۳۸) کھیت دنیا ھی اچھا بیج بادشاھت کے فرزند اور کڑوے دانے شریر کے فرزند ھیں (۳۹) پر دشمن جسنے اُنھیں بویا ابلیس ھی فصل دنیا کا آخر ھی اور کاٹنیوالے فرشتے ھیں (۴۰) پس جس طرح کڑوے دانے جمع کیئے جاتے اور آگ میں جلائے جاتے ھیں اِس جہان کے آخر میں ایسا ھی ھوگا (۴۱) اِنسان کا بیٹا اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے سب ٹھوکر کھلانیوالوں اور بدکاروں کو اُسکی بادشاھت میں سے چُنکر جمع کرینگے (۴۲) اور اُنھیں آگ کے تنور میں ڈال دینگے وھاں رونا اور دانت پیسنا ھوگا (۴۳) تب راستباز اپنے باپ کی بادشاھت میں سورج کی طرح چمکینگے جسکے کان سننے کو ھوں سن لے * (۴۴) پھر آسمان کی بادشاھت کھیت میں گڑے خزانے کی مانند ھی جسے ایک آدمی نے پاکے چھپا دیا اور خوشی سے جا کے اپنا سب کچھہ بیچا اور اُس کھیت کو مول لیا * (۴۵) پھر آسمان کی بادشاھت کسی سوداگر کی مانند ھی جو خاصے موتیوں کی تلاش میں تھا (۴۶) جب اُسنے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جاکے اپنا سب کچھہ بیچ ڈالا اور اُسے مول لیا * (۴۷) پھر آسمان کی بادشاھت جال کی مانند ھی جو دریا میں ڈالا گیا اور ھر جنس کی مچھلی سمیت لایا (۴۸) جب بھر گیا اُسے کنارے کھینچ لائے اور بیٹھکے اچھی کو برتنوں میں جمع کیا پر

بُري کو پھينک ديا (۴۹) پس اِس جہان کے آخر ميں ايسا ھي ھوگا فرشتے نکلينگے اور شريروں کو راستبازوں کے بيچ ميں سے الگ کرينگے (۵۰) اور اُنھيں آگ کے تنور ميں ڈال دينگے وھاں رونا اور دانت پيسنا ھوگا * (۵۱) يسوع نے اُنھيں کہا کيا تم يے سب سمجھے اُنھوں نے کہا ھاں اى خداوند (۵۲) تب اُسنے اُنھيں کہا ھر فقيہ جو آسمان کي بادشاھت کے ليئے سکھلايا گيا گھر کے مالک کي مانند ھى جو اپنے خزانے سے نئي اور پُراني چيزيں نکالتا ھى * (۵۳) اور ايسا ھوا کہ جب يسوع يے تمثيليں ختم کر چکا تو وھاں سے روانہ ھوا (۵۴) اور اپنے وطن ميں آکے اُنکے عبادت‌خانے ميں اُنھيں ايسي تعليم دي کہ وے حيران ھوئے اور کہنے لگے کہ اِسنے يہہ حکمت اور معجزے کہاں سے پائے (۵۵) کيا يہہ بڑھئي کا بيٹا نہيں اور اُسکي ما مريم نہيں کہلاتي اور اُسکے بھائي يعقوب اور يوسي اور شمعون اور يہودا (۵۶) اور اُسکي سب بہنيں کيا ھمارے ساتھہ نہيں ھيں پس يہہ سب کچھہ اُسکو کہاں سے ملا (۵۷) اور اُنھوں نے اُس سے ٹھوکر کھائي پر يسوع نے اُنھيں کہا نبي بے عزت نہيں مگر اپنے وطن اور اپنے گھر ميں (۵۸) اور اُسنے اُنکي بے اعتقادي کے سبب وھاں بہت معجزے نہيں دکھائے *

چودھواں باب

(۱) اُس وقت چوتھائي کے حاکم ھيرودس نے يسوع کي شہرت سني (۲) اور اپنے نوکروں کو کہا کہ يہہ يوحنا بپتسما دينيوالا ھى وہ مُردوں ميں سے جي اُٹھا اِسليئے اُس سے معجزے ظاھر ھوتے ھيں * (۳) کيونکہ ھيرودس نے يوحنا کو ھيروديا اپنے بھائي فيلپوس کي جورو کے سبب گرفتار کرکے باندھا اور اُسے قيدخانے ميں ڈال ديا تھا (۴) اِس ليئے کہ يوحنا نے اُسے کہا تھا کہ اُسکا رکھنا تجھے روا نہيں (۵) اور اُسنے چاھا کہ اُسے مار ڈالے پر لوگوں سے ڈرا کيونکہ وے اُسے نبي جانتے تھے (۶) پر جب ھيرودس کي سالگرہ ھوئي ھيروديا کي بيٹي اُنکے درميان ناچي اور ھيرودس کو خوش آئي (۷) سو اُسنے قسم کھاکے وعدہ کيا کہ جو کچھہ تو مانگے ميں تجھے دونگا (۸) تب وہ اپني ما کے سکھلانے کے موافق بولي کہ يوحنا بپتسما دينيوالے

کا سر تھالي میں یہیں مجھے منگوا دے (۹) بادشاہ دلگیر ہوا پر اپني قسم اور مہمانوں کے سبب اُسنے حکم دیا کہ اُسے لا دیویں (۱۰) اور بھیجکر قیدخانے میں یوحنا کا سر کٹوایا (۱۱) اور اُسکا سر تھالي میں لایا اور لڑکي کو دیا گیا اور وہ اُسے اپني ما کے پاس لے گئي (۱۲) اور اُسکے شاگردوں نے آکے لاش اُٹھائي اور اُسے گاڑا اور جاکے یسوع کو خبر دي * (۱۳) جب یسوع نے یہہ سنا تو ناؤ پر بیٹھکے وہاں سے الگ ویران جگہہ میں گیا اور لوگ یہہ سنکے شہروں سے نکلے اور خشکي خشکي اُسکے پیچھے ہو لیئے (۱۴) اور یسوع نے نکلکر بڑي بھیڑ دیکھي اور اُنپر اُسے رحم آیا اور اُنکے بیماروں کو چنگا کیا (۱۵) اور جب شام ہوئي اُسکے شاگرد اُس پاس آئے اور بولے کہ جگہہ ویران ہی اور دن اب گذرا لوگوں کو رخصت کر کہ بستیوں میں جاکے اپنے واسطے کھانے کو مول لیں (۱۶) پر یسوع نے اُنھیں کہا اُنکا جانا ضرور نہیں تم اُنھیں کھانے کو دو (۱۷) اُنھوں نے اُسے کہا کہ یہاں ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا کچھہ نہیں ہی (۱۸) وہ بولا اُنھیں یہاں میرے پاس لاؤ (۱۹) اور اُسنے حکم دیا کہ لوگ گھاس پر بیٹھیں اور اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیکے اور آسمان کي طرف دیکھکر برکت چاہي اور توڑکے شاگردوں کو اور شاگردوں نے لوگوں کو دیں (۲۰) اور سبھوں نے کھایا اور سیر ہوئے اور ٹکڑوں کي جو بچ رہے بارہ ٹوکریاں بھري اُٹھائیں (۲۱) اور کھانیوالے سوا عورتوں اور لڑکوں کے تخمیناً پانچ ہزار مرد تھے * (۲۲) اور فوراً یسوع نے اپنے شاگردوں کو تاکید کرکے کہا کہ جب تک میں لوگوں کو رخصت کروں تم ناؤ پر چڑھکے میرے آگے پار جاؤ (۲۳) اور لوگوں کو رخصت کرکے دعا مانگنے کے لیئے پہاڑ پر اکیلا چڑھہ گیا اور جب شام ہوئي وہاں اکیلا تھا (۲۴) پر ناؤ اُس وقت دریا کے بیچ پہنچي اور لہروں سے ڈگمگاتي تھي کیونکہ ہوا مخالف تھي (۲۵) اور رات کے چوتھے پہر یسوع دریا پر چلتا ہوا اُن پاس آیا (۲۶) اور شاگرد اُسے دریا پر چلتے دیکھکے گھبرائے اور کہنے لگے کہ یہہ بھوت ہی اور ڈر کے مارے چلائے (۲۷) ونہیں یسوع نے اُنھیں کہا خاطر جمع رکھو میں ہوں مت ڈرو (۲۸) پر پطرس نے اُسے جواب دیکے کہا ای خداوند اگر تو ہي ہی تو مجھے

حکم دے کہ پاني پر (چلکے) تیرے پاس آؤں (۲۹) اُسنے کہا آ اور پطرس ناؤ سے اُترکے پاني پر چلنے لگا کہ یسوع کے پاس آوے (۳۰) پر جب دیکھا کہ ہوا تیز ھی تو ڈرا اور جب ڈوبنے لگا چلاکے کہا ای خداوند مجھے بچا (۳۱) وونہیں یسوع نے ھاتھہ بڑھاکے اُسے پکڑ لیا اور اُسے کہا ای کم‌اعتقاد تو کیوں شک لایا (۳۲) اور جب وے ناؤ پر چڑھہ آئے ھوا تھم گئي (۳۳) اور اُنھوں نے جو ناؤ پر تھے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا تو سچ مچ خدا کا بیٹا ھی (۳۴) اور پار اُترکے گنیسرت کے ملک میں پہنچے (۳۵) اور وھاں کے لوگوں نے اُسے پہچان‌کے اُس سارے گردنواح میں خبر بھیجي اور سب بیماروں کو اُس پاس لائے (۳۶) اور اُسکي منت کي کہ فقط اُسکي پوشاک کا دامن چھوئیں اور جتنوں نے چھوا چنگے ھو گئے *

پندرھواں باب

(۱) تب یروشلیم کے فقیہوں اور فریسیوں نے یسوع پاس آکے کہا (۲) کہ تیرے شاگرد کیوں بزرگوں کي روایت کو ٹال دیتے ھیں کہ روٹي کھاتے وقت اپنے ھاتھہ نہیں دھوتے ھیں (۳) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا تم بھي کسواسطے اپني روایت کے سبب خدا کا حکم ٹال دیتے ھو (۴) کیونکہ خدا نے حکم دیا اور کہا ھی کہ باپ اور ما کي عزت کر اور جو باپ یا ما پر لعن طعن کرے جان سے مارا جاوے (۵) پر تم کہتے ھو کہ اگر کوئي باپ یا ما کو کہے کہ جو مجھے تجھکو دینا واجب تھا سو ھدیہ ھوا اُسکو ضرور نہیں کہ اپنے باپ اور اپني ما کي عزت کرے (۶) پس تم نے اپني روایت سے خدا کے حکم کو باطل کیا (۷) ای ریاکارو اشعیا نے تمھارے حق میں یوں کہکے خوب نبوت کي (۸) کہ یے لوگ مُنہہ سے میري نزدیکي ڈھونڈھتے اور ھونٹھوں سے میري عزت کرتے ھیں پر اُنکا دل مجھہ سے دور ھی (۹) لیکن وے عبث میري پرستش کرتے ھیں کیونکہ تعلیم دے دیکے آدمیوں کے حکم سکھلاتے ھیں (۱۰) اور اُسنے لوگوں کو پاس بُلاکر اُنھیں کہا سنو اور سمجھو (۱۱) کہ وہ چیز جو مُنہہ میں جاتي ھی آدمي کو ناپاک نہیں کرتي بلکہ وہ جو مُنہہ سے نکلتي ھی سو ھي آدمي کو ناپاک کرتي ھی * (۱۲) تب

اُسکے شاگردوں نے اُس پاس آکے اُسے کہا کیا تو جانتا ھی کہ فریسیوں نے یہہ بات سنکر ٹھوکر کھائي (۱۳) اُسنے جواب دیکے کہا کہ ھر پودھا جو میرے آسماني باپ نے نہیں لگایا جڑسے اُکھاڑا جائیگا (۱۴) اُنھیں چھوڑدو وے اندھوں کے اندھے رھبر ھیں پر اگر اندھا اندھے کو راہ دکھاوے تو دونوں گڑھے میں گرینگے (۱۵) اور پطرس نے جواب دیکے اُسے کہا وہ تمثیل ھمیں سمجھا (۱۶) یسوع نے کہا کیا تم بھي اب تک ناسمجھہ ھو (۱۷) کیا اب تک نہیں سمجھتے ھو کہ جو کچھہ مُنہہ میں جاتا ھی پیٹ میں پڑتا اور پاخانے میں پھینکا جاتا ھی (۱۸) پر جو باتیں مُنہہ سے نکلتي ھیں دل سے آتي ھیں اور وے ھي آدمي کو ناپاک کرتي ھیں (۱۹) کیونکہ بُرے خیال خون زنا حرامکاري چوري جھوٹھي گواھي کفر دل ھي سے نکلتے ھیں (۲۰) یہي باتیں آدمي کي ناپاک کرنیوالي ھیں پر بن دھوئے ھاتھہ کھانا آدمي کو ناپاک نہیں کرتا ھی * (۲۱) اور یسوع وھاں سے روانہ ھوکے صور اور صیدا کے اطراف میں گیا (۲۲) اور دیکھو ایک کنعاني عورت اُن سرحدوں سے نکل کے پکارتي ھوئي چلي آئي کہ ای خداوند داؤد کے بیٹے مجھہ پر رحم کر کہ میري بیٹي سخت دیواني ھی (۲۳) پر اُسنے اُسے کچھہ جواب ندیا تب اُسکے شاگردوں نے پاس آکر اُسکي منت کي اور کہا اُسے رخصت کر کیونکہ ھمارے پیچھے چلاتي ھی (۲۴) اُسنے جواب دیکے کہا میں اِسرائیل کے گھر کي کھوئي ھوئي بھیڑوں کے سوا کسي کے پاس نہیں بھیجا گیا (۲۵) پر اُسنے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا ای خداوند میري مدد کر (۲۶) اُسنے جواب دیکے کہا لڑکوں کي روٹي لے لینا اور کُتوں کو ڈال دینا خوب نہیں (۲۷) اُسنے کہا ھاں ای خداوند کہ کُتے بھي اُن ٹکڑوں میں سے جو اُنکے مالکوں کي میز سے گرتے ھیں کھاتے ھیں (۲۸) تب یسوع نے جواب دیکے اُسے کہا ای عورت تیرا ایمان بڑا ھی جیسا چاھتي ھی تیرے لیئے ھو اور اُسکي بیٹي اُسي گھڑي سے چنگي ھو گئي * (۲۹) اور یسوع وھاں سے روانہ ھوکے دریاے گلیل کے نزدیک آیا اور پہاڑ پر چڑھکر وھاں بیٹھا (۳۰) اور بڑي بھیڑ لنگڑوں اندھوں گونگوں ٹنڈوں اور بہت اَوروں کو اپنے ساتھہ لیکر اُس پاس آئي اور اُنھیں یسوع کے پانوں پر ڈالا اور اُسنے اُنھیں چنگا کیا

(۳۱) یہاں تک کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ گونگے بولتے ٹنڈے تندرست
ہوتے لنگڑے چلتے اور اندھے دیکھتے ہیں تو تعجب کیا اور اِسرائیل کے خدا
کي ستایش کي (۳۲) اور یسوع نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلاکے کہا کہ
مجھے اِس بھیڑ پر رحم آتا ہی کہ وے اب تین دن میرے ساتھہ رہے اور
اُنکے پاس کچھہ کھانے کو نہیں اور نہیں چاہتا ہُوں کہ اُنھیں بھوکا رخصت
کروں ایسا نہو کہ راہ میں ماندے ہو جائیں (۳۳) اور اُسکے شاگردوں نے
اُسے کہا جنگل میں ہم اِتني روٹیاں کہاں سے پاویں کہ ایسي بڑي
بھیڑ کو سیر کریں (۳۴) اور یسوع نے اُنھیں کہا تمھارے پاس کتني روٹیاں
ہیں وے بولے سات اور کئي چھوٹي مچھلیاں (۳۵) اور اُسنے لوگوں کو حکم
دیا کہ زمین پر بیٹھہ جاویں (۳۶) اور اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو
لیکر اور شکر کرکے توڑا اور اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو
(۳۷) اور سبھوں نے کھایا اور سیر ہوئے اور ٹکڑوں کي جو بچ رہے سات ٹوکریاں
بھري اُٹھائیں (۳۸) اور کھانیوالے سوا عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار مرد تھے
(۳۹) اور لوگوں کو رخصت کرکے ناؤ پر چڑھا اور مگدلا کي سرحدوں میں
آیا *

سولھواں باب

(۱) اُور فریسیوں اور صدوقیوں نے پاس آکے اور امتحان کرکے اُس سے
چاہا کہ اُنھیں آسماني نشان دکھاوے (۲) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا کہ
شام کو تم کہتے ہو کہ پھرچھا ہوگا کیونکہ آسمان لال ہی (۳) اور صبح کو
کہ آج آندھي چلیگي کیونکہ آسمان لال اور دھوندھلا ہی ای ریاکارو تم
آسمان کي صورت میں امتیاز کر جانتے ہو پر وقتوں کي نشانیاں نہیں
دریافت کر سکتے (۴) ایک بُري اور حرامکار قوم نشان ڈھونڈھتي ہی پر
کوئي نشان اُنھیں ندیا جائیگا مگر یونس نبي کا نشان اور وہ اُنھیں چھوڑکے
چلا گیا * (۵) اور جب اُسکے شاگرد پار پہنچے روٹي ساتھہ لینی بھول گئے
تھے (۶) اور یسوع نے اُنھیں کہا خبردار ہو اور فریسیوں اور صدوقیوں کے
خمیر سے چوکس رہو (۷) اور وے آپس میں سوچتے اور کہتے تھے یہہ

اِسلیئے هی که هم روٹي نلائے (۸) لیکن یسوع نے یهه جانکے کها که ای کم‌اعتقادو آپس میں کیوں سوچ کرتے هو اِسلیئے که روٹي نلائے (۹) کیا اب تک نہیں سمجھتے اور اُن پانچ هزار کي پانچ روٹیوں کي یاد نہیں رکھتے هو اور کتني ٹوکریاں اُٹھائیں (۱۰) اور نه اُن چار هزار کي سات روٹیوں کي اور کتني ٹوکریاں اُٹھائیں (۱۱) کیوں نہیں سمجھتے هو که میں نے تمھیں روٹي کي بابت نہیں کہا که فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے چوکس رهو (۱۲) تب اُنھوں نے معلوم کیا که اُسنے روٹي کے خمیر سے نہیں بلکه فریسیوں اور صدوقیوں کي تعلیم سے چوکس رهنے کو کہا * (۱۳) اور یسوع نے قیصریا فیلپي کے اطراف میں آکر اپنے شاگردوں سے یهه کہکے پوچھا که آدمي کیا کہتے هیں که میں جو اِنسان کا بیٹا هوں کون هوں (۱۴) اُنھوں نے کہا بعضے (کہتے هیں که) تو یوحنا بپتسما دینیوالا هی بعضے اِلیا اور بعضے یرمیا یا نبیوں میں سے ایک (۱۵) اُسنے اُنھیں کہا پر تم کیا کہتے هو که میں کون هوں (۱۶) شمعون پطرس نے جواب دیکے کہا تو مسیح زنده خدا کا بیٹا هی (۱۷) اور یسوع نے جواب دیکے اُسے کہا اي شمعون برِیونا تو مبارک هی کیونکه جسم اور خون نے نہیں بلکه میرے باپ نے جو آسمان پر هی تجھه پر یهه ظاهر کیا (۱۸) پر میں یهه بهي تجھه سے کہتا هوں که تو پطرس هی اور میں اِس چٹان پر اپني کلیسیا بناؤنگا اور دوزخ کے دروازے اُسپر غالب نه هونگے (۱۹) اور میں آسمان کي بادشاهت کي کنجیاں تجھے دونگا اور جو تو زمین پر بند کرے آسمان پر بهي بند هوگا اور جو تو زمین پر کھولے آسمان پر کُھلا هوگا (۲۰) تب اُسنے اپنے شاگردوں کو حکم دیا که کسي سے مت کہو که میں یسوع مسیح هوں ** (۲۱) اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں کو جتانے لگا که مجھے ضرور هی که یروشلیم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاهنوں اور فقیهوں سے بہت دکھه اُٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جي اُٹھوں (۲۲) تب پطرس اُسے پکڑکے اُسپر جھنجھلانے لگا اور کہا که ای خداوند حاشاللّٰه یهه تجھه پر کبهي نهوگا (۲۳) پر اُسنے پھرکے پطرس کو کہا ای شیطان مجھه سے دور هو تو میرے لیئے ٹھوکر هی کیونکه تو خدا کي نہیں بلکه آدمیوں کي باتوں کي فکر

کرتا هی (۲۴) تب یسوع نے اپنے شاگردوں کو کہا اگر کوئي میرے پیچھے آنا چاهے تو اپنا اِنکار کرے اور اپني صلیب اُٹھاوے اور میري پیروي کرے (۲۵) کیونکہ جو کوئي اپني جان بچاني چاهے اُسے کھوئیگا پر جو کوئي میرے لیئے اپني جان کھووے اُسے پاویگا (۲۶) کیونکہ آدمي کو کیا فائدہ اگر ساري دنیا کماوے اور اپني جان کھووے یا آدمي اپني جان کے بدلے کیا دیگا (۲۷) کیونکہ اِنسان کا بیٹا اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھہ آویگا تب هر ایک کو اُسکے کام کے موافق اجر دیگا (۲۸) میں تمھیں سچ کہتا هوں کہ اِنمیں سے جو یہاں کھڑے هیں بعضے موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ اِنسان کے بیٹے کو اپني بادشاهت میں آتے نہ دیکھیں *

سترهواں باب

(۱) اور چھہ دن بعد یسوع نے پطرس اور یعقوب اور اُسکے بھائي یوحنا کو همراہ لیا اور اُنھیں ایک اُونچے پہاڑ پر الگ لے گیا (۲) اور اُنکے سامھنے اُسکي صورت بدل گئي اور اُسکا چہرہ آفتاب سا چمکا اور اُسکے کپڑے روشني کي مانند سفید هو گئے (۳) اور دیکھو موسیٰ اور اِلیا اُس سے باتیں کرتے اُنھیں دکھائي دیئے (۴) تب پطرس یسوع سے کہنے لگا ای خداوند همارا یہاں هونا اچھا هی اگر مرضي هو تو هم یہاں تین ڈیرے بناویں ایک تیرے اور ایک موسیٰ اور ایک اِلیا کے لیئے (۵) وہ هنوز کہتا هي تھا کہ دیکھو ایک نوراني بدلي نے اُنپر سایہ کیا اور دیکھو بدلي سے آواز یوں بولتي آئي کہ یہہ میرا پیارا بیٹا هی جس سے میں خوش هوں تم اُسکي سنو (۶) اور شاگرد یہہ سنکے مُنہہ کے بل گرے اور بہت ڈر گئے (۷) اور یسوع نے پاس آ کے اُنھیں چھوا اور کہا اُٹھو اور مت ڈرو (۸) اور اُنھوں نے اپني آنکھیں اُٹھاکے یسوع کے سوا اَور کسي کو نہ دیکھا * (۹) اور جب پہاڑ سے اُترتے تھے یسوع نے اُنھیں حکم دیا اور کہا کہ جب تک اِنسان کا بیٹا مُردوں میں سے جي نہ اُٹھے یہہ رویا کسي سے مت کہو (۱۰) اور اُسکے شاگردوں نے اُس سے پوچھا اور کہا پس فقیہہ کیوں کہتے هیں کہ اِلیا کا پہلے آنا ضرور

هی (۱۱) یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا اِلیا البتہ پہلے آویگا اور سب
کچھہ بحال کریگا (۱۲) پر میں تمھیں کہتا ہوں کہ اِلیا تو آ چکا اور اُنھوں نے
اُسکو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اُسکے ساتھہ کیا اِسی طرح اِنسان کا بیٹا بھی
اُنسے دکھہ اُٹھاویگا (۱۳) تب شاگردوں نے سمجھا کہ اُسنے اُنھیں یوحنا
بپتسما دینیوالے کی بابت کہا * (۱۴) اور جب وے لوگوں کے پاس پہنچے
ایک آدمی اُس پاس آیا اور گھٹنے ٹیککے کہا (۱۵) ای خداوند میرے
بیٹے پر رحم کر کیونکہ وہ مِرگیہا ہی اور بہت دکھہ اُٹھاتا ہی کہ اکثر آگ
میں اور اکثر پانی میں گر پڑتا ہی (۱۶) اور میں اُسکو تیرے شاگردوں کے
پاس لایا پر وے اُسے چنگا نکرسکے (۱۷) یسوع نے جواب دیکے کہا ای بےایمان
اور کجرو قوم میں کب تک تمھارے ساتھہ رہوں کب تک تمھاری برداشت
کروں اُسے یہاں میرے پاس لاؤ (۱۸) اور یسوع نے اُسے ڈانٹا اور دیو اُس سے
نکل گیا اور لڑکا اُسی گھڑی چنگا ہو گیا * (۱۹) تب شاگردوں نے الگ
یسوع کے پاس آکے کہا ہم اُسکو کیون نہ نکال سکے (۲۰) یسوع نے اُنھیں
کہا اپنی بےاعتقادی کے سبب کیونکہ میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ اگر
تمھیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اِس پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے
وہاں چلا جا اور وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمھارے لیئے انہونی نہوتی
(۲۱) پر یہہ جنس بغیر دعا اور روزے کے نہیں نکلتی * (۲۲) اور جب
وے گلیل میں پھرتے تھے یسوع نے اُنھیں کہا کہ اِنسان کا بیٹا آدمیوں کے
ہاتھوں حوالے کیا جائیگا (۲۳) اور وے اُسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جی
اُٹھیگا اور وے بہت غمگین ہوئے * (۲۴) اور جب کفرناحم میں آئے آدھی مثقال
کے لینیوالوں نے پطرس کے پاس آکے کہا کہ کیا تمھارا اُستاد آدھی مثقال
نہیں دیتا ہی اُسنے کہا ہاں (۲۵) اور جب وہ گھر میں آیا یسوع نے اُس سے
سبقت کرکے کہا ای شمعون تو کیا سمجھتا ہی دنیا کے بادشاہ کِن سے محصول یا
خراج لیتے ہیں کیا اپنے لڑکوں سے یا غیروں سے (۲۶) پطرس نے اُسے کہا غیروں
سے یسوع نے اُسے کہا پس تو لڑکے آزاد ہیں (۲۷) پر اِسلیئے کہ ہم اُنھیں
ٹھوکر نکھلاویں دریا پر جاکے بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے اور
اُسکا مُنہہ کھول کے ایک سکّہ پاویگا اُسے لیکے میرے اور اپنے واسطے اُنھیں دے *

اٹھارھواں باب

(۱) اُسي گھڑي شاگرد یسوع پاس آئے اور بولے آسمان کي بادشاهت میں سب سے بڑا کون هی (۲) اور یسوع نے ایک چھوٹا لڑکا پاس بُلاکے اُسے اُنکے بیچ میں کھڑا کیا (۳) اور کہا میں تمھیں سچ کہتا هوں اگر تم نہ پھرو اور چھوٹے لڑکوں کي مانند نہ بنو تو آسمان کي بادشاهت میں داخل نہوگے (۴) پس جو کوئي اپنے کو اِس لڑکے کي مانند چھوٹا جانے وهي آسمان کي بادشاهت میں بڑا هی (۵) اور جو کوئي ایسے لڑکے کو میرے نام پر قبول کرے مجھے قبول کرتا هی (۶) پر جو کوئي اِن چھوٹوں میں سے جو مجھہ پر ایمان لاتے هیں ایک کو ٹھوکر کھلاوے اُسکے لیئے یہہ فائدہ‌مند هی کہ چکي کا پاٹ اُسکے گلے میں لٹکایا اور وہ سمندر کے گہراؤ میں ڈبایا جاوے * (۷) ٹھوکروں کے سبب دنیا پر افسوس هی کہ ٹھوکروں کا آنا تو ضرور هی پر افسوس اُس آدمي پر جسکے سبب ٹھوکر آوے (۸) پس اگر تیرا هاتھہ یا تیرا پانو تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے کاٹ اور اپنے پاس سے پھینک دے کہ لنگڑا یا ٹنڈا هوکر زندگي میں داخل هونا تیرے لیئے اِس سے بہتر هی کہ تیرے دو هاتھہ یا دو پانو هوویں اور تو همیشہ کي آگ میں ڈالا جاوے (۹) اور اگر تیري آنکھہ تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ کانا هوکر زندگي میں داخل هونا تیرے لیئے اُس سے بہتر هی کہ تیري دو آنکھیں هوں اور تو جہنم کي آگ میں ڈالا جاوے * (۱۰) خبردار هو کہ اِن چھوٹوں میں سے کسي کو حقیر نہ جانو کیونکہ میں تمھیں کہتا هوں کہ اُنکے فرشتے آسمان پر میرے باپ کا مُنہہ جو آسمان پر هی همیشہ دیکھتے هیں (۱۱) کیونکہ اِنسان کا بیٹا کھوئے هوئے کو بچانے کے لیئے آیا هی (۱۲) تم کیا سمجھتے هو اگر کسي آدمي کي سو بھیڑیں هوں اور اُنمیں سے ایک بھٹک جاوے کیا وہ ننانوے کو پہاڑوں پر نہ چھوڑیگا اور جاکے اُس بھٹکي هوئي کو نہ ڈھونڈھیگا (۱۳) اور اگر ایسا هو کہ اُسے پاوے میں تمھیں سچ کہتا هوں کہ وہ اُسکے سبب اُن ننانوے سے جو گمراہ نہوئي تھیں زیادہ خوش هوتا هی (۱۴) اِسي طرح تمھارے باپ کي جو آسمان پر هی مرضي

نہیں کہ اِن چھوٹوں میں سے کوئي ہلاک ہووے * (۱۵) پر اگر تیرا بھائي تیرا گناہ کرے جا اور اکیلے اپنے اور اُسکے بیچ میں اُسے سمجھا دے اگر تیري سنے تو تو نے اپنے بھائي کو پایا (۱۶) پر اگر نہ سنے تو ایک یا دو کو اپنے ساتھہ لے تاکہ سب معاملہ دو یا تین گواہوں کے مُنہہ سے ثابت ہو (۱۷) اگر وہ اُنکي نہ سنے تو جماعت سے کہہ پر اگر جماعت کي بھي نہ سنے تو وہ تیرے لیئے غیر قوم اور خراجگیر کي مانند ہو (۱۸) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ جو کچھہ تم زمین پر باندھوگے آسمان پر بند ہوگا اور جو کچھہ تم زمین پر کھولوگے آسمان پر کُھلا ہوگا (۱۹) پھر میں تمھیں کہتا ہوں اگر تم میں سے دو زمین پر کسي بات کے لیئے مِلکر دعا مانگیں وہ میرے باپ کي طرف سے جو آسمان پر ہی اُنکے لیئے ہوگي (۲۰) کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اِکٹھے ہوویں وہاں میں اُنکے بیچ ہوں * (۲۱) تب پطرس نے اُس پاس آکے کہا ای خداوند اگر میرا بھائي میرا گناہ کرے تو میں اُسے کتني دفعہ معاف کروں کیا سات دفعہ (۲۲) یسوع نے اُسے کہا میں تجھے سات دفعہ نہیں کہتا بلکہ ستّر کي سات دفعہ (۲۳) اِسلیئے آسمان کي بادشاہت ایک بادشاہ کي مانند ہی جسنے اپنے نوکروں سے حساب لینا چاہا (۲۴) اور جب حساب لینے لگا اُسکے پاس دس ہزار توڑوں کا قرضدار لایا گیا (۲۵) پر جب اُس پاس کچھہ ادا کرنے کو نہ تھا اُسکے خاوند نے حکم دیا کہ وہ اور اُسکي جورو اور بال بچے اور سب کچھہ جو اُسکا ہو بیچا اور قرض بھر لیا جاوے (۲۶) تب نوکر نے گرکے اُسے سجدہ کیا اور کہا ای خداوند میرے ساتھہ صبر کر اور میں تیرا سارا قرض ادا کرونگا (۲۷) اور اُس نوکر کے خاوند کو رحم آیا اور اُسے چھوڑدیا اور قرض اُسکو بخش دیا (۲۸) اُس نوکر نے نکلکے اپنے ساتھہ کے نوکروں میں سے ایک کو پایا جس پر اُسکے سو دینار آتے تھے اور اُسنے اُسکو پکڑکر اُسکا گلا گھونٹا اور کہا جو میرا آتا ہی مجھے دے (۲۹) پس اُسکے ہمخدمت نے اُسکے پانوں پر گرکے اُسکي منت کي اور کہا میرے ساتھہ صبر کر اور میں سب ادا کرونگا (۳۰) پر اُسنے نہ مانا بلکہ جاکے اُسے قیدخانے میں ڈالا جب تک کہ قرض ادا نہ کرے (۳۱) سو اُسکے ہمخدمت یہہ ماجرا دیکھکے

بہت غمگین ہوئے اور آکر اپنے خاوند سے سب احوال بیان کیا (۳۲) تب اُسکے خاوند نے اُسکو پاس بُلاکر اُسے کہا کہ ای شریر نوکر میں نے وہ سب قرض تجھے بخش دیا کیونکہ تو نے میری منت کی (۳۳) پس کیا لازم نہ تھا کہ جیسا میں نے تجھ پر رحم کیا تو بھی اپنے ہمخدمت پر رحم کرتا (۳۴) اور اُسکے خاوند نے غصے ہوکے اُسکو جلّادوں کے حوالے کیا جب تک کہ تمام قرض ادا نکرے (۳۵) اِسی طرح میرا آسمانی باپ بھی تم سے کریگا اگر تم اپنے اپنے بھائیوں کے قصور دل سے معاف نکروگے *

اُنیسواں باب

(۱) اور یوں ہوا کہ جب یسوع اِن باتوں کو ختم کر چکا گلیل سے روانہ ہوا اور یردن کے پار یہودیہ کی سرحدوں میں آیا (۲) اور بہت بھیڑیں اُسکے پیچھے ہو لیں اور اُسنے اُنھیں وہاں چنگا کیا * (۳) اور فریسی اُس پاس آئے اور اُسکی آزمایش کرکے اُس سے کہا کیا مرد کو روا ہی کہ ہر سبب سے اپنی جورو کو چھوڑ دے (۴) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ پیدا کرنیوالے نے شروع میں اُنھیں نر و مادہ پیدا کیا (۵) اور فرمایا کہ اِسلیئے مرد اپنے باپ اور ما کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے مِلا رھیگا اور وے دونوں ایک جسم ہونگے (۶) سو وے پھر دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں پس جسے خدا نے جوڑا ہی آدمی جدا نکرے * (۷) اُنھوں نے اُسے کہا پھر موسیٰ نے کیوں طلاق‌نامہ دینے اور اُسے چھوڑنے کا حکم دیا (۸) اُسنے اُنھیں کہا اِسلیئے کہ موسیٰ نے تمھاری سخت دلی کے سبب تمھیں اپنی جوروؤں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی ہی پر شروع سے ایسا نہ تھا (۹) اور میں تمھیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوا حرام‌کاری کے سبب کے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے زنا کرتا ہی اور جو کوئی چھوڑی ہوئی کو بیاہے زنا کرتا ہی (۱۰) اُسکے شاگردوں نے اُسے کہا اگر مرد کا حال جورو کے ساتھہ یونہیں ہی تو بیاہ کرنا اچھا نہیں (۱۱) تب اُسنے اُنھیں کہا کہ سب اِس بات کو قبول نہیں کرتے ہیں مگر وے جنھیں دیا گیا

(۱۲) کیونکہ بعضے خوجے ھیں جو ما کے پیٹ سے ایسے پیدا ھوئے اور بعضے خوجے ھیں جنھیں آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجے ھیں جنھوں نے آسمان کي بادشاھت کے لیئے آپ کو خوجہ بنایا جو قبول کر سکتا ھی قبول کرے ** (۱۳) تب چھوٹے لڑکوں کو اُس پاس لائے تاکہ اُنپر ھاتھہ رکھے اور دعا کرے پر شاگردوں نے اُنھیں ڈانٹا (۱۴) لیکن یسوع نے کہا لڑکوں کو چھوڑ دو اور اُنھیں میرے پاس آنے سے منع مت کرو کیونکہ آسمان کي بادشاھت ایسوں ھي کي ھی (۱۵) اور اُسنے اُنپر ھاتھہ رکھے اور وھاں سے روانہ ھوا * (۱۶) اور دیکھو ایک نے پاس آکے اُسے کہا ای اچھے اُستاد میں کیا نیکي کروں کہ حیات ابدي پاؤں (۱۷) اُسنے اُسے کہا تو کیوں مجھے اچھا کہتا ھی کوئي اچھا نہیں مگر ایک یعني خدا پر اگر تو زندگي میں داخل ھوا چاھے تو حکموں کو حفظ کر (۱۸) اُسنے اُسے کہا کِن کو یسوع نے کہا یے کہ خون مت کر زنا مت کر چوري مت کر جھوٹھي گواھي مت دے (۱۹) اپنے باپ اور ما کي عزت کر اور اپنے پڑوسي کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو (۲۰) جوان نے اُسے کہا میں یہہ سب اپني لڑکائي سے مانتا آیا اب مجھے اَور کیا باقي ھی (۲۱) تب یسوع نے اُسے کہا اگر تو کامل ھوا چاھے تو جا اپنا مال بیچ ڈال اور غریبون کو دے تو تیرے لیئے آسمان پر خزانہ ھوگا اور آ میرے پیچھے ھو لے (۲۲) پر جوان یہہ بات سُنکر غمگین چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا * (۲۳) تب یسوع نے اپنے شاگردوں کو کہا میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ دولتمند مُشکل سے آسمان کي بادشاھت میں داخل ھوگا (۲۴) اور پھر تمھیں کہتا ھوں کہ اونٹ کا سوئي کے ناکے میں سے گذر جانا اُس سے آسان ھي کہ دولتمند خدا کي بادشاھت میں داخل ھو (۲۵) اُسکے شاگرد یہہ سُنکے نہایت حیران ھوئے اور بولے پھر کون نجات پا سکتا ھی (۲۶) پر یسوع نے نظر کرکے اُنھیں کہا آدمیوں کے نزدیک یہہ غیر ممکن ھی پر خدا کے نزدیک سب کچھہ ممکن ھی * (۲۷) تب پطرس نے جواب دیکے اُسے کہا دیکھہ ھم نے سب کچھہ چھوڑ دیا اور تیرے پیچھے ھو لیئے پس ھمکو کیا ملیگا (۲۸) یسوع نے اُنھیں کہا میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ تم جو میرے پیچھے ھو لیئے جب اِنسان کا

بیٹا نئي پیدایش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا تو تم بھي بارہ تختوں پر بیٹھوگے اور اِسرائیل کے بارہ فرقوں کي عدالت کروگے (۲۹) اور ہر ایک جسنے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ما یا جورو یا لڑکوں یا کھیتوں کو میرے نام کے واسطے چھوڑ دیا ھی سو گُنا پاویگا اور حیات ابدي کا وارث ہوگا (۳۰) پر بہت سے جو پہلے ھیں پچھلے ہونگے اور پچھلے پہلے *

بیسواں باب

(۱) کیونکہ آسمان کي بادشاہت کسي گھر کے مالک کي مانند ھی جو تڑکے نکلا تاکہ اپنے انگور کے باغ میں مزدور لگاوے (۲) اور اُسنے ایک ایک دینار مزدوروں کا روزینہ مقرر کرکے اُنھیں اپنے انگور کے باغ میں بھیجا (۳) اور اُسنے تیسري گھڑي پھر نکلکے اَوروں کو بازار میں بیکار کھڑے دیکھا (۴) اور اُنھیں کہا تم بھي باغ میں جاؤ اور جو واجبي ھی تمھیں دونگا سو وے گئے (۵) پھر اُسنے چھٹي اور نویں گھڑي نکلکے ویسا ھي کیا (۶) اور قریب گیارھویں گھڑي کے پھر نکلکر اَوروں کو بیکار کھڑے پایا اور اُنھیں کہا تم کیوں یہاں تمام دن بیکار کھڑے ہو (۷) اُنھوں نے اُسے کہا اِسلیئے کہ کسي نے ھمکو مزدوري پر نہیں رکھا اُسنے اُنھیں کہا تم بھي باغ میں جاؤ اور جو واجبي ھی پاؤگے (۸) جب شام ہوئي باغ کے مالک نے اپنے کارندے کو کہا مزدوروں کو بُلا اور پچھلوں سے لیکے پہلوں تک اُنھیں مزدوري دے (۹) اور وے جو گیارھویں گھڑي میں لگائے گئے تھے آئے اور ایک ایک دینار پایا (۱۰) جب اگلے آئے اُنھیں یہہ گمان تھا کہ ھم زیادہ پاوینگے اور اُنھوں نے بھي ایک ایک دینار پایا (۱۱) اور اُسے لیکر گھر کے مالک پر کُڑکُڑائے (۱۲) اور بولے کہ اِن پچھلوں نے ایک ھي گھنٹے کام کیا اور تو نے اُنھیں ھمارے برابر کر دیا جنھوں نے دن کا بوجھہ اور دھوپ سہي (۱۳) اُسنے جواب دیکے اُنمیں سے ایک کو کہا ای میاں تجھہ پر میں ظلم نہیں کرتا ہوں کیا تو ایک دینار پر مجھہ سے راضي نہ ہوا تھا (۱۴) اپنا لے اور چلا جا پر میں جتنا تجھے دیتا ہوں اِس پچھلے کو بھي دونگا (۱۵) یا کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں یا کیا تیري آنکھہ اِسلیئے بدنظر ھی کہ میں نیک ہوں (۱۶) اِسي

طرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بُلائے ہوئے بہت سے پر برگزیدہ تھوڑے ہیں * (۱۷) اور جب یسوع یروشلیم کو جاتا تھا راہ میں بارہ شاگردوں کو الگ لے جاکے اُنہیں کہا (۱۸) دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور اِنسان کا بیٹا سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وے اُسکے قتل کا حکم دینگے (۱۹) اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے تاکہ ٹھٹھوں میں اُڑاویں اور کوڑے ماریں اور تصلیب کریں اور وہ تیسرے دن جي اُٹھیگا * (۲۰) تب زبدي کے بیٹوں کي ما اپنے بیٹوں سمیت اُس پاس آئي اور سجدہ کرکے اُس سے کچھہ عرض کرني چاهي (۲۱) اُسنے اُسے کہا تو کیا چاهتي هی وہ اُسے بولي فرما کہ یے میرے دونوں بیٹے تیري بادشاهت میں ایک تیرے داهنے اور دوسرا تیرے بائیں بیٹھیں (۲۲) یسوع نے جواب دیکے کہا تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے هو کیا تمھیں مقدور هی کہ وہ پیالہ جو میں پیؤنگا پیؤ اور وہ بپتسما جو میں پاتا هوں پاؤ وے اُسے بولے همیں مقدور هی (۲۳) اور اُسنے اُنھیں کہا میرا پیالہ تو پیؤگے اور وہ بپتسما جو میں پاتا هوں پاؤگے لیکن اپنے داهنے اور اپنے بائیں کسي کو بیٹھنے دینا میرا کام نہیں مگر اُنھیں کو جنکے لیئے میرے باپ سے طیار کیا گیا (۲۴) اور جب دسوں نے یہہ سنا تو اُن دونوں بھائیوں پر خفا هوئے (۲۵) تب یسوع نے اُنھیں پاس بُلاکے کہا تم جانتے هو کہ غیر قوموں کے حاکم اُنپر حکمراني کرتے اور امیر اُنپر اپنا اِختیار جتاتے هیں (۲۶) پر تم میں ایسا نہو بلکہ جو تم میں بڑا هوا چاهے تمھارا خادم هو (۲۷) اور جو تم میں سردار بنا چاهے تمھارا نوکر هو (۲۸) چنانچہ اِنسان کا بیٹا اِسلیئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپني جان بہتیروں کے فدیے میں دیوے * (۲۹) اور جب وے یریحا سے نکلتے تھے بڑي بھیڑ اُسکے پیچھے هو لي (۳۰) اور دیکھو دو اندھے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے یہہ سنکر کہ یسوع گذرتا هی پُکارنے لگے کہ ای خداوند داؤد کے بیٹے هم پر رحم کر (۳۱) پر لوگوں نے اُنھیں ڈانٹا کہ چُپ رهیں لیکن وے اَور بھي چلائے اور بولے ای خداوند داؤد کے بیٹے هم پر رحم کر (۳۲) اور یسوع نے کھڑے رهکے اُنھیں بُلایا اور کہا تم کیا چاهتے هو کہ میں تمھارے لیئے کروں (۳۳) اُنھوں نے اُسے کہا کہ ای خداوند یہہ کہ هماري

آنکھیں کھُل جائیں (۳۴) اور یسوع کو رحم آیا اور اُنکي آنکھوں کو چھوا اور اُسي دم اُنکي آنکھوں نے بینائي پائي اور وے اُسکے پیچھے ہو لیئے *

اکیسواں باب

(۱) اور جب وے یروشلیم کے نزدیک پہنچے اور بیت‌فاگا میں زیتون کے پہاڑ پاس آئے تب یسوع نے دو شاگردوں کو بھیجا اور اُنھیں کہا (۲) اپنے سامھنے کي بستي میں جاؤ اور فوراً ایک گدھي بندھي اور بچہ اُسکے ساتھہ پاؤگے کھولکے میرے پاس لاؤ (۳) اور اگر کوئي تمکو کچھہ کہے تو کہو کہ خداوند کو اُنکي حاجت ہی وہ في‌الفور اُنھیں بھیج دیگا (۴) اور یہہ سب کچھہ ہوا تاکہ جو نبي کي معرفت کہا گیا پورا ہو (۵) کہ سیہون کي بیٹي کو کہو دیکھہ تیرا بادشاہ حلیمي سے گدھي اور گدھي کے بچے پر سوار ہوکے تیرے پاس آتا ہی (۶) سو شاگرد جاکے اور جیسا یسوع نے اُنھیں حکم دیا تھا بجا لاکر (۷) گدھي اور بچے کو لے آئے اور اپنے کپڑے اُنپر ڈالے اور وہ اُنپر سوار ہوا (۸) اور بہت لوگوں نے اپنے کپڑے راستے میں بچھائے پر اَوروں نے درختوں سے ڈالیاں کاٹ‌کے راہ میں چھترائیں (۹) اور بھیڑیں جو آگے پیچھے چلتي تھیں پُکارتي اور کہتي تھیں ہوشعنا داؤد کے بیٹے کو مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہی ہوشعنا عالم بالا میں (۱۰) اور جب وہ یروشلیم میں آ پہنچا سارا شہر مُضطرب ہوا اور کہا یہہ کون ہی (۱۱) تب لوگوں نے کہا یہہ یسوع ہی گلیل کے ناصرہ کا نبي * (۱۲) اور یسوع خدا کي ہیکل میں گیا اور اُن سب کو جو ہیکل میں بیچتے اور خریدتے تھے نکال دیا اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کي چوکیاں اُلٹ دیں (۱۳) اور اُنھیں کہا لکھا ہی کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلائیگا پر تم نے اُسے چوروں کي کھوہ بنایا (۱۴) اور اندھے اور لنگڑے ہیکل میں اُس پاس آئے اور اُسنے اُنھیں چنگا کیا (۱۵) پر جب سردار کاہنوں اور فقیہوں نے کراماتیں جو اُسنے دکھائیں اور لڑکوں کو ہیکل میں پُکارتے اور داؤد کے بیٹے کو ہوشعنا کہتے دیکھا تو بہت غصے ہوئے (۱۶) اور اُسے کہا کیا تو سنتا ہی کہ یے کیا کہتے ہیں یسوع نے اُنھیں کہا ہاں کیا تم نے کبھي نہیں پڑھا کہ بچوں اور

شیرخواروں کے مُنہہ سے تو نے تعریف کروائي * (۱۷) اور وہ اُنھیں چھوڑکے شہر کے باہر بیت‌عینا میں گیا اور وہاں رات کاٹي (۱۸) اور جب صبح کو پھر شہر میں جاتا تھا اُسے بھوکھہ لگي (۱۹) اور انجیر کا درخت راہ کے کنارے دیکھکر اُس پاس گیا اور جب پتوں کے سوا اُسمیں کچھہ نپایا تو اُسے کہا کہ تجھہ میں ابد تک پھل نہ لگے اور وونہیں انجیر کا درخت سوکھہ گیا (۲۰) اور شاگردوں نے یہہ دیکھکر تعجب کیا اور کہا یہہ انجیر کا درخت کیا هي جلد سوکھہ گیا (۲۱) یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا میں تمھیں سچ کہتا هوں اگر ایمان رکھو اور شک نہ لاؤ تو نہ صرف یہي کروگے جو انجیر کے درخت پر هوا بلکہ اگر اِس پہاڑ کو کہو اُٹھہ اور سمندر میں گِر پڑ تو هو جائیگا (۲۲) اور سب کچھہ جو ایمان لاکر دعا میں مانگوگے پاؤگے * (۲۳) اور جب وہ هیکل میں آیا اور تعلیم دیتا تھا سردار کاهنوں اور قوم کے بزرگوں نے اُس پاس آکے کہا تو کس اختیار سے یہہ کرتا هی اور کسنے تجھے یہہ اختیار دیا (۲۴) تب یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا میں بھي تم سے ایک بات پوچھوں اگر وہ مجھسے کہو تو میں بھي تم کو کہونگا کہ یہہ کس اختیار سے کرتا هوں (۲۵) یوحنا کا بپتسما کہاں سے تھا کیا آسمان سے یا آدمیوں سے وے آپس میں سوچنے لگے کہ اگر هم کہیں آسمان سے تو وہ هم کو کہیگا پس تم کیوں اُسپر یقین نلائے (۲۶) اور اگر کہیں آدمیوں سے تو هم لوگوں سے ڈرتے هیں کیونکہ سب یوحنا کو نبي جانتے هیں (۲۷) سو اُنھوں نے جواب دیکے یسوع کو کہا هم نہیں جانتے هیں اُسنے بھي اُنھیں کہا میں بھي تمھیں نہیں کہتا هوں کہ کس اختیار سے یہہ کرتا هوں * (۲۸) پر تم کیا سمجھتے هو ایک آدمي کے دو لڑکے تھے اُسنے پہلے کے پاس جاکے کہا ای لڑکے جا آج میرے انگور کے باغ میں کام کر (۲۹) اُسنے جواب دیکے کہا کہ میرا جي نہیں چاهتا پر پیچھے پچھتاکے گیا (۳۰) اور دوسرے کے پاس جاکر یونہیں کہا اُسنے جواب دیکے کہا بھلا ای خداوند پر نگیا (۳۱) اُن دونوں میں سے کون اپنے باپ کي مرضي پر چلا وے اُسے بولے پہلا یسوع نے اُنھیں کہا میں تمھیں سچ کہتا هوں کہ خراجگیر اور کسبیاں تم سے پہلے خدا کي بادشاهت میں داخل هوتي هیں (۳۲) کیونکہ یوحنا

راستي کي راہ سے تمھارے پاس آيا اور تم اُسپر يقين نلائے پر خراجگير اور کسبياں اُسپر يقين لائيں اور تم يہہ ديکھکر پيچھے بھي نہ پچھتائے کہ اُسپر يقين لاتے * (۳۳) ايک اَور تمثيل سنو ايک گھر کا مالک تھا جسنے انگور کا باغ لگايا اور اُسکي چاروں طرف اِحاطہ باندھا اور اُسميں کولھو کھودا اور بُرج بنايا اور اُسے باغبانوں کے سپرد کيا اور پرديس گيا (۳۴) اور جب ميووں کا موسم قريب آيا اُسنے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھيجا کہ اُسکے پھل لے آويں (۳۵) اور باغبانوں نے اُسکے نوکروں کو پکڑکے ايک کو پيٹا اور ايک کو مار ڈالا اور ايک کو سنگسار کيا (۳۶) پھر اُسنے اَور نوکروں کو جو پہلوں سے زيادہ تھے بھيجا اور اُنھوں نے اُنکے ساتھہ بھي ويسا ھي کيا (۳۷) آخر اپنے بيٹے کو اُن پاس يہہ کہکر بھيجا کہ وے ميرے بيٹے سے دبينگے (۳۸) پر جب باغبانوں نے بيٹے کو ديکھا آپس ميں کہا يہي وارث ھی آؤ اُسے مار ڈاليں اور اُسکي ميراث پر قبضہ کريں (۳۹) سو اُسے پکڑکے اور باغ کے باھر نکال کر قتل کيا (۴۰) پس جب باغ کا مالک آويگا تو اِن باغبانوں سے کيا کريگا (۴۱) وے اُسے بولے اِن شريروں کو بُري طرح ھلاک کريگا اور باغ کو اَور باغبانوں کے سپرد کريگا جو اُسکو پھل اُنکے موسموں ميں دينگے (۴۲) يسوع نے اُنھيں کہا کيا تم نے نوشتوں ميں کبھي نہيں پڑھا کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کيا وھي کونے کا سرا ھوا يہہ خداوند سے ھوا اور ھماری نظروں ميں عجيب ھی (۴۳) اِسليئے ميں تمھيں کہتا ھوں کہ خدا کي بادشاھت تم سے لے ليجائيگي اور ايک قوم کو جو اُسکے پھل لاوے دي جائيگي (۴۴) اور جو اِس پتھر پر گريگا چور چور ھو جائيگا پر جس پر وہ گرے اُسے پيس ڈاليگا (۴۵) اور جب سردار کاھنوں اور فريسيوں نے اُسکي يے تمثيليں سنيں تو سمجھہ گئے کہ ھمارے ھي حق ميں يہہ کہتا ھی (۴۶) اور اُسکے پکڑنے کا قصد کيا پر لوگوں سے ڈرے کيونکہ وے اُسے نبي جانتے تھے *

بائيسواں باب

(۱) اور يسوع پھر اُنھيں تمثيلوں ميں کہنے لگا (۲) کہ آسمان کي بادشاھت کسي بادشاہ کي مانند ھی جسنے اپنے بيٹے کا بياہ کيا (۳) اور

اپنے نوکروں کو بھیجا کہ بُلائے ہوؤں کو بیاہ میں بُلا لاویں پر اُنھوں نے آنا نہ چاہا (۴) پھر اُسنے اَور نوکروں کو یہہ کہکے بھیجا کہ بُلائے ہوؤں سے کہو کہ دیکھو میرا کھانا طیار ہی میرے بیل اور موٹے جانور ذبح ہوئے اور سب کچھہ طیار ہی بیاہ میں آؤ (۵) پر وے غافل رہکر چلے گئے ایک تو اپنے کھیت میں اور دوسرا اپني سوداگري کو (۶) اور باقیوں نے اُسکے نوکروں کو پکڑکے ذلیل کیا اور مار ڈالا (۷) تب بادشاہ یہہ سنکر غصے ہوا اور اپنا لشکر بھیجکے اُن خونیوں کو ہلاک کیا اور اُنکا شہر جلا دیا (۸) تب اُسنے اپنے نوکروں کو کہا شادي تو طیار ہی پر بُلائے ہوئے نالائق تھے (۹) پس سڑکوں کے چوراہوں پر جاؤ اور جتنے تمھیں مِلیں شادي میں بُلا لاؤ (۱۰) اور وے نوکر راستوں پر جاکے سب کو جو اُنھیں مِلے کیا بُرے کیا بھلے جمع کر لائے اور مجلس مہمانوں سے بھر گئي (۱۱) پر جب بادشاہ مہمانوں کے دیکھنے کو اندر آیا اُسنے وہاں ایک آدمي دیکھا جو شادي کا لباس پہنے نہ تھا (۱۲) اور اُسے کہا ای میاں تو شادي کا لباس بغیر پہنے یہاں کیونکر آیا پر اُسکي زبان بند ہو گئي (۱۳) تب بادشاہ نے نوکروں کو کہا اُسکے ہاتھہ پانو باندھکے اُسے لے جاؤ اور باہر کے اندھیرے میں ڈال دو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا (۱۴) کیونکہ بُلائے ہوئے بہت پر برگزیدہ تھوڑے ہیں *
(۱۵) تب فریسیوں نے جاکر صلاح کي کہ اُسے کیونکر گفتگو میں پھنساویں (۱۶) اور اُنھوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیوں کے ساتھہ یہہ کہنے کو اُس پاس بھیجا کہ ای اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہی اور خدا کي راہ سچائي سے بتاتا اور کسي کي پروا نہیں رکھتا ہی کیونکہ تو آدمیوں کي صورت پر نظر نہیں کرتا ہی (۱۷) پس ہمیں کہہ کہ تیرا کیا خیال ہی قیصر کو جزیہ دینا روا ہی کہ نہیں (۱۸) پر یسوع نے اُنکي شرارت جانکے کہا ای ریاکارو مجھے کیوں آزماتے ہو (۱۹) جزیے کا سکّہ مجھے دکھاؤ اور وے ایک دینار اُس پاس لائے (۲۰) اور اُسنے اُنھیں کہا یہہ صورت اور تحریر کسکي ہی اُنھوں نے اُسے کہا قیصر کي (۲۱) تب اُسنے اُنھیں کہا پس جو قیصر کا ہی قیصر کو اور جو خدا کا ہی خدا کو دو (۲۲) اور اُنھوں نے یہہ

سنکر تعجب کیا اور اُسے چھوڑکر چلے گئے * (۲۳) اُسي دن صدوقي جو
کہتے ھیں کہ قیامت نہیں ھی اُس پاس آئے اور یہہ کہکے اُس سے سوال
کیا (۲۴) کہ ای اُستاد موسیٰ نے کہا ھی کہ اگر کوئي بے اولاد مر جاے تو
اُسکا بھائي اُسکي جورو سے بیاہ کرلے اور اپنے بھائي کے لیئے نسل قائم کرے
(۲۵) اب ھمارے درمیان سات بھائي تھے اور پہلا بیاہ کرکے مر گیا اور اِس
سبب کہ اُسکي اولاد نہ تھي اپني جورو اپنے بھائي کے لیئے چھوڑ گیا
(۲۶) یونہیں دوسرا اور تیسرا بھي ساتویں تک (۲۷) سب کے بعد عورت بھي
مر گئي (۲۸) پس وہ قیامت میں اُن ساتوں میں سے کسکي جورو ھوگي
کیونکہ سبھوں نے اُسے لیا تھا (۲۹) یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا تم نوشتوں
اور خدا کي قدرت کو نہ جانکے بھولتے ھو (۳۰) کیونکہ قیامت میں نہ بیاہ
کرتے نہ بیاھے جاتے ھیں بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کي مانند ھیں
(۳۱) پر مُردوں کي قیامت کي بابت جو خدا نے تمھیں فرمایا کیا تم نے
نہیں پڑھا (۳۲) کہ میں ابیرھام کا خدا اور اِسحاق کا خدا اور یعقوب کا
خدا ھوں خدا مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ھی (۳۳) اور لوگ یہہ
سنکر اُسکي تعلیم سے دنگ ھوئے * (۳۴) اور جب فریسیوں نے سنا کہ
اُسنے صدوقیوں کو خاموش کیا تو سب جمع ھوئے (۳۵) اور اُنمیں سے ایک
حکیم شرع نے اُسے آزماکے اور یہہ کہکر پوچھا (۳۶) کہ ای اُستاد شریعت
میں بڑا حکم کون سا ھی (۳۷) یسوع نے اُسے کہا یہہ کہ خداوند اپنے خدا
کو اپنے سارے دل اور اپني ساري جان اور اپني ساري عقل سے پیار کر
(۳۸) پہلا اور بڑا حکم یہي ھی (۳۹) اور دوسرا جو اُسکي مانند ھی یہہ ھی
کہ اپنے پڑوسي کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو (۴۰) اِنھیں دو حکموں پر
ساري شریعت اور نبي شامل ھیں * (۴۱) اور جب فریسي جمع تھے
یسوع نے یہہ کہکے اُنسے پوچھا (۴۲) کہ مسیح کي بابت تمھیں کیا گمان
ھی وہ کسکا بیٹا ھی وے اُسے بولے داؤد کا (۴۳) اُسنے اُنھیں کہا پس داؤد
روح کي معرفت کیونکر اُسے خداوند کہتا ھی (۴۴) کہ خداوند نے میرے
خداوند کو کہا کہ میرے دھنے بیٹھہ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو

تیرے پانوں کي چوکي نہ کروں (۴۵) پس جب داؤد اُسکو خداوند کہتا ہی تو وہ کیونکر اُسکا بیٹا ہی (۴۶) اور کوئي اُسکے جواب میں ایک بات نہ بول سکا اور نہ اُس دن سے کسي نے اُس سے پھر سوال کرنے کي جرأت کي *

تیئیسواں باب

(۱) تب یسوع نے لوگوں اور اپنے شاگردوں سے باتیں کرکے کہا (۲) کہ فقیہ اور فریسي موسیٰ کی کُرسي پر بیٹھے ہیں (۳) پس سب کچھہ جو تمھیں ماننے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ پر اُنکے سے کام مت کرو کیونکہ وے کہتے ہیں اور نہیں کرتے (۴) وے بھاري بوجھہ جنکا اُٹھانا مُشکل ہی باندھتے اور لوگوں کے کاندھوں پر رکھتے ہیں پر اُنھیں اپني اُنگلي سے ہلانا نہیں چاہتے ہیں (۵) وے اپنے سب کام لوگوں کے دیکھنے کے واسطے کرتے ہیں اپنے تعویذ چوڑے اور اپنے جُبّوں کے دامن لنبے بناتے ہیں (۶) اور ضیافتوں میں صدر جگہہ اور عبادتخانوں میں پہلي کُرسیاں (۷) اور بازاروں میں سلام اور یہہ چاہتے ہیں کہ لوگ اُنھیں ربي ربي کہیں (۸) پر تم ربي مت کہلاؤ کیونکہ تمھارا ایک ہادي ہی یعني مسیح اور تم سب بھائي ہو (۹) اور کسي کو اپنا باپ زمین پر مت کہو کیونکہ ایک تمھارا باپ ہی جو آسمان پر ہی (۱۰) اور نہ تم ہادي کہلاؤ کیونکہ ایک تمھارا ہادي ہی یعني مسیح (۱۱) بلکہ جو تم میں سب سے بڑا ہی تمھارا خادم ہوگا (۱۲) پر جو کوئي آپ کو بڑا کریگا چھوٹا کیا جائیگا اور جو آپ کو چھوٹا کریگا سو بڑا کیا جائیگا * (۱۳) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ آسمان کي بادشاہت لوگوں کے آگے بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے اور نہ اندر جانیوالوں کو داخل ہونے دیتے ہو (۱۴) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ بیواؤں کے گھر نگل جاتے اور مکر سے لنبي نماز پڑھتے ہو اِس سبب تم زیادہ سزا پاؤگے (۱۵) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ تري اور خشکي کا دورہ اِسلیئے کرتے ہو کہ ایک کو اپنے دین میں لاؤ اور جب وہ آ چکا تو اپنے سے دونا اُسے جہنم کا فرزند بناتے ہو (۱۶) ای اندھے رہنماؤ تم پر افسوس جو کہتے ہو کہ اگر کوئي

هیکل کي قسم کهاوے تو کچهه نہیں هی پر اگر هیکل کے سونے کي قسم کهاوے تو اُسکو ادا کرنا ضرور هی (۱۷) ای جاهلو اور اندهو کون بڑا هی سونا یا هیکل جو سونے کو پاک کرتي هی (۱۸) اور یهه که اگر کوئي قربانگاه کي قسم کهاوے تو کچهه نہیں هی. پر اگر نذر کي جو اُسپر چڑهي قسم کهاوے تو اُسکو ادا کرنا ضرور هی (۱۹) ای جاهلو اور اندهو کون بڑا هی نذر یا قربانگاه جو نذر کو پاک کرتي هی (۲۰) پس جو قربانگاه کي قسم کهاتا هی اُسکي اور سب چیزوں کي جو اُسپر چڑهیں قسم کهاتا هی (۲۱) اور جو هیکل کي قسم کهاتا هی اُسکي اور اُسکے رهنیوالے کي قسم کهاتا هی (۲۲) اور جو آسمان کي قسم کهاتا هی خدا کے تخت کي اور اُسپر بیٹهنیوالے کي قسم کهاتا هی (۲۳) ای ریاکار فقیهو اور فریسیو تم پر افسوس کیونکه پودینه اور انیسوں اور زیرے پر ده یکي لگاتے هو اور شریعت کي زیاده بهاري باتوں یعني انصاف اور رحم اور ایمان کو چهوڑ دیا اِنکو کرنا اور اُنکو نه چهوڑ دینا لازم هی (۲۴) ای اندهے رهنماؤ جو مچهّر چهانتے اور اُونٹ کو نگل جاتے هو (۲۵) ای ریاکار فقیهو اور فریسیو تم پر افسوس که پیالے اور رکابي کو باهر سے صاف کرتے هو پر وے اندر لوٹ اور بدپرهیزي سے بهرے هیں (۲۶) ای اندهے فریسي پهلے پیاله اور رکابي اندر سے صاف کر تاکه باهر سے بهي صاف هو (۲۷) ای ریاکار فقیهو اور فریسیو تم پر افسوس که تم سفیدي پهري هوئي قبروں کي مانند هو جو باهر سے خوشنما هیں پر اندر مُردوں کي هڈیوں اور هر طرح کي ناپاکي سے بهري هیں (۲۸) اِسي طرح تم بهي ظاهر میں لوگوں کو راستباز دکهائي دیتے پر باطن میں ریاکاري اور شرارت سے بهرے هو (۲۹) ای ریاکار فقیهو اور فریسیو تم پر افسوس کیونکه نبیوں کي قبریں بناتے اور راستبازوں کي گوریں سنوارتے (۳۰) اور کهتے هو که اگر هم اپنے باپ دادوں کے دنوں میں هوتے تو نبیوں کے خون میں اُنکے شریک نهوتے (۳۱) اِسي طرح تم اپنے پر گواهي دیتے هو که نبیوں کے قاتلوں کے فرزند هو (۳۲) پس تم اپنے باپ دادوں کا پیمانه بهر دو (۳۳) ای سانپو ای سانپوں کے بچو تم جهنم کے عذاب سے کیونکر بچ نکلوگے (۳۴) اِسلیئے دیکهو میں نبیوں اور داناؤں اور فقیهوں کو تمهارے پاس بهیجتا هوں اور اِنمیں سے بعضوں کو قتل

کروگے اور صلیب دوگے اور بعضوں کو اپنے عبادت‌خانوں میں کوڑے ماروگے اور شہر بشہر ستاؤگے (۳۵) تاکہ سب پاک خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے باراخیا کے بیٹے ذکریا کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا (۳۶) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ یہہ سب کچھہ اِس زمانے کي قوم پر آویگا * (۳۷) ای یروشلیم یروشلیم جو نبیوں کو مار ڈالتا اور اُنھیں جو تیرے پاس بھیجے گئے سنگسار کرتا ہی کتني بار میں نے چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جمع کروں جس طرح کہ مرغي اپنے بچوں کو پروں تلے اِکٹھا کرتي ہی پر تم نے نہ چاہا (۳۸) دیکھو تمھارا گھر تمھارے لیئے ویران چھوڑا جاتا ہی (۳۹) کیونکہ میں تمھیں کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر نہ دیکھوگے جب تک کہ نہ کہوگے مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی *

چوبیسواں باب

(۱) اور یسوع ہیکل سے نکلکے چلا گیا اور اُسکے شاگرد پاس آئے کہ اُسے ہیکل کي عمارتیں دکھاویں (۲) پر یسوع نے اُنھیں کہا کیا تم یے سب چیزیں دیکھتے ہو میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ یہاں پتھر پتھر پر نہ چھوٹیگا جو گرایا نہ جائیگا * (۳) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اُسکے شاگرد الگ اُس پاس آئے اور بولے ہمیں کہہ کہ یہہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے آخر کا نشان کیا ہی (۴) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا خبردار ہوؤ کہ کوئي تمھیں گمراہ نکرے (۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کرینگے (۶) اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کي افواہ سنوگے خبردار مت گھبراؤ کیونکہ اِن سب باتوں کا واقع ہونا ضرور ہی پر اب تک آخر نہیں ہی (۷) کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھیگي اور کال اور وبائیں اور جگہہ جگہہ زلزلے ہونگے (۸) پر یے سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہیں (۹) تب وے تمھیں دکھہ میں حوالے کرینگے اور مار ڈالینگے اور میرے نام کے سبب سب قومیں تم سے کینہ رکھینگي (۱۰) اور اُس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائینگے اور ایک

دوسرے کو حوالے کریگا اور ایک دوسرے سے کینہ رکھیگا (۱۱) اور بہت جھوٹھے نبي اُٹھینگے اور بہتوں کو گمراہ کرینگے (۱۲) اور بےدیني پھیل جانے سے بہتوں کي محبت ٹھنڈي ہو جائیگي (۱۳) پر جو آخر تک سہیگا وہي نجات پاویگا (۱۴) اور بادشاہت کي یہہ خوشخبري ساري دنیا میں سنائي جائیگي تاکہ سب قوموں پر گواہي ہو اور اُس وقت آخر آویگا *
(۱۵) پس جب تم ویراني کي مکروہ چیز کو جس کا دانیال نبي کي معرفت ذکر ہوا مقدس مکان میں کھڑے دیکھوگے (پڑھنیوالا سمجھہ لے)
(۱۶) تب جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں (۱۷) جو کوٹھے کے اُوپر ہو اپنے گھر سے کچھہ نکالنے کو نہ اُترے (۱۸) اور جو کھیت میں ہو اپنا کپڑا اُٹھا لینے کو پیچھے نہ پھرے (۱۹) پر اُنپر افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ اور دودھہ پلانیوالیاں ہوں (۲۰) سو دعا مانگو کہ تمھارا بھاگنا جاڑے میں یا سبت کے دن نہو (۲۱) کیونکہ اُس وقت ایسي بڑي مصیبت ہوگي جیسي دنیا کے شروع سے اب تک نہ ہوئي اور نہ کبھي ہوگي (۲۲) اور اگر وے دن گھٹائے نہ جاتے تو ایک تن بھي نجات نہ پاتا پر برگزیدوں کي خاطر وے دن گھٹائے جائینگے (۲۳) تب اگر کوئي تمھیں کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہی یا وہاں تو یقین مت لاؤ (۲۴) کیونکہ جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبي اُٹھینگے اور بڑے نشان اور کرامتیں دکھاوینگے یہاں تک کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھي گمراہ کرتے (۲۵) دیکھو میں تمھیں پہلے ھي سے کہہ چکا ہوں (۲۶) پس اگر وے تمھیں کہیں دیکھو وہ جنگل میں ہی تو باہر مت جاؤ دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہی تو باور مت کرو
(۲۷) کیونکہ جیسے بجلي پورب سے کوندھتي اور پچھم تک چمکتي ہی ویسا ھي اِنسان کے بیٹے کا آنا بھي ہوگا (۲۸) کیونکہ جہاں مُردار ہی وہاں گِدھہ جمع ہونگے * (۲۹) اور فيالفور اُن دنوں کي مصیبت کے بعد سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپني روشني ندیگا اور ستارے آسمان سے گِرینگے اور آسمانوں کي قوتیں ہلائي جائینگي (۳۰) اور اُس وقت اِنسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اُس وقت زمین کي ساري قومیں چھاتي پیٹینگي اور اِنسان کے بیٹے کو بڑي قدرت اور جلال کے ساتھہ آسمان

کے بادلوں پر آتے دیکھینگي (۳۱) اور وہ نرسنگھے کي بڑي آواز کے ساتھہ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے اُسکے برگزیدوں کو چاروں ہواؤں سے آسمان کي ایک حد سے دوسري حد تک جمع کرینگے (۳۲) انجیر کے درخت سے تمثیل سیکھو کہ جب اُسکي ڈالي نرم ہوئي اور پتے نکلتے ہیں تب جانتے ہو کہ گرمي نزدیک ہی (۳۳) اِسي طرح تم بھي جب یہہ سب دیکھتے ہو تو جانو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ہی (۳۴) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ یہہ زمانہ گذر نہ جائیگا جب تک کہ یے سب باتیں نہو لیں (۳۵) آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میري باتیں نہ ٹلینگي (۳۶) لیکن اُس دن اور گھڑي کي بابت کوئي نہیں جانتا آسمان کے فرشتے بھي نہیں مگر فقط میرا باپ (۳۷) پر جیسے نوح کے دن تھے ویسا ہي اِنسان کے بیٹے کا آنا بھي ہوگا (۳۸) کیونکہ جس طرح طوفان کے آگے کے دنوں میں کھاتے اور پیتے بیاہ کرتے اور بیاہے جاتے تھے اُس دن تک کہ نوح کشتي میں گیا (۳۹) اور جب تک کہ طوفان نہ آیا اور اُن سب کو اُٹھا نہ لے گیا نہ جانتے تھے اِسي طرح اِنسان کے بیٹے کا آنا بھي ہوگا (۴۰) تب دو کھیت میں ہونگے ایک لیا جائیگا اور دوسرا چھوڑا جائیگا (۴۱) دو چکي پر پیستي ہونگي ایک لي جائیگي اور دوسري چھوڑي جائیگي (۴۲) پس جاگتے رہو کیونکہ نہیں جانتے ہو کہ کس گھڑي تمہارا خداوند آتا ہی (۴۳) پر یہہ سمجھہ لو کہ اگر گھر کا مالک جانتا کہ رات کي کون سي گھڑي چور آتا ہی تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں سیندھہ کھودنے نہ دیتا (۴۴) اِسلیئے تم بھي طیار رہو کیونکہ جس گھڑي تمھیں گمان نہیں اِنسان کا بیٹا آویگا (۴۵) پس کون ہی وہ دیانت‌دار اور ہوشیار نوکر جسے اُسکے خاوند نے اپنے نوکر چاکروں پر مقرر کیا کہ وقت پر اُنھیں کھانا دے (۴۶) مبارک وہ نوکر جسے اُسکا خاوند آکر ایسا ہي کرتے پاوے (۴۷) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ وہ اُسے اپنے سب مال پر مختار کریگا (۴۸) پر اگر وہ نوکر شریر ہوکے اپنے دل میں کہے کہ میرا خاوند آنے میں دیر کرتا ہی (۴۹) اور اپنے ہم‌خدمتوں کو مارنے لگے اور متوالوں کے ساتھہ کھایا پیا کرے (۵۰) تو اُس نوکر کا خاوند اُسي دن

جسکا وہ منتظر نہیں اور اُسي گھڑي جو وہ نہیں جانتا آویگا (۵۱) اور اُسے دو ٹکڑے کرکے اُسکا حصہ ریاکاروں کے ساتھہ مقرر کریگا وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا *

پچیسواں باب

(۱) تب آسمان کي بادشاہت دس کنواریوں کي مانند ہوگي جو اپني مشعلیں لیکر دولہا کے اِستقبال کو نکلیں (۲) اُنمیں پانچ ہوشیار اور پانچ بیوقوف تھیں (۳) جو بیوقوف تھیں اُنھوں نے اپني مشعلیں اُٹھاکے تیل اپنے ساتھہ نلیا (۴) پر ہوشیاروں نے اپني مشعلوں کے ساتھہ اپنے برتنوں میں تیل لے لیا (۵) جب دولہا نے دیر کي سب اُونگھنے لگیں اور سو گئیں (۶) پر آدھي رات کو دھوم مچي کہ دیکھو دولہا آتا ہی اُسکے اِستقبال کو نکلو (۷) تب وے سب کنواریاں اُٹھیں اور اپني مشعلیں درست کیں (۸) اور بیوقوفوں نے ہوشیاروں کو کہا اپنے تیل میں سے ہمیں دو کہ ہماري مشعلیں بُجھي جاتي ہیں (۹) تب ہوشیاروں نے جواب دیا اور کہا مبادا ہمارے اور تمہارے واسطے کفایت نکرے بہتر ہی کہ بیچنیوالوں کے پاس جاؤ اور اپنے واسطے مول لو (۱۰) جب وے خریدنے گئیں دولہا آ پہنچا اور وے جو طیار تھیں اُسکے ساتھہ شادي میں گئیں اور دروازہ بند کیا گیا (۱۱) پیچھے وے اَوَر کنواریاں بھي آئیں اور کہنے لگیں ای خداوند ای خداوند ہمارے لیئے کھول دے (۱۲) پر اُسنے جواب دیکے کہا میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ تمھیں نہیں جانتا ہوں (۱۳) پس جاگتے رہو کیونکہ تم اُس دن اور گھڑي کو جس میں اِنسان کا بیٹا آویگا نہیں جانتے ہو * (۱۴) کیونکہ وہ اُس آدمي کي مانند ہی جسنے سفر کرتے وقت اپنے نوکروں کو بُلایا اور اُنھیں اپنا مال سپرد کیا (۱۵) اور ایک کو پانچ توڑے دیئے دوسرے کو دو تیسرے کو ایک ہر ایک کو اُسکي لیاقت کے موافق اور في الفور سفر کو گیا (۱۶) تب جسنے پانچ توڑے پائے تھے جاکر اُنسے لین دین کیا اور پانچ توڑے اَوَر کمائے (۱۷) یونہیں اُسنے بھي جسے دو مِلے تھے دو اَوَر کمائے (۱۸) پر جسنے ایک

پایا جاکے زمین کھودي اور اپنے خاوند کا نقد چھپا رکھا (۱۹) بہت مدت
کے بعد اُن نوکروں کا خاوند آیا اور اُنسے حساب لینے لگا (۲۰) سو جسنے
پانچ توڑے پائے تھے پاس آکر پانچ توڑے اَور لایا اور کہا ای خداوند تو نے
مجھے پانچ توڑے سونپے دیکھہ میں نے اُنکے سوا پانچ توڑے اَور کمائے (۲۱) اُسکے
خاوند نے اُسے کہا شاباش ای اچھے اور دیانت‌دار نوکر تو تھوڑے میں
دیانت‌دار نکلا میں تجھے بہت پر مختار کرونگا اپنے خاوند کي خوشي
میں داخل ہو (۲۲) اور جسنے دو توڑے پائے تھے وہ بھي پاس آیا اور کہا
ای خداوند تو نے مجھے دو توڑے سونپے دیکھہ اُنکے سوا میں نے دو توڑے اَور
کمائے (۲۳) اُسکے خاوند نے اُسے کہا شاباش ای اچھے اور دیانت‌دار نوکر تو
تھوڑے میں دیانت‌دار نکلا میں تجھے بہت پر مختار کرونگا اپنے خاوند کي
خوشي میں داخل ہو (۲۴) تب وہ بھي جسنے ایک توڑا پایا تھا پاس آکے
کہنے لگا ای خداوند میں نے تجھے جانا کہ تو سخت آدمي ہی اور جہاں
نہیں بویا وہاں کاٹتا ہی اور جہاں نہیں چھڑایا وہاں جمع کرتا ہی (۲۵) اور
میں ڈرا اور جاکے تیرا توڑا زمین میں چھپایا دیکھہ تیرا جو ہی موجود
ہی (۲۶) اُسکے خاوند نے جواب دیکے اُسے کہا ای شریر اور سُست نوکر تو
نے جانا کہ میں کاٹتا ہوں جہاں نہیں بویا اور جمع کرتا ہوں جہاں نہیں چھیڑا
(۲۷) پس تجھے مناسب تھا کہ میرا نقد صرافوں کو دیتا کہ میں آکے اُسے
سود سمیت پاتا (۲۸) سو اِس سے وہ توڑا لے لو اور جس پاس دس توڑے
ہیں اُسے دو (۲۹) کیونکہ اُسکو جس کے پاس ہی دیا جائیگا اور اُسکي
بڑھتي ہوگي پر جس کے پاس نہیں ہی اُس سے وہ بھي جو اُسکے پاس
ہی لے لیا جائیگا (۳۰) اور اُس نکمے نوکر کو باہر کے اندھیرے میں ڈال دو
وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا * * (۳۱) جب اِنسان کا بیٹا اپنے جلال
میں آویگا اور سب پاک فرشتے اُسکے ساتھہ ہونگے تب اپنے جلال کے تخت
پر بیٹھیگا (۳۲) اور سب قومیں اُسکے آگے جمع کي جائینگي اور وہ ایک
کو دوسرے سے جدا کریگا جیسے گڈریا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہی
(۳۳) اور بھیڑوں کو اپنے دھنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کریگا (۳۴) تب
بادشاہ اُنھیں جو اُسکے دھنے ہیں کہیگا آؤ ای میرے باپ کے مبارکو اور

اُس بادشاهت کو جو بناءِعالم سے تمهارے لیئے طیار کي گئي میراث میں لو (۳۵) کیونکه میں بهوکها تها اور تم نے مجهے کهانا دیا میں پیاسا تها اور تم نے مجهے پلایا میں پردیسي تها اور تم نے مجهے اپنے گهر میں اُتارا (۳۶) ننگا تها اور تم نے مجهے کپڑا پهنایا بیمار تها اور تم نے میري عیادت کي قید میں تها اور تم میرے پاس آئے (۳۷) تب راستباز اُسے جواب دینگے اور کهینگے ای خداوند کب هم نے تجهے بهوکها دیکها اور کهلایا یا پیاسا اور پلایا (۳۸) کب هم نے تجهے پردیسي دیکها اور گهر میں اُتارا یا ننگا اور کپڑا پهنایا (۳۹) کب هم نے تجهے بیمار یا قید میں دیکها اور تیرے پاس آئے (۴۰) اور بادشاه جواب دیکے اُنهیں کهیگا میں تمهیں سچ کهتا هوں چونکه تم نے میرے اِن سب سے چهوٹے بهائیوں میں سے ایک کے ساتهه کیا تو میرے ساتهه کیا * (۴۱) تب وه بائیں طرف والوں سے بهي کهیگا ای ملعونو میرے سامهنے سے چلے جاؤ اُس همیشه کي آگ میں جو ابلیس اور اُسکے فرشتوں کے لیئے طیار کي گئي هی (۴۲) کیونکه میں بهوکها تها اور تم نے مجهے کهانے کو ندیا پیاسا تها اور تم نے مجهے نه پلایا (۴۳) پردیسي تها اور تم نے مجهے گهر میں نه اُتارا ننگا تها اور تم نے مجهے کپڑا نه پهنایا بیمار اور قید میں تها اور تم میرے پاس نه آئے (۴۴) تب وے بهي اُسے جواب دینگے اور کهینگے ای خداوند کب هم نے تجهے بهوکها یا پیاسا یا پردیسي یا ننگا یا بیمار یا قیدي دیکها اور تیري خدمت نکي (۴۵) تب وه اُنهیں جواب دیگا اور کهیگا میں تمهیں سچ کهتا هوں چونکه تم نے اِن سب سے چهوٹوں میں سے ایک کے ساتهه نکیا تو میرے ساتهه نکیا (۴۶) اور وے همیشه کے عذاب میں جائینگے پر راستباز همیشه کي زندگي میں *

چهبیسواں باب

(۱) اور یوں هوا که جب یسوع یے سب باتیں ختم کر چکا تو اُسنے اپنے شاگردوں کو کها (۲) تم جانتے هو که دو دن کے بعد عید فسح هوگي اور اِنسان کا بیٹا مصلوب هونے کو حوالے کیا جائیگا * (۳) تب سردار کاهن

اور فقیہ اور قوم کے بزرگ قیافا نام سردار کاہن کے دیوان‌خانے میں اِکٹھے
ہوئے (۴) اور صلاح کي کہ یسوع کو حیلہ سے پکڑیں اور قتل کریں (۵) پر
اُنہوں نے کہا عید کو نہیں تاکہ لوگوں میں ہنگامہ برپا نہ ہو * (۶) پر جب
یسوع بیت‌عینا میں شمعون کوڑھي کے گھر میں تھا (۷) ایک عورت
سنگ مرمر کے عطردان میں قیمتي عطر لیتي اُس پاس آئي اور جب وہ
کھانے بیٹھا تھا اُسکے سر پر ڈھالا (۸) اُسکے شاگرد یہہ دیکھکر خفا ہوئے اور
بولے کس واسطے یہہ بربادي ہوئي (۹) کیونکہ ممکن تھا کہ یہہ عطر بڑے
دام پر بکتا اور غریبوں کو دیا جاتا (۱۰) پر یسوع نے یہہ جانکر اُنھیں کہا
کیوں اِس عورت کو تکلیف دیتے ہو اُسنے تو مجھہ سے نیک عمل کیا ہی
(۱۱) کیونکہ غریب ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہیں پر میں ہمیشہ تمہارے ساتھہ
نہ رہونگا (۱۲) کیونکہ یہہ جو اُسنے میرے بدن پر عطر ڈھالا میرے کفن کے
لیئے کیا ہی (۱۳) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں
کہیں اِس اِنجیل کي منادي کي جائیگي یہہ بھي جو اُسنے کیا ہی اُسکي
یادگاري کے لیئے کہا جائیگا * (۱۴) تب بارھوں میں سے ایک نے جسکا نام
یہودا اِسکریوطي تھا سردار کاہنوں کے پاس جاکے کہا (۱۵) مجھے کیا دوگے
کہ میں اُسے تمہارے حوالے کرونگا تب اُنھوں نے اُس سے تیس روپئے کا
اِقرار کیا (۱۶) اور وہ اُس وقت سے قابو ڈھونڈھتا تھا کہ اُسے حوالے کرے *
(۱۷) اور فطیر کے پہلے دن شاگرد یسوع کے پاس آئے اور اُسے بولے تو کہاں
چاہتا ہی کہ ہم تیرے لیئے فسح کا کھانا طیار کریں (۱۸) اُسنے کہا شہر
میں فلانے کے پاس جاؤ اور اُسے کہو اُستاد فرماتا ہی کہ میرا وقت نزدیک
ہی میں اپنے شاگردوں کے ساتھہ تیرے یہاں عید فسح کرونگا (۱۹) اور
شاگردوں نے جیسا یسوع نے اُنھیں حکم دیا تھا بجا لائے اور فسح طیار کیا *
(۲۰) جب شام ہوئي وہ بارھوں کے ساتھہ کھانے بیٹھا (۲۱) اور جب کھا رہے
تھے اُسنے کہا میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے حوالے
کریگا (۲۲) اور وے بہت دلگیر ہوئے اور ہر ایک اُنمیں سے اُسکو کہنے لگا
ای خداوند کیا میں ہوں (۲۳) اُسنے جواب دیکے کہا جسنے میرے ساتھہ
طباق میں ہاتھہ ڈالا ہی وہي مجھے حوالے کریگا (۲۴) اِنسان کا بیٹا تو

جاتا هی جیسا اُسکے حق میں لکھا هی لیکن اُس آدمي پر افسوس جسکے وسیلے اِنسان کا بیٹا حوالے کیا جاتا هی اگر وہ آدمي پیدا نہوتا تو اُسکے لیئے اچھا تھا (۲۵) تب یہودا نے جسنے اُسے حوالے کیا جواب دیکے کہا ای اُستاد کیا میں هوں اُسنے اُسے کہا توهي نے کہا * (۲۶) اور جب کھاتے تھے یسوع نے روٹي لیکے اور برکت چاهکر توڑي اور شاگردوں کو دي اور کہا لو کھاؤ یہہ میرا بدن هی (۲۷) اور پیالہ لیکر اور شکر کرکے اُنھیں دیا اور کہا تم سب اِس میں سے پیؤ (۲۸) کیونکہ یہہ میرا لہو هي نئے عہد کا جو بہتوں کے لیئے گناهوں کي معافي کے واسطے بہایا جاتا هی (۲۹) میں تمھیں کہتا هوں کہ انگور کا شیرہ پھر نہ پیؤنگا اُس دن تک کہ تمھارے ساتھہ اپنے باپ کي بادشاهت میں اُسے نیا نہ پیؤں * (۳۰) اور حمد کا گیت گاکے باهر زیتون کے پہاڑ پر گئے (۳۱) تب یسوع نے اُنھیں کہا تم سب اِسي رات میرے سبب ٹھوکر کھاؤگے کیونکہ لکھا هی کہ میں گڈریئے کو مارونگا اور گلے کي بھیڑیں پراگندہ هو جائینگي (۳۲) لیکن میں اپنے جي اُٹھنے کے بعد تمھارے آگے گلیل کو جاؤنگا (۳۳) اور پطرس نے جواب دیکے اُسے کہا اگر سب تیرے سبب ٹھوکر کھائیں میں کبھي ٹھوکر نہ کھاؤنگا (۳۴) یسوع نے اُسے کہا میں تجھہ سے سچ کہتا هوں کہ اِسي رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا اِنکار کریگا (۳۵) پطرس نے اُسے کہا اگر تیرے ساتھہ مجھے مرنا بھي ضرور پڑے تو بھي تیرا اِنکار نکرونگا ویسا هي سب شاگردوں نے بھي کہا * (۳۶) تب یسوع اُنکے ساتھہ گتسمني نام ایک جگہہ میں آیا اور شاگردوں کو کہا یہاں بیٹھو جب تک کہ میں وهاں جاکر دعا مانگوں (۳۷) اور پطرس اور زبدي کے دونوں بیٹوں کو ساتھہ لیا اور غمگین اور دلگیر هونے لگا (۳۸) تب اُسنے اُنھیں کہا میري جان موت تک نہایت غمگین هی یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھہ جاگتے رهو (۳۹) اور تھوڑا آگے بڑھکر دعا مانگتا اور کہتا هوا مُنہہ کے بل گرا کہ ای میرے باپ اگر هو سکے تو یہہ پیالہ مجھہ سے گذر جاوے مگر نہ جیسا میں بلکہ جیسا تو چاهتا هی (۴۰) اور شاگردوں کے پاس آیا اور اُنھیں سوتے پایا اور پطرس کو کہا کیا تم میرے ساتھہ ایک گھڑي نہ جاگ سکے (۴۱) جاگو اور دعا مانگو تاکہ اِمتحان میں

نہ پڑو روح تو مستعد پر جسم سُست ھی (۴۲) پھر دوبارہ جاکر دعا مانگي
اور کہا ای میرے باپ اگر ممکن نہیں کہ یہہ پیالہ میرے پینے بغیر مجھہ
سے گذر جاوے تو تیري مرضي ھو (۴۳) اور آکے اُنھیں پھر سوتے پایا کیونکہ
اُنکي آنکھیں بھاري تھیں (۴۴) اور اُنھیں چھوڑکر پھر گیا اور وھي بات کہکر
تیسري بار دعا مانگي (۴۵) تب اپنے شاگردوں کے پاس آیا اور اُنھیں کہا
اب سوتے رھو اور آرام کرو دیکھو گھڑي آ پہنچي اور اِنسان کا بیٹا گنہگاروں
کے ھاتھہ حوالے کیا جاتا ھی (۴۶) اُٹھو چلیں دیکھو جو مجھے پکڑوانا ھی
نزدیک ھی * (۴۷) اور وہ یہہ کہتا ھي تھا کہ دیکھو یہودا بارھوں میں سے
ایک آیا اور اُسکے ساتھہ ایک بڑي بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لیئے سردار کاھنوں
اور قوم کے بزرگوں کي طرف سے آ پہنچي (۴۸) اور اُسکے حوالے کرنیوالے نے
اُنھیں یہہ کہکے پتا دیا تھا کہ جسکا میں بوسہ لوں وھي ھی اُسے پکڑ لو
(۴۹) اور في الفور یسوع کے پاس آکر کہا ای اُستاد سلام اور اُسے چوما
(۵۰) اور یسوع نے اُسے کہا ای میاں تو کاھےکو آیا ھی تب اُنھوں نے پاس آکے
یسوع پر ھاتھہ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا (۵۱) اور دیکھو یسوع کے ساتھیوں میں سے
ایک نے ھاتھہ بڑھاکر اپني تلوار کھینچي اور سردار کاھن کے نوکر پر چلاکر اُسکا
کان اُڑا دیا (۵۲) تب یسوع نے اُسے کہا اپني تلوار میان میں کر کیونکہ سب
جو تلوار کھینچتے ھیں تلوار ھي سے ھلاک کیئے جائینگے (۵۳) یا کیا تو
نہیں جانتا کہ میں ابھي اپنے باپ سے مانگ سکتا اور وہ فرشتوں کي بارہ
فوجوں سے زیادہ میرے پاس حاضر کر دیگا (۵۴) پر نوشتے کیونکر پورے ھوتے
کیونکہ یونہیں ھونا ضرور ھی * (۵۵) اُسي گھڑي یسوع نے اُس بھیڑ کو کہا
کہ تم جیسے چور کے لیئے تلواریں اور لاٹھیاں لیکر میرے پکڑنے کو نکل آئے
ھو میں ھر روز ھیکل میں تمھارے ساتھہ بیٹھکے تعلیم دیتا تھا اور تم نے
مجھے نہیں پکڑا (۵۶) پر یہہ سب ھوا تاکہ نبیوں کے نوشتے پورے ھوویں
تب سب شاگرد اُسے چھوڑکے بھاگ گئے * (۵۷) پر وے یسوع کو پکڑکے
قیافا نام سردار کاھن کے پاس لے گئے جہاں فقیہ اور بزرگ جمع تھے (۵۸) اور
پطرس دور سے اُسکے پیچھے سردار کاھن کے دیوان‌خانے تک ھو لیا اور اندر
جاکے نوکروں کے ساتھہ بیٹھا تاکہ آخر حال دیکھے (۵۹) اور سردار کاھن اور

بزرگ اور ساري بڑي عدالت يسوع پر جھوٹھي گواهي ڈھونڈھنے لگے تاکہ اُسے قتل کریں (۶۰) پر نہ پائي اور اگرچہ بہت جھوٹھے گواہ آئے تو بھي نہ پائي (۶۱) آخر دو جھوٹھے گواھوں نے پاس آکر کہا کہ اِسنے کہا ھی کہ میں خدا کي ھیکل کو ڈھا سکتا اور تین دن میں اُسے پھر بنا سکتا ھوں (۶۲) تب سردار کاھن نے اُٹھکر اُسے کہا کیا تو جواب نہیں دیتا یے تجھہ پر کیا گواھي دیتے ھیں (۶۳) پر یسوع چُپ رھا تب سردار کاھن اُسے کہنے لگا میں تجھے زندہ خدا کي قسم دیتا ھوں کہ ھمیں کہہ دے کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ھی (۶۴) یسوع نے اُسے کہا تو ھي نے کہا ھی پر میں تمھیں کہتا ھوں کہ اِسکے بعد تم اِنسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دھنے بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے (۶۵) تب سردار کاھن نے اپنے کپڑے یہہ کہکے پھاڑے کہ کفر کہا ھی ھمیں اَوْر گواھوں کي کیا حاجت ھی دیکھو اب تم نے اُسکا کفر سنا (۶۶) تمھاري کیا صلاح ھی اُنھوں نے جواب دیکے کہا وہ قتل کے لائق ھی (۶۷) تب اُنھوں نے اُسکے مُنہہ پر تھوکا اور اُسے گھونسا مارا اَوْروں نے اُسے طمانچے مارے اور کہا (۶۸) ای مسیح ھمیں نبوت سے بتا کہ کون ھی جسنے تجھے مارا * (۶۹) اور پطرس باھر دالان میں بیٹھا تھا اور ایک لونڈي اُس پاس آئي اور بولي تو بھي یسوع گلیلي کے ساتھہ تھا (۷۰) پر اُسنے سبھوں کے سامھنے یہہ کہکے اِنکار کیا کہ میں نہیں جانتا ھوں کہ تو کیا کہتي ھی (۷۱) اور جب وہ باھر دھلیز میں چلا دوسري نے اُسے دیکھا اور اُنھیں جو وھاں تھے کہا یہہ بھي یسوع ناصري کے ساتھہ تھا (۷۲) اور اُسنے قسم کھاکے پھر اِنکار کیا کہ میں اِس آدمي کو نہیں جانتا ھوں (۷۳) تھوڑي دیر بعد اُنھوں نے جو وھاں کھڑے تھے پطرس کے پاس آکے کہا بیشک تو بھي اُنمیں سے ھی کیونکہ تیري بولي بھي تجھے ظاھر کرتي ھی (۷۴) تب وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اِس آدمي کو نہیں جانتا ھوں اور وونہیں مرغ نے بانگ دي (۷۵) اور پطرس کو یسوع کي بات یاد آئي جو اُسنے اُسے کہي تھي کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا اِنکار کریگا اور وہ باھر جاکے زار زار رویا *

ستائیسواں باب

(۱) جب صبح هوئي سب سردار کاهنوں اور قوم کے بزرگوں نے یسوع پر مشورت کي کہ اُسے قتل کریں (۲) اور اُسے باندھکر لے گئے اور پنطوس پیلاطوس حاکم کے حوالے کیا * (۳) تب یہوداجسنے اُسے حوالے کیا تھا دیکھکر کہ اُسپر قتل کا فتوےٰ هوا پچھتایا اور وے تیس روپئے سردار کاهنوں اور بزرگوں کے پاس پھیر لایا (۴) اور کہا میں نے خطا کي کہ خون بیگناہ کو حوالے کیا پر وے بولے همیں کیا تو دیکھہ (۵) اور وہ روپئے هیکل میں پھینک‌کر چلا گیا اور جاکر آپ کو پھانسي دي (۶) پر سردار کاهنوں نے روپئے لیکر کہا اِنہیں خزانے میں ڈالنا روا نہیں کہ خون کا بہا هی (۷) تب اُنھوں نے صلاح کرکے اُنسے کُمہار کا کھیت پردیسیوں کے گاڑنے کے لیئے خریدا (۸) اِس سبب وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا هی (۹) تب جو یرمیا نبي کي معرفت کہا گیا تھا پورا هوا کہ اُنھوں نے وے تیس روپئے لیئے اُسکے ٹھہرائے هوئے دام جسکي قیمت بعضے بني اِسرائیل نے ٹھہرائي (۱۰) اور اُنہیں کُمہار کے کھیت کے واسطے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا * (۱۱) اور یسوع حاکم کے سامھنے کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے پوچھا اور کہا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ هی یسوع نے اُسے کہا تو کہتا هی (۱۲) اور جب سردار کاهن اور بزرگ اُسپر نالش کرتے تھے اُسنے کچھہ جواب ندیا (۱۳) تب پیلاطوس نے اُسے کہا کیا تو نہیں سنتا کہ وے تجھہ پرکتني گواهیاں دیتے هیں (۱۴) اور اُسنے اُسکي ایک بات کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا * (۱۵) اور هرعید کوحاکم کا دستور تھا کہ لوگوں کي خاطر ایک بندھوا جسے چاهتے تھے چھوڑ دیتا تھا (۱۶) اُس وقت براباس نام اُنکا ایک مشہور بندھوا تھا (۱۷) سو جب وے اِکٹھے هوئے پیلاطوس نے اُنھیں کہا تم کسے چاهتے هو کہ تمھارے لیئے چھوڑ دوں کیا براباس یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا هی (۱۸) کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُنھوں نے اُسے حسد سے حوالے کیا (۱۹) اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا اُسکي جورو نے اُس پاس کہلا بھیجا کہ تجھے اِس راستباز سے کچھہ کام نہو

کیونکہ میں نے آج خواب میں اُسکے سبب بہت تصدیع پائي (۲۰) لیکن سردار کاھنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ براباس کو مانگ لیں اور یسوع کو ھلاک کریں (۲۱) حاکم نے جواب دیکر اُنھیں کہا کسے چاھتے ھو کہ اِن دونوں میں سے تمھارے لیئے چھوڑدوں وے بولے براباس کو (۲۲) پیلاطوس نے اُنھیں کہا پس یسوع سے جو مسیح کہلاتا ھی کیا کروں سبھوں نے کہا وہ مصلوب ھو (۲۳) حاکم نے کہا اُسنے کیا بُرائي کي ھی پر وے اور بھي چلائے اور بولے کہ مصلوب ھو (۲۴) جب پیلاطوس نے دیکھا کہ مجھہ سے کچھہ بن نہیں پڑتا بلکہ ھنگامہ زیادہ ھوتا ھی تو پاني لیکے لوگوں کے آگے اپنے ھاتھہ دھوئے اور کہا میں اِس راستباز کے خون سے پاک ھوں تم ھي دیکھو (۲۵) اور سب لوگوں نے جواب دیکے کہا اُسکا خون ھم پر اور ھماري اولاد پر ھو (۲۶) تب اُسنے براباس کو اُنکے لیئے چھوڑ دیا پر یسوع کو کوڑے مارکر حوالے کیا کہ مصلوب ھووے * (۲۷) تب حاکم کے سپاھیوں نے یسوع کو حاکم کي بارگاہ میں لے جاکر اپني ساري گروہ اُسکے گِرد جمع کي (۲۸) اور اُسکے کپڑے اُتارکر اُسے قرمزي پیراھن پہنایا (۲۹) اور کانٹوں سے تاج گوندھکے اُسکے سر پر رکھا اور سرکنڈا اُسکے دھنے ھاتھہ میں دیا اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیککر اُسپر ٹھٹھا مارا اور کہا سلام ای یہودیوں کے بادشاہ (۳۰) اور اُسپر تھوکا اور سرکنڈا لیکر اُسکے سر پر مارا (۳۱) اور جب اُس سے ٹھٹھا کرچُکے پیراھن کو اُس سے اُتارکر پھر اُسي کے کپڑے اُسے پہنائے اور تصلیب کرنے کو لے گئے * (۳۲) جب باھر آئے اُنھوں نے شمعون نام ایک قورینی آدمي کو پایا اُسے بیگار پکڑا کہ اُسکي صلیب اُٹھا لے چلے (۳۳) اور اُس مقام میں جو گُلگتھا یعني کھوپڑي کي جگہہ کہلاتا ھی پہنچکے (۳۴) پِت مِلا ھوا سرکہ اُسے پینے کو دیا پر اُسنے چکھکے پینا نہ چاھا (۳۵) اور اُسے تصلیب کرکے اُسکے کپڑے چٹھي ڈالکے بانٹ لیئے تاکہ جو نبي سے کہا گیا تھا پورا ھو کہ اُنھوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لیئے اور میرے کُرتے پر چٹھي ڈالي (۳۶) اور بیٹھکے وھاں اُسکي نگہباني کرنے لگے (۳۷) اور اُسکے قتل کا باعث یوں لکھا ھوا اُسکے سر کے اُوپر ٹانگ دیا کہ یہہ یسوع یہودیوں کا بادشاہ ھی (۳۸) تب اُسکے ساتھہ دو چور مصلوب ھوئے ایک دھنے

دوسرا بائیں * (۳۹) اور وے جو اِدھر اُدھر سے گذرتے تھے سرھلاکر اور یہہ کہکے
اُسپر کُفر بکتے تھے (۴۰) کہ ای ھیکل کے ڈھانے اور تین دن میں بنانیوالے
آپ کو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ھی تو صلیب پر سے اُتر آ (۴۱) یونہیں
سردار کاھنوں نے بھي فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھہ ٹھٹھا مارکے کہا (۴۲) اُسنے
اَوروں کو بچایا آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اِسرائیل کا بادشاہ ھی اب صلیب
پر سے اُتر آوے تو ھم اُسپر ایمان لاوینگے (۴۳) اُسنے خدا پر بھروسا رکھا سو
اگر وہ اُسکو چاھتا ھی تو اب اُسکو چھڑاوے اُسنے تو کہا کہ میں خدا کا
بیٹا ھوں (۴۴) اِسي طرح چوروں نے بھي جو اُسکے ساتھہ مصلوب ھوئے تھے
اُسپر لعن طعن کیا * (۴۵) اور چھٹھي گھڑي سے نویں گھڑي تک سارے ملک
پر اندھیرا چھا گیا (۴۶) اور نویں گھڑي کے قریب یسوع نے بڑي آواز سے
چِلاکر کہا ایلي ایلي لما سبختاني یعني ای میرے خدا ای میرے خدا تو
نے کیوں مجھے چھوڑ دیا (۴۷) اور بعضوں نے اُنمیں سے جو وھاں کھڑے تھے
یہہ سنکر کہا کہ اِلیا کو بُلاتا ھی (۴۸) اور وونہیں اُنمیں سے ایک نے دوڑکر
اور اِسفنج لیکر سرکے سے بھر دیا اور سرکنڈے پر رکھکر اُسے پلایا (۴۹) پر اَوروں
نے کہا ٹھہر ھم دیکھیں کہ اِلیا اُسے چھڑانے آتا ھی (۵۰) پر یسوع نے پھر
بڑي آواز سے چِلاکر جان دي * (۵۱) اور دیکھو ھیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے
تک پھٹ گیا اور زمین لرزي اور چٹان ترک گئے (۵۲) اور قبریں کُھل گئیں
اور بہت لاشیں مقدسوں کي جو آرام میں تھے اُٹھیں (۵۳) اور اُسکے
اُٹھنے کے بعد قبروں سے نکلکر مقدس شہر میں گئیں اور بہتوں کو نظر آئیں
(۵۴) جب صوبہدار نے اور جو اُسکے ساتھہ یسوع کي نگہباني کرتے تھے زلزلہ
اور جو جو ھوا دیکھا تو بہت ڈر گئے اور بولے کہ سچ مچ یہہ خدا کا بیٹا
تھا (۵۵) اور وھاں بہت سي عورتیں جو گلیل سے یسوع کے پیچھے اُسکي
خدمت کرتي آئي تھیں دور سے دیکھہ رھي تھیں (۵۶) اُنمیں مریم مگدلیا
اور یعقوب اور یوسے کي ما مریم اور زبدي کے بیٹوں کي ما تھیں * (۵۷) پر
جب شام ھوئي یوسف نام ارمتیہ کا ایک دولتمند آدمي جو یسوع کا
شاگرد بھي تھا آیا (۵۸) اُسنے پیلاطوس کے پاس جاکے یسوع کي لاش مانگي
تب پیلاطوس نے لاش دینے کا حکم دیا (۵۹) اور یوسف نے لاش لیکر سوتي

صاف کپڑے میں لپیٹي (۶۰) اور اپني نئي قبر میں جو چٹان میں کھودي تھي رکھي اور ایک بڑا پتھر قبر کے دروازے پر ڈھلکاکے چلا گیا (۶۱) پر مریم مگدلیا اور دوسري مریم وہاں قبر کے سامھنے بیٹھي تھیں * (۶۲) دوسرے روز جو طیاري کے دن کے بعد ھی سردار کاھنوں اور فریسیوں نے پیلاطوس کے پاس جمع ھوکے کہا (۶۳) ای خداوند ھمیں یاد ھی کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جي کہتا تھا کہ میں تین دن کے بعد جي اُٹھونگا (۶۴) پس حکم کر کہ تیسرے دن تک قبر کي نگہباني کي جاوے مبادا اُسکے شاگرد رات کو آکر اُسے چُرا لے جائیں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ مُردوں میں سے جي اُٹھا ھی تو پچھلا فریب پہلے سے بُرا ھوگا (۶۵) پیلاطوس نے اُنھیں کہا تمھارے پاس پہرا ھی جاؤ اور جیسے جانو نگہباني کرو (۶۶) سو وے گئے اور پتھر پر مُہر کرکے اور پہرا بیٹھاکر قبر کي نگہباني کي *

اٹھائیسواں باب

(۱) پر سبت کے بعد جب ھفتے کے پہلے دن پو پھٹنے لگي مریم مگدلیا اور دوسري مریم قبر کو دیکھنے آئیں (۲) اور دیکھو ایک بڑا زلزلہ ھوا کیونکہ خداوند کے فرشتے نے آسمان سے اُترکے اور پاس آکر پتھر کو دروازے سے ڈھلکایا اور اُسپر بیٹھ گیا (۳) اُسکي صورت بجلي سي اور اُسکي پوشاک برف سي سفید تھي (۴) اور اُسکي دھشت سے نگہبان کانپ اُٹھے اور مُردے سے ھو گئے (۵) پر فرشتہ عورتوں کو کہنے لگا تم مت ڈرو کیونکہ میں جانتا ھوں کہ تم یسوع کو جو مصلوب ھوا ڈھونڈھتي ھو (۶) وہ یہاں نہیں ھی کیونکہ جي اُٹھا ھی جیسا اُسنے کہا تھا آؤ دیکھو یہہ جگہہ جہاں خداوند پڑا تھا (۷) اور جلد جاکے اُسکے شاگردوں کو کہو کہ وہ مُردوں میں سے جي اُٹھا ھی اور دیکھو وہ تم سے آگے گلیل کو جاتا ھی وھاں اُسے دیکھوگے دیکھو میں نے تمھیں کہا (۸) اور وے جلد قبر سے خوف اور بڑي خوشي کے ساتھہ نکلکے اُسکے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں * (۹) اور جب اُسکے شاگردوں کو خبر دینے جاتي تھیں دیکھو یسوع اُنھیں مِلا اور کہا سلام اور

اُنھوں نے پاس آکر اُسکے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا (۱۰) تب یسوع نے اُنھیں کہا مت ڈرو جاؤ میرے بھائیوں کو خبر دو تاکہ گلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھینگے * (۱۱) جب وے چلي جاتي تھیں دیکھو پہرے والوں میں سے بعضوں نے شہر میں آکر سب کچھہ جو ہوا تھا سردار کاھنوں سے بیان کیا (۱۲) اور اُنھوں نے بزرگوں کے ساتھہ جمع ہوکر اور صلاح کرکے پہرے والوں کو بہت روپئے دیئے (۱۳) اور کہا تم کہو کہ اُسکے شاگرد رات کو جب ہم سوتے تھے آکے اُسے چُرا لے گئے (۱۴) اور اگر یہہ حاکم کے کان تک پہنچے ہم اُسے سمجھا دینگے اور تمھیں خطرے سے بچا لینگے (۱۵) سو اُنھوں نے روپئے لیکر جیسے سکھائے گئے کیا اور یہہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہی * (۱۶) اور گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنھیں فرمایا تھا گئے (۱۷) اور اُسے دیکھکر اُسکو سجدہ کیا پر بعضے شک لائے (۱۸) اور یسوع نے پاس آکر اُنھیں کہا کہ سارا اختیار آسمان اور زمین پر مجھے دیا گیا (۱۹) پس تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو اور اُنھیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دو (۲۰) اور اُنھیں سکھلاؤ کہ سب باتوں کو جنکا میں نے تم کو حکم دیا ہی حفظ کریں اور دیکھو میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمھارے ساتھہ ہوں * آمین *

مرقس کي انجيل

پہلا باب

شروع خدا کے بيٹے يسوع مسيح کي انجيل کا (۲) جيسا نبيوں کي کتابوں ميں لکھا هی که ديکهه ميں اپنے رسول کو تيرے آگے بهيجتا هوں جو تيري راه کو تيرے سامهنے درست کريگا (۳) جنگل ميں پکارنے والے کي آواز هی که خداوند کي راه طيار کرو اور اُسکے رستوں کو سيدها بناؤ (۴) يوحنا جنگل ميں بپتسما ديتا اور گناهوں کي معافي کے ليئے توبه کے بپتسما کي منادي کرتا تها (۵) اور سارے ملک يهوديه اور يروشليم کے باشندے اُس پاس نکل آتے اور سب اپنے گناهوں کا اقرار کرکے يردن کے دريا ميں اُس سے بپتسما پاتے تهے (۶) اور يوحنا اونٹ کے بالوں کي پوشاک پهنتا اور چمڑے کا کمربند اُسکي کمر ميں بندها اور ٹڈي اور جنگلي شهد کهاتا (۷) اور يهه کهکے منادي کرتا تها که ميرے پيچهے ايک مجهه سے زورآور آتا هی که ميں اِس لايق نهيں که جُهککے اُسکي جوتيوں کا تسمه کهولوں (۸) ميں نے تو تمهيں پاني سے بپتسما ديا پر وه تمهيں روح‌القدس سے بپتسما ديگا * (۹) اور اُنهيں دنوں ميں ايسا هوا که يسوع ناصره گليل سے آيا اور يردن ميں يوحنا کے هاتهه سے بپتسما پايا (۱۰) اور اُسنے فوراً پاني سے باهر آکے آسمان کو کُهلا اور روح کو کبوتر کي مانند اپنے اُوپر اُترتے ديکها (۱۱) اور آسمان سے آواز آئي که تو ميرا پيارا بيٹا هی جس سے ميں راضي هوں * (۱۲) اور روح اُسے في‌الفور جنگل ميں لے گئي (۱۳) اور وهاں جنگل ميں وه چاليس دن تک شيطان سے آزمايا جاتا اور جنگل کے جانوروں کے ساتهه رهتا تها اور فرشتے اُسکي خدمت کرتے تهے * * (۱۴) اور يوحنا کي

گرفتاري کے بعد یسوع خدا کي بادشاهت کي خوشخبري سناتا اور یہہ کہتا
گلیل میں آیا (۱۵) کہ وقت پورا هوا اور خدا کي بادشاهت نزدیک آئي
توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ * (۱۶) اور دریاے گلیل کے کنارے پھرتے هوئے
اُسنے شمعون اور اُسکے بھائي اندریاس کو دریا میں جال ڈالتے دیکھا کہ وے
مچھوے تھے (۱۷) اور یسوع نے اُنھیں کہا میرے پیچھے چلے آؤ اور میں
تمھیں آدمیوں کا مچھوا بناؤنگا * (۱۸) اور وے فوراً اپنے جالوں کو چھوڑکر
اُسکے پیچھے هو لیئے (۱۹) اور وهاں سے تھوڑي دور بڑھکے اُسنے زبدي کے
بیٹے یعقوب اور اُسکے بھائي یوحنا کو بھي ناؤ پر جالوں کي مرمت کرتے
دیکھا (۲۰) اور في‌الفور اُنھیں بُلایا اور وے اپنے باپ زبدي کو ناؤ میں
مزدوروں کے ساتھہ چھوڑکے اُسکے پیچھے چلے آئے * * (۲۱) اور وے کفرناحم
میں داخل هوئے اور وہ في‌الفور سبت کو عبادت‌خانے میں جاکے تعلیم
دینے لگا (۲۲) اور وے اُسکي تعلیم سے دنگ هوئے کیونکہ وہ اُن کو فقیہوں
کي مانند نہیں بلکہ اختیار والے کے طور پر سکھاتا تھا (۲۳) اور اُنکے عبادت‌خانے
میں ایک آدمي کو ناپاک روح کا سایہ تھا اور وہ یوں کہکے چِلایا (۲۴) اہ
یسوع ناصري همیں تجھہ سے کیا کام تو همیں هلاک کرنے آیا هی میں تجھے
جانتا هوں کہ کون هی خدا کا قدوس (۲۵) اور یسوع نے اُسے ڈانٹا اور کہا
چُپ رہ اور اُس سے نکل جا (۲۶) اور ناپاک روح اُسے مروڑکے اور بڑي
آواز سے چِلاکے اُس سے نکل گئي (۲۷) اور سب حیران هوئے یہاں تک کہ
آپس میں پوچھتے اور کہتے تھے کہ یہہ کیا هی یہہ کیسي نئي تعلیم هی
کہ وہ اختیار سے ناپاک روحوں کو بھي حکم دیتا هی اور وے اُسکو مانتے
هیں (۲۸) اور وونہیں اُسکي شہرت گلیل کي ساري گِردنواح میں پھیل
گئي * (۲۹) اور وے في‌الفور عبادت‌خانے سے نکلکے یعقوب اور یوحنا کے
ساتھہ شمعون اور اندریاس کے گھر میں گئے (۳۰) اور شمعون کي ساس تپ
سے پڑي تھي اور اُنھوں نے اُسے في‌الفور خبر دي (۳۱) اور اُس نے پاس آکے
اور اُسکا هاتھہ پکڑکے اُسے اُٹھایا اور في‌الفور اُسکي تپ اُتر گئي اور اُسنے
اُنکي خدمت کي * (۳۲) اور شام کو جب سورج ڈوب گیا سب
بیماروں اور دیوانوں کو اُس پاس لائے (۳۳) اور سارا شہر دروازے پر جمع

هوا تها (٣٤) اور اُسنے بہتوں کو جو طرح طرح کي بيماريوں ميں گرفتار تهے چنگا کيا اور بہت سے ديووں کو نکالا اور ديووں کو بولنے ندیا کيونکہ وے اُسے پہچانتے تهے * (٣٥) اور بڑے تڑکے پو پهٹنے سے پہلے وہ اُٹهکے نکلا اور ایک ویران جگہہ میں گیا اور وهاں دعا مانگي (٣٦) اور شمعون اور اُسکے ساتهي اُسکے پیچهے چلے (٣٧) اور اُسے پاکے کہا کہ سب تجهے ڈهونڈهتے هیں (٣٨) اور اُسنے اُنهیں کہا آؤ گِردنواح کے شہروں میں جاویں تاکہ وهاں بهي منادي کروں کیونکہ میں اِسي لیئے نکلا هوں (٣٩) اور وہ ساري گلیل میں اُنکے عبادت خانوں میں منادي کرتا اور ديووں کو نکالتا تها * (٤٠) اور ایک کوڑهي اُس پاس آیا اور اُسکي منت کرکے اور گهٹنے ٹیککر اُسے کہا کہ اگر تو چاهے تو مجهے صاف کر سکتا هی (٤١) اور یسوع نے اُسپر رحم کرکے اور هاتهہ بڑهاکے اُسے چهوا اور کہا میں چاهتا هوں تو صاف هو (٤٢) اور یہہ کہتا هي تها کہ کوڑهہ في‌الفور اُس سے جاتا رها اور وہ صاف هو گیا (٤٣) اور اُسنے تاکید سے اُسے حکم دیکے جلد رخصت کیا (٤٤) اور اُسے کہا خبردار کسي سے کچهہ مت کہہ بلکہ جا اپنے تئیں کاهن کو دکهلا اور جو موسیٰ نے مقرر کیا هی اپنے صاف هونے کے واسطے گذران تاکہ اُنپر گواهي هو (٤٥) پر وہ باهر جاکے بہت باتیں کہنے اور اِس ماجرے کو مشہور کرنے لگا یہاں تک کہ وہ ظاهراً شہر میں داخل نہ هو سکا بلکہ باهر ویران جگہوں میں رها اور لوگ چاروں طرف سے اُس پاس آئے *

دوسرا باب

(١) اور چند روز کے بعد وہ کفرناحم میں پهر آیا اور معلوم هوا کہ وہ گهر میں هی (٢) اور في‌الفور اِتنے آدمي جمع هوئے کہ دروازے کي دهلیز تک اُنکي سمائي نہ هوئي اور اُسنے اُنهیں کلام کہہ سنایا * (٣) اور ایک مفلوج کو چار آدمیوں سے اُٹهواکے اُسکے پاس لے آئے (٤) اور جب بهیڑ کے سبب اُسکے نزدیک نہ آ سکے اُنهوں نے اُس چهت کو جہاں وہ تها کهول دیا اور پهاڑکے کهٹولے کو جس پر مفلوج لیٹا تها لٹکا دیا (٥) یسوع نے اُنکا ایمان دیکهکر مفلوج کو کہا ای فرزند تیرے گناہ تجهے معاف هوئے (٦) پر

بعضے فقیہ وہاں بیٹھے اور اپنے دلوں میں خیال کرتے تھے (۷) کہ یہہ کیون ایسا کفر بکتا ہی کون گناہ معاف کر سکتا ہی مگر ایک یعني خدا (۸) اور في‌الفور یسوع نے اپني روح میں جانکے کہ وے اپنے جي میں ایسے خیال کرتے ہیں اُنھیں کہا کیوں اپنے دلوں میں یہہ خیال کرتے ہو (۹) کونسا آسان ہی کیا مفلوج کو کہنا کہ گناہ تجھے معاف ہوئے یا یہہ کہنا کہ اُٹھہ اپنا کھٹولا اُٹھا اور چل (۱۰) پر اِسلیئے کہ تم جانو کہ اِنسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہی اُسنے مفلوج کو کہا (۱۱) میں تجھے کہتا ہوں اُٹھہ اپنا کھٹولا اُٹھا اور اپنے گھر کو چلا جا (۱۲) اور وہ في‌الفور اُٹھا اور اپنا کھٹولا اُٹھاکر سبھوں کے سامھنے نکل گیا ایسا کہ سب دنگ ہو گئے اور خدا کي ستایش کرکے بولے کہ ہم نے ایسا کچھہ کبھي نہیں دیکھا * (۱۳) اور وہ پھر باھر دریا کے پاس گیا اور ساري بھیڑ اُس پاس آئي اور اُسنے اُنھیں سکھلایا (۱۴) اور جاتے ہوئے حلفا کے بیٹے لیوي کو محصول کي چوکي پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے ہولے اور وہ اُٹھکے اُسکے پیچھے ہو لیا (۱۵) اور یوں ہوا کہ جب وہ اُسکے گھر میں کھانے بیٹھا تھا بہت سے خراج‌گیر اور گنہگار یسوع اور اُسکے شاگردوں کے ساتھہ کھانے بیٹھے کیونکہ وے بہت تھے اور اُسکے پیچھے چلے آئے تھے (۱۶) اور جب فقیہوں اور فریسیوں نے اُسے خراج‌گیروں اور گنہگاروں کے ساتھہ کھاتے دیکھا تب اُسکے شاگردوں کو کہا کہ وہ کیوں خراج‌گیروں اور گنہگاروں کے ساتھہ کھاتا پیتا ہی (۱۷) یسوع نے یہہ سنکر اُنھیں کہا تندرستوں کو حکیم کي حاجت نہیں بلکہ بیماروں کو میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لیئے بُلانے آیا ہوں * (۱۸) اور یوحنا کے شاگرد اور فریسي روزہ رکھا کرتے تھے سو اُنھوں نے آکے اُسے کہا یوحنا اور فریسیوں کے شاگرد کیوں روزہ رکھتے ہیں پر تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے (۱۹) اور یسوع نے اُنھیں کہا کیا براتي جب تک دولھا اُنکے ساتھہ ہی روزہ رکھہ سکتے ہیں جب تک دولھا اُنکے پاس ہی روزہ نہیں رکھہ سکتے ہیں (۲۰) پر دن آوینگے کہ جب دولھا اُنسے جدا کیا جائیگا تب اُنھیں دنوں میں روزہ رکھینگے * (۲۱) اور کوئي کورے کپڑے کا پیوند پراني پوشاک پر نہیں لگاتا ہی نہیں تو اُسکا

نیا ٹکڑا پرانے سے کچھہ کھینچ لیتا اور چیر بڑھہ جاتي ھی (۲۲) اور کوئي نئي شراب پراني مشکوں میں نہیں بھرتا ھی نہیں تو نئي شراب مشکوں کو پھاڑتي اور شراب بہہ جاتي ھی اور مشکیں برباد ھوتي ھیں بلکہ نئي شراب نئي مشکوں میں رکھني چاھیئے * (۲۳) اور یوں ھوا کہ وہ سبت کے دن کھیتوں میں سے گذرا اور اُسکے شاگرد چلتے چلتے بالیں توڑنے لگے (۲۴) اور فریسیوں نے اُسے کہا دیکھہ یے کس لیئے سبت کو وہ کرتے ھیں جو روا نہیں ھی (۲۵) اور اُسنے اُنھیں کہا کیا تم نے کبھي نہیں پڑھا جو داؤد نے کیا جب وہ اور اُسکے ساتھي محتاج اور بھوکھے تھے (۲۶) کہ کیونکر سردار کاھن ابیاتھر کے وقت خدا کے گھر میں گیا اور نذر کي روٹیاں جنکا کھانا کاھنوں کے سوا کسي کو روا نہ تھا کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھي دیں (۲۷) اور اُسنے اُنھیں کہا سبت آدمي کے واسطے ھوا نہ آدمي سبت کے واسطے (۲۸) پس اِنسان کا بیٹا سبت کا بھي خداوند ھی *

تیسرا باب

(۱) اور وہ پھر عبادت‌خانے میں داخل ھوا اور وھاں ایک آدمي تھا جسکا ھاتھہ سوکھہ گیا تھا (۲) اور وے اُسکي گھات میں لگے تاکہ اگر اُسے سبت کو چنگا کرے اُسپر نالش کریں (۳) اور اُسنے اُس آدمي کو جسکا ھاتھہ سوکھہ گیا تھا کہا بیچ میں کھڑا ھو (۴) اور اُسنے اُنھیں کہا کیا سبت کو نیکي کرنا روا ھی یا بدي جان بچانا یا مارنا پر وے چُپ رھے (۵) تب اُسنے غصے سے اُنپر نظر کرکے اور اُنکي سخت‌دلي کے سبب غمگین ھوکے اُس آدمي کو کہا کہ اپنا ھاتھہ پھیلا اور اُسنے پھیلایا اور اُسکا ھاتھہ دوسرے کي مانند چنگا ھو گیا (۶) تب فریسیوں نے في‌الفور باھر جاکے ھیرودیوں کے ساتھہ اُسکي ضد پر صلاح کي کہ اُسے کیونکر ھلاک کریں * (۷) اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھہ دریا کے پاس چلا گیا اور ایک بڑي جماعت گلیل اور یہودیہ (۸) اور یروشلیم اور عدوم اور یردن کے پار سے اُسکے پیچھے ھو لي اور صور اور صیدا کے آس پاس کے باشندوں کي بڑي بھیڑ اُسکے کاموں کي

خبر سنکے اُس پاس آئي (۹) اور اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا کہ بھیڑ کے سبب چھوٹي ناؤ اُسکے لیئے طیار کر رکھیں تاکہ اُسے دبا نڈالیں (۱۰) کیونکہ اُسنے بہتوں کو چنگا کیا یہاں تک کہ وے جو بلاؤں میں گرفتار تھے سب اُسپر گرے پڑتے تھے کہ اُسے چھوئیں (۱۱) اور ناپاک روحیں جب اُسے دیکھتي تھیں اُسکے آگے گر پڑتي اور یہہ کہکے پکارتي تھیں کہ تو خدا کا بیٹا ھی (۱۲) اور اُسنے اُنھیں بہت دھمکایا کہ اُسے مشہور نہ کریں * (۱۳) اور وہ پہاڑ پر گیا اور جنکو چاہا پاس بُلایا اور وے اُس پاس آئے (۱۴) اور اُسنے بارہ کو مقرر کیا کہ اُسکے ساتھہ رہیں اور اُنھیں بھیجا کہ منادي کریں (۱۵) اور بیماریوں کو دفع کرنے اور دیووں کو نکالنے کي قدرت رکھیں (۱۶) یعني شمعون کو جسکا نام پطرس رکھا (۱۷) اور زبدي کے بیٹے یعقوب اور یعقوب کے بھائي یوحنا کو جنکا نام بنرگس رکھا یعني رعد کے بیٹے (۱۸) اور اندریاس اور فیلپوس اور برتولما اور متي اور تھوما اور حلفا کے بیٹے یعقوب اور تدي اور کنعاني شمعون (۱۹) اور یہودا اسکریوطي کو جسنے اُسے حوالے بھي کیا * (۲۰) اور وے گھر میں آئے اور پھر اِتنے لوگ جمع ہوئے کہ وے روٹي بھي نہ کھا سکے (۲۱) اور جب اُسکے رشتےداروں نے یہہ سنا تو اُسکے پکڑنے کو چلے کیونکہ اُنھوں نے کہا کہ وہ بیخود ھی * (۲۲) اور فقیہوں نے جو یروشلیم سے آئے تھے کہا کہ باعلزبول اُسکے ساتھہ ھی اور یہہ کہ دیووں کے سردار کي مدد سے دیووں کو نکالتا ھی (۲۳) اور اُسنے اُنکو پاس بُلاکر تمثیلوں میں اُنھیں کہا شیطان شیطان کو کس طرح نکال سکتا ھی (۲۴) اور اگر کسي بادشاہت میں اپنے خلاف پر پھوٹ پڑے تو وہ بادشاہت قائم نہیں رہ سکتي (۲۵) اور اگر کسي گھر میں اپنے خلاف پر پھوٹ پڑے تو وہ گھر قائم نہیں رہ سکتا (۲۶) اور اگر شیطان اپنے ھي خلاف پر کھڑا ھو اور پھوٹ کرے تو وہ قائم نہیں رہ سکتا بلکہ اُسکا آخر ھی (۲۷) کوئي کسي زورآور کے گھر میں داخل ھوکر اُسکا اسباب نہیں لوٹ سکتا مگر یہہ کہ پہلے زورآور کو باندھے تب اُسکا گھر لوٹیگا (۲۸) میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ سب گناہ اور کفر جو بکتے ھیں بني آدم کو معاف کیئے جائینگے (۲۹) لیکن وہ جو روح‌القدس کے خلاف کفر بکے اُسکو ابد تک معافي نہوگي بلکہ وہ ھمیشہ

کي عدالت کا سزاوار هی (۳۰) کیونکہ اُنھوں نے کہا تھا کہ اُسکے ساتھہ ناپاک روح هی * (۳۱) اور اُسکے بھائي اور اُسکي ما آئي اور باهر کھڑے هوکے اُسے بُلوا بھیجا (۳۲) اور بھیڑ اُسکے آس پاس بیٹھي تھي سو اُنھوں نے اُسے کہا دیکھہ تیري ما اور تیرے بھائي باهر تجھے ڈھونڈھتے هیں (۳۳) اور اُسنے اُنھیں جواب دیا اور کہا کون هی میري ما یا میرے بھائي (۳۴) اور اُنپر جو اُسکے آس پاس بیٹھے تھے نظر کرکے کہا دیکھو میري ما اور میرے بھائي (۳۵) کیونکہ جو کوئي خدا کي مرضي پر عمل کرتا هی وهي میرا بھائي اور میري بہن اور ما هی *

چوتھا باب

(۱) اور وہ پھر دریا کے کنارے پر تعلیم دینے لگا اور بڑي بھیڑ اُس پاس جمع هوئي یہاں تک کہ وہ دریا میں ناؤ پر چڑھہ بیٹھا اور ساري بھیڑ دریا کے کنارے خشکي پر رهي (۲) اور اُسنے اُنھیں تمثیلوں میں بہت سکھلایا اور اپني تعلیم میں اُنسے کہا (۳) سنو بونیوالا بونے کو نکلا (۴) اور بوتے وقت یوں هوا کہ کچھہ راہ کے کنارے گرا اور هوا کے پرندے آئے اور اُسے چگ گئے (۵) اَور کچھہ پتھریلي زمین پر گرا جہاں اُسے بہت مِٹّي نہ ملي اور دلدار زمین نہ پانے کے سبب جلد اُگا (۶) پر جب سورج نکلا جل گیا اور اِسلیئے کہ جڑ نہ پکڑي تھي سوکھہ گیا (۷) اَور کچھہ کانٹوں میں گرا اور کانٹوں نے بڑھکے اُسے دبا لیا اور وہ پھل نہ لایا (۸) پھر اَور کچھہ اچھي زمین پر گرا اور اُگتا اور بڑھتا پھل لایا بعض تیس گنا اور بعض ساٹھہ گنا اور بعض سو گنا (۹) اور اُسنے اُنھیں کہا جسکے کان سننے کو هوں سن لے * (۱۰) اور جب وہ اکیلا تھا اُنھوں نے جو اُسکے ساتھہ تھے بارهوں سے مِلکے اُس تمثیل کے معني اُس سے پوچھے (۱۱) اور اُسنے اُنھیں کہا خدا کي بادشاهت کے بھید کي سمجھہ تمھیں دي گئي هی پر اُنسے جو باهر هیں سب باتیں تمثیلوں میں هوتي هیں (۱۲) تاکہ دیکھتے هوئے دیکھیں پر نہ بوجھیں اور سنتے هوئے سنیں پر نہ سمجھیں نہو کہ وے پھریں اور اُنکے گناہ بخشے جائیں (۱۳) اور اُسنے اُنھیں کہا کیا تم یہہ تمثیل نہیں سمجھتے هو پس اَور سب

تمثیلوں کو کیونکر سمجھوگے (۱۴) بونیوالا کلام بوتا ھی (۱۵) پر جو راہ کے کنارے پڑے جہاں کلام بویا جاتا ھی وے ھیں کہ جب اُنھوں نے سنا تو شیطان فی‌الفور آتا اور اُس کلام کو جو اُنکے دلوں میں بویا گیا تھا چھین لے جاتا ھی (۱۶) اور اِسی طرح جو پتھریلی زمین میں بوئے گئے وے ھیں جو کلام سنکے فی‌الفور خوشی سے قبول کر لیتے ھیں (۱۷) پر اپنے میں جڑ نہیں رکھتے بلکہ چند روزہ ھیں آخر جب کلام کے سبب تکلیف پاتے یا ستائے جاتے ھیں تو جلد ٹھوکر کھاتے ھیں (۱۸) اور جو کانٹوں میں بوئے گئے وے ھیں جو کلام سنتے ھیں (۱۹) پر اِس دنیا کی فکریں اور دولت کا فریب اور اَور چیزوں کا لالچ داخل ھوکے کلام کو دبا لیتا ھی اور وہ بے پھل رھتا ھی (۲۰) اور جو اچھی زمین میں بوئے گئے وے ھیں جو کلام سنتے اور قبول کرتے اور پھل لاتے ھیں بعضے تیس گنے اور بعضے ساٹھ گنے اور بعضے سو گنے * (۲۱) اور اُسنے اُنھیں کہا کیا چراغ اِسلیئے لاتے ھیں کہ پیمانے یا پلنگ کے تلے رکھیں نہ کہ چراغدان پر رکھیں (۲۲) کیونکہ کوئی چیز پوشیدہ نہیں جو ظاھر نہ کی جاوے اور نہ چھپی ھی مگر اِسلیئے کہ ظہور میں آوے (۲۳) جسکے کان سننے کو ھوں سن لے * (۲۴) اور اُسنے اُنھیں کہا خبردار ھو کہ کیا سنتے ھو جس پیمانے سے تم ناپتے ھو اُسی سے تمھارے لیئے ناپا جائیگا اور تمھیں جو سنتے ھو زیادہ دیا جائیگا (۲۵) کیونکہ جسکے پاس ھی اُسے دیا جائیگا اور جسکے پاس نہیں ھی اُس سے وہ بھی جو اُسکے پاس ھی لے لیا جائیگا * (۲۶) اور اُسنے کہا خدا کی بادشاھت ایسی ھی جیسے آدمی جو زمین میں بیج بووے (۲۷) اور رات دن سووے اُٹھے اور بیج اُگے اور بڑھے ایسا کہ وہ نجانے (۲۸) کیونکہ زمین آپ سے آپ پھل لاتی ھی پہلے سبزی پھر بال اُسکے بعد بال میں پورے دانے (۲۹) اور جب دانہ پک چکا تو وہ فی‌الفور ھنسوا بھیجتا ھی کیونکہ فصل کا وقت آ پہنچا ھی * (۳۰) اور اُسنے کہا ھم خدا کی بادشاھت کو کس سے تشبیہ دیں یا اُسے کیسی تمثیل میں بتاویں (۳۱) رائی کے دانے کی مانند ھی کہ جب وہ زمین میں بویا جاتا ھی زمین کے سب بیجوں سے چھوٹا ھی (۳۲) پر جب بویا گیا تو اُگتا اور سب ترکاریوں سے بڑھ جاتا اور بڑی ڈالیاں

نکالتا ھی یہاں تک کہ ھوا کے پرندے اُسکے سائے میں بسیرا لے سکتے ھیں *
(۳۳) اور وہ بہتیری ایسی تمثیلوں میں اُنکی سمجھ کے موافق اُنسے کلام
کہتا (۳۴) اور بے تمثیل اُنسے باتیں نہیں کرتا تھا لیکن خلوت میں اُسنے
اپنے شاگردوں سے سب کا بیان کیا * (۳۵) اور اُسی دن جب شام ھوئی
اُسنے اُنھیں کہا آؤ اُس پار جاویں (۳۶) اور وے بھیڑ کو رخصت کرکے اُسے
جس طرح کہ ناؤ پر تھا لے گئے اور اُسکے ساتھہ اَور چھوٹی ناویں تھیں
(۳۷) اور بڑی آندھی چلی اور لہریں ناؤ پر یہاں تک لگیں کہ وہ پانی سے
بھری جاتی تھی (۳۸) اور وہ پتوار کی طرف سر تلے تکیہ رکھے سو رھا تھا
تب اُنھوں نے اُسے جگاکے کہا ای اُستاد تجھے فکر نہیں کہ ھم ھلاک ھوتے
ھیں (۳۹) اور اُسنے اُٹھکے ھوا کو ڈانٹا اور دریا کو کہا تھم جا چُپ رہ اور
ھوا تھہر گئی اور بڑا چین ھو گیا (۴۰) اور اُنھیں کہا تم کیوں ایسے ھراسان
ھو اور کس واسطے اعتقاد نہیں رکھتے ھو (۴۱) اور وے نہایت ڈر گئے اور
ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہہ کون ھی کہ ھوا اور دریا بھی اُسکے
فرمانبردار ھیں *

پانچواں باب

(۱) اور وے دریا کے پار گدرینیوں کے ملک میں آئے (۲) اور جب وہ
ناؤ سے اُترا فوراً ایک آدمی جس میں ناپاک روح تھی قبروں سے نکلکے اُسے
مِلا (۳) وہ قبروں میں رھا کرتا تھا اور کوئی اُسکو زنجیروں سے بھی جکڑ نہ
سکتا تھا (۴) کیونکہ وہ بار بار بیڑیوں اور زنجیروں سے جکڑا گیا تھا اور اُسنے
زنجیریں توڑیں اور بیڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کیئے اور کوئی اُسے بس میں نہ
لا سکا (۵) اور وہ ھمیشہ رات دن پہاڑوں پر اور قبروں میں رھکر چِلاتا اور
اپنے تئیں پتھروں سے کوٹتا تھا (۶) پر یسوع کو دور سے دیکھکر دوڑا اور اُسے
سجدہ کیا (۷) اور بڑی آواز سے چِلاکے کہا ای خدائے تعالیٰ کے بیٹے یسوع
مجھے تجھہ سے کیا کام تجھے خدا کی قسم دیتا ھوں کہ مجھے دکھہ مت
دے (۸) کیونکہ اُسنے اُسے کہا تھا کہ ای ناپاک روح اِس آدمی سے نکل جا
(۹) اور اُسنے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ھی اُسنے جواب دیا اور کہا میرا نام
لگیون ھی اِسلیئے کہ ھم بہت ھیں (۱۰) اور اُسنے اُسکی بہت منت کی

کہ ہمیں اِس ملک سے مت نکال (۱۱) اور وہاں پہاڑوں کے نزدیک سوٴروں
کا بڑا غول چرتا تھا (۱۲) اور سب دیووں نے اُسکي منت کي اور کہا ہمکو
سوٴروں میں بھیج تاکہ ہم اُنمیں پیٹھیں (۱۳) اور یسوع نے في‌الفور اُنھیں
اجازت دي سو ناپاک روحیں نکلکے سوٴروں میں پیٹھہ گئیں اور غول کڑارے
پر سے دریا میں کودا اور وے تخمیناً ھزار تھے اور دریا میں ڈوب گئے
(۱۴) اور سوٴروں کے چرانیوالے بھاگے اور شہر اور دیہات میں خبر پہنچائي
تب وے اُس ماجرے کو دیکھنے نکلے (۱۵) اور یسوع پاس آئے اور دیوانے کو
جس میں لگیون تھا کپڑے پہنے اور ہوشیار بیٹھے دیکھا اور ڈر گئے (۱۶) اور
دیکھنیوالوں نے دیوانے کا حال اور سوٴروں کا احوال اُنسے بیان کیا (۱۷) اور
وے اُسکي منت کرنے لگے کہ اُنکي سرحدوں سے نکل جاے (۱۸) اور جب
وہ ناؤ پر چڑھا دیوانے نے اُسکي منت کي کہ اُسکے ساتھہ رھنے پاوے (۱۹) لیکن
یسوع نے اُسے اجازت نہ دي بلکہ اُسے کہا کہ اپنوں کے پاس گھر جا اور اُنھیں
خبر دے کہ خداوند نے تیرے لیئے کتنا کچھہ کیا اور تجھہ پر رحم کھایا
(۲۰) اور وہ چلا گیا اور دکاپولس کے ملک میں سنانے لگا کہ کتنا کچھہ یسوع
نے اُسکے لیئے کیا تھا اور سب متعجب ھوئے * (۲۱) اور جب یسوع ناؤ
پر پھر پار آیا بڑي بھیڑ اُس پاس جمع ھوئي اور وہ دریا کے پاس تھا (۲۲) اور
دیکھو عبادت‌خانے کے سرداروں میں سے ایک یائر نام آیا اور اُسے دیکھکر اُسکے
قدموں پر گرا (۲۳) اور اُسکي بہت منت کي اور کہا کہ میري چھوٹي
بیٹي مرنے پر ھی اِسواسطے آکر اُسپر ھاتھہ رکھہ تاکہ چنگي ھو اور وہ
جیئیگي (۲۴) اور وہ اُسکے ساتھہ چلا اور بہت لوگ اُسکے پیچھے ھو لیئے
اور اُسپر گرے پڑتے تھے * (۲۵) اور کوئي عورت جسکا بارہ برس سے لہو
جاري تھا (۲۶) اور جسنے بہت حکیموں کي دوائیں کھائي تھیں اور اپنا
سب مال خرچ کرکے کچھہ فائدہ نپایا تھا بلکہ اُسکي بیماري بڑھہ گئي تھي
(۲۷) یسوع کي خبر سنکے بھیڑ میں پیچھے سے آئي اور اُسکے کپڑے کو چھوا
(۲۸) کیونکہ اُسنے کہا کہ اگر صرف اُسکے کپڑوں کو چھوؤں تو چنگي ھو
جاؤنگي (۲۹) اور في‌الفور اُسکے لہو کا سوتا سوکھہ گیا اور اُسنے اپنے بدن
کے حال سے جانا کہ میں اُس آفت سے چنگي ھوئي (۳۰) اور یسوع نے

في‌الفور اپنے جي ميں جانکے کہ مجھہ ميں سے قوت نکلي بھيڑ ميں پھرکے کہا ميرے کپڑوں کو کسنے چھوا (۳۱) اور اُسکے شاگردوں نے اُسے کہا تو ديکھتا هی کہ لوگ تجھہ پر گرے پڑتے هيں اور کہتا هی کہ کسنے مجھے چھوا (۳۲) اور اُسنے چاروں طرف نگاہ کي تاکہ اُسے جسنے يہہ کيا تھا ديکھے (۳۳) تب عورت خوب جانکے کہ ميري بابت کيا هوا ڈرتي اور کانپتي آئي اور اُسکے آگے گر پڑي اور سب سچ سچ اُسے کہا (۳۴) پر اُسنے اُسے کہا ای بيٹي تيرے ايمان نے تجھے بچايا سلامت جا اور اپني آفت سے بچي رہ * (۳۵) وہ يہہ کہہ رها تھا کہ عبادت‌خانے کے سردار سے لوگ آئے اور بولے کہ تيري بيٹي مرگئي اب کيوں اُستاد کو تکليف ديتا هی (۳٦) يسوع نے اُس بات کو جو وے کہتے تھے سنتے هي عبادت‌خانے کے سردار کو کہا مت ڈر فقط ايمان لا (۳۷) اور اُسنے پطرس اور يعقوب اور يعقوب کے بھائي يوحنا کے سوا کسي کو اپنے ساتھہ جانے نہ ديا (۳۸) اور عبادت‌خانے کے سردار کے گھر ميں آکے شور و غل اور لوگوں کو بہت روتے پيٹتے ديکھا (۳۹) اور اندر جاکے اُنھيں کہا کيوں غل کرتے اور روتے هو لڑکي نہيں مرگئي بلکہ سوتي هی (۴۰) اور وے اُسپر هنسے پر وہ سب کو نکالکے اور لڑکي کے باپ اور ما اور اپنے ساتھيوں کو ليکے جہاں لڑکي پڑي تھي اندرگيا (۴۱) اور لڑکي کا هاتھہ پکڑکے اُسے کہا تالِيتا قومي جسکا ترجمہ يہہ هی کہ ای لڑکي (ميں تجھے کہتا هوں) اُٹھہ (۴۲) اور وونہيں لڑکي اُٹھي اور پھرنے لگي کيونکہ وہ بارہ برس کي تھي اور وے نہايت حيران هوئے (۴۳) اور اُسنے اُنھيں بتاکيد حکم ديا کہ يہہ کوئي نجانے اور کہا اُسے کچھہ کھانے کو دو *

چھٹواں باب

(۱) اور وهاں سے چلا گيا اور اپنے وطن ميں آيا اور اُسکے شاگرد اُسکے پيچھے هو ليئے (۲) اور جب سبت هوا عبادت‌خانے ميں تعليم دينے لگا اور بہتيرے سنکے حيران هوئے اور بولے کہ کہاں سے اُسکو يہہ مِلا اور يہہ کيا حکمت هی جو اُسے دي گئي کہ ايسے معجزے اُسکے هاتھوں سے ظاهر هوتے هيں (۳) کيا يہہ مريم کا بيٹا بڑهئي نہيں اور يعقوب اور يوسي اور يہودا

اور شمعون کا بھائي نہیں اور کیا اُسکي بہنیں ہمارے پاس نہیں ہیں اور اُنھوں نے اُس سے ٹھوکر کھائي (۴) تب یسوع نے اُنھیں کہا کہ نبي بے عزت نہیں ہی مگر اپنے وطن میں اور اپنے کنبے اور گھر میں (۵) اور وہ کوئي معجزہ وہاں نہ دکھلا سکا مگر تھوڑے بیماروں پر ہاتھہ رکھکے اُنھیں چنگا کیا (۶) اور اُسنے اُنکي بےایماني کے سبب تعجب کیا اور آس پاس کے گانوں میں تعلیم دیتا پھرا * * (۷) اور اُسنے بارھوں کو پاس بُلایا اور اُنکو دو دو کرکے بھیجنا شروع کیا اور اُنھیں ناپاک روحوں پر اختیار بخشا (۸) اور حکم دیا کہ راہ کے لیئے لاٹھي کے سوا کچھہ مت لو نہ جھولي نہ روٹي نہ اپنے کمربند میں نقد مگر جوتیاں پہنو پر دو کُرتے مت پہنو (۹) اور اُنھیں کہا جہاں تم کسي گھر میں داخل ہوؤ وہیں رہو جب تک کہ وہاں سے روانہ نہو (۱۰) اور جو تمھیں قبول نکریں اور نہ تمھاري سنیں تو وہاں سے نکلکے اپنے پانوں کي خاک اُنپر گواھي کے لیئے جھاڑ دو (۱۱) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم اور غمورا کا حال اُس شہر کے حال سے آسان ہوگا (۱۲) اور اُنھوں نے جاکے منادي کي کہ توبہ کرو (۱۳) اور بہت دیووں کو نکالا اور بہت بیماروں پر تیل ملا اور اُنھیں چنگا کیا * (۱۴) اور ہیرودس بادشاہ نے یہہ سنا (کیونکہ اُسکا نام مشہور ہوا) اور کہا کہ یوحنا بپتسما دینیوالا مُردوں میں سے جي اُٹھا اِسلیئے معجزے اُس سے ظاھر ہوتے ہیں (۱۵) اَوروں نے کہا کہ وہ اِلیا ھی پھر اَوروں نے کہا کہ نبي یا نبیوں میں سے ایک کي مانند ھی (۱۶) پر ہیرودس نے سنکر کہا کہ یہہ یوحنا ھی جسکا میں نے سر کٹوایا وھي مُردوں میں سے جي اُٹھا ھی * (۱۷) کیونکہ ہیرودس نے اپنے بھائي فیلپوس کي جورو ہیرودیا کے سبب جس سے اُسنے بیاہ کیا تھا آپ ھي بھیجکر یوحنا کو پکڑوایا اور اُسے قیدخانے میں بند کیا (۱۸) اِسلیئے کہ یوحنا نے ہیرودس کو کہا تھا کہ اپنے بھائي کي جورو رکھني تجھے روا نہیں (۱۹) اِس سبب ہیرودیا اُسکا کینہ رکھتي اور چاھتي تھي کہ اُسے قتل کرے پر نہ کر سکي (۲۰) کیونکہ ہیرودس یوحنا کو مردِ راستباز اور قدوس جانکر اُس سے ڈرتا اور اُسکي پاسداري کرتا اور اُسکي سنکر بہت باتوں پر عمل کرتا اور خوشي سے اُسکي سنتا تھا (۲۱) پر جب قابو کا دن

آیا تھا کہ ہیرودس نے اپنی سالگرہ میں اپنے بزرگوں اور سرداروں اور گلیل
کے امیروں کی ضیافت کی (۲۲) اور ہیرودیا کی بیٹی اندر آئی اور ناچکے
ہیرودس اور اُسکے مہمانوں کو خوش کیا تب بادشاہ نے لڑکی کو کہا کہ
جو چاہے سو مانگ اور میں تجھے دونگا (۲۳) اور اُس سے قسم کھائی کہ
اپنی آدھی بادشاہت تک جو کچھ تو مجھ سے مانگے تجھے دونگا (۲۴) سو
اُسنے نکلکے اپنی ما کو کہا کہ کیا مانگوں وہ بولی یوحنا بپتسما دینیوالے کا
سر (۲۵) اور فی‌الفور بادشاہ کے پاس چالاکی سے آکر اُسنے اُس سے عرض کی
اور کہا میں چاہتی ہوں کہ تو یوحنا بپتسما دینیوالے کا سر ابھی تھالی میں
مجھے لا دے (۲۶) اور بادشاہ بہت غمگین ہوا پر اپنی قسم اور مہمانوں
کے سبب اُس سے اِنکار کرنا نچاہا (۲۷) اور بادشاہ نے فی‌الفور جلاد کو
بھیجکر اُسکا سر لانے کا حکم دیا (۲۸) سو اُسنے جاکے اُسکا سر قیدخانے میں کاٹا
اور اُسے تھالی میں لایا اور لڑکی کو دیا اور لڑکی نے اپنی ما کو دیا (۲۹) اور
اُسکے شاگرد سنکر آئے اور اُسکی لاش کو اُٹھایا اور قبر میں رکھا ** (۳۰) اور
رسول یسوع کے پاس جمع ہوئے اور جو کچھ اُنھوں نے کیا اور جو کچھ
سکھلایا تھا سب اُس سے بیان کیا (۳۱) اور اُسنے اُنھیں کہا الگ ویران
جگہہ میں چلو اور ذرا سُستاؤ کیونکہ وہاں بہت لوگ آتے جاتے تھے اور
اُنھیں کھانے کی بھی فرصت نہ تھی (۳۲) اور وے ناؤ پر چڑھکے الگ ویران
جگہہ میں گئے (۳۳) اور لوگوں نے اُنھیں جاتے دیکھا اور بہتوں نے اُسے پہچانا
اور سب شہروں سے خشکی خشکی اُدھر دوڑے اور اُنسے آگے جا پہنچے اور
اُسکے پاس جمع ہوئے (۳۴) اور یسوع نے نکلکے بڑی بھیڑ دیکھی اور اُسے اُنپر
رحم آیا کیونکہ وے بھیڑوں کی مانند تھے جنکا گڈریا نہو اور وہ اُنھیں بہت
سی باتیں سکھلانے لگا (۳۵) اور جب دن بہت ڈھلا اُسکے شاگردوں نے اُس
پاس آکے کہا کہ جگہہ ویران ہی اور دن اب بہت ڈھلا (۳۶) اُنھیں
رخصت کر تاکہ آس پاس کے گانوں اور بستیوں میں جاکے اپنے لیئے روٹی
مول لیں کیونکہ کچھہ کھانے کو اُن پاس نہیں (۳۷) پر اُسنے جواب دیکے
اُنھیں کہا تم اُنھیں کھانے کو دو اور وے اُسے بولے کیا ہم جاکے دو سو دینار
کی روٹیاں مول لیں اور اُنھیں کھانے کو دیں (۳۸) اُسنے اُنھیں کہا تمھارے

پاس کتني روٹیاں هیں جاؤ دیکھو اور اُنھوں نے دریافت کرکے کہا پانچ اور
دو مچھلیاں (۳۹) اور اُسنے اُنھیں حکم دیا کہ سب کو صف صف هري
گھاس پر بٹھلاؤ (۴۰) اور وے سو سو اور پچاس پچاس صف صف بیٹھے
(۴۱) اور اُسنے وے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیکے اور آسمان کي طرف
دیکھکر برکت چاهي اور روٹیاں توڑیں اور اپنے شاگردوں کو دیں کہ اُنکے
آگے رکھیں اور وے دو مچھلیاں بھي اُن سب میں بانٹیں (۴۲) اور سبھوں
نے کھایا اور سیر هوئے (۴۳) اور ٹکڑوں کي بارہ ٹوکریاں بھري اُٹھائیں اور
کچھ مچھلیوں سے بھي اُٹھایا (۴۴) اور وے جنھوں نے روٹیاں کھائیں تخمیناً
پانچ هزار مرد تھے * (۴۵) اور في‌الفور اُسنے اپنے شاگردوں کو تاکید کرکے کہا
کہ جب تک لوگوں کو رخصت کروں تم ناؤ پر چڑھکے آگے بیت‌صیدا میں
پار جاؤ (۴۶) اور اُنھیں رخصت کرکے پہاڑ پر دعا مانگنے گیا (۴۷) اور جب
شام هوئي ناؤ بیچ دریا میں تھي اور وہ اکیلا خشکي پر تھا (۴۸) اور اُسنے
دیکھا کہ وے کھیونے سے بہت دق هوئے کیونکہ هوا اُنکے مخالف تھي اور
رات کے چوتھے پہر وہ دریا پر چلتا هوا اُن پاس آیا اور چاها کہ اُنسے آگے
بڑھے (۴۹) پر جب اُنھوں نے اُسے دریا پر چلتے دیکھا خیال کیا کہ بھوت
هی اور چلا اُٹھے (۵۰) کیونکہ سبھوں نے اُسے دیکھا اور گھبرا گئے اور اُسنے
في‌الفور اُن کے ساتھہ باتیں کیں اور اُنھیں کہا خاطر جمع رکھو میں هوں مت
ڈرو (۵۱) اور ناؤ پر اُن پاس چڑھا اور هوا تھم گئي اور وے اپنے دلوں میں
نہایت حیران اور متعجب هوئے (۵۲) کیونکہ اُنھوں نے روٹیوں کا معجزہ
نہ سمجھا تھا اِسلیئے کہ اُنکا دل سخت تھا * (۵۳) اور وے پار گذرکے
گنیسرت کے ملک میں آئے اور گھاٹ پر لگایا (۵۴) اور جب ناؤ پر سے
اُترے في‌الفور لوگ اُسے پہچان‌کے اُس سارے گِردنواح میں دوڑے اور بیماروں
کو چارپائیوں پر رکھکے جہاں اُنھوں نے سنا تھا کہ وہ هی لے جانے لگے (۵۵) اور
جہاں کہیں وہ کسي بستي یا شہر یا گانو میں گیا اُنھوں نے بیماروں کو
بازاروں میں رکھا اور اُسکي منت کي کہ صرف اُسکے کپڑے کے دامن کو
چھوئیں اور جتنوں نے اُسے چھوا اچھے هو گئے *

ساتواں باب

(۱) اور فریسي اور بعضے فقیہ یروشلیم سے آکے اُس پاس جمع ہوئے (۲) اور جب اُنھوں نے اُسکے بعضے شاگردوں کو ناپاک یعني بن دھوئے ھاتھوں سے روٹي کھاتے دیکھا تو اُنپر ملامت کي (۳) کیونکہ فریسي اور سب یہودي بزرگوں کي روایت پر عمل کرکے جب تک دونوں ھاتھہ مل ملکے نہ دھوئیں نہیں کھاتے ھیں (۴) اور بازار سے آکے جب تک نہ نہاویں نہیں کھاتے ھیں اور بہت اَوْر باتیں ھیں جنکا ماننا اُنھوں نے اپنے ذمہ لیا جیسے پیالوں اور تھالیوں اور تانبے کے برتنوں اور چارپائیوں کا دھونا (۵) سو فریسیوں اور فقیہوں نے اُس سے پوچھا کہ کس واسطے تیرے شاگرد بزرگوں کي روایت پر نہیں چلتے بلکہ بن دھوئے ھاتھوں سے روٹي کھاتے ھیں (۶) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا کہ اشعیا نے تم ریاکاروں کے حق میں خوب نبوت کي ھی جیسا کہ لکھا ھی کہ یے لوگ ھونٹھوں سے میري عزت کرتے ھیں پر اُنکا دل مجھہ سے دور ھی (۷) سو وے عبث میري پرستش کرتے ھیں کہ تعلیم دے دیکے آدمیوں کے حکم سکھلاتے ھیں (۸) کیونکہ تم خدا کے حکم کو ترک کرکے آدمیوں کي روایت مانتے ھو جیسے تھالیوں اور پیالوں کا دھونا اور بہت اَوْر ایسے کام کرتے ھو (۹) پھر اُسنے اُنھیں کہا تم خدا کے حکم کو خوب باطل کرتے ھو تاکہ اپني روایت کو قائم کرو (۱۰) کیونکہ موسیٰ نے کہا کہ اپنے باپ اور اپني ما کي عزت کر اور جو کوئي باپ یا ما پر لعن طعن کرے جان سے مارا جاے (۱۱) پر تم کہتے ھو کہ اگر کوئي باپ یا ما سے کہے کہ جو مجھسے تجھکو دینا واجب تھا سو قربان یعني ھدیہ ھوا (۱۲) اور تم اُسکو اُسکے باپ یا اُسکي ما کي کچھہ مدد کرنے نہیں دیتے (۱۳) اور خدا کے کلام کو اپني روایت سے جو جاري کي ھی باطل کرتے ھو اور ایسا بہت کچھہ بجا لاتے ھو* (۱۴) اور اُسنے ساري بھیڑ کو پاس بُلاکے اُنھیں کہا سب میري سنو اور سمجھو (۱۵) کوئي چیز جو باھر سے آدمي کے اندر جاتي ھی اُسے ناپاک نہیں کر سکتي پر وے چیزیں جو اُسمیں سے نکلتي ھیں وے ھي آدمي کو ناپاک کرتي ھیں (۱۶) اگر کسي کے کان سننے کو

هوں سن لے * (۱۷) اور جب وہ بھیڑ کے پاس سے گھر میں آیا اُسکے شاگردوں نے اُس سے اُس تمثیل کي بابت پوچھا (۱۸) اور اُسنے اُنھیں کہا پس کیا تم بھي ناسمجھ ہو کیا نہیں سمجھتے کہ جو چیز باہر سے آدمي کے اندر جاتي ھی اُسے ناپاک نہیں کرسکتي (۱۹) اِسلیئے کہ وہ اُسکے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتي اور پاخانے میں نکلتي ھی یوں سب کھانے کي نجاست چھٹ جاتي ھی (۲۰) پھر اُسنے کہا کہ جو آدمي سے نکلتا ھی وھي آدمي کو ناپاک کرتا ھی (۲۱) کیونکہ اندر آدمي کے دل سے بُرے خیال زناکاري حرام‌کاري خون (۲۲) چوري لالچ شرارت مکر مستي بدنظري کفر غرور بیوقوفي نکلتي ھی (۲۳) یے سب بُري چیزیں اندر سے نکلتي اور آدمي کو ناپاک کرتي ھیں * (۲۴) اور وھاں سے اُٹھکے صور اور صیدا کي سرحدوں میں گیا اور گھر میں داخل ھوکے چاھا کہ کوئي نہ جانے لیکن چھپا نہ رہ سکا (۲۵) کیونکہ ایک عورت جسکي بیٹي میں ناپاک روح تھي اُسکي خبر سنکر آئي اور اُسکے پانوں پر گري (۲۶) یہہ عورت یوناني اور صورفینی قوم کي تھي اور اُسنے اُسکي منت کي کہ دیو کو اُسکي بیٹي سے نکالے (۲۷) پر یسوع نے اُسے کہا پہلے لڑکوں کو سیر ھونے دے کیونکہ لڑکوں کي روٹي لے لینا اور کُتوں کو ڈال دینا خوب نہیں (۲۸) پر اُسنے جواب دیا اور اُسے کہا ھاں ای خداوند کیونکہ کُتے بھي میز کے تلے لڑکوں کي روٹي کے ٹکڑوں میں سے کھاتے ھیں (۲۹) اور اُسنے اُسے کہا اِس بات کے سبب چلي جا دیو تیري بیٹي سے نکل گیا (۳۰) اور اُسنے گھر میں پہنچ کے دیکھا کہ دیو نکل گیا اور بیٹي پلنگ پر پڑي ھی * (۳۱) اور وہ پھر صور اور صیدا کي سرحدوں سے نکلکر دریاے گلیل کے پاس دکاپولس کي سرحدوں میں آیا (۳۲) اور اُنھوں نے ایک بہرے گونگے کو اُس پاس لاکے اُسکي منت کي کہ اُسپر ھاتھہ رکھے (۳۳) اور اُسنے اُسکو بھیڑ میں سے الگ لے جاکے اپني انگلیاں اُسکے کانوں میں ڈالیں اور تھوککر اُسکي زبان کو چھوا (۳۴) اور آسمان کي طرف نظر کرکے آہ ماري اور اُسے کہا اِفّتح یعني کُھل جا (۳۵) اور وونہیں اُسکے کان کُھل گئے اور اُسکي زبان کا بند وا ھوا اور وہ صاف بولنے لگا (۳۶) اور اُسنے اُنھیں حکم دیا کہ کسي سے نہ کہیں لیکن جتنا اُسنے

منع کیا اُتنا اُنھوں نے مشہور کیا (۳۷) اور نہایت حیران ہوکے کہا اُسنے سب کچھہ اچھا کیا کہ بہروں کو سننے اور گونگوں کو بولنے کي طاقت دیتا ھی *

آٹھواں باب

(۱) اُن دنوں جب بڑي بھیڑ جمع تھي اور اُن پاس کچھہ کھانے کو نہ تھا یسوع نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلاکر اُنھیں کہا (۲) مجھے اِس بھیڑ پر رحم آتا ھی کہ وے اب تین دن میرے ساتھہ رھے اور اُنکے پاس کچھہ کھانے کو نہیں (۳) اور اگر اُنھیں بھوکھا گھر جانے کو رخصت کروں تو راہ میں ماندے ہو جائیگے کیونکہ بعضے اُنمیں دور سے آئے ھیں (۴) اور اُسکے شاگردوں نے اُسے جواب دیا کہ کہاں سے کوئي یہاں جنگل میں اُنھیں روٹي سے سیر کر سکتا ھی (۵) اور اُسنے اُنسے پوچھا کہ تمھارے پاس کتني روٹیاں ھیں وے بولے سات (۶) اور اُسنے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھہ جائیں اور ساتوں روٹیاں لیکر اور شکر کرکے توڑیں اور اپنے شاگردوں کو دیں کہ اُنکے آگے رکھیں اور اُنھوں نے لوگوں کے آگے رکھہ دیں (۷) اور اُنکے پاس کئي چھوٹي مچھلیاں تھیں سو اُسنے برکت چاھکے حکم دیا کہ اُنھیں بھي اُنکے آگے رکھیں (۸) اور اُنھوں نے کھایا اور سیر ھوئے اور ٹکڑوں کي جو بچ رھے سات ٹوکریاں اُٹھائیں (۹) اور کھانیوالے تخمیناً چار ھزار تھے اور اُسنے اُنھیں رخصت کیا * (۱۰) اور وہ فوراً اپنے شاگردوں کے ساتھہ ناؤ پر چڑھکے دلمنوتا کے اطراف میں آیا (۱۱) اور فریسي نکلے اور اُسکے امتحان کے لیئے آسمان سے نشان چاھکے اُس سے حجت کرنے لگے (۱۲) اور اُسنے اپني روح میں آہ مارکے کہا کہ اِس زمانے کي قوم کیوں نشان چاھتي ھی میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ اِس قوم کو کوئي نشان دیا نہ جائیگا * (۱۳) اور اُنھیں چھوڑکے اور پھر ناؤ پر چڑھکے اُس پار گیا (۱۴) اور وے روٹي لینے بھول گئے اور ایک روٹي کے سوا ناؤ میں اُن پاس کچھہ نہ تھا (۱۵) اور اُسنے اُنھیں حکم دیا اور کہا خبردار ھو فریسیوں کے خمیر اور ھیرودس کے خمیر سے پرھیز کرو (۱۶) اور وے ایک دوسرے سے گفتگو کرتے اور کہتے تھے یہہ اِسلیئے ھی کہ ھمارے پاس روٹي نہیں (۱۷) اور یسوع نے یہہ جانکے اُنھیں کہا تم کیوں

سوچ کرتے ہو اِسلیئے کہ تمہارے پاس روٹي نہیں کیا اب تک نہیں
جانتے اور نہیں سمجھتے ہو کیا تمہارا دل اب تک سخت ہی (۱۸) آنکھیں
رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے اور نہ یاد کرتے ہو
(۱۹) جب میں نے پانچ روٹیاں پانچ ہزار کے لیئے توڑیں تم نے ٹکڑوں کي
کتني ٹوکریاں بھري اُٹھائیں وے بولے بارہ (۲۰) اور جب سات چار ہزار
کے لیئے تم نے ٹکڑوں کي کتني ٹوکریاں بھري اُٹھائیں وے بولے سات
(۲۱) تب اُسنے اُنھیں کہا تم کیوں نہیں سمجھتے * * (۲۲) اور وہ بیت صیدا
میں آیا اور وے ایک اندھے کو اُس پاس لائے اور اُسکي منت کي کہ اُسے
چھوئے (۲۳) اور وہ اندھے کا ہاتھہ پکڑکے اُسکو بستي سے باہر لے گیا اور اُسکي
آنکھوں میں تھوکے اور اُسپر ہاتھہ رکھکر اُس سے پوچھا کیا کچھہ دیکھتا ہی
(۲۴) اُسنے نظر اُٹھاکے کہا میں آدمیوں کو چلتے دیکھتا ہوں کہ گویا درخت
ہیں (۲۵) تب اُسنے پھر اُسکي آنکھوں پر ہاتھہ رکھے اور اُسے اُوپر دیکھنے کا
حکم دیا اور وہ تندرست ہوا اور سب کو صاف دیکھنے لگا (۲۶) اور اُسنے
اُسے یہہ کہکے گھر بھیجا کہ بستي کے اندر مت جا اور بستي میں کسي سے
مت کہہ * (۲۷) اور یسوع اور اُسکے شاگرد قیصریہ فیلپي کي بستیوں میں
گئے اور راہ میں اُسنے اپنے شاگردوں سے پوچھا اور اُنھیں کہا کہ آدمي کیا
کہتے ہیں کہ میں کون ہوں (۲۸) اُنھوں نے جواب دیا کہ یوحنا بپتسما
دینیوالا اور بعضے اِلیا اور بعضے کہ نبیوں میں سے ایک (۲۹) اور اُسنے اُنھیں
کہا پر تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں پطرس نے جواب دیکے اُسے کہا تو
مسیح ہی (۳۰) تب اُسنے اُنھیں تاکید کي کہ میري بابت کسي سے
یہہ مت کہو * (۳۱) اور وہ اُنھیں سکھلانے لگا کہ ضرور ہی کہ اِنسان کا بیٹا
بہت دکھہ اُٹھاوے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے رد کیا اور
مارا جاے اور تین دن بعد جي اُٹھے (۳۲) اور اُسنے یہہ بات صاف کہي
اور پطرس اُسے پکڑکے اُسپر جھنجھلانے لگا (۳۳) پر وہ پھرکے اور اپنے شاگردوں
پر نگاہ کرکے پطرس پر جھنجھلایا اور کہا ای شیطان مجھہ سے دور ہو کیونکہ
تو خدا کي نہیں بلکہ آدمیوں کي چیزوں کي فکر کرتا ہی * (۳۴) اور اُسنے
لوگوں کو اپنے شاگردوں کے ساتھہ بُلاکے اُنھیں کہا جو کوئي میرے پیچھے

هو لینا چاهے وہ اپنا انکار کرے اور اپني صلیب اُٹھاوے اور میري پیروي کرے (۳۵) کیونکہ جو کوئي اپني جان بچاني چاهے اُسے کھوئیگا پر جو کوئي میرے اور انجیل کے لیئے اپني جان کھووے اُسے بچاویگا (۳۶) کیونکہ آدمي کو کیا فائدہ اگر ساري دنیا کماوے اور اپني جان کھووے (۳۷) یا آدمي اپني جان کے بدلے کیا دیگا (۳۸) کیونکہ جو کوئي اِس زمانے کي زناکار اور گنہگار قوم میں مجھہ سے اور میري باتوں سے شرماوے اِنسان کا بیٹا بھي جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھہ آویگا اُس سے شرمائیگا *

نواں باب

(۱) اور اُسنے اُنھیں کہا میں تمھیں سچ کہتا هوں کہ بعضے اُنمیں سے جو یہاں کھڑے هیں موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ خدا کي بادشاهت کو قدرت سے آتے نہ دیکھیں * * * (۲) اور چھہ دن بعد یسوع نے پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو همراہ لیا اور اُنھیں ایک اُونچے پہاڑ پر الگ لے گیا اور اُنکے آگے اُسکي صورت بدل گئي (۳) اور اُسکے کپڑے چمکنے لگے اور برف کي طرح بہت سفید هوگئے کہ کوئي دھوبي زمین پر ایسا سفید نہیں کر سکتا (۴) اور اِلیا موسیٰ کے ساتھہ اُنھیں دکھائي دیا اور وے یسوع سے باتیں کرتے تھے (۵) اور پطرس یسوع سے کہنے لگا ای ربي همارا یہاں هونا اچھا هی سو هم تین ڈیرے بناویں ایک تیرے اور ایک موسیٰ اور ایک اِلیا کے لیئے (۶) کیونکہ نہ جانتا تھا کہ کیا کہے اِسلیئے کہ وے ڈر گئے تھے (۷) اور ایک بدلي آئي جسنے اُنپر سایہ کیا اور بدلي سے آواز یوں بولتي آئي کہ یہہ میرا پیارا بیٹا هی اُسکي سنو (۸) اور یکایک جب اُنھوں نے آس پاس نگاہ کي یسوع کے سوا اَور کسي کو اپنے ساتھہ ندیکھا * (۹) اور جب پہاڑ سے اُترتے تھے اُسنے اُنھیں حکم دیا کہ جو تم نے دیکھا هی جب تک کہ اِنسان کا بیٹا مُردوں میں سے جي نہ اُٹھے کسي سے بیان مت کرو (۱۰) اور وے اِس بات کو آپس میں رکھکے باهم چرچا کرتے تھے کہ مُردوں میں سے جي اُٹھنا کیا هی (۱۱) اور اُنھوں نے اُس سے پوچھا اور کہا کہ فقیہ کیوں کہتے هیں کہ اِلیا کا پہلے آنا ضرور هي (۱۲) اُسنے جواب

دیکے اُنھیں کہا اِلیا تو پہلے آتا اور سب کچھہ بحال کرتا ھی اور اِنسان
کے بیٹے کے حق میں کیسا لکھا ھی کہ وہ بہت دکھہ اُٹھاویگا اور حقیر
جانا جائیگا (۱۳) لیکن میں تمھیں کہتا ھوں کہ اِلیا آ چکا ھی اور اُنھوں
نے جو چاھا اُس سے کیا جیسا کہ اُسکی بابت لکھا ھی * (۱۴) اور جب
وہ شاگردوں کے پاس آیا اُنکے آس پاس بڑی بھیڑ اور فقیہوں کو اُنسے
بحث کرتے دیکھا (۱۵) اور فی الفور ساری بھیڑ اُسے دیکھکر حیران ھوئی اور
اُس پاس دوڑ آکے اُسے سلام کیا (۱۶) اور اُسنے فقیہوں سے پوچھا تم اُنسے
کیا بحث کرتے ھو (۱۷) اور بھیڑ میں سے ایک نے جواب دیکے کہا ای
اُستاد میں اپنے بیٹے کو جس میں گونگی روح ھی تیرے پاس لایا ھوں
(۱۸) اور جہاں کہیں وہ اُسے پکڑتی پٹک دیتی ھی اور وہ کف بھر لاتا اور دانت
پیستا اور ضعیف ھو جاتا ھی اور میں نے تیرے شاگردوں کو کہا کہ اُسے
نکالیں پر وے نہ نکال سکے (۱۹) اُسنے جواب دیکے اُسے کہا ای بےایمان
قوم کب تک تمھارے ساتھہ رھوں کب تک تمھاری برداشت کروں اُسے
میرے پاس لاؤ (۲۰) اور وے اُسے اُس پاس لائے اور جونہیں اُسنے اُسے دیکھا
وونہیں روح نے اُسے اینٹھایا اور وہ زمین پر گرا اور کف لاکے لوٹنے لگا (۲۱) اور
اُسنے اُسکے باپ سے پوچھا کہ کتنی مدت سے یہہ اِسپر واقع ھوا وہ بولا بچپن
سے (۲۲) اور اُسنے بار بار اُسے آگ میں اور پانی میں ڈالا تاکہ اُسے ھلاک
کرے پر اگر تو کچھہ کر سکتا ھی تو ھم پر رحم کرکے ھماری مدد کر (۲۳) یسوع
نے اُسے کہا اگر تو ایمان لا سکے ایماندار کے لیئے سب کچھہ ممکن ھی
(۲۴) اور فی الفور لڑکے کا باپ چلایا اور روتے ھوئے کہا ای خداوند میں ایمان
لاتا ھوں میری بےایمانی کا چارہ کر (۲۵) جب یسوع نے دیکھا کہ لوگ
دوڑکے جمع ھوتے ھیں تو ناپاک روح کو ڈانٹا اور اُسے کہا ای گونگی بہری
روح میں تجھے حکم دیتا ھوں اُس سے نکل جا اور اُسمیں کبھی پھر داخل
مت ھو (۲۶) اور وہ چلاکے اور اُسے بہت اینٹھاکر اُس سے نکل گئی اور وہ
مُردا سا ھو گیا ایسا کہ بہتوں نے کہا کہ مر گیا (۲۷) پر یسوع نے اُسکا ھاتھہ
پکڑکے اُسے اُٹھایا اور وہ اُٹھہ کھڑا ھوا * (۲۸) اور جب وہ گھر میں آیا اُسکے
شاگردوں نے خفیتاً اُس سے پوچھا کہ ھم اُسے کیوں نہ نکال سکے (۲۹) اُسنے

اُنھیں کہا یہہ جنس بغیر دعا اور روزے کے کسي طرح سے دور نہیں ہو سکتي * (۳۰) اور وہاں سے روانہ ہوئے اور گلیل میں سے گذرے اور اُسنے چاہا کہ کوئي نجانے (۳۱) کیونکہ اُسنے اپنے شاگردوں کو سکھلایا اور اُنھیں کہا کہ اِنسان کا بیٹا آدمیوں کے ہاتھوں میں حوالے کیا جاتا ہی اور وے اُسے قتل کرینگے اور وہ مقتول ہوکے تیسرے دن پھر جي اُٹھیگا (۳۲) پر وے اِس بات کو نہ سمجھے اور اُسکے پوچھنے سے ڈرے * (۳۳) اور وہ کفرناحم میں آیا اور گھر میں پہنچکے اُنسے پوچھا کہ تم رستے میں باہم کیا بحث کرتے تھے (۳۴) پر وے چُپ رہے اِسلیئے کہ راہ میں ایک دوسرے سے بحث کرتے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہي (۳۵) اور اُسنے بیٹھکے بارھوں کو بُلایا اور اُنھیں کہا اگر کوئي چاہے کہ پہلا ہو وہ سب سے پچھلا اور سب کا خادم ہوگا (۳۶) اور ایک چھوٹے لڑکے کو لیکے اُسے اُنکے بیچ میں کھڑا کیا اور اُسے گودي میں اُٹھاکے اُنھیں کہا (۳۷) جو کوئي ایسے لڑکوں میں سے ایک کو میرے نام پر قبول کرے مجھے قبول کرتا ہی اور جو مجھے قبول کرتا ہی نہ مجھے بلکہ اُسے جسنے مجھے بھیجا ہی قبول کرتا ہی * (۳۸) تب یوحنا نے اُسے جواب دیکے کہا ای اُستاد ہم نے کسي کو جو ہمارا پیرو نہیں تیرے نام سے دیووں کو نکالتے دیکھا اور اُسے منع کیا کیونکہ ہماري پیروي نہیں کرتا ہی (۳۹) اور یسوع نے کہا اُسے منع مت کرو کیونکہ کوئي نہیں جو میرے نام پر معجزہ کرے اور مجھے جلد بُرا کہہ سکے (۴۰) جو ہمارا مخالف نہیں ہماري طرف ہی (۴۱) کیونکہ جو کوئي میرے نام پر ایک پیالہ پاني تمھیں اِس واسطے پلاوے کہ تم مسیح کے ہو میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر نہ کھوویگا (۴۲) اور جو کوئي اِن چھوٹوں میں سے جو مجھہ پر ایمان لاتے ہیں ایک کو ٹھوکر کھلاوے اُسکے لیئے یہہ بہتر تھا کہ چکي کا پاٹ اُسکے گلے میں باندھا اور وہ سمندر میں ڈالا جاوے (۴۳) اور اگر تیرا ہاتھہ تجھے ٹھوکر کھلاوے تو اُسے کاٹ ڈال کہ زندگي میں ٹنڈا داخل ہونا تیرے لیئے اُس سے بہتر ہی کہ دونوں ہاتھہ رکھتے ہوئے تو جہنم میں جاوے اُس آگ میں جو نہیں بُجھتي ہی (۴۴) جہاں اُنکا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بُجھتي (۴۵) اور اگر تیرا پانو تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے کاٹ ڈال کیونکہ زندگي

میں لنگڑا داخل ہونا تیرے لیئے اُس سے بہتر ہی کہ دونوں پانو رکھتے ہوئے تو جہنم میں ڈالا جاوے اُس آگ میں جو نہیں بُجھتی ہی (۴۶) جہاں اُنکا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بُجھتی (۴۷) اور اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے نکال ڈال کہ خدا کی بادشاہت میں کانا داخل ہونا تیرے لیئے اُس سے بہتر ہی کہ دو آنکھیں رکھتے ہوئے تو جہنم کی آگ میں ڈالا جاوے (۴۸) جہاں اُنکا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بُجھتی ہی (۴۹) کیونکہ ہر کوئی آگ سے نمکین کیا جائیگا اور ہر قربانی نمک سے نمکین کی جاویگی (۵۰) نمک اچھی چیز ہی لیکن اگر نمک بےمزہ ہو جاوے تو اُسکو کس چیز سے مزہدار کروگے پس آپ میں نمک رکھو اور ایک دوسرے سے مِلے رہو *

دسواں باب

(۱) اور وہ وہاں سے اُٹھکر یردن پار یہودیہ کی سرحدوں میں آیا اور بھیڑیں اُس پاس پھر جمع ہوئیں اور وہ اپنے دستور کے موافق پھر اُنھیں تعلیم دینے لگا * (۲) اور فریسیوں نے اُس پاس آکے اور اُسکی آزمایش کرکے اُس سے پوچھا کہ کیا مرد کو روا ہی کہ جورو کو چھوڑدیوے (۳) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا موسیٰ نے تمھیں کیا حکم دیا (۴) وے بولے موسیٰ نے طلاق‌نامہ لکھنے اور چھوڑ دینے کی اجازت دی ہی (۵) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا اُسنے تمھاری سخت‌دلی کے سبب تمھارے لیئے یہہ حکم لکھ دیا ہی (۶) لیکن ابتداے خلقت سے خدا نے اُنھیں نر اور مادہ بنایا (۷) اِس لیئے مرد اپنے باپ اور ما کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے مِلا رہیگا (۸) اور وے دونوں ایک جسم ہونگے سو وے پھر دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں (۹) پس جسے خدا نے جوڑا ہی آدمی جدا نکرے (۱۰) اور گھر میں اُسکے شاگردوں نے اُس سے اِس بات کی بابت پھر پوچھا (۱۱) اور اُسنے اُنھیں کہا جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دیوے اور دوسری سے بیاہ کرے اُسکے خلاف پر زنا کرتا ہی (۱۲) اور اگر جورو اپنے شوہر کو چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاہ کرے زنا کرتی ہی ** (۱۳) اور وے چھوٹے لڑکوں کو اُس

پاس لائے تاکہ اُنھیں چھوئے پر شاگردوں نے لانیوالوں کو ڈانٹا (۱۴) لیکن یسوع دیکھکے ناخوش ہوا اور اُنھیں کہا لڑکوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنھیں منع مت کرو کیونکہ خدا کي بادشاہت ایسوں هي کي هی (۱۵) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ جو کوئي خدا کي بادشاہت کو چھوٹے لڑکے کي طرح قبول نکرے وہ اُسمیں داخل نہوگا (۱۶) اور اُسنے اُنھیں اپني گود میں لیکے اور اُنپر ہاتھہ رکھکے اُنھیں برکت دي * (۱۷) اور جب وہ باہر راہ میں چلا جاتا تھا ایک شخص دوڑتا اُس پاس آیا اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیککے اُس سے پوچھا ای اچھے اُستاد میں کیا کروں تاکہ حیات ابدي کا وارث ہوؤں (۱۸) یسوع نے اُسے کہا تو کیوں مجھے اچھا کہتا هی کوئي اچھا نہیں مگر ایک یعني خدا (۱۹) تو حکموں کو جانتا هی کہ زنا مت کر خون مت کر چوري مت کر جھوٹھي گواهي مت دے فریب مت دے اپنے باپ اور ما کي عزت کر (۲۰) اور اُسنے جواب دیکے اُسے کہا ای اُستاد میں یہہ سب اپني لڑکائي سے مانتا آیا (۲۱) تب یسوع نے اُسپر نگاہ کرکے اُسکو پیار کیا اور اُسے کہا ایک چیز تجھے باقي هی جا اور جو کچھہ تیرا هی بیچ ڈال اور غریبوں کو دے تو تیرے لیئے آسمان پر خزانہ ہوگا اور آ صلیب اُٹھاکے میرے پیچھے ہو لے (۲۲) پر وہ اِس بات سے اُداس ہوکے غمگین چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا (۲۳) اور یسوع نے آس پاس نظر کرکے اپنے شاگردوں کو کہا اُنکو جو مال رکھتے هیں خدا کي بادشاہت میں داخل ہونا کیسا مشکل هی اور شاگرد اُسکي باتوں سے حیران ہوئے (۲۴) پر یسوع نے پھر جواب دیکے اُنھیں کہا ای لڑکو اُنکو جو دولت پر بھروسا رکھتے هیں خدا کي بادشاہت میں داخل ہونا کیا هي مشکل هی (۲۵) کہ اُونٹ کا سوئي کے ناکے میں سے گذر جانا اُس سے آسان هی کہ دولتمند خدا کي بادشاہت میں داخل ہو (۲۶) اور وے بہت هي حیران ہوئے اور آپس میں بولے پھر کون نجات پا سکتا هی (۲۷) یسوع نے اُنپر نظر کرکے کہا آدمیوں کے نزدیک غیر ممکن هی پر خدا کے نزدیک نہیں کیونکہ خدا کے نزدیک سب کچھہ ممکن هی * (۲۸) تب پطرس اُسے کہنے لگا دیکھہ هم نے سب کچھہ چھوڑ دیا اور تیرے پیچھے ہو لیئے (۲۹) یسوع نے جواب دیکے

کہا میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ ایسا کوئي نہیں جسنے گھر یا بھائیوں یا
بہنوں یا باپ یا ما یا جورو یا لڑکوں یا کھیتوں کو میرے اور انجیل کے واسطے
چھوڑ دیا ھی (۳۰) کہ سو گُنا نپاوے اب اِس زمانے میں گھر اور بھائي اور
بہنیں اور مائیں اور لڑکے بالے اور کھیت تصدیعوں کے ساتھہ اور آنیوالے جہان
میں حیات ابدي (۳۱) پر بہت سے جو پہلے ھیں پچھلے ھونگے اور پچھلے
پہلے (۳۲) اور وے یروشلیم کو جاتے ھوئے راہ میں تھے اور یسوع اُنسے آگے
بڑھا اور وے حیران ھوئے اور ڈرتے ڈرتے اُسکے پیچھے چلے اور وہ پھر بارھوں
کو لیکے جو کچھہ اُسپر واقع ھونیوالا تھا اُنھیں کہنے لگا (۳۳) کہ دیکھو
ھم یروشلیم کو جاتے ھیں اور اِنسان کا بیٹا سردار کاھنوں اور فقیہوں کے
حوالے کیا جائیگا اور وے اُسکے قتل کا حکم دینگے اور اُسے غیرقوموں کے حوالے
کرینگے (۳۴) اور وے اُسکو ٹھٹھے میں اُڑاوینگے اور کوڑے مارینگے اور اُسپر
تھوکینگے اور اُسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جي اُٹھیگا * (۳۵) اور زبدي
کے بیٹے یعقوب اور یوحنا اُس پاس آئے اور بولے ای اُستاد ھم چاھتے ھیں
کہ جو کچھہ ھم مانگیں تو ھمارے لیئے کرے (۳۶) اور اُسنے اُنھیں کہا تم
کیا چاھتے ھو کہ میں تمھارے لیئے کروں (۳۷) اُنھوں نے اُسے کہا ھمکو
بخش دے کہ ھم تیرے جلال میں ایک تیرے دھنے اور دوسرا تیرے بائیں
بیٹھیں (۳۸) پر یسوع نے اُنھیں کہا تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ھو کیا
تمھیں مقدور ھی۔ کہ وہ پیالہ جو میں پیتا ھوں پیؤ اور وہ بپتسما جو میں
پاتا ھوں پاؤ (۳۹) اور وے اُسے بولے ھمیں مقدور ھی یسوع نے اُنھیں کہا وہ
پیالہ جو میں پیتا ھوں تو پیؤگے اور وہ بپتسما جو میں پاتا ھوں پاؤگے
(۴۰) لیکن اپنے دھنے اور بائیں کسي کو بیٹھنے دینا میرا کام نہیں مگر اُنکو
جنکے لیئے طیار کیا گیا ھی (۴۱) اور جب دسوں نے یہہ سنا تو یعقوب
اور یوحنا پر خفا ھونے لگے (۴۲) تب یسوع نے اُنھیں پاس بُلاکر اُنسے کہا
تم جانتے ھو کہ وے جو قوموں کے سردار ھیں اُنپر حکمراني کرتے اور اُنکے
امیر اُنپر اختیار جتاتے ھیں (۴۳) پر تم میں ایسا نہو بلکہ جو تم میں بڑا
ھوا چاھے تمھارا خادم ھو (۴۴) اور جو تمھارا سردار ھوا چاھے وہ سب کا
نوکر ھووے (۴۵) کیونکہ اِنسان کا بیٹا بھي اِسلیئے نہیں آیا کہ خدمت لے

بلکہ خدمت کرے اور اپني جان بہتوں کے فدیے میں دیوے * (۴۶) اور وے یریحا میں آئے اور جب وہ اور اُسکے شاگرد اور ایک بڑي بھیڑ یریحا سے نکلتي تھي طیمي کا بیٹا اندھا برطیمي راہ کے کنارے بیٹھا بھیکھہ مانگتا تھا (۴۷) اور یہہ سنکر کہ یسوع ناصري ھی چِلانے اور کہنے لگا کہ ای داؤد کے بیٹے یسوع مجھہ پر رحم کر (۴۸) اور بہتوں نے اُسے ڈانٹا کہ چُپ رہے پر وہ اَور زیادہ چِلایا کہ ای داؤد کے بیٹے مجھہ پر رحم کر (۴۹) اور یسوع نے کھڑے رھکے کہا اُسے بُلا لاؤ اور اُنھوں نے اندھے کو یہہ کہکے بُلایا کہ خاطر جمع رکھہ اُٹھہ وہ تجھے بُلاتا ھی (۵۰) اور وہ اپنا کپڑا پھینککے اُٹھا اور یسوع پاس آیا (۵۱) اور یسوع اُسے کہنے لگا تو کیا چاھتا ھی کہ تیرے لیئے کروں اندھے نے اُسے کہا ربوني یہہ کہ اپني بینائي پھر پاؤں (۵۲) اور یسوع نے اُسے کہا جا تیرے ایمان نے تجھے بچایا اور وونہیں اُسنے بینائي پھرپائي اور راہ میں یسوع کے پیچھے ھو لیا *

گیارھواں باب

(۱) اور جب وے یروشلیم کے نزدیک زیتون کے پہاڑ پاس بیتفاگا اور بیتعینا میں آ پہنچے اُسنے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور اُنھیں کہا (۲) اپنے سامھنے کي بستي میں جاؤ اور اُسمیں داخل ھوتے ھي گدھي کا بچہ بندھا پاؤگے جس پر کوئي سوار نہیں ھوا ھی اُسے کھولکے لے آؤ (۳) اور اگر کوئي تمھیں کہے کہ یہہ کیا کرتے ھو تو کہو کہ خداوند کو اُسکي حاجت ھی اور وہ فوراً اُسے یہاں بھیج دیگا (۴) اور وے گئے اور بچہ دروازے کے پاس باھر دوراھے پر بندھا پایا اور اُسے کھولا (۵) اور بعضوں نے اُنمیں سے جو وھاں کھڑے تھے اُنھیں کہا یہہ کیا کرتے ھو کہ بچے کو کھولتے ھو (۶) اُنھوں نے اُنکو کہا جیسا کہ یسوع نے حکم دیا تھا اور اُنھوں نے اُنکو جانے دیا (۷) اور وے بچے کو یسوع پاس لائے اور اپنے کپڑے اُسپر ڈالے اور وہ اُسپر سوار ھوا (۸) اور بہتوں نے اپنے کپڑے راستے میں بچھائے اَوروں نے درختوں سے ڈالیاں کاٹکے راہ میں چھترائیں (۹) اور وے جو آگے پیچھے چلتے تھے پکارتے اور کہتے تھے ھوشعنا مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ھی (۱۰) مبارک

همارے باپ داؤد کي بادشاهت جو خداوند کے نام سے آتي هی هوشعنا
عالم بالا میں (۱۱) اور یسوع یروشلیم اور هیکل میں داخل هوا اور سب
کچھه دیکھکے شام کے وقت بارهوں کے ساتھه بیت‌عینا کو گیا * (۱۲) اور
دوسرے دن جب وے بیت‌عینا سے باهر آئے اُسکو بهوکهه لگي (۱۳) اور
دور سے انجیر کا درخت پتوں سے بهرا دیکھکے گیا که شاید اُسمیں کچھه پاوے
پر اُس پاس آکے پتوں کے سوا کچھه نپایا کیونکه انجیر کا موسم نه تها
(۱۴) تب یسوع اُسے کهنے لگا که ابد تک کوئي تجهه سے پهر پهل نکهاوے اور
اُسکے شاگردوں نے سنا (۱۵) اور وے یروشلیم میں آئے اور یسوع هیکل میں
جاکے اُنهیں جو هیکل میں بیچتے اور خریدتے تهے نکالنے لگا اور صرافوں کے
تختے اور کبوتر فروشوں کي چوکیاں اُلٹ دیں (۱۶) اور کسي کو هیکل
میں سے برتن لے جانے ندیا (۱۷) اور اُنهیں یهه کهکے سکهلایا کیا نهیں لکها هی
که میرا گهر سب قوموں کے لیئے عبادت کا گهر کهلائیگا پر تم نے اُسے
چوروں کي کهوه بنایا هی (۱۸) اور فقیهوں اور سردار کاهنوں نے یهه سنا اور
جستجو کي که اُسے کس طرح هلاک کریں کیونکه اُس سے ڈرتے تهے اِسلیئے
که سب لوگ اُسکي تعلیم سے دنگ هو گئے * (۱۹) اور جب شام هوئي
وه شهر سے باهر گیا (۲۰) اور صبح کو جب وے اُدهر سے گذرے تو انجیر کے
درخت کو جڑ سے سوکها دیکها (۲۱) اور پطرس نے یاد کرکے اُسے کها ای
ربي دیکهه انجیر کا درخت جس پر تو نے لعنت کي سوکهه گیا هی
(۲۲) اور یسوع نے جواب دیکے اُنهیں کها خدا پر ایمان رکهو (۲۳) کیونکه
میں تمهیں سچ کهتا هوں که جو کوئي اِس پهاڑ کو کهے اُٹهه اور سمندر
میں گِر پڑ اور اپنے دل میں شک نهیں بلکه یقین لاوے که جو میں کهتا
هوں هو جائیگا تو جو کچھه کهیگا اُسکے واسطے هوگا (۲۴) اِسلیئے میں
تمهیں کهتا هوں که جو کچھه تم دعا میں مانگتے هو یقین لاؤ که تمهیں
مِلیگا اور تمهارے واسطے هوگا (۲۵) اور جب دعا مانگنے کے لیئے کهڑے هوؤ
تو اگر کسي پر دعوی رکهتے هو اُسے معاف کرو تاکه تمهارا باپ بهي جو آسمان
پر هی تمهارے قصور تمهیں معاف کرے (۲۶) پر اگر تم معاف نکرو تو تمهارا
باپ بهي جو آسمان پر هی تمهارے قصور معاف نکریگا *. (۲۷) اور وے پهر

یروشلیم میں آئے اور جب وہ ہیکل میں پھرتا تھا سردار کاہن اور فقیہ اور بزرگ اُسکے پاس آئے (۲۸) اور اُسے کہا تو کس اختیار سے یہہ کرتا ھی اور کسنے تجھے اِن کاموں کا اختیار دیا (۲۹) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا میں بھي تم سے ایک بات پوچھوں جواب دو اور میں تمھیں کہونگا کہ کس اختیار سے یہہ کرتا ھوں (۳۰) یوحنا کا بپتسما کیا آسمان سے تھا یا آدمیوں سے مجھے جواب دو (۳۱) اور وے آپس میں سوچنے لگے کہ اگر ھم کہیں آسمان سے تو وہ کہیگا پس تم کیوں اُسپر یقین نہ لائے (۳۲) اور اگر کہیں آدمیوں سے تو لوگوں سے ڈرتے ھیں کیونکہ سب یوحنا کو نبي برحق جانتے تھے (۳۳) سو اُنھوں نے جواب دیکے یسوع کو کہا ھم نہیں جانتے ھیں اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا میں بھي تمھیں نہیں کہتا ھوں کہ کس اختیار سے یہہ کرتا ھوں *

بارھواں باب

(۱) اور وہ اُنھیں تمثیلوں میں کہنے لگا کہ کسي آدمي نے انگور کا باغ لگایا اور اُسکي چاروں طرف احاطہ باندھا اور کولھو کھودا اور بُرج بنایا اور اُسے باغبانوں کے سپرد کیا اور پردیس گیا (۲) اور اُسنے موسم پر ایک نوکر باغبانوں کے پاس بھیجا تاکہ باغبانوں سے باغ کے پھل میں سے کچھہ لے آوے (۳) پر اُنھوں نے اُسے پکڑکے پیٹا اور خالي ھاتھہ لوٹا دیا (۴) اور اُسنے پھر ایک اَور نوکر اُن پاس بھیجا اور اُنھوں نے اُسے سنگسار کرکے اُسکا سر پھوڑا اور بےحرمت کرکے لوٹا دیا (۵) اور اُسنے پھر ایک اَور کو بھیجا اور اُنھوں نے اُسے مار ڈالا اور بہت اَوروں کو (بھیجا) اُنمیں سے بعضوں کو پیٹا اور بعضوں کو مار ڈالا (۶) اب اُسکا ایک ھي پیارا بیٹا تھا سو آخر کو اُسنے اُسے بھي اُن پاس یہہ کہکے بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے (۷) پر باغبانوں نے آپس میں کہا کہ یہي وارث ھی آؤ اُسے مار ڈالیں تو میراث ھماري ھوگي (۸) اور اُسے پکڑکے قتل کیا اور باغ کے باھر پھینک دیا (۹) پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ آویگا اور باغبانوں کو ھلاک کریگا اور باغ اَوروں کو دیگا (۱۰) کیا تم نے یہہ نوشتہ نہیں پڑھا کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا وھي کونے کا سرا ھوا

(۱۱) یہہ خداوند سے ہوا اور ہماري نظروں میں عجیب ہی (۱۲) اور اُنھوں نے اُسکے پکڑنے کا قصد کیا پر لوگوں سے ڈرے کیونکہ وے سمجھہ گئے کہ اُسنے یہہ تمثیل ہمارے ہي حق میں کہي اور اُسے چھوڑکے چلے گئے * (۱۳) اور اُنھوں نے بعضے فریسیوں اور ہیرودیوں کو اُس پاس بھیجا تاکہ اُسے گفتگو میں پھنساویں (۱۴) سو اُنھوں نے آکے اُسے کہا ای اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہی اور کسي کي پروا نہیں رکھتا ہی کیونکہ تو آدمیوں کي صورت پر نظر نہیں کرتا بلکہ خدا کي راہ سچائي سے بتاتا ہی کیا قیصر کو جزیہ دینا روا ہی کہ نہیں (۱۵) ہم دیویں یا نہ دیویں پر اُسنے اُنکي ریاکاري سمجھکے اُنھیں کہا تم کیوں مجھے آزماتے ہو ایک دینار مجھہ پاس لاؤ کہ میں دیکھوں (۱۶) وے لائے اور اُسنے اُنھیں کہا یہہ صورت اور تحریر کسکي ہی اُنھوں نے اُسے کہا قیصر کي (۱۷) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا جو قیصر کا ہی قیصر کو اور جو خدا کا ہی خدا کو دو اور وے اُس سے متعجب ہوئے * (۱۸) اور صدوقي جو کہتے ہیں کہ قیامت نہیں ہی اُس پاس آئے اور یہہ کہکے اُس سے سوال کیا (۱۹) کہ ای اُستاد موسیٰ نے ہمارے لیئے لکھا ہی کہ اگر کسي کا بھائي مرجاے اور اُسکي جورو رہے اور اولاد نہو تو اُسکا بھائي اُسکي جورو کو لیوے اور اپنے بھائي کے لیئے نسل قائم کرے (۲۰) پس سات بھائي تھے اور پہلے نے جورو کي اور جب مُوا اولاد نہیں چھوڑ گیا (۲۱) اور دوسرے نے اُسے لیا اور مر گیا اور یہہ بھي اولاد نہیں چھوڑ گیا (۲۲) اور اِسي طرح تیسرے نے اور ساتوں نے اُسے لیا اور اولاد نہیں چھوڑ گئے سب کے بعد عورت بھي مر گئي (۲۳) پس قیامت میں جب اُٹھینگے وہ اُنمیں سے کسکي جورو ہوگي کیونکہ ساتوں کي جورو تھي (۲۴) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا کیا تم اِس سبب سے نہیں بھولتے کہ نہ نوشتوں کو جانتے ہو نہ خدا کي قدرت کو (۲۵) کیونکہ جب مُردوں میں سے اُٹھینگے تو نہ بیاہ کرینگے نہ بیاہے جائینگے بلکہ آسمان پر فرشتوں کي مانند ہونگے (۲۶) پر مُردوں کي بابت کہ جي اُٹھینگے کیا تم نے موسیٰ کي کتاب میں جھاڑي کے مقام پر نہیں پڑھا کہ خدا نے اُسے کیونکر کہا کہ میں ابیرھام کا خدا اور اِسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں

(۲۷) وہ مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ھی پس تم بڑی غلطی کرتے ھو * (۲۸) اور فقیہوں میں سے ایک جسنے اُسکی بحث سنی اور دیکھا کہ اُسنے اُنھیں اچھی طرح جواب دیا پاس آیا اور اُس سے پوچھا کہ سب سے پہلا حکم کونسا ھی (۲۹) یسوع نے اُسے جواب دیا کہ سب سے پہلا حکم یہہ ھی کہ ای اِسرائیل سن لے خداوند ھمارا خدا ایک ھی خداوند ھی (۳۰) اور تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنی ساری قوت سے پیار کر پہلا حکم یہی ھی (۳۱) اور دوسرا جو اُسکی مانند ھی یہہ ھی کہ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو اِنسے اَوْر بڑا حکم نہیں ھی (۳۲) اور فقیہ نے اُسے کہا کیا خوب ای اُستاد تو نے سچ کہا کہ خدا ایک ھی اور اُسکے سوا اَوْر کوئی نہیں (۳۳) اور اُسکو سارے دل سے اور ساری عقل سے اور ساری جان سے اور ساری قوت سے پیار کرنا اور پڑوسی کو ایسا عزیز رکھنا جیسا آپ کو سب سوختنی قربانیوں اور اَوْر قربانیوں سے بہتر ھی (۳۴) اور یسوع نے جب دیکھا کہ اُسنے با عقل جواب دیا اُسے کہا تو خدا کی بادشاھت سے دور نہیں اور پھر کسی نے اُس سے سوال کرنے کی جرأت نہ کی * (۳۵) پھر یسوع ھیکل میں تعلیم دیتے ھوئے کہنے لگا فقیہ کیونکر کہتے ھیں کہ مسیح داؤد کا بیٹا ھی (۳۶) کیونکہ داؤد نے آپ ھی روح‌القدس کی معرفت کہا ھی کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دھنے بیٹھہ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی نہ کروں (۳۷) پس داؤد آپ ھی اُسے خداوند کہتا ھی پھر کہاں سے اُسکا بیٹا ھی اور بہت لوگ خوشی سے اُسکی سنتے تھے * (۳۸) اور اُسنے اپنی تعلیم میں اُنھیں کہا فقیہوں سے ھوشیار رھو جو لنبی پوشاک پہنے پھرنا اور بازاروں میں سلام (۳۹) اور عبادت‌خانوں میں پہلی کرسیاں اور ضیافتوں میں صدر جگہیں چاھتے ھیں (۴۰) بیواؤں کے گھر نگلتے اور مکر سے لنبی نماز پڑھتے ھیں سو وے زیادہ سزا پاوینگے * (۴۱) اور یسوع ھیکل کے خزانے کے سامھنے بیٹھکر دیکھہ رھا تھا کہ لوگ کس طرح خزانے میں نقدی ڈالتے ھیں اور بہت دولتمندوں نے بہت کچھہ ڈالا (۴۲) اور ایک غریب بیوہ نے آکے دو دمڑی یعنی چھدام اُسمیں

ڈالا (۴۳) اور اُسنے اپنے شاگردوں کو پاس بُلاکے اُنھیں کہا میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے اُن سب سے جنھوں نے خزانے میں ڈالا زیادہ ڈالا ہی (۴۴) کیونکہ سبھوں نے اپنی فراوانی سے ڈالا پر اُسنے اپنی غریبی سے جو کچھہ اُسکا تھا اپنی ساری پونجی ڈالی *

تیرھواں باب

(۱) اور جب وہ ہیکل سے باہر جاتا تھا اُسکے شاگردوں میں سے ایک نے اُسے کہا ای اُستاد دیکھہ کیسے پتھر اور کیسی عمارتیں (۲) اور یسوع نے جواب دیکے اُسے کہا کیا تو اِن بڑی عمارتوں کو دیکھتا ہی یہاں پتھر پر پتھر نچھوٹیگا جو گرایا نہ جاے (۳) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر ہیکل کے مقابل بیٹھا تھا پطرس اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس نے اُس سے خفیتاً پوچھا (۴) ہمیں کہہ کہ یہہ کب ہوگا اور اُس وقت کا جب یہہ سب پورا ہوویگا کیا نشان ہی (۵) یسوع اُنھیں جواب دیکے کہنے لگا خبردار ہوؤ کہ تمھیں کوئی گمراہ نکرے (۶) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے کہ میں ہوں اور بہتوں کو گمراہ کرینگے (۷) پر جب تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو مت گھبراؤ کیونکہ اِن باتوں کا واقع ہونا ضرور ہی پر آخر اب تک نہیں ہی (۸) کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھیگی اور جگہہ جگہہ زلزلے ہونگے اور کال پڑینگے اور فساد ہونگے یہہ مصیبتوں کا شروع ہی * (۹) پر تم خبردار رہو کیونکہ تمھیں عدالتوں میں حوالے کرینگے اور تم عبادتخانوں میں پیٹے جاؤگے اور حاکموں اور بادشاہوں کے آگے میرے سبب حاضر کیئے جاؤگے تاکہ اُنپر گواہی ہو (۱۰) اور ضرور ہی کہ پہلے سب غیر قوموں میں انجیل کی منادی کی جاوے (۱۱) پر جب تمھیں لے جاکے حوالے کریں تو آگے سے اندیشہ مت کرو کہ ہم کیا کہیں اور نہ سوچو بلکہ جو کچھہ اُسی گھڑی تمھیں دیا جاوے وہی کہو کیونکہ کہنیوالے تم ہی نہیں ہو بلکہ روح القدس ہی (۱۲) پر بھائی بھائی کو اور باپ لڑکے کو قتل کے واسطے حوالے کریگا اور لڑکے ما باپ کے خلاف کھڑے ہونگے اور اُنھیں مروا ڈالینگے (۱۳) اور میرے نام کے سبب سب تم سے دشمنی

رکھینگے پر وہ جو آخر تک صبر کریگا سو ھي نجات پاویگا * (۱۴) پر جب تم ویراني کي مکروہ چیز کو جس کا دانیال نبي کي معرفت ذکر ھوا اُس جگہہ کھڑا دیکھوگے جہاں نہیں چاھیئے (پڑھنیوالا سمجھہ لے) تب جو یہودیہ میں ھوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں (۱۵) اور جو کوٹھے کے اُوپر ھو گھر میں نہ اُترے اور اپنے گھر سے کچھہ نکالنے کے لیئے اندر نجاے (۱۶) اور جو کھیت میں ھو اپنا کپڑا اُٹھا لینے کو پیچھے نہ پھرے (۱۷) پر اُنپر افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ اور دودھہ پلانیوالیاں ھوں (۱۸) سو دعا مانگو کہ تمھارا بھاگنا جاڑے میں نہ ھو (۱۹) کیونکہ اُن دنوں میں ایسي مصیبت ھوگي جیسي ابتداے خلقت سے جو خدا نے پیدا کي ھی اب تک نہوئي اور نہوگي (۲۰) اور اگر خداوند اُن دنوں کو نہ گھٹاتا تو ایک تن بھي نجات نہ پاتا پر برگزیدوں کي خاطر جنکو اُسنے چُنا ھی اُن دنوں کو گھٹایا (۲۱) تب اگر کوئي تمھیں کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا دیکھو وھاں ھی تو یقین مت لاؤ (۲۲) کیونکہ جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبي اُٹھینگے اور نشان اور کرامتیں دکھلائینگے کہ اگر ممکن ھوتا تو برگزیدوں کو بھي گمراہ کرتے (۲۳) پر تم خبردار ھوؤ دیکھو میں تمھیں سب کچھہ پہلے ھي سے کہہ چکا ھوں * (۲۴) پر اُن دنوں میں اُس مصیبت کے بعد سورج اندھیرا ھو جائیگا اور چاند اپني روشني ندیگا (۲۵) اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمانوں کي قوتیں ھلائي جائینگي (۲۶) اور اُس وقت اِنسان کے بیٹے کو بادلوں پر بڑي قدرت اور جلال کے ساتھہ آتے دیکھینگے (۲۷) تب وہ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور اپنے برگزیدوں کو چاروں ھواؤں سے زمین کي حد سے آسمان کي حد تک جمع کریگا * (۲۸) انجیر کے درخت سے تمثیل سیکھو جب اُسکي ڈالي نرم ھوئي اور پتے نکلتے ھیں تب جانتے ھو کہ گرمي نزدیک ھی (۲۹) اِسي طرح تم بھي جب دیکھتے ھو کہ یے باتیں ھوتي جاتي ھیں تو جانو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ھی (۳۰) میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ یہہ زمانہ گذر نجائیگا جب تک کہ یے سب باتیں نہو لیں (۳۱) آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میري باتیں نہ ٹلینگي (۳۲) لیکن اُس دن اور گھڑي کي بابت کوئي نہیں جانتا نہ تو فرشتے جو آسمان پر ھیں اور نہ بیٹا

مگر باپ (۳۳) تم خبردار ہوؤ جاگتے رہو اور دعا مانگو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وقت کب ہی (۳۴) پر جیسا کوئي آدمي جسنے پردیس جاتے اپنا گھر چھوڑا اور اپنے نوکروں کو اختیار اور ہر ایک کو اُسکا کام دیا اور دربان کو حکم کیا کہ جاگتا رہے (۳۵) سو تم جاگتے رہو کیونکہ نہیں جانتے ہو کہ گھر کا مالک کب آتا ہی کیا شام کو یا آدھي رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو (۳۶) مبادا وہ اچانک آکے تمکو سوتے پاوے (۳۷) پر جو میں تمھیں کہتا ہوں سب کو کہتا ہوں جاگتے رہو *

چودھواں باب

(۱) اور دو دن کے بعد عید فسح اور فطیر تھي اور سردار کاہن اور فقیہ جستجو کرتے تھے کہ اُسے کیونکر حیلہ سے پکڑکے قتل کریں (۲) پر اُنھوں نے کہا عید کو نہیں ایسا نہو کہ لوگوں میں ہنگامہ ہووے (۳) اور جب وہ بیت‌عینا میں شمعون کوڑھي کے گھر کھانے بیٹھا تھا ایک عورت خالص بیش‌قیمت جٹاماسي کا عطر سنگ مرمر کے عطردان میں لیتي آئي اور ڈبیا توڑکے عطر کو اُسکے سر پر ڈھالا (۴) تب بعضے اپنے جي میں خفا ہوکے بولے کس واسطے عطر کي یہہ بربادي ہوئي (۵) کیونکہ ممکن تھا کہ یہہ عطر تین سو دینار سے زیادہ کو بکتا اور غریبوں کو دیا جاتا اور وے اُسے ملامت کرنے لگے (۶) پر یسوع نے کہا اُسے چھوڑ دو کیوں اُسے تکلیف دیتے ہو اُسنے مجھہ سے نیک عمل کیا ہی (۷) کیونکہ غریب ہمیشہ تمھارے ساتھہ ہیں اور جب چاہو اُنسے نیکي کرسکتے ہو پر میں ہمیشہ تمھارے ساتھہ نہ رہونگا (۸) جو کچھہ وہ کرسکي سو کر چکي اُسنے سبقت کرکے میرے بدن کو کفن کے لیئے معطر کیا (۹) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اِس انجیل کي منادي کي جائیگي یہہ بھي جو اُسنے کیا ہی اُسکي یادگاري کے لیئے کہا جائیگا * (۱۰) اور بارھوں میں سے ایک یہودا اِسکریوطي سردار کاہنوں کے پاس گیا تاکہ اُسے اُنکے حوالے کرے (۱۱) وے یہہ سنکر خوش ہوئے اور اُسکو روپئے دینے کا اقرار کیا اور اُسنے جستجو کي کہ کس طرح قابو پاکے اُسے حوالے کرے * (۱۲) اور عید فطیر کے

پہلے دن جب فسح ذبح کرتے تھے اُسکے شاگردوں نے اُسے کہا تو کہاں چاہتا
ھی کہ ھم جاکے طیاری کریں تاکہ تو فسح کھاوے (۱۳) اور اُسنے اپنے شاگردوں
میں سے دو کو بھیجا اور اُنھیں کہا شہر میں جاؤ اور وھاں ایک آدمی پانی
کا گھڑا اُٹھائے ھوئے تمھیں مِلیگا اُسکے پیچھے ھو لو (۱۴) اور وہ جس گھر
میں داخل ھووے اُسکے مالک سے کہو کہ اُستاد فرماتا ھی کہ مہمانخانہ
جہاں اپنے شاگردوں کے ساتھہ فسح کھاؤں کہاں ھی (۱۵) اور وہ تمھیں ایک
بڑا بالاخانہ فرش بِچھا اور آراستہ دکھاویگا وھاں ھمارے لیئے طیاری کرو
(۱۶) اور اُسکے شاگرد چلے گئے اور شہر میں آئے اور جیسا اُسنے اُنھیں کہا تھا
ویسا ھی پایا اور فسح طیار کیا * (۱۷) اور جب شام ھوئی وہ بارھوں کے
ساتھہ آیا (۱۸) اور جب بیٹھے اور کھا رھے تھے یسوع نے کہا میں تمھیں
سچ کہتا ھوں کہ تم میں سے ایک جو میرے ساتھہ کھاتا ھی مجھے حوالے
کریگا (۱۹) تب وے دلگیر ھونے اور ایک ایک کرکے اُسے کہنے لگے کیا میں
ھوں اور دوسرا کیا میں ھوں (۲۰) اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا بارھوں میں
سے ایک ھی جو میرے ساتھہ طباق میں ھاتھہ ڈالتا ھی (۲۱) اِنسان کا بیٹا
تو جاتا ھی جیسا اُسکے حق میں لکھا ھی لیکن اُس آدمی پر افسوس
جسکے وسیلے اِنسان کا بیٹا حوالے کیا جاتا ھی اگر وہ آدمی پیدا نہوتا تو
اُسکے لیئے اچھا تھا * (۲۲) اور جب کھاتے تھے یسوع نے روٹی لیکے اور
برکت چاھکر توڑی اور اُنھیں دی اور کہا لو کھاؤ یہہ میرا بدن ھی (۲۳) اور
پیالہ لیکر اور شکر کرکے اُنھیں دیا اور سبھوں نے اُس سے پیا (۲۴) اور اُسنے
اُنھیں کہا یہہ میرا لہو ھی نئے عہد کا جو بہتوں کے لیئے بہایا جاتا ھی
(۲۵) میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ انگور کا شیرہ پھر نہ پیؤنگا اُس دن تک
کہ خدا کی بادشاھت میں اُسے نیا نہ پیؤں * (۲۶) اور حمد کا گیت
گاکے باھر زیتون کے پہاڑ پر گئے (۲۷) اور یسوع نے اُنھیں کہا تم سب اِسی
رات میرے سبب ٹھوکر کھاؤگے کیونکہ لکھا ھی کہ میں گڈریئے کو مارونگا
اور بھیڑیں پراگندہ ھو جائینگی (۲۸) پر میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تمھارے
آگے گلیل کو جاؤنگا (۲۹) اور پطرس نے اُسے کہا اگر سب ٹھوکر کھاویں پر
میں نہ (کھاؤنگا) (۳۰) اور یسوع نے اُسے کہا میں تجھے سچ کہتا ھوں کہ

آج هي اِسي رات کو مرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا اِنکار کریگا (۳۱) پر اُسنے بار بار کہا اگر تیرے ساتھہ مجھے مرنا ضرور پڑے تو بھي تیرا اِنکار نہ کرونگا اور ویسا هي سبھوں نے بھي کہا * (۳۲) اور وے ایک جگہہ میں جسکا نام گتسمني تھا آئے اور اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا یہاں بیٹھو جب تک کہ میں دعا مانگوں (۳۳) اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو ساتھہ لیا اور گھبرانے اور دلگیر ہونے لگا (۳۴) اور اُنھیں کہا میري جان موت تک غمگین هی یہاں ٹھہرو اور جاگتے رهو (۳۵) اور تھوڑا آگے بڑھکے زمین پر گرا اور دعا مانگي کہ اگر ممکن هو تو یہہ گھڑي اُس سے گذر جاے (۳۶) اور کہا آبا ای باپ سب کچھہ تجھے ممکن هی اِس پیالے کو مجھہ سے ٹال دے لیکن نہ جو میں چاهتا هوں بلکہ جو تو (چاهتا هی) (۳۷) اور آیا اور اُنھیں سوتے پایا اور پطرس کو کہا ای شمعون تو سوتا هی کیا تو ایک گھڑي بھي نہ جاگ سکا (۳۸) جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو روح تو مستعد پر جسم سُست هی (۳۹) اور پھر جاکے دعا مانگي اور وهي بات کہي (۴۰) اور آکے اُنھیں پھر سوتے پایا کیونکہ اُنکي آنکھیں بھاري تھیں اور وے نہیں جانتے تھے کہ اُسے کیا جواب دیویں (۴۱) اور تیسري بار آیا اور اُنھیں کہا اب سوتے رهو اور آرام کرو بس هی گھڑي آ پہنچي هی دیکھو اِنسان کا بیٹا گنہگاروں کے هاتھہ حوالے کیا جاتا هی (۴۲) اُٹھو چلیں دیکھو جو مجھے پکڑواتا هی نزدیک هی * (۴۳) اور وہ یہہ کہتا هي تھا کہ فيالفور یہودا بارهوں میں سے ایک آیا اور اُسکے ساتھہ ایک بڑي بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لیئے سردار کاهنوں اور فقیہوں اور بزرگوں کي طرف سے آ پہنچي (۴۴) اور اُسکے حوالے کرنیوالے نے اُنھیں یہہ کہکے پتا دیا تھا کہ جسکا میں بوسہ لوں وهي هی اُسے پکڑکے حفاظت سے لے جاؤ (۴۵) اور آکے فيالفور اُس پاس گیا اور کہا ای ربي ای ربي اور اُسے چوما (۴۶) اور اُنھوں نے اُسپر هاتھہ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا (۴۷) پر ایک نے اُنمیں سے جو وهاں کھڑے تھے تلوار کھینچکر سردار کاهن کے نوکر پر چلائي اور اُسکا کان اُڑا دیا * (۴۸) اور یسوع اُنھیں کہنے لگا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لیکے مجھے چور کي مانند پکڑنے کو نکلے هو (۴۹) میں هر روز تمھارے پاس هیکل میں

تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا پر نوشتوں کا پورا ہونا ضرور ہی
(۵۰) تب سب اُسے چھوڑکے بھاگ گئے (۵۱) اور ایک جوان سوتي چادر
اپنے بدن پر اُوڑھے اُسکے پیچھے ہو لیا اور جوانوں نے اُسے پکڑا (۵۲) پر وہ
سوتي چادر چھوڑکر اُنسے ننگا بھاگا * (۵۳) اور وے یسوع کو سردار کاہن کے
روبرو لے گئے اور اُسکے پاس سب سردار کاہن اور بزرگ اور فقیہ جمع ہوئے
(۵۴) اور پطرس دور سے اُسکے پیچھے سردار کاہن کے دیوان‌خانے کے اندر تک
ہو لیا اور نوکروں کے ساتھہ بیٹھکر آگ تاپنے لگا (۵۵) اور سردار کاہن اور
ساري بڑي عدالت یسوع پر گواهي ڈھونڈھنے لگے کہ اُسے قتل کریں پر نپائي
(۵۶) کیونکہ بہتوں نے اُسپر جھوٹھي گواهي دي پر اُنکي گواهیاں متفق نہ
تھیں (۵۷) اور بعضوں نے اُٹھکے اُسپر جھوٹھي گواهي دي اور کہا (۵۸) کہ
ہم نے اُسے یہہ کہتے سنا ہی کہ میں اِس هیکل کو جو هاتھہ سے بني ہی ڈھا
دونگا اور تین دن میں دوسري کو جو هاتھہ سے نہیں بني بناؤنگا (۵۹) تو
بھي اُنکي گواهي متفق نہ تھي (۶۰) تب سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے
ہوکر یسوع سے پوچھا اور کہا کیا تو جواب نہیں دیتا یے تجھہ پر کیا گواهي
دیتے هیں (۶۱) پر وہ چُپ رہا اور کچھہ جواب نہ دیا پھر سردار کاہن نے
اُس سے پوچھا اور اُسے کہا کیا تو مسیح اُس مبارک کا بیٹا ہی (۶۲) یسوع
نے اُسے کہا میں وهي ہوں اور تم اِنسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے
دهنے بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے (۶۳) تب سردار کاہن نے
اپنے کپڑے پھاڑکے کہا اب ہمیں اَور گواهوں کي کیا حاجت ہی (۶۴) تم
نے یہہ کفر سنا تمکو کیا معلوم ہوتا ہی اُن سبھوں نے اُسے مجرم ٹھہراکے کہا
کہ قتل کے لائق ہی (۶۵) اور بعضے اُسپر تھوکنے اور اُسکا مُنہہ ڈھانپنے اور
اُسے گھونسے مارنے اور کہنے لگے نبوت کر اور نوکروں نے اُسے تھپیڑے مارے *
(۶۶) اور جب پطرس نیچے دالان میں تھا سردار کاہن کي لونڈیوں میں
سے ایک آئي (۶۷) اور پطرس کو آگ تاپتے دیکھکے اور اُسپر نظر کرکے بولي
تو بھي یسوع ناصري کے ساتھہ تھا (۶۸) پر اُسنے یہہ کہکے اِنکار کیا کہ میں
نہیں جانتا اور نہیں سمجھتا ہوں کہ تو کیا کہتي ہی اور باہر صحن میں
آیا اور مرغ نے بانگ دي (۶۹) اور لونڈي اُسے پھر دیکھکر اُنھیں جو وہاں

کھڑے تھے کہنے لگي یہہ اُنھیں میں سے ایک ھی (۷۰) پر اُسنے پھر اِنکار کیا اور تھوڑي دیر بعد پھر اُنھوں نے جو وھاں کھڑے تھے پطرس کو کہا بیشک تو اُنھیں میں سے ھی کیونکہ تو گلیلي ھی اور تیري بولي اُنکي سي ھی (۷۱) پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اُس آدمي کو جسکا تم ذکر کرتے ھو نہیں جانتا ھوں (۷۲) اور دوسري بار مرغ نے بانگ دي اور پطرس کو وہ بات یاد آئي جو یسوع نے اُسے کہي تھي کہ مرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا اِنکار کریگا اور وہ پھوٹ پھوٹ رونے لگا *

پندرھواں باب

(۱) اور في الفور صبح کو سردار کاھنوں نے بزرگوں اور فقیہوں کے ساتھہ یعني ساري بڑي عدالت نے مشورت کي اور یسوع کو باندھکر لے گئے اور پیلاطوس کے حوالے کیا (۲) اور پیلاطوس نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ھی اُسنے جواب دیکے اُسے کہا تو کہتا ھی (۳) اور سردار کاھن اُسپر بہت نالش کرتے تھے (۴) تب پیلاطوس نے اُس سے پھر پوچھا اور کہا کیا تو جواب نہیں دیتا دیکھہ وے تجھہ پر کتني گواھیاں دیتے ھیں (۵) پر یسوع نے کچھہ جواب ندیا یہاں تک کہ پیلاطوس نے تعجب کیا * (۶) اور وہ ھر عید کو ایک بندھوا جسے چاھتے تھے اُنکي خاطر چھوڑ دیتا تھا (۷) اور ایک شخص براباس نام اُن فسادیوں کے ساتھہ جنھوں نے فساد میں خون کیا تھا قید تھا (۸) سو لوگ چِلاکے عرض کرنے لگے کہ اپنے دستور کے مطابق اُنکے لیئے کرے (۹) پیلاطوس نے اُنھیں جواب دیا اور کہا کیا تم چاھتے ھو کہ تمھارے لیئے یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں (۱۰) کیونکہ وہ جان گیا کہ سردار کاھنوں نے حسد سے اُسکو حوالے کیا (۱۱) لیکن سردار کاھنوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ وہ اُنکے لیئے براباس کو چھوڑ دینا پسند کرے (۱۲) تب پیلاطوس نے جواب دیکے پھر اُنھیں کہا پس کیا چاھتے ھو کہ میں اُس سے کروں جسکو تم یہودیوں کا بادشاہ کہتے ھو (۱۳) وے پھر چِلائے کہ اُسے صلیب دے (۱۴) پیلاطوس نے اُنھیں کہا اُسنے کیا بُرائي کي ھی پر وے اَور بھي

چلائے کہ اُسے صلیب دے (۱۵) تب پیلاطوس نے یہہ چاہکے کہ لوگوں کو راضی کرے اُنکے لیئے براباس کو چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے مارکے حوالے کیا کہ مصلوب ہووے * (۱۶) اور سپاہی اُسکو دیوان‌خانے یعنی حاکم کی بارگاہ میں لے گئے اور اپنی ساری گروہ کو بُلاکے اِکٹھا کیا (۱۷) اور اُسے ارغوانی کپڑے پہنائے اور کانٹوں کا تاج گوندھکے اُسپر رکھا (۱۸) اور اُسے سلام کرنے لگے کہ ای یہودیوں کے بادشاہ سلام (۱۹) اور اُسکے سر پر سرکنڈے مارے اور اُسپر تھوکا اور گھٹنے ٹیککے اُسے سجدہ کیا (۲۰) اور جب اُس سے ٹھٹھا کر چکے تو ارغوانی کپڑے اُس سے اُتارے اور اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور لے گئے تاکہ اُسے تصلیب کریں * (۲۱) اور اُنھوں نے فلان شمعون قوریني کو جو سکندر اور روفس کا باپ تھا اور دیہات سے آکے اُدھر سے گذرا بیگار پکڑا کہ اُسکی صلیب اُٹھا لے چلے (۲۲) اور وے اُسے مقام گلگُتھا پر جسکا ترجمہ کھوپڑی کی جگہہ ھی لے گئے (۲۳) اور مُر مِلا ھوا شراب اُسے پینے کو دیا پر اُسنے نہ لیا (۲۴) اور اُنھوں نے اُسے تصلیب کرکے اُسکے کپڑے بانٹے اور اُنپر چٹھی ڈالی کہ کون کیا لے لے (۲۵) اور تیسری گھڑی تھی کہ اُنھوں نے اُسکو تصلیب کیا (۲۶) اور اُسکا تقصیرنامہ اُسکے اُوپر یوں لکھا گیا یہودیوں کا بادشاہ (۲۷) اور اُنھوں نے اُسکے ساتھہ دو چوڑ تصلیب کیئے ایک دھنے اور دوسرا بائیں (۲۸) تب پورا ھوا وہ نوشتہ جو کہتا ھی کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا * (۲۹) اور وے جو اِدھر اُدھر سے گذرتے تھے سر ھِلاکے اور یہہ کہکے اُسپر کفر بکتے تھے کہ واہ ای ھیکل کے ڈھانے اور تین دن میں بنانیوالے (۳۰) آپ کو بچا اور صلیب پر سے اُتر آ (۳۱) یونہیں سردار کاھنوں نے بھی آپس میں فقیہوں کے ساتھہ ٹھٹھا مارکے کہا اُسنے اَوروں کو بچایا آپ کو بچا نہیں سکتا (۳۲) بنی اِسرائیل کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اُتر آوے تاکہ ھم دیکھیں اور ایمان لاویں اور اُنھوں نے بھی جو اُسکے ساتھہ مصلوب ھوئے تھے اُسے ملامت کی * (۳۳) اور جب چھٹھی گھڑی ھوئی سارے ملک پر نویں گھڑی تک اندھیرا چھا گیا (۳۴) اور نویں گھڑی یسوع نے بڑی آواز سے چِلاکے کہا ایلی ایلی لما سبختانی جسکا ترجمہ یہہ ھی ای میرے خدا ای میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا (۳۵) اور

بعضوں نے اُنمیں سے جو وہاں کھڑے تھے یہہ سنکے کہا دیکھو اِلیا کو بُلاتا ھی
(۳۶) اور ایک نے دوڑکے اِسفنج کو سرکے سے بھر دیا اور سرکنڈے پر رکھکے اُسے
پلایا اور کہا ٹھہرو ھم دیکھیں کہ اِلیا اُسے اُتارنے آتا ھی (۳۷) پر یسوع نے
بڑي آواز سے چِلاکے جان دي * (۳۸) اور ھیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک
پھٹ گیا (۳۹) اور جب صوبہدار نے جو اُسکے مقابل کھڑا تھا اُسے یوں
چِلاتے اور جان دیتے دیکھا تو کہا کہ سچ مچ یہہ آدمي خدا کا بیٹا تھا
(۴۰) اور کئي عورتیں بھي دور سے دیکھہ رھي تھیں اُنمیں مریم مگدلیا اور
چھوٹے یعقوب اور یوسے کي ما اور سالومي تھیں (۴۱) اُنھوں نے بھي جب
وہ گلیل میں تھا اُسکي پیروي اور خدمت کي تھي اور اَور بہت عورتیں
جو اُسکے ساتھہ یروشلیم میں آئي تھیں * (۴۲) اور جب شام ھوئي
تو اِسلیئے کہ طیاري کا دن تھا جو سبت سے پہلا ھی (۴۳) ارمتیا کا یوسف
جو نامور مشیر اور خدا کي بادشاھت کا بھي منتظر تھا آیا اور جرأت کرکے
پیلاطوس کے پاس گیا اور یسوع کي لاش مانگي (۴۴) اور پیلاطوس نے
تعجب کیا کہ وہ مر چکا ھی اور صوبہدار کو بُلاکے اُس سے پوچھا کیا دیر
سے مر گیا (۴۵) اور صوبہدار سے تحقیق کرکے لاش یوسف کو بخش دي
(۴۶) اور اُسنے سوتي کپڑا مول لیا اور اُسے اُتارکے اُس کپڑے میں لپیٹا اور
ایک قبر میں جو چٹان میں کھودي گئي تھي رکھا اور قبر کے دروازے پر
ایک پتھر ڈھلکا دیا (۴۷) پر مریم مگدلیا اور یوسے کي ما مریم دیکھہ رھي
تھیں کہ وہ کہاں رکھا گیا *

سولھواں باب

(۱) اور جب سبت گذر گیا تھا مریم مگدلیا اور یعقوب کي ما مریم اور
سالومي نے خوشبوئیں مول لیں تاکہ آنکر اُسپر ملیں (۲) اور ھفتے کے پہلے
دن بہت سویرے سورج نکلتے ھي قبر پر آئیں (۳) اور آپس میں کہنے
لگیں کہ کون ھمارے لیئے پتھر کو قبر کے دروازے سے ڈھلکائیگا (۴) اور اُنھوں
نے نگاہ کرکے دیکھا کہ پتھر ڈھلکا ھی کیونکہ وہ بہت بھاري تھا (۵) اور قبر
میں جاکر ایک جوان کو جو سفید پوشاک پہنے تھا دھنے بیٹھا دیکھا اور

حیران ہوئیں (۶) پر اُسنے اُنھیں کہا حیران مت ہوؤ تم یسوع ناصري کو جو مصلوب ہوا ڈھونڈھتي ہو وہ جي اُٹھا ہی یہاں نہیں ہی دیکھو یہہ جگہہ جہاں اُنھوں نے اُسے رکھا تھا (۷) لیکن جاؤ اور اُسکے شاگردوں اور پطرس کو کہو کہ وہ تم سے آگے گلیل کو جاتا ہی وہاں اُسے دیکھوگے جیسا کہ اُسنے تمھیں کہا ہی (۸) اور وے جلد نکلکے قبر سے بھاگیں اور ہیبت اور حیرت نے اُنھیں لیا اور وے کسي کو کچھہ نہ بولیں کیونکہ ڈرتي تھیں * (۹) اور وہ ہفتے کے پہلے دن سویرے جي اُٹھکر پہلے مریم مگدلیا کو جس میں سے اُسنے سات دیو نکالے تھے دکھائي دیا (۱۰) اُسنے جاکے اُنھیں جو اُسکے ساتھي تھے اور اب اُسکے لیئے غم کرتے اور روتے تھے خبر دي (۱۱) اور وے سنکے کہ وہ جیتا اور اُسے دکھائي دیا ہی یقین نہ لائے * (۱۲) اُسکے بعد وہ اُنمیں سے دو کو راہ میں جب دیہات کو جاتے تھے دوسري صورت میں دکھائي دیا (۱۳) اور اُنھوں نے جاکے باقیوں کو خبر دي پر وے اُنپر یقین نہ لائے * (۱۴) آخر گیارھوں کو جب کھانے بیٹھے تھے دکھائي دیا اور اُنکي بےایماني اور سخت‌دلي پر ملامت کي کہ وے اُنپر جنھوں نے اُسکو جي اُٹھا ہوا دیکھا تھا یقین نہ لائے تھے * (۱۵) اور اُسنے اُنھیں کہا تم تمام دنیا میں جاکے ہر مخلوق کو انجیل کي منادي کرو (۱۶) جو کوئي ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ہی نجات پائیگا پر جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا فتوی ہوگا (۱۷) پر ایمان لانیوالوں کے ساتھہ یے علامتیں ہونگي کہ میرے نام سے دیووں کو نکالینگے اور نئي زبانیں بولینگے (۱۸) سانپوں کو اُٹھا لینگے اور اگر کوئي مُہلک چیز پیئینگے اُنھیں ضرر نہوگا بیماروں پر ہاتھہ رکھینگے اور وے چنگے ہو جائینگے * (۱۹) غرض خداوند اُنسے گفتگو کرنے کے بعد آسمان پر اُٹھایا گیا اور خدا کے دھنے بیٹھا (۲۰) پر وے باہر جاکے ہر جگہہ منادي کرنے لگے اور خداوند اُنکي مدد کرتا اور کلام کو معجزوں کے وسیلے جو اُسکے ہمراہ تھے ثابت کرتا تھا * آمین *

لوقا کي انجيل

پہلا باب

ازبسکہ بہتوں نے اختیار کیا کہ اُن چیزوں کو جو ہمارے درمیان واقع ہوئیں بیان کریں (۲) جیسا کہ اُنھوں نے جو شروع سے دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے اُنھیں ہمکو سونپا (۳) میں نے بھي مناسب جانا کہ سب کو سِرے سے بہ کوشش دریافت کرکے تیرے لیئے ای فاضل تھیوفلس ترتیب سے لکھوں (۴) تاکہ تو اُن باتوں کي سچائي جنکي تونے تعلیم پائي ھی جانے * * (۵) یہودیہ کے بادشاہ ھیرودس کے دنوں میں ابیا کي باري داري سے ذکریا نام ایک کاھن تھا اور اُسکي جورو ھارون کي بیٹیوں میں سے تھي اور اُسکا نام الیسبات تھا (۶) اور وے دونوں خدا کے حضور راستکار اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں پر بے عیب چلنیوالے تھے (۷) اور اُنکے لڑکا نہ تھا کیونکہ الیسبات بانجھہ تھي اور دونوں عمر رسیدہ تھے * (۸) اور ایسا ھوا کہ جب وہ خدا کے حضور اپنے فرقے کي باري پر کاھن کا کار و بار کرتا تھا (۹) کاھنوں کے دستور کے موافق اُسکي چٹھي نکلي کہ خداوند کي ھیکل میں جاکے بخور جلاوے (۱۰) اور لوگوں کي ساري جماعت بخور جلاتے وقت باھر دعا مانگ رھي تھي (۱۱) تب اُسکو خداوند کا فرشتہ مذبح بخور کي دھني طرف کھڑا ھوا دکھائي دیا (۱۲) اور ذکریا دیکھکر گھبرایا اور ڈر اُسپر غالب ھوا (۱۳) پر فرشتے نے اُسکو کہا ای ذکریا مت ڈر کیونکہ تیري دعا سني گئي اور تیري جورو الیسبات تیرے لیئے ایک بیٹا جنیگي اور تو اُسکا نام یوحنا رکھنا (۱۴) اور تجھے خوشي و خرمي

هوگي اور بہتيرے اُسکي پيدايش سے خوش هونگے (۱۵) کيونکہ وہ خداوند
کے حضور بزرگ هوگا اور شراب اور کوئي نشہ نہ پيئيگا اور اپني ما کے
پيٹ هي سے روح‌القدس سے بھر جائيگا (۱۶) اور بني اِسرائيل ميں سے
بہتوں کو خداوند اُنکے خدا کي طرف پھيريگا (۱۷) اور وہ اُسکے آگے اِلیا
کي روح اور قوت ميں چليگا کہ باپوں کے دل لڑکوں کي طرف اور نافرمانوں
کو راستبازوں کي دانائي ميں پھيرے اور خداوند کے ليئے ايک مستعد قوم
طيار کرے (۱۸) اور ذکريا نے فرشتے کو کہا ميں کاهے سے يہہ جانوں کيونکہ
ميں بوڑھا هوں اور ميري جورو عمررسيدہ هی (۱۹) اور فرشتے نے جواب
ديکے اُسے کہا ميں گبرئيل هوں جو خدا کے حضور کھڑا رهتا اور بھيجا
گيا هوں کہ تجھہ سے بولوں اور يہہ خوشخبري تجھے دوں (۲۰) اور ديکھہ
تو گونگا هو جائيگا اور جس دن تک يہہ نہو لے بولنے پر قادر نہوگا اِسليئے
کہ تو ميري باتوں پر جو اپنے وقت پر پوري هونگي يقين نلايا (۲۱) اور
لوگ ذکريا کي راہ ديکھتے اور تعجب کرتے تھے کہ وہ هيکل ميں ديرکرتا
هی (۲۲) جب باهر آيا اُنسے بول نسکا اور وے جان گئے کہ اُسنے هيکل
ميں رويا ديکھا تھا اور اُسنے اُنسے اشارہ کيا اور گونگا رہ گيا * (۲۳) اور ايسا
هوا کہ جب اُسکي خدمت کے دن پورے هوئے وہ اپنے گھر گيا (۲۴) اور اُن
دنوں کے بعد اُسکي جورو اليسبات حامله هوئي اور اُسنے پانچ مہينے تک
اپنے تئيں يہہ کہکے چھپايا (۲۵) کہ خداوند نے اِن دنوں ميں کہ مجھہ پر
نظر کي ميرے ساتھہ ايسا سلوک کيا تاکہ آدميوں ميں ميري شرمندگي دفع
کرے * (۲۶) اور چھٹے مہينے گبرئيل فرشتہ خدا کي طرف سے ناصرہ نام
گليل کے ايک شہر ميں بھيجا گيا (۲۷) ايک کنواري کے پاس جسکي يوسف
نام ايک مرد سے جو داؤد کے گھرانے سے تھا منگني هوئي تھي اور کنواري
کا نام مريم تھا (۲۸) اور فرشتے نے اُس پاس بھيتر آکے کہا ای مقبولہ
سلام خداوند تيرے ساتھہ تو عورتوں ميں مبارک هی (۲۹) وہ اُسے ديکھکر
اُسکي باتوں سے گھبرائي اور سوچنے لگي کہ يہہ کيسا سلام هی . (۳۰) اور
فرشتے نے اُسے کہا ای مريم مت ڈر کيونکہ تو نے خدا کے نزديک فضل پايا
(۳۱) اور ديکھہ تو حامله هوگي اور بيٹا جنيگي اور اُسکا نام يسوع رکھنا

(۳۲) وہ بزرگ ہوگا اور خدائے تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا اور خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا (۳۳) اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے پر بادشاہت کریگا اور اُسکی بادشاہت کا آخر نہوگا * (۳۴) تب مریم نے فرشتے کو کہا یہہ کیونکر ہوگا درحالیکہ میں مرد کو نہیں جانتی (۳۵) اور فرشتے نے جواب دیکے اُسے کہا کہ روح‌القدس تجھہ پر اُتریگی اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کا تجھہ پر سایہ ہوگا اِس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا (۳۶) اور دیکھہ تیری رشتہ‌دار الیسبات کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونیوالا ہی اور یہہ اُسکا جو بانجھہ کہلاتی تھی چھٹا مہینا ہی (۳۷) کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی بات اَن ہونی نہیں (۳۸) اور مریم نے کہا دیکھہ خداوند کی باندی میرے لیئے تیرے کہنے کے موافق ہووے اور فرشتہ اُسکے پاس سے چلا گیا * (۳۹) اور اُنھیں دنوں مریم اُٹھکر جلدی سے کوھستان میں یہودا کے ایک شہر کو گئی (۴۰) اور ذکریا کے گھر میں داخل ہوکے الیسبات کو سلام کیا (۴۱) اور ایسا ہوا کہ جونہیں الیسبات نے مریم کا سلام سنا لڑکا اُسکے پیٹ میں اُچھل پڑا اور الیسبات روح‌القدس سے بھر گئی (۴۲) اور بلند آواز سے پکارکے بولی کہ تو عورتوں میں مبارک اور تیرے پیٹ کا پھل مبارک ہی (۴۳) اور میرے لیئے یہہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ما مجھہ پاس آئی (۴۴) کہ دیکھہ جونہیں تیرے سلام کی آواز میرے کانوں میں پہنچی لڑکا میرے پیٹ میں خوشی سے اُچھل پڑا (۴۵) اور مبارک ہی تو جو ایمان لائی کہ یے باتیں جو خداوند کی طرف سے تجھے کہی گئیں پوری ہونگی * (۴۶) اور مریم نے کہا کہ میری جان خداوند کی بڑائی کرتی ہی (۴۷) اور میری روح میرے نجات دینیوالے خدا سے خوش ہوئی (۴۸) کہ اُسنے اپنی باندی کی عاجزی پر نظر کی اِسلیئے دیکھہ اب سے ہر زمانے کے لوگ مجھکو مبارک کہینگے (۴۹) کیونکہ اُسنے جو قادر ہی مجھہ پر بڑا احسان کیا اور اُسکا نام پاک ہی (۵۰) اور اُسکا رحم اُنپر جو اُس سے ڈرتے ہیں پشت در پشت ہی (۵۱) اُسنے اپنے بازو سے زور دکھایا اُنکو جو اپنے دل کے خیال میں اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں پریشان کیا (۵۲) قدرت والوں کو تخت سے گرا دیا اور غریبوں کو بلند کیا

(۵۳) بھوکھوں کو اچھي چیزوں سے سیر کیا اور دولتمندوں کو خالي ھاتھہ
بھیجا (۵۴) اُسنے اپنے بندے اِسرائیل کو سنبھال لیا اُن رحمتوں کو یاد کرکے
(۵۵) جو ابیرھام اور اُسکي اولاد پر ابد تک ھیں جیسا کہ اُسنے ھمارے
باپ دادوں کو کہا تھا (۵۶) اور مریم تین مہینے کے قریب اُسکے ساتھہ
رھي اور اپنے گھر کو پھري * (۵۷) اور الیسبات کے جننے کا وقت آ پہنچا
اور وہ بیٹا جني (۵۸) اور اُسکے پڑوسیوں اور رشتہداروں نے سنا کہ خداوند
نے اُسپر بڑي رحمت کي اور اُنھوں نے اُسکے ساتھہ خوشي منائي (۵۹) اور
یوں ھوا کہ وے آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کرنے آئے اور اُسکا نام ذکریا جو
اُسکے باپ کا تھا رکھنے لگے (۶۰) پر اُسکي ما نے جواب دیکے کہا نہیں
بلکہ اُسکا نام یوحنا ھوگا (۶۱) اور اُنھوں نے اُسکو کہا کہ تیرے گھرانے
میں کسي کا یہہ نام نہیں (۶۲) تب اُنھوں نے اُسکے باپ کو اشارہ کیا
کہ وہ اُسکا کیا نام رکھا چاھتا ھی (۶۳) اور اُسنے تختي منگاکے لکھا اور کہا
کہ یوحنا اُسکا نام ھی اور سبھوں نے تعجب کیا (۶۴) اور اُسي دم اُسکا مُنہہ
اور زبان کُھل گئي اور وہ بولنے اور خدا کي ستایش کرنے لگا (۶۵) اور
سب پر جو اُسکے آس پاس رھتے تھے دھشت غالب ھوئي اور یہودیہ کے
تمام کوھستان میں اِن سب باتوں کا چرچا پھیل گیا (۶۶) اور سبھوں نے
جو سنتے تھے اپنے دل میں سوچکر کہا کہ یہہ کیسا لڑکا ھوگا اور خداوند
کا ھاتھہ اُسپر تھا * (۶۷) اور اُسکا باپ ذکریا روح‌القدس سے بھر گیا اور نبوت
کرنے اور کہنے لگا (۶۸) حمد خداوند اِسرائیل کے خدا کي کیونکہ اُسنے اپنے
لوگوں پر کرم کي نظر کي اور اُنھیں چُھٹکارا دیا (۶۹) اور ھمارے لیئے نجات
کا سینگ اپنے بندے داؤد کے گھرانے میں کھڑا کیا (۷۰) جیسا اُسنے اپنے
پاک نبیوں کي زباني جو دنیا کے شروع سے ھوتے آئے کہا (۷۱) یعني
ھمیں ھمارے دشمنوں اور اُن سب کے ھاتھہ سے جو ھم سے کینہ رکھتے ھیں
نجات بخشي (۷۲) تاکہ ھمارے باپ دادوں پر رحم کرے اور اپنے پاک عہد
کو یاد رکھے (۷۳) اُس قسم کو جو اُسنے ھمارے باپ ابیرھام سے کھائي کہ
وہ ھمیں یہہ دیگا (۷۴) کہ اپنے دشمنوں کے ھاتھہ سے چھوٹکے (۷۵) عمر
بھر اُسکے آگے پاکیزگي اور سچائي سے بے خوف اُسکي بندگي کریں (۷۶) اور ای

ترکے تو خداے تعالیٰ کا نبي کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اُسکي راہیں طیار کرتا چلیگا (۷۷) کہ اُسکے لوگوں کو نجات کي خبر دیوے جس سے اُنکے گناہوں کي معافي ہووے (۷۸) جو ہمارے خدا کي مرحمت و رحمت سے ہی جسکے سبب صبح کي روشني بلندي سے ہم پر پہنچي (۷۹) تاکہ اُنکو جو اندھیرے اور موت کے سائے میں بیٹھے ہیں روشن کرے اور ہمارے قدموں کو سلامتي کي راہ میں لے چلے * (۸۰) اور لڑکا بڑھتا اور روح میں قوت پاتا گیا اور اپنے تئیں اِسرائیل پر ظاہر کرنیکے دن تک جنگل میں رہا *

دوسرا باب

(۱) اور اُن دنوں میں یوں ہوا کہ قیصر اگوسطوس کا حکم نکلا کہ ہر بستي کے لوگوں کے نام لکھے جائیں (۲) یہہ پہلي اِسم نویسي سوریا کے حاکم قورنیوس کے وقت میں ہوئي (۳) اور سب لوگ اپنے اپنے شہر میں نام لکھانے گئے (۴) تب یوسف بھي گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت‌لحم کہلاتا ہی گیا اِسلیئے کہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا (۵) تاکہ اپني منگیتر جورو مریم کے ساتھہ جو حاملہ تھي نام لکھاوے (۶) اور ایسا ہوا کہ جب وے وہاں تھے اُسکے جننے کے دن پورے ہوئے (۷) اور اپنا پہلوٹا بیٹا جني اور اُسکو کپڑے میں لپیٹا اور چرني میں رکھا اِسلیئے کہ اُنکو سرا میں جگہہ نہ مِلي * (۸) اور اُس ملک میں گڈریے تھے جو میدان میں رہتے اور رات کو باري باري اپنے گلے کي نگہباني کرتے تھے (۹) اور دیکھو خداوند کا فرشتہ اُن پاس آیا اور خداوند کا جلال اُنکے چوگرد چمکا اور وے نہایت ڈر گئے (۱۰) اور فرشتے نے اُنھیں کہا مت ڈرو کیونکہ دیکھو میں تمھیں بڑي خوشي کي خبر جو سب لوگوں کے واسطے ہوگي دیتا ہوں (۱۱) کہ آج داؤد کے شہر میں تمھارے لیئے نجات دینیوالا پیدا ہوا جو مسیح خداوند ہی (۱۲) اور تمھارے لیئے یہہ پتا ہی کہ تم اُس لڑکے کو کپڑے میں لپٹا چرني میں رکھا پاؤگے (۱۳) اور ایکبارگي اُس فرشتے کے ساتھہ آسماني لشکر کي ایک گروہ خدا کي تعریف کرتي اور یہہ کہتي ظاہر ہوئي (۱۴) کہ خدا کو عالم بالا

(۵۳) بھوکھوں کو اچھي چیزوں سے سیر کیا اور دولتمندوں کو خالي ھاتھہ
بھیجا (۵۴) اُسنے اپنے بندے اِسرائیل کو سنبھال لیا اُن رحمتوں کو یاد کرکے
(۵۵) جو ابیرھام اور اُسکي اولاد پر ابد تک ھیں جیسا کہ اُسنے ھمارے
باپ دادوں کو کہا تھا (۵۶) اور مریم تین مہینے کے قریب اُسکے ساتھہ
رھي اور اپنے گھر کو پھري * (۵۷) اور الیسبات کے جننے کا وقت آ پہنچا
اور وہ بیٹا جني (۵۸) اور اُسکے پڑوسیوں اور رشتہداروں نے سنا کہ خداوند
نے اُسپر بڑي رحمت کي اور اُنھوں نے اُسکے ساتھہ خوشي منائي (۵۹) اور
یوں ھوا کہ وے آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کرنے آئے اور اُسکا نام ذکریا جو
اُسکے باپ کا تھا رکھنے لگے (۶۰) پر اُسکي ما نے جواب دیکے کہا نہیں
بلکہ اُسکا نام یوحنا ھوگا (۶۱) اور اُنھوں نے اُسکو کہا کہ تیرے گھرانے
میں کسي کا یہہ نام نہیں (۶۲) تب اُنھوں نے اُسکے باپ کو اشارہ کیا
کہ وہ اُسکا کیا نام رکھا چاھتا ھی (۶۳) اور اُسنے تختي منگاکے لکھا اور کہا
کہ یوحنا اُسکا نام ھی اور سبھوں نے تعجب کیا (۶۴) اور اُسي دم اُسکا مُنہہ
اور زبان کُھل گئي اور وہ بولنے اور خدا کي ستایش کرنے لگا (۶۵) اور
سب پر جو اُسکے آس پاس رھتے تھے دھشت غالب ھوئي اور یہودیہ کے
تمام کوھستان میں اِن سب باتوں کا چرچا پھیل گیا (۶۶) اور سبھوں نے
جو سنتے تھے اپنے دل میں سوچکر کہا کہ یہہ کیسا لڑکا ھوگا اور خداوند
کا ھاتھہ اُسپر تھا * (۶۷) اور اُسکا باپ ذکریا روح‌القدس سے بھر گیا اور نبوت
کرنے اور کہنے لگا (۶۸) حمد خداوند اِسرائیل کے خدا کي کیونکہ اُسنے اپنے
لوگوں پر کرم کي نظر کي اور اُنھیں چُھٹکارا دیا (۶۹) اور ھمارے لیئے نجات
کا سینگ اپنے بندے داؤد کے گھرانے میں کھڑا کیا (۷۰) جیسا اُسنے اپنے
پاک نبیوں کي زباني جو دنیا کے شروع سے ھوتے آئے کہا (۷۱) یعني
ھمیں ھمارے دشمنوں اور اُن سب کے ھاتھہ سے جو ھم سے کینہ رکھتے ھیں
نجات بخشي (۷۲) تاکہ ھمارے باپ دادوں پر رحم کرے اور اپنے پاک عہد
کو یاد رکھے (۷۳) اُس قسم کو جو اُسنے ھمارے باپ ابیرھام سے کھائي کہ
وہ ھمیں یہہ دیگا (۷۴) کہ اپنے دشمنوں کے ھاتھہ سے چھوٹکے (۷۵) عمر
بھر اُسکے آگے پاکیزگي اور سچائي سے بے خوف اُسکي بندگي کریں (۷۶) اور ای

لڑکے تو خداے تعالیٰ کا نبي کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اُسکي راہیں طیار کرتا چلیگا (۷۷) کہ اُسکے لوگوں کو نجات کي خبر دیوے جس سے اُنکے گناہوں کي معافي ہووے (۷۸) جو ہمارے خدا کي مرحمت و رحمت سے ہی جسکے سبب صبح کي روشني بلندي سے ہم پر پہنچي (۷۹) تاکہ اُنکو جو اندھیرے اور موت کے سائے میں بیٹھے ہیں روشن کرے اور ہمارے قدموں کو سلامتي کي راہ میں لے چلے * (۸۰) اور لڑکا بڑھتا اور روح میں قوت پاتا گیا اور اپنے تئیں اِسرائیل پر ظاہر کرنیکے دن تک جنگل میں رہا *

دوسرا باب

(۱) اور اُن دنوں میں یوں ہوا کہ قیصر اگوسطوس کا حکم نکلا کہ ہر بستي کے لوگوں کے نام لکھے جائیں (۲) یہہ پہلي اِسم نویسي سوریا کے حاکم قورنیوس کے وقت میں ہوئي (۳) اور سب لوگ اپنے اپنے شہر میں نام لکھانے گئے (۴) تب یوسف بھي گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت‌لحم کہلاتا ہی گیا اِسلیئے کہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا (۵) تاکہ اپني منگیتر جورو مریم کے ساتھہ جو حاملہ تھي نام لکھاوے (۶) اور ایسا ہوا کہ جب وے وہاں تھے اُسکے جننے کے دن پورے ہوئے (۷) اور اپنا پہلوٹا بیٹا جني اور اُسکو کپڑے میں لپیٹا اور چرني میں رکھا اِسلیئے کہ اُنکو سرا میں جگہہ نہ مِلي * (۸) اور اُس ملک میں گڈریے تھے جو میدان میں رہتے اور رات کو باري باري اپنے گلے کي نگہباني کرتے تھے (۹) اور دیکھو خداوند کا فرشتہ اُن پاس آیا اور خداوند کا جلال اُنکے چوگرد چمکا اور وے نہایت ڈر گئے (۱۰) اور فرشتے نے اُنھیں کہا مت ڈرو کیونکہ دیکھو میں تمھیں بڑي خوشي کي خبر جو سب لوگوں کے واسطے ہوگي دیتا ہوں (۱۱) کہ آج داؤد کے شہر میں تمھارے لیئے نجات دینیوالا پیدا ہوا جو مسیح خداوند ہی (۱۲) اور تمھارے لیئے یہہ پتا ہی کہ تم اُس لڑکے کو کپڑے میں لپٹا چرني میں رکھا پاؤگے (۱۳) اور ایکبارگي اُس فرشتے کے ساتھہ آسماني لشکر کي ایک گروہ خدا کي تعریف کرتي اور یہہ کہتي ظاہر ہوئي (۱۴) کہ خدا کو عالم بالا

میں ستایش اورزمین پرسلامتي اورآدمیوں سے رضامندي هووے * (۱۵) اورایسا هوا که جب فرشتے اُنکے پاس سے آسمان پرگئے تھے گڈریوں نے ایک دوسرے کو کہا که آؤ بیت‌لحم کو چلیں اور اِس بات کو جو هوئي جسکي خداوند نے همکو خبر دي هی دیکھیں (۱۶) اور جلد آئے اور مریم اور یوسف کو اور لڑکے کو چرني میں رکھا پایا (۱۷) اور دیکھکے اُس بات کو جو لڑکے کے حق میں اُسے کہي گئي تھي مشہور کیا (۱۸) اور سب سننیوالوں نے اِن باتوں پر جو گڈریوں نے اُنکو کہیں تعجب کیا (۱۹) پر مریم نے اِن سب باتوں کو اپنے دل میں غور کرکے یاد رکھا (۲۰) اور گڈریے سب باتوں پر جو اُنھوں نے سنیں اور ویسي هي دیکھیں جیسا که اُنسے کہا گیا تھا خدا کي ستایش اور تعریف کرتے هوئے پھرے * (۲۱) اور جب آٹھ دن پورے هوئے که لڑکے کا ختنه هو اُسکا نام یسوع رکھا گیا جو فرشتے نے اُسکے پیٹ میں پڑنے سے پہلے رکھا تھا * (۲۲) اور جب اُسکے پاک هونے کے دن موسیٰ کي شریعت کے موافق پورے هوئے وے اُسکو یروشلیم میں لائے تاکه خداوند کے آگے حاضر کریں (۲۳) (جیسا که خداوند کي شریعت میں لکھا هی که هر پہلوٹا لڑکا خداوند کو نذر کیا جائیگا) (۲۴) اور خداوند کي شریعت کے حکم کے موافق قمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچے قربان کریں (۲۵) اور دیکھو یروشلیم میں شمعون نام ایک آدمي تھا اور وه آدمي راستکار اور دیندار اور اِسرائیل کي تسلي کا منتظر تھا اور روح‌القدس اُسپر تھي (۲۶) اور اُسکو روح‌القدس سے اِلهام هوا که جب تک خداوند کے مسیح کو ندیکھه لے موت کو نه دیکھیگا (۲۷) اور روح کي هدایت سے هیکل میں آیا اور جب ما باپ لڑکے یسوع کو اندر لائے تاکه اُسکے لیئے شریعت کے دستور پر عمل کریں (۲۸) اُسنے اُسے اپنے هاتھوں پر اُٹھا لیا اور خدا کي ستایش کي اور کہا (۲۹) که ای خداوند اب تو اپنے بندے کو اپنے قول کے موافق سلامتي سے رخصت دیتا هی (۳۰) که میري آنکھوں نے تیري نجات دیکھي (۳۱) جو تو نے سب قوموں کے آگے طیار کي هی (۳۲) اُمتوں کي روشني کے لیئے ایک نور اور اپني قوم اِسرائیل کے واسطے جلال (۳۳) اور یوسف اور یسوع کي ما نے اُن باتوں پر جو اُسکے حق میں کہي گئیں تعجب کیا (۳۴) اور شمعون نے اُنھیں برکت دي اور اُسکي

ما مریم کو کہا دیکھہ یہہ اِسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لیئے اور خلاف کہنے کے نشان کے واسطے رکھا ھی (۳۵) (اور تیري جان کے اندر بھي تلوار گذر جائیگي) تاکہ بہتوں کے دلوں کے خیال کُھل جائیں * (۳۶) اور اسر کے گھرانے سے حننہ نام فانوئیل کي بیٹي ایک نبیہ تھي وہ بہت عمر رسیدہ تھي اور اپنے کنوارےپن سے سات برس ایک خصم کے ساتھہ گذران کیئے گئي (۳۷) اور قریب چوراسي برس کي بیوہ تھي جو ھیکل سے جدا نہوئي اور روزہ رکھتي اور دعا مانگتي رات دن بندگي کرتي رھي (۳۸) اور اُسنے اُسي گھڑي آکر خداوند کا شکر کیا اور اُن سب سے جو یروشلیم میں چُھٹکارے کے منتظر تھے اُسکے حق میں باتیں کیں * (۳۹) اور جب وے خداوند کي شریعت کے موافق سب کچھہ کر چکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرہ کو پھر گئے (۴۰) اور لڑکا بڑھتا اور حکمت سے بھرکے روح میں قوت پاتا گیا اور خداوند کا فضل اُسپر تھا * * (۴۱) اور اُسکے ما باپ ھر برس عید فسح میں یروشلیم کو جاتے تھے (۴۲) اور جب وہ بارہ برس کا تھا وے عید کے دستور پر یروشلیم کو گئے (۴۳) اور جب اُن دنوں کو پورا کرکے پھرنے لگے لڑکا یسوع یروشلیم میں رہ گیا پر یوسف اور اُسکي ما نے نجانا (۴۴) بلکہ یہہ سمجھکے کہ قافلے میں ھی ایک منزل گئے اور اُسے رشتہداروں اور جان پہچانوں میں ڈھونڈھا (۴۵) اور نہ پاکر اُسکي تلاش میں یروشلیم کو پھرے (۴۶) اور ایسا ھوا کہ اُنھوں نے تین روز پیچھے اُسے ھیکل میں اُستادوں کے بیچ بیٹھے اور اُنکي سنتے اور اُنسے پوچھتے پایا (۴۷) اور سب جو اُسکي سنتے تھے اُسکي سمجھہ اور اُسکے جوابوں سے دنگ تھے (۴۸) اور وے اُسے دیکھکر حیران ھوئے اور اُسکي ما نے اُسکو کہا ای بیٹے کسلیئے تو نے ھم سے یہہ کیا دیکھہ تیرا باپ اور میں کُڑھتے ھوئے تجھے ڈھونڈھتے تھے (۴۹) اور اُسنے اُنکو کہا کیوں تم مجھے ڈھونڈھتے تھے کیا نہیں جانا کہ مجھے اُس میں ھونا چاھیئے جو میرے باپ کا ھی (۵۰) اور وے اِس بات کو جو اُسنے اُنھیں کہي نہ سمجھے (۵۱) اور وہ اُنکے ساتھہ روانہ ھوا اور ناصرۃ میں آیا اور اُنکے تابع رھا اور اُسکي ما نے یے سب باتیں اپنے دل میں رکھیں (۵۲) اور یسوع حکمت اور قد اور خدا کے اور آدمي کے نزدیک فضل میں بڑھتا گیا *

تیسرا باب

(۱) اب طبریوس قیصر کي بادشاهت کے پندرهویں برس جب پنطوس پیلاطوس یهودیه کا حاکم اور هیرودس گلیل کي چوتهائي کا اور اُسکا بهائي فیلپوس ایطوریه کي چوتهائي اور ظراخونیس کے ملک کا اور لِسانیاس ابیلیني کي چوتهائي کا سردار تها (۲) اور حننا اور قیافا سردار کاهن تهے خدا کا کلام جنگل میں ذکریا کے بیٹے یوحنا پر اُترا (۳) اور وہ یردن کے سارے گِردنواح میں آکے گناهوں کي معافي کے لیئے توبه کے بپتسما کي منادي کرتا تها (۴) جیسا اشعیا نبي کے کلاموں کي کتاب میں لکها هی که جنگل میں پکارنیوالے کي آواز هی که خداوند کي راه طیار کرو اور اُسکے راستوں کو سیدها بناؤ (۵) هر درا بهرا جائیگا اور هر پهاڑ اور ٹیله پست کیا جائیگا اور جو ٹیڑها هی سیدها اور جو بیهڑ هی هموار راسته بنیگا (۶) اور هر جسم خدا کي نجات دیکهیگا * (۷) پس اُسنے لوگوں کو جو اُس سے بپتسما پانے کے لیئے نکلے تهے کہا ای سانپوں کے بچو تمهیں آنیوالے غضب سے بهاگنا کسنے بتایا (۸) پس توبه کے لائق پهل لاؤ اور اپنے جي میں مت کهو که ابیرهام همارا باپ هی کیونکه میں تمهیں کهتا هوں که خدا اِن پتهروں سے ابیرهام کے لیئے اولاد پیدا کر سکتا هی (۹) اور اب درختوں کي جڑ پر کلهاڑا بهي رکها هی پس هر درخت جو اچهے پهل نهیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا هی (۱۰) اور لوگوں نے اُس سے پوچها اور کہا پس هم کیا کریں (۱۱) اُسنے جواب دیکے اُنهیں کہا که جسکے دو کُرتے هیں اُسکو جسکے پاس نهیں هی بانٹ دے اور جسکے پاس کهانے کو هی ایسا هي کرے (۱۲) تب خراج‌گیر بهي بپتسما پانے آئے اور اُسکو کہا که ای اُستاد هم کیا کریں (۱۳) اُسنے اُنکو کہا اُس سے زیاده جو تمهارے لیئے مقرر هی مت لو (۱۴) اور سپاهیوں نے بهي اُس سے پوچها اور کہا که هم کیا کریں اُسنے اُنهیں کہا کسي پر ظلم مت کرو اور نه دغا دو اور اپنے روزینے پر راضي رهو * (۱۵) پر جب لوگ سوچتے اور سب اپنے دلوں میں یوحنا کي بابت خیال

کرتے تھے کہ کیا وہ مسیح ھی (۱۶) یوحنا نے سبھوں کو جواب دیا اور کہا میں تو پانی سے تمھیں بپتسما دیتا ھوں پر ایک مجھہ سے زورآور آتا ھی جسکی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں ھوں وہ تمھیں روح‌القدس اور آگ سے بپتسما دیگا (۱۷) اُسکا سوپ اُسکے ھاتھہ میں ھی اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور گیہوں کو اپنے کھتے میں جمع کریگا پر بھوسے کو اُس آگ میں جو نہیں بُجھتی جلاویگا (۱۸) پس وہ لوگوں کو بہت اَور نصیحت کرتا اور خوشخبری دیتا رھا (۱۹) پر ھیرودس چوتھائی کے حاکم نے اپنے بھائی فیلپوس کی جورو ھیرودیا کے سبب اور سب بُرائیوں کے لیئے جو ھیرودس نے کیں یوحنا سے ملامت اُٹھاکے (۲۰) سب کے علاوہ یہہ بھی کیا کہ اُسکو قید رکھا * (۲۱) اور ایسا ھوا کہ جب سب لوگ بپتسما پا چکے تھے اور یسوع بھی بپتسما پاکر دعا مانگ رھا تھا آسمان کُھل گیا (۲۲) اور روح‌القدس جسم کی صورت میں کبوتر کی مانند اُسپر اُتری اور آسمان سے آواز یہہ بولتی آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ھی تجھہ سے میں راضی ھوں * (۲۳) اور یسوع برس تیس ایک کا ھونے لگا اور (جیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یوسف کا بیٹا تھا یوسف ھیلی کا (۲۴) ھیلی متتھات کا متتھات لیوئی کا لیوئی ملخی کا ملخی یانا کا یانا یوسف کا (۲۵) یوسف متھاتیاس کا متھاتیاس عاموس کا عاموس ناؤم کا ناؤم اِسلی کا اِسلی نگائی کا (۲۶) نگائی ماؤت کا ماؤت متھاتیاس کا متھاتیاس سمائی کا سمائی یوسف کا یوسف یہودا کا (۲۷) یہودا یوحنا کا یوحنا رصا کا رصا زروبابل کا زروبابل سلاتھیئیل کا سلاتھیئیل نیری کا (۲۸) نیری ملخی کا ملخی اَدّی کا اَدّی کوصام کا کوصام المودام کا المودام آئیر کا (۲۹) آئیر یوسس کا یوسس اِلیعزر کا اِلیعزر یوریم کا یوریم متتھات کا متتھات لیوئی کا (۳۰) لیوئی شمعون کا شمعون یہودا کا یہودا یوسف کا یوسف یونان کا یونان ایلیاقیم کا (۳۱) ایلیاقیم میلیا کا میلیا مائینان کا مائینان مطاتھا کا مطاتھا ناتھان کا ناتھان داؤد کا (۳۲) داؤد یسی کا یسی عوبید کا عوبید بوعاز کا بوعاز سلمون کا سلمون نعسون کا (۳۳) نعسون عمندآب کا عمندآب ارام کا ارام اسروم کا اسروم فارض کا فارض یہودا کا (۳۴) یہودا یعقوب کا یعقوب اِسحاق کا اِسحاق

ابیرھام کا ابیرھام تارا کا تارا ناحور کا (۳۵) ناحور ساروخ کا ساروخ راگو کا راگو فالک کا فالک ایبر کا ایبر صلا کا (۳۶) صلا قینان کا قینان ارفکسد کا ارفکسد سام کا سام نوح کا نوح لامخ کا (۳۷) لامخ متھوسلا کا متھوسلا خنوخ کا خنوخ یارد کا یارد ملالئیل کا ملالئیل قینان کا (۳۸) قینان انوس کا انوس سیت کا سیت آدم کا آدم خدا کا *

چوتھا باب

(۱) اور یسوع روح القدس سے بھرا ھوا یردن سے پھرا اور روح کی ھدایت سے جنگل میں گیا (۲) اور چالیس دن تک ابلیس سے آزمایا گیا اور اُن دنوں میں کچھہ نکھایا اور جب وے دن تمام ھوئے آخر کو بھوکھا ھوا (۳) اور ابلیس نے اُسے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ھی تو اِس پتھر کو کہہ کہ روٹی بن جاے (۴) اور یسوع نے اُسکو جواب دیا اور کہا لکھا ھی کہ آدمی فقط روٹی سے نہیں بلکہ خدا کی ھر بات سے جیتا ھی (۵) اور ابلیس نے اُسے ایک اُونچے پہاڑ پر لے جاکے دنیا کی ساری بادشاھتیں ایک دم میں اُسکو دکھائیں (۶) اور ابلیس نے اُسے کہا یہہ سارا اختیار اور اُنکی شان و شوکت تجھے دونگا کیونکہ مجھے سونپا گیا ھی اور جسکو چاھتا ھوں دیتا ھوں (۷) سو اگر تو میرے آگے سجدہ کرے تو سب تیرا ھوگا (۸) اور یسوع نے اُسے جواب دیکے کہا مجھہ سے دور ھو ای شیطان کیونکہ لکھا ھی کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی بندگی بجا لا (۹) اور وہ اُسے یروشلیم میں لے گیا اور ھیکل کے کنگورے پر کھڑا کیا اور اُسے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ھی تو اپنے تئیں یہاں سے نیچے گرا دے (۱۰) کیونکہ لکھا ھی کہ وہ تیرے لیئے اپنے فرشتوں کو حکم دیگا کہ تیری خبرداری کریں (۱۱) اور تجھے ھاتھوں پر اُٹھا لیں نہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھوکر لگے (۱۲) اور یسوع نے جواب دیکے اُس سے فرمایا کہ کہا گیا ھی تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما (۱۳) اور جب ابلیس سب آزمایش کر چکا ایک مدت تک اُس سے دور رھا * (۱۴) اور یسوع روح کی قوت میں گلیل

کو پھرا اور اُسکي شہرت سارے گِردنواح میں پھیل گئي (۱۵) اور وہ اُنکے
عبادتخانوں میں تعلیم دیتا تھا اور سب اُسکي تعریف کرتے تھے *
(۱۶) اور ناصرہ میں جہاں پرورش پائي تھي آیا اور اپنے دستور پر سبت
کے دن عبادتخانے میں گیا اور پڑھنے کو کھڑا ہوا (۱۷) اور اشعیا نبي کي
کتاب اُسکو دي گئي اور کتاب کھولکر وہ مقام پایا جہاں لکھا تھا (۱۸) کہ
خداوند کي روح مجھہ پر ہی اِسلیئے اُسنے مجھے ممسوح کیا کہ غریبوں کو
خوشخبري دوں مجھکو بھیجا ہی کہ دلشکستوں کو چنگا کروں قیدیوں کو
چھٹکارے اور اندھوں کو بینائي کي خبر سناؤں اور اُنھیں جو بیڑیوں سے
گھایل ہیں رھائي بخشوں (۱۹) اور خداوند کے سال مقبول کي منادي کروں
(۲۰) اور کتاب بند کرکے اور خادم کو دیکے بیٹھہ گیا اور سبھوں کي آنکھیں
جو عبادت خانے میں تھے اُسپر لگي تھیں (۲۱) تب وہ اُنھیں کہنے لگا کہ
آج یہہ نوشتہ تمھارے کانوں میں پورا ہوا (۲۲) اور سبھوں نے اُسپر گواھي
دي اور اُن لطیف باتوں پر جو اُسکے مُنہہ سے نکلتي تھیں تعجب کیا اور
کہا کیا یہہ یوسف کا بیٹا نہیں (۲۳) اور اُسنے اُنکو کہا تم یقیناً یہہ مثل
مجھہ پر کہوگے کہ ای حکیم اپنے تئیں چنگا کر جو کچھہ ہم نے سنا کہ
کفرناحم میں ہوا یہاں بھي اپنے وطن میں کر (۲۴) پر اُسنے کہا میں تمھیں
سچ کہتا ہوں کہ کوئي نبي اپنے وطن میں مقبول نہیں ہی (۲۵) لیکن
میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ اِلیا کے دنوں میں جب ساڑھے تین برس
آسمان بند رہا یہاں تک کہ ساري زمین میں بڑا کال پڑا بہت سي بیوائیں
اِسرائیل میں تھیں (۲۶) پر اِلیا اُنمیں سے کسي کے پاس نہ بھیجا گیا مگر
صیدا کے صرپتا میں ایک بیوہ کے پاس (۲۷) اور الیشع نبي کے وقت
اِسرائیل میں بہت سے کوڑھي تھے پر اُنمیں سے کوئي صاف نہوا مگر نعمان
سورياني (۲۸) اور سب جو عبادتخانے میں تھے اِن باتوں کو سنتے ھي
غصے سے بھر گئے (۲۹) اور اُٹھکے اُسکو شہر سے باھر نکالا اور اُس پہاڑ کے
کنارے تک جس پر اُنکا شہر بنا تھا لے گئے تاکہ اُسے گرا دیں (۳۰) پر وہ اُنکے
بیچ سے نکلکے چلا گیا * (۳۱) اور گلیل کے شہر کفرناحم میں آیا اور سبت کو
اُنھیں تعلیم دیتا تھا (۳۲) اور وے اُسکي تعلیم سے حیران ہوئے کیونکہ اُسکا

کلام قدرت کے ساتھہ تھا (۳۳) اور عبادت‌خانے میں ایک آدمي تھا جس میں ناپاک دیو کي روح تھي اور وہ بڑي آواز سے یہہ کہکے چلایا (۳۴) اہ یسوع ناصري ہمیں تجھہ سے کیا کام تو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہی میں تجھے جانتا ہوں کہ کون ہی خدا کا قدوس (۳۵) اور یسوع نے اُسے ڈانٹا اور کہا چُپ رہ اور اُس میں سے نکل جا اور دیو اُسے بیچ میں پٹککے اُس سے نکل گیا اور اُسکو ضرر نہ پہنچایا (۳۶) اور سب حیران ہوئے اور ایک دوسرے سے بات چیت کرکے بولا کہ یہہ کیا بات ہی کہ وہ اختیار اور قدرت سے ناپاک روحوں کو حکم دیتا ہی اور وے نکلتي ہیں (۳۷) اور اُسکي شہرت گِردنواح کي ہر جگہہ پھیل گئي * (۳۸) اور وہ اُٹھکر عبادت‌خانے سے شمعون کے گھر میں گیا اور شمعون کي ساس بڑي تپ میں گرفتار تھي اور اُنھوں نے اُسکے لیئے اُس سے عرض کي (۳۹) اور اُسنے اُسکے سرہانے کھڑے ہوکے تپ کو دھمکایا اور وہ اُتر گئي اور اُسنے في‌الفور اُٹھکے اُنکي خدمت کي (۴۰) اور جب سورج ڈوبا وے سب جنکے پاس مریض تھے جو طرح طرح کي بیماریوں میں گرفتار تھے اُنکو اُس پاس لائے اُسنے اُنمیں سے ہر ایک پر ہاتھہ رکھکر اُنھیں چنگا کیا (۴۱) اور دیو بھي بہتوں میں سے چلاتے اور یہہ کہتے نکل گئے کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہی اور اُسنے ڈانٹا اور اُنکو بولنے ندیا کیونکہ وے اُسے جانتے تھے کہ مسیح ہی * (۴۲) اور جب دن ہوا وہ نکلکر ویران جگہہ میں گیا اور لوگ اُسے ڈھونڈھتے ہوئے اُس پاس آئے اور اُسکو روکا کہ اُنکے پاس سے نجاوے (۴۳) پر اُسنے اُنکو کہا مجھے ضرور ہی کہ اَوْر شہروں کو بھي خدا کي بادشاہت کي خوشخبري دوں کیونکہ میں اِسي لیئے بھیجا گیا ہوں (۴۴) اور وہ گلیل کے عبادت‌خانوں میں منادي کرتا رہا *

پانچواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ لوگ خدا کا کلام سننے کو اُسپر گرے پڑتے تھے اور وہ گنیسرت کي جھیل کے کنارے کھڑا تھا (۲) اور اُسنے جھیل کے کنارے دو ناویں لگي دیکھیں پر مچھوے اُنپر سے اُترکے جال دھو رہے تھے (۳) اور اُسنے

اُن ناؤں میں سے ایک پر جو شمعون کي تھي چڑھکے اُس سے درخواست کي کہ کنارے سے ذرا ہٹا دے اور بیٹھکے لوگوں کو ناؤ پر سے تعلیم دینے لگا * (۴) اور جب کلام کرنے سے فارغ ہوا شمعون کو کہا گہرے میں لے چل اور شکار کے لیئے اپنے جال ڈالو (۵) اور شمعون نے جواب دیکے اُسے کہا ای اُستاد ہم نے ساري رات محنت کرکے کچھہ نہ پکڑا پر تیرے کہنے سے جال ڈالتا ہوں (۶) اور جب اُنھوں نے یہہ کیا تو مچھلیوں کا بڑا غول گھر آیا اور اُنکا جال پھٹنے لگا (۷) اور اُنھوں نے اپنے ساتھیوں کو جو دوسري ناؤ پر تھے اشارہ کیا کہ آکے اُنکي مدد کریں سو وے آئے اور دونوں ناویں یہاں تک بھریں کہ ڈوبنے لگیں (۸) شمعون پطرس یہہ دیکھکر یسوع کے پانوں پر گرا اور کہا ای خداوند میرے پاس سے جا کہ میں گنہگار آدمي ہوں (۹) کیونکہ اُن مچھلیوں کے ہاتھہ لگنے سے وہ اور اُسکے سب ساتھي حیران ہوئے اور ایسے ھي زبدي کے بیٹے یعقوب اور یوحنا بھي جو شمعون کے شریک تھے (۱۰) اور یسوع نے شمعون کو کہا مت ڈر اب سے تو آدمیوں کو شکار کریگا (۱۱) اور وے ناؤں کو کنارے پر لے آئے اور سب کچھہ چھوڑکے اُسکے پیچھے ہو لیئے * (۱۲) اور ایسا ہوا کہ وہ ایک شہر میں تھا اور دیکھو ایک مرد کوڑھہ سے بھرا وہاں تھا اور جب اُسنے یسوع کو دیکھا مُنہہ کے بل گرکے اُسکي منت کي اور کہا ای خداوند اگر تو چاہے تو مجھے صاف کر سکتا ہی (۱۳) اور اُسنے ہاتھہ بڑھاکے اُسے چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں تو صاف ہو اور وونہیں اُسکا کوڑھہ جاتا رہا (۱۴) اور اُسنے اُسے تاکید کي کہ کسي سے مت کہہ بلکہ جاکر اپنے تئیں کاہن کو دکھلا اور اپنے صاف ہونے کے لیئے نذر گذران جیسا کہ موسیٰ نے مقرر کیا ہی تاکہ اُنپر گواہي ہو (۱۵) لیکن اُسکا چرچا زیادہ پھیلا اور بہت لوگ جمع ہوئے کہ اُسکي سنیں اور اُسکے وسیلے اپني بیماریوں سے چنگے ہوویں (۱۶) پر وہ جنگلوں میں الگ جاتا اور دعا مانگتا تھا * * (۱۷) اور ایک دن ایسا ہوا کہ وہ تعلیم دے رہا تھا اور فریسي اور معلم جو گلیل اور یہودیہ کي ہر بستي اور یروشلیم سے آئے تھے بیٹھے تھے اور خداوند کي قوت اُنھیں چنگا کرنے کو موجود تھي (۱۸) اور دیکھو کئي مرد ایک آدمي کو جو فالج کا مارا تھا چارپائي

پر لائے اور چاہا کہ اُسے اندر لاکے اُسکے آگے رکھیں (۱۹) پر بھیڑ کے سبب اندر لے جانے کی راہ نہ پاکر کوٹھے پر چڑھ گئے اور اُسکو چھت میں سے چارپائی سمیت بیچ میں یسوع کے آگے لٹکا دیا (۲۰) اور اُسنے اُنکا ایمان دیکھکر اُسے کہا کہ اَی آدمی تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے (۲۱) تب فقیہ اور فریسی خیال کرنے لگے کہ یہہ کون ہی جو کفر بکتا ہی کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہی مگر صرف خدا (۲۲) پر یسوع نے اُنکے خیال جانکے جواب میں اُنکو کہا اپنے دلوں میں کیا خیال کرتے ہو (۲۳) کونسا آسان ہی کیا یہہ کہنا کہ تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے یا یہہ کہنا کہ اُٹھہ اور چل (۲۴) پر اِسلیئے کہ تم جانو کہ اِنسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہی اُسنے فالج کے مارے کو کہا میں تجھے کہتا ہوں اُٹھہ اور اپنی چارپائی اُٹھاکے اپنے گھر جا (۲۵) اور وہ فی‌الفور اُنکے آگے اُٹھکے اور اُسے جس پر پڑا تھا اُٹھاکر خدا کی ستایش کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا (۲۶) اور حیرت نے سبھوں کو لیا اور وے خدا کی ستایش کرنے لگے اور ڈر سے بھر گئے اور بولے کہ آج ہم نے عجیب ماجرا دیکھا * (۲۷) اور اُسکے بعد وہ باہر گیا اور لیوی نام ایک خراج‌گیر کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے ہو لے (۲۸) اور وہ سب کچھہ چھوڑکر اُٹھا اور اُسکے پیچھے ہو لیا (۲۹) اور لیوی نے اپنے گھر میں اُسکی بڑی ضیافت کی اور وہاں خراج‌گیروں اور اَوروں کی جو اُسکے سانھہ کھانے بیٹھے تھے بڑی بھیڑ تھی (۳۰) اور اُنکے فقیہوں اور فریسیوں نے اُسکے شاگردوں سے تکرار کی اور کہا تم کیوں خراج‌گیروں اور گنہگاروں کے سانھہ کھاتے پیتے ہو (۳۱) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا کہ تندرستوں کو حکیم کی حاجت نہیں بلکہ بیماروں کو (۳۲) میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لیئے بُلانے آیا ہوں * (۳۳) اور اُنھوں نے اُسکو کہا کہ یوحنا کے شاگرد کیوں اکثر روزہ رکھتے اور نماز کیا کرتے ہیں اور اُسی طرح فریسیوں کے بھی پر تیرے کھاتے پیتے ہیں (۳۴) اور اُسنے اُنھیں کہا کیا تم براتیوں کو جب تک دولھا اُنکے ساتھہ ہی روزہ رکھوا سکتے ہو (۳۵) پر دن آوینگے کہ دولھا اُنسے جدا کیا جائیگا تب اُنھیں دنوں میں روزہ رکھینگے * (۳۶) اور

اُسنے اُنسے تمثیل بھي کہي کہ کوئي نئے کپڑے کا پیوند پراني پوشاک پر نہیں لگاتا ھی نہیں تو نیا اُسکو پھاڑتا اور نئے کپڑے کا پیوند پرانے سے میل نہیں کھاتا ھی (۳۷) اور کوئي نئي شراب پراني مشکوں میں نہیں بھرتا ھی نہیں تو نئي شراب مشکوں کو پھاڑتي اور بہہ جاتي ھی اور مشکیں برباد ھوتي ھیں (۳۸) بلکہ نئي شراب نئي مشکوں میں رکھني چاھیئے تو دونوں بچي رھتي ھیں (۳۹) اور کوئي پراني پیکے فيالفور نئي نہیں چاھتا کیونکہ کہتا ھی کہ پراني بہتر ھی *

چھٹواں باب

(۱) اور دوسرے بڑے سبت کو یوں ھوا کہ وہ کھیتوں میں سے گذرا اور اُسکے شاگرد بالیں توڑنے اور ھاتھوں سے ملکر کھانے لگے (۲) تب بعضے فریسیوں نے اُنھیں کہا تم کیوں وہ کرتے ھو جو سبتوں کو کرنا روا نہیں (۳) اور یسوع نے جواب دیکے اُنکو کہا کیا تم نے نہیں پڑھا جو داؤد نے کیا جب وہ اور اُسکے ساتھي بھوکھے تھے (۴) کہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کي روٹیاں جنکا کھانا کاھنوں کے سوا کسي کو روا نہ تھا لیں اور کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھي دیں (۵) اور اُسنے اُنھیں کہا کہ اِنسان کا بیٹا سبت کا بھي خداوند ھی * (۶) پھر کسي اَور سبت کو بھي یوں ھوا کہ وہ عبادتخانے میں گیا اور تعلیم دینے لگا اور وھاں ایک آدمي تھا جسکا دھنا ھاتھہ سوکھا تھا (۷) تب فقیہ اور فریسي اُسکي گھات میں لگے تاکہ اگر سبت کو چنگا کرے تو اُسپر نالش کریں (۸) پر اُسنے اُنکے خیالوں کو جانکر اُس آدمي کو جسکا ھاتھہ سوکھا تھا کہا اُٹھہ اور بیچ میں کھڑا ھو اور وہ اُٹھہ کھڑا ھوا (۹) پس یسوع نے اُنکو کہا میں تم سے ایک بات پوچھتا ھوں سبت کو کیا کرنا روا ھی نیکي کرنا یا بدي جان بچانا یا مارنا (۱۰) اور سبھوں پر نظر کرکے اُس آدمي کو کہا اپنا ھاتھہ پھیلا اُسنے ایسا کیا اور اُسکا ھاتھہ دوسرے کي مانند چنگا ھو گیا (۱۱) تب وے دیوانگي سے بھر گئے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ ھم یسوع کے ساتھہ کیا کریں * * (۱۲) اور

اُن دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ پہاڑ پر دعا مانگنے گیا اور خدا سے دعا مانگنے
میں رات کاٹی (۱۳) اور جب دن ہوا اُسنے اپنے شاگردوں کو پاس بُلاکے
اُنمیں سے بارہ کو چُنا اور اُنکا نام رسول رکھا (۱۴) یعنی شمعون جسکا نام
پطرس بھی رکھا اور اُسکے بھائی اندریاس کو یعقوب اور یوحنا فیلپوس اور
برتولما (۱۵) متی اور تھوما حلفا کے بیٹے یعقوب کو اور شمعون جو زلوتس
کہلاتا تھا (۱٦) یعقوب کے بھائی یہودا اور یہودا اسکریوطی کو جو اُسکا
حوالے کرنیوالا بھی ہوا * (۱۷) اور اُنکے ساتھ اُترکے میدان میں کھڑا ہوا اور
اُسکے شاگردوں کی جماعت وہاں تھی اور لوگوں کی بڑی بھیڑ جو سارے
یہودیہ اور یروشلیم اور صور اور صیدا کے سمندر کے کنارے سے اُسکی سننے اور
اپنی بیماریوں سے چنگی ہونے کے لیئے اُس پاس آئی تھی (۱۸) اور وے بھی
جو ناپاک روحوں سے دکھ پاتے تھے آئے اور چنگے ہوئے (۱۹) اور سب لوگ
چاہتے تھے کہ اُسے چھوئیں کیونکہ قوت اُس سے نکلتی اور سب کو چنگا
کرتی تھی ** (۲۰) اور اُسنے اپنے شاگردوں پر نظر کرکے کہا مبارک تم جو
غریب ہو کیونکہ خدا کی بادشاہت تمہاری ہی (۲۱) مبارک تم جو اب
بھوکے ہو کیونکہ سیر ہوگے مبارک تم جو اب روتے ہو کیونکہ ہنسوگے
(۲۲) مبارک ہو تم جب آدمی اِنسان کے بیٹے کے سبب تم سے کینہ رکھیں
اور تمھیں نکال دیں اور لعن طعن کریں اور تمہارا نام بُرا ٹھہراکے نکالیں
(۲۳) اُس دن خوش ہوؤ اور خوشی سے اُچھلو اِسلیئے کہ دیکھو تمہارا اجر
آسمان پر بڑا ہی کیونکہ اُنکے باپ دادوں نے نبیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا
(۲۴) پر افسوس تم پر جو دولتمند ہو کیونکہ تم اپنی تسلی پا چکے
(۲۵) افسوس تم پر جو سیر ہو کیونکہ بھوکے ہوگے افسوس تم پر جو اب
ہنستے ہو کیونکہ غم کروگے اور روؤگے (۲٦) افسوس تم پر جب سب آدمی
تمھیں بھلا کہیں کیونکہ اُنکے باپ دادوں نے جھوٹے نبیوں کے ساتھ ایسا
ہی کیا * (۲۷) پر تمھیں جو سنتے ہو کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار
کرو جو تم سے کینہ رکھیں اُنکا بھلا کرو (۲۸) جو تم پر لعنت کریں اُنکے لیئے
برکت چاہو جو تمھیں ستاویں اُنکے لیئے دعا مانگو (۲۹) جو تیرے ایک
گال پر مارے دوسرا بھی پھیر دے اور جو تیری قبا لیوے کُرتا بھی لینے سے

منع مت کر (٣٠) هر کسي کو جو تجھہ سے مانگے دے اور اُس سے جو تیرا
مال لے لے پھر مت مانگ (٣١) اور جیسا تم چاھتے ھو کہ لوگ تم سے
کریں تم بھي اُنسے ویسا ھي کرو (٣٢) اور اگر تم اُنھیں جو تمھیں پیار کرتے
ھیں پیار کرو تو تمھارا کیا احسان ھی کیونکہ گنھگار بھي اپنے پیار کرنیوالوں کو
پیار کرتے ھیں (٣٣) اور اگر تم اُنکا جو تمھارا بھلا کرتے ھیں بھلا کرو تو تمھارا
کیا احسان ھی کہ گنھگار بھي یہي کرتے ھیں (٣٤) اور اگر تم اُنھیں جن
سے پھر پانے کي اُمید رکھتے ھو قرض دو تو تمھارا کیا احسان ھی کیونکہ
گنھگار بھي گنھگاروں کو قرض دیتے ھیں تاکہ ایسا ھي پھر پاویں (٣٥) پس
اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور پھر پانے کي اُمید نرکھکے بھلا کرو اور قرض دو
اور تمھارا اجر بڑا ھوگا اور تم خداے تعالیٰ کے فرزند ھوؤگے کیونکہ وہ ناشکروں
اور شریروں پر مہربان ھی (٣٦) پس رحیم ھو جیسا تمھارا باپ بھي رحیم
ھی (٣٧) اور الزام مت لگاؤ تو تم پر الزام لگایا نجائیگا مجرم مت ٹھہراؤ
تو تم مجرم نہ ٹھہرائے جاؤگے معاف کرو تو تم معاف کیئے جاؤگے (٣٨) دو
تو تمھیں دیا جائیگا اچھا پیمانہ داب داب اور ھلا ھلاکے اور مُنھامُنھہ
گرتا ھوا بھرکے تمھاري گود میں دینگے کیونکہ جس ناپ سے تم ناپتے ھو اُسي
سے تمھارے لیئے ناپا جائیگا * (٣٩) اور اُسنے اُنسے تمثیل کہي کہ کیا اندھا
اندھے کو راہ دکھا سکتا ھی کیا دونوں گڑھے میں نہ گرینگے (٤٠) شاگرد اپنے
اُستاد سے بڑا نہیں بلکہ ھر ایک جب طیار ھوا اپنے اُستاد سا ھوگا * (٤١) اور
تنکے کو جو تیرے بھائي کي آنکھہ میں ھی کیوں دیکھتا ھی لیکن شہتیر
پر جو تیري ھي آنکھہ میں ھی نظر نہیں کرتا (٤٢) یا کیونکر اپنے بھائي
کو کہہ سکتا ھی ای بھائي ٹھہر تنکے کو جو تیري آنکھہ میں ھی لا نکال
دوں پر شہتیر کو جو تیري آنکھہ میں ھی نہیں دیکھتا ای ریاکار پہلے
شہتیر اپني آنکھہ سے نکال تب تنکے کو جو تیرے بھائي کي آنکھہ میں
ھی اچھي طرح دیکھکے نکال سکیگا (٤٣) کیونکہ کوئي اچھا درخت نہیں
جو بُرا پھل لاوے اور نہ بُرا درخت جو اچھا پھل لاوے (٤٤) اِسلیئے ھر
درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ھی کیونکہ کانٹوں سے انجیر نہیں توڑتے
اور نہ بھٹکٹیا سے انگور (٤٥) اچھا آدمي اپنے دل کے اچھے خزانے سے اچھي

چیزیں نکالتا اور بُرا آدمي اپنے دل کے بُرے خزانے سے بُري چیزیں باهر لاتا هی کیونکه جو دل میں بهرا هی سو هي مُنهه پر آتا هی * (۴۶) اور کیوں مجهے خداوند خداوند کهتے هو اور جو میں کهتا هوں نهیں کرتے (۴۷) جو کوئي میرے پاس آتا اور میري باتیں سنتا اور اُنپر عمل کرتا هی میں تمهیں بتاتا هوں که وه کسکي مانند هی (۴۸) وه ایک آدمي کي مانند هی جسنے گهر بناتے هوئے گهرا کهودا اور نیو چٹان پر ڈالي جب طوفان آیا تو باڑهه اُس گهر پر زور سے گري پر اُسے هلا نه سکي کیونکه اُسکي نیو چٹان پر ڈالي گئي تهي (۴۹) پر وه جو سنتا اور عمل میں نهیں لاتا هی ایک آدمي کي مانند هی جسنے زمین پر بے نیو گهر بنایا اور باڑهه اُسپر زور سے گري اور وه فوراً گر پڑا اور اُس گهر کي بربادي بڑي هوئي *

ساتواں باب

(۱) اور جب وه لوگوں کو اپني ساري باتیں سنا چکا تو کفرناحم میں آیا (۲) اور کسي صوبه‌دار کا نوکر جو اُسکا بهت پیارا تها بیمار هوکر مرنے پر تها (۳) اُسنے یسوع کي خبر سنکے یهودیوں کے کئي بزرگوں کو اُس پاس بهیجا اور اُسکي منت کي که آکر اُسکے نوکر کو بچاوے (۴) اُنهوں نے یسوع کے پاس آکے اُسکي بهت هي منت کي اور کها که وه اِس لائق هی که تو اُسپر یهه احسان کرے (۵) کیونکه هماري قوم کو پیار کرتا اور همارے لیئے عبادت‌خانه بنایا هی (۶) تب یسوع اُنکے ساتهه چلا پر جب وه گهر سے دور نه تها صوبه‌دار نے دوستوں کو اُس پاس بهیجا اور اُسے کها ای خداوند تکلیف مت کر کیونکه میں اِس لائق نهیں که تو میري چهت تلے آوے (۷) اِسي سبب میں نے اپنے تئیں بهي تیرے پاس آنے کے لائق نجانا بلکه صرف بات هي کهه تو میرا چهوکرا چنگا هو جائیگا (۸) کیونکه میں بهي آدمي هوں جو دوسرے کے اختیار میں هوں اور سپاهي میرے حکم میں هیں اور جب ایک کو کهتا هوں جا تو وه جاتا هی اور دوسرے کو که آ تو وه آتا هی اور اپنے نوکر کو که یهه کر تو وه کرتا هی (۹) یسوع

نے یہہ سنکر اُسپر تعجب کیا اور پھرکے لوگوں کو جو اُسکے پیچھے آتے تھے کہا میں تمھیں کہتا ہوں کہ میں نے ایسا ایمان اِسرائیل میں بھي نہایا (۱۰) اور جب وے جو بھیجے گئے تھے گھر میں پھر آئے تو بیمار نوکر کو چنگا پایا* (۱۱) اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ وہ نایِن نام ایک شہر کو روانہ ہوا اور اُسکے اکثر شاگرد اور بہت لوگ اُسکے ہمراہ تھے (۱۲) جب شہر کے پھاٹک کے نزدیک پہنچا تو دیکھو ایک مُردے کو باہر لیئے جاتے تھے جو اپني ما کا اِکلوتا بیٹا تھا اور وہ بیوہ تھي اور شہر کے بہتیرے لوگ اُسکے ساتھہ تھے (۱۳) اور خداوند نے اُسکو دیکھکے اُسپر رحم کیا اور اُسے کہا مت رو (۱۴) اور پاس آکے تابوت کو چھوا اور اُٹھانیوالے کھڑے رہے اور اُسنے کہا ای جوان میں تجھے کہتا ہوں اُٹھہ (۱۵) اور مُردہ اُٹھہ بیٹھا اور بولنے لگا اور اُسنے اُسکي ما کو اُسے سونپا (۱۶) اور ڈر سبھوں پر غالب ہوا اور وے خدا کي ستایش کرکے بولے کہ بڑا نبي ہم میں اُٹھا اور خدا نے اپنے لوگوں پر نظر کي (۱۷) اور اُسکي یہہ بات سارے یہودیہ اور تمام گِردنواح میں پھیلي* (۱۸) اور یوحنا کے شاگردوں نے اُسے اِن سب باتوں کي خبر دي (۱۹) اور یوحنا نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بُلاکر یسوع کے پاس یہہ کہکے بھیجا کہ کیا آنیوالا تو ھي ھی یا ھم دوسرے کي راہ تکیں (۲۰) اُن مردوں نے اُس کے پاس آکے کہا یوحنا بپتسما دینیوالے نے ھمیں تیرے پاس یہہ کہکر بھیجا ھی کہ کیا آنیوالا تو ھي ھی یا ھم دوسرے کي راہ تکیں (۲۱) اور اُسي گھڑي اُسنے بہتوں کو بیماریوں اور بلاؤں اور بُري روحوں سے چنگا کیا اور بہت اندھوں کو بینائي بخشي (۲۲) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا کہ جاکے جو کچھہ تم نے دیکھا اور سنا ھی یوحنا سے بیان کرو کہ اندھے دیکھتے ھیں لنگڑے چلتے ھیں کوڑھي صاف ھوتے ھیں بہرے سنتے ھیں مُردے جي اُٹھتے ھیں غریبوں کو خوشخبري سنائي جاتي ھی (۲۳) اور مبارک وہ ھی جو میري بابت ٹھوکر نکھاوے* (۲۴) پر جب یوحنا کے قاصد چلے گئے تھے تب یسوع یوحنا کي بابت لوگوں سے کہنے لگا کہ تم کیا دیکھنے جنگل میں گئے کیا سرکنڈا جو ھوا سے ھلتا ھی (۲۵) پھر کیا دیکھنے گئے کیا ایک مرد جو مہین کپڑے پہنے ھي دیکھو جو تجفہ پوشاک پہنتے اور

عیش و عشرت میں گذران کرتے ہیں بادشاہي محلوں میں ہیں (۲۶) پھر تم کیا دیکھنے گئے کیا نبي ہاں میں تمھیں کہتا ہوں بلکہ نبي سے بڑا (۲۷) یہہ وھي ھی جسکي بابت لکھا ھی کہ دیکھہ میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ھوں جو تیري راہ تیرے آگے طیار کریگا (۲۸) کیونکہ میں تمھیں کہتا ھوں کہ اُنمیں جو عورتوں سے پیدا ھوئے کوئي نبي یوحنا بپتسما دینیوالے سے بڑا نہیں لیکن جو خدا کي بادشاھت میں چھوٹا ھی اُس سے بڑا ھی * (۲۹) اور سب لوگوں نے یہہ سنکے اور خراج‌گیروں نے خدا کي تصدیق کي اور یوحنا کا بپتسما لیا (۳۰) پر فریسیوں اور شریعت کے حکیموں نے اپنے خلاف پر خدا کے اِرادے کو ٹال دیا اور اُس سے بپتسما نہ لیا * (۳۱) اور خداوند نے کہا پس اِس زمانے کے آدمیوں کو کس سے تشبیہ دوں اور وے کسکي مانند ھیں (۳۲) وے لڑکوں کي مانند ھیں جو بازار میں بیٹھکے ایک دوسرے کو پکارتے اور کہتے ھیں کہ ھم نے تمھارے لیئے بانسلي بجائي اور تم نہ ناچے ھم نے تمھارے لیئے ماتم کیا اور تم نہ روئے (۳۳) کیونکہ یوحنا بپتسما دینیوالا نہ روٹي کھاتا نہ شراب پیتا آیا اور تم کہتے ھو کہ اُسپر دیو ھی (۳۴) اِنسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ھو کہ دیکھو کھاؤ اور شرابي خراج‌گیروں اور گنہگاروں کا دوست (۳۵) اور حکمت اپنے سب فرزندوں سے تصدیق کي جاتي ھی * (۳۶) اور فریسیوں میں سے ایک نے اُس سے عرض کي کہ میرے ساتھہ کھا اور وہ فریسي کے گھر جاکے کھانے بیٹھا (۳۷) اور دیکھو اُس شہر میں ایک عورت جو گنہگار تھي یہہ جانکے کہ وہ فریسي کے گھر میں کھانے بیٹھا ھی سنگ مرمر کے عطردان میں عطر لائي (۳۸) اور پیچھے اُسکے پانوں پاس روتي ھوئي کھڑي ھوکے آنسوؤں سے اُسکے پانو دھونے لگي اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھے اور اُسکے پانوں کو چوما اور عطر ملا (۳۹) اور فریسي نے جسنے اُسکو بُلایا تھا یہہ دیکھکر اپنے جي میں کہا کہ اگر یہہ نبي ھوتا تو جانتا کہ یہہ جو اُسے چھوتي ھی کون اور کیسي عورت ھی کیونکہ گنہگار ھی (۴۰) اور یسوع نے جواب دیکے اُسکو کہا اي شمعون میں تجھے کچھہ کہا چاھتا ھوں وہ بولا اي اُستاد کہیئے (۴۱) کسي شخص کے دو قرضدار تھے ایک پانچ سو دینار کا دوسرا پچاس کا

(۴۲) پر جب اُنکو ادا کرنے کا مقدور نہ تھا دونوں کو بخش دیا پس کہہ کون اُنمیں سے اُسکو زیادہ پیار کریگا (۴۳) شمعون نے جواب دیکے کہا میري دانست میں وہ جسے اُسنے زیادہ بخشا تب اُسنے اُسے کہا تو نے ٹھیک انصاف کیا (۴۴) اور عورت کي طرف پھرکے شمعون کو کہا کیا تو اِس عورت کو دیکھتا ھی میں تیرے گھر آیا تو نے میرے پانوں کے واسطے پاني ندیا پر اِسنے میرے پانو آنسوؤں سے دھوئے اور اپنے سرکے بالوں سے پونچھے (۴۵) تو نے مجھکو بوسہ ندیا پر اِسنے جب سے میں آیا میرے پانوں کو چومنا نچھوڑا (۴۶) تو نے میرے سر پر تیل نہ ملا پر اِسنے میرے پانوں پر عطر ملا (۴۷) اِسلیئے میں تجھے کہتا ھوں کہ اُسکے بہت گناہ معاف ھوئے کیونکہ اُسنے بہت پیار کیا پر جسکو تھوڑا معاف ھوتا وہ تھوڑا پیار کرتا ھی (۴۸) اور عورت کو کہا تیرے گناہ معاف ھوئے (۴۹) تب وے جو اُسکے ساتھہ کھانے بیٹھے تھے اپنے جي میں کہنے لگے کہ یہہ کون ھی جو گناھوں کو بھي معاف کرتا ھی (۵۰) پر اُسنے عورت کو کہا تیرے ایمان نے تجھے بچایا سلامت چلي جا *

آٹھواں باب

(۱) اور اُسکے بعد یوں ھوا کہ وہ شہر شہر اور گانو گانو جاکے منادي کرتا اور خدا کي بادشاھت کي خوشخبري دیتا تھا اور وے بارہ اُسکے ساتھہ تھے (۲) اور کتني عورتیں جو بُري روحوں اور بیماریوں سے چنگي کي گئي تھیں یعني مریم جو مگدلیا کہلاتي ھی جس سے سات دیو نکل گئے تھے (۳) اور یوحنہ ھیرودس کے دیوان خوزا کي جورو اور سوزانہ اور بہتیري اَور جو اپنے مال سے اُسکي خدمت کرتي تھیں * (۴) اور جب بڑي بھیڑ جمع ھوئي اور لوگ ھر شہر سے اُسکے پاس آتے تھے اُسنے تمثیل میں کہا (۵) کہ بونیوالا اپنا بیج بونے گیا اور بوتے وقت کچھہ راہ کے کنارے گرا اور روندا گیا اور ھوا کے پرندے اُسے چگ گئے (۶) اَور کچھہ چٹان پر گرا اور جمکے تري نہ پانے کے سبب سوکھہ گیا (۷) اَور کچھہ کانٹوں میں گرا اور کانٹوں نے ساتھہ بڑھکے اُسے دبا لیا (۸) اَور کچھہ اچھي زمین پر گرا اور اُگکے سو گنا پھل لایا

اُسنے یہہ کہکے پکارا کہ جسکے کان سننے کو ہوں سن لے * (۹) اور اُسکے
شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ یہہ تمثیل کیا ہی (۱۰) اُسنے کہا خدا کی
بادشاہت کے بھیدوں کی سمجھہ تمھیں دی گئی ہی پر اَوروں کو تمثیلوں
میں تاکہ دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں اور سنتے ہوئے نہ سمجھیں (۱۱) پس
تمثیل یہہ ہی کہ بیج خدا کا کلام ہی (۱۲) پر راہ کے کنارے کے وے ہیں
جو سنتے ہیں بعد اُسکے ابلیس آتا اور کلام کو اُنکے دل سے چھین لے جاتا
ہی تا نہو کہ ایمان لاکے نجات پاویں (۱۳) اور چٹان پر کے وے ہیں کہ
جب سنتے ہیں تو خوشی سے کلام کو قبول کر لیتے ہیں پر اُنکی جڑ نہیں
چند روزہ ایمان لاتے اور آزمایش کے وقت پھر جاتے ہیں (۱۴) اور جو کانٹوں
میں گرے وے ہیں جو سنتے ہیں پر جاکے فکروں اور دولت اور زندگی کے
عیشوں سے دب جاتے اور پکے پھل نہیں لاتے ہیں (۱۵) پر اچھی زمین
کے وے ہیں جو کلام کو سنکے اچھے اور نیک دل میں حفظ کر رکھتے اور
صبر سے پھل لاتے ہیں * (۱۶) کوئی چراغ جلاکے اُسکو برتن سے نہیں چھپاتا
نہ پلنگ کے تلے رکھتا بلکہ چراغدان پر رکھتا ہی تاکہ اندر آنیوالے روشنی
دیکھیں (۱۷) کیونکہ کچھہ پوشیدہ نہیں جو ظاہر نہوگا اور نہ کچھہ چھپا
ہی جو جانا نجائیگا اور ظہور میں نہ آویگا (۱۸) پس خبردار ہو کہ کس
طرح سنتے ہو کیونکہ جس کے پاس ہی اُسے دیا جائیگا اور جس کے پاس
نہیں ہی اُس سے وہ بھی جو اپنا سمجھتا ہی لے لیا جائیگا * * (۱۹) تب
اُسکی ما اور اُسکے بھائی اُس پاس آئے اور بھیڑ کے سبب اُس سے ملاقات
نکر سکے (۲۰) اور اُسے خبر دی گئی کہ تیری ما اور تیرے بھائی
باہر کھڑے تجھے دیکھا چاہتے ہیں (۲۱) اور اُسنے جواب دیکے اُنکو کہا
میری ما اور میرے بھائی وے ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اُسپر عمل کرتے
ہیں * (۲۲) اور ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اور اُسکے شاگرد ناؤ پر چڑھے اور
اُسنے اُنکو کہا کہ آؤ جھیل کے پار چلیں اور اُنہوں نے کھول دی (۲۳) پر
جب ناؤ چلی جاتی تھی وہ سو گیا اور جھیل پر بڑی آندھی آئی اور ناؤ
پانی سے بھری جاتی تھی اور وے خطرے میں تھے (۲۴) تب اُنہوں نے
پاس آکے اُسے جگایا اور کہا اُستاد ای اُستاد ہم ہلاک ہوتے ہیں اور اُسنے

اُتھکے ہوا اور پاني کي لہروں کو ڈانٹا اور وے تھہر گئیں اور چین ہوا (۲۵) اور اُنہیں کہا تمھارا ایمان کہاں ہی پر وے ڈر گئے اور تعجب کرکے ایک دوسرے کو کہنے لگے پس یہہ کون ہی کہ ہوا اور پاني کو بھي حکم دیتا ہی اور وے اُسکي مانتے ہیں * (۲۶) اور وے گدرینیوں کے ملک میں جو گلیل کے مقابل اُس پار ہی آ پہنچے (۲۷) اور جب وہ کنارے پر اُترا شہر کا ایک مرد جس پر مدت سے دیو تھے اور جو کپڑے نہیں پہنتا اور نہ گھر میں بلکہ قبروں میں رہتا تھا اُسے مِلا (۲۸) اور یسوع کو دیکھکر چِلایا اور اُسکے آگے گرا اور بڑي آواز سے بولا کہ ای یسوع خداے تعالیٰ کے بیٹے مجھے تجھہ سے کیا کام تیري منت کرتا ہوں کہ مجھے دکھہ مت دے (۲۹) کیونکہ اُسنے ناپاک روح کو اُس آدمي سے نکلنے کا حکم دیا تھا اِسلیئے کہ اکثر اُسے پکڑتي تھي اور وے اُسے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑکے خبرداري کرتے تھے پر وہ بندھنوں کو توڑتا تھا اور دیو اُسے جنگلوں میں دوڑاتا تھا (۳۰) اور یسوع نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہی وہ بولا لگیون کیونکہ بہت دیو اُسمیں تھے (۳۱) اور اُسنے اُسکي منت کي کہ ہمکو گہراؤ میں جانے کا حکم مت دے (۳۲) اور وہاں بہت سوأروں کا غول پہاڑ پر چرتا تھا سو اُنہوں نے اُسکي منت کي کہ ہمکو اُنمیں جانے کي اِجازت دے اور اُسنے اُنہیں اجازت دي (۳۳) اور دیو آدمي سے نکلکے سوأروں میں پیٹھہ گئے اور غول کڑاڑے پر سے جھیل میں کودکر ڈوب گیا (۳۴) اور چرانیوالے یہہ ماجرا دیکھکر بھاگے اور شہر اور دیہات میں خبر پہنچائي (۳۵) تب وے اُس ماجرے کے دیکھنے کو نکلے اور یسوع کے پاس آئے اور آدمي کو جس سے دیو نکل گئے تھے کپڑے پہنے اور ہوشیار یسوع کے پانوں پاس بیٹھے پایا اور ڈر گئے (۳۶) اور دیکھنیوالوں نے بھي اُنکو خبر دي کہ دیوانہ کس طرح چنگا ہوا (۳۷) اور گدرینیوں کے سب گِردنواح کے لوگوں نے اُس سے درخواست کي کہ ہمارے پاس سے چلا جا کیونکہ وے بڑے ڈر سے گرفتہ ہوئے تھے سو وہ ناؤ پر چڑھکے پھرا (۳۸) اور اُس مرد نے جس سے دیو نکل گئے تھے اُسکي منت کي کہ اُسکے ساتھہ رہنے پاوے پر یسوع نے اُسے رخصت کرکے کہا (۳۹) کہ اپنے گھر کو پھر اور جو کچھہ خدا نے تیرے لیئے کیا ہی بیان کر اور وہ

چلا گیا اور جو کچھہ یسوع نے اُسکے لیئے کیا تھا تمام شہر میں سنایا *
(۴۰) اور ایسا ہوا کہ جب یسوع پھر آیا لوگوں نے اُسے قبول کیا کیونکہ
سب اُسکی راہ تکتے تھے (۴۱) اور دیکھو یائر نام ایک مرد جو عبادت‌خانے
کا سردار تھا آیا اور یسوع کے قدموں پر گرکے اُس سے درخواست کی کہ
میرے گھر چل (۴۲) کیونکہ اُسکی اِکلوتی بیٹی جو تخمیناً بارہ برس کی
تھی مرنے پر تھی اور جب وہ جانے لگا لوگ اُسپر گرے پڑتے تھے * (۴۳) اور
ایک عورت نے جسکا بارہ برس سے لہو جاری تھا اور جسنے اپنی ساری پونجی
حکیموں پر خرچ کی پر کسی سے چنگی نہو سکی (۴۴) پیچھے سے آکے
اُسکے کپڑے کا دامن چھوا اور فی‌الفور اُسکے لہو کا جریان بند ہو گیا (۴۵) اور
یسوع نے کہا کسنے مجھے چھوا جب سبھوں نے اِنکار کیا پطرس اور اُسکے
ساتھیوں نے کہا ای اُستاد لوگ تجھہ پر گرے پڑتے اور دبائے لیتے ہیں اور تو
کہتا ہی کہ کسنے مجھے چھوا (۴۶) پر یسوع نے کہا کسی نے مجھے چھوا
ہی کیونکہ میں نے جانا کہ قوت مجھہ میں سے نکلی (۴۷) جب عورت
نے دیکھا کہ چھپ نہیں سکتی کانپتی آئی اور اُسکے آگے گرکے سب لوگوں
کے سامھنے بیان کیا کہ کس سبب اُسے چھوا اور کس طرح فوراً چنگی ہو
گئی (۴۸) پر اُسنے اُسے کہا ای بیٹی خاطرجمع رکھہ تیرے ایمان نے تجھے
بچایا سلامت جا * (۴۹) وہ یہہ کہہ رہا تھا کہ عبادت خانے کے سردار سے
کوئی آیا اور اُسے کہا کہ تیری بیٹی مر گئی اُستاد کو تکلیف مت دے
(۵۰) پر یسوع نے سنکے اُسے جواب دیا اور کہا مت ڈر فقط ایمان لا تو وہ
بچ جائیگی (۵۱) اور گھر میں آکے پطرس اور یعقوب اور یوحنا اور لڑکی
کے باپ اور ما کے سوا کسی کو اندر جانے ندیا (۵۲) اور سب اُسکے لیئے
روتے پیٹتے تھے پر اُسنے کہا مت روؤ وہ نہیں مر گئی بلکہ سوتی ہی
(۵۳) اور وے اُسپر ہنسے یہہ جانکے کہ مر گئی (۵۴) پر اُسنے سب کو باہر
نکالکے اور اُسکا ہاتھہ پکڑکے پکارا اور کہا ای لڑکی اُٹھہ (۵۵) اور اُسکی روح
پھری اور وہ فوراً اُٹھی اور یسوع نے حکم دیا کہ اُسے کچھہ کھانے کو دو (۵۶) اور
اُسکے ما باپ حیران ہوئے پر اُسنے اُنھیں تاکید کی کہ یہہ ماجرا کسی سے
مت کہو *

نواں باب

(۱) اور اُسنے اپنے بارہ شاگردوں کو باہم بُلاکے اُنھیں سب دیووں پر اور بیماریوں کو دفع کرنے کے لیئے قدرت اور اختیار بخشا (۲) اور اُنھیں خدا کي بادشاهت کي منادي کرنے اور بیماروں کو شفا دینے کے لیئے بھیجا (۳) اور اُنکو کہا راہ کے لیئے کچھہ مت لے جاؤ نہ لاٹھي نہ جھولي نہ روٹي نہ روپئے اور نہ آدمي پیچھے دو کُرتے رکھنا (۴) اور جب کسي گھر میں داخل ہوؤ وہاں رہو اور وہاں سے روانہ ہوؤ (۵) اور جو تمھیں قبول نکریں تو اُس شہر سے نکلکے اپنے پانوں کي گرد اُنپر گواهي کے لیئے جھاڑ دو (۶) سو وے روانہ ہوکے بستي بستي خوشخبري سناتے اور ہر جگہہ چنگا کرتے گذرے * (۷) اور چوتھائي کے حاکم هیرودس نے سب کچھہ جو یسوع نے کیا سنا اور گھبرایا اِسواسطے کہ بعضے کہتے تھے کہ یوحنا مُردوں میں سے جي اُٹھا هی (۸) اور بعضے یہہ کہ اِلیا ظاهر هوا هی اور بعضے یہہ کہ اگلے نبیوں میں سے ایک اُٹھا هی (۹) اور هیرودس نے کہا میں نے یوحنا کا سر کاٹا پر یہہ جسکي بابت ایسي باتیں سنتا هوں کون هی اور اُسکے دیکھنے کا قصد کیا * (۱۰) اور رسولوں نے پھرکے سب کچھہ جو اُنھوں نے کیا اُس سے بیان کیا اور وہ اُنکو بیت‌صیدا نام شہر کے متصل ایک ویران جگہہ میں الگ لے گیا (۱۱) اور لوگ یہہ جانکے اُسکے پیچھے هو لیئے اور اُسنے اُنھیں قبول کرکے اُنسے خدا کي بادشاهت کي بابت باتیں کیں اور جنکو شفا کي حاجت تھي اُنھیں چنگا کیا * (۱۲) اور دن ڈهلنے لگا اور بارهوں نے آکے اُسے کہا لوگوں کو رخصت کر کہ آس پاس کي بستیوں اور گانوں میں جاکے رات کاٹیں اور کھانے کو پاویں کہ هم یہاں ویران جگہہ میں هیں (۱۳) پر اُسنے اُنکو کہا تم اُنھیں کھانے کو دو پر اُنھوں نے کہا همارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا کچھہ نہیں هی مگر یہہ کہ هم جاکے اِن سب لوگوں کے لیئے کھانا مول لیں (۱۴) کیونکہ تخمیناً پانچ هزار مرد تھے تب اُسنے اپنے شاگردوں سے کہا اُنکو پچاس پچاس کرکے صف صف بٹھاؤ (۱۵) اور اُنھوں نے ایسا هي کیا اور

سب کو بٹھایا (۱۶) تب اُسنے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیکر
اور آسمان کي طرف دیکھکے اُنپر برکت چاهي اور توڑا اور شاگردوں
کو دیا کہ لوگوں کے آگے رکھیں (۱۷) اور اُنھوں نے کھایا اور سب سیر ہوئے
اور ٹکڑوں کي جو اُنسے بچ رهے بارہ ٹوکریاں اُٹھائیں ** (۱۸) اور یوں ہوا کہ
جب وہ تنہائي میں دعا مانگتا تھا شاگرد اُسکے ساتھہ تھے اور اُسنے یہہ کہکے
اُنسے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں کون ہوں (۱۹) اُنھوں نے جواب
دیکے کہا کہ یوحنا بپتسما دینیوالا اور بعضے اِلیا اور بعضے یہہ کہ اگلے نبیوں
میں سے کوئي اُٹھا ہی (۲۰) اور اُسنے اُنھیں کہا پر تم کیا کہتے ہو کہ میں
کون ہوں پطرس نے جواب دیکے کہا مسیح خدا کا (۲۱) تب اُسنے تاکید
کرکے اُنھیں حکم دیا کہ یہہ کسي سے مت کہو (۲۲) اور فرمایا کہ ضرور ہی
کہ اِنسان کا بیٹا بہت دکھہ اُٹھاوے اور بزرگوں اور سردار کاهنوں اور
فقیہوں سے رد کیا اور مارا جاوے اور تیسرے دن پھر اُٹھایا جاوے * (۲۳) اور
اُسنے سب کو کہا اگر کوئي میرے پیچھے آنا چاهے تو اپنا اِنکار کرے اور
روز روز اپني صلیب اُٹھاوے اور میري پیروي کرے (۲۴) کیونکہ جو کوئي
اپني جان بچاني چاهے اُسے کھوئیگا پر جو کوئي میرے لیئے اپني جان کھووے
وهي اُسے بچاویگا (۲۵) کیونکہ آدمي کو کیا فائدہ اگر ساري دنیا کماوے
اور اپني جان کھووے یا برباد کرے (۲۶) کیونکہ جو مجھہ سے اور میري باتوں
سے شرماوے اِنسان کا بیٹا بھي جب اپنے اور اپنے باپ اور پاک فرشتوں کے
جلال میں آویگا اُس سے شرمائیگا (۲۷) اور میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ
بعضے اُنمیں سے جو یہاں کھڑے ہیں موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ
خدا کي بادشاهت کو نہ دیکھیں * (۲۸) اور اِن باتوں کے روز آٹھہ ایک
بعد ایسا ہوا کہ وہ پطرس اور یوحنا اور یعقوب کو ساتھہ لیکے ایک پہاڑ پر
دعا مانگنے گیا (۲۹) اور دعا مانگتے ہوئے اُسکے چہرے کي صورت بدل گئي
اور اُسکا کپڑا سفید براق ہو گیا (۳۰) اور دیکھہ دو مرد جو موسیٰ اور اِلیا
تھے اُس سے باتیں کرتے تھے (۳۱) وے جلال میں دکھائي دیکے اُسکے اِنتقال
کا جو یروشلیم میں پورا کرنے پر تھا ذکر کرتے تھے (۳۲) پر پطرس اور اُسکے
ساتھي نیند سے بھاري تھے اور جاگکے اُسکے جلال کو اور اُن دو مردوں کو اُسکے

ساتھہ کھڑے دیکھا (۳۳) اور ایسا ہوا کہ جب وے اُس سے جدا ہونے
لگے پطرس نے یسوع کو کہا ای اُستاد ہمارا یہاں ہونا اچھا ہی تین
ڈیرے بناویں ایک تیرے اور ایک موسیٰ اور ایک اِلیا کے لیئے اور نہیں
جانتا تھا کہ کیا کہتا ہی (۳۴) وہ یہہ کہتا ہي تھا کہ بدلي آئي اور اُنپر
سایہ کیا اور اُنکے بدلي میں جانے سے وے ڈر گئے (۳۵) اور بدلي سے آواز
یوں بولتي آئي کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی اُسکي سنو (۳۶) اور آواز آتے ہي
یسوع اکیلا پایا گیا اور وے چُپ رہے اور جو دیکھا اُن دنوں میں کسي کو
خبر نہ دي * (۳۷) اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ جب وے پہاڑ سے اُترے بڑي
بھیڑ اُسے آ ملي (۳۸) اور دیکھو ایک مرد نے بھیڑ میں سے چلاکے کہا
کہ ای اُستاد میں تیري منت کرتا ہوں کہ میرے بیٹے پر نظر کرکہ وہ میرا
اِکلوتا ہی (۳۹) اور دیکھہ ایک روح اُسے پکڑتي ہی اور وہ یکایک چلاتا ہی
اور اُسکو اینٹھتي کہ کف بھر لاتا ہی اور اُسکو کچلکے مشکل سے اُسے چھوڑ
جاتي ہی (۴۰) اور میں نے تیرے شاگردوں کي منت کي کہ اُسے نکالیں
اور وے نہ نکال سکے (۴۱) اور یسوع نے جواب دیکے کہا ای بے ایمان اور
کجرو قوم میں کب تک تمہارے ساتھہ رہوں اور تمہاري برداشت کروں
اپنے بیٹے کو یہاں لا (۴۲) اور وہ پاس آتا ہي تھا کہ دیو نے اُسے پٹک دیا
اور اینٹھایا پر یسوع نے ناپاک روح کو ڈانٹا اور لڑکے کو چنگا کیا اور اُسے
اُسکے باپ کو سونپا (۴۳) اور سب خدا کي بزرگي سے حیران ہوئے *
لیکن جب سب لوگ سب پر جو یسوع نے کیا تعجب کرتے تھے اُسنے
اپنے شاگردوں کو کہا (۴۴) اِن باتوں کو اپنے کانوں میں رکھو کیونکہ اِنسان
کا بیٹا آدمیوں کے ہاتھوں میں حوالے کیا جائیگا (۴۵) پر وے اِس بات کو
نہ سمجھے اور اُنسے چھپي رہي کہ اُنکي سمجھہ میں نہ آئي اور اِس بات
کے پوچھنے میں اُس سے ڈرتے تھے * (۴۶) پھر اُنمیں یہہ حجت در آئي
کہ ہم میں سے بڑا کون ہی (۴۷) یسوع نے اُنکے دلوں کا خیال جانکے
ایک لڑکے کو لیا اور اپنے پاس کھڑا کیا (۴۸) اور اُنھیں کہا جو کوئي اِس
لڑکے کو میرے نام پر قبول کرے مجھے قبول کرتا ہی اور جو مجھے قبول کرے
اُسکو جسنے مجھے بھیجا ہی قبول کرتا ہي کیونکہ جو تم میں سب

سے چھوٹا ھی وھي بڑا ھوگا (۴۹) اور یوحنا نے جواب دیکے کہا ای اُستاد
ھم نے کسي کو تیرے نام سے دیو نکالتے دیکھا اور اُسکو منع کیا کیونکہ ھمارے
ساتھہ پیروي نہیں کرتا (۵۰) اور یسوع نے اُسکو کہا منع مت کرو کیونکہ جو
ھمارا مخالف نہیں سو ھماري طرف ھی ** (۵۱) اور ایسا ھوا کہ جب
اُسکے اُٹھہ جانے کے دن پورے ھونے لگے وہ یروشلیم کو جانے پر متوجہ
ھوا (۵۲) اور اپنے آگے قاصد بھیجے اور وے جاکے سامریہ کي ایک بستي
میں داخل ھوئے کہ اُسکے لیئے طیاري کریں (۵۳) اور اُنھوں نے اُسکو
قبول نہ کیا کیونکہ وہ یروشلیم کو جانے پر متوجہ تھا (۵۴) اور اُسکے
شاگردوں یعقوب اور یوحنا نے یہہ دیکھکے کہا ای خداوند کیا تو چاھتا ھی
کہ جیسا اِلیا نے کیا ھم کہیں کہ آسمان سے آگ برسے اور اُنھیں کھا جاوے
(۵۵) پر اُسنے پھرکے اُنھیں ڈانٹا اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ کس روح کے ھو
(۵۶) کیونکہ اِنسان کا بیٹا آدمیوں کي جانیں برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے
کو آیا ھی سو وے دوسري بستي کو چلے * (۵۷) اور ایسا ھوا کہ جب
وے راہ میں چلے جاتے تھے کسي نے اُسکو کہا ای خداوند جہاں کہیں تو
جاوے میں تیرے پیچھے ھو لونگا (۵۸) اور یسوع نے اُسے کہا کہ لومڑیوں کو
ماندیں اور ھوا کے پرندوں کو بسیرے ھیں پر اِنسان کے بیٹے کو جگہہ نہیں
جہاں اپنا سر دھرے (۵۹) پھر اُسنے دوسرے کو کہا میرے پیچھے ھو لے پر
اُسنے کہا ای خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جاکے اپنے باپ کو
گاڑوں (۶۰) پر یسوع نے اُسے کہا مُردوں کو اپنے مُردے گاڑنے دے پر
تو جاکے خدا کي بادشاھت کي خبر سنا (۶۱) اور دوسرے نے بھي کہا ای
خداوند میں تیرے پیچھے ھو لونگا لیکن پہلے مجھے اجازت دے کہ اپنے
گھرکے لوگوں سے رخصت ھو آؤں (۶۲) پر یسوع نے اُسکو کہا کہ جو کوئي
اپنا ھاتھہ ھل پر رکھکے پیچھے دیکھتا ھی وہ خدا کي بادشاھت کے لائق
نہیں *

دسواں باب

(۱) بعد اِسکے خداوند نے ستر اَور مقرر کیئے اور دو دو کرکے اپنے آگے هر شہر اور جگہہ میں جہاں آپ جایا چاهتا تها بهیجے (۲) اور اُنکو کہا فصل تو بہت هی پر مزدور تهوڑے پس فصل کے مالک کي منت کرو کہ مزدور اپني فصل میں بهیج دے (۳) جاؤ دیکهو میں تمهیں بهیڑوں کي مانند بهیڑیوں میں بهیجتا هوں (۴) نہ بٹوا لے جاؤ نہ جهولي نہ جوتي اور راہ میں کسي کو سلام مت کرو * (۵) اور جس گهر میں داخل هوؤ پہلے کہو اِس گهر کو سلام (۶) اور اگر سلامتي کا بیٹا وهاں هو تو تمهارا سلام اُسپر ٹهہریگا نہیں تو تمهاري طرف پهر آویگا (۷) اور اُسي گهر میں رهو اور جو کچهہ اُنسے مِلے کهاؤ پیؤ کیونکہ مزدور اپني مزدوري کے لائق هی گهر گهر مت پهرو (۸) اور جس شہر میں داخل هوؤ اور وے تمهیں قبول کریں تو جو کچهہ تمهارے سامهنے رکها جاے کهاؤ (۹) اور وهاں کے بیماروں کو چنگا کرو اور اُنهیں کہو کہ خدا کي بادشاهت تمهارے نزدیک آئي هی (۱۰) پر جس شہر میں داخل هوؤ اور وے تمهیں قبول نکریں تو باهر اُسکي سڑکوں میں جاکے کہو (۱۱) گرد بهي جو تمهارے شہر سے هم پر پڑي تم پر جهاڑے دیتے هیں مگر یہہ جانو کہ خدا کي بادشاهت تمهارے نزدیک آئي هی (۱۲) میں تمهیں کہتا هوں کہ اُس دن سدوم کا حال اُس شہر کے حال سے آسان هوگا * (۱۳) هاے خورزین تجهہ پر افسوس هاے بیت‌صیدا تجهہ پر افسوس کیونکہ جیسے معجزے جو تم میں دکهائے گئے اگر صور اور صیدا میں دکهائے جاتے تو ٹاٹ اوڑهکے اور خاک میں بیٹهکے کب کي توبہ کرتے (۱۴) مگر عدالت میں صور اور صیدا کا حال تمهارے حال سے آسان هوگا (۱۵) اور تو اے کفرناحم جو آسمان تک بلند هوا دوزخ میں گِرایا جائیگا (۱۶) جو تمهاري سنتا میري سنتا هی اور جو تمهیں نا قبول کرتا هی مجهے نا قبول کرتا هی پر جو مجهے نا قبول کرتا هی اُسے جسنے مجهکو بهیجا هی نا قبول کرتا هی * (۱۷) اور وے ستر خوشي کے ساتهہ پهر آئے اور کہنے لگے اے خداوند

تیرے نام سے دیو بھي ھمارے تابع ھیں (۱۸) پر اُسنے اُنھیں کہا میں نے
شیطان کو بجلي کي طرح آسمان سے گرتے دیکھا (۱۹) دیکھو میں تمکو
سانپوں اور بچھوؤں کے روندنے اور دشمن کي ساري قدرت پر اختیار دیتا ھوں
اور کوئي چیز تمھیں ضرر نہ پہنچاویگي (۲۰) مگر اِسپر کہ روحیں تمھاري
تابع ھیں خوش مت ھوؤ بلکہ اِس سے خوش ھوؤ کہ تمھارے نام آسمان پر
لکھے ھیں * (۲۱) اُسي گھڑي یسوع نے روح میں خوش ھوکے کہا ای باپ
آسمان اور زمین کے مالک میں تیري ستایش کرتا ھوں کہ تو نے اِن باتوں
کو عالموں اور داناؤں سے چھپایا اور بچوں پر ظاھر کیا ھاں ای باپ کیونکہ
یونہیں تجھے پسند آیا (۲۲) سب کچھہ میرے باپ سے مجھے سونپا گیا
اور کوئي نہیں جانتا کہ بیٹا کون ھی مگر باپ اور باپ کون ھی مگر بیٹا
اور وہ جس پر بیٹا ظاھر کیا چاھے * (۲۳) اور شاگردوں کي طرف پھرکے
خفیتاً کہا مبارک وے آنکھیں جو یے چیزیں دیکھتي ھیں جو تم دیکھتے
ھو (۲۴) کیونکہ میں تمھیں کہتا ھوں کہ بہت نبیوں اور بادشاھوں کو
آرزو تھي کہ جو تم دیکھتے ھو دیکھیں پر نہ دیکھا اور جو تم سنتے ھو سنیں
پر نہ سنا ** (۲۵) اور دیکھو ایک حکیم شرع اُٹھا اور یہہ کہکے اُسکي
آزمایش کي کہ ای اُستاد کیا کروں کہ حیات ابدي کا وارث ھوں (۲۶) اُسنے
اُسکو کہا شریعت میں کیا لکھا ھی تو کس طرح پڑھتا ھی (۲۷) اُسنے
جواب دیکے کہا تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپني ساري جان
اور اپنے سارے زور اور اپني ساري عقل سے پیار کر اور اپنے پڑوسي کو ایسا
جیسا آپ کو (۲۸) اُسنے اُسے کہا تو نے ٹھیک جواب دیا یہي کر تو جیئیگا
(۲۹) پر اُسنے اپنے تئیں راستباز ٹھہرانا چاھکے یسوع کو کہا پس کون ھی
میرا پڑوسي (۳۰) یسوع نے جواب دیکے کہا ایک آدمي یروشلیم سے یریحا
کو جاتا تھا اور ڈاکوؤں میں پڑا وے اُسے ننگا اور گھایل کرکے ادھموا چھوڑ گئے
(۳۱) اتفاقاً ایک کاھن اُس راہ سے جا نکلا اور اُسکو دیکھکے کنارے سے چلا گیا
(۳۲) اِسي طرح ایک لیوي بھي اُس جگہہ آکے اور اُسے دیکھکر کنارے سے
چلا گیا (۳۳) پر ایک سامري مسافر وھاں آیا اور اُسکو دیکھکے رحم کیا
(۳۴) اور اُسکے پاس آکے اور اُسکے زخموں کو تیل اور شراب ڈالکے باندھا

اور اپنے جانور پر اُٹھاکے سرا میں لے گیا اور اُسکي خبرداري کي (۳۵) اور صبح کو جب جانے لگا دو دینار نکالکر بھٹیارے کو دیئے اور اُسے کہا اِسکي خبرداري کر اور جو تیرا کچھہ زیادہ خرچ ہو میں پھر آکے تجھے دونگا (۳۶) پس اِن تینوں میں سے تو اُسکا جو ڈاکوؤں میں جا پڑا تھا کسکو پڑوسي جانتا ہی (۳۷) اُسنے کہا اُسکو جسنے اُسپر رحم کیا تب یسوع نے اُسے کہا جا تو بھي ایسا ھي کر* (۳۸) اور ایسا ہوا کہ جب سفر کرتے تھے وہ کسي بستي میں آ پہنچا اور مارتھا نام ایک عورت نے اُسے اپنے گھر میں اُتارا (۳۹) اور مریم نام اُسکي بہن تھي وہ یسوع کے پانوں پاس بیٹھکے اُسکا کلام سنتي تھي (۴۰) پر مارتھا بہت خدمت کرنے سے گھبرائي سو اُسکے پاس آکے کہا ای خداوند کیا تجھے پروا نہیں کہ میري بہن نے مجھہ اکیلي کو خدمت میں چھوڑ دیا ہی پس اُسے کہہ کہ میري مدد کرے (۴۱) اور یسوع نے جواب دیکے اُسے کہا مارتھا ای مارتھا تو بہت چیزوں کي فکر اور گھبراہٹ میں ہی (۴۲) پر ایک کي حاجت ہی مریم نے اچھا حصہ چُنا ہی جو اُس سے لیا نجائیگا *

گیارھواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ وہ کسي جگہہ دعا مانگتا تھا جب مانگ چکا اُسکے شاگردوں میں سے ایک نے اُسکو کہا ای خداوند ھمکو دعا مانگني سکھا جیسا یوحنا نے بھي اپنے شاگردوں کو سکھایا ہی (۲) اور اُسنے اُنھیں کہا جب تم دعا مانگو تو کہو ای ھمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرا نام مقدس ہو تیري بادشاہت آوے تیري مرضي جیسي آسمان پر ہی زمین پر بھي ہووے (۳) ھماري روز کي روٹي ہر دن ھمیں دے (۴) اور ھمارے گناہ ھمیں معاف کر کیونکہ ھم بھي اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ھیں اور ھمیں آزمایش میں مت ڈال بلکہ ھمکو بُرائي سے بچا * (۵) اور اُسنے اُنکو کہا تم میں سے کون ہی جسکا ایک دوست ہو اور آدھي رات کو اُسکے پاس جاے اور اُسے کہے ای دوست مجھے تین روٹیاں اُدھار دے (۶) کیونکہ میرا دوست سفر سے میرے پاس آیا ہی اور میرے پاس کچھہ نہیں کہ

اُسکے آگے رکھوں (۷) اور وہ اندر سے جواب دیکے کہے مجھے تکلیف مت
دے دروازہ اب بند ھی اور میرے لڑکے میرے ساتھہ بچھونے پر ھیں میں
اُٹھکر تجھے نہیں دے سکتا (۸) میں تمھیں کہتا ھوں اگر اِسلیئے کہ وہ
اُسکا دوست ھی نہ اُٹھے اور اُسے دیوے تو اُسکي بے حیائي کے سبب اُٹھیگا
اور جتنا درکار ھی اُسے دیگا (۹) اور میں بھي تمھیں کہتا ھوں مانگو تو
تمھیں دیا جائیگا ڈھونڈھو تو پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمھارے لیئے کھولا جائیگا
(۱۰) کیونکہ ھر کوئي جو مانگتا ھی لیتا ھی اور جو ڈھونڈھتا ھی پاتا ھی
اور جو کھٹکھٹاتا ھی اُسکے لیئے کھولا جائیگا * (۱۱) تم میں کون ایسا باپ
ھی کہ اگر بیٹا اُس سے روٹي مانگے اُسے پتھر دے یا مچھلي تو مچھلي کے
بدلے اُسے سانپ دے (۱۲) یا اگر انڈا مانگے اُسکو بچھو دے (۱۳) پس
اگر تم جو بُرے ھو اپنے لڑکوں کو اچھي چیزیں دینا جانتے ھو تو کتنا زیادہ
وہ باپ جو آسمان پر ھی اُنکو جو اُس سے مانگتے ھیں روح القدس دیگا *
(۱۴) اور اُسنے ایک دیو کو جو گونگا تھا نکالا اور ایسا ھوا کہ جب دیو نکل
گیا تھا گونگا بولا اور لوگوں نے تعجب کیا (۱۵) پر بعضوں نے اُنمیں سے کہا
کہ وہ بعلزبول دیووں کے سردار کي مدد سے دیووں کو نکالتا ھی (۱۶) اَوروں
نے آزمایش کرکے اُس سے آسماني نشان مانگا (۱۷) پر اُسنے اُنکے خیالوں کو
جانکے اُنھیں کہا ھر بادشاھت جس میں اپنے خلاف پر پھوٹ پڑے ویران
ھو جاتي ھی اور گھر گھر کے خلاف (ھوکر) اُجڑ جاتا ھی (۱۸) پس
شیطان بھي اگر اپنے سے خلاف ھو جاے تو اُسکي بادشاھت کیونکر قائم
رھیگي کہ تم کہتے ھو کہ میں بعلزبول کي مدد سے دیووں کو نکالتا ھوں
(۱۹) پر اگر میں بعلزبول کي مدد سے دیووں کو نکالتا ھوں تو تمھارے بیٹے
کسکي مدد سے نکالتے ھیں اِسلیئے وے ھي تمھارے منصف ھونگے (۲۰) پر
اگر میں خدا کي اُنگلي سے دیووں کو نکالتا ھوں تو البتہ خدا کي بادشاھت
تمھارے پاس آ پہنچي ھی * (۲۱) جب زورآور ھتھیار باندھے ھوئے اپنے گھر
کي رکھوالي کرے اُسکا مال سلامت رھتا ھی (۲۲) پر اگر وہ جو اُس سے
زورآور ھی چڑھہ آکے اُسے جیت لے تو اُسکا ھتھیار جس پر اُسکا بھروسا تھا
چھین لیتا اور اُسکا مال بانٹ دیتا ھی (۲۳) جو میرا ساتھي نہیں میرا

مخالف هی اور جو میرے ساتھہ جمع نہیں کرتا بتھراتا هی * (۲۴) جب ناپاک روح آدمي سے نکل گئي تو سوکھي جگھوں میں آرام ڈھونڈھتي پھرتي هی اور نہ پاکے کہتي هی کہ اپنے گھر میں جس سے نکلي هوں پھر جاؤنگي (۲۵) اور آکے اُسے جھاڑا اور آراستہ پاتي هی (۲۶) تب جاکے سات اؤر روحیں جو اُس سے بُري هیں ساتھہ لے آتي هی اور وے داخل هوکے وهاں بستي هیں اور اُس آدمي کا پچھلا حال پہلے سے بُرا هوتا هی * (۲۷) اور ایسا هوا کہ جب وہ یہہ کہتا تھا ایک عورت نے بھیڑ میں سے پکارکے اُسے کہا مبارک وہ پیٹ جو تیرا حامل هوا اور وے چھاتیاں جو تو نے پیں (۲۸) پر اُسنے کہا هاں مبارک وے جو خدا کا کلام سنتے اور حفظ کرتے هیں * (۲۹) اور جب بھیڑ جمع هوئي وہ کہنے لگا کہ اِس زمانے کي قوم بُري هی وہ نشان ڈھونڈھتي هی پر یونس نبي کے نشان کے سوا کوئي نشان اُسکو دیا نجائیگا (۳۰) کیونکہ جیسا یونس نینویوں کے لیئے نشان هوا ویسا هي اِنسان کا بیٹا بھي اِس زمانے کي قوم کے لیئے هوگا (۳۱) جنوب کي ملکہ اِس قوم کے ساتھہ عدالت کے دن اُٹھیگي اور اُسے مجرم ٹھہراویگي کیونکہ وہ زمین کي سرحدوں سے سلیمان کي حکمت سننے کو آئي اور دیکھو یہاں سلیمان سے زیادہ هی (۳۲) نینیوے کے لوگ اِس قوم کے ساتھہ عدالت کے دن اُٹھینگے اور اُسے مجرم ٹھہراوینگے کیونکہ اُنھوں نے یونس کي منادي پر توبہ کي اور دیکھو یہاں یونس سے زیادہ هی * (۳۳) کوئي چراغ جلاکے چھپے مکان میں یا پیمانے تلے نہیں بلکہ چراغدان پر رکھتا هی تاکہ اندر جانیوالے روشني دیکھیں (۳۴) بدن کا چراغ آنکھہ هی پس جب تیري آنکھہ صاف هو تو تیرا سارا بدن روشن هی پر جب بُري هو تو تیرا بدن اندھیرا هوگا (۳۵) پس خبردار ایسا نہو کہ وہ روشني جو تجھہ میں هی تاریک هو جاوے (۳۶) سو اگر تیرا سارا بدن روشن هو اور کوئي عضو اندھیرا نرهے تو سب ایسا روشن هوگا جیسے چراغ اپني چمک سے تجھے روشن کرے * (۳۷) اور جب وہ باتیں کر رها تھا کسي فریسي نے اُس سے عرض کي کہ میرے ساتھہ کھانا کھا اور وہ اندر جاکے کھانے بیٹھا (۳۸) اور فریسي نے جب دیکھا کہ وہ کھانے سے پہلے نہ نہایا تعجب کیا (۳۹) پر خداوند نے اُسکو کہا ای فریسیو تم

پیالے اور رکابي کا باهر صاف کرتے هو پر تمهارا اندر لوٹ اور بُرائي سے بهرا هی (۴۰) ای نادانو کیا جسنے باهر کو بنایا اندر کو بهي نهیں بنایا (۴۱) مگر جو اندر هی خیرات میں دو اور دیکهو سب تمهارے لیئے پاک هوگا (۴۲) پر ای فریسیو تم پر افسوس که پودینا اور سداب اور سب ترکاري کي دهیکي دیتے اور انصاف اور خدا کي محبت سے غافل رهتے هو اِنکو کرنا اور اُنکو نه چهوڑ دینا لازم هی (۴۳) ای فریسیو تم پر افسوس که عبادت‌خانوں میں پهلي کرسي اور بازاروں میں سلام کو چاهتے هو (۴۴) ای ریاکار فقیهو اور فریسیو تم پر افسوس که تم چهپي قبروں کي مانند هو اور آدمي جو اُنپر چلتے هیں واقف نهیں هیں * (۴۵) تب شریعت کے حکیموں میں سے ایک نے جواب دیکے اُسے کها ای اُستاد اِن باتوں کے کهنے سے تو همیں بهي ملامت کرتا هی (۴۶) اُسنے کها ای شریعت کے حکیمو تم پر بهي افسوس که تم ایسے بوجهه جنکا اُٹهانا مشکل هی آدمیوں پر لادتے اور آپ اُن بوجهوں کو اپني ایک اُنگلي سے نهیں چهوتے هو (۴۷) تم پر افسوس که نبیوں کي قبریں بناتے هو پر تمهارے باپ دادوں نے اُنکو قتل کیا (۴۸) سو تم اپنے باپ دادوں کے کاموں پر گواهي دیتے اور اُنسے راضي رهتے هو کیونکه اُنهوں نے اُنکو قتل کیا اور تم اُنکي قبریں بناتے هو (۴۹) اِسلیئے خدا کي حکمت نے بهي کها هی که میں نبیوں اور رسولوں کو اُنکے پاس بهیجونگا اور وے اُنمیں سے بعضوں کو قتل کرینگے اور ستاوینگے (۵۰) تاکه سب نبیوں کے خون کي جو بناےعالم سے بهایا گیا اِس زمانے کي قوم سے بازخواست کي جاوے (۵۱) هابیل کے خون سے ذکریا کے خون تک جو قربان‌گاه اور هیکل کے درمیان مارا گیا هاں میں تمهیں کهتا هوں که اِسي قوم سے اُسکي بازخواست کي جائیگي (۵۲) ای شریعت کے حکیمو تم پر افسوس که تم نے معرفت کي کنجي لے لي تم آپ داخل نهوئے اور داخل هونیوالوں کو روک رکها * (۵۳) جب وه یے باتیں اُنکو کهتا تها فقیه اور فریسي اُسے بےطرح چمٹنے اور اکثر باتوں کي بابت پوچهنے لگے (۵۴) اور گهات لگاتے اور جستجو کرتے تهے که اُسکے مُنهه سے کوئي بات پکڑ پاویں تاکه اُسپر نالش کریں *

بارھواں باب

(۱) اِتنے میں جب ھزاروں آدمي جمع ھوئے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا وہ اپنے شاگردوں کو کہنے لگا کہ سب سے پہلے فریسیوں کے خمیر سے جو ریا ھی چوکس رھو (۲) کوئي چیز ڈھنپي نہیں جو کھولي نجائیگي اور نہ چھپي جو جاني نجائیگي (۳) اِسلیئے جو کچھہ تم نے اندھیرے میں کہا ھی اُجالے میں سنا جائیگا اور جو کچھہ تم نے کوٹھریوں کے اندر کانوں کان کہا ھی کوٹھوں پر منادي کیا جائیگا (۴) پر میں تمھیں جو میرے دوست ھو کہتا ھوں کہ اُنسے جو بدن کو قتل کرتے اور اُسکے بعد کچھہ اَور نہیں کر سکتے ھیں مت ڈرو (۵) لیکن میں تمھیں بتاتا ھوں کہ کس سے ڈرو اُس سے ڈرو جسکو اختیار ھی کہ قتل کرنے کے بعد جہنم میں ڈالے ھاں میں تمھیں کہتا ھوں اُسي سے ڈرو (۶) کیا دو پیسے کو پانچ چڑیاں نہیں بکتیں تو بھي اُنمیں سے ایک کو خدا کے آگے بھول نہیں (۷) بلکہ تمھارے سر کے سب بال بھي گنے ھیں پس مت ڈرو تم بہت چڑیوں سے بہتر ھو (۸) اور میں تمھیں کہتا ھوں کہ جو کوئي آدمیوں کے آگے میرا اقرار کرے اِنسان کا بیٹا بھي خدا کے فرشتوں کے آگے اُسکا اقرار کریگا (۹) پر جو آدمیوں کے سامھنے میرا انکار کرے خدا کے فرشتوں کے سامھنے اُسکا انکار کیا جائیگا (۱۰) اور جو کوئي اِنسان کے بیٹے کے خلاف کوئي بات کہے وہ اُسکو معاف کیا جائیگا پر جو روح‌القدس کے خلاف کفر بکے اُسکو معاف نکیا جائیگا (۱۱) اور جب وے تمکو عبادت خانوں میں اور حاکموں اور اختیاروالوں کے پاس لے جائیں تو اندیشہ مت کرو کہ ھم کیسا یا کیا جواب دیویں یا کیا کہیں (۱۲) کیونکہ روح‌القدس اُسي گھڑي تمھیں سکھلاویگي کہ کیا کہنا چاھیئے * (۱۳) اور بھیڑ میں سے ایک نے اُسے کہا ای اُستاد میرے بھائي کو کہہ کہ مجھے میراث بانٹ دے (۱۴) پر اُسنے اُسے کہا ای آدمي کسنے مجھے تم پر قاضي یا بانٹنیوالا مقرر کیا (۱۵) اور اُسنے اُنکو کہا خبردار ھو اور لالچ سے پرھیز کرو کیونکہ کسي کي زندگي اُسکے مال کي

فراواني سے نہیں ھی (۱۶) اور اُسنے اُنسے تمثیل کہي کہ کسي دولتمند کے کھیت میں بہت کچھہ پیدا ھوا (۱۷) اور وہ اپنے دل میں سوچنے اور کہنے لگا کیا کروں کہ میري جگہہ نہیں جہاں اپنا حاصل جمع کروں (۱۸) سو اُسنے کہا میں یہہ کرونگا کہ اپني کوٹھیوں کو ڈھاؤنگا اور بڑا بناؤنگا اور وھاں اپنا سب حاصل اور مال جمع کرونگا (۱۹) اور اپني جان سے کہونگا ای جان تیرے پاس بہت سا مال برسوں کے لیئے رکھا ھی چین کر کھا پي خوش ھو (۲۰) پر خدا نے اُسے کہا ای نادان اِسي رات تیري جان تجھہ سے مانگینگے پس جو تو نے طیار کیا کسکا ھوگا (۲۱) ایسا ھي وہ ھی جو اپنے لیئے خزانہ جمع کرتا ھی اور خدا کے نزدیک دولتمند نہیں * (۲۲) اور اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا اِسي لیئے میں تمھیں کہتا ھوں کہ اپني زندگي کے لیئے اندیشہ مت کرو کہ ھم کیا کھائینگے اور نہ بدن کے لیئے کہ کیا پہنینگے (۲۳) جان خوراک سے بہتر ھی اور بدن پوشاک سے (۲۴) کوؤں پر نظر کرو کہ نہ بوتے نہ کاٹتے ھیں اُنکا کھتا نہیں نہ کوٹھي تو بھي خدا اُنھیں کھلاتا ھی تم پرندوں سے کتنے بہتر ھو (۲۵) اور تم میں کون ھی جو اندیشہ کرکے اپنے قد کو ایک ھاتھہ بڑھا سکتا ھی (۲۶) پس جب کہ سب سے چھوٹي بات پر قادر نہیں ھو تو کسلیئے اَوروں کي بابت اندیشہ کرتے ھو (۲۷) سوسنوں پر نظر کرو کہ کیسے بڑھتے ھیں نہ محنت کرتے نہ کاتتے ھیں پر میں تمھیں کہتا ھوں کہ سلیمان بھي اپني ساري شان و شوکت میں اُنمیں سے ایک کي مانند پہنے نہ تھا (۲۸) پس اگر خدا کھیت کي گھاس کو جو آج ھی اور کل تنور میں جھونکي جاتي ھی یوں پہناتا ھی تو ای کم اعتقادو کتنا زیادہ تمھیں پہناویگا (۲۹) سو تم فکر مت کرو کہ ھم کیا کھائینگے یا کیا پیئینگے اور مت گھبراؤ (۳۰) کیونکہ دنیا کي قومیں اِن سب چیزوں کي تلاش میں ھیں پر تمھارا باپ جانتا ھی کہ تم اُنکے محتاج ھو (۳۱) مگر خدا کي بادشاھت ڈھونڈھو تو یے سب چیزیں تمھیں ملینگي * (۳۲) ای چھوٹے گلے مت ڈر کیونکہ تمھارے باپ کو پسند آیا کہ تمھیں بادشاھت دیوے (۳۳) اپنا مال بیچو اور خیرات کرو اپنے لیئے بٹوا بناؤ جو پرانے نہیں ھوتے خزانہ جو نہیں گھٹتا ھی آسمان

پر جہاں چور نہیں پہنچتا اور نہ کیڑا کھاتا ھی (۳۴) کیونکہ جہاں تمھارا خزانہ ھی وھیں تمھارا دل بھی ھوگا * (۳۵) تمھاری کمریں بندھی اور تمھارے چراغ جلتے رھیں (۳۶) اور اُن آدمیوں کی مانند ھو جو اپنے خاوند کی راہ دیکھتے ھیں کہ کب وہ شادی سے پھر آویگا تاکہ جب آوے اور کھٹکھٹاوے جلد اُسکے واسطے کھول دیں (۳۷) مبارک وے نوکر جنکو خاوند آکے جاگتا پاویگا میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ وہ کمر باندھیگا اور اُنھیں کھانے بیٹھاویگا اور پاس آکے اُنکی خدمت کریگا (۳۸) اور اگر وہ دوسرے پہر یا تیسرے پہر آوے اور ایسا پاوے تو مبارک ھیں وے نوکر (۳۹) پر یہہ جان لو کہ اگر گھر کا مالک جانتا کہ کس گھڑی چور آتا ھی تو جاگتا رھتا اور اپنے گھر میں سیندھ کھودنے نہ دیتا (۴۰) پس تم بھی طیار رھو کیونکہ جس گھڑی تمھیں گمان نہیں اِنسان کا بیٹا آویگا * (۴۱) تب پطرس نے اُسے کہا ای خداوند کیا تو یہہ تمثیل ھم سے کہتا ھی یا سب سے بھی (۴۲) خداوند نے کہا وہ دیانت‌دار اور ھوشیار خانسامان کون ھی جسکو خداوند اپنے نوکروں پر مقرر کرے کہ وقت پر اُنکے حصے کی روٹی دیا کرے (۴۳) مبارک وہ نوکر جسے اُسکا خاوند آکے ایسا ھی کرتے پاوے (۴۴) میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ وہ اُسے اپنے سب مال پر مختار کریگا (۴۵) پر اگر وہ نوکر اپنے دل میں کہے کہ میرا خاوند آنے میں دیر کرتا ھی اور لونڈوں اور لونڈیوں کو مارنا اور کھانا پینا اور مست ھونا شروع کرے (۴۶) تو اُس نوکر کا خاوند اُسی دن کہ وہ منتظر نہیں اور اُسی گھڑی کہ وہ نہیں جانتا آویگا اور اُسے دو ٹکڑے کرکے اُسکا حصہ بےایمانوں کے ساتھہ مقرر کریگا (۴۷) کہ وہ نوکر جسنے اپنے خاوند کی مرضی جانکے اپنے تئیں طیار نرکھا اور اُسکی مرضی پر عمل نہ کیا بہت مار کھائیگا (۴۸) پر جسنے اَن‌جانے مار کھانے کے لائق کام کیا تھوڑی مار کھائیگا کہ جسے بہت دیا گیا اُس سے بہت طلب کرینگے اور جسے زیادہ سونپا گیا اُس سے زیادہ مانگینگے * (۴۹) آگ زمین پر لگانے آیا ھوں اور کیا چاھتا ھوں کہ لگ چکی ھوتی (۵۰) پر مجھے ایک بپتسما پانا ھی اور کیسا تنگ ھوں جب تک کہ پورا نہو (۵۱) کیا تم گمان کرتے ھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا ھوں میں تمھیں کہتا

هوں نہیں بلکہ جدائي (۵۲) کیونکہ اب سے پانچ ایک هي گھر میں جدا هونگے تین دو کے خلاف اور دو تین کے (۵۳) باپ بیٹے سے جدا هوگا اور بیٹا باپ سے ما بیٹي سے اور بیٹي ما سے ساس بہو سے اور بہو ساس سے * (۵۴) اور اُسنے لوگوں کو یہہ بھي کہا کہ جب بدلي پچھم سے اُٹھتي دیکھتے هو تو فوراً کہتے هو کہ مینہہ آتا هی اور ایسا هي هوتا هی (۵۵) اور جب دَکھنا چلتي هی تو کہتے هو کہ گرمي هوگي اور ایسا هي هوتا هی (۵۶) ای ریاکارو زمین اور آسمان کي صورت میں امتیاز کر جانتے هو پر اِس زمانے کو کیوں نہیں آزماتے هو * (۵۷) اور آپ هي کیوں انصاف نہیں کرتے هو کہ سچ کیا هی (۵۸) کہ جب تو اپنے مدعي کے ساتھہ حاکم کے پاس جاتا هی راہ میں کوشش کر کہ اُس سے رهائي پاوے نہو کہ وہ تجھکو قاضي کے پاس کھینچ لے جاوے اور قاضي تجھکو پیادے کے سپرد کرے اور پیادہ تجھے قید میں ڈالے (۵۹) میں تجھے کہتا هوں کہ جب تک تو کوڑي کوڑي ادا نکرے وهاں سے نہ چھوٹیگا *

تیرهواں باب

(۱) اُس وقت بعضے حاضر تھے جو اُسے اُن گلیلیوں کي خبر دیتے تھے جنکا خون پیلاطوس نے اُنکي قربانیوں کے ساتھہ مِلایا تھا (۲) اور یسوع نے جواب دیکے اُنھیں کہا کیا تم سمجھتے هو کہ یے گلیلي سب گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دکھہ پایا (۳) میں تمھیں کہتا هوں نہیں بلکہ اگر تم توبہ نکرو سب اِسي طرح هلاک هوگے (۴) یا وے اٹھارہ جن پر سیلوآم میں بُرج گرا اور اُنھیں دبا مارا کیا سمجھتے هو کہ وے یروشلیم کے سب باشندوں سے زیادہ تقصیروار تھے (۵) میں تمھیں کہتا هوں نہیں بلکہ اگر توبہ نکرو سب اِسي طرح هلاک هوگے * (۶) اور اُسنے یہہ تمثیل کہي کہ کسي کے انگور کے باغ میں انجیر کا درخت لگایا گیا تھا اور وہ آیا اور اُسپر پھل ڈھونڈھا اور نپایا (۷) تب اُسنے باغبان کو کہا دیکھہ تین برس سے میں آتا اور اِس انجیر کا پھل ڈھونڈھتا اور نہیں پاتا هوں اُسے کاٹ ڈال کیوں زمین بھي

روکي هی (۸) پر اُسنے جواب دیکے اُسے کہا ای خداوند اِس سال اَور بھي اُسے رهنے دے تاکہ اُسکے گِرد (تھالا) کھودوں اور کھاد ڈالوں (۹) شاید کہ پھل لاوے نہیں تو بعد اُسکے کاٹ ڈالیو * (۱۰) اور وہ سبت کو ایک عبادت خانے میں تعلیم دیتا تھا (۱۱) اور دیکھو ایک عورت تھي جس میں اٹھارہ برس سے کمزوري کي روح تھي اور وہ کُبڑي هو گئي تھي۔ اور کسي طرح سیدھي نہو سکتي تھي (۱۲) یسوع نے اُسے دیکھکے پاس بُلایا اور اُسے کہا ای عورت تو اپني کمزوري سے چھوٹي هی (۱۳) اور اُسپر هاتھہ رکھے اور وہ في‌الفور سیدھي هو گئي اور خدا کي ستایش کرنے لگي * (۱۴) تب عبادت خانے کا سردار اِسلیئے کہ یسوع نے سبت کو چنگا کیا خفا هوکے لوگوں کو کہنے لگا چھہ دن هیں جن میں کام کرنا چاهیئے پس اُنمیں آکے چنگے هو جاؤ نہ کہ سبت کے دن (۱۵) تب خداوند نے اُسے جواب دیا اور کہا ای ریاکار کیا هر ایک تم میں سے سبت کے دن اپنے بیل یا گدھے کو تھان سے نہیں کھولتا اور لے جاکے پاني نہیں پلاتا هی (۱۶) پس کیا جائز نہ تھا کہ ابیرهام کي یہہ بیٹي جسکو شیطان نے دیکھو اٹھارہ برس سے باندھہ رکھا تھا سبت کے دن اُس بند سے چُھڑائي جاوے (۱۷) اور جب اُسنے یہہ کہا تو اُسکے سب مخالف شرمندہ هوئے اور سب لوگ سارے جلالي کاموں سے جو اُسنے کیئے خوش هوئے * (۱۸) اور اُسنے کہا خدا کي بادشاهت کسکي مانند هی اُسکو کس سے تشبیہ دوں (۱۹) رائي کے دانے کي مانند هی جسکو ایک آدمي نے لیکے اپنے باغ میں بویا اور وہ اُگا اور بڑا پیڑ هوا اور هوا کے پرندوں نے اُسکي ڈالیوں میں بسیرا لیا (۲۰) اور پھر اُسنے کہا خدا کي بادشاهت کو کس سے تشبیہ دوں (۲۱) وہ خمیر کي مانند هی جسے ایک عورت نے لیکے تین پیمانے آٹے میں چھپایا یہاں تک کہ سب خمیر هو گیا * (۲۲) اور وہ یروشلیم کو سفر کرتے اور تعلیم دیتے هوئے شہر شہر اور گانو گانو پھرا (۲۳) اور ایک نے اُسے کہا ای خداوند کیا وے جو نجات پاتے هیں تھوڑے هیں اُسنے اُنکو کہا (۲۴) جانفشاني کرو کہ تنگ دروازے سے داخل هوؤ کیونکہ میں تمھیں کہتا هوں کہ بہتیرے اُس سے داخل هوا چاهینگے اور اُنھیں مقدور نہوگا (۲۵) جب کہ گھر کا مالک اُٹھا اور دروازہ بند کیا هو اور تم باهر کھڑے

ہونے اور یہہ کہکے دروازہ کھٹکھٹانے لگو کہ ای خداوند ای خداوند ہمارے لیئے کھول اور وہ جواب دیکے تمھیں کہیگا میں تمکو نہیں جانتا ہوں کہ کہاں کے ہو (۲۶) تب تم کہنا شروع کروگے کہ ہم نے تو تیرے حضور کھایا پیا اور ہمارے بازاروں میں تو نے تعلیم دي ہی (۲۷) اور وہ کہیگا میں تمھیں کہتا ہوں کہ تمکو نہیں جانتا ہوں کہ کہاں کے ہو میرے پاس سے دور ہو ای سب بدکارو (۲۸) وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب کہ تم ابیرہام اور اِسحاق اور یعقوب اور سب نبیوں کو خدا کي بادشاہت کے اندر اور آپ کو باہر نکالا دیکھوگے (۲۹) اور پورب اور پچھم اور اُتر اور دکھن سے آوینگے اور خدا کي بادشاہت میں کھانے بیٹھینگے (۳۰) اور دیکھو پچھلے ہیں جو پہلے ہونگے اور پہلے ہیں جو پچھلے ہونگے * (۳۱) اُسي دن بعضے فریسي آئے اور اُسے بولے کہ روانہ ہو اور یہاں سے چلا جا کیونکہ ہیرودس تجھے قتل کیا چاہتا ہی (۳۲) اور اُسنے اُنھیں کہا جاکے اُس لومڑي کو کہو کہ دیکھہ میں دیووں کو نکالتا اور آج اور کل چنگا کرتا رہتا ہوں اور تیسرے دن تمام کرونگا (۳۳) مگر مجھے ضرور ہی کہ آج اور کل اور پرسوں پھرا کروں کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ نبي یروشلیم کے باہر ہلاک ہو (۳۴) ای یروشلیم یروشلیم جو نبیوں کو مار ڈالتا اور اُنھیں جو تیرے پاس بھیجے گئے سنگسار کرتا ہی کتني بار میں نے چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جمع کروں جس طرح کہ مرغي اپنے بچوں کو پروں تلے اِکٹھا کرتي ہی پر تم نے نہ چاہا (۳۵) دیکھو تمہارا گھر تمہارے لیئے ویران چھوڑا جاتا ہی اور میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ مجھکو نہ دیکھوگے جب تک (وہ وقت) نہ آوے کہ تم کہوگے مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی *

چودھواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ وہ سبت کو بزرگ فریسیوں میں سے ایک کے گھر روٹي کھانے گیا اور وے اُسکي تاک میں تھے (۲) اور دیکھو ایک آدمي جسے جلندھر تھا اُسکے سامھنے تھا (۳) اور یسوع شریعت کے حکیموں اور

فریسیوں سے کہنے لگا کیا سبت کو چنگا کرنا روا ھی (۴) پر وے چُپ
رھے تب اُسنے اُسے پکڑکے چنگا کیا اور جانے دیا (۵) اور اُنکو کہنے لگا کہ
تم میں سے کون ھی کہ جسکا گدھا یا بیل کوئے میں گرے اور وہ في‌الفور
سبت کے دن اُسے نہ نکالے (۶) اور وے اُسے اِن باتوں کا جواب ندے سکے *
(۷) اور جب اُسنے مہمانوں کو دیکھا کہ کیونکر صدر جگھیں پسند کرتے
ھیں تمثیل پیش کي اور اُنکو کہا (۸) جب کوئي تجھے شادي میں بُلاوے
صدر جگھہ میں مت بیٹھہ مبادا کوئي تجھہ سے بڑا بُلایا گیا ھو (۹) اور
جسنے تجھے اور اُسے بُلایا ھی آکے تجھے کہے اِسکو جگھہ دے اور اُس
وقت تجھے شرم کے ساتھہ سب سے نیچي جگھہ بیٹھنا پڑے (۱۰) بلکہ
جب تو بُلایا جاوے تو جاکے سب سے نیچي جگھہ بیٹھہ تاکہ جب وہ
جسنے تجھکو بُلایا ھی آوے اور تجھے کہے ای دوست اُوپر جا تب اُنکے
سامھنے جو تیرے ساتھہ کھانے بیٹھے ھیں تیري عزت ھوگي (۱۱) کیونکہ
جو کوئي آپ کو بڑا کرتا ھی چھوٹا کیا جائیگا اور جو آپ کو چھوٹا کرتا
ھی بڑا کیا جائیگا * (۱۲) اور اُسنے اپنے بُلانیوالے کو بھي کہا جب تو
چاشت یا شام کا کھانا طیار کرے تو اپنے دوستوں کو مت بُلا نہ اپنے
بھائیوں نہ اپنے رشتہ‌داروں نہ دولتمند پڑوسیوں کو تا نہو کہ وے بھي تجھے
بُلاویں اور تیرا بدلا ھو جاوے (۱۳) بلکہ جب تو ضیافت کرے تو غریبوں
لنجوں لنگڑوں اندھوں کو بُلا (۱۴) اور تو مبارک ھوگا اِسلیئے کہ وے تیرا
بدلا نہیں کر سکتے ھیں پر تجھے راستبازوں کي قیامت میں بدلا دیا جائیگا *
(۱۵) اور ایک نے اُنمیں سے جو کھانے بیٹھے تھے یہہ سنکے اُسے کہا مبارک
وہ جو خدا کي بادشاھت میں روٹي کھائیگا (۱۶) اور اُسنے اُسے کہا کسي
آدمي نے بڑي ضیافت کي اور بہتوں کو بُلایا (۱۷) اور کھانے کے وقت اپنا
نوکر بھیجا کہ بُلائے ھوؤں کو کہے کہ آؤ اب سب کچھہ طیار ھی (۱۸) اوز
سب مِلکر عذر کرنے لگے پہلے نے اُسے کہا میں نے کھیت مول لیا ھی اور
مجھے ضرور ھی کہ جاکے اُسے دیکھوں تیري منت کرتا ھوں کہ میرا عذر کر
دے (۱۹) اور دوسرے نے کہا میں نے پانچ جوڑے بیل مول لیئے ھیں اور
جاتا ھوں کہ اُنکو آزماؤں تیري منت کرتا ھوں کہ میرا عذر کر (۲۰) اور

تیسرے نے کہا میں نے جورو کي هي اِسواسطے نہیں آ سکتا هوں (۲۱) اور اُس نوکر نے آکے اپنے خاوند کو اِن باتوں کي خبر دي تب گھر کے مالک نے غصے هوکے اپنے نوکر کو کہا جلد شہر کے بازاروں اور گلیوں میں جا اور غریبوں اور لنجوں اور لنگڑوں اور اندھوں کو یہاں لا (۲۲) اور نوکر نے کہا ای خداوند جیسا تو نے حکم دیا ویسا هي هوا تو بهي جگہہ هی (۲۳) اور خاوند نے نوکر کو کہا راهوں اور احاطوں میں جا اور اُنھیں آنے کي تاکید کر تاکہ میرا گھر بھر جاے (۲۴) کیونکہ میں تمھیں کہتا هوں کہ اُن مردوں میں سے جو بُلائے گئے کوئي میرا کھانا نہ چکھیگا * (۲۵) اور بہت لوگ اُسکے ساتھہ چلے اور اُسنے پھرکے اُنکو کہا (۲۶) اگر کوئي میرے پاس آوے اور اپنے باپ اور ما اور جورو اور لڑکوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپني جان کي مخالفت نکرے میرا شاگرد نہیں هو سکتا (۲۷) اور جو کوئي اپني صلیب اُٹھاکے میرے پیچھے نہیں آتا میرا شاگرد نہیں هو سکتا (۲۸) کیونکہ تم میں سے کون جو بُرج بنانا چاهے پہلے بیٹھکے خرچ کا حساب نہیں کرتا کہ کیا میں اُسے طیار کر سکونگا (۲۹) تا ایسا نہو کہ جب نیو ڈالے اور طیار کرنے پر قادر نہو سب دیکھنیوالے اُسپر هنسنے لگیں (۳۰) اور کہیں کہ اِس آدمي نے عمارت بناني شروع کي پر تمام کرنے پر قادر نہ تھا (۳۱) یا کون بادشاہ جو دوسرے سے لڑائي کرنے چلے پہلے بیٹھکے صلاح نہیں کرتا کہ کیا میں دس هزار کے ساتھہ اُس سے جو بیس هزار لیکے مجھہ پر آتا هی مقابلہ کر سکونگا (۳۲) نہیں تو جب وہ هنوز دور هی پیغام بھیجکے صلح کے لیئے منت کریگا (۳۳) پس اِسي طرح جو کوئي تم میں سے اپنا سارا مال نہ چھوڑ دے میرا شاگرد نہیں هو سکتا (۳۴) نمک اچھا هی پر اگر نمک بگڑ جاوے تو کس چیز سے مزہدار کیا جائیگا (۳۵) وہ نہ زمین کے نہ کھاد کے کام کا هی اُسے باهر پھینک دیتے هیں جسکے کان سننے کو هوں سن لے *

پندرهواں باب

(۱) اور سب خراج‌گیر اور گنہگار اُسکے نزدیک آتے تھے کہ اُسکي سنیں (۲) اور فریسي اور فقیہ کڑکڑائے اور بولے کہ یہہ گنہگاروں کو قبول کرتا اور اُنکے ساتھہ کھاتا ھی (۳) تب اُسنے اُنسے یہہ تمثیل کہي (۴) کہ کون تم میں سے جسکي سو بھیڑیں ھوں اور وہ اُنمیں سے ایک کو کھووے ننانوے کو جنگل میں نہیں چھوڑتا اور کھوئي ھوئي کي تلاش میں جب تک نہ پاوے نہیں پڑا پھرتا (۵) اور جب اُسے پایا تو خوشي خوشي اپنے کاندھے پر اُٹھا لیتا (۶) اور گھر میں آکے دوستوں اور پڑوسیوں کو باھم بُلاتا اور کہتا ھی کہ میرے ساتھہ خوشي کرو کہ میں نے اپني کھوئي ھوئي بھیڑ پائي (۷) میں تمھیں کہتا ھوں کہ اِسي طرح آسمان میں ایک گنہگار پر جو توبہ کرتا ھی ننانوے راستبازوں سے جو توبہ کي حاجت نہیں رکھتے زیادہ خوشي ھوگي * (۸) یا کون عورت جسکے دس درھم ھوں اگر ایک درھم کو کھووے چراغ نہیں جلاتي اور گھر کو نہیں جھاڑتي اور جب تک نہ پاوے کوشش سے ڈھونڈھا نہیں کرتي (۹) اور جب اُسے پایا تو دوستوں اور پڑوسیوں کو باھم بُلاتي اور کہتي ھی کہ میرے ساتھہ خوشي کرو کہ میں نے اپنا کھویا ھوا درھم پایا (۱۰) میں تمھیں کہتا ھوں کہ اِسي طرح خدا کے فرشتوں کے آگے ایک گنہگار پر جو توبہ کرتا ھی خوشي ھوتي ھی ** (۱۱) اور اُسنے کہا کسي آدمي کے دو بیٹے تھے (۱۲) اور اُنمیں سے چھوٹے نے باپ کو کہا اي باپ مال کا حصہ جو مجھے پہنچتا ھی مجھے دے اور اُسنے مال اُنھیں بانٹ دیا (۱۳) اور تھوڑے دن بعد چھوٹا بیٹا سب کچھہ جمع کرکے دور ملک میں چلا گیا اور وھاں اپنا مال بدمعاشي میں اُڑایا (۱۴) اور جب سب خرچ کر چکا اُس ملک میں بڑا کال پڑا اور وہ محتاج ھونے لگا (۱۵) اور اُس ملک کے ایک باشندے سے جا مِلا اور اُسنے اُسے اپنے کھیتوں میں سوأر چرانے بھیجا (۱۶) اور اُسے آرزو تھي کہ اُن چھلکوں سے جو سوأر کھاتے تھے اپنا پیٹ بھرے اور کوئي ندیتا تھا (۱۷) تب اپنے ھوش میں آکے کہا میرے باپ کے

کتنے مزدوروں کو بہت سي روٹي ھی اورمیں بھوکھوں مرتا ھوں (۱۸) میں اُٹھکے اپنے باپ پاس جاؤنگا اور اُسے کہونگا ای باپ میں نے آسمان کے خلاف اور تیرے حضور گناہ کیا ھی (۱۹) اور پھر اِس لائق نہیں ھوں کہ تیرا بیٹا کہلاؤں مجھے اپنے مزدوروں میں سے ایک کي مانند بنا (۲۰) اور اُٹھکے اپنے باپ پاس چلا اور ابھي دور تھا کہ اُسکے باپ نے اُسے دیکھا اور رحم کیا اور دوڑکے اُسکو گلے لگا لیا اور چوما (۲۱) پر بیٹے نے اُسے کہا ای باپ میں نے آسمان کے خلاف اور تیرے حضور گناہ کیا ھی اور پھر اِس لائق نہیں ھوں کہ تیرا بیٹا کہلاؤں (۲۲) پر باپ نے اپنے نوکروں کو کہا اچھي سے اچھي پوشاک باھر لاؤ اور اُسے پہناؤ اور اُسکے ھاتھہ میں انگوٹھي اور پانوں میں جوتي دو (۲۳) اور پلے ھوئے بچھڑے کو لاکے ذبح کرو کہ ھم کھائیں اور خوشي منائیں (۲۴) کیونکہ یہہ میرا بیٹا موا تھا اور پھر جیا ھی اور کھو گیا تھا اور پھر مِلا ھی اور وے خوشي کرنے لگے (۲۵) اور اُسکا بڑا بیٹا کھیت میں تھا اور جب آکے گھر کے نزدیک پہنچا راگ اور ناچ کي آواز سني (۲۶) اور چھوکروں میں سے ایک کو پاس بُلاکے پوچھا کہ یہہ کیا ھی (۲۷) اُسنے اُسے کہا کہ تیرا بھائي آیا ھی اور تیرے باپ نے پلا بچھڑا ذبح کیا ھی اِسلیئے کہ اُسے بھلا چنگا پایا (۲۸) تب وہ خفا ھوا اور نچاھا کہ اندر جاوے سو اُسکے باپ نے باھر آکے اُسے منایا (۲۹) پر اُسنے جواب دیکے باپ کو کہا دیکھہ اِتنے برس سے تیري خدمت کرتا ھوں اور کبھي تیرے حکم سے عدول نکیا اور تو نے کبھي ایک بکري کا بچہ مجھے ندیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھہ خوشي مناؤں (۳۰) پر جب تیرا یہہ بیٹا جو تیرا مال کسبیوں کے ساتھہ کھا گیا آیا تو نے اُسکے لیئے موٹا بچھڑا ذبح کیا (۳۱) اور اُسنے اُسکو کہا ای لڑکے تو ھمیشہ میرے پاس ھی اور سب کچھہ جو میرا ھی تیرا ھی (۳۲) پر خوش و خورم ھونا لازم تھا کیونکہ تیرا یہہ بھائي موا تھا اور جیا ھی اور کھو گیا تھا اور مِلا ھی

سولھواں باب

(۱) اور اُسنے اپنے شاگردوں کو یہہ بھي کہا کہ کسي دولتمند کا خانسامان تھا اور اُسکا لوگوں نے اُس سے گِلہ کیا کہ یہہ تیرا مال اُڑاتا ھی (۲) سو اُسنے اُسکو بُلاکے اُسے کہا کیوں تیري بابت یہہ سنتا ھوں اپني خانساماني کا حساب دے کیونکہ تو خانسامان نہیں رہ سکتا (۳) تب خانسامان نے اپنے جي میں کہا کیا کروں کہ میرا خاوند خانساماني مجھہ سے لے لیتا ھی کھود نہیں سکتا ھوں اور بھیکھہ مانگنے سے مجھے شرم آتي ھی (۴) میں جانتا ھوں کہ کیا کروں تاکہ جب خانساماني سے چھوٹ جاؤں مجھے اپنے گھروں میں رکھہ لیں (۵) اور اپنے خاوند کے ھر ایک قرضدار کو پاس بُلاکے پہلے کو کہا تو میرے خاوند کا کتنا دھارتا ھی (۶) اُسنے کہا سو من تیل تب اُسے کہا اپني دستاویز لے اور بیٹھکے جلد پچاس لکھہ دے (۷) بعد اُسکے دوسرے کو کہا تو کتنا دھارتا ھی اُسنے کہا سو من گیہوں تب اُسے کہا اپني دستاویز لے اور اَسّي لکھہ دے (۸) اور خاوند نے خائن خانسامان کي تعریف کي کہ اُسنے ھوشیاري کي کیونکہ اِس دنیا کے فرزند اپني جنس میں نور کے فرزندوں سے ھوشیار ھیں (۹) اور میں بھي تمھیں کہتا ھوں کہ ممون ناحق سے اپنے لیئے دوست پیدا کرو تاکہ جب تم انتقال کرو وے تمھیں ابدي مسکنوں میں رکھہ لیں (۱۰) جو تھوڑے میں دیانت‌دار ھی سو بہت میں بھي دیانت‌دار ھی اور جو تھوڑے میں بے دیانت ھی سو بہت میں بھي بے دیانت ھی (۱۱) پس اگر تم ناحق ممون میں ایماندار نہو تو کون حقیقي کو تمھیں سپرد کریگا (۱۲) اور جو تم بیگانے مال میں دیانت‌دار نہو تو جو تمھارا ھی کون تمھیں دیگا (۱۳) کوئي نوکر دو خاوند کي خدمت نہیں کر سکتا اِسلیئے کہ یا ایک سے دشمني رکھیگا اور دوسرے سے دوستي یا ایک سے لگا رھیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا تم خدا اور ممون دونوں کي خدمت نہیں کر سکتے * (۱۴) اور فریسیوں نے جو زردوست تھے یے سب باتیں سنیں اور اُسے ٹھٹھے

میں اُڑایا (۱۵) اور اُسنے اُنھیں کہا تم وے ہو جو آدمیوں کے آگے آپ کو راستباز ٹھہراتے ہیں لیکن خدا تمھارے دلوں کي جانتا ہی کیونکہ جو آدمیوں کي نظروں میں بڑا ہی خدا کے آگے مکروہ ہی * (۱۶) شریعت اور نبي یوحنا تک تھے تب سے خدا کي بادشاہت کي خوشخبري دي جاتي ہی اور ہر ایک زور مارکے اُسمیں داخل ہوتا ہی (۱۷) پر آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے گھٹ جانے سے آسان ہی * (۱۸) جو کوئي اپني جورو کو چھوڑ دیتا اور دوسري سے بیاہ کرتا ہی زنا کرتا ہی اور جو کوئي شوہر کي چھوڑي ہوئي کو بیاہے زنا کرتا ہی ** (۱۹) ایک دولتمند تھا جو ارغواني اور مہین کپڑے پہنتا اور روز روز شان و شوکت سے عیش و عشرت کرتا تھا (۲۰) اور لاذر نام ایک غریب تھا جو ناسور سے بھرا اُسکے دروازے پر پڑا تھا (۲۱) اور اُسکو آرزو تھي کہ اُن ٹکڑوں سے جو دولتمند کي میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے بھي آکے اُسکے گھاؤ چاٹتے تھے (۲۲) اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتے اُسے ابیرہام کي گود میں لے گئے اور دولتمند بھي مر گیا اور گاڑا گیا (۲۳) اور دوزخ میں جب اُسنے عذاب میں مبتلا ہوکے اپني آنکھیں اُٹھائیں ابیرہام کو دور سے دیکھا اور لاذر کو اُسکي گود میں (۲۴) اور اُسنے پکارکے کہا ای باپ ابیرہام مجھہ پر رحم کر اور لاذر کو بھیج تاکہ اپني اُنگلي کا سرا پاني سے بھگوکے میري زبان ٹھنڈي کرے کہ میں اِس لو میں تڑپتا ہوں (۲۵) پر ابیرہام نے کہا ای بیٹے یاد کر کہ تو اپني زندگي میں اپني اچھي چیزیں لے چکا اور لاذر بُري سو وہ یہاں تسلي پاتا پر تو تڑپتا ہی (۲۶) اور اِن سب کے سوا ہمارے اور تمھارے بیچ ایک بڑا گڑھا اُستوار ہی ایسا کہ وے جو یہاں سے تمھارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے جو وہاں ہیں ہمارے پاس آ سکیں (۲۷) تب اُسنے کہا پس ای باپ تیري منت کرتا ہوں کہ اُسکو میرے باپ کے گھر بھیج (۲۸) کیونکہ میرے پانچ بھائي ہیں تاکہ اُنکو جتاوے نہو کہ وے بھي اِس عذاب کي جگہہ میں آویں (۲۹) ابیرہام نے اُسے کہا اُنکے پاس موسیٰ اور نبي ہیں وے اُنکي سنیں (۳۰) پر اُسنے کہا نہیں ای باپ ابیرہام بلکہ اگر کوئي مُردوں میں سے اُنکے پاس جاوے

تو توبہ کرینگے (۳۱) اور اُسنے اُسے کہا اگر موسیٰ اور نبیوں کي نہیں سنتے ہیں تو اگر مردوں میں سے کوئي اُٹھے نہ مانینگے *

سترھواں باب

(۱) اور اُسنے شاگردوں کو کہا ٹھوکروں کا نہ آنا غیر ممکن ہی پر افسوس اُسپر جسکے سبب آویں (۲) اگر چکي کا پاٹ اُسکے گلے میں لٹکایا اور وہ سمندر میں پھینکا جاتا تو یہہ اُسکے لیئے اُس سے فائدہ‌مند ہوتا کہ ایک کو اِن چھوٹوں میں سے ٹھوکر کھلاوے (۳) خبردار ہو اگر تیرا بھائي تیرا گناہ کرے اُسے ڈانٹ اور جو توبہ کرے اُسے معاف کر (۴) اور اگر دن بھر میں سات دفعہ تیرا گناہ کرے اور دن بھر میں سات دفعہ تیرے پاس پھر آوے اور کہے کہ توبہ کرتا ہوں تو اُسے معاف کر * (۵) اور رسولوں نے خداوند کو کہا ہمارے ایمان کو بڑھا (۶) اور خداوند نے کہا اگر تمھیں رائي کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اِس گولر کے درخت کو کہتے کہ جڑ سے اُکھڑ اور سمندر میں لگ جا تو وہ تمھاري مانتا * (۷) اور تم میں سے کون ہی جسکا نوکر ہل جوتے یا چرواہي کرے جب کھیت سے آوے اُسے کہے کہ جلد آکے کھانے بیٹھہ (۸) بلکہ کیا اُسے نہ کہیگا کہ میرے لیئے کھانے کو طیار کر اور جب تک کھاؤں پیؤں کمر باندھکے میري خدمت کر بعد اُسکے تو کھا پي (۹) کیا وہ اُس نوکر کا احسان مانتا ہی کہ جو کام اُسے فرمائے گئے تھے کیئے میري دانست میں نہیں (۱۰) اِسي طرح تم بھي جب سب کچھہ جو تمھیں فرمایا گیا کر چکے ہو تو کہو کہ ہم نکمے نوکر ہیں جو ہم پر کرنا واجب تھا سو ہي کیا * (۱۱) اور ایسا ہوا کہ جب یروشلیم کو جاتا تھا سامریہ اور گلیل کے بیچ سے گذرا (۱۲) اور ایک بستي میں جاتے اُسے دس کوڑھي مِلے جو دور کھڑے تھے (۱۳) اور وے چِلائے اور بولے ای یسوع اُستاد ہم پر رحم کر (۱۴) اور اُسنے دیکھکے اُنھیں کہا جاکے اپنے تئیں کاہنوں کو دکھاؤ اور ایسا ہوا کہ وے جاتے جاتے صاف ہو گئے (۱۵) اور ایک نے اُنمیں سے جب دیکھا کہ چنگا ہوا بڑي آواز سے خدا کي ستایش کرتا ہوا پھرا (۱۶) اور مُنہہ کے بل یسوع کے پانوں پر گرا اور اُسکا شکر کیا اور وہ سامري تھا (۱۷) تب یسوع

نے جواب دیکے کہا کیا دسوں صاف نہوئے پھر وے نو کہاں ہیں (۱۸) کیا
اِس پردیسي کے سوا کوئي نملا کہ خدا کي ستایش کرنے کو پھرے (۱۹) اور
اُسے کہا اُٹھکے چلا جا تیرے ایمان نے تجھے بچایا * (۲۰) اور جب فریسیوں
نے اُس سے پوچھا کہ خدا کي بادشاہت کب آویگي اُسنے اُنھیں جواب
دیا اور کہا خدا کي بادشاہت نموداري کے ساتھہ نہیں آتي (۲۱) اور نہ
کہینگے دیکھو یہاں یا دیکھو وہاں کیونکہ دیکھو خدا کي بادشاہت تمھارے
اندر ھي (۲۲) اور شاگردوں کو کہا دن آوینگے کہ تمھیں آرزو ھوگي کہ اِنسان
کے بیٹے کے دنوں میں سے ایک کو دیکھو اور ندیکھوگے (۲۳) اور تمھیں کہینگے
دیکھو یہاں یا دیکھو وہاں تم مت نکلو اور نہ پیروي کرو (۲۴) کیونکہ جیسے
بجلي آسمان کي ایک طرف سے کوندھہکے دوسري طرف چمکتي ھی ویسا
ھي اِنسان کا بیٹا بھي اپنے دن میں ھوگا (۲۵) پر پہلے ضرور ھی کہ وہ بہت
دکھہ اُٹھاوے اور اِس زمانے کي قوم سے رد کیا جاوے (۲۶) اور جیسے
نوح کے دنوں میں ھوا ویسا ھي اِنسان کے بیٹے کے دنوں میں بھي ھوگا
(۲۷) کہ کھاتے پیتے بیاہ کرتے بیاھے جاتے تھے اُس دن تک کہ نوح کشتي
میں گیا اور طوفان آیا اور سب کو ھلاک کیا (۲۸) اور جیسا کہ لوط کے
دنوں میں ھوا کہ کھاتے پیتے مول لیتے بیچتے بوتے گھر بناتے تھے (۲۹) پر
جس دن کہ لوط سدوم سے نکلا آگ اور گندھک آسمان سے برسي اور سب
کو ھلاک کیا (۳۰) اِس مطابق اُس دن ھوگا جب اِنسان کا بیٹا ظاھر ھوگا
(۳۱) اُس دن جو کوٹھے پر ھو اور اُسکا اسباب گھر میں اُسکے لینے کو نہ
اُترے اور جو کھیت میں ھو ویسا ھي پیچھے نہ پھرے (۳۲) لوط کي جورو
کو یاد کرو (۳۳) جو کوئي اپني جان بچاني چاھے اُسے کھوئیگا اور جو کوئي
اپني جان کھوئے اُسے بچاویگا (۳۴) میں تمھیں کہتا ھوں کہ اُس رات دو
ایک ھي پلنگ پر ھونگے ایک لیا جائیگا دوسرا چھوڑا جائیگا (۳۵) دو ایک
ساتھہ چکي پیستي ھونگي ایک لي جائیگي دوسري چھوڑي جائیگي (۳۶) دو
کھیت میں ھونگے ایک لیا جائیگا دوسرا چھوڑا جائیگا (۳۷) اور اُنھوں نے
جواب دیکے اُسے کہا ای خداوند کہاں اُسنے اُنھیں کہا جہاں مُردار ھی وھیں
گدھہ جمع ھونگے *

اٹھارھواں باب

(۱) اور اُسنے اُنھیں تمثیل بھي کہي اِسلیئے کہ ھمیشہ دعا میں لگا رھنا اور سُست نہ ھونا ضرور ھی (۲) کہ کسي شہر میں ایک قاضي تھا جو نہ خدا سے ڈرتا اور نہ آدمي کي کچھہ پروا رکھتا تھا (۳) اور اُسي شہر میں ایک بیوہ تھي جو اُسکے پاس آتي اور کہتي تھي کہ میرے مخالف سے میرا انصاف کر (۴) اور اُسنے تھوڑي دیر نچاھا لیکن پیچھے اپنے جي میں کہا ھرچند نہ خدا سے ڈرتا اور نہ آدمي کي کچھہ پروا رکھتا ھوں (۵) تو بھي اِسلیئے کہ یہہ بیوہ مجھے بہت تکلیف دیتي ھی اُسکا انصاف کرونگا ایسا نہو کہ وہ آخر کو آکے میرا دماغ خالي کرے (۶) اور خداوند نے کہا سنو کہ اِس بےانصاف قاضي نے کیا کہا (۷) پس کیا خدا اپنے برگزیدوں کا جو رات دن اُسکي طرف فریاد کرتے ھیں انصاف نکریگا اگرچہ اُنکے ساتھہ دیر کرے (۸) میں تمھیں کہتا ھوں کہ وہ جلد اُنکا انصاف کریگا مگر کیا اِنسان کا بیٹا آکے زمین پر ایمان پاویگا * (۹) اور اُسنے کتنوں سے جو اپنے پر بھروسا رکھتے تھے کہ ھم راستباز ھیں اور اَوروں کو حقیر جانتے تھے یہہ بھي تمثیل کہي (۱۰) کہ دو آدمي ھیکل میں دعا مانگنے گئے ایک فریسي دوسرا خراج‌گیر (۱۱) فریسي الگ کھڑا ھوکے یوں دعا مانگتا تھا ای خدا تیرا شکر کرتا ھوں کہ اَوَر آدمیوں کي مانند لٹیرا ظالم زناکار یا جیسا یہہ خراج‌گیر ھی نہیں ھوں (۱۲) میں ھفتے میں دو بار روزہ رکھتا میں اپنے سارے مال کي دہیکي دیتا ھوں (۱۳) اور خراج‌گیر نے دور سے کھڑا ھوکے اِتنا بھي نچاھا کہ آنکھیں آسمان کي طرف اُٹھاوے بلکہ اپني چھاتي پیٹتا اور کہتا تھا ای خدا مجھہ گنہگار پر رحم کر (۱۴) میں تمھیں کہتا ھوں یہہ دوسرے سے راستباز ٹھہرکے اپنے گھر گیا کیونکہ جو آپ کو بڑا کرتا ھی چھوٹا کیا جائیگا اور جو آپ کو چھوٹا کرتا ھی بڑا کیا جائیگا * * (۱۵) اور وے بچوں کو بھي اُسکے پاس لائے تاکہ اُنھیں چھوئے پر شاگردوں نے دیکھکے اُنکو ڈانٹا (۱۶) لیکن یسوع نے اُنھیں پاس بُلاکے کہا لڑکوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنھیں منع مت کرو کیونکہ خدا کي بادشاھت ایسوں ھي کي ھی

(۱۷) میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ جو کوئي خدا کي بادشاہت کو چھوٹے لڑکے کي طرح قبول نکرے وہ اُسمیں داخل نہوگا * (۱۸) اور کسي سردار نے یہہ کہکے اُس سے پوچھا کہ ای اچھے اُستاد میں کیا کروں کہ حیات ابدي کا وارث ہوں (۱۹) اور یسوع نے اُسے کہا تو کیوں مجھے اچھا کہتا ھی کوئي اچھا نہیں مگر ایک یعني خدا (۲۰) تو حکموں کو جانتا ھی کہ زنا مت کر خون مت کر چوري مت کر جھوٹھي گواھي مت دے اپنے باپ اور ما کي عزت کر (۲۱) اور اُسنے کہا میں یہہ سب اپني لڑکائي سے مانتا آیا (۲۲) تب یسوع نے یہہ سنکر اُسے کہا ایک چیز تجھے باقي ھی سب کچھہ جو تیرا ھی بیچ ڈال اور غریبوں کو بانٹ دے تو تیرے لیئے آسمان پر خزانہ ہوگا اور آ میرے پیچھے ہو لے (۲۳) پر وہ یہہ سنکے بہت غمگین ہوا کیونکہ بہت دولتمند تھا * (۲۴) تب یسوع نے اُسکو بہت غمگین دیکھکر کہا اُنکو جو مال رکھتے ھیں خدا کي بادشاہت میں داخل ہونا کیسا مشکل ھی (۲۵) کیونکہ اُونٹ کا سوئي کے ناکے میں سے گذر جانا اِس سے آسان ھی کہ دولتمند خدا کي بادشاہت میں داخل ہو (۲۶) اور جنھوں نے سنا کہا پس کون نجات پا سکتا ھی (۲۷) اور اُسنے کہا جو آدمیوں کے نزدیک غیر ممکن ھی خدا کے نزدیک ممکن ھی * (۲۸) تب پطرس نے کہا دیکھہ ھم نے سب کچھہ چھوڑ دیا اور تیرے پیچھے ہو لیئے (۲۹) اُسنے اُنھیں کہا میں تمھیں سچ کہتا ہوں کہ کوئي نہیں ھی جسنے گھر یا ما باپ یا بھائیوں یا جورو یا لڑکوں کو خدا کي بادشاہت کے واسطے چھوڑ دیا ھی (۳۰) جو اِس زمانے میں بہت گُنا اور آنیوالے جہان میں حیات ابدي نپاوے * (۳۱) اور اُسنے بارھوں کو ساتھہ لیکے اُنکو کہا دیکھو ھم یروشلیم کو جاتے ھیں اور سب کچھہ پورا ہوگا جو نبیوں کي معرفت اِنسان کے بیٹے کے حق میں لکھا ھی (۳۲) کیونکہ وہ غیر قوموں کے حوالے کیا جائیگا اور وے اُسکو ٹھٹھوں میں اُڑاوینگے اور بے عزت کرینگے اور اُسپر تھوکینگے (۳۳) اور اُسکو کوڑے مارکے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جي اُٹھیگا (۳۴) اور وے اُن باتوں میں سے کچھہ نہ سمجھے اور یہہ بات اُنسے چھپي رھي اور جو کہا گیا اُنھوں نے نہ سمجھا * (۳۵) اور ایسا ہوا کہ جب وہ یریحا کے نزدیک آیا

کوئي اندھا راہ کے کنارے بیٹھا بھیکھہ مانگتا تھا (۳۶) اور اُسنے سنکے کہ لوگ گذرتے ھیں پوچھا کہ کیا ھی (۳۷) اور اُنھوں نے اُسے خبر دي کہ یسوع ناصري جاتا ھی (۳۸) سو اُسنے پکارکے کہا ای یسوع داؤد کے بیٹے مجھہ پر رحم کر (۳۹) اور اُنھوں نے جو آگے جاتے تھے اُسے ڈانٹا کہ چُپ رھے پر وہ اَور زیادہ چِلایا کہ ای داؤد کے بیٹے مجھہ پر رحم کر (۴۰) اور یسوع نے کھڑے رھکے حکم دیا کہ اُسے میرے پاس لاؤ جب نزدیک آیا اُسنے یہہ کہکے اُس سے پوچھا (۴۱) تو کیا چاھتا ھی کہ تیرے واسطے کروں اُسنے کہا ای خداوند یہہ کہ اپني بینائي پھر پاؤں (۴۲) اور یسوع نے اُسے کہا پھر بینا ھو تیرے ایمان نے تجھے بچایا ھی (۴۳) وونہیں اُسنے بینائي پھر پائي اور خدا کي ستایش کرتا ھوا اُسکے پیچھے ھو لیا اور سب لوگوں نے دیکھکے خدا کي حمد و ثنا کي *

اُنیسواں باب

(۱) اور وہ یریحا میں ھوکے جاتا تھا (۲) اور دیکھو زکي نام ایک مرد نے جو سردار خراج‌گیر اور دولتمند تھا (۳) خواھش کي کہ یسوع کو دیکھے کہ کون ھی اور بھیڑ کے سبب ندیکھہ سکا کیونکہ ناٹا تھا (۴) سو آگے دوڑکے ایک گولر کے پیڑ پر چڑھا تاکہ اُسے دیکھے کیونکہ وہ اُدھر سے گذرنے کو تھا (۵) جب یسوع اُس جگہہ پہنچا اُوپر نگاہ کرکے اُسکو دیکھا اور اُسے کہا ای زکي جلد اُتر آ کیونکہ آج مجھے تیرے گھر رھنا چاھیئے (۶) اور وہ جلد اُترا اور اُسکو خوشي سے قبول کیا (۷) اور سب دیکھنیوالے کڑکڑائے اور بولے کہ وہ ایک گنہگار کے یہاں جا اُترا ھی (۸) پر زکي نے کھڑے ھوکے خداوند کو کہا دیکھہ ای خداوند اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ھوں اور اگر کسي کا کچھہ مال دغا سے لیا ھی اُسکا چوگنا بدلا دیتا ھوں (۹) تب یسوع نے اُسکو کہا کہ آج اِس گھر کو نجات ھوئي اِسلیئے کہ یہہ بھي ابیرھام کا بیٹا ھی (۱۰) کیونکہ اِنسان کا بیٹا کھوئے ھوئے کو ڈھونڈھنے اور بچانے کے لیئے آیا ھی * (۱۱) اور جب وے یہہ سن رھے تھے اُسنے تمثیل

پیش کرکے کہي اِسلیئے کہ یروشلیم کے نزدیک تھا اور وے گمان کرتے تھے
کہ خدا کي بادشاہت فيالحال ظاہر ہوا چاہتي ہی (۱۲) پس اُسنے فرمایا
کہ کوئي مرد شریف دور ملک میں چلا گیا تاکہ اپنے لیئے بادشاہت
لے لے اور پھر آوے (۱۳) سو اُسنے اپنے دس نوکر بُلاکے اُنھیں دس دس
اشرفیاں دیں اور اُنکو کہا جب تک پھر نہ آؤں بیوہار کرو (۱۴) لیکن اُسکے
ہمشہري اُس سے دشمني رکھتے تھے اور یہہ کہکے اُسکے پیچھے پیغام بھیجا
کہ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ یہہ ہم پر بادشاہت کرے (۱۵) اور یوں ہوا کہ
جب وہ بادشاہت لیکے پھر آیا اُن نوکروں کو جنھیں نقد دیا تھا اپنے
پاس بُلوایا تاکہ جان لے کہ کسنے کیا بیوہار کیا۔ (۱۶) تب پہلے نے آکے
کہا ای خداوند تیري اشرفي نے دس اشرفیاں پیدا کیں (۱۷) اور اُسنے
اُسے کہا شاباش ای اچھے نوکر اِسلیئے کہ تو تھوڑے میں دیانتدار نکلا
دس شہروں پر اختیار رکھہ (۱۸) اور دوسرے نے آکے کہا ای خداوند تیري
اشرفي نے پانچ اشرفیاں پیدا کیں (۱۹) اور اُسنے اُسے بھي کہا کہ تو پانچ
شہروں پر (سردار) ہو (۲۰) پھر ایک اَور آیا اور بولا ای خداوند دیکھہ
اپني اشرفي جسکو میں نے رومال میں باندھہ رکھا ہی (۲۱) کیونکہ میں
تجھہ سے ڈرتا تھا اِسلیئے کہ تو درشت آدمي ہی اور لیتا ہی جو نہیں
رکھا اور کاٹتا ہی جو نہیں بویا (۲۲) اور اُسنے اُسے کہا ای بُرے نوکر تیرے
ہي مُنہہ سے تجھے ملزم کرتا ہوں تو نے جانا کہ درشت آدمي ہوں
اور لیتا جو نہیں رکھا اور کاٹتا ہوں جو نہیں بویا (۲۳) پس میرا
نقد صراف کي کوٹھي میں کیوں نرکھا کہ میں آکے اُسے سود سمیت
لیتا (۲۴) اور اُسنے اُنکو جو پاس کھڑے تھے کہا اشرفي اُس سے لے لو
اور دس اشرفي والے کو دو (۲۵) (اور اُنھوں نے اُسے کہا ای خداوند اُسکے
پاس دس اشرفیاں تو ہیں) (۲۶) کیونکہ میں تمھیں کہتا ہوں کہ اُسکو
جسکے پاس ہی دیا جائیگا پر جسکے پاس نہیں ہی اُس سے وہ بھي جو
اُسکے پاس ہی لے لیا جائیگا (۲۷) مگر میرے اُن دشمنوں کو جنھوں نے
نچاہا کہ اُنپر بادشاہت کروں یہاں لاؤ اور میرے سامھنے قتل کرو (۲۸) اور
جب یے باتیں کہہ چکا آگے بڑھکے یروشلیم کي طرف چلا** (۲۹) اور

ایسا ہوا کہ جب بیت‌فاگا اور بیت‌عینا کے نزدیک اُس پہاڑ کے پاس جو زیتون کہلاتا ہی آیا اپنے شاگردوں میں سے دو کو یہہ کہکے بھیجا (۳۰) کہ سامھنے کي بستي میں جاؤ اور اُسمیں داخل ہوتے ہوئے گدھي کا بچہ بندھا پاؤگے جس پر اب تک کوئي سوار نہیں ہوا اُسے کھولکے لاؤ (۳۱) اور اگر کوئي تم سے پوچھے کہ کیوں کھولتے ہو اُسے یوں کہو کہ خداوند کو اُسکي حاجت ہی (۳۲) سو بھیجے ہوؤں نے جاکے ایسا پایا جیسا اُسنے اُنھیں کہا تھا (۳۳) اور جب بچہ کھولنے لگے اُسکے مالکوں نے اُنکو کہا بچے کو کیوں کھولتے ہو (۳۴) وے بولے خداوند کو اُسکي حاجت ہی (۳۵) اور اُسکو یسوع کے پاس لائے اور اپنے کپڑے بچے پر ڈالکے یسوع کو سوار کیا (۳۶) جب جاتا تھا اُنھوں نے اپنے کپڑے راستے میں بچھائے (۳۷) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ کے اُتار پر پہنچا اُسکے شاگردوں کي ساري جماعت سب کرامتوں کے سبب جو دیکھي تھیں خوش ہوکے بڑي آواز سے خدا کي تعریف کرنے لگي اور بولي (۳۸) مبارک وہ بادشاہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی آسمان پر صلح اور عالم بالا میں جلال (۳۹) اور بھیڑ میں سے بعضے فریسیوں نے اُسکو کہا ای اُستاد اپنے شاگردوں کو ڈانٹ (۴۰) اور اُسنے جواب دیکے اُنھیں کہا میں تمھیں کہتا ہوں کہ اگر یے چُپ رہیں تو پتھر چِلائینگے * (۴۱) اور جب نزدیک آیا اور شہر کو دیکھا تو اُسپر رویا اور بولا (۴۲) کاشکے تو بھي اپنے اِس دن میں اُن باتوں کو جو تیري سلامتي کي ہیں جانتا پر اب وے تیري آنکھوں سے چھپي ہیں (۴۳) کیونکہ وے دن تجھہ پر آوینگے کہ تیرے دشمن تیرے گِرد مورچہ باندھینگے اور تجھے گھیر لینگے اور سب طرف سے تنگ کرینگے (۴۴) اور تجھکو اور تیرے لڑکوں کو جو تجھہ میں ہیں خاک میں مِلاوینگے اور تجھہ میں پتھر پر پتھر نچھوڑینگے اِسلیئے کہ تو نے اِس وقت کو کہ تجھہ پر نگاہ تھي نہیں پہچان لیا * (۴۵) اور ہیکل میں جاکے اُنھیں جو اُسمیں بیچتے اور خریدتے تھے نکالنے لگا (۴۶) اور اُنھیں کہا لکھا ہی کہ میرا گھر عبادت کا گھر ہی پر تم نے اُسے چوروں کي کھوہ بنایا (۴۷) اور وہ ہر روز ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور سردار کاہن اور فقیہ اور قوم کے بزرگ جستجو کرتے تھے کہ اُسکو

هلاک کریں (۴۸) پر یہہ کرنے کا قابو نپایا کیونکہ سب لوگ دھیان لگاکے اُسکي سنتے تھے *

بیسواں باب

(۱) اور اُن دنوں میں ایک روز جب وہ ہیکل میں لوگوں کو تعلیم اور خوشخبري دیتا تھا ایسا ہوا کہ سردار کاہن اور فقیہ بزرگوں کے ساتھہ اُسکے پاس آئے (۲) اور اُسے بولے ہمیں کہہ کہ تو کس اختیار سے یہہ کرتا ہی اور کون ہی جسنے تجھے یہہ اختیار دیا (۳) اور اُسنے جواب دیکے اُنکو کہا میں بھي تم سے ایک بات پوچھوں مجھے کہو (۴) یوحنا کا بپتسما کیا آسمان سے تھا یا آدمیوں سے (۵) اور وے آپس میں سوچنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان سے تو وہ کہیگا پس تم کیوں اُسپر یقین نہ لائے (۶) اور اگر کہیں آدمیوں سے تو سب لوگ ہمیں سنگسار کرینگے کیونکہ اُنھیں یقین ہی کہ یوحنا نبي تھا (۷) سو اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے کہ کہاں سے تھا (۸) اور یسوع نے اُنکو کہا میں بھي تمھیں نہیں کہتا ہوں کہ کس اختیار سے یہہ کرتا ہوں * (۹) پھر وہ لوگوں کو یہہ تمثیل کہنے لگا کہ کسي آدمي نے انگور کا باغ لگایا اور اُسے باغبانوں کے سپرد کیا اور مدت تک پردیس میں جا رہا (۱۰) اور موسم پر ایک نوکر باغبانوں کے پاس بھیجا تاکہ باغ کے پھل میں سے کچھہ اُسکو دیویں لیکن باغبانوں نے اُسکو پیٹکے خالي ہاتھہ لوٹا دیا (۱۱) اور اُسنے پھر دوسرے نوکر کو بھیجا پر اُنھوں نے اُسکو بھي پیٹکے اور بےعزت کرکے خالي ہاتھہ لوٹا دیا (۱۲) پھر اُسنے تیسرے کو بھیجا پر اُنھوں نے اُسکو بھي گھایل کرکے نکال دیا (۱۳) تب باغ کے مالک نے کہا کیا کروں میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجونگا شاید اُسے دیکھکر دب جائیں (۱۴) پر باغبانوں نے اُسے دیکھکر آپس میں صلاح کي اور کہا یہي وارث ہی آؤ اُسے مار ڈالیں تاکہ میراث ہماري ہو جاے (۱۵) سو اُسکو باغ کے باہر نکالکے قتل کیا پس باغ کا مالک اُنسے کیا کریگا (۱۶) وہ آویگا اور اِن باغبانوں کو ہلاک کریگا اور باغ اَوروں کو دیگا اُنھوں نے یہہ سنکے کہا ایسا نہووے (۱۷) پر اُسنے اُنپر نظر کرکے کہا پس یہہ کیا

هی جو لکھا هی که وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا وهي کونے کا سرا هوا (۱۸) هر ایک جو اُس پتھر پر گریگا چور چور هو جائیگا اور جس پر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا (۱۹) اور سردار کاهنوں اور فقیهوں نے قصد کیا که اُسي گھڑي اُسپر هاتھ ڈالیں پر لوگوں سے ڈرے کیونکه سمجھه گئے که اُسنے یهه تمثیل همارے حق میں کهي * * (۲۰) اور اُنهوں نے اُسکي تاک میں لگکے جاسوس جو اپنے تئیں ریا سے راستباز بناتے تھے بھیجے که اُسکي کوئي بات پکڑ پاویں تاکه اُسکو حاکم کي قدرت اور اختیار کے حوالے کریں (۲۱) اور اُنهوں نے یهه کهکے اُس سے پوچھا که ای اُستاد هم جانتے هیں که تو ٹھیک ٹھیک کهتا اور سکھاتا هی اور روداري نهیں کرتا بلکه سچائي سے خدا کي راه بتاتا هي (۲۲) کیا قیصر کو محصول دینا همیں روا هی که نهیں (۲۳) پر اُسنے اُنکي دغابازي سمجھکے اُنکو کها مجھکو کیوں آزماتے هو (۲۴) ایک دینار مجھے دکھاؤ کسکي صورت اور تحریر اُسپر هی اُنهوں نے جواب دیکے کها قیصر کي (۲۵) تب اُسنے اُنهیں کها پس جو قیصر کا هی قیصر کو اور جو خدا کا هی خدا کو دو (۲۶) اور وے لوگوں کے آگے اُسکي کوئي بات پکڑ نه سکے اور اُسکے جواب سے متعجب هوکے چُپ رہ گئے * (۲۷) تب صدوقیوں میں سے جو قیامت کا انکار کرتے هیں بعضوں نے پاس آکے اور یهه کهکے اُس سے سوال کیا (۲۸) که ای اُستاد موسیٰ نے همارے لیئے لکھا هی که اگر کسي کا بھائي جورو چھوڑکے بے اولاد مر جاے تو اُسکا بھائي اُسکي جورو کو لیوے اور اپنے بھائي کے لیئے نسل قائم کرے (۲۹) پس سات بھائي تھے اور پهلا جورو کرکے بے اولاد مر گیا (۳۰) تب دوسرے نے اُس عورت کو لیا اور وہ بھي بے اولاد مر گیا (۳۱) اور تیسرے نے اُسکو لیا اور اِسي طرح ساتوں نے اور سب بے اولاد مر گئے (۳۲) سب کے بعد عورت بھي مر گئي (۳۳) پس قیامت میں اُنمیں سے وہ کس کي جورو هوگي کیونکه ساتوں کي جورو تھي (۳۴) اور یسوع نے جواب دیکے اُنهیں کها اِس جهان کے فرزند بیاہ کرتے اور بیاھے جاتے هیں (۳۵) پر وے جو اُس جهان اور مُردوں کي قیامت کے شریک هونے کے لائق ٹھهرائے جاتے هیں نه بیاہ کرتے نه بیاھے جاتے هیں (۳۶) کیونکه پھر نهیں مر سکتے هیں

اِسلیئے کہ فرشتوں کي مانند اور قیامت کے فرزند ہوکے خدا کے بیٹے ہیں (۳۷) پر یہہ کہ مُردے جي اُٹھینگے موسیٰ نے بھي جھاڑي کے مقام پر اِشارہ کیا چنانچہ وہ خداوند کو ابیرھام کا خدا اور اِسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا کہتا ھی (۳۸) خدا مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ھی کیونکہ سب اُسکے نزدیک زندہ ھیں (۳۹) تب بعضے فقیہوں نے جواب دیکے کہا ای اُستاد تو نے خوب فرمایا (۴۰) بعد اُسکے اُنھوں نے اُس سے اَور کچھہ پوچھنے کي جرأت نہ کي * (۴۱) اور اُسنے اُنکو کہا کیونکر کہتے ھیں کہ مسیح داؤد کا بیٹا ھی (۴۲) اور داؤد زبور کي کتاب میں آپ کہتا ھی کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا میرے دھنے بیٹھہ (۴۳) جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کي چوکي نہ کروں (۴۴) پس داؤد اُسے خداوند کہتا ھی پھر اُسکا بیٹا کیونکر ھی * (۴۵) اور جب سب لوگ سن رھے تھے اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا (۴۶) فقیہوں سے خبردار رھو جو لنبي پوشاک پہنے پھرنا اور بازاروں میں سلام اور عبادت خانوں میں پہلي کرسیاں اور ضیافتوں میں صدر جگہیں چاھتے ھیں (۴۷) بیواؤں کے گھر نگلتے اور مکر سے لنبي نماز پڑھتے ھیں سو وے زیادہ سزا پاوینگے *

اکیسواں باب

(۱) اور اُسنے نظر اُٹھاکے دولتمندوں کو اپني زکات ھیکل کے خزانے میں ڈالتے دیکھا (۲) اور ایک کنگال بیوہ کو بھي دو دمڑي وھاں ڈالتے دیکھا (۳) اور اُسنے کہا میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ اِس غریب بیوہ نے سبھوں سے زیادہ ڈالا (۴) کیونکہ اُن سبھوں نے اپني فراواني سے خدا کي نذروں میں ڈالا پر اِسنے اپني غریبي سے ساري پونجي جو اُسکي تھي ڈالي * * (۵) اور جب بعضے ھیکل کي بابت کہتے تھے کہ نفیس پتھروں اور نذروں سے آراستہ ھی اُسنے کہا (۶) دن آوینگے کہ اِن چیزوں سے جو دیکھتے ھو پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نجاے (۷) تب اُنھوں نے اُس سے پوچھا اور کہا ای اُستاد یہہ کب ھوگا اور اُس وقت کا جب یہہ ھو لیگا کیا

نشان هی (۸) اُسنے کہا خبردار هوؤ کہ گمراہ نہو جاؤ کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے کہ میں هوں اور وقت نزدیک هی پس اُنکے پیچھے مت جاؤ (۹) اور جب لڑائیوں اور فسادوں کي افواہ سنو تو مت گھبراؤ کیونکہ اِن باتوں کا پہلے واقع هونا ضرور هی پر اب تک آخر نہیں هی (۱۰) تب اُسنے اُنہیں کہا قوم قوم پر اور بادشاهت بادشاهت پر چڑهیگي (۱۱) اور جگہہ جگہہ بڑے زلزلے هونگے اور مري اور کال پڑیگا اور خوفناک چیزیں اور بڑے نشان آسمان سے ظاهر هونگے * (۱۲) پر اِن سب باتوں سے پہلے میرے نام کے سبب تم پر هاتھہ ڈالینگے اور ستاوینگے اور عبادت‌گاهوں اور قیدخانوں میں حوالے کرینگے کہ بادشاهوں اور حاکموں کے آگے کھینچے جاؤ (۱۳) پر یہہ تمهارے لیئے گواهي ٹهہریگي (۱۴) پس اپنے دل میں ٹهان لو کہ جواب دینے کے واسطے پہلے سے فکر نکرو (۱۵) کیونکہ میں تمهیں ایسي زبان اور حکمت دونگا کہ تمهارے سب مدعي خلاف کہنے اور سامهنا کرنے کا مقدور نرکهینگے (۱۶) اور تم ما باپ اور بهائیوں اور رشتہ‌داروں اور دوستوں سے بهي گرفتار کیئے جاؤگے اور وے تم میں سے بعضوں کو مار ڈالینگے (۱۷) اور میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے کینہ رکهینگے (۱۸) لیکن تمهارے سر کا ایک بال بهي هلاک نہوگا (۱۹) سو اپنے صبر سے اپني جانیں بچائے رکهو * (۲۰) پر جب تم یروشلیم کو فوجوں سے گهرا دیکهو تب جان لو کہ اُسکا اُجاڑ هونا نزدیک هی (۲۱) تب وے جو یہودیہ میں هوں پہاڑوں پر بهاگ جائیں اور وے جو شہر کے اندر هوں باهر نکلیں اور وے جو دیہات میں هوں اندر نہ جاویں (۲۲) کیونکہ وے دن بدلا لینے کے هیں کہ سب جو لکها هی پورا هوگا (۲۳) پر افسوس اُنپر جو اُن دنوں میں حاملہ اور دودهہ پلانیوالیاں هوں کیونکہ زمین پر بڑي تنگي اور اِس قوم پر غضب هوگا (۲۴) اور وے تلوار کي دهار سے مارے پڑینگے اور قید هوکے سب قوموں میں لے جائے جائینگے اور جب تک قوموں کا وقت پورا نہو یروشلیم قوموں سے روندا جائیگا * (۲۵) اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان هونگے اور زمین پر قوموں کي تنگي گهبراهٹ کے ساتهہ هوگي اور سمندر اور اُسکي لہروں کا شور هوگا (۲۶) اور آدمي ڈر کے مارے اور اُن چیزوں کي جو

زمین پر آنیوالي هیں انتظاري سے بے جان هونگے کیونکہ آسمان کي قوتیں هلائي جائینگي (۲۷) اور اُس وقت اِنسان کے بیٹے کو بدلي میں بڑي قدرت اور جلال کے ساتھہ آتے دیکھینگے (۲۸) اور جب یے چیزیں هونے لگیں تو سیدھے هو بیٹھو اور سر اُٹھاؤ اِسلیئے کہ تمھارا چھٹکارا نزدیک هی * (۲۹) اور اُسنے اُنسے تمثیل کہي کہ انجیر کے درخت اور سب درختوں کو دیکھو (۳۰) جب کونپلیں نکلتي هیں تو تم دیکھکر آپ هي جانتے هو کہ اب گرمي نزدیک آئي (۳۱) اِسي طرح تم بھي جب دیکھتے هو کہ یے باتیں هوتي جاتي هیں تو جانو کہ خدا کي بادشاهت نزدیک هی (۳۲) میں تمھیں سچ کہتا هوں کہ یہہ زمانہ گذر نہ جائیگا جب تک کہ یے سب باتیں نہو لیں (۳۳) آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میري باتیں نہ ٹلینگي (۳۴) خبردار هو مبادا تمھارے دل بہت کھانے اور مستي اور زندگي کے اندیشوں سے بھاري هوویں اور وہ دن تم پر اچانک آ پڑے (۳۵) کیونکہ جال کي طرح ساري زمین کے سب رهنیوالوں کو گھیر لیگا (۳٦) پس هر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رهو تاکہ تم اِن سب چیزوں سے جو هونیوالي هیں بچنے اور اِنسان کے بیٹے کے سامھنے کھڑے هونے کے لائق ٹھہرو * (۳۷) اور وہ دن کو هیکل میں تعلیم دیتا اور رات کو باهر جاکے زیتون نام پہاڑ پر رهتا تھا (۳۸) اور صبح سب لوگ اُسکي باتیں سننے کو هیکل میں آتے تھے *

بائیسواں باب

(۱) اور عید فطیر جو فسح کہلاتي هی نزدیک آئي (۲) اور سردار کاهن اور فقیہ جستجو کرتے تھے کہ اُسے کیونکر مار ڈالیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے * (۳) تب شیطان یہودا میں جو اسکریوطي کہلاتا اور بارهوں کي گنتي میں تھا سمایا (۴) اور اُسنے جاکے سردار کاهنوں اور فوجداروں سے گفتگو کي کہ اُسے کس طرح اُنکے حوالے کرے (۵) اور وے خوش هوئے اور اُسکو روپئے دینے کا اقرار کیا (٦) اور وہ راضي هوا اور قابو ڈهونڈهنے لگا کہ اُسے بغیر هنگامے کے اُنکے حوالے کرے * (۷) اور فطیر کا دن جس میں فسح ذبح کرنا ضرور تھا آیا (۸) اور اُسنے پطرس اور یوحنا کو یہہ کہکے بھیجا کہ آگے چلکے

همارے لیئے فسح طیار کرو تاکہ کھائیں (۹) اُنھوں نے اُسے کہا تو کہاں چاھتا
ھی کہ ھم طیار کریں (۱۰) اُسنے اُنھیں کہا دیکھو جب شہر میں داخل
ھوگے ایک آدمي پاني کا گھڑا اُٹھائے تمھیں ملیگا اُسکے پیچھے اُس گھر میں
چلے جاؤ جہاں وہ جاتا ھی (۱۱) اور گھر کے مالک سے کہو اُستاد تجھے
فرماتا ھی کہ مہمان‌خانہ جہاں اپنے شاگردوں کے ساتھہ فسح کھاؤں کہاں
ھی (۱۲) اور وہ تمھیں ایک بڑا بالاخانہ فرش بچھا دکھاویگا وھیں طیار کرو
(۱۳) سو اُنھوں نے جاکے ایسا پایا جیسا اُنھیں کہا تھا اور فسح طیار کیا *
(۱۴) اور جب گھڑي آ پہنچي وہ بارہ رسولوں کے ساتھہ کھانے بیٹھا (۱۵) اور
اُنکو کہا مجھے بڑي آرزو تھي کہ اپنے دکھہ سہنے کے آگے یہہ فسح تمھارے
ساتھہ کھاؤں (۱۶) کیونکہ میں تمھیں کہتا ھوں کہ پھر اُس سے نہ کھاؤنگا
جب تک خدا کي بادشاھت میں پورا نہووے (۱۷) اور پیالہ لیکے اور
شکر کرکے کہا اِسکو لو اور آپس میں بانٹو (۱۸) کیونکہ میں تمھیں کہتا
ھوں کہ انگور کا شیرہ پھر نہ پیؤنگا جب تک خدا کي بادشاھت نہ آوے
(۱۹) اور روٹي لیکے اور شکر کرکے توڑي اور یہہ کہکے اُنکو دي کہ یہہ میرا
بدن ھی جو تمھارے واسطے دیا جاتا ھی یہہ میري یادگاري کے واسطے کیا
کرو (۲۰) اِسي طرح کھانے کے بعد پیالہ بھي دیکر کہا یہہ پیالہ میرے لہو کا
جو تمھارے واسطے بہایا جاتا ھی نیا عہد ھی (۲۱) مگر دیکھو میرے حوالے
کرنیوالے کا ھاتھہ میرے ساتھہ میز پر ھی (۲۲) اور اِنسان کا بیٹا تو جاتا
ھی جیسا مقرر ھی مگر اُس آدمي پر افسوس جسکے وسیلے وہ حوالے کیا
جاتا ھی (۲۳) اور وے آپس میں پوچھنے لگے کہ ھم میں سے وہ کون ھی
جو یہہ کریگا * (۲۴) اور اُنمیں تکرار بھي ھوئي کہ ھم میں سے کون
بڑا ھوگا (۲۵) اُسنے اُنھیں کہا قوموں کے بادشاہ اُنپر حکومت کرتے ھیں
اور جو اُنپر اختیار رکھتے ھیں نیکوکار کہلاتے ھیں (۲۶) پر تم ایسے نہو
بلکہ جو تم میں بڑا ھی چھوٹے کي اور خاوند خادم کي مانند ھو
(۲۷) کیونکہ کون بڑا ھي جو کھانے بیٹھا یا وہ جو خدمت کرتا ھی
کیا وہ نہیں جو کھانے بیٹھا ھی لیکن میں تمھارے درمیان خادم کي
مانند ھوں (۲۸) تم وے ھو جو میري آزمایشوں میں میرے ساتھہ رھے

(۲۹) اور جیسے میرے باپ نے میرے لیئے بادشاهت مقرر کي هی میں تمهارے لیئے مقرر کرتا هوں (۳۰) تاکه میري بادشاهت میں میري میز پر کهاؤ پیؤ اور تختوں پر بیٹهکر اِسرائیل کے بارہ فرقوں کي عدالت کرو* (۳۱) پهر خداوند نے کہا شمعون ای شمعون دیکهه شیطان نے گیهوں کي طرح پهٹکنے کو تمهیں مانگا (۳۲) لیکن میں نے تیرے لیئے دعا مانگي تاکه تیرا ایمان جاتا نرهے اور جب تو باز آیا تو اپنے بهائیوں کو قائم کر (۳۳) اور اُسنے اُسے کہا ای خداوند میں تیرے ساتهه قیدخانے اور موت میں بهي جانے کو طیار هوں (۳۴) پر اُسنے کہا ای پطرس میں تجهے کہتا هوں که آج مرغ بانگ ندیگا جب تک تو تین بار اِنکار کرکے نه کہے که میں اُسے نهیں جانتا هوں* (۳۵) اور اُسنے اُنهیں کہا جب میں نے تمهیں بے بٹوے اور بے جهولي اور بے جوتوں کے بهیجا کیا کسي چیز کے محتاج تهے اُنهوں نے کہا کسي کے نهیں (۳۶) پس اُسنے اُنهیں کہا پر اب جسکے پاس بٹوا هو اُسے لے اور اِسي طرح جهولي بهي اور جس پاس نهو اپنا کپڑا بیچے اور تلوار مول لے (۳۷) کیونکه میں تمهیں کہتا هوں که اِسکا بهي جو لکها هی میرے حق میں پورا هونا ضرور هی یعني یهه که وه بدکاروں میں گنا گیا اِسلیئے که جو کچهه میري بابت (لکها) هی اُسکا انجام هی (۳۸) اور اُنهوں نے کہا دیکهه ای خداوند یهاں دو تلواریں هیں اُسنے اُنهیں کہا بس هی* (۳۹) اور وه نکلکے اپنے دستور کے موافق زیتون کے پهاڑ پر گیا اور اُسکے شاگرد بهي اُسکے پیچهے هو لیئے (۴۰) اور اُس جگهه پهنچکے اُسنے اُنهیں کہا دعا مانگو که امتحان میں نه پڑو (۴۱) اور اُنسے تیر کے تپے پر بڑها اور گهٹنے ٹیککر دعا مانگي اور کہا (۴۲) ای باپ اگر تو چاهے تو یهه پیاله مجهه سے ٹال دے مگر نه میري مرضي بلکه تیري هووے (۴۳) اور آسمان سے ایک فرشته اُسکو دکهائي دیا جسنے اُسے قوت دي (۴۴) اور جانکني میں هوکے بهت گڑگڑاکے دعا مانگتا تها اور اُسکا پسینا لهو کي بوندوں کي مانند جو زمین پر گرتي تهیں هو گیا (۴۵) اور دعا سے اُٹهکر اور اپنے شاگردوں کے پاس آکے اُنهیں غم سے سوتے پایا (۴۶) اور اُنهیں کہا تم کیوں سوتے هو اُٹهکر دعا مانگو تاکه امتحان میں نه پڑو* (۴۷) اور یهه کہتا هي تها که دیکهو

ایک بھیڑ آئی اور بارھوں میں سے ایک جو یہودا کہلاتا تھا اُنکے آگے آگے
چلا اور یسوع پاس آیا کہ اُسکو چومے (۴۸) پر یسوع نے اُسے کہا ای یہودا
کیا تو اِنسان کے بیٹے کو بوسے سے حوالے کرتا ھی (۴۹) جب اُسکے ساتھیوں
نے وہ جو ھونیوالا تھا دیکھا تو اُسے کہا ای خداوند کیا ھم تلوار چلاویں
(۵۰) اور اُنمیں سے ایک نے سردار کاھن کے نوکر پر چلائی اور اُسکا دھنا کان اُڑا
دیا (۵۱) پر یسوع نے جواب دیکے کہا یہاں تک رھنے دو اور اُسکے کان کو
چھوکر اُسکو چنگا کیا * (۵۲) اور یسوع نے سردار کاھنوں اور ھیکل کے
سرداروں اور بزرگوں کو جو اُسپر چڑھ آئے تھے کہا کہ تم جیسے چور پکڑنے کو
تلواریں اور لاٹھیاں لیکر نکلے ھو (۵۳) میں ھر روز ھیکل میں تمھارے ساتھ
تھا اور تم نے مجھہ پر ھاتھہ نڈالے پر یہہ تمھاری گھڑی اور تاریکی کا اختیار
ھی * (۵۴) تب وے اُسے پکڑ لے چلے اور سردار کاھن کے گھر میں لے گئے
اور پطرس دور دور اُسکے پیچھے ھو لیا (۵۵) اور جب وے دالان کے بیچ
میں آگ سلگاکے مِلکر بیٹھے تھے پطرس اُنکے بیچ میں بیٹھا (۵۶) اور ایک
لونڈی نے اُسے آگ کے پاس بیٹھا دیکھکر اور اُسپر نظر کرکے کہا یہہ بھی
اُسکے ساتھہ تھا (۵۷) پر اُسنے یہہ کہکے اُسکا اِنکار کیا کہ ای عورت میں
اُسے نہیں جانتا ھوں (۵۸) اور تھوڑی دیر بعد اَور کسی نے اُسے دیکھکر کہا
تو بھی اُنمیں سے ھی پطرس نے کہا ای آدمی میں نہیں ھوں (۵۹) اور
گھنٹے ایک بعد اَور کسی نے تاکید کرکے کہا بے شک یہہ بھی اُسکے ساتھہ تھا
کیونکہ گلیلی ھی (۶۰) پر پطرس نے کہا ای آدمی میں نہیں سمجھتا ھوں
کہ تو کیا کہتا ھی اور یہہ کہتا ھی تھا کہ فوراً مرغ نے بانگ دی
(۶۱) اور خداوند نے پھرکے پطرس پر نگاہ کی اور پطرس کو خداوند کی بات
یاد آئی جو اُسے کہی تھی کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا
اِنکار کریگا (۶۲) اور پطرس باھر جاکے زار زار رویا * (۶۳) اور وے مرد جو
یسوع کو پکڑے ھوئے تھے اُسے ٹھٹھے میں اُڑانے اور مارنے لگے (۶۴) اور
اُسکی آنکھیں موندکے اُسکے مُنہہ پر طمانچے مارے اور اُس سے پوچھا اَور
کہا نبوت کر کہ کون ھی جسنے تجھے مارا (۶۵) اور اُسکے حق میں اَور
بھی بہت کفر بکے * (۶۶) اور جب دن ھوا لوگوں کے بزرگ یعنی سردار

کاهن اور فقیه جمع هوئے اور اُسے اپني عدالت میں لائے اور بولے (۶۷) اگر تو مسیح هی تو همیں کہه اور اُسنے اُنهیں کہا اگر میں تمهیں کہوں تو تم یقین نه کروگے (۶۸) اور اگر پوچهوں بهي تو مجهے جواب نهیں دوگے اور نه چهوڑوگے (۶۹) اب سے اِنسان کا بیٹا خدا کي قدرت کے دهنے هاتهه بیٹها رهیگا (۷۰) تب سبهوں نے کہا پس کیا تو خدا کا بیٹا هی اُسنے اُنکو کہا تم کہتے هو کیونکه میں هوں (۷۱) تب اُنهوں نے کہا اب همیں اَور گواهي کي کیا حاجت کیونکه هم نے اُسکے مُنهه هي سے سنا هی *

تیئیسواں باب

(۱) اور اُنکي ساري جماعت اُٹهکے اُسے پیلاطوس کے پاس لے گئي (۲) اور اُسپر یهه کہکے نالش کرني شروع کي که اِسے هم نے قوم کو بهکاتے اور قیصر کو محصول دینے سے منع کرتے اور اپنے تئیں مسیح بادشاه کہتے پایا (۳) اور پیلاطوس نے اُس سے پوچها اور کہا کیا تو یهودیوں کا بادشاه هی اُسنے اُسکو جواب دیکے کہا تو کہتا هی (۴) تب پیلاطوس نے سردار کاهنوں اور لوگوں کو کہا میں اِس آدمي کا کچهه قصور نهیں پاتا هوں (۵) پر اُنهوں نے تقاضا کیا اور کہا که یهه سارے یهودیه میں گلیل سے لیکر یهاں تک تعلیم دے دیکے لوگوں کو اُبهارتا هی (۶) پیلاطوس نے گلیل کا نام سنکر پوچها کیا یهه آدمي گلیلي هی (۷) اور یهه جانکے که هیرودس کے عمل کا هی اُسے هیرودس کے پاس جو اُن دنوں یروشلیم میں تها بهیجا * (۸) اور هیرودس یسوع کو دیکهکے بهت خوش هوا کیونکه مدت سے چاهتا تها که اُسے دیکهے اِسلیئے که اُسکي بابت بهت کچهه سنا تها اور اُمیدوار تها که اُسکا کوئي معجزه دیکهے (۹) اور اُسنے اُس سے بهتیري باتیں پوچهیں پر اُسنے اُسے کچهه جواب نه دیا (۱۰) اور سردار کاهن اور فقیه کهڑے هوکے اُسپر بهاري نالش کرتے تهے (۱۱) اور هیرودس نے اپني فوج سمیت اُسکي حقارت اور ٹهٹهے کرکے اور اُسے بهڑکیلي پوشاک پهناکے پهر پیلاطوس کے پاس بهیجا (۱۲) اور اُسي دن پیلاطوس اور هیرودس باهم دوست هوئے کیونکه اُس سے پهلے

اُنمیں دشمني تھي * (۱۳) اور پیلاطوس نے سردار کاهنوں اور سرداروں اور لوگوں کو باهم بُلاکے اُنکو کہا (۱۴) تم اِس آدمي کو میرے پاس یہہ کہتے لائے کہ وہ لوگوں کو بہکاتا هی اور دیکھو میں نے تمهارے سامهنے اُسکو آزمایا پر اُن قصوروں میں سے جو تم اُسپر لگاتے هو اِس آدمي میں کچهہ نپایا (۱۵) اور نہ هیرودس نے کیونکہ میں نے تمهیں اُس پاس بهیجا اور دیکهو اُس سے ایسا کچهہ نہوا جو قتل کے لائق هو (۱۶) پس اُسکو تنبیہ کرکے چهوڑ دونگا (۱۷) اور اُسے لازم تها کہ هر عید میں کسي کو اُنکے واسطے چهوڑ دے (۱۸) سو سب مِلکے چِلائے اور بولے اُسے لے جا اور براباس کو همارے لیئے چهوڑ دے (۱۹) وہ فساد اور خون کے سبب جو شہر میں هوا تها قید میں پڑا تها (۲۰) پس پیلاطوس نے یہہ چاهکے کہ یسوع کو چهوڑ دے پهر اُنهیں سمجهایا (۲۱) پر وے یوں کہکے چِلائے کہ اُسے صلیب دے صلیب دے (۲۲) اُسنے تیسري بار اُنکو کہا اُسنے کیا بُرائي کي هی میں نے اُسمیں قتل کا کوئي قصور نپایا پس اُسے تنبیہ کرکے چهوڑ دونگا (۲۳) پر وے بڑا شور مچاکے چاہ رهے کہ وہ مصلوب هو اور اُنکا اور سردار کاهنوں کا شور غالب هوا (۲۴) تب پیلاطوس نے حکم دیا کہ اُنکي خواهش کے موافق هو (۲۵) اور اُنکے واسطے اُسکو جو فساد اور خون کے سبب قید میں پڑا تها جسے مانگتے تهے چهوڑ دیا پر یسوع کو اُنکي مرضي کے سپرد کیا * (۲۶) اور جب اُسکو لیئے جاتے تهے شمعون نام کسي قوریني کو جو دیهات سے آتا تها پکڑکے صلیب اُسپر رکهہ دي کہ یسوع کے پیچهے پیچهے لے چلے (۲۷) اور لوگوں کي بڑي بهیڑ اور عورتیں جو اُسپر چهاتي پیٹتي اور روتي تهیں اُسکے پیچهے پیچهے چلیں (۲۸) اور یسوع نے اُنکي طرف پهرکے کہا ای یروشلیم کي بیٹیو مجهہ پر مت روؤ بلکہ آپ پر روؤ اور اپنے لڑکوں پر (۲۹) کیونکہ دیکهو دن آتے هیں جن میں کہینگے مبارک هیں بانجهیں اور وے پیٹ جو نہ جنے اور وے چهاتیاں جنهوں نے دودهہ نپلایا (۳۰) تب پہاڑوں کو کہنا شروع کرینگے کہ هم پر گر پڑو اور ٹیلوں سے کہ همیں چهپاؤ (۳۱) کیونکہ جو هرے درخت سے یہي کرتے هیں تو سوکهے سے کیا نہ هوگا * (۳۲) اور وے دو اَوروں کو بهي جو بدکار تهے اُسکے ساتهہ مارے جانے کے لیئے لے گئے

(۳۳) اور جب وے اُس جگہہ پر جو کھوپڑي کي کہلاتي ھی پہنچے تو
وھاں اُسے تصلیب کیا اور اُن بدکاروں کو ایک کو دھنے اور دوسرے کو بائیں
(۳۴) اور یسوع نے کہا ای باپ اُنکو معاف کر کیونکہ نہیں جانتے کہ کیا
کرتے ھیں اور اُنھوں نے اُسکے کپڑوں کے حصے کرکے چٹھي ڈالي * (۳۵) اور
لوگ کھڑے دیکھہ رھے تھے اور سردار بھي اُنکے ساتھہ ٹھٹھا کرتے اور کہتے تھے
کہ اَوروں کو بچایا اگر وہ مسیح خدا کا برگزیدہ ھی تو آپ کو بچاوے
(۳۶) اور سپاھي بھي آکے اور اُسے سرکہ دیکے اُسپر ٹھٹھے مارتے اور کہتے تھے
(۳۷) اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ھی تو اپنے تئیں بچا (۳۸) اور ایک نوشتہ
بھي یوناني رومي اور عبري حرفوں میں اُسکے اُوپر لکھا تھا کہ یہہ یہودیوں کا
بادشاہ ھی * (۳۹) اور لٹکائے ھوئے بدکاروں میں سے ایک نے یوں کہکے اُسپر
کفر بکا کہ اگر تو مسیح ھی آپ کو اور ھمکو بچا (۴۰) پر دوسرے نے جواب
دیکے اُسے ڈانٹا اور کہا کیا تو بھي خدا سے نہیں ڈرتا حال آنکہ اُسي سزا
میں ھی (۴۱) اور ھم تو واجبي کیونکہ اپنے کاموں کا پھل پاتے ھیں پر اُسنے
کوئي بے جا کام نہ کیا (۴۲) اور اُسنے یسوع کو کہا ای خداوند جب تو
اپني بادشاھت میں آوے مجھے یاد کر (۴۳) اور یسوع نے اُسے کہا میں
تجھے سچ کہتا ھوں کہ آج تو میرے ساتھہ بہشت میں ھوگا * (۴۴) اور
چھٹوِیں گھڑي کے قریب تھا کہ ساري زمین پر اندھیرا چھا گیا اور نویں
گھڑي تک رھا (۴۵) اور سورج اندھیرا ھو گیا اور ھیکل کا پردہ بیچ سے پھٹ
گیا (۴۶) اور یسوع نے بڑي آواز سے چِلاکے کہا ای باپ تیرے ھاتھوں میں
اپني روح سونپتا ھوں اور یہہ کہکے جان دي * (۴۷) اور صوبہ‌دار نے یہہ
ماجرا دیکھکے خدا کي ستایش کي اور کہا بے شک یہہ آدمي راستکار تھا
(۴۸) اور سب لوگ جو اِس تماشے کو آئے تھے جب یہہ ماجرا دیکھا
چھاتي پیٹتے پھرے (۴۹) اور اُسکے سب جان پہچان اور وے عورتیں جو
گلیل سے اُسکے ساتھہ چلي آئي تھیں دور کھڑي ھوکے یے باتیں دیکھہ رھي
تھیں * (۵۰) اور دیکھو یوسف نام ایک مرد جو صلاح‌کار اور نیک اور
راستباز آدمي تھا (۵۱) اور اُنکي صلاح اور کام کا شریک نہ تھا جو یہودیوں
کے شہر ارمتیہ کا باشندہ اور خدا کي بادشاھت کا منتظر تھا (۵۲) اُسنے

پیلاطوس کے پاس جاکے یسوع کي لاش مانگي (۵۳) اور اُسے اُتارکے سوتي کپڑے میں لپیٹا اور کھودي ہوئي قبر میں جہاں کوئي کبھي نہ پڑا تھا رکھا (۵۴) اور طیاري کا دن تھا اور سبت شروع ہونے لگا (۵۵) اور وے عورتیں بھي جو اُسکے ساتھہ گلیل سے آئي تھیں پیچھے پیچھے چلیں اور قبر اور اُسکي لاش کو دیکھتي تھیں کہ کس طرح رکھي گئي (۵۶) اور پھرکے خوشبوئیں اور عطر طیار کیا لیکن سبت کے دن حکم کے موافق آرام کیا *

چوبیسواں باب

(۱) اور وے ہفتے کے پہلے دن بڑے تڑکے خوسبوئیں جو طیار کي تھیں لیتي قبر پر آئیں اور اُنکے ساتھہ کئي اَور بھي تھیں (۲) اور اُنھوں نے پتھر کو قبر پر سے ڈھلکا پایا (۳) اور اندر جاکے خداوند یسوع کي لاش نہ پائي (۴) اور ایسا ہوا کہ جب وے اُس بات سے حیران تھیں دیکھو دو شخص چمکتي پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے (۵) اور جب وے ڈرتي اور اپنے سر زمین کو جُھکاتي تھیں اُنھوں نے اُنکو کہا کیوں زندے کو مُردوں میں ڈھونڈھتي ہو (۶) وہ یہاں نہیں ہی بلکہ جي اُٹھا ہی یاد کرو کہ اُسنے جب گلیل میں تھا تمھیں کیا کہا (۷) کہ ضرور ہی کہ اِنسان کا بیٹا گنہگاروں کے ہاتھوں میں حوالے کیا جاوے اور مصلوب ہووے اور تیسرے دن جي اُٹھے * (۸) اور اُسکي باتیں اُنھیں یاد آئیں (۹) اور قبر پر سے پھرکے گیارھوں اور سب باقیوں کو اِن سب باتوں کي خبر دي (۱۰) اور مریم مگدلیا اور یوحنہ اور مریم یعقوب کي ما اور اَور عورتیں اُنکے ساتھہ تھیں جنھوں نے رسولوں سے یے باتیں کہیں (۱۱) اور اُنکي باتیں اُنھیں کہاني سي سمجھہ پڑیں اور وے اُنپر یقین نہ لائے (۱۲) پر پطرس اُٹھکے قبر کے پاس دوڑا اور جُھککر دیکھا کہ صرف کفن پڑا ہی اور اِس ماجرے سے اپنے جي میں تعجب کرتا چلا گیا * (۱۳) اور دیکھو اُسي دن اُنمیں سے دو شخص عماؤس نام ایک بستي کو جو یروشلیم سے ساٹھہ تیر پرتاب کے فاصلے پر تھي جاتے تھے (۱۴) اور وے اُن سب سرگذشتوں کي بابت ایک دوسرے سے بات چیت کرتے تھے (۱۵) اور ایسا ہوا کہ جب وے

بات چیت اور پوچھہ پاچھہ کر رہے تھے خود یسوع پاس آکے اُنکے ساتھہ
چلا (۱۶) پر اُنکی آنکھیں بند ہو گئی تھیں کہ اُسکو نہ پہچانا (۱۷) اور
اُسنے اُنکو کہا یے کیا باتیں ہیں جو تم راہ میں ایک دوسرے سے کرتے جاتے
اور اُداس نظر آتے ہو (۱۸) تب ایک نے جسکا نام کلیوپاس تھا جواب
دیکے اُسکو کہا کیا اکیلا تو ہی یروشلیم میں پردیسی ہی کہ جو کچھہ اِن
دنوں اُسمیں ہوا ہی نہیں جانتا (۱۹) اُسنے اُنہیں کہا کیا اُنہوں نے اُسے
کہا یسوع ناصری کا ماجرا جو مرد نبی اور خدا اور ساری قوم کے سامہنے کام
اور کلام میں قادر تھا (۲۰) کیونکر ہمارے سردار کاہنوں اور سرداروں نے اُسکو
قتل کے لیئے حوالے کیا اور صلیب دی (۲۱) پر ہم اُمیدوار تھے کہ وہی
اِسرائیل کو مخلصی دیگا اور علاوہ اِن سب کے آج تیسرا دن ہی کہ یہہ
ہوا (۲۲) لیکن ہم میں سے کئی عورتوں نے بھی ہمکو حیران کیا جو تڑکے
اُسکی قبر پر گئیں (۲۳) اور اُسکی لاش نہ پاکے آئیں اور بولیں کہ ہم نے
فرشتوں کی رویت بھی دیکھی جنھوں نے کہا کہ زندہ ہی (۲۴) اور بعضے
ہمارے ساتھیوں میں سے قبر پر گئے اور ایسا پایا جیسا عورتوں نے کہا تھا پر
اُسکو ندیکھا (۲۵) اور اُسنے اُنکو کہا ای نادانو اور ساری باتوں پر جو نبیوں
نے کہیں ایمان لانے میں سُست مزاجو (۲۶) کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہہ
دکھہ اُٹھاوے اور اپنے جلال میں داخل ہو (۲۷) اور موسیٰ اور سب نبیوں
سے شروع کرکے سب نوشتوں میں جو جو باتیں اُسکے حق میں لکھی ہیں
اُنکے لیئے بیان کیں * (۲۸) اور وے اُس بستی کے جہاں جاتے تھے نزدیک
پہنچے اور وہ ایسا معلوم ہوا کہ آگے بڑھا چاہتا ہی (۲۹) تب اُنہوں نے
یہہ کہکے اُسکو روکا کہ ہمارے ساتھہ رہ کیونکہ شام نزدیک ہی اور دن ڈھلا
اور وہ اندر گیا کہ اُنکے ساتھہ رہے (۳۰) اور ایسا ہوا کہ جب اُنکے ساتھہ
کھانے بیٹھا تھا روٹی لیکر برکت چاہی اور توڑکے اُنکو دی (۳۱) تب اُنکی
آنکھیں کُھل گئیں اور اُنھوں نے اُسے پہچانا اور وہ اُنسے غائب ہو گیا
(۳۲) اور اُنھوں نے ایک دوسرے کو کہا جب راہ میں ہم سے باتیں کرتا اور
ہمارے لیئے نوشتوں کو کھولتا تھا تو کیا ہمارا دل ہم میں نہ جلتا تھا
(۳۳) اور وے اُسی گھڑی اُٹھکر یروشلیم کو پھرے اور گیارھوں اور اُنکے ساتھیوں

کو اِکٹھا پایا (۳۴) جو کہتے تھے کہ خداوند سچ مچ جي اُٹھا اور شمعون کو دکھائي دیا ھی (۳۵) اور اُنھوں نے بھي بیان کیا جو راہ میں ھوا اور کیونکر وہ اُنسے روٹي توڑنے میں پہچانا گیا * (۳۶) اور جب وے یے باتیں کر رھے تھے یسوع آپ اُنکے بیچ میں کھڑا ھوا اور اُنھیں بولا تمھیں سلام (۳۷) پر اُنھوں نے گھبراکے اور ڈرکے خیال کیا کہ ھم روح کو دیکھتے ھیں (۳۸) اور اُسنے اُنھیں کہا تم کیوں گھبراتے ھو اور کس واسطے ایسے خیال تمھارے دلوں میں اُٹھتے ھیں (۳۹) میرے ھاتھوں اور پانوں کو دیکھو کہ میں ھي ھوں اور مجھے ٹٹولو اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ھڈي نہیں جیسا دیکھتے ھو کہ مجھکو ھی (۴۰) اور یہہ کہکے اُنھیں ھاتھہ اور پانو دکھائے (۴۱) اور جب وے اب تک خوشي کے مارے بے اعتقاد رھتے اور تعجب کرتے تھے اُسنے اُنھیں کہا کیا یہاں تمھارے پاس کچھہ کھانے کو ھی (۴۲) اور اُنھوں نے بھوني مچھلي کا ٹکڑا اور شہد کا چھتا اُسکو دیا (۴۳) اور اُسنے لیکے اُنکے سامھنے کھایا * (۴۴) اور اُسنے اُنکو کہا یے وے ھي باتیں ھیں جو میں نے تمکو کہیں جب کہ تمھارے ساتھہ تھا کہ ضرور ھی کہ سب کچھہ جو موسیٰ کي توریت اور نبیوں اور زبوروں میں میري بابت لکھا ھی پورا ھو جاوے (۴۵) تب اُنکا ذھن کھولا کہ نوشتوں کو سمجھیں (۴۶) اور اُنھیں کہا کہ یوں لکھا ھی اور یونہیں ضرور تھا کہ مسیح دکھہ اُٹھاوے اور تیسرے دن مُردوں میں سے جي اُٹھے (۴۷) اور یروشلیم سے شروع کرکے ساري قوموں میں توبہ اور گناھوں کي معافي کي منادي اُسکے نام پر کي جاوے (۴۸) اور تم اِن باتوں کے گواہ ھو (۴۹) اور دیکھو میں اپنے باپ کا وعدہ تم پر بھیجتا ھوں پر تم جب تک بالا سے قوت نہ پاؤ شہر یروشلیم میں رھو * (۵۰) اور وہ اُنھیں باھر بیت‌عینا تک لے گیا اور اپنے ھاتھہ اُٹھاکے اُنھیں برکت دي (۵۱) اور ایسا ھوا کہ جب وہ اُنھیں برکت دے رھا تھا اُنسے الگ ھوا اور آسمان پر اُٹھایا گیا (۵۲) اور وے اُسکو سجدہ کرکے بڑي خوشي سے یروشلیم کو پھرے (۵۳) اور ھمیشہ ھیکل میں خدا کي تعریف اور ستایش کرتے رھے * آمین *

يوحنا كي انجيل

پہلا باب

شروع میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھہ تھا اور کلام خدا تھا (۲) یہي شروع میں خدا کے ساتھہ تھا (۳) سب چیزیں اُسکے وسیلے پیدا ہوئیں اور بغیر اُسکے ایک بھي پیدا نہ ہوئي جو پیدا ہوئي (۴) اُسمیں زندگي تھي اور وہ زندگي آدمیوں کا نور تھي (۵) اور نور تاریکي میں چمکتا ھی اور تاریکي نے اُسے دریافت نہ کیا * (۶) ایک آدمي خدا سے بھیجا گیا اُسکا نام یوحنا تھا (۷) یہہ گواھي کے لیئے آیا کہ نور پر گواھي دے تاکہ سب اُسکے وسیلے ایمان لاویں (۸) وہ نور نہ تھا بلکہ نور پر گواھي دینے آیا (۹) سچا نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ھر آدمي کو روشن کرتا ھی (۱۰) وہ دنیا میں تھا اور دنیا اُسکے وسیلے پیدا ہوئي اور دنیا نے اُسے نہ جانا (۱۱) وہ اپنوں پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نکیا (۱۲) پر جتنوں نے اُسے قبول کیا اُنھیں اُسنے خدا کے فرزند ہونے کا اقتدار دیا یعني اُنھیں جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ھیں (۱۳) وے لہو سے نہیں نہ جسم کي خواھش سے نہ مرد کي خواھش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ھیں * (۱۴) اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور راستي سے بھرپور ہوکے ھم میں سکونت کرتا رھا اور ھم نے اُسکا جلال دیکھا ایک جلال جیسا باپ کے اِکلوتے کا * (۱۵) یوحنا نے اُسکي بابت گواھي دي اور یوں کہکے پکارا کہ یہہ وھي ھی جسکا میں نے ذکر کیا کہ میرے پیچھے آنیوالا مجھہ سے مقدم ہوا کیونکہ مجھہ سے پہلے تھا (۱۶) اور اُسکي بھرپوري سے ھم سب نے فضل پر فضل پایا (۱۷) کیونکہ شریعت موسیٰ کي معرفت دي گئي پر فضل اور راستي یسوع مسیح سے

پہنچي (۱۸) خدا کو کسي نے کبھي نہیں دیکھا اِکلوتا بیٹا جو باپ کي گود
میں ھی اُسي نے بتلا دیا ** (۱۹) اور یوحنا کي گواھي یہہ ھی جب کہ
یہودیوں نے یروشلیم سے کاھنوں اور لاویوں کو بھیجا تاکہ اُس سے پوچھیں کہ
تو کون ھی (۲۰) اور اُسنے اِقرار کیا اور اِنکار نکیا بلکہ اِقرار کیا کہ میں
مسیح نہیں ھوں (۲۱) اور اُنھوں نے اُس سے پوچھا پس کیا تو اِلیا ھی
اور اُسنے کہا میں نہیں ھوں کیا تو وہ نبي ھی اُسنے جواب دیا نہیں
(۲۲) پس اُنھوں نے اُسے کہا تو کون ھی تاکہ ھم اُنھیں جنھوں نے ھم کو بھیجا
ھی جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ھی (۲۳) اُسنے کہا میں جنگل
میں پکارنیوالے کي آواز ھوں کہ خداوند کي راہ کو سیدھا کرو جیسا اشعیا
نبي نے کہا (۲۴) اور وے جو بھیجے گئے فریسیوں میں سے تھے (۲۵) اور
اُنھوں نے اُس سے پوچھا اور کہا اگر تو مسیح نہیں ھی نہ اِلیا اور نہ وہ
نبي پس کیوں بپتسما دیتا ھی (۲۶) یوحنا نے اُنھیں جواب دیا اور کہا میں
پاني سے بپتسما دیتا ھوں پر تمھارے بیچ میں ایک کھڑا ھی جسے تم نہیں
جانتے ھو (۲۷) میرے پیچھے آنیوالا جو مجھہ سے مقدم ھوا ھی جسکي
جوتي کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں ھوں وھي ھی (۲۸) یہہ بیت‌عبرا
مین یردن کے پار ھوا جہاں یوحنا بپتسما دیتا تھا* (۲۹) دوسرے دن
یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برّہ جو دنیا
کا گناہ اُٹھا لے جاتا ھی (۳۰) یہہ وھي ھی جسکے حق میں میں نے کہا
کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ھی جو مجھہ سے مقدم ھوا کیونکہ مجھہ سے
پہلے تھا (۳۱) اور میں اُسے نہ جانتا تھا پر اِسلیئے کہ وہ بني اِسرائیل پر
ظاھر ھو اِسي سبب میں پاني سے بپتسما دیتا آیا (۳۲) اور یوحنا نے یہہ
کہکے گواھي دي کہ میں نے روح کو کبوتر کي مانند آسمان سے اُترتے دیکھا
اور وہ اُسپر ٹھہري (۳۳) اور میں اُسے نہ جانتا تھا پر جسنے مجھے پاني سے
بپتسما دینے کو بھیجا اُسنے مجھے کہا جس پر تو روح کو اُترتے اور ٹھہرتے
دیکھے وھي ھی جو روح‌القدس سے بپتسما دیتا ھی (۳۴) سو میں نے دیکھا
اور گواھي دي کہ یہي خدا کا بیٹا ھی* (۳۵) پھر دوسرے دن یوحنا اور
دو اُسکے شاگردوں میں سے کھڑے تھے (۳۶) اور اُسنے یسوع کو پھرتے دیکھکر

کہا دیکھو خدا کا برّہ (۳۷) اور اُن دو شاگردوں نے اُسکی سنی اور یسوع کے پیچھے ہو لیئے (۳۸) اور یسوع نے پھرکے اور اُنھیں پیچھے آتے دیکھکر اُنھیں کہا تم کیا ڈھونڈھتے ہو اُنھوں نے اُسے کہا ای ربی (جسکا ترجمہ یہہ ہی ای اُستاد) تو کہاں رہتا ہی (۳۹) اُسنے اُنھیں کہا چلو اور دیکھو وے آئے اور جہاں رہتا تھا دیکھا اور اُس روز اُسکے ساتھہ رہے اور یہہ دسویں گھڑی کے قریب تھا (۴۰) ایک اُن دونوں میں سے جنھوں نے یوحنا کی سنی اور اُسکے (یسوع) پیچھے ہو لیئے شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا (۴۱) اِسنے پہلے اپنے بھائی شمعون کو پایا اور اُسے کہا ہم نے مسیح کو پایا جسکا ترجمہ کرسطوس ہی (۴۲) اور اُسے یسوع پاس لایا یسوع نے اُسپر نگاہ کرکے کہا تو یوناس کا بیٹا شمعون ہی تو کیفا کہلاویگا جسکا ترجمہ چٹان ہی * (۴۳) دوسرے دن یسوع نے گلیل میں جانا چاہا اور فیلپوس کو پایا اور اُسے کہا میرے پیچھے چل (۴۴) اور فیلپوس بیت صیدا کا جو اندریاس اور پطرس کا شہر ہی باشندہ تھا (۴۵) فیلپوس نے ناتھانائیل کو پایا اور اُسے کہا جسکا موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے ذکر کیا ہی ہم نے اُسے پایا یوسف کے بیٹے یسوع ناصری کو (۴۶) اور ناتھانائیل نے اُسے کہا کیا ناصرہ سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہی فیلپوس نے اُسے کہا آ اور دیکھہ (۴۷) یسوع نے ناتھانائیل کو اپنے پاس آتے دیکھکر اُسکے حق میں کہا دیکھو یقیناً اِسرائیلی جس میں مکر نہیں ہی (۴۸) ناتھانائیل نے اُسے کہا تو مجھے کہاں سے جانتا ہی یسوع نے جواب دیا اور اُسکو کہا اُس سے پہلے کہ فیلپوس نے تجھے بُلایا جب تو انجیر کے درخت تلے تھا میں نے تجھے دیکھا (۴۹) ناتھانائیل نے جواب دیا اور اُسے کہا ای ربی تو خدا کا بیٹا تو اِسرائیل کا بادشاہ ہی (۵۰) یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا کیا تو اِسلیئے ایمان لاتا ہی کہ میں نے تجھکو کہا کہ تجھے انجیر کے درخت تلے دیکھا تو اِنسے بڑی باتیں دیکھیگا (۵۱) اور اُسے کہا میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب سے آسمان کو کُھلا اور خدا کے فرشتوں کو چڑھتے اور اِنسان کے بیٹے پر اُترتے دیکھوگے *

دوسرا باب

(۱) اور تیسرے دن قاناے گلیل میں کسي کا بیاہ ہوا اور یسوع کي ما
وہاں تھي (۲) اور یسوع اور اُسکے شاگرد بھي اُس بیاہ میں بُلائے گئے تھے
(۳) اور جب انگوري شراب گھٹ گئي یسوع کي ما نے اُسکو کہا اُنکے پاس
شراب نرھي (۴) یسوع نے اُسے کہا ای عورت مجھے تجھہ سے کیا کام
میري گھڑي ھنوز نہیں آئي (۵) اُسکي ما نے خادموں کو کہا جو کچھہ وہ
تمھیں کہے کرو (۶) اور وھاں پتھر کے چھہ مٹکے یہودیوں کي طہارت کے
مطابق دھرے تھے اور ھر ایک میں دو یا تین من کي سمائي تھي
(۷) یسوع نے اُنھیں کہا مٹکوں میں پاني بھرو اور اُنھوں نے اُنکو لبالب بھر
دیا (۸) اور اُسنے اُنھیں کہا اب نکالو اور میرمجلس کے پاس لے جاؤ اور
وے لے گئے (۹) پر جب میرمجلس نے وہ پاني جو انگوري شراب بن گیا
تھا چکھا اور نہیں جانا کہ یہہ کہاں سے ھی مگر خادم جنھوں نے پاني نکالا
تھا جانتے تھے تب میرمجلس نے دولہے کو بُلایا اور اُسے کہا (۱۰) ھر
آدمي پہلے اچھي شراب دیتا ھی اور ناقص اُس وقت جب پیکے
چھک گئے پر تو نے اچھي شراب اب تک رکھہ چھوڑي ھی * (۱۱) معجزوں
کا یہہ شروع یسوع نے قاناےگلیل میں کیا اور اپنا جلال دکھلایا اور اُسکے
شاگرد اُسپر ایمان لائے (۱۲) بعد اُسکے وہ اور اُسکي ما اور اُسکے بھائي اور
اُسکے شاگرد کفرناحم میں گئے اور وھاں بہت دن نرھے * * (۱۳) اور یہودیوں
کي عید فسح نزدیک تھي اور یسوع یروشلیم کو گیا (۱۴) اور ھیکل میں
بیل اور بھیڑ اور کبوتر بیچنیوالوں اور صرافوں کو بیٹھے پایا (۱۵) اور رسي
کا کوڑا بناکے اُن سب کو بھیڑوں اور بیلوں سمیت ھیکل سے نکال دیا اور
صرافوں کي نقدي بکھیر دي اور تختے اُلٹ دیئے (۱۶) اور کبوتر فروشوں سے
کہا اِن چیزوں کو یہاں سے لے جاؤ میرے باپ کے گھر کو بیوپار کا گھر مت
بناؤ (۱۷) اور اُسکے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ھی کہ تیرے گھر کي غیرت
مجھے کھا گئي * (۱۸) پس یہودي اُسے کہنے لگے کہ تو کیا نشان ھمیں

دکھاتا ھی جو یہہ کرتا ھی (۱۹) یسوع نے جواب دیا اور اُنھیں کہا اِس ھیکل کو ڈھا دو اور میں اُسے تین دن میں کھڑا کرونگا (۲۰) تب یہودیوں نے کہا چھیالیس برس سے یہہ ھیکل بن رھی ھی اور تو اِسے تین دن میں کھڑا کریگا (۲۱) پر اُسنے اپنے بدن کی ھیکل کی بابت کہا (۲۲) سو جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا اُسکے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُسنے اُنھیں یہہ کہا تھا اور وے نوشتے اور یسوع کے کلام پر یقین لائے * (۲۳) اور جب وہ عید فسح کے وقت یروشلیم میں تھا تو بہتیرے اُن معجزوں کو جو اُسنے دکھائے دیکھکے اُسکے نام پر ایمان لائے (۲۴) پر یسوع نے اپنے تئیں اُنپر نہ چھوڑا اِسلیئے کہ وہ سب کو جانتا تھا (۲۵) اور اِسکا محتاج نہ تھا کہ کوئی آدمی کے حق میں گواھی دے کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ آدمی میں کیا تھا *

تیسرا باب

(۱) فریسیوں میں سے ایک آدمی نیقودیموس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا (۲) یہہ رات کو یسوع پاس آیا اور اُسے کہا ای ربی ھم جانتے ھیں کہ تو خدا کی طرف سے معلم ھوکے آیا ھی کیونکہ کوئی یے معجزے جو تو دکھاتا ھی جب تک خدا اُسکے ساتھہ نہو نہیں دکھا سکتا (۳) یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا میں تجھے سچ سچ کہتا ھوں جب تک کوئی سرنو پیدا نہو خدا کی بادشاھت کو نہیں دیکھہ سکتا (۴) نیقودیموس نے اُسکو کہا آدمی جب بوڑھا ھو گیا کیونکر پیدا ھو سکتا ھی اُسکو تو یہہ مقدور نہیں کہ دوبارہ اپنی ما کے پیٹ میں در آئے اور پیدا ھووے (۵) یسوع نے جواب دیا میں تجھے سچ سچ کہتا ھوں کہ جب تک کوئی پانی اور روح سے پیدا نہووے خدا کی بادشاھت میں داخل نہیں ھو سکتا (۶) جو جسم سے پیدا ھوا جسم ھی اور جو روح سے پیدا ھوا روح ھی (۷) تعجب مت کر کہ میں نے تجھے کہا کہ تمھیں سرنو پیدا ھونا ضرور ھی (۸) ھوا جدھر چاھتی ھی چلتی ھی اور تو اُسکی آواز سنتا پر نہیں جانتا ھی کہ

وہ کہاں سے آتي اور کہاں کو جاتي ھی ھر ایک جو روح سے پیدا ھوا ایسا
ھي ھی * (۹) نیقودیموس نے جواب دیا اور اُسے کہا یے باتیں کیونکر
ھو سکتي ھیں (۱۰) یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا کیا تو بني اِسرائیل
کا اُستاد ھی اور یہہ نہیں جانتا (۱۱) میں تجھے سچ سچ کہتا ھوں کہ
جو ھم جانتے ھیں کہتے ھیں اور جو ھم نے دیکھا ھی اُسپر گواھي دیتے ھیں
اور تم ھماري گواھي قبول نہیں کرتے (۱۲) جب میں نے تمھیں زمین کي
باتیں کہیں اور تم یقین نہیں لاتے پھر اگر تمھیں آسمان کي کہوں تو کیونکر
یقین لاؤگے (۱۳) اور کوئي آسمان پر نہیں گیا مگر وہ جو آسمان پر سے
اُترا یعني اِنسان کا بیٹا جو آسمان پر ھی (۱۴) اور جس طرح موسیٰ نے
سانپ کو جنگل میں اُونچا کیا اُسي طرح ضرور ھی کہ اِنسان کا بیٹا
اُٹھایا جاے (۱۵) تاکہ جو کوئي اُسپر ایمان لاوے ھلاک نہ ھووے بلکہ حیات
ابدي پاوے (۱۶) کیونکہ خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا ھی کہ اُسنے اپنا
اِکلوتا بیٹا دے دیا تاکہ جو کوئي اُسپر ایمان لاوے ھلاک نہ ھووے بلکہ حیات
ابدي پاوے (۱۷) کیونکہ خدا نے اپنے بیٹے کو اِسلیئے دنیا میں نہیں
بھیجا کہ دنیا پر اِلزام کرے بلکہ اِسلیئے کہ دنیا اُسکے سبب نجات پاوے
(۱۸) جو اُسپر ایمان لاتا ھی ملزم نہیں پر جو اُسپر ایمان نہیں لاتا ھی
ملزم ھو چکا کیونکہ وہ خدا کے اِکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہ لایا (۱۹) اور
اِلزام یہہ ھی کہ نور دنیا میں آیا اور آدمیوں نے تاریکي کو نور سے زیادہ
پیار کیا اِسلیئے کہ اُنکے کام بُرے تھے (۲۰) کیونکہ جو کوئي بُرا کرتا ھی
نور سے دشمني رکھتا اور نور کے پاس نہیں آتا ھی تاکہ اُسکے کام ظاھر
نہوویں (۲۱) پر وہ جو سچ پر عمل کرتا ھی نور کے پاس آتا ھی تاکہ اُسکے
کام ظاھر ھوویں کہ خدا میں کیئے گئے ھیں * (۲۲) بعد اُسکے یسوع اور اُسکے
شاگرد یہودیہ کي سر زمین میں آئے اور وھاں وہ اُنکے ساتھہ رھا کرتا اور
بپتسما دیتا تھا (۲۳) اور یوحنا بھي سالیم کے نزدیک عینون میں بپتسما
دیتا تھا کہ وھاں پاني بہت تھا اور لوگ آئے اور بپتسما پایا کیئے (۲۴) کیونکہ
یوحنا ھنوز قیدخانے میں ڈالا نگیا تھا * (۲۵) تب یوحنا کے شاگردوں اور
یہودیوں کے درمیان طہارت کي بابت بحث ھوئي (۲۶) اور وے یوحنا کے

پاس آئے اور اُس سے کہنے لگے ای ربي وہ جو یردن کے پار تیرے ساتھہ تھا جس پر تو نے گواهي دي دیکھہ وهي بپتسما دیتا هی اور سب اُس پاس آتے هیں (۲۷) یوحنا نے جواب دیا اور کہا آدمي کچھہ نہیں لے سکتا جب تک اُسکو آسمان سے دیا نہ جاوے (۲۸) تم آپ میرے گواہ هو کہ میں نے کہا میں مسیح نہیں پر اُسکے آگے بھیجا گیا هوں (۲۹) جسکي دولہن هی وہ دولہا هی پر دولہے کا دوست جو کھڑا هوکے اُسکي سنتا هی دولہے کي آواز سے بہت خوش هوتا هی پس میري یہہ خوشي پوري هوئي (۳۰) ضرور هی کہ وہ بڑھے پر میں گھٹوں (۳۱) وہ جو اُوپر سے آتا هی سب کے اُوپر هی جو زمین سے هی زمیني هی اور زمین کي بولتا هی جو آسمان سے هی سب کے اُوپر هی (۳۲) اور جو کچھہ اُسنے دیکھا اور سنا هی اُسپر گواهي دیتا هی اور کوئي اُسکي گواهي قبول نہیں کرتا هی (۳۳) جسنے اُسکي گواهي قبول کي اُسنے مُہر کر دي کہ خدا سچا هی (۳۴) کیونکہ جسے خدا نے بھیجا هی وہ خدا کي باتیں بولتا هی کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہیں دیتا هی (۳۵) باپ بیٹے کو پیار کرتا هی اور سب چیزیں اُسکے هاتھہ میں کر دي هیں (۳۶) جو بیٹے پر ایمان لاتا هی حیات ابدي اُسکي هی پر جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو ندیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اُسپر رهتا هی *

چوتھا باب

(۱) پس جب خداوند نے جانا کہ فریسیوں نے سنا کہ یسوع یوحنا سے زیادہ شاگرد کرتا اور بپتسما دیتا هی (۲) حال آنکہ یسوع آپ نہیں بلکہ اُسکے شاگرد بپتسما دیتے تھے (۳) تب یہودیہ کو چھوڑکے گلیل کو پھر گیا (۴) اور ضرور تھا کہ سامریہ سے هوکے جاوے (۵) سو وہ سامریہ کے ایک شہر میں جو سُخار کہلاتا هی اُس کھیت کے نزدیک جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دیا تھا آیا (۶) اور یعقوب کا کوا وهیں تھا پس یسوع سفر سے ماندہ هوکے اُس کوئے پر یونہیں بیٹھا یہہ چھٹي گھڑي کے قریب تھا *

(۷) تب سامریہ کي ایک عورت پاني بھرنے آئي یسوع نے اُسے کہا مجھے
پینے کو دے (۸) کیونکہ اُسکے شاگرد شہر میں گئے تھے کہ کچھہ کھانے کو
مول لیں (۹) پس سامري عورت نے اُسے کہا تو یہودي ہوکے کیونکر مجھہ
سامري عورت سے پینے کو مانگتا ھی کیونکہ یہودي سامریوں سے میل نہیں
رکھتے ھیں (۱۰) یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا اگر تو خدا کي بخشش
کو اور یہہ جانتي کہ وہ کون ھی جو تجھہ سے کہتا ھی کہ مجھے پینے کو
دے تو تو اُس سے مانگتي اور وہ تجھے جیتا پاني دیتا (۱۱) عورت نے اُسے
کہا ای خداوند تیرے پاس پاني کھینچنے کو کچھہ نہیں اور کوا گہرا ھی
پس تو نے وہ جیتا پاني کہاں سے پایا (۱۲) کیا تو ھمارے باپ یعقوب سے
بڑا ھی جسنے ھمکو یہہ کوا دیا اور وہ اور اُسکے لڑکے اور اُسکے چارپائے اُس
سے پي گئے (۱۳) یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا جو کوئي اِس پاني سے
پیتا ھی پھر پیاسا ھوگا (۱۴) پر جو کوئي اُس پاني سے جو میں اُسے دونگا
پیتا ھی ابد تک پیاسا نہوگا بلکہ جو پاني میں اُسے دیتا ھوں اُسمیں پاني
کا سوتا ھو جائیگا جو حیات ابدي تک جاري رھیگا (۱۵) عورت نے اُسکو
کہا ای خداوند یہہ پاني مجھکو دے کہ پیاسي نہوؤں اور نہ بھرنے کو
یہاں آؤں * (۱۶) یسوع نے اُسے کہا جا اپنے شوھر کو بُلا اور یہاں آ
(۱۷) عورت نے جواب دیا اور کہا میرا شوھر نہیں ھی یسوع نے اُسے کہا تو
نے خوب کہا کہ میرا شوھر نہیں ھی (۱۸) کیونکہ تو پانچ خصم کر چکي
ھی اور وہ جو اب رکھتي ھی تیرا شوھر نہیں تو نے یہہ سچ کہا (۱۹) عورت
نے اُسے کہا ای خداوند میں دیکھتي ھوں کہ تو نبي ھی (۲۰) ھمارے باپ
دادوں نے اِس پہاڑ پر پرستش کي اور تم کہتے ھو کہ وہ جگہہ جہاں
پرستش کرني چاھیئے یروشلیم میں ھی (۲۱) یسوع نے اُسے کہا ای عورت
مجھہ پر یقین لا کہ وہ گھڑي آتي ھی کہ تم نہ تو اِس پہاڑ پر اور نہ یروشلیم
میں باپ کي پرستش کروگے (۲۲) تم اُسکي جسے نہیں جانتے ھو
پرستش کرتے ھو ھم اُسکي جسے جانتے ھیں پرستش کرتے ھیں کیونکہ نجات
یہودیوں میں سے ھی (۲۳) پر وہ گھڑي آتي ھی بلکہ ابھي ھی کہ سچے
پرستار روح اور راستي سے باپ کي پرستش کرینگے کیونکہ باپ ایسے پرستاروں

کو چاهتا هی (۲۴) خدا روح هی اور اُسکے پرستاروں کو چاهیئے که روح
اور راستي سے پرستش کریں (۲۵) عورت نے اُسے کہا میں جانتي هوں که
مسیح (جو کرسطوس کہلاتا هی) آتا هی جب وہ آویگا تو همیں سب
باتوں کي خبر دیگا (۲۶) یسوع نے اُسے کہا میں جو تجھه سے بولتا هوں
وهي هوں * (۲۷) اور اِتنے میں اُسکے شاگرد آئے اور متعجب هوئے که وہ
عورت سے باتیں کرتا تها تو بهي کسي نے نه کہا که تو کیا چاهتا یا اُس سے
کس لیئے باتیں کرتا هی (۲۸) تب عورت نے اپنا گهڑا چهوڑا اور شہر میں
جاکے لوگوں سے کہا (۲۹) آؤ ایک آدمي کو دیکهو جسنے سب کچهه جو
میں نے کیا مجهے کہا هی کیا یہه مسیح نہیں (۳۰) سو وے شہر سے نکلے
اور اُس پاس آئے * (۳۱) اِس عرصے میں اُسکے شاگردوں نے اُس سے
درخواست کي اور کہا ای ربي کچهه کهایئے (۳۲) پر اُسنے اُنهیں کہا
میرے پاس کهانے کي وہ خوراک هی جسے تم نہیں جانتے * (۳۳) پس
شاگردوں نے ایک دوسرے کو کہا کیا کوئي اُسکے لیئے کهانے کو لایا هی
(۳۴) یسوع نے اُنهیں کہا میرا کهانا یہه هی که اپنے بهیجنیوالے کي مرضي
بجا لاؤں اور اُسکا کام پورا کروں (۳۵) کیا تم نہیں کہتے هو که چار مہینے کے
بعد فصل آویگي دیکهو میں تمهیں کہتا هوں اپني آنکهیں اُٹهاؤ اور کهیتوں
کو دیکهو که وے فصل کے لیئے سفید هو چکے هیں (۳۶) اور کاٹنیوالا
مزدوري پاتا اور حیات ابدي کے لیئے پهل جمع کرتا هی تاکه بونیوالا اور
کاٹنیوالا دونوں خوش هوویں (۳۷) کیونکه اِسمیں یہه مثل ٹهیک هی که
ایک بوتا اور دوسرا کاٹتا هی (۳۸) میں نے تمهیں اُسکے کاٹنے کے لیئے بهیجا
جس میں تم نے محنت نه کي اَوروں نے محنت کي اور تم اُنکي محنت
میں داخل هوئے * (۳۹) اور اُس شہر کے بہت سے سامري عورت کے کہنے
کے سبب جسنے گواهي دي که اُسنے سب کچهه جو میں نے کیا مجهے کہا
اُسپر ایمان لائے (۴۰) سو جب وے سامري اُس پاس آئے تو اُسکي منت
کي که اُنکے ساتهه رهے اور وہ دو روز وهاں رها (۴۱) اور اُنکے سوا اَور بہتیرے
اُسي کے کلام کے سبب ایمان لائے (۴۲) اور عورت کو کہا که اب هم تیرے
کہنے کے سبب ایمان نہیں لاتے کیونکه هم نے آپ سنا اور جانتے هیں که

یہہ في الحقیقت مسیح دنیا کا نجات دینیوالا ہی * (۴۳) اور وہ دو روز بعد وہاں سے روانہ ہوا اور گلیل کو گیا (۴۴) کیونکہ یسوع نے آپ گواہي دي کہ نبي اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا (۴۵) پس جب گلیل میں آیا گلیلیوں نے اُسکي خاطرداري کي کہ سب کچھہ جو اُسنے یروشلیم میں عید کے وقت کیا تھا دیکھا کیونکہ وے بھي عید میں گئے تھے (۴۶) سو یسوع پھر قاناے گلیل میں جہاں اُسنے پاني کو انگوري شراب بنایا تھا آیا * (۴۷) اور بادشاہ کا کوئي ملازم جسکا بیٹا کفرناحم میں بیمار تھا سنکر کہ یسوع یہودیہ سے گلیل میں آیا اُس پاس گیا اور اُسکي منت کي کہ آوے اور اُسکے بیٹے کو چنگا کرے کیونکہ وہ مرنے پر تھا (۴۸) تب یسوع نے اُسکو کہا جب تک تم نشان اور معجزے نہیں دیکھتے ایمان نہیں لانے ہو (۴۹) بادشاہ کے ملازم نے اُسکو کہا ای خداوند میرے بچے کے مرنے سے پہلے اُتر آ (۵۰) یسوع نے اُسے کہا جا تیرا بیٹا جیتا ہی اور اُس آدمي نے اِس بات کا جو یسوع نے اُسے کہي اعتقاد کیا اور چلا گیا (۵۱) اور وہ راہ هي میں تھا کہ اُسکے نوکر اُسے مِلے اور یہہ خبر دي کہ تیرا لڑکا جیتا ہی (۵۲) سو اُسنے اُنسے دریافت کیا کہ اُسے کس گھڑي میں آرام ہونے لگا اُنھوں نے کہا کہ کل ساتویں گھڑي اُسکي تپ جاتي رہي (۵۳) سو باپ جان گیا کہ وهي گھڑي تھي جس میں یسوع نے اُسے کہا تھا کہ تیرا بیٹا جیتا ہی (۵۴) اور وہ اور اُسکا سارا گھر ایمان لایا (۵۵) یہہ دوسرا معجزہ یسوع نے پھر یہودیہ سے گلیل میں آکے دکھلایا *

پانچواں باب

(۱) بعد اِسکے یہودیوں کي ایک عید تھي اور یسوع یروشلیم کو گیا (۲) اور یروشلیم میں بھیڑ دروازے کے پاس ایک حوض ہی جو عبراني میں بیت حسدا کہلاتا ہی اُسکے پانچ اُسارے ہیں (۳) اِن میں بڑي بھیڑ پڑي تھي ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کي جو پاني کي جنبش کے منتظر تھے (۴) کیونکہ ایک فرشتہ وقت بوقت اُس حوض میں اُترکے

پاني کو هلاتا تها سو پاني کے هلنے کے بعد جو کوئي پهلے اُسميں اُترتا تها کيسي هي بيماري ميں گرفتار کيوں نهو چنگا هو جاتا تها * (۵) اور وهاں ايک آدمي تها جو اٹهتيس برس سے بيمار تها (۶) جب يسوع نے اُسے پڑے ديکها اور جانا که بڑي مدت سے اِس حالت ميں هی تو اُسے کها کيا تو چنگا هوا چاهتا هی (۷) بيمار نے اُسے جواب ديا که ای خداوند ميرے پاس آدمي نهيں که جب پاني هلے تو مجهے حوض ميں ڈال دے اور جب تک که ميں آپ سے آؤں دوسرا مجهه سے پهلے اُترتا هی (۸) يسوع نے اُسے کها اُٹهه اور اپنا کهٹولا اُٹهاکر چلا جا (۹) اور وونهيں وه آدمي چنگا هوا اور اپنا کهٹولا اُٹها ليا اور چلا گيا اور وه سبت کا دن تها * (۱۰) پس يهوديوں نے اُسکو جو چنگا هوا تها کها سبت هی تجهے کهٹولا اُٹها لے جانا روا نهيں (۱۱) اُسنے اُنهيں جواب ديا که جسنے مجهے چنگا کيا اُسي نے مجهے کها که اپنا کهٹولا اُٹهاکے چلا جا (۱۲) سو اُنهوں نے اُس سے پوچها که کون هی وه آدمي جسنے تجهے کها اپنا کهٹولا اُٹها اور چلا جا (۱۳) پر اُسنے جو چنگا هوا تها نه جانا که وه کون هی اِسليئے که يسوع وهاں سے هٹ گيا تها کيونکه اُس جگهه ميں بهيڑ تهي (۱۴) بعد اُسکے يسوع نے اُسے هيکل ميں پايا اور اُسے کها ديکهه تو چنگا هوا هی پهر گناه نکرنا نهووے که تو اُس سے بُري بلا ميں پڑے (۱۵) وه آدمي چلا گيا اور يهوديوں کو اطلاع دي که جسنے مجهے چنگا کيا يسوع هی (۱۶) اور اِسواسطے يهودي يسوع کو ستانے اور اُسکے قتل کي جستجو کرنے لگے که اُسنے يهه سبت کو کيا (۱۷) ليکن يسوع نے اُنهيں جواب ديا که ميرا باپ اب تک کام کرتا هی اور ميں بهي کام کرتا هوں (۱۸) اِسي واسطے يهوديوں نے اَور زياده اُسکے قتل کا قصد کيا که اُسنے نه فقط سبت کو نه مانا بلکه خدا کو بهي اپنا باپ کهکے اپنے تئيں خدا کے برابر کيا * (۱۹) سو يسوع نے جواب ديا اور اُنهيں کها ميں تمهيں سچ سچ کهتا هوں که بيٹا آپ سے کچهه نهيں کر سکتا مگر وه جو باپ کو کرتے ديکهتا هی کيونکه جو کچهه وه کرتا هی بيٹا بهي اُسي طرح وهي کرتا هی (۲۰) اِسليئے که باپ بيٹے سے محبت رکهتا اور سب کچهه جو آپ کرتا هی اُسے دکهاتا هی اور اِن سے بڑے کام اُسے دکهائيگا که تم

تعجب کروگے (۲۱) کیونکہ جیسا باپ مُردوں کو اُٹھاتا اور جِلاتا ھی ویسا ھي بیٹا بھي جنھیں چاھتا ھی جِلاتا ھی (۲۲) کیونکہ باپ کسي کي عدالت نہیں کرتا بلکہ اُسنے ساري عدالت بیٹے کو سونپ دي ھی (۲۳) تاکہ سب بیٹے کي عزت کریں جیسے باپ کي کرتے ھیں جو بیٹے کي عزت نہیں کرتا باپ کي جسنے اُسے بھیجا ھی عزت نہیں کرتا ھی (۲۴) میں تمھیں سچ سچ کہتا ھوں کہ وہ جو میرا کلام سنتا اور اُسپر جسنے مجھے بھیجا ھی ایمان لاتا ھی حیات ابدي اُسي کي ھی اور وہ عدالت میں نہیں آتا بلکہ موت سے گذرکے زندگي میں پہنچا ھی (۲۵) میں تمھیں سچ سچ کہتا ھوں کہ وہ گھڑي آتي ھی بلکہ ابھي ھی کہ مُردے خدا کے بیٹے کي آواز سنینگے اور سنکے جیئینگے (۲۶) کیونکہ جس طرح باپ آپ میں زندگي رکھتا ھی اُسي طرح اُسنے بیٹے کو بھي دیا کہ آپ میں زندگي رکھے (۲۷) بلکہ اُسے عدالت کرنے کا بھي اختیار بخشا اِسلیئے کہ وہ اِنسان کا بیٹا ھی (۲۸) اِس سے تعجب مت کرو کیونکہ وہ گھڑي آتي ھی جس میں سب جو قبروں میں ھیں اُسکي آواز سنینگے (۲۹) اور نکلینگے جنھوں نے نیکي کي ھی زندگي کي قیامت کے واسطے اور جنھوں نے بدي کي ھی سزا کي قیامت کے لیئے (۳۰) میں آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ھوں اِنصاف کرتا ھوں اور میرا اِنصاف برحق ھی کیونکہ میں نہ اپني مرضي بلکہ باپ کي مرضي کو جسنے مجھے بھیجا ھی ڈھونڈھتا ھوں (۳۱) اگر میں اپنے پر گواھي دوں تو میري گواھي سچ نہیں (۳۲) دوسرا ھی جو مجھہ پر گواھي دیتا ھی اور میں جانتا ھوں کہ جو گواھي وہ مجھہ پر دیتا ھی سچ ھی * (۳۳) تم نے یوحنا پاس پیام بھیجا اور اُسنے سچ پر گواھي دي ھی (۳۴) لیکن میں اِنسان سے گواھي نہیں لیتا بلکہ یے باتیں کہتا ھوں تاکہ تم نجات پاؤ (۳۵) وہ جلتا اور چمکتا چراغ تھا اور تم چاھتے تھے کہ تھوڑي دیر اُسکي روشني میں خوش ھوؤ (۳۶) پر میرے پاس یوحنا کي گواھي سے بڑي گواھي ھی کیونکہ وے کام جو باپ نے مجھے دیئے تاکہ اُنھیں پورا کروں یعني وھي کام جو میں کرتا ھوں مجھہ پر گواھي دیتے ھیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ھی (۳۷) اور باپ

جسنے مجھے بھیجا ھی اُسنے آپ ھي مجھہ پر گواھي دي ھی تم نے کبھي اُسکي آواز نہیں سني اور نہ اُسکي صورت دیکھي (۳۸) اور اُسکا کلام تم میں قائم نہیں ھی کیونکہ تم اُسپر جسے اُسنے بھیجا ھی ایمان نہیں لاتے ھو (۳۹) نوشتوں میں ڈھونڈھتے ھو کیونکہ تم گمان کرتے ھو کہ اُنمیں تمھارے لیئے حیات ابدي ھی اور یے وھي ھیں جو مجھہ پر گواھي دیتے ھیں (۴۰) تو بھي نہیں چاھتے ھو کہ مجھہ پاس آؤ تاکہ زندگي پاؤ (۴۱) میں آدمیوں سے عزت نہیں لیتا (۴۲) پر تمھیں جانتا ھوں کہ خدا کي محبت تم میں نہیں ھی (۴۳) میں اپنے باپ کے نام سے آیا ھوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے پر اگر کوئي دوسرا اپنے نام سے آوے تو اُسے قبول کروگے (۴۴) تم کیونکر ایمان لا سکتے ھو درحالیکہ ایک دوسرے سے عزت لیتے اور وہ عزت جو صرف خدا سے ھی نہیں ڈھونڈھتے ھو (۴۵) گمان مت کرو کہ میں باپ کے پاس تم پر نالش کرونگا ایک ھی جو تم پر نالش کرتا ھی یعني موسیٰ جس پر تمھاري اُمید ھی (۴۶) کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھہ پر بھي ایمان لاتے اِسلیئے کہ اُسنے میرے حق میں لکھا ھی (۴۷) پر جو تم اُسکے نوشتوں کو یقین نہیں کرتے تو تم میري باتوں کو کیونکر یقین کروگے *

چھٹّھواں باب

(۱) بعد اِسکے یسوع دریاےگلیل یعني طیبریاس کے پار گیا (۲) اور بہت سي بھیڑ اُسکے پیچھے ھو لي اِسلیئے کہ اُنھوں نے اُسکے معجزے جو اُسنے بیماروں پر دکھائے دیکھے تھے (۳) اور یسوع پہاڑ پر گیا اور وھاں اپنے شاگردوں کے ساتھہ بیٹّھا (۴) اور یہودیوں کي عید فسح نزدیک تھي * (۵) پس جب یسوع نے اپني آنکھیں اُٹّھاکے دیکھا کہ بڑي بھیڑ میرے پاس آتي ھی تو فیلپوس کو کہا ھم کہاں سے روٹّیاں مول لینگے تاکہ یے کھاویں (۶) پر اُسنے یہہ اِمتحان کي راہ سے کہا کیونکہ وہ آپ جانتا تھا جو کیا چاھتا تھا (۷) فیلپوس نے اُسے جواب دیا کہ دو سو دینار کي روٹّیاں اُنکے

یئے بس نہیں کہ اُنمیں سے ہر ایک تھوڑا سا پاوے (۸) ایک نے اُسکے
شاگردوں میں سے جو شمعون پطرس کا بھائي اندریاس تھا اُسے کہا (۹) یہاں
یک چھوکرے کے پاس جَو کي پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں پر یے
تنے لوگوں میں کیا ہیں (۱۰) تب یسوع نے کہا لوگوں کو بیٹھاؤ اور اُس
جگہہ بہت گھاس تھي سو گنتي میں تخمیناً پانچ ہزار مرد بیٹھے (۱۱) اور
سوع نے روٹیاں اُٹھا لیں اور شکر کرکے شاگردوں کو دیں اور شاگردوں نے
نہیں جو بیٹھے تھے اور اِسي طرح مچھلیوں میں سے جتنا چاہتے تھے
۱۲) اور جب سیر ہو چکے اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا بچے ہوئے ٹکڑوں کو
جمع کرو تاکہ کچھہ خراب نہووے (۱۳) سو اُنہوں نے جمع کیا اور جَو کي
پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے جو کھانیوالوں سے بچ رہے تھے بارہ ٹوکریاں بھریں
(۱۴) تب لوگوں نے یہہ معجزہ جو یسوع نے دکھایا دیکھکر کہا في الحقیقت
وہ نبي جو جہان میں آنیوالا ھی یہي ھی (۱۵) سو جب یسوع نے جانا
کہ وے آنے اور میرے پکڑنے کے مشتاق ہیں تاکہ مجھے بادشاہ کریں تو اکیلا
پھر پہاڑ پر گیا * (۱۶) اور جب شام ہوئي اُسکے شاگرد دریا کے کنارے
گئے (۱۷) اور ناؤ پر چڑھکے دریا پار کفرناحم کو چلے اور اندھیرا ہو گیا اور
یسوع اُن پاس نہ آیا تھا (۱۸) اور بڑي آندھي کے سبب دریا لہریں مارنے
لگا (۱۹) پس جب وے قریب پچیس یا تیس تیر پرتاب کے نکل گئے
تھے اُنھوں نے یسوع کو دریا پر چلتے اور ناؤ کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر
گئے (۲۰) پر اُسنے اُنھیں کہا میں ہوں مت ڈرو (۲۱) سو اُنھوں نے
خوشي سے اُسکو ناؤ پر لے لیا اور ناؤ في الفور اُس جگہہ پر جہاں جاتے
تھے پہنچي * (۲۲) دوسرے دن جب بِھیڑ نے جو دریا پار کھڑي تھي دیکھا
کہ وہاں کوئي دوسري ناؤ نہ تھي مگر وھي ایک جس پر اُسکے شاگرد چڑھہ
بیٹھے تھے اور یہہ کہ یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھہ اُس ناؤ پر نگیا تھا
بلکہ صرف اُسکے شاگرد گئے تھے (۲۳) (پر اَور ناویں طیبریاس سے اُس جگہہ
کے نزدیک جہاں اُنھوں نے خداوند کي شکرگذاري سے روٹي کھائي تھي آئیں)
(۲۴) پس جب بِھیڑ نے یہہ دیکھا کہ وہاں نہ یسوع ھی اور نہ اُسکے شاگرد
تو وے بھي ناؤں پر چڑھے اور یسوع کي تلاش میں کفرناحم کو آئے (۲۵) اور

اُسے دریا پار پاکے اُسکو کہنے لگے ای ربي تو یہاں کب آیا ھی *
(۲۶) یسوع نے اُنھیں جواب دیا اور کہا میں تمھیں سچ سچ کہتا ھوں
تم اِسلیئے کہ معجزے دیکھے مجھے نہیں ڈھونڈھتے ھو بلکہ اِسلیئے کہ
روٹیاں کھاکے سیر ھوئے (۲۷) فاني خوراک کے لیئے نہیں بلکہ اُس
خوراک کے واسطے محنت کرو جو حیات ابدي تک رھتي ھی اور جو
اِنسان کا بیٹا تمھیں دیگا کیونکہ خدا باپ نے اِسپر مُہر کر دي ھی
(۲۸) پس اُنھوں نے اُسکو کہا ھم کیا کریں کہ خدا کے کام بجا لاویں
(۲۹) یسوع نے جواب دیا اور اُنھیں کہا خدا کا کام یہہ ھی کہ تم اُسپر
جسے اُسنے بھیجا ھی ایمان لاؤ (۳۰) تب اُنھوں نے اُسے کہا پس تو کیا
نشان دکھاتا ھی تاکہ ھم دیکھکے تجھہ پر ایمان لاویں تو کیا کرتا ھی
(۳۱) ھمارے باپ دادوں نے جنگل میں من کھایا جیسے لکھا ھی کہ اُسنے
اُنھیں آسمان سے روٹي کھانے کو دي * (۳۲) پس یسوع نے اُنھیں کہا میں
تمھیں سچ سچ کہتا ھوں کہ موسیٰ نے تمھیں آسمان سے روٹي نہیں دي
بلکہ میرا باپ تمھیں سچي روٹي آسمان سے دیتا ھی (۳۳) کیونکہ خدا
کي روٹي وہ ھی جو آسمان سے اُترتي اور دنیا کو زندگي بخشتي ھی
(۳۴) تب اُنھوں نے اُسکو کہا ای خداوند ھم کو ھمیشہ یہي روٹي دیا کر
(۳۵) یسوع نے اُنھیں کہا میں ھوں زندگي کي روٹي جو کوئي میرے پاس
آتا ھی ھرگز بھوکھا نہوگا اور جو مجھہ پر ایمان لاتا ھی کبھي پیاسا نہوگا
(۳۶) لیکن میں تمھیں کہہ چکا کہ تم نے تو مجھے دیکھا پر ایمان نہیں لائے
(۳۷) سب جو باپ مجھے دیتا ھی میرے پاس آویگا اور جو میرے پاس آتا
ھی میں اُسے ھرگز نہ نکال دونگا (۳۸) کیونکہ میں اِسلیئے آسمان سے نہیں
اُترا ھوں کہ اپني مرضي پر عمل کروں بلکہ اُسکي مرضي پر جسنے مجھے
بھیجا ھی (۳۹) پر باپ کي مرضي جسنے مجھے بھیجا ھی یہہ ھی کہ جو
جو اُسنے مجھے دیا ھی میں اُس سے کچھہ نہ کھوؤں بلکہ اُسے آخري دن
پھر جِلاؤں (۴۰) اور جسنے مجھے بھیجا ھی اُسکي مرضي یہہ ھی کہ ھر ایک
جو بیٹے کو دیکھے اور اُسپر ایمان لاوے حیات ابدي پاوے اور میں اُسے
آخري دن جِلاؤنگا * (۴۱) تب یہودي اُسپر کڑکڑائے اِسلیئے کہ اُسنے کہا

وہ روٹی جو آسمان سے اُتری میں ہوں (۴۲) اور کہا کیا یہہ یسوع یوسف
کا بیٹا نہیں جسکے باپ اور ما کو ہم جانتے ہیں پس وہ کیونکر کہتا ہی
کہ میں آسمان سے اُترا ہوں (۴۳) تب یسوع نے جواب دیا اور اُنہیں کہا
آپس میں مت کڑکڑاؤ (۴۴) کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک
کہ باپ جسنے مجھے بھیجا ہی اُسے نہ کھینچے لاوے اور میں اُسے آخری
دن جِلاؤنگا (۴۵) نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہی کہ سب خدا کے تعلیم
یافتہ ہونگے سو ہر ایک جو باپ سے سنتا اور سیکھتا ہی میرے پاس آتا
ہی (۴۶) یہہ نہیں کہ کسی نے باپ کو دیکھا ہی مگر وہ جو خدا کی
طرف سے ہی اُسی نے باپ کو دیکھا ہی (۴۷) میں تمھیں سچ سچ کہتا
ہوں کہ جو مجھہ پر ایمان لاتا ہی حیات ابدی اُسی کی ہی (۴۸) زندگی
کی روٹی میں ہی ہوں (۴۹) تمھارے باپ دادوں نے جنگل میں من
کھایا اور مر گئے (۵۰) وہ روٹی جو آسمان سے اُترتی ہی یہہ ہی کہ جو
کوئی اُسے کھاوے نہ مرے (۵۱) میں ہوں وہ زندہ روٹی جو آسمان سے
اُتری اگر کوئی اِس روٹی سے کھاوے تو ابد تک جیتا رہیگا پر وہ روٹی جو
میں دونگا میرا گوشت ہی جو میں دنیا کی زندگی کے لیئے دونگا *
(۵۲) تب یہودی آپس میں بحث کرنے اور کہنے لگے کہ یہہ شخص اپنا
گوشت کیونکر ہمیں کھانے کو دے سکتا ہی (۵۳) تب یسوع نے اُنہیں کہا میں
تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اِنسان کے بیٹے کا گوشت نہ کھاؤ اور اُسکا
لہو نہ پیؤ تو تم میں زندگی نہیں (۵۴) جو میرا گوشت کھاتا ہی اور
میرا لہو پیتا ہی حیات ابدی اُسکی ہی اور میں اُسے آخری دن جِلاؤنگا
(۵۵) کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانا اور میرا لہو فی الواقعہ پینا ہی
(۵۶) جو میرا گوشت کھاتا اور میرا لہو پیتا ہی مجھہ میں رہتا ہی اور
میں اُسمیں (۵۷) جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا ہی اور میں باپ
کے وسیلے زندہ ہوں اِسی طرح وہ بھی جو مجھے کھاتا ہی میرے وسیلے
جیئیگا (۵۸) وہ روٹی جو آسمان سے اُتری یہہ ہی نہ جیسا کہ تمھارے
باپ دادوں نے من کھایا اور مر گئے جو یہہ روٹی کھاتا ہی ابد تک جیتا
رہیگا (۵۹) اُسنے کفرناحم میں تعلیم دیتے ہوئے عبادت‌خانے میں یے

باتیں کہیں * (۶۰) تب اُسکے شاگردوں میںؔ سے بہتوں نے سنکے کہا یہہ سخت کلام ھی کون اُسے سن سکتا ھی (۶۱) پر یسوع نے اپنے جي میں جانکر کہ اُسکے شاگرد اِس بات پر کڑکڑاتے ھیں اُنھیں کہا کیا یہہ تمکو ٹھوکر کھلاتا ھی (۶۲) پس اگر اِنسان کے بیٹے کو اُوپر جہاں وہ آگے تھا چڑھتے دیکھوگے (تو کیا ھوگا) (۶۳) روح ھی وہ جو جِلاتي ھی جسم سے کچھہ فائدہ نہیں یے باتیں جو میں تمھیں کہتا ھوں روح اور زندگي ھیں (۶۴) پر تم میں بعضے ھیں جو ایمان نہیں لاتے کیونکہ یسوع شروع سے جانتا تھا کہ وے جو ایمان نہ لاوینگے کون ھیں اور کون اُسے حوالے کریگا (۶۵) اور اُسنے کہا اِس سبب میں نے تمھیں کہا کہ کوئي میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک کہ یہہ اُسکو میرے باپ سے دیا نہ جاوے * (۶۶) اُس وقت سے اُسکے شاگردوں میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اُسکے ساتھہ اَور نہ چلے (۶۷) تب یسوع نے بارھوں کو کہا کیا تم بھي چلے جانے کي خواھش رکھتے ھو (۶۸) پس شمعون پطرس نے اُسے جواب دیا کہ ای خداوند کس پاس جائیں حیات ابدي کي باتیں تو تیرے پاس ھیں (۶۹) اور ھم ایمان لائے اور جان گئے ھیں کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ھی (۷۰) یسوع نے اُنھیں جواب دیا کیا میں نے تم بارھوں کو نہیں چُنا اور ایک تم میں سے ابلیس ھی (۷۱) پر اُسنے شمعون کے بیٹے یہودا اِسکریوطي کا ذکر کیا کیونکہ وھي اُسے حوالے کیا چاھتا اور بارھوں میں سے ایک تھا *

ساتواں باب

(۱) بعد اُسکے یسوع گلیل میں پھرا کیا کیونکہ یہودیہ میں پھرنا نہ چاھا اِسلیئے کہ یہودي اُسکے قتل کي جستجو میں تھے (۲) اور یہودیوں کي عید خیمہ نزدیک تھي (۳) سو اُسکے بھائیوں نے اُسکو کہا یہاں سے روانہ ھو اور یہودیہ میں جا کہ اُن کاموں کو جو تو کرتا ھی تیرے شاگرد بھي دیکھیں (۴) کیونکہ جو کوئي مشہور ھوا چاھتا ھی پوشیدگي میں کچھہ نہیں کرتا اگر تو یہہ کام بجا لاتا ھی تو اپنے تئیں دنیا پر ظاھر کر (۵) کیونکہ اُسکے

بھائي بھي اُسپر ایمان نہ لائے (۶) پس یسوع نے اُنھیں کہا میرا وقت ھنوز نہیں آیا پر تمھارا وقت ھمیشہ طیار ھی (۷) دنیا تم سے دشمني نہیں کر سکتي پر مجھہ سے دشمني کرتي ھی کیونکہ میں اُسپر گواھي دیتا ھوں کہ اُسکے کام بُرے ھیں (۸) تم اِس عید میں جاؤ میں ابھي اِس عید میں نہیں جاتا ھوں کہ میرا وقت ھنوز پورا نہیں ھوا * (۹) وہ یے باتیں اُنھیں کہکے گلیل میں رھا (۱۰) لیکن جب اُسکے بھائي روانہ ھوئے تھے وہ بھي عید میں گیا ظاھراً نہیں بلکہ چھپکے * (۱۱) تب یہودي عید میں اُسے ڈھونڈھنے اور کہنے لگے کہ وہ کہاں ھی (۱۲)اور لوگوں میں اُسکي بابت بڑي تکرار تھي بعضے کہتے تھے کہ وہ نیک ھی اور بعضے کہتے تھے نہیں بلکہ لوگوں کو گمراہ کرتا ھی (۱۳) لیکن یہودیوں کے ڈر سے کوئي ظاھراً اُسکي بابت نہ کہتا تھا * (۱۴) اور عید کے بیچ یسوع ھیکل میں گیا اور تعلیم دینے لگا (۱۵) اور یہودیوں نے تعجب کیا اور کہا یہہ مرد بغیر پڑھے کیونکر نوشتوں کو جانتا ھی (۱۶) یسوع نے اُنھیں جواب دیا اور کہا میري تعلیم میري نہیں بلکہ اُسکي ھی جسنے مجھے بھیجا ھی (۱۷) اگر کوئي اُسکي مرضي پر چلا چاھے وہ اِس تعلیم کي بابت جان جائیگا کہ کیا خدا سے ھی یا یہہ کہ میں اپني کہتا ھوں (۱۸) وہ جو اپني طرف سے بولتا ھی اپني عزت چاھتا ھی لیکن جو اُسکي عزت چاھتا ھی جسنے اُسے بھیجا ھی وھي سچا ھی اور اُسمیں ناراستي نہیں (۱۹) کیا موسیٰ نے تمھیں شریعت نہیں دي تو بھي کوئي تم میں سے شریعت پر عمل نہیں کرتا تم کیوں میرے قتل کي جستجو میں ھو * (۲۰) لوگوں نے جواب دیا اور کہا تجھہ پر دیو ھی کون تیرے قتل کا قصد کرتا ھی (۲۱) یسوع نے جواب دیا اور اُنھیں کہا میں نے ایک کام کیا اور تم سب اُسکے سبب تعجب کرتے ھو (۲۲) موسیٰ نے تمھیں ختنے کا حکم دیا ھی (یہہ نہیں کہ وہ گویا موسیٰ سے ھو بلکہ باپ دادوں سے ھی) سو تم سبت کو آدمي کا ختنہ کرتے ھو (۲۳) پس اگر سبت کو آدمي کا ختنہ کیا جاتا ھی بدون اِسکے کہ موسیٰ کي شریعت سے عدول ھو تو کیا تم اِسلیئے مجھہ پر غصے ھو کہ میں نے سبت کو ایک آدمي سراپا چنگا کیا (۲۴) ظاھر کے موافق

اِنصاف مت کرو بلکہ واجبی اِنصاف کرو * (۲۵) تب بعضے یروشلیمیوں
نے کہا کیا یہہ وہ نہیں جسے قتل کیا چاہتے ہیں (۲۶) اور دیکھو وہ تو دلیری
سے بولتا ہی اور وے اُسے کچھہ نہیں کہتے پس کیا سرداروں نے بھی یقین
کیا کہ فی الحقیقت یہی مسیح ہی (۲۷) لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہہ کہاں
کا ہی پر مسیح جب آویگا تو کوئی نہ جانیگا کہ وہ کہاں کا ہی * (۲۸) تب
یسوع ہیکل میں تعلیم دیتے ہوئے یوں پکارا اور کہا ہاں تم مجھے پہچانتے
اور جانتے ہو کہ کہاں کا ہوں اور میں آپ سے نہیں آیا ہوں بلکہ سچ مچ
میرا بھیجنیوالا ہی جسے تم نہیں جانتے (۲۹) پر میں اُسے جانتا ہوں
اِسلیئے کہ میں اُسکی طرف سے ہوں اور اُسنے مجھے بھیجا ہی (۳۰) تب
اُنھوں نے اُسکے پکڑ لینے کا قصد کیا پر کسی نے اُسپر ہاتھہ نہ ڈالا کیونکہ اُسکی
گھڑی ہنوز نہ پہنچی تھی (۳۱) اور لوگوں میں سے بہتیرے اُسپر ایمان لائے
اور بولے کہ جب مسیح آویگا تو کیا اِنسے جو اِسنے دکھائے ہیں زیادہ معجزے
دکھاویگا * (۳۲) فریسیوں نے سنا کہ لوگ اُسکی بابت یہی تکرار کرتے
ہیں سو اُنھوں نے اور سردار کاہنوں نے پیادے بھیجے کہ اُسے پکڑ لیں (۳۳) پس
یسوع نے اُنھیں کہا میں تھوڑی دیر اَور تمھارے ساتھہ ہوں تب اُس پاس
جسنے مجھے بھیجا ہی جاتا ہوں (۳۴) تم مجھے ڈھونڈھوگے اور نہ پاؤگے
اور جہاں میں ہوں تم نہیں آ سکتے (۳۵) تب یہودیوں نے آپس میں
کہا یہہ کہاں جائیگا کہ ہم اُسے نہ پاوینگے کیا اُنکے پاس جو یونانیوں
میں پراگندہ ہوئے جائیگا اور یونانیوں کو تعلیم دیگا (۳۶) یہہ کیا بات
ہی جو اُسنے کہی کہ تم مجھے ڈھونڈھوگے اور نہ پاؤگے اور جہاں میں ہوں
تم نہیں آ سکتے * (۳۷) پر عید کے پچھلے دن جو بڑا ہی یسوع کھڑا ہوا
اور یوں کہکے پکارا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو مجھہ پاس آوے اور پیئے (۳۸) جو
مجھہ پر ایمان لاتا ہی اُسکے بدن سے جیسا نوشتہ کہتا ہی جیتے پانی کی
ندیاں جاری ہونگی (۳۹) اُسنے یہہ روح کی بابت کہا جسے اُسکے معتقد
پانیوالے تھے کیونکہ روح القدس اب تک نہ اُتری تھی اِسلیئے کہ یسوع ہنوز
اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا (۴۰) تب لوگوں میں سے بہتیروں نے یہہ سنکر
کہا فی الحقیقت یہی وہ نبی ہی (۴۱) اَوروں نے کہا یہہ مسیح ہی پر

اَور بعضوں نے کہا کیا مسیح گلیل سے آتا ہی (۴۲) کیا نوشتے نے نہیں کہا
کہ داؤد کي نسل اور بیت‌لحم کي بستي سے جہاں داؤد تھا مسیح آتا
ہی (۴۳) سو لوگوں میں اُسکي بابت اِختلاف ہوا (۴۴) اور بعضوں نے چاہا
کہ اُسے پکڑ لیں پر کسي نے اُسپر ہاتھہ نہ ڈالے * (۴۵) سو پیادے سردار
کاہنوں اور فریسیوں کے پاس آئے اور اُنھوں نے اُنھیں کہا تم اُسکو کیوں نہ لائے
(۴۶) پیادوں نے جواب دیا کہ ہرگز کسي آدمي نے ایسي باتیں نہ کہیں
جیسي اِس آدمي نے (۴۷) تب فریسیوں نے اُنھیں جواب دیا کیا تم بھي
گمراہ ہوئے (۴۸) کیا کوئي سرداروں یا فریسیوں میں سے اُسپر ایمان لایا
(۴۹) پر یے لوگ جو شریعت کو نہیں جانتے ملعون ہیں (۵۰) نیقودیموس
نے جو رات کو یسوع پاس آیا تھا اور ایک اُنمیں سے تھا اُنھیں کہا (۵۱) کیا
ہماري شریعت کسي کو پیشتر اُس سے کہ اُسکي سنیں اور جان لیں کہ
وہ کیا کرتا ہی مجرم ٹھہراتي ہی (۵۲) اُنھوں نے جواب دیا اور اُسے کہا
کیا تو بھي گلیلي ہی ڈھونڈھہ اور دیکھہ کہ گلیل سے کوئي نبي نہیں اُٹھا
ہی (۵۳) اور ہر ایک اپنے گھر کو گیا *

آٹھواں باب

(۱) اور یسوع زیتون کے پہاڑ پر گیا (۲) پر صبح سویرے ہیکل میں پھر
آیا اور سب لوگ اُس پاس آئے اور اُسنے بیٹھکر اُنھیں تعلیم دي (۳) اور
فقیہ اور فریسي ایک عورت کو جو زنا میں پکڑي گئي تھي اُس پاس لائے
اور اُسے بیچ میں کھڑا کرکے اُسے کہا (۴) ای اُستاد یہہ عورت زنا میں
عین فعل کے وقت پکڑي گئي (۵) موسیٰ نے تو توریت میں ہمکو حکم
دیا ہی کہ ایسیوں کو سنگسار کریں پر تو کیا کہتا ہی (۶) یہہ اُنھوں نے
آزمایش کے لیئے کہا تاکہ اُسپر نالش کي وجہ پاویں پر یسوع نیچے
جُھککے اُنگلي سے زمین پر لکھنے لگا (۷) اور جب وے اُس سے سوال کرتے
رہے اُسنے سیدھے ہوکر اُنھیں کہا جو تم میں بے گناہ ہی وہي پہلے اُسے پتھر
مارے (۸) اور پھر جُھککے زمین پر لکھا (۹) اور وے یہہ سنکے اور دل میں

ملزم ہوکے بڑوں سے لیکے چھوٹوں تک ایک ایک کرکے چلے گئے اور یسوع اکیلا رہ گیا اور عورت بیچ میں کھڑی رہی (۱۰) اور یسوع نے سیدھے ہوکر اور عورت کے سوا کسی کو ندیکھکے اُسے کہا ای عورت وے تیرے نالش کرنیوالے کہاں ہیں کیا کسی نے تجھہ پر فتویٰ نہ دیا (۱۱) وہ بولی ای خداوند کسی نے نہیں تب یسوع نے اُسے کہا میں بھی تجھہ پر فتویٰ نہیں دیتا ہوں جا اور پھر گناہ مت کر** (۱۲) پس یسوع نے پھر اُنسے باتیں کیں اور کہا دنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہی تاریکی میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا (۱۳) تب فریسیوں نے اُسے کہا تو اپنے پر گواہی دیتا ہی تیری گواہی سچ نہیں (۱۴) یسوع نے جواب دیا اور اُنھیں کہا اگرچہ میں اپنے پر گواہی دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچ ہی کیونکہ میں جانتا ہوں کہ کہاں سے آیا اور کہاں کو جاتا ہوں پر تم نہیں جانتے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جاتا ہوں (۱۵) تم جسم کے مطابق اِنصاف کرتے ہو میں کسی پر اِنصاف نہیں کرتا (۱۶) اور اگر میں اِنصاف بھی کروں تو میرا اِنصاف سچ ہی کیونکہ اکیلا نہیں ہوں بلکہ میں اور باپ جسنے مجھے بھیجا ہی (۱۷) تمھاری شریعت میں بھی لکھا ہی کہ دو آدمیوں کی گواہی سچ ہی (۱۸) ایک تو میں ہوں جو اپنے پر گواہی دیتا ہوں اور ایک باپ جسنے مجھے بھیجا ہی مجھہ پر گواہی دیتا ہی (۱۹) پس اُنھوں نے اُسے کہا تیرا باپ کہاں ہی یسوع نے جواب دیا تم نہ مجھے جانتے ہو اور نہ میرے باپ کو اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے* (۲۰) یسوع نے یے باتیں ہیکل کے اندر تعلیم دیتے ہوئے بیت‌المال میں کہیں اور کسی نے اُسکو نہ پکڑا کہ اُسکی گھڑی ہنوز نہ آئی تھی* (۲۱) پس یسوع نے پھر اُنھیں کہا میں جاتا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈھوگے اور اپنے گناہ میں مروگے جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے (۲۲) تب یہودیوں نے کہا کیا وہ اپنے تئیں مار ڈالیگا جو کہتا ہی جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے (۲۳) سو اُسنے اُنھیں کہا تم نیچے سے ہو میں اُوپر سے ہوں تم اِس دنیا کے ہو میں اِس دنیا کا نہیں ہوں (۲۴) اِسلیئے میں نے تمھیں

کہا کہ اپنے گناہوں میں مروگے کیونکہ اگر تم یقین نہ لاؤگے کہ میں ہوں تو
اپنے گناہوں میں مروگے (۲۵) پس اُنہوں نے اُسے کہا تو کون ہی اور یسوع
نے اُنہیں کہا پہلے وہی جو تمہیں کہتا ہوں (۲۶) مجھہ پاس بہت
باتیں ہیں کہ تمہارے حق میں کہوں اور حکم کروں پر جسنے مجھے بھیجا
ہی سچا ہی اور جو کچھہ میں نے اُس سے سنا ہی دنیا کو کہتا ہوں
(۲۷) وے نہ سمجھے کہ وہ اُنسے باپ کی کہتا تھا (۲۸) سو یسوع نے اُنہیں
کہا جب تم اِنسان کے بیٹے کو اُونچا کروگے تب جانوگے کہ میں ہوں
اور آپ سے کچھہ نہیں کرتا بلکہ جیسے میرے باپ نے مجھے سکھلایا سو ہی
کہتا ہوں (۲۹) اور جسنے مجھے بھیجا ہی میرے ساتھہ ہی باپ نے مجھے
اکیلا نہیں چھوڑا ہی کیونکہ میں ہمیشہ وہی کرتا ہوں جو اُسے خوش
آتا ہی * (۳۰) جب وہ یے باتیں کہتا تھا بہتیرے اُسپر ایمان لائے (۳۱) تب
یسوع نے اُن یہودیوں کو جو اُسپر ایمان لائے کہا اگر تم میرے کلام پر قائم
رہو تو میرے سچے شاگرد ہو (۳۲) اور سچائی کو جانوگے اور سچائی تمکو
آزاد کریگی (۳۳) اُنہوں نے اُسے جواب دیا ہم ابیرہام کی نسل ہیں اور
کسی کے غلام کبھی نہ تھے تو کیونکر کہتا ہی کہ تم آزاد ہوگے (۳۴) یسوع
نے اُنہیں جواب دیا میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کیا
کرتا ہی گناہ کا غلام ہی (۳۵) اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا بیٹا
ابد تک رہتا ہی (۳۶) پس اگر بیٹے نے تمکو آزاد کیا تو تم تحقیق آزاد
ہوگے (۳۷) میں جانتا ہوں کہ تم ابیرہام کی نسل ہو لیکن تم میرے قتل
کی جستجو کرتے ہو کیونکہ تم میں میرے کلام کی جگہہ نہیں (۳۸) میں
نے جو کچھہ اپنے باپ کے پاس دیکھا ہی وہی کہتا ہوں اور تم وہ جو اپنے
باپ کے پاس دیکھا ہی کرتے ہو (۳۹) اُنہوں نے جواب دیا اور اُسے کہا ہمارا
باپ ابیرہام ہی یسوع نے اُنہیں کہا اگر تم ابیرہام کے لڑکے ہوتے تو ابیرہام
کے کام کرتے (۴۰) پر اب تم مجھے قتل کیا چاہتے ہو ایک شخص کو کہ حق
بات جو میں نے خدا سے سنی تمہیں کہی ہی ابیرہام نے یہہ نہیں کیا ہی
(۴۱) تم اپنے باپ کے کام کرتے ہو تب اُنہوں نے اُسے کہا ہم حرام سے پیدا نہیں
ہوئے ہمارا باپ ایک ہی یعنی خدا (۴۲) پس یسوع نے اُنہیں کہا اگر خدا

تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھے عزیز جانتے اِسلیئے کہ میں خدا سے نکلا اور آیا
ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اُسنے مجھے بھیجا ہی (۴۳) تم میری
بولی کیوں نہیں سمجھتے کہ میری باتیں نہیں سن سکتے (۴۴) تم اپنے
باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہش کرنی چاہتے ہو وہ شروع
سے قاتل تھا اور سچائی پر قائم نرہا کیونکہ اُسمیں سچائی نہیں جب وہ
جھوٹھ بولتا ہی تب اپنی سی کہتا ہی کیونکہ وہ جھوٹھا ہی اور
جھوٹھ کا باپ (۴۵) پر اِس سبب کہ میں سچ بولتا ہوں تم مجھہ پر
ایمان نہیں لاتے ہو (۴۶) کون تم میں سے مجھہ پر گناہ ثابت کرتا ہی پر
جو میں سچ کہتا ہوں تو مجھہ پر کیوں ایمان نہیں لاتے ہو (۴۷) جو خدا
کا ہی خدا کی باتیں سنتا ہی تم اِسلیئے نہیں سنتے ہو کہ خدا کے نہیں
ہو * (۴۸) پس یہودیوں نے جواب دیا اور اُسے کہا کیا ہم خوب نہیں
کہتے کہ تو سامری ہی اور تجھہ پر دیو ہی (۴۹) یسوع نے جواب دیا
مجھہ پر دیو نہیں بلکہ میں اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں اور تم میری
بےعزتی کرتے ہو (۵۰) اور میں اپنی عزت نہیں ڈھونڈھتا ایک ہی
جو ڈھونڈھتا ہی اور اِنصاف کرتا ہی (۵۱) میں تمھیں سچ سچ کہتا
ہوں اگر کوئی میرے کلام کو حفظ کرے وہ موت کو ابد تک ندیکھیگا
(۵۲) پس یہودیوں نے اُسے کہا اب ہم نے جانا کہ تجھہ پر دیو ہی ابیرھام
اور نبی مرگئے اور تو کہتا ہی اگر کوئی میرے کلام کو حفظ کرے وہ موت
کا مزہ ابد تک نہ چکھیگا (۵۳) کیا تو ہمارے باپ ابیرھام سے جو مرگیا
بڑا ہی اور نبی مرگئے تو اپنے تئیں کیا ٹھہراتا ہی (۵۴) یسوع نے جواب
دیا اگر میں اپنی عزت کرتا ہوں تو میری عزت کچھہ نہیں پر میرا باپ
جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہی وہ میری عزت کرتا ہی (۵۵) اور
تم نے اُسے نہیں جانا لیکن میں اُسے جانتا ہوں اور اگر کہوں کہ میں اُسے
نہیں جانتا تو میں تمہارے موافق جھوٹھا ہونگا پر میں اُسے جانتا اور
اُسکے کلام کو حفظ کرتا ہوں (۵۶) تمہارا باپ ابیرھام بہت مشتاق تھا کہ
میرا دن دیکھے اور اُسنے دیکھا اور خوش ہوا (۵۷) پس یہودیوں نے اُسکو
کہا تیری عمر تو پچاس برس کی نہیں اور کیا تو نے ابیرھام کو دیکھا

(۵۸) یسوع نے اُنھیں کہا میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں اُس سے پہلے کہ ابیرہام تھا میں ہوں (۵۹) سو اُنھوں نے پتھر اُٹھائے تاکہ اُسے ماریں پر یسوع نے اپنے تئیں چھپایا اور اُنکے بیچ میں ہوکے ہیکل سے نکلا اور یوں چلا گیا *

نواں باب

(۱) اور اُسنے جاتے ہوئے ایک آدمی جو جنم کا اندھا تھا دیکھا (۲) اور اُسکے شاگردوں نے یہہ کہکے اُس سے پوچھا کہ ای ربی کسنے گناہ کیا آیا اِس نے یا اُسکے ما باپ نے کہ اندھا پیدا ہوا (۳) یسوع نے جواب دیا نہ تو اِسنے گناہ کیا نہ اُسکے ما باپ نے بلکہ (یہہ ہوا) تاکہ خدا کے کام اُسمیں ظاہر ہوویں (۴) ضرور ہی کہ جسنے مجھے بھیجا ہی میں اُسکے کاموں کو جب تک کہ دن ہی کروں رات آتی ہی جب کہ کوئی کام نہیں کر سکتا (۵) جب تک میں دنیا میں ہوں دنیا کا نور ہوں * (۶) یہہ کہکے اُسنے زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹّی گوندھی اور مٹّی اندھے کی آنکھوں پر لگائی (۷) اور اُسے کہا جا اور سلوآم کے حوض میں جسکا ترجمہ بھیجا ہوا ہی نہا سو وہ گیا اور نہایا اور دیکھتا آیا (۸) پس ہمسایوں نے اور جنھوں نے آگے اُسے اندھا دیکھا تھا کہا کیا یہہ وہ نہیں جو بیٹھا بھیکھ مانگتا تھا (۹) بعضوں نے کہا کہ یہہ وہی ہی پر اَوروں نے کہ اُسکی مانند ہی اُسنے کہا کہ میں وہی ہوں (۱۰) سو اُنھوں نے اُسے کہا تیری آنکھیں کس طرح کُھل گئیں (۱۱) اُسنے جواب دیا اور کہا ایک آدمی نے جسکا نام یسوع ہی مٹّی گوندھی اور میری آنکھوں پر لگائی اور مجھے کہا سلوآم کے حوض میں جا اور نہا سو میں جاکے اور نہاکے بینا ہوا (۱۲) پس اُنھوں نے اُسے کہا وہ کہاں ہی اُسنے کہا میں نہیں جانتا * (۱۳) وے اُسے جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لے گئے (۱۴) اور جب کہ یسوع نے مٹّی گوندھی اور اُسکی آنکھیں کھولیں سبت کا دن تھا (۱۵) پھر فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھا کہ تو کس طرح بینا ہوا اُسنے اُنھیں کہا گیلی مٹّی اُسنے میری آنکھوں پر لگائی اور میں نہایا

اور بینا ہوا (۱۶) سو فریسیوں میں سے بعضوں نے کہا یہہ آدمی خدا کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کو نہیں مانتا اَوروں نے کہا کس طرح گنہگار آدمی ایسے معجزے دکھا سکتا ہی اور اُنمیں اِختلاف تھا (۱۷) اُنھوں نے اندھے کو پھر کہا تو اُسکے حق میں کیا کہتا ہی کہ اُسنے تیری آنکھیں کھولیں وہ بولا کہ نبی ہی (۱۸) پس یہودیوں نے اُسکی بابت یہہ بات یقین نہ کی کہ اندھا تھا اور بینا ہوا جب تک کہ اُنھوں نے اُسکے ما باپ کو جو بینا ہوا تھا نہ بُلایا (۱۹) اور اُنسے نہ پوچھا کہ کیا یہہ تمھارا بیٹا ہی جسے تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا پس اب کیونکر بینا ہی (۲۰) اُسکے ما باپ نے اُنھیں جواب دیا اور کہا ہم جانتے ہیں کہ یہہ ہمارا بیٹا ہی اور یہہ کہ وہ اندھا پیدا ہوا (۲۱) پر یہہ کہ اب کس طرح دیکھتا ہی ہم نہیں جانتے یا کسنے اُسکی آنکھیں کھولیں ہم نہیں جانتے وہ بالغ ہی اُس سے پوچھو وہ اپنی آپ کہیگا (۲۲) اُسکے ما باپ نے یہہ اِسلیئے کہا کہ یہودیوں سے ڈرتے تھے کیونکہ یہودی متفق ہو چکے کہ اگر کوئی اِقرار کرے کہ وہ مسیح ہی تو عبادتخانے سے نکالا جاوے (۲۳) اِسواسطے اُسکے ما باپ نے کہا کہ بالغ ہی اُس سے پوچھو * (۲۴) سو اُنھوں نے اُس آدمی کو جو اندھا تھا دو بارہ بُلایا اور اُسے کہا خدا کو عزت دے ہم جانتے ہیں کہ یہہ آدمی گنہگار ہی (۲۵) اُسنے جواب دیا اور کہا میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہی ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا اب بینا ہوں (۲۶) اُنھوں نے اُس سے پھر پوچھا کہ اُسنے تیرے ساتھہ کیا کیا کس طرح تیری آنکھیں کھولیں (۲۷) اُسنے اُنھیں جواب دیا میں تمھیں کہہ چکا اور تم نے نہیں سنا کیا پھر سنا چاہتے ہو کیا تم بھی اُسکے شاگرد ہوا چاہتے ہو (۲۸) پس اُنھوں نے اُسے گالیاں دیں اور کہا تو ہی اُسکا شاگرد ہی پر ہم موسیٰ کے شاگرد ہیں (۲۹) ہم جانتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ سے باتیں کیں پر اِسکو نہیں جانتے کہ کہاں کا ہی (۳۰) اُس آدمی نے جواب دیا اور اُنھیں کہا اِسمیں تعجب ہی کہ تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہی اور اُسنے میری آنکھیں کھولیں (۳۱) ہم جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا بلکہ جو کوئی خدا پرست اور اُسکی مرضی

پر چلتا ہو اُسکي سنتا ہی (۳۲) دنیا کے شروع سے سننے میں نہیں آیا کہ کسي نے جنم کے اندھے کي آنکھیں کھولي ہوں (۳۳) اگر یہہ خدا کي طرف سے نہوتا تو کچھہ نکر سکتا (۳۴) اُنھوں نے جواب دیا اور اُسے کہا تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا اور کیا ہمکو سکھلاتا ہی اور اُنھوں نے اُسے باہر نکال دیا * (۳۵) یسوع نے سنا کہ اُنھوں نے اُسے باہر نکال دیا اور اُسے پاکر اُسکو کہا کیا تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہی (۳۶) اُسنے جواب دیا اور کہا ای خداوند وہ کون ہی کہ میں اُسپر ایمان لاؤں (۳۷) اور یسوع نے اُسے کہا تو نے اُسکو دیکھا ہی اور جو تجھہ سے بولتا ہی وہي ہی (۳۸) اُسنے کہا ای خداوند میں ایمان لاتا ہوں اور اُسے سجدہ کیا * (۳۹) اور یسوع نے کہا میں اِنصاف کے لیئے اِس دنیا میں آیا ہوں تاکہ وے جو نہیں دیکھتے ہیں دیکھیں اور دیکھنیوالے اندھے ہوویں (۴۰) اور فریسیوں میں سے بعضوں نے جو اُسکے ساتھہ تھے یے باتیں سنیں اور اُسے کہا کیا ہم بھي اندھے ہیں (۴۱) یسوع نے اُنھیں کہا اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہوتے پر اب کہتے ہو کہ ہم بینا ہیں اِسلیئے تمہارا گناہ رہتا ہی *

دسواں باب

(۱) میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں جو کوئي دروازے سے بھیڑخانے میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اَور کسي طرف سے چڑھہ جاتا ہی وہ چور اور ڈاکو ہی (۲) لیکن وہ جو دروازے سے داخل ہوتا ہی بھیڑوں کا گڈریا ہی (۳) اُسکے لیئے دربان کھولتا ہی اور بھیڑیں اُسکي آواز سنتي ہیں اور وہ اپني بھیڑوں کو نام لے لیکے بُلاتا ہی اور اُنھیں باہر لے جاتا ہی (۴) اور جب اپني بھیڑوں کو باہر نکالا ہی تو اُنکے آگے آگے چلتا ہی اور بھیڑیں اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیتي ہیں کیونکہ وے اُسکي آواز پہچانتي ہیں (۵) پر بیگانے کے پیچھے نہیں ہو لیتي بلکہ اُس سے بھاگ جاتي ہیں کیونکہ بیگانوں کي آواز نہیں پہچانتیں * (۶) یسوع نے یہہ تمثیل اُنھیں کہي پر وے نہ سمجھے کہ یے کیا باتیں تھیں جو اُسنے اُنسے کہیں (۷) سو

یسوع نے اُنہیں پھر کہا میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ
میں ہوں (۸) جتنے مجھ سے آگے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں پر بھیڑوں
نے اُنکی نہیں سنی (۹) دروازہ میں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو
تو نجات پائیگا اور اندر باہر آیا جایا کریگا اور چراگاہ پائیگا (۱۰) چور
نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو میں آیا ہوں تاکہ وے
زندگی پاویں اور زیادہ حاصل کریں (۱۱) اچھا گڈریا میں ہوں اچھا گڈریا
بھیڑوں کے لیئے اپنی جان دیتا ہی (۱۲) پر مزدور جو گڈریا اور بھیڑوں کا
مالک نہیں بھیڑیا آتے دیکھکر بھیڑوں کو چھوڑ دیتا اور بھاگ جاتا ہی اور
بھیڑیا اُنہیں پکڑتا اور بھیڑوں کو پراگندہ کرتا ہی (۱۳) مزدور بھاگتا ہی
کیونکہ وہ مزدور ہی اور بھیڑوں کے لیئے فکر نہیں کرتا (۱۴) اچھا گڈریا میں
ہوں اور اپنیوں کو پہچانتا ہوں اور میری مجھے جانتی ہیں (۱۵) جس
طرح کہ باپ مجھے جانتا ہی اور میں باپ کو جانتا ہوں اور میں
بھیڑوں کے لیئے اپنی جان دیتا ہوں (۱۶) اور میری اَور بھی بھیڑیں
ہیں جو اِس بھیڑخانے کی نہیں ضرور ہی کہ اُنہیں بھی لاؤں اور وے میری
آواز سنینگی اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا (۱۷) اِسلیئے باپ
مجھے پیار کرتا ہی کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اُسے پھیر لوں
(۱۸) کوئی اُسکو مجھ سے نہیں لیتا ہی بلکہ میں آپ اُسے دیتا ہوں
مجھے اُسکے دینے کا اِختیار ہی اور اُسکے پھیر لینے کا اِختیار ہی یہہ حکم
میں نے اپنے باپ سے پایا * (۱۹) پس اِن باتوں کے سبب یہودیوں میں
پھر اِختلاف ہوا (۲۰) بہتوں نے اُنمیں سے کہا کہ اُسپر دیو ہی اور وہ
دیوانہ ہی اُسکی کیوں سنتے ہو (۲۱) اَوروں نے کہا یے باتیں دیوانے کی
نہیں کیا دیو اندھے کی آنکھیں کھول سکتا ہی * * (۲۲) اور یروشلیم میں
عیدِ تقدس ہوئی اور جاڑے کا موسم تھا (۲۳) اور یسوع ہیکل کے اندر
سلیمان کے اُسارے میں پھرتا تھا (۲۴) سو یہودیوں نے اُسکو گھیرا اور اُسے
کہا تو کب تک ہمارے دل کو ادھر میں رکھیگا اگر تو مسیح ہی تو ہمیں
صاف کہہ دے (۲۵) یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے تو تمھیں
کہا اور تم نے یقین نکیا یے کام جو میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں یہی

میرے گواہ ہیں (۲۶) لیکن تم ایمان نہیں لاتے ہو کیونکہ تم میری بھیڑوں
میں سے نہیں جیسا کہ میں نے تمھیں کہا (۲۷) میری بھیڑیں میری آواز
سنتی ہیں اور میں اُنھیں جانتا ہوں اور وے میرے پیچھے ہو لیتی ہیں
(۲۸) اور میں اُنھیں حیات ابدی دیتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہونگی
اور کوئی اُنھیں میرے ہاتھہ سے چھین نہیں لیگا (۲۹) میرا باپ جسنے اُنکو
مجھے دیا ہی سب سے بڑا ہی اور کوئی اُنھیں میرے باپ کے ہاتھہ سے
نہیں چھین سکتا (۳۰) میں اور باپ ایک ہیں * (۳۱) سو یہودیوں نے
پھر پتھر اُٹھائے تاکہ اُسے سنگسار کریں (۳۲) یسوع نے اُنھیں جواب دیا کہ
میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمھیں دکھائے ہیں اُنمیں سے کس
کام کے سبب تم مجھے سنگسار کرتے ہو (۳۳) یہودیوں نے اُسے جواب دیا
اور کہا ہم تجھے اچھے کام کی بابت نہیں بلکہ کفر کی بابت سنگسار کرتے
ہیں اور اِسلیئے کہ تو اِنسان ہوکے اپنے تئیں خدا بناتا ہی (۳۴) یسوع نے
اُنھیں جواب دیا کیا تمھاری شریعت میں نہیں لکھا ہی کہ میں نے کہا
کہ تم خدا ہو (۳۵) جبکہ اُسنے اُنھیں جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا (اور
نوشتے کا باطل ہونا ممکن نہیں) (۳۶) پس جسکی باپ نے تقدیس کی اور
دنیا میں بھیجا ہی کیا تم اُسے کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہی اسلیئے کہ میں
نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں (۳۷) اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا
ہوں تو مجھہ پر ایمان مت لاؤ (۳۸) لیکن جو کرتا ہوں تو اگر مجھہ
پر ایمان نہ لاؤ تو کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ تم جانو اور یقین کرو کہ باپ مجھہ
میں ہی اور میں اُسمیں ہوں (۳۹) پس اُنھوں نے پھر اُسکے پکڑنے کا قصد
کیا پر وہ اُنکے ہاتھوں سے نکل گیا * (۴۰) اور پھر یردن کے پار اُس جگہہ
جہاں یوحنا پہلے بپتسما دیا کرتا تھا گیا اور وہاں رہا (۴۱) اور بہتیرے
اُس پاس آئے اور بولے کہ یوحنا نے تو کوئی معجزہ نہیں دکھایا پر جو
کچھہ یوحنا نے اِسکے حق میں کہا سچ تھا (۴۲) اور وہاں بہتیرے اُسپر
ایمان لائے *

گیارھواں باب

(۱) اور لعازر نام ایک شخص مریم اور اُسکي بہن مارتھا کے گانو بیت‌عینا کا رھنیوالا بیمار تھا (۲) پر مریم وھي تھي جسنے خداوند پر عطر ملا اور اپنے بالوں سے اُسکے پانوں کو پونچھا تھا اُسي کا بھائي لعازر بیمار تھا (۳) سو اُسکي بہنوں نے اُسکو یہہ کہلا بھیجا کہ ای خداوند دیکھہ جسے تو پیار کرتا ھی بیمار ھی * (۴) یسوع نے سنکے کہا یہہ موت کي بیماري نہیں بلکہ خدا کے جلال کے لیئے ھی تاکہ اُسکے سبب سے خدا کے بیٹے کا جلال ظاھر ھووے (۵) اور یسوع مارتھا اور اُسکي بہن اور لعازر کو پیار کرتا تھا (۶) پس جب اُسنے سنا کہ وہ بیمار ھی تو اُس جگہہ جہاں وہ تھا دو دن اَور رھا (۷) بعد اُسکے شاگردوں کو کہا آؤ ھم پھر یہودیہ میں جاویں (۸) شاگردوں نے اُسے کہا ای ربي ابھي یہودیوں نے تیرے سنگسار کرنے کا قصد کیا اور تو پھر وھاں جاتا ھی (۹) یسوع نے جواب دیا کیا دن کے بارہ گھنٹے نہیں اگر کوئي دن کو چلے تو ٹھوکر نہیں کھاتا کیونکہ اِس جہان کي روشني دیکھتا ھی (۱۰) پر اگر کوئي رات کو چلے تو ٹھوکر کھاتا ھی کیونکہ اُسمیں روشني نہیں (۱۱) اُسنے یے باتیں کہیں اور بعد اُسکے اُنھیں کہا ھمارا دوست لعازر سو گیا ھی پر میں جاتا ھوں کہ اُسے جگاؤں (۱۲) پس اُسکے شاگردوں نے کہا ای خداوند اگر سو گیا ھی تو چنگا ھو جائیگا (۱۳) یسوع نے تو اُسکي موت کي کہي پر اُنھوں نے خیال کیا کہ نیند کے آرام کي فرمائي (۱۴) تب یسوع نے اُنھیں صاف کہا کہ لعازر مر گیا (۱۵) اور میں تمھارے سبب خوش ھوں کہ وھاں نہ تھا تاکہ تم ایمان لاؤ پر آؤ اُس پاس چلیں (۱۶) تب تھوما نے جو دیدمس کہلاتا ھی اپنے ساتھہ کے شاگردوں سے کہا آؤ ھم بھي چلیں تاکہ اُسکے ساتھہ مریں * (۱۷) پس یسوع نے آکے دریافت کیا کہ اُسے قبر میں پڑے چار دن ھوئے (۱۸) اور بیت‌عینا یروشلیم سے نزدیک تخمیناً پندرہ تیر کے تپے پر تھا (۱۹) اور بہت سے یہودي مارتھا اور مریم کے پاس آئے تھے تاکہ اُنکے بھائي کي بابت اُنھیں تسلي دیویں (۲۰) سو مارتھا نے جونہیں سنا کہ یسوع آتا ھی اُسکا اِستقبال کیا پر مریم گھر

میں بیٹھي رهي (۲۱) تب مارتھا نے یسوع کو کہا ای خداوند اگر تو یہاں
هوتا تو میرا بھائي نہ مرتا (۲۲) لیکن ابھي میں جانتي هوں کہ جو کچھہ
تو خدا سے مانگے خدا تجھے دیگا (۲۳) یسوع نے اُسے کہا تیرا بھائي
پھر اُٹھیگا (۲۴) مارتھا نے اُسے کہا میں جانتي هوں کہ قیامت میں پچھلے
دن جي اُٹھیگا (۲۵) یسوع نے اُسے کہا قیامت اور زندگي میں هي هوں
جو مجھہ پر ایمان لاوے اگرچہ مر جاے جیئیگا (۲۶) اور جو کوئي جیتا هی
اور مجھہ پر ایمان لاتا هی ابد تک نہ مریگا کیا تو یہہ یقین لاتي هی
(۲۷) اُسنے اُسے کہا هاں ای خداوند مجھے یقین هی کہ خدا کا بیٹا
مسیح جو دنیا میں آنیوالا تھا تو هي هی * (۲۸) اور یہہ کہکے چلي گئي
اور چُپکے اپني بہن مریم کو بُلایا اور کہا اُستاد آیا هی اور تجھے بُلاتا هی
(۲۹) اُسنے جونہیں یہہ سنا جلد اُٹھي اور اُس پاس آئي (۳۰) اور یسوع هنوز
بستي میں نہ پہنچا تھا بلکہ اُسي جگہہ تھا جہاں مارتھا اُسے مِلي تھي
(۳۱) پس یہودي جو اُسکے ساتھہ گھر میں رهتے اور اُسے تسلي دیتے تھے
یہہ دیکھکے کہ مریم جلد اُٹھي اور باهر گئي یوں کہتے هوئے اُسکے پیچھے هو
لیئے کہ وہ قبر پر جاتي هی تاکہ وهاں روے (۳۲) اور مریم جب اُس جگہہ
جہاں یسوع تھا پہنچي اور اُسے دیکھا اُسکے پانوں پر گري اور اُسے بولي
ای خداوند اگر تو یہاں هوتا تو میرا بھائي نہ مرتا (۳۳) پس جب یسوع
نے اُسکو دیکھا کہ روتي هی اور یہودیوں کو بھي جو اُسکے ساتھہ آئے تھے کہ
روتے هیں تو روح میں آہ ماري اور ماتم کیا (۳۴) اور کہا تم نے اُسے کہاں رکھا
اُنھوں نے کہا ای خداوند آ اور دیکھہ (۳۵) یسوع رویا (۳۶) سو یہودي بولے
دیکھو اُسے کیسا پیار کرتا تھا (۳۷) پر بعضوں نے اُنمیں سے کہا کیا جسنے
اندھے کي آنکھیں کھولیں یہہ نکر سکا کہ وہ بھي نہ مرتا * (۳۸) پس یسوع اپنے
دل میں پھر آہ کرتا هوا قبر پر آیا وہ ایک غار تھا اور اُسپر ایک پتھر دھرا
تھا (۳۹) یسوع نے کہا پتھر کو اُٹھاؤ مُردے کي بہن مارتھا نے اُسے کہا ای
خداوند اُس سے تو اب بدبو آتي هی کیونکہ اُسے چار دن هوئے (۴۰) یسوع
نے اُسے کہا کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ اگر تو ایمان لاوے تو خدا
کا جلال دیکھیگي (۴۱) پس اُنھوں نے پتھر کو وهاں سے جہاں مُردہ پڑا تھا

اُٹھایا اور یسوع نے آنکھیں اُٹھائیں اور کہا ای باپ میں تیرا شکر کرتا
ہوں کہ تو نے میری سنی ہی (۴۲) اور میں نے جانا کہ تو ہمیشہ میری
سنتا ہی پر اِن لوگوں کے سبب جو آس پاس کھڑے ہیں میں نے یہہ کہا
تاکہ ایمان لاویں کہ تو نے مجھے بھیجا ہی (۴۳) اور یہہ کہکے بلند آواز سے
چِلایا کہ ای لعازر نکل آ (۴۴) اور وہ جو مر گیا تھا کفن سے ہاتھہ اور پانو
بندھے ہوئے باہر آیا اور اُسکا چہرہ گِرداگرد رومال سے لپیٹا ہوا تھا یسوع نے
اُنہیں کہا اُسے کھولو اور جانے دو * * (۴۵) پس یہودیوں میں سے بہتیرے جو
مریم کے پاس آئے تھے اور یسوع کے یے کام دیکھے اُسپر ایمان لائے (۴۶) پر
بعضے اُنمیں سے فریسیوں کے پاس گئے اور جو یسوع نے کیا تھا اُنسے کہا
(۴۷) سو سردار کاہنوں اور فریسیوں نے بڑی عدالت کو جمع کیا اور کہا
ہم کیا کریں کہ یہہ آدمی بہت معجزے دکھاتا ہی (۴۸) اگر ہم اُسے یونہیں
چھوڑیں تو سب اُسپر ایمان لاوینگے اور رومی آوینگے اور ہمارا ملک اور قوم
بھی لے لینگے (۴۹) اور قیافا نام اُنمیں سے ایک نے جو اُس سال سردار کاہن
تھا اُنہیں کہا تم کچھہ نہیں جانتے (۵۰) اور نہ سوچتے ہو کہ ہمارے لیئے
یہہ مفید ہی کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے اور ساری قوم ہلاک نہ ہووے
(۵۱) پر اُسنے یہہ اپنی طرف سے نہ کہا بلکہ اُس برس سردار کاہن ہوکے
پیشین‌گوئی کی کہ یسوع قوم کے واسطے مریگا (۵۲) اور نہ صرف قوم کے
واسطے بلکہ اِسواسطے بھی کہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو باہم جمع کرے *
(۵۳) سو وے اُسی روز سے آپس میں مشورت کرنے لگے کہ اُسکو قتل کریں
(۵۴) اُس وقت سے یسوع یہودیوں میں اَور بھی ظاہراً نہ پھرتا تھا بلکہ وہاں
سے جنگل کی نواح افرائیم نام ایک شہر میں گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھہ
وہاں گذران کرنے لگا * (۵۵) اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی اور
بہتیرے عید کے آگے دیہات سے یروشلیم کو گئے تاکہ اپنے تئیں پاک کریں
(۵۶) اور یسوع کی تلاش کی اور ہیکل میں کھڑے ہوکے ایک نے دوسرے سے
کہا تمھیں کیا گمان ہی کیا وہ عید میں نہ آئیگا (۵۷) اور سردار کاہنوں
اور فریسیوں نے بھی حکم دیا تھا کہ اگر کوئی جانتا ہو کہ وہ کہاں ہی تو
اِطلاع کرے تاکہ اُسے پکڑ لیں *

بارھواں باب

(۱) پس یسوع فسح سے چھہ روز آگے بیت‌عینا میں آیا جہاں لعازر تھا جو مُوا اور جسے اُسنے مُردوں میں سے اُٹھایا تھا (۲) وھاں اُنھوں نے اُسکے لیئے ضیافت کي اور مارتھا خدمت کرتي تھي پر لعازر اُنمیں سے ایک تھا جو اُسکے ساتھہ کھانے بیٹھے تھے (۳) تب مریم نے آدھہ سیر خالص اور بیش قیمت جٹاماسي کا عطر لیکر یسوع کے پانوں پر ملا اور اپنے بالوں سے اُسکے پانو پونچھے اور گھر عطر کي بو سے بھر گیا (۴) سو اُسکے شاگردوں میں سے ایک یعني شمعون کے بیٹے یہودا اِسکریوطي نے جو اُسے حوالے کیا چاھتا تھا کہا (۵) کیوں یہہ عطر تین سو دینار کو نہ بیچا اور غریبوں کو نہ دیا گیا (۶) اُسنے یہہ نہ اِسلیئے کہا کہ غریبوں کي فکر کرتا تھا بلکہ اِسلیئے کہ چور تھا اور تھیلي رکھتا اور جو کچھہ اُسمیں پڑتا تھا اُٹھا لیتا تھا (۷) سو یسوع نے کہا اُسے چھوڑ دے اُسنے یہہ میرے روز دفن کے لیئے رکھا ھی (۸) کیونکہ غریب ھمیشہ تمھارے ساتھہ ھیں پر میں ھمیشہ تمھارے ساتھہ نہیں * (۹) پس یہودیوں میں سے بہت لوگ جان گئے کہ وہ وھاں ھی اور آئے نہ صرف یسوع کے سبب بلکہ اِسلیئے بھي کہ لعازر کو دیکھیں جسے اُسنے مُردوں میں سے جِلایا تھا (۱۰) پر سردار کاھنوں نے مشورت کي کہ لعازر کو بھي مار ڈالیں (۱۱) کیونکہ اُسکے سبب بہت یہودي گئے اور یسوع پر ایمان لائے (۱۲) دوسرے دن بہت لوگوں نے جو عید میں آئے تھے یہہ سنکے کہ یسوع یروشلیم میں آتا ھی (۱۳) کھجور کي ڈالیاں لیں اور اُسکے اِستقبال کو نکلے اور پکارے ھوشعنا مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ھی اِسرائیل کا بادشاہ (۱۴) اور یسوع گدھي کا بچہ پاکر اُسپر سوار ھوا جیسا لکھا ھی (۱۵) کہ ای سیہون کي بیٹي مت ڈر دیکھہ تیرا بادشاہ گدھي کے بچے پر سوار آتا ھی (۱۶) پر اُسکے شاگرد پہلے یے باتیں نہ سمجھے لیکن جب یسوع اپنے جلال کو پہنچا تب اُنھوں نے یاد کیا کہ یے باتیں اُسکے حق میں لکھي تھیں اور یہہ کہ اُنھوں نے اُسي سے یہہ سلوک کیا (۱۷) پس

اُن لوگوں نے جو اُسکے ساتھہ تھے گواہي دي کہ اُسنے لعازر کو قبر میں سے
بُلایا اور اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا (۱۸) اِسي سبب سے لوگ اُسکے اِستقبال
کو نکلے کیونکہ اُنھوں نے سنا تھا کہ اُسنے یہہ معجزہ دکھلایا (۱۹) تب
فریسیوں نے آپس میں کہا تم دیکھتے ہو کہ تم سے کچھہ بن نہیں پڑتا دیکھو
کہ جہان اُسکا پیرو ہو چلا * (۲۰) اور اُنکے درمیان جو عید میں پرستش
کرنے آئے تھے بعضے یوناني تھے (۲۱) سو وے فیلپوس کے پاس جو بیت
صیداے گلیل کا تھا آئے اور اُس سے عرض کرکے بولے ای خداوند ہم یسوع
کو دیکھا چاھتے ھیں (۲۲) فیلپوس آیا اور اندریاس سے کہا اور پھر اندریاس
اور فیلپوس نے یسوع کو خبر دي (۲۳) اور یسوع نے اُنھیں جواب دیا
اور کہا وقت آیا کہ اِنسان کا بیٹا جلال پاوے (۲۴) میں تمھیں سچ سچ کہتا
ہوں جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گرکے نہ مر جاوے اکیلا رھتا ھی
پر اگر مرے تو بہت سا پھل لاتا ھی (۲۵) جو اپني جان کو عزیز رکھتا ھی
اُسے کھوئیگا اور وہ جو اِس دنیا میں اپني جان کا دشمن ھی اُسے حیات
ابدي کے لیئے محفوظ رکھیگا (۲۶) اگر کوئي میري خدمت بجا لاوے وہ میري
پیروي کرے اور جہاں میں ہوں میرا خادم بھي وھیں ہوگا اگر کوئي میري
خدمت کرتا ھی تو باپ اُسکي عزت کریگا * (۲۷) اب میري جان مضطرب
ھی اور میں کیا کہوں ای باپ مجھے اِس گھڑي سے بچا لیکن میں تو اِسي
گھڑي کے لیئے آیا ہوں (۲۸) ای باپ اپنے نام کو جلال دے تب آسمان
سے آواز آئي کہ میں نے جلال دیا ھی اور پھر جلال دونگا (۲۹) پس
لوگوں نے جو حاضر تھے یہہ سنکے کہا بادل گرجا اَوروں نے کہا کہ فرشتے
نے اُس سے باتیں کیں (۳۰) یسوع نے جواب دیا اور کہا یہہ آواز میرے
واسطے نہیں بلکہ تمھارے لیئے آئي (۳۱) اب اِس دنیا کي عدالت کي جاتي
ھی اب اِس دنیا کا سردار نکال دیا جائیگا (۳۲) اور میں اگر زمین سے
اُٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا (۳۳) اُسنے یہہ کہا پتا دینے کو
کہ وہ کس موت سے مریگا (۳۴) لوگوں نے اُسے جواب دیا ہم نے شریعت
سے سنا ھی کہ مسیح ابد تک رھیگا اور تو کیونکر کہتا ھی کہ اِنسان کے
بیٹے کا اُٹھایا جانا ضرور ھی یہہ اِنسان کا بیٹا کون ھی (۳۵) پس یسوع

نے اُنھیں کہا نور اَور تھوڑي دیر تمھارے ساتھہ ھی جب تک کہ نور تمھارے ساتھہ ھی چلو نہو کہ تاریکي تمھیں جا پکڑے اور وہ جو تاریکي میں چلتا ھی نہیں جانتا کہ کدھر جاتا ھی (۳۶) جب تک نور تمھارے ساتھہ ھی نور پر ایمان لاؤ تاکہ نور کے فرزند بنو * یسوع نے یے باتیں کہیں اور جاکے اپنے تئیں اُنسے چھپایا (۳۷) اور اگرچہ اُسنے اُنکے روبرو اِتنے معجزے دکھائے پر وے اُسپر ایمان نہ لائے (۳۸) تاکہ اشعیا نبي کا کلام جو اُسنے کہا پورا ھووے کہ ای خداوند ھمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خداوند کا بازو کس پر ظاھر ھوا ھی (۳۹) اِسلیئے وے ایمان نہ لا سکے کیونکہ اشعیا نے پھر کہا (۴۰) اُسنے اُنکي آنکھوں کو اندھا اور اُنکے دلوں کو سخت کیا ھی نہو کہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں اُنھیں چنگا کروں (۴۱) اشعیا نے یے باتیں کہیں جب اُسنے اُسکا جلال دیکھا اور اُسکي بابت باتیں کیں (۴۲) باوجود اُسکے سرداروں میں سے بھي بہتیرے اُسپر ایمان لائے پر فریسیوں کے سبب اُنھوں نے اِقرار نکیا مبادا عبادت‌خانے سے نکالے جائیں (۴۳) کیونکہ وے آدمیوں کي عزت کو خدا کي عزت سے زیادہ عزیز جانتے تھے * (۴۴) اور یسوع نے پکارکے کہا جو مجھہ پر ایمان لاتا ھی مجھہ پر نہیں بلکہ اُسپر جسنے مجھے بھیجا ھی ایمان لاتا ھی (۴۵) اور جو مجھے دیکھتا ھی میرے بھیجنیوالے کو دیکھتا ھی (۴۶) میں دنیا میں نور ھوکے آیا ھوں تاکہ جو کوئي مجھہ پر ایمان لاوے اندھیرے میں نرھے (۴۷) اور اگر کوئي میري باتیں سنے اور ایمان نہ لاوے تو میں اُسپر اِلزام نہیں کرتا کیونکہ اِسلیئے نہیں آیا ھوں کہ دنیا پر اِلزام کروں بلکہ اِسلیئے کہ دنیا کو بچاؤں (۴۸) جو مجھے حقیر جانتا اور میري باتوں کو قبول نہیں کرتا اُسکے لیئے اِلزام کرنیوالا ھی کلام جو میں نے کہا ھی وھي پچھلے دن اُسے ملزم ٹھہراویگا (۴۹) کیونکہ میں نے آپ سے نہیں کہا بلکہ باپ نے جسنے مجھے بھیجا ھی مجھکو حکم دیا کہ کیا بولوں اور کیا کہوں (۵۰) اور میں جانتا ھوں کہ اُسکا حکم حیات ابدي ھی پس جو کچھہ میں کہتا ھوں جس طرح باپ نے مجھے کہا اُسي طرح کہتا ھوں *

تیرھواں باب

(۱) عید فسح سے پہلے جب کہ یسوع نے جانا کہ میری گھڑی آ پہنچی ھی
کہ اِس دنیا سے باپ پاس جاؤں سو اپنوں کو جو دنیا میں تھے پیار کرکے
اُنھیں آخر تک پیار کرتا رھا * (۲) اور جب شام کا کھانا کھا رھے تھے اور
ابلیس نے شمعون کے بیٹے یہودا اِسکریوطی کے دل میں ڈالا تھا کہ اُسے حوالے
کرے (۳) تب یسوع یہہ جانکر کہ باپ نے سب کچھہ میرے ھاتھوں میں
کر دیا اور میں خدا کے پاس سے آیا اور خدا کے پاس جاتا ھوں (۴) کھانے
سے اُٹھا اور اپنے کپڑے اُتار رکھے اور رومال لیکر اپنی کمر میں باندھا
(۵) بعد اُسکے باسن میں پانی ڈھالا اور شاگردوں کے پانو دھونا اور رومال
سے جو کمر میں بندھا تھا پونچھنا شروع کیا (۶) اور شمعون پطرس کے
پاس آیا اور اُسنے اُسے کہا ای خداوند کیا تو میرے پانو دھوتا ھی
(۷) یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا جو میں کرتا ھوں تو اب نہیں
جانتا پر بعد اِسکے جانیگا (۸) پطرس نے اُسے کہا کہ تو میرے پانو
کبھی نہ دھونا یسوع نے اُسے جواب دیا اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو میرے
ساتھہ تیرا حصہ نہیں (۹) شمعون پطرس نے اُسے کہا ای خداوند صرف
میرے پانوں کو نہیں بلکہ میرے ھاتھوں اور سر کو بھی (۱۰) یسوع نے اُسے
کہا وہ جو دھویا گیا ھی سوا پانو دھونے کے محتاج نہیں بلکہ سراسر پاک
ھی اور تم پاک ھو لیکن سب نہیں (۱۱) کیونکہ وہ تو اپنے حوالے کرنیوالے
کو جانتا تھا اِسلیئے اُسنے کہا تم سب پاک نہیں ھو * (۱۲) پس جب
اُسنے اُنکے پانو دھوئے اور اپنے کپڑے پہنے تھے تو پھر بیٹھکر اُنھیں کہا کیا
تم جانتے ھو کہ میں نے تم سے کیا کیا (۱۳) تم مجھے اُستاد اور خداوند
کہا کرتے ھو اور تم خوب کہتے ھو کیونکہ میں ھوں (۱۴) پس جو مجھہ
خداوند اور اُستاد نے تمھارے پانو دھوئے تو تمھیں بھی لازم ھی کہ ایک
دوسرے کے پانو دھوؤ (۱۵) کیونکہ میں نے تمھیں نمونہ دیا تاکہ جیسا
میں نے تم سے کیا تم بھی کرو (۱۶) میں تمھیں سچ سچ کہتا ھوں کہ نوکر

اپنے خاوند سے بڑا نہیں اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنیوالے سے بڑا ہی (۱۷) اگر یے باتیں جانتے اور اُنپر عمل کرتے ہو تو مبارک ہو (۱۸) میں تم سب کی بابت نہیں کہتا میں جانتا ہوں جنھیں میں نے چُنا ہی لیکن (یہہ ہوا) تاکہ وہ نوشتہ پورا ہووے کہ اُسنے جو میرے ساتھہ روٹی کھانا ہی مجھہ پر لات اُٹھائی ہی (۱۹) اب میں تم سے اُسکے ہونے سے پہلے کہتا ہوں تاکہ جب واقع ہو جاوے تم ایمان لاؤ کہ میں ہی ہوں (۲۰) میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں وہ جو اُسکو جسے میں بھیجتا ہوں قبول کرتا ہی مجھے قبول کرتا ہی اور جو مجھے قبول کرتا ہی اُسے جسنے مجھے بھیجا ہی قبول کرتا ہی * (۲۱) یسوع یہہ کہکے روح میں مضطرب ہوا اور گواہی دیکے بولا میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے مجھے حوالے کریگا (۲۲) پس شاگرد شبہہ میں ہوکے کہ وہ کسکی بابت بولتا ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے (۲۳) اور اُسکے شاگردوں میں سے ایک جسے یسوع پیار کرتا تھا یسوع کی چھاتی پر تکیہ کیئے بیٹھا تھا (۲۴) سو شمعون پطرس نے اُسے اِشارہ کیا کہ دریافت کرے کہ جسکی بابت اُسنے کہی وہ کون ہی (۲۵) تب اُسنے یسوع کے سینے پر گرکے اُسے کہا ای خداوند وہ کون ہی (۲۶) یسوع نے جواب دیا جسے میں نوالہ تر کرکے دے دونگا وہی ہی اور اُسنے نوالہ تر کرکے شمعون کے بیٹے یہودا اِسکریوطی کو دیا (۲۷) اور بعد اُس نوالے کے شیطان اُسمیں سمایا سو یسوع نے اُسے کہا جو تو کرتا ہی جلد کر (۲۸) پر اُنمیں سے جو کھانے بیٹھے تھے کسی نے نہ جانا کہ یہہ اُسے کسلیئے کہا (۲۹) کیونکہ بعضوں نے گمان کیا کہ اِسلیئے کہ یہودا کے پاس تھیلی تھی یسوع اُسے کہتا ہی کہ جو کچھہ ہمکو عید کے لیئے درکار ہی مول لے یا یہہ کہ محتاجوں کو کچھہ دیوے (۳۰) پس وہ نوالہ لیکے فی‌الفور نکلا اور رات تھی * (۳۱) جب وہ چلا گیا یسوع نے کہا اب اِنسان کے بیٹے نے جلال پایا اور خدا نے اُس سے جلال پایا (۳۲) اگر خدا اُس سے جلال پاتا ہی تو خدا اُسکو بھی آپ سے جلال دیگا اور اُسے فی‌الفور جلال دیگا (۳۳) ای بچو میں تھوڑی دیر اَور تمھارے ساتھہ ہوں تم مجھے ڈھونڈھوگے اور جیسا کہ میں نے یہودیوں کو کہا کہ جہاں میں جاتا ہوں

تم نہیں آ سکتے ویسا اب تمھیں بھي کہتا ہوں (۳۴) تمھیں نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت کرو تاکہ جیسے میں نے تم سے محبت کي تم بھي ایک دوسرے سے محبت کرو (۳۵) اِس سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر آپس میں محبت رکھو * (۳۶) شمعون پطرس نے اُسے کہا ای خداوند تو کہاں جاتا ھی یسوع نے اُسے جواب دیا کہ جہاں میں جاتا ہوں تو اب میرے پیچھے ہو نہیں لے سکتا پر آگے کو میرے پیچھے ہو لیگا (۳۷) پطرس نے اُسے کہا ای خداوند کیوں میں تیرے پیچھے اب ہو نہیں لے سکتا تیرے لیئے اپني جان دونگا (۳۸) یسوع نے اُسے جواب دیا کیا اپني جان تو میرے لیئے دیگا میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین بار میرا اِنکار نکرے *

چودھواں باب

(۱) تمھارا دل نہ گھبراوے تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھہ پر بھي ایمان لاؤ (۲) میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ھیں نہیں تو میں یہہ تمھیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمھارے لیئے جگہہ طیار کروں (۳) اور جب میں نے جاکے تمھارے لیئے جگہہ طیار کي ھی تو پھر آؤنگا اور تمھیں اپنے ساتھہ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھي ہوؤ (۴) اور جہاں میں جاتا ہوں تم جانتے ہو اور راہ بھي جانتے ہو (۵) تھوما نے اُسے کہا ای خداوند ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جاتا ھی اور کیونکر راہ جان سکیں (۶) یسوع نے اُسے کہا راہ اور سچائي اور زندگي میں ہوں کوئي بغیر میرے وسیلے کے باپ پاس نہیں آ سکتا ھی (۷) اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھي جانتے اور اب اُسے جانتے ہو اور اُسے دیکھا ھی (۸) فیلپوس نے اُسے کہا ای خداوند باپ کو ھمیں دکھلا تو ھمیں بس ھی (۹) یسوع نے اُسے کہا ای فیلپوس میں اِتني مدت سے تمھارے ساتھہ ہوں اور تو نے مجھے نہیں جانا جسنے مجھے دیکھا ھی باپ کو دیکھا ھی سو تو کیونکر کہتا ھی کہ باپ کو ھمیں دکھلا (۱۰) کیا تو یقین نہیں لاتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ

مجھہ میں ھی یے باتیں جو میں تمھیں کہتا ھوں آپ سے نہیں کہتا بلکہ باپ جو مجھہ میں رھتا ھی وھي یے کام کرتا ھی (۱۱) میري بات یقین کرو کہ میں باپ میں ھوں اور باپ مجھہ میں ھی نہیں تو اُن کاموں کے سبب مجھہ پر ایمان لاؤ (۱۲) میں تمھیں سچ سچ کہتا ھوں کہ جو مجھہ پر ایمان لاتا ھی یے کام جو میں کرتا ھوں وہ بھي کریگا اور اُنسے بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ھوں (۱۳) اور جو کچھہ میرے نام سے مانگوگے وھي کرونگا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پاوے (۱۴) اگر میرے نام سے کچھہ مانگوگے تو میں کرونگا (۱۵) اگر تم مجھے پیار کرتے ھو تو میرے حکموں کو حفظ کرو (۱۶) اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھیں دوسرا تسلي دینیوالا دیگا کہ تمھارے ساتھہ ابد تک رھے (۱۷) یعني سچائي کي روح جسے دنیا نہیں پا سکتي کیونکہ اُسے نہیں دیکھتي اور نہ اُسے جانتي ھی لیکن تم اُسے جانتے ھو کیونکہ وہ تمھارے ساتھہ رھتي ھی اور تم میں ھوویگي (۱۸) میں تمھیں یتیم نہ چھوڑونگا تمھارے پاس آؤنگا (۱۹) تھوڑي دیر باقي ھی کہ دنیا مجھے اَور نہ دیکھیگي پر تم مجھے دیکھتے ھو کیونکہ میں جیتا ھوں اور تم بھي جیؤگے (۲۰) اُس دن جانوگے کہ میں باپ میں اور تم مجھہ میں اور میں تم میں ھوں (۲۱) جو میرے حکموں کو رکھتا اور اُنھیں حفظ کرتا ھی وھي ھی جو مجھہ سے محبت رکھتا ھی اور جو مجھے پیار کرتا ھی میرے باپ کا پیارا ھوگا اور میں اُس سے محبت رکھونگا اور اپنے تئیں اُسپر ظاھر کرونگا * (۲۲) یہودا نے (نہ اِسکریوطي) اُسے کہا ای خداوند یہہ کیا ھی کہ تو آپ کو ھم پر ظاھر کیا چاھتا ھی اور دنیا پر نہیں (۲۳) یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا اگر کوئي مجھے پیار کرتا ھی وہ میرے کلام کو حفظ کریگا اور میرا باپ اُسے پیار کریگا اور ھم اُس پاس آوینگے اور اُسکے ساتھہ سکونت کرینگے (۲۴) جو مجھے پیار نہیں کرتا میري باتوں کو حفظ نہیں کرتا ھی اور یہہ کلام جو تم سنتے ھو میرا نہیں بلکہ باپ کا ھی جسنے مجھے بھیجا ھی (۲۵) میں نے یے باتیں تمھارے ساتھہ ھوتے ھوئے تم سے کہیں (۲۶) لیکن تسلي دینیوالا یعني روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وھي تمھیں سب کچھہ سکھلائیگي اور جو کچھہ میں نے تمھیں کہا

هی تمهیں یاد دلاویگي (۲۷) صلح تمهیں دیئے جاتا هوں اپني صلح تمهیں دیتا هوں نه جس طرح دنیا دیتي هی میں تمهیں دیتا هوں تمهارا دل نه گهبراے اور نه ڈرے (۲۸) تم سن چکے هو که میں نے تمکو کہا که جاتا هوں اور تمهارے پاس پهر آتا هوں اگر تم مجهے پیار کرتے تو میرے اِس کہنے سے که میں باپ پاس جاتا هوں خوش هوتے کیونکه میرا باپ مجهه سے بڑا هی (۲۹) اور اب میں نے تمهیں اُسکے واقع هونے سے پیشتر کہا هی تاکه جب هو جاوے تم ایمان لاؤ (۳۰) آگے کو تم سے بہت باتیں نه کرونگا کیونکه اِس دنیا کا سردار آتا هی اور مجهه میں اُسکي کوئي چیز نهیں (۳۱) لیکن اِسلیئے که دنیا جانے که میں باپ سے محبت رکهتا اور جس طرح باپ نے مجهے حکم دیا ویسا هي کرتا هوں اُٹهو یهاں سے چلیں *

پندرهواں باب

(۱) میں سچا درخت انگور هوں اور میرا باپ باغبان هی (۲) هر ڈالي جو مجهه میں پهل نهیں لاتي وه اُسے توڑ ڈالتا هی اور هر ایک جو پهل لاتي اُسے صاف کرتا هی تاکه زیادہ پهل لاوے (۳) اب تم کلام کے سبب جو میں نے تمهیں کہا پاک هو (۴) مجهه میں قائم رهو اور میں تم میں جس طرح ڈالي اگر درخت میں نه رهے آپ سے پهل نهیں لا سکتي اُسي طرح تم بهي نهیں مگر جب که مجهه میں قائم رهو (۵) انگور کا درخت میں هوں تم ڈالیاں هو جو مجهه میں قائم رهتا هی اور میں اُسمیں وهي بہت پهل لاتا هی کیونکه مجهه سے جدا تم کچهه نهیں کر سکتے (۶) اگر کوئي مجهه میں قائم نه رهے وه ڈالي کي طرح پهینکا جاتا اور سوکهه جاتا هی اور لوگ اُنهیں بٹورتے اور آگ میں جهونکتے هیں اور وے جل جاتي هیں (۷) اگر تم مجهه میں قائم رهو اور میري باتیں تم میں قائم رهیں تو جو چاهوگے مانگوگے اور تمهارے لیئے هوگا (۸) میرے باپ کا جلال اِس سے هی که تم بہت پهل لاؤ سو تم میرے شاگرد هوگے (۹) جیسا باپ نے مجهے پیار کیا ویسا هي میں نے تمهیں پیار کیا میري محبت میں قائم

رهو (۱۰) اگر تم میرے حکموں کو حفظ کرو تو میري محبت میں قائم
هوگے جیسا که میں نے اپنے باپ کے حکم حفظ کیئے اور اُسکي محبت
میں قائم هوں * (۱۱) میں نے یے باتیں تمهیں کهیں تاکه میري خوشي
تم میں بني رهے اور تمهاري خوشي کامل هو (۱۲) میرا حکم یهه هی که
ایک دوسرے کو پیار کرو جیسا که میں نے تمهیں پیار کیا هی (۱۳) کوئي
اِس سے زیادہ محبت نهیں کرتا که اپني جان اپنے دوستوں کے لیئے دیوے
(۱۴) جو کچهه که میں نے تمهیں فرمایا اگر تم کرو تو میرے دوست هو
(۱۵) آگے تمهیں خادم نه کهونگا کیونکه خادم نهیں جانتا که اُسکا خاوند کیا کرتا
هی پر میں نے تمهیں دوست کها هی اِسلیئے که سب کچهه جو میں نے
اپنے باپ سے سنا هی تمهیں بتلایا (۱۶) تم نے مجهے نهیں چُنا بلکه میں
نے تمهیں چُن لیا اور مقرر کیا هی تاکه تم جاؤ اور پهل لاؤ اور تمهارا پهل
باقي رهے تاکه جو کچهه میرے نام پر باپ سے مانگو وه تمهیں دیوے
(۱۷) یهه حکم تمکو دیتا هوں که ایک دوسرے کو پیار کرو * (۱۸) اگر دنیا
تم سے عداوت کرتي هی تو تم جانتے هو که اُسنے تم سے آگے مجهه سے عداوت
کي (۱۹) اگر تم دنیا کے هوتے تو دنیا اپنوں کو پیار کرتي پر اِسلیئے که تم
دنیا کے نهیں هو بلکه میں نے تمهیں دنیا سے چُن لیا هی اِسواسطے دنیا
تم سے عداوت رکهتي هی (۲۰) اُس بات کو جو میں نے تمهیں کهي یاد کرو
که نوکر اپنے خاوند سے بڑا نهیں جو اُنهوں نے مجهے ستایا تو تمهیں بهي
ستاوینگے اگر میرا کلام مانا تو تمهارا بهي مانینگے (۲۱) لیکن یهه سب کچهه
میرے نام کے سبب تم سے کرینگے کیونکه وے میرے بهیجنیوالے کو نهیں
جانتے (۲۲) اگر میں نه آیا هوتا اور اُنهیں نه کهتا تو اُنکا گناه نهوتا لیکن
اب اُن پاس اُنکے گناه کا عذر نهیں (۲۳) جو مجهه سے عداوت کرتا هی
میرے باپ سے بهي عداوت کرتا هی (۲۴) اگر میں نے اُنکے بیچ میں یے
کام جو کسي دوسرے نے نهیں کیئے نه کیئے هوتے تو اُنکا گناه نهوتا پر اب
تو اُنهوں نے دیکها تسپر بهي مجهه سے اور میرے باپ سے عداوت کي (۲۵) لیکن
(یهه هوا) تاکه وه کلام جو اُنکي شریعت میں لکها هی که اُنهوں نے مجهه سے
بے سبب عداوت کي پورا هو (۲۶) پر جب تسلي دینیوالا جسے میں تمهارے

لیئے باپ کي طرف سے بھیجونگا یعني سچائي کي روح جو باپ سے نکلتي ھی آوے تو وہ مجھہ پر گواھي دیگا (۲۷) اور تم بھي گواھي دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھہ ھو*

سولھواں باب

(۱) یے باتیں میں نے تمھیں کہیں تاکہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ (۲) وے تمکو عبادت‌خانے سے نکال دینگے بلکہ وہ گھڑي آتي ھی کہ جو کوئي تمھیں قتل کرتا ھی گمان کریگا کہ خدا کي بندگي بجا لاتا ھوں (۳) اور تم سے اِسلیئے ایسے سلوک کرینگے کہ اُنھوں نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجھے (۴) لیکن میں نے یے باتیں تمکو کہیں تاکہ جب وہ گھڑي آوے تو تم یاد کرو کہ میں نے تمھیں کہا اور میں نے شروع میں یے باتیں تمھیں نہ کہیں کیونکہ میں تمھارے ساتھہ تھا (۵) پر اب اُس پاس جسنے مجھے بھیجا ھی جاتا ھوں اور تم میں سے کوئي مجھہ سے نہیں پوچھتا کہ تو کہاں جاتا ھی (۶) بلکہ اِسلیئے کہ میں نے یے باتیں تمھیں کہیں تمھارا دل غم سے بھر گیا (۷) لیکن میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ میرا جانا تمھارے لیئے فائدہ‌مند ھی کیونکہ جو میں نہ جاؤں تو تسلي دینیوالا تمھارے پاس نہ آویگا پر اگر جاؤں تو اُسے تمھارے پاس بھیج دونگا (۸) اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستي سے اور عدالت سے ملزم ٹھہرائیگا (۹) گناہ سے اِسلیئے کہ وے مجھہ پر ایمان نہ لائے (۱۰) راستي سے اِسلیئے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ھوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے (۱۱) عدالت سے اِسلیئے کہ اِس دنیا کے سردار پر حکم کیا گیا ھی (۱۲) میري اَور بہت سي باتیں ھیں کہ تم سے کہوں پر اب تم اُنکي برداشت نہیں کر سکتے ھو (۱۳) لیکن جب وہ یعني سچائي کي روح آوے تو تمھیں ساري سچائي کي راہ بتاویگي کیونکہ وہ اپني نہ کہیگي بلکہ جو کچھہ سنیگي سو کہیگي اور تمھیں آیندہ کي خبریں دیگي (۱۴) وہ میرا جلال ظاھر کریگي کیونکہ میري چیزوں سے لیگي اور تمھیں بتاویگي (۱۵) سب کچھہ جو باپ کا ھی میرا ھی اِسلیئے میں نے کہا کہ وہ میري چیزوں سے لیگي اور تمھیں بتاویگي (۱۶) تھوڑي دیر اور مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑي

دیر اور مجھے دیکھوگے کیونکہ باپ کے پاس جاتا ہوں * (۱۷) پس اُسکے بعضے شاگردوں نے ایک دوسرے کو کہا یہہ کیا ہی جو وہ ہمیں کہتا ہی کہ تھوڑي دیر اور مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑي دیر اور مجھے دیکھوگے اور یہہ کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں (۱۸) سو اُنھوں نے کہا کہ یہہ تھوڑي دیر جو وہ کہتا ہی کیا ہی ہم نہیں جانتے کہ کیا کہتا ہی (۱۹) پس یسوع نے جانا کہ مجھہ سے سوال کیا چاہتے ہیں اور اُنھیں کہا تم اِسکي بابت پوچھہ پاچھہ کرتے ہو جو میں نے کہا کہ تھوڑي دیر اور مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑي دیر اور مجھے دیکھوگے (۲۰) میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم روؤگے اور نالہ کروگے پر دنیا خوش ہوگي تم غمگین ہوگے لیکن تمھارا غم خوشي سے بدل جائیگا (۲۱) عورت جب جننے لگتي ہی غمگین ہوتي ہی کیونکہ اُسکي گھڑي آ پہنچي پر جب لڑکا جن چُکي تو اُس خوشي کے سبب کہ ایک آدمي دنیا میں پیدا ہوا درد کو پھر یاد نہیں کرتي (۲۲) پس تمکو بھي اب غم ہی پر میں تمھیں پھر دیکھونگا اور تمھارا دل خوش ہوگا اور تمھاري خوشي کوئي تم سے نہ چھین لیگا (۲۳) اور تم اُس دن مجھہ سے کچھہ سوال نہ کروگے میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھہ تم میرا نام لیکے باپ سے مانگوگے وہ تمکو دیگا (۲۴) اب تک تم نے میرے نام سے کچھہ نہیں مانگا مانگو کہ تم پاؤگے تاکہ تمھاري خوشي کامل ہو * (۲۵) میں نے یے باتیں تمثیلوں میں تمھیں کہیں پر وہ گھڑي آتي ہی کہ تمھیں تمثیلوں میں پھر نہ کہونگا بلکہ صاف صاف باپ کي خبر تمھیں دونگا (۲۶) اُس دن میرے نام سے مانگوگے اور میں تمھیں نہیں کہتا کہ باپ سے تمھارے لیئے درخواست کرونگا (۲۷) کیونکہ باپ تو آپ ہي تمھیں پیار کرتا ہی اِسلیئے کہ تم نے مجھے پیار کیا اور یقین لائے کہ میں خدا سے نکلا ہوں (۲۸) میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا سے رخصت ہوتا اور باپ پاس جاتا ہوں * (۲۹) اُسکے شاگردوں نے اُسے کہا دیکھہ اب تو صاف کہتا اور تمثیل میں نہیں بولتا ہی (۳۰) اب ہم جانتے ہیں کہ تو سب کچھہ جانتا ہی اور محتاج نہیں کہ کوئي تجھہ سے سوال کرے اِس سے ہمکو یقین ہوا کہ تو خدا سے نکلا ہی (۳۱) یسوع

نے اُنھیں جواب دیا کیا یہہ اب تمھیں یقین ہوا ہی (۳۲) دیکھو گھڑي آتي بلکہ آ چکي ہی کہ تم میں ہر ایک پراگندہ ہوکے اپني راہ لیگا اور مجھے اکیلا چھوڑ دوگے تو بھي اکیلا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھہ ہی (۳۳) یے باتیں میں نے تمھیں کہیں تاکہ مجھہ میں صلح پاؤ دنیا میں مصیبت اُٹھاؤگے لیکن خاطر جمع رکھو کہ میں دنیا پر غالب آیا ہوں *

سترھواں باب

(۱) یسوع نے یے باتیں کہیں اور اپني آنکھیں آسمان کي طرف اُٹھائیں اور کہا ای باپ گھڑي آ پہنچي ہی اپنے بیٹے کو جلال دے تاکہ تیرا بیٹا بھي تجھے جلال دیوے (۲) چنانچہ تو نے اُسے سب جسم پر اِختیار دیا ہی تاکہ سب کو جنھیں تو نے اُسے بخشا ہی حیات ابدي دیوے (۳) پر حیات ابدي یہہ ہی کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانیں (۴) میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا ہی وہ کام جو تو نے مجھے کرنے کو دیا ہی انجام کو پہنچایا ہی (۵) اور اب ای باپ تو مجھے اپنے ساتھہ اُس جلال سے جو میں دنیا کي پیدایش سے آگے تیرے ساتھہ رکھتا تھا جلال دے (۶) میں نے تیرا نام اُن آدمیوں پر جنھیں تو نے دنیا میں سے مجھے دیا ہی ظاہر کیا وے تیرے تھے اور تو نے اُنھیں مجھے دیا ہی اور اُنھوں نے تیرا کلام حفظ کیا ہی (۷) اب جانتے ہیں کہ سب کچھہ جو تو نے مجھے دیا ہی تیري طرف سے ہی (۸) کیونکہ جو باتیں تو نے مجھے دیں میں نے اُنھیں دي ہیں اور اُنھوں نے قبول کیا اور یقین جانا کہ میں تجھہ سے نکلا ہوں اور ایمان لائے کہ تو نے مجھے بھیجا ہی (۹) میں اُنکے لیئے منت کرتا ہوں دنیا کے لیئے منت نہیں کرتا ہوں بلکہ اُنکے لیئے جنھیں تو نے مجھے دیا ہی کیونکہ وے تیرے ہیں (۱۰) اور سب میرے تیرے ہیں اور تیرے میرے اور میں اُنمیں جلال پاتا ہوں (۱۱) اور میں آگے دنیا میں نہوؤنگا پر یے دنیا میں ہیں اور میں تجھہ پاس آتا ہوں ای قدوس باپ اپنے ہي نام سے اُنھیں جنھیں تو نے مجھے دیا ہی محفوظ رکھہ تاکہ ہماري طرح ایک ہو جاویں (۱۲) جب تک کہ میں اُنکے ساتھہ دنیا میں

تھا تب تک میں نے تیرے نام میں اُنکی حفاظت کی جنھیں تو نے مجھے دیا ھی اُنکی میں نے نگہباني کي اور کوئي اُنمیں سے ھلاک نہوا مگر ھلاکت کا فرزند تاکہ نوشتہ پورا ھووے (۱۳) پر اب میں تیرے پاس آتا ھوں اور یے باتیں دنیا میں کہتا ھوں تاکہ میري خوشي اُنمیں کامل ھو رھے (۱۴) میں نے تیرا کلام اُنھیں دیا ھی اور دنیا نے اُنسے عداوت رکھي اِسلیئے کہ دنیا کے نہیں ھیں جیسا میں دنیا کا نہیں ھوں (۱۵) میں یہہ منت نہیں کرتا کہ تو اُنھیں دنیا میں سے اُٹھا لے بلکہ یہہ کہ تو اُنھیں بُرائي سے بچاوے (۱۶) وے دنیا کے نہیں ھیں جیسا میں دنیا کا نہیں ھوں (۱۷) اُنھیں اپني سچائي سے پاک کر تیرا کلام سچائي ھی (۱۸) جس طرح تو نے مجھے دنیا میں بھیجا ھی میں نے بھي اُنھیں دنیا میں بھیجا ھی (۱۹) اور اُنکے واسطے میں اپني تقدیس کرتا ھوں تاکہ وے بھي سچائي سے مقدس ھوویں (۲۰) میں صرف اُنھیں کے لیئے نہیں بلکہ اُنکے واسطے بھي جو اُنکے کلام سے مجھہ پر ایمان لاوینگے منت کرتا ھوں (۲۱) تاکہ سب ایک ھوویں جیسا کہ تو ای باپ مجھہ میں اور میں تجھہ میں تاکہ وے بھي ھم میں ایک ھوویں تاکہ دنیا یقین لاوے کہ تو نے مجھے بھیجا ھی (۲۲) اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ھی میں نے اُنھیں دیا ھی تاکہ وے ایک ھوویں جیسے ھم ایک ھیں (۲۳) میں اُنمیں اور تو مجھہ میں تاکہ وے ایک ھوکے کامل ھوویں اور دنیا جانے کہ تو نے مجھے بھیجا اور اُنھیں پیار کیا ھی جس طرح کہ مجھے پیار کیا ھی (۲۴) ای باپ میں چاھتا ھوں کہ وے جنھیں تو نے مجھے دیا ھی جہاں میں ھوں میرے ساتھہ ھوویں تاکہ وے میرا جلال جو تو نے مجھے دیا ھی دیکھیں کیونکہ تو نے مجھے دنیا کي پیدایش سے آگے پیار کیا ھی (۲۵) ای عادل باپ دنیا نے تجھے نہیں جانا پر میں نے تجھے جانا ھی اور اِنھوں نے جانا ھی کہ تو نے مجھے بھیجا ھی (۲۶) اور میں نے تیرا نام اُنپر ظاھر کیا ھی اور ظاھر کرونگا تاکہ جس پیار سے تو نے مجھے پیار کیا ھی وہ اُنمیں ھو اور میں اُنمیں ھوں *

اٹھارھواں باب

(۱) یسوع یہہ کہکے اپنے شاگردوں کے ساتھہ کدرون کے نالے کے پار گیا وھاں ایک باغچہ تھا جس میں وہ اور اُسکے شاگرد داخل ہوئے (۲) اور یہودا اُسکا حوالے کرنیوالا بھي وہ جگہہ جانتا تھا کیونکہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھہ وھاں جمع ہوتا تھا (۳) پس یہودا سپاھیوں کا غول اور سردار کاھنوں اور فریسیوں سے پیادے لیکے قندیلوں اور مشعلوں اور ھتھیاروں کے ساتھہ وھاں آیا (۴) پس یسوع سب کچھہ جو اُسپر ھونیوالا تھا جانکے آگے بڑھا اور اُنھیں کہنے لگا کسے ڈھونڈھتے ھو (۵) اُنھوں نے اُسے جواب دیا یسوع ناصري کو یسوع نے اُنھیں کہا میں ھوں اور یہودا اُسکا حوالے کرنیوالا بھي اُنکے ساتھہ کھڑا تھا (۶) سو جونہیں اُسنے اُنھیں کہا کہ میں ھوں وے پیچھے ھٹے اور زمین پر گر پڑے (۷) تب اُسنے اُنسے پھر پوچھا کہ کسے ڈھونڈھتے ھو وے بولے یسوع ناصري کو (۸) یسوع نے جواب دیا میں نے تمھیں کہا ھی کہ میں ھوں پس اگر تم مجھے ڈھونڈھتے ھو تو اِنھیں جانے دو (۹) (یہہ اِسلیئے ھوا) تاکہ وہ بات جو اُسنے کہي پوري ھو کہ جنھیں تو نے مجھے دیا ھی میں نے اُنمیں سے کسي کو نہ کھویا * (۱۰) تب شمعون پطرس نے تلوار جو اُس پاس تھي کھینچي اور سردار کاھن کے نوکر پر چلائي اور اُسکا دھنا کان اُڑا دیا اور اُس نوکر کا نام ملکوس تھا (۱۱) تب یسوع نے پطرس کو کہا اپني تلوار میان میں کر کیا وہ پیالہ جو باپ نے مجھکو دیا نہ پیؤں * (۱۲) پس سپاھي اور صوبہدار اور یہودیوں کے پیادوں نے مِلکے یسوع کو پکڑا اور باندھا (۱۳) اور پہلے اُسے حنّا کے پاس لے گئے کیونکہ وہ قیافا کا جو اُس برس سردار کاھن تھا سُسرا تھا (۱۴) یہہ وھي قیافا تھا جسنے یہودیوں کو صلاح دي کہ قوم کے بدلے ایک آدمي کا ھلاک ھونا مفید ھی * (۱۵) اور شمعون پطرس اور دوسرا شاگرد یسوع کے پیچھے ھو لیا وہ شاگرد سردار کاھن کا جان پہچان تھا اور یسوع کے ساتھہ سردار کاھن کے دیوان‌خانے میں گیا (۱۶) پر پطرس دروازے پر باھر کھڑا رھا سو دوسرا شاگرد جو سردار کاھن کا جان پہچان تھا باھر نکلا اور دربان سے بولکے پطرس

کو اندر لایا (۱۷) تب اُس لونڈي نے جو دربان تھي پطرس کو کہا کیا تو بھي اِس آدمي کے شاگردوں میں سے نہیں ھی وہ بولا میں نہیں ھوں (۱۸) اور نوکر اور پیادے جاڑے کے سبب کوئلوں کي آگ سلگاکر کھڑے ھوئے تاپتے تھے اور پطرس اُنکے ساتھہ کھڑا تاپ رھا تھا * (۱۹) پس سردار کاھن نے یسوع سے اُسکے شاگردوں اور اُسکي تعلیم کي بابت سوال کیا * (۲۰) یسوع نے اُسے جواب دیا کہ میں نے ظاھراً عالم سے باتیں کیں میں نے ھمیشہ عبادت‌خانے اور ھیکل میں جہاں سب یہودي جمع ھوتے ھیں تعلیم دي اور پوشیدہ کچھہ نہیں کہا (۲۱) تو مجھہ سے کیوں پوچھتا ھی اُنسے پوچھہ جنھوں نے سنا ھی کہ میں نے اُنھیں کیا کہا دیکھہ وے جانتے ھیں جو میں نے کہا (۲۲) جب اُسنے یہہ کہا پیادوں میں سے ایک نے جو پاس کھڑا تھا یسوع کے طمانچہ مارا اور کہا کیا تو سردار کاھن کو یوں جواب دیتا ھی (۲۳) یسوع نے اُسے جواب دیا اگر میں نے بُرا کہا تو بُرائي کي گواھي دے پر اگر اچھا کہا تو مجھے کیوں مارتا ھی (۲۴) اور حنّا نے اُسے بندھا ھوا قیافا سردار کاھن کے پاس بھیجا * (۲۵) اور شمعون پطرس کھڑا تاپ رھا تھا سو اُنھوں نے اُسے کہا کیا تو بھي اُسکے شاگردوں میں سے نہیں ھی اُسنے اِنکار کیا اور کہا میں نہیں ھوں (۲۶) سردار کاھن کے نوکروں میں سے ایک نے جو اُس شخص کا جسکا کان پطرس نے اُڑا دیا رشتہ‌دار تھا کہا کیا میں نے تجھے اُسکے ساتھہ باغچہ میں نہیں دیکھا (۲۷) تب پطرس نے پھر اِنکار کیا اور وونہیں مرغ نے بانگ دي * (۲۸) تب یسوع کو قیافا پاس سے حاکم کي بارگاہ میں لے گئے اور صبح تھي اور وے آپ بارگاہ میں نہیں گئے تاکہ ناپاک نہوویں بلکہ فسح کھاویں (۲۹) سو پیلاطوس اُن پاس نکل آیا اور کہا تم اِس آدمي پر کیا نالش کرتے ھو (۳۰) اُنھوں نے جواب دیا اور اُسے کہا اگر یہہ بدکار نہوتا تو ھم اُسے تیرے حوالے نہ کرتے (۳۱) پیلاطوس نے اُنھیں کہا تم اُسے لے جاؤ اور اپني شریعت کے مطابق اُسکي عدالت کرو پس یہودیوں نے اُسے کہا ھمیں کسي کو قتل کرنا روا نہیں (۳۲) (یہہ اِسلیئے ھوا) تاکہ یسوع کي بات جو اُسنے اپني موت کي طرح بتانے کو کہي تھي پوري ھووے * (۳۳) سو پیلاطوس پھر بارگاہ میں داخل ھوا اور یسوع کو بُلایا اور اُسے

کہا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ھی (۳۴) یسوع نے اُسے جواب دیا کیا تو یہہ آپ سے کہتا یا اَوروں نے میرے حق میں تجھہ سے کہا ھی (۳۵) پیلاطوس نے جواب دیا کیا میں یہودي ھوں تیري ھي قوم نے اور سردار کاھنوں نے تجھکو میرے حوالے کیا تو نے کیا کیا ھی (۳۶) یسوع نے جواب دیا کہ میري بادشاھت اِس دنیا کي نہیں اگر میري بادشاھت اِس دنیا کي ھوتي تو میرے نوکر لڑائي کرتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا پر اب میري بادشاھت یہاں کي نہیں ھی (۳۷) تب پیلاطوس نے اُسے کہا پس کیا تو بادشاہ ھی یسوع نے جواب دیا کہ تو ھي کہتا ھی کیونکہ میں بادشاہ ھوں میں اِسلیئے پیدا ھوا اور اِسواسطے دنیا میں آیا ھوں کہ سچائي پر گواھي دوں جو کوئي سچائي سے ھی میري آواز سنتا ھی (۳۸) پیلاطوس نے اُسے کہا سچائي کیا ھی اور یہہ کہکے پھر یہودیوں کے پاس باھر گیا اور اُنھیں کہا میں اُسکا کچھہ قصور نہیں پاتا (۳۹) پر تمھارا دستور ھی کہ میں فسح میں تمھارے لیئے ایک کو چھوڑ دوں پس کیا تم چاھتے ھو کہ تمھارے لیئے یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں (۴۰) تب سب پھر چلائے اور بولے اِسکو نہیں بلکہ براباس کو پر براباس ڈاکو تھا *

اُنیسواں باب

(۱) تب پیلاطوس نے یسوع کو پکڑکے کوڑے مارے (۲) اور سپاھیوں نے کانٹوں سے تاج گوندھکے اُسکے سر پر رکھا اور اُسے ارغواني پوشاک پہنائي اور کہا (۳) ای یہودیوں کے بادشاہ سلام اور اُنھوں نے اُسکے طمانچے مارے (۴) تب پیلاطوس پھر باھر گیا اور اُنھیں کہا دیکھو میں اُسے تمھارے پاس باھر لے آیا ھوں تاکہ تم جانو کہ میں اُسکا کچھہ قصور نہیں پاتا (۵) سو یسوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغواني پوشاک پہنے باھر آیا اور (پیلاطوس نے) اُنھیں کہا دیکھو اِس آدمي کو (۶) پس جب سردار کاھنوں اور پیادوں نے اُسے دیکھا تو یوں کہکے چلائے کہ اُسے صلیب دے صلیب دے پیلاطوس نے اُنھیں کہا تم ھي اُسے لے جاؤ اور صلیب دو کیونکہ میں اُسکا کچھہ قصور نہیں پاتا (۷) یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ ھم شریعت‌والے ھیں اور

هماري شريعت کے مطابق وہ قتل کے لائق هی کیونکہ اُسنے اپنے تئیں خدا کا بیٹا ٹھہرایا (۸) جب پیلاطوس نے یہہ بات سني تو زیادہ ڈرا (۹) اور پھر بارگاہ میں داخل هوا اور یسوع سے کہا تو کہاں کا هی پر یسوع نے اُسے جواب نہ دیا (۱۰) سو پیلاطوس نے اُسے کہا تو مجھہ سے نہیں بولتا کیا نہیں جانتا کہ مجھے اختیار هی چاهوں تو تجھے صلیب دوں اور چاهوں تو تجھے چھوڑ دوں (۱۱) یسوع نے جواب دیا کہ اگر یہہ تجھے اُوپر سے دیا نہ جاتا تو مجھہ پر تیرا کچھہ اختیار نہوتا اِس سبب سے جسنے مجھے تیرے حوالے کیا اُسکا گناہ زیادہ هی (۱۲) اُس وقت سے پیلاطوس نے قصد کیا کہ اُسے چھوڑ دے پر یہودي چِلائے اور بولے اگر تو اِسکو چھوڑ دیتا هی تو تو قیصر کا دوست نہیں کہ جو کوئي اپنے تئیں بادشاہ بناتا هی قیصر کا مخالف هی * (۱۳) پیلاطوس یہہ بات سنکر یسوع کو باهر لایا اور اُس مقام میں جو چبوترہ اور عبراني میں غبتا کہلاتا هی عدالت کي مسند پر بیٹھا (۱۴) اور فسح کي طیاري کا دن اور چھٹّي گھڑي کے قریب تھا اور اُسنے یہودیوں کو کہا دیکھو اپنا بادشاہ (۱۵) پر وے چِلائے کہ لے جا لے جا اُسے صلیب دے پیلاطوس نے اُنھیں کہا کیا تمھارے بادشاہ کو صلیب دوں سردار کاهنوں نے جواب دیا کہ قیصر کے سوا همارا کوئي بادشاہ نہیں هی (۱۶) تب اُسنے اُسے اُنکے حوالے کیا کہ مصلوب هووے اور وے یسوع کو پکڑکے لے گئے * (۱۷) اور وہ اپني صلیب اُٹھائے هوئے اُس جگہہ کو جو کھوپڑي کہلاتي هی جسکا ترجمہ عبراني میں گُلگتھا هی باهر گیا (۱۸) وهاں اُنھوں نے اُسے اور اُسکے ساتھہ اَور دو کو تصلیب کیا هر طرف ایک اور یسوع کو بیچ میں (۱۹) اور پیلاطوس نے ایک کتابہ بھي لکھا اور صلیب پر لگا دیا وہ لکھا یہہ تھا یسوع ناصري یہودیوں کا بادشاہ (۲۰) سو اُس کتابے کو بہت یہودیوں نے پڑھا کیونکہ وہ مقام جہاں یسوع مصلوب هوا شہر کے نزدیک تھا اور وہ عبراني اور یوناني اور لاطیني میں لکھا تھا (۲۱) تب یہودیوں کے سردار کاهنوں نے پیلاطوس کو کہا یہودیوں کا بادشاہ مت لکھہ بلکہ یہہ کہ اُسنے کہا کہ میں یہودیوں کا بادشاہ هوں (۲۲) پیلاطوس نے جواب دیا کہ میں نے جو لکھا سو لکھا * (۲۳) اور سپاهیوں نے جب یسوع کو صلیب دے چکے اُسکے کپڑوں کو لیا اور چار

حصے کیئے ہر سپاہي کے لیئے ایک حصہ اور اُسکے کُرتے کو بھي لیا اور کُرتا
بِن سیا سراسر بُنا ہوا تھا (۲۴) سو اُنھوں نے ایک دوسرے سے کہا ہم اُسے
نہ پھاڑیں بلکہ اُسپر چٹھي ڈالیں کہ کسکا ہوگا (یہہ ہوا) تاکہ نوشتہ جو کہتا
ہی کہ اُنھوں نے میرے کپڑے بانٹے اور میرے کُرتے پر چٹھي ڈالي پورا ہووے
پس سپاہیوں نے ایسا ہي کیا * (۲۵) اور یسوع کي صلیب پاس اُسکي ما
اور اُسکي ما کي بہن مریم کلیوپاس کي جورو اور مریم مگدلیا کھڑي
تھیں (۲۶) سو یسوع نے اپني ما اور اُس شاگرد کو جسے پیار کرتا تھا پاس
کھڑے ہوئے دیکھکر اپني ما کو کہا ای عورت دیکھہ تیرا بیٹا (۲۷) پھر شاگرد
کو کہا دیکھہ تیري ما اور اُسي گھڑي سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا *
(۲۸) بعد اُسکے یسوع نے جانکے کہ اب سب کچھہ تمام ہو چکا تاکہ نوشتہ
پورا ہووے کہا پیاسا ہوں (۲۹) پس وہاں ایک برتن سرکے سے بھرا ہوا دھرا
تھا سو اُنھوں نے اِسفنج کو سرکے سے بھرکے اور زوفا پر رکھکے اُسکے مُنہہ میں
دیا (۳۰) جب یسوع نے وہ سرکہ پایا تھا تو کہا پورا ہوا اور سر جُھکاکے جان
دي * (۳۱) پس اِسلیئے کہ طیاري کا دن تھا یہودیوں نے پیلاطوس سے عرض
کي کہ اُنکي ٹانگیں توڑي اور لاشیں اُتاري جاویں تاکہ سبت کو صلیب پر
نہ رہ جائیں کیونکہ اُس سبت کا دن بڑا تھا (۳۲) تب سپاہي آئے اور پہلے
کي ٹانگیں توڑیں اور دوسرے کي جو اُسکے ساتھہ مصلوب ہوا تھا (۳۳) لیکن
جب اُنھوں نے یسوع کے پاس آکے دیکھا کہ مر چکا ہی تو اُسکي ٹانگیں نہ
توڑیں (۳۴) بلکہ سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے اُسکي پسلي چھیدي اور
في‌الفور لہو اور پاني نکلا (۳۵) اور جسنے یہہ دیکھا ہی گواہي دي ہی اور
اُسکي گواہي سچي ہی وہ جانتا ہی کہ سچ کہتا ہی تاکہ تم بھي ایمان لاؤ
(۳۶) کیونکہ یہہ ہوا تاکہ وہ نوشتہ پورا ہووے کہ اُسکي کوئي ہڈي توڑي نہ
جائیگي (۳۷) اور پھر دوسرا نوشتہ کہتا ہی وے اُسپر جسے اُنھوں نے چھیدا
ہی نظر کرینگے * (۳۸) اور بعد اُسکے یوسف ارمتیا نے جو یسوع کا شاگرد
تھا لیکن یہودیوں کے ڈر سے چھپا ہوا پیلاطوس سے اجازت چاہي کہ یسوع کي
لاش کو اُتار لے جاوے اور پیلاطوس نے اجازت دي سو اُسنے آکے یسوع کي
لاش اُتار لي (۳۹) اور نیقودیموس بھي جو پہلے یسوع پاس رات کو گیا تھا

آیا اور پچاس سیر کي اتکل مُر اور عود مِلاکے لایا (۴۰) سو اُنھوں نے یسوع کي لاش لے لي اور سوتي کپڑوں میں خوشبویوں کے ساتھہ کفنائي جیسا کہ دفن کرنے میں یہودیوں کا دستور ھی (۴۱) اور اُس جگہہ جہاں وہ مصلوب ھوا ایک باغ تھا اور اُس باغ میں ایک نئي قبر تھي جس میں کبھي کوئي نہ دھرا گیا تھا (۴۲) سو اُنھوں نے یسوع کو یہودیوں کي طیاري کے سبب وھیں رکھا کیونکہ یہہ قبر نزدیک تھي *

بیسواں باب

(۱) اور ھفتے کے پہلے دن مریم مگدلیا ترکے کہ ھنوز اندھیرا تھا قبر پر آئي اور پتھر کو قبر سے ڈھلکا دیکھا (۲) تب شمعون پطرس اور دوسرے شاگرد کے پاس جسے یسوع پیار کرتا تھا دوڑي آئي اور اُنھیں کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ھم نہیں جانتے کہ اُنھوں نے اُسے کہاں رکھا (۳) تب پطرس اور دوسرا شاگرد نکلے اور قبر پر گئے (۴) اور وے دونوں ساتھہ ساتھہ دوڑے پر دوسرا شاگرد پطرس سے بڑھہ گیا اور پہلے قبر پر پہنچا (۵) اور اُسنے جُھککے سوتي کپڑے پڑے دیکھے پر اندر نہ گیا (۶) تب شمعون پطرس اُسکے بعد پہنچا اور قبر کے اندر گیا اور سوتي کپڑے پڑے ھوئے دیکھے (۷) اور رومال جس سے اُسکا سر بندھا تھا سوتي کپڑوں کے ساتھہ نہیں پر جدا لپیٹا ھوا ایک جگہہ پڑا دیکھا (۸) تب دوسرا شاگرد بھي جو پہلے قبر پر آیا تھا اندر گیا اور دیکھا اور یقین کیا (۹) کیونکہ وے ھنوز نوشتوں کو نہ جانتے تھے کہ اُسکا مُردوں میں سے جي اُٹھنا ضرور ھی (۱۰) تب شاگرد پھر اپنے لوگوں پاس گئے * (۱۱) لیکن مریم باھر قبر کے پاس روتي کھڑي رھي سو جوں روتے ھوئے قبر میں جُھکي (۱۲) تو دو فرشتوں کو سفید کپڑے پہنے ایک کو سرھانے اور دوسرے کو پایںتي جہاں یسوع کي لاش پڑي تھي بیٹھے دیکھا (۱۳) اور اُنھوں نے اُسے کہا ای عورت تو کیوں روتي ھی اُسنے کہا اِسلیئے کہ میرے خداوند کو اُٹھا لے گئے اور میں نہیں جانتي کہ اُسے کہاں رکھا (۱۴) اور یہہ کہکے پیچھے پھري اور یسوع کو کھڑے دیکھا اور نہ جانا کہ یسوع ھی (۱۵) یسوع نے اُسے کہا ای عورت تو کیوں روتي ھی کسے ڈھونڈھتي ھی

اُسنے یہہ سمجھکے کہ باغبان ھی اُسے کہا ای خداوند اگر تو نے اُسکو یہاں سے اُٹھایا ھو تو مجھے کہہ کہ اُسے کہاں رکھا ھی کہ میں اُسے لے جاؤنگي (۱۶) یسوع نے اُسے کہا ای مریم وہ پھرکے اُسے بولي ربوني یعني ای اُستاد (۱۷) یسوع نے اُسے کہا مجھے مت چھو کیونکہ میں ھنوز اپنے باپ کے پاس نہیں چڑھہ گیا پر میرے بھائیوں کے پاس جا اور اُنھیں کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمھارے باپ اور اپنے خدا اور تمھارے خدا کے پاس چڑھہ جاتا ھوں (۱۸) مریم مگدلیا آئي اور شاگردوں کو خبر دي کہ میں نے خداوند کو دیکھا اور اُسنے مجھہ سے یے باتیں کہیں * (۱۹) پھر ھفتے کے اُسي پہلے دن شام کے وقت جب اُس جگہہ کے دروازے جہاں شاگرد جمع ھوئے تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا ھوا اور اُنھیں کہا تم پر سلام (۲۰) اور یوں کہکے اپنے ھاتھوں اور پسلي کو اُنھیں دکھایا سو شاگرد خداوند کو دیکھکے خوش ھوئے (۲۱) تب یسوع نے پھر اُنھیں کہا تم پر سلام جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ھی میں بھي تمھیں بھیجتا ھوں (۲۲) اور یہہ کہکے اُنپر پھونکا اور اُنھیں کہا روح‌القدس لو (۲۳) جنکے گناہ تم معاف کرو اُنکو وے معاف کیئے جانے ھیں جنکے تم قائم رکھو اُنکے قائم رھے ھیں * (۲۴) اور تھوما بارھوں میں سے ایک جسکا لقب دودمس تھا یسوع کے آتے وقت اُنکے ساتھہ نہ تھا (۲۵) تب اَور شاگردوں نے اُسے کہا ھم نے خداوند کو دیکھا ھی پر اُسنے اُنھیں کہا جب تک کہ میں اُسکے ھاتھوں میں میخوں کے نشان نہ دیکھوں اور میخوں کے نشانوں میں اپني اُنگلي نہ ڈالوں اور اپنے ھاتھہ کو اُسکي پسلي پر نہ رکھوں یقین نہ کرونگا (۲۶) اور آٹھہ روز بعد جب اُسکے شاگرد پھر اندر تھے اور تھوما اُنکے ساتھہ تھا تو دروازے بند ھوتے ھوئے یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا ھوکے بولا تم پر سلام (۲۷) پھر اُسنے تھوما کو کہا اپني اُنگلي پاس لا اور میرے ھاتھوں کو دیکھہ اور اپنا ھاتھہ پاس لا اور میري پسلي پر رکھہ اور بےایمان مت ھو بلکہ ایمان لا (۲۸) تھوما نے جواب دیا اور اُسے کہا ای میرے خداوند اور ای میرے خدا (۲۹) یسوع نے اُسے کہا تھوما اِسلیئے کہ تو نے مجھے دیکھا ھی ایمان لایا مبارک وے ھیں جو نہیں دیکھتے تو بھي ایمان لاتے ھیں * (۳۰) اور یسوع نے بہت سے اَور

معجزے جو اِس کتاب میں نہیں لکھے گئے اپنے شاگردوں کے سامھنے دکھائے
(۳۱) لیکن یے لکھے گئے تاکہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ھی مسیح خدا کا بیٹا
اور یہہ کہ ایمان لاکے اُسکے نام سے زندگي پاؤ*

اکیسواں باب

(۱) اور بعد اُسکے یسوع نے پھر اپنے تئیں دریاے طیبیریاس کے کنارے
شاگردوں کو دکھایا اور اِس طرح ظاھر ھوا (۲) کہ شمعون پطرس اور تھوما
جو دودمس کہلاتا ھی اور قاناے گلیل کا ناتھانائیل اور زبدي کے بیٹے اور
اُسکے شاگردوں میں سے اَور دو اِکٹھے تھے (۳) شمعون پطرس نے اُنھیں کہا
میں مچھلي کے شکار کو جاتا ھوں اُنھوں نے اُسے کہا ھم بھي تیرے ساتھہ
چلینگے اور نکلکے في‌الفور کشتي پر چڑھے پر اُس رات کو کچھہ نہ پکڑا
(۴) اور جب صبح ھوئي تھي یسوع کنارے پر کھڑا تھا لیکن شاگردوں نے نہ
جانا کہ یسوع ھی (۵) سو یسوع نے اُنھیں کہا ای لڑکو کیا تمھارے پاس
کچھہ کھانے کو ھی اُنھوں نے اُسے جواب دیا کہ نہیں (۶) اُسنے اُنھیں کہا
کشتي کي دھني طرف جال ڈالو تو پاؤگے پس اُنھوں نے ڈالا اور مچھلیوں
کي کثرت سے پھر کھینچ نہ سکے (۷) تب اُس شاگرد نے جسے یسوع پیار
کرتا تھا پطرس کو کہا خداوند ھی سو شمعون پطرس نے یہہ سنکے کہ خداوند
ھی کُرتا کمر سے باندھا کیونکہ ننگا تھا اور اپنے تئیں دریا میں ڈال دیا
(۸) پر باقي شاگرد مچھلیوں کا جال کھینچتے ھوئے کشتي پر آئے کیونکہ کنارے
سے دور نہ تھے مگر قریب دو سو ھاتھہ کے (۹) جوں کنارے پر آئے اُنھوں
نے کوئلوں کي آگ اور اُسپر مچھلي رکھي ھوئي اور روٹي دیکھي (۱۰) یسوع
نے اُنھیں کہا اُن مچھلیوں میں سے جو تم نے پکڑیں لاؤ (۱۱) شمعون پطرس
نے چڑھکے جال ایک سو ترپن بڑي مچھلیوں سے بھرا ھوا کھینچا اور اگرچہ
اِتني بہت تھیں پر جال نہ پھٹا (۱۲) یسوع نے اُنھیں کہا آؤ ناشتا کرو اور
شاگردوں میں سے کسي کو جرأت نہ تھي کہ اُس سے پوچھے کہ تو کون ھی
کیونکہ وے جانتے تھے کہ خداوند ھی (۱۳) پس یسوع نے آکے روٹي لي اور
اُنھیں دي اور اُسي طرح مچھلي بھي (۱۴) یہہ تیسرا مرتبہ تھا کہ یسوع نے

مُردوں میں سے جي اُٹھکر اپنے تئیں شاگردوں کو دکھلایا * (۱۵) اور جب ناشتا کر چکے یسوع نے شمعون پطرس کو کہا ای شمعون یوناس کے بیٹے کیا تو مجھے اِنسے زیادہ پیار کرتا ھی اُسنے اُسے کہا ھاں ای خداوند تو جانتا ھي کہ میں تجھے پیار کرتا ھوں اُسنے اُسے کہا میرے برّے چرا (۱۶) اُسنے دوبارہ اُسے پھر کہا کہ ای شمعون یوناس کے بیٹے کیا مجھے پیار کرتا ھی وہ بولا ھاں ای خداوند تو تو جانتا ھی کہ میں تجھے پیار کرتا ھوں اُسنے اُسے کہا میري بھیڑیں چرا (۱۷) اُسنے اُسے تیسرے مرتبے کہا ای شمعون یوناس کے بیٹے کیا تو مجھے پیار کرتا ھی تب پطرس اِسلیئے کہ اُسنے تیسري بار اُسے کہا کیا تو مجھے پیار کرتا ھی دلگیر ھوا اور اُسکو کہا ای خداوند تو تو سب کچھہ جانتا ھی تجھکو معلوم ھی کہ میں تجھے پیار کرتا ھوں یسوع نے اُسکو کہا تو میري بھیڑیں چرا (۱۸) میں تجھے سچ سچ کہتا ھوں جب تو جوان تھا تو اپني آپ ھي کمر باندھتا اور جہاں کہیں چاھتا تھا جاتا تھا پر جب تو بوڑھا ھوگا تو اپنے ھاتھہ پھیلائیگا اور دوسرا تیري کمر باندھیگا اور وھاں جہاں تو نہ چاھے تجھے لے جائیگا (۱۹) اُسنے اِن باتوں سے پتا دیا کہ وہ کس موت سے خدا کا جلال ظاھر کریگا اور یہہ کہکے اُسے کہا میرے پیچھے ھو لے (۲۰) اور پطرس نے پھرکے اُس شاگرد کو جسے یسوع پیار کرتا تھا اور جسنے شام کے کھانے میں اُسکے سینے پر گرکے پوچھا کہ ای خداوند تیرا حوالے کرنیوالا کون ھی پیچھے آتے دیکھا (۲۱) اِسے دیکھکے پطرس نے یسوع کو کہا ای خداوند اِسکا کیا ھوگا (۲۲) یسوع نے اُسے کہا اگر میں چاھوں کہ میرے آنے تک یہیں ٹھہرے تو تجھکو کیا تو میرے پیچھے ھو لے (۲۳) سو بھائیوں میں یہہ بات پھیل گئي کہ وہ شاگرد نہ مریگا لیکن یسوع نے اُسے نہیں کہا کہ وہ نہ مریگا بلکہ یہہ کہ اگر چاھوں کہ میرے آنے تک ٹھہرے تو تجھکو کیا * (۲۴) یہہ وہ شاگرد ھی جو اِن باتوں کا گواہ اور لکھنیوالا ھی اور ھم جانتے ھیں کہ اُسکي گواھي سچ ھی (۲۵) پر اَور بھي بہت سے کام ھیں جو یسوع نے کیئے کہ اگر وے جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ھوں کہ کتابیں جو لکھي جاتیں دنیا میں نہ سما سکتیں * آمین *

رسولوں کے اعمال

پہلا باب

(۱) پہلا رسالہ ای تھیوفلس میں نے اُن سب باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو یسوع شروع سے کرتا اور سکھاتا رہا (۲) اُس دن تک کہ وہ اُن رسولوں کو جنھیں اُسنے روح‌القدس سے چُنا تھا حکم دیکر اُوپر اُٹھایا گیا (۳) اُنپر اُسنے اپنے دکھہ اُٹھانے کے پیچھے آپ کو بہت سي قوي دلیلوں سے زندہ ظاھر بھي کیا کہ وہ چالیس دن تک اُنھیں نظر آتا اور خدا کي بادشاھت کي باتیں کہتا تھا (۴) اور اُنکے ساتھہ جمع ھوکے اُنھیں حکم دیا کہ یروشلیم سے باھر مت جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدے کا جسکا ذکر تم مجھہ سے سن چکے ھو انتظار کرو (۵) کہ یوحنا نے تو پاني سے بپتسما دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح‌القدس سے بپتسما پاؤگے (۶) پس اُنھوں نے جو اِکٹھے تھے اُسے یہہ کہکے پوچھا کہ ای خداوند کیا تو اِسي وقت اِسرائیل کي بادشاھت پھر بحال کرتا ھی (۷) اُسنے اُنھیں کہا تمھارا کام نہیں کہ اُن وقتوں اور موسموں کو جنھیں باپ نے اپنے ھي اختیار میں رکھا ھی جانو (۸) لیکن جب روح‌القدس تم پر آویگي تو تم قوت پاؤگے اور یروشلیم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کي حد تک میرے گواہ ھوگے * (۹) اور یہہ کہکے اُنکے دیکھتے ھوئے اُوپر اُٹھایا گیا اور بدلي نے اُسے اُنکي نظروں سے چھپا لیا (۱۰) اور اُسکے جاتے ھوئے جب وے آسمان کي طرف تک رھے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے (۱۱) اور کہنے لگے ای گلیلي مردو کیوں کھڑے آسمان کي طرف دیکھتے ھو یہي یسوع جو تمھارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ھی ویسا ھي پھر آویگا جیسا کہ تم نے اُسے

آسمان کو جاتے دیکھا ھی * (۱۲) تب وے اُس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا
اور یروشلیم کے نزدیک سبت کي منزل پر ھی یروشلیم کو پھرے (۱۳) اور
جب داخل ھوئے ایک بالاخانے پر چڑھے وھاں پطرس اور یعقوب اور یوحنا
اور اندریاس فیلپوس اور تھوما برتولما اور متي حلفا کا بیٹا یعقوب اور شمعون
زلوتس اور یعقوب کا بھائي یہودا رھتے تھے (۱۴) یے سب عورتوں اور یسوع
کي ما مریم اور اُسکے بھائیوں کے ساتھہ ایکدل ھوکے دعا اور منت کر رھے
تھے ** (۱۵) اور اُنھیں دنوں پطرس شاگردوں کے درمیان (وے سب مِلکے
تخمیناً ایک سو بیس تھے) کھڑا ھوکے بولا (۱۶) ای بھائیو ضرور تھا کہ وہ
نوشتہ پورا ھووے جو روح‌القدس نے داؤد کي زباني یہودا کے حق میں جو
یسوع کے پکڑوانیوالوں کا رھنما ھوا آگے سے کہا (۱۷) کیونکہ وہ ھم میں گنا
گیا اور اِس خدمت کا شریک ھوا تھا (۱۸) سو اُسنے بدکاري کي مزدوري
سے کھیت مول لیا اور اوندھے مُنہہ گرا اور اُسکا پیٹ پھٹ گیا اور اُسکي
ساري انتڑیاں نکل پڑیں (۱۹) اور یہہ یروشلیم کے سب رھنیوالوں کو معلوم
ھوا یہاں تک کہ اُس کھیت کا نام اُنکي زبان میں حقلدما ھوا یعني خون
کا کھیت (۲۰) کیونکہ زبور کي کتاب میں لکھا ھی کہ اُسکا مکان ویران
ھووے اور کوئي بسنیوالا اُسمیں نرھے اور یہہ کہ اُسکي خدمت دوسرا لیوے
(۲۱) پس چاھیئے کہ اُن مردوں میں سے جو ھر وقت ھمارے ساتھہ تھے
جب خداوند یسوع ھم میں آیا جایا کرتا تھا (۲۲) یوحنا کے بپتسما سے
لیکے اُس دن تک کہ وہ ھمارے پاس سے اُوپر اُٹھایا گیا اُنھیں میں سے
ایک ھمارے ساتھہ اُسکي قیامت کا گواہ ھووے * (۲۳) اور اُنھوں نے دو کو
کھڑا کیا یوسف جو برساباس کہلاتا جسکا لقب یستس تھا اور متیاس کو
(۲۴) اور دعا مانگکے کہا ای خداوند سب کے دلوں کے عالم دکھلا کہ اِن
دونوں میں سے تو نے کسکو چُنا ھی (۲۵) کہ اِس خدمت اور رسالت کا
حصہ لے جس سے یہودا خارج ھوکے اپني جگہہ گیا * (۲۶) اور اُنھوں نے
اُنپر چٹھیاں ڈالیں اور چٹھي متیاس کے نام پر نکلي تب وہ اُن گیارہ رسولوں
میں شامل ھوا *

دوسرا باب

(۱) اور جب عید پنتکوست کا دن آ چکا وے سب ایکدل هوکے اِکٹھے تھے (۲) اور یکایک آسمان سے آواز آئي جیسے بڑي آندھي چلے اور اُس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھے تھے بھر گیا (۳) اور اُنھیں آگ کي سي جدي جدي زبانیں دکھائي دیں اور اُنمیں سے هر ایک پر بیٹھیں (۴) اور وے سب روح‌القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسے روح نے اُنھیں تلفظ بخشا بولنے لگے * (۵) اور خداترس یہودي هر قوم میں سے جو آسمان کے تلے هی یروشلیم میں آ رهے تھے (۶) سو جب یہہ آواز آئي تو بھیڑ لگي اور وے دنگ هوئے کیونکہ هر ایک نے اُنھیں اپني اپني بولي بولتے سنا (۷) اور سب حیران اور متعجب هوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے دیکھو یے سب جو بولتے هیں کیا گلیلي نہیں (۸) پس کیونکر هر ایک هم میں سے اپنے وطن کي بولي سنتا هی (۹) پارتھي اور میدي اور عیلامي اور رهنیوالے مسوپوتامیہ یہودیہ اور کپادوکیہ پنطس اور اسیا (۱۰) فریگیا اور پمفیلیہ مصر اور لیبیہ کے اطراف کے جو قورینہ کے قریب هی اور رومي مسافر اصلي اور داخلي یہودي (۱۱) کریتي اور عرب هم اپني زبانوں میں اُنھیں خدا کي عمدہ باتیں بولتے سنتے هیں (۱۲) اور سب حیران هوئے اور شبہہ میں پڑے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے یہہ کیا هوا چاهتا هی (۱۳) اَوروں نے ٹھٹھے سے کہا کہ یے شراب کے نشے میں هیں** (۱۴) تب پطرس نے گیارهوں کے ساتھہ کھڑا هوکے اپني آواز بلند کي اور اُنھیں کہا ای یہودي مردو اور یروشلیم کے سب رهنیوالو یہہ تمھیں واضح هو اور کان لگاکے میري باتیں سنو (۱۵) کہ یے جیسا تم سمجھتے هو متوالے نہیں کیونکہ دن کي تیسري گھڑي هی (۱۶) بلکہ یہہ وہ هی جو یوئیل نبي کي معرفت کہا گیا (۱۷) کہ خدا کہتا هی کہ آخري دنوں میں ایسا هوگا کہ میں اپني روح میں سے هر جسم پر ڈالونگا اور تمھارے بیٹے اور تمھاري بیٹیاں نبوت کرینگي اور تمھارے جوان رویا اور تمھارے بڈھے خواب دیکھینگے (۱۸) هاں

اُن دنوں میں اپنے بندوں اور بندیوں پر اپني روح میں سے ڈالونگا اور وے نبوت کرینگے (۱۹) اور میں اُوپر آسمان میں اچنبھے اور نیچے زمین پر نشانیاں دکھاؤنگا لہو اور آگ اور دھنوئیں کا غبار (۲۰) سورج اندھیرے اور چاند لہو سے بدل جائیگا اُس سے پیشتر کہ خداوند کا بزرگ اور خوفناک دن آوے (۲۱) اور یوں ہوگا کہ جو کوئي خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا * (۲۲) ای اِسرائیلي مردو یے باتیں سنو یسوع ناصري ایک مرد کو جسکا خدا کي طرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا اُن اچنبھوں اور معجزوں اور نشانوں سے جو خدا نے اُسکي معرفت تمھارے بیچ میں دکھائے جیسا تم آپ بھي جانتے ہو (۲۳) اُسي کو جب خدا کے مقرري ارادے اور پیش‌داني سے حوالے کیا گیا تم نے پکڑا اور بے دینوں کے ہاتھوں سے میخیں گاڑکے قتل کیا (۲۴) اُسیکو خدا نے موت کے بند کھولکے اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکے قبضے میں رہے (۲۵) کیونکہ داؤد اُسکے حق میں کہتا ہي کہ میں نے خداوند کو ہمیشہ اپنے سامھنے دیکھا کہ وہ میرے دھنے ہی تاکہ میں نہ ٹلوں (۲۶) اِسي سبب میرا دل خوش اور میري زبان نہال ہی بلکہ میرا جسم بھي اُمید میں چین کریگا (۲۷) کہ تو میري جان کو عالم‌ارواح میں نہ چھوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑاہٹ دیکھنے دیگا (۲۸) تو نے مجھے زندگي کي راھیں بتائیں تو مجھے اپنا دیدار دکھلاکے خوشي سے بھر دیگا * (۲۹) ای بھائیو جائز رکھو کہ قوم کے رئیس داؤد کے حق میں تم سے بےدھڑک باتیں کروں کہ وہ موا اور گاڑا بھي گیا اور اُسکي قبر آج تک ھمارے درمیان موجود ہی (۳۰) پس اُسنے نبي ہوکے اور یہہ جانکے کہ خدا نے اُس سے قسم کھائي ہي کہ تیري نسل سے مسیح کو جسم کے رو سے مبعوث کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے (۳۱) یہہ پہلے سے جانکر مسیح کي قیامت کا ذکر کیا کہ اُسکي جان عالم ارواح میں چھوڑي نہ گئي نہ اُسکے جسم نے سڑن دیکھي (۳۲) اُسي یسوع کو خدا نے جِلاکے اُٹھایا اِسکے ہم سب گواہ ہیں (۳۳) پس خدا کے دھنے ہاتھہ بلند ہوکے اور باپ سے روح‌القدس کا وعدہ پاکے اُسنے یہہ جو تم اب دیکھتے اور سنتے ہو ڈالا (۳۴) کیونکہ داؤد آسمان پر نہیں چڑھہ گیا لیکن وہ کہتا ھی کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دھنے بیٹھہ

(۳۵) جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کي چوکي نہ کروں (۳۶) پس اِسرائیل کا سارا گھرانا یقین جانے کہ خدا نے اُسي یسوع کو جسے تم نے تصلیب کیا خداوند اور مسیح بھي کیا ** (۳۷) جب اُنھوں نے یہہ سنا تو اُنکے دل چھد گئے اور پطرس اور باقي رسولوں کو کہا ای بھائیو ہم کیا کریں (۳۸) تب پطرس نے اُنکو کہا توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک گناہوں کي معافي کے لیئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسما لے تو روح‌القدس انعام پاؤگے (۳۹) کیونکہ یہہ وعدہ تمھارے اور تمھارے لڑکوں کے واسطے ھی اور سب کے لیئے جو دور ھیں جتنوں کو ھمارا خداوند خدا بُلاوے (۴۰) اور اُسنے بہت اَور باتوں سے گواھي دي اور نصیحت کي اور کہا اپنے کو اِس ٹیڑھي قوم سے بچاؤ * (۴۱) پس اُنھوں نے اُسکي بات خوشي سے قبول کرکے بپتسما پایا اور اُسي روز تخمیناً تین ھزار آدمي شامل ھوئے (۴۲) اور رسولوں کي تعلیم اور مِلنساري اور روٹي توڑنے اور دعا مانگنے میں قائم رھے (۴۳) اور ھر نفس کو خوف آیا اور بہت سي کرامتیں اور نشانیاں رسولوں سے ظاھر ھوئیں (۴۴) اور سب جو ایمان لائے اِکٹھے رھے اور ساري چیزوں میں شریک تھے (۴۵) اور اپني ملکیت اور اسباب بیچتے اور ھر ایک کو اُسکي حاجت کے موافق بانٹ دیتے تھے (۴۶) اور ھر روز ایکدل ھوکے ھیکل میں رھتے اور گھر گھر روٹي توڑکے خوشي اور سیدھے دل سے کھانا کھاتے تھے (۴۷) اور خدا کي ستایش کرتے اور سب لوگوں کے نزدیک عزیز تھے اور خداوند ھر روز اُنکو جنھوں نے نجات پائي کلیسیا میں مِلاتا تھا *

تیسرا باب

(۱) اور پطرس اور یوحنا ایک ساتھہ دعا کے وقت نویں گھڑي ھیکل میں گئے (۲) اور لوگ کسي مرد کو جو جنم کا لنگڑا تھا لے آتے اور اُسے ھر روز ھیکل کے اُس دروازے پر جو خوبصورت کہلاتا ھی بیٹھاتے تھے کہ ھیکل میں جانیوالوں سے بھیکھہ مانگے (۳) جب اُسنے پطرس اور یوحنا کو ھیکل میں جاتے دیکھا اُنسے بھیکھہ مانگي (۴) اور پطرس نے یوحنا کے ساتھہ اُسپر نظر کرکے کہا ھماري

طرف دیکھہ (۵) اور وہ اِس اُمید پر کہ اُنسے کچھہ پاوے اُنکو تک رہا
(۶) تب پطرس نے کہا روپا اور سونا میرے پاس نہیں پر جو میرا ہی تجھے
دیتا ہوں یسوع مسیح ناصری کے نام سے اُٹھہ اور چل (۷) اور اُسکا دہنا ہاتھہ
پکڑکے اُسے اُٹھایا اور فی الفور اُسکے پانو اور ٹخنے مضبوط ہوئے (۸) اور وہ
کودکے کھڑا ہوا اور چلنے لگا اور چلتا اور کودتا اور خدا کی ستایش کرتا اُنکے
ساتھہ ہیکل میں گیا (۹) اور سب لوگوں نے اُسے چلتے پھرتے اور خدا کی
ستایش کرتے دیکھا (۱۰) اور اُسکو پہچانا کہ یہہ وہی ہی جو ہیکل کے
خوبصورت دروازے پر بھیکھہ مانگنے بیٹھتا تھا اور اُس ماجرے سے جو اُسپر
گذرا تھا بہت دنگ اور حیران ہوئے * (۱۱) اور ازبسکہ لنگڑا جو چنگا
ہوا تھا پطرس اور یوحنا کو لپٹا جاتا تھا سب لوگ نہایت حیران ہوکے
اُس برآمدے کی طرف جو سلیمان کا کہلاتا ہی اُنکے پاس دوڑے آئے
(۱۲) پطرس یہہ دیکھکر لوگوں کو کہنے لگا کہ ای اِسرائیلی مردو اِسپر تم
کیوں تعجب کرتے یا ہمیں کسلیئے دیکھہ رہے ہو کہ گویا ہم نے اپنی
قدرت یا دینداری سے اُسکو چلنے کی طاقت دی (۱۳) ابیرہام اور اِسحاق
اور یعقوب کے خدا ہمارے باپ دادوں کے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو جلال
دیا جسے تم نے حوالے کیا اور پیلاطوس کے حضور جب اُسنے چھوڑ دینا
انصاف جانا اُسکے منکر ہوئے (۱۴) ہاں اُس قدوس اور راستکار کا تم نے
انکار کیا اور چاہا کہ ایک خونی تمھیں بخشا جاے (۱۵) پر زندگی کے
مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا اُسکے ہم گواہ ہیں
(۱۶) اور اُس ایمان کے وسیلے جو اُسکے نام پر ہی اُسکے نام نے اِس شخص
کو جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو مضبوط کیا ہاں اُسی ایمان نے جو اُس سے
ہی اُسکو یہہ کامل تندرستی تم سب کے سامھنے بخشی ہی * (۱۷) اور
اب ای بھائیو میں جانتا ہوں کہ تم نے یہہ نادانی سے کیا جیسے تمھارے
سرداروں نے بھی (۱۸) پر جو کچھہ خدا نے اپنے سب نبیوں کی زبانی آگے
سے خبر دی تھی کہ مسیح کو دکھہ اُٹھانا ہوگا سو پورا کیا (۱۹) پس توبہ کرو
اور پھرو کہ تمھارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی کے دن
آویں (۲۰) اور وہ یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی تمھارے لیئے آگے سے

منادي هوئي (۲۱) اور ضرور هی که آسمان اُسے لیئے رهے اُس وقت تک که سب باتیں جنکا خدا نے اپنے سب مقدس نبیوں کي زباني قدیم سے ذکر کیا بحال هوویں (۲۲) کیونکه موسیٰ نے باپ دادوں کو کہا که خداوند تمهارا خدا تمهارے بهائیوں میں سے تمهارے لیئے ایک نبي میري مانند اُٹهاویگا اُسکي سنو سب باتوں میں جو وہ تمکو کہے (۲۳) اور ایسا هوگا که هر نفس جو اُس نبي کي نه سنے قوم میں سے هلاک کیا جائیگا (۲۴) اور سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچهلوں تک جتنوں نے کلام کیا اِن دنوں کي خبر بهي دي هی (۲۵) تم نبیوں اور اُس عهد کے فرزند هو جو خدا نے همارے باپ دادوں کے ساتهه باندها هی جب که ابیرهام کو کہا که تیري اولاد سے زمین کے سارے گهرانے برکت پاوینگے (۲۶) سو پهلے تمهارے لیئے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو مبعوث کیا اور اُسے بهیجا که تمهیں یهه برکت دیوے که هر ایک کو اُسکي بدیوں سے پهراوے *

چوتها باب

(۱) جب وے لوگوں کو یهه کهه رهے تهے کاهن اور هیکل کا سردار اور ذادوقي اُنپر چڑهه آئے (۲) کیونکه ناراض هوئے اِسلیئے که وے لوگوں کو سکهاتے اور یسوع کے سبب مُردوں کي قیامت کي خبر دیتے تهے (۳) اور اُنپر هاتهه ڈالے اور دوسرے دن تک قید رکها کیونکه شام هو گئي تهي (۴) پر بهتیرے اُنمیں سے جنهوں نے کلام سنا ایمان لائے اور وے گنتي میں تخمیناً پانچ هزار مرد هو گئے * (۵) اور دوسرے دن یوں هوا که اُنکے سردار اور بزرگ اور فقیه (۶) اور سردار کاهن حنّا اور قیافا اور یوحنا اور اِسکندر اور جتنے سردار کاهن کے گهرانے کے تهے یروشلیم میں جمع هوئے (۷) اور اُنکو بیچ میں کهڑا کرکے پوچها که تم نے کس قدرت اور کس نام سے یهه کیا (۸) تب پطرس نے روح القدس سے معمور هوکے اُنکو کہا ای قوم کے سردارو اور اِسرائیل کے بزرگو (۹) اگر آج هم سے اُس احسان کي بابت جو ایک ضعیف آدمي پر هوا بازپرس کي جاتي هی که وہ کیونکر چنگا هوا (۱۰) تو تم سب اور

اِسرائیل کي ساري قوم کو معلوم هو کہ یسوع مسیح ناصري کے نام سے جس
کو تم نے تصلیب کیا اور جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا اُسي سے یہہ
شخص تمھارے سامھنے چنگا کھڑا هی (۱۱) یہہ وہ پتھر هی جسے تم معماروں
نے رد کیا سو وهي کونے کا سرا هوا (۱۲) اور کسي دوسرے سے نجات نہیں
کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئي دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے هم
نجات پاویں * (۱۳) جب اُنھوں نے پطرس اور یوحنا کي دلیري دیکھي اور
دریافت کیا کہ وے بے علم اور اُمي آدمي هیں تو تعجب کیا اور اُنھیں
پہچانا کہ یسوع کے ساتھہ تھے (۱۴) اور اُس آدمي کو جو چنگا هوا تھا اُنکے
ساتھہ کھڑے دیکھکے کچھہ خلاف نہ کہہ سکے (۱۵) پر اُنھیں عدالت سے
باهر جانے کا حکم دیکے آپس میں صلاح کرنے اور کہنے لگے (۱۶) کہ هم
اِن آدمیوں سے کیا کریں کیونکہ اُنھوں نے صریح معجزہ دکھلایا جو یروشلیم
کے سب رهنیوالوں پر ظاهر هی اور هم اُسکا انکار نہیں کر سکتے (۱۷) پر
اِسلیئے کہ یہہ لوگوں مٰیں زیادہ مشہور نہو اُنھیں خوب دھمکاویں کہ پھر
اِس نام کا کسي سے ذکر نہ کریں (۱۸) اور اُنھیں بُلاکے حکم دیا کہ یسوع
کے نام سے هرگز باتیں نہ کرنا نہ تعلیم دینا * (۱۹) پر پطرس اور یوحنا نے
جواب دیکے اُنکو کہا تمھیں انصاف کرو کہ خدا کے نزدیک یہہ درست
هی کہ هم خدا کي بات سے زیادہ تمھاري سنیں (۲۰) کیونکہ ممکن نہیں
کہ جو هم نے دیکھا اور سنا هی نہ کہیں (۲۱) تب اُنھوں نے اُنکو اَور دھمکاکے
چھوڑ دیا کیونکہ لوگوں کے سبب اُنھیں سزا دینے کي راہ نہ پائي اِسلیئے کہ
سب لوگ اُس ماجرے کے باعث خدا کي حمد کرتے تھے (۲۲) کہ وہ
آدمي جسکے چنگا کرنے میں یہہ معجزہ ظاهر هوا چالیس برس کے اُوپر تھا *
(۲۳) تب وے چھوٹکے اپنے لوگوں پاس گئے اور جو کچھہ سردار کاهنوں اور
بزرگوں نے اُنکو کہا تھا بیان کیا (۲۴) جب اُنھوں نے یہہ سنا تو ایکدل هوکے
خدا کي طرف آواز بلند کي اور کہا اے خداوند تعالیٰ تو هي خدا هی
جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اُنمیں هی پیدا کیا
(۲۵) اور اپنے بندے داؤد کي زباني کہا کیوں غیر قوموں نے دھوم مچائي
اور لوگوں نے باطل خیال کیئے (۲۶) زمین کے بادشاہ اُٹھے اور سردار خداوند

اور اُسکے ممسوح کے خلاف باهم جمع هوئے (۲۷) سچ هی که اِس شہرمیں تیرے قدوس بیٹے یسوع کے خلاف جسے تو نے ممسوح کیا هیرودس اور پنطوس پیلاطوس غیر قوموں اور اِسرائیلی لوگوں کے ساتھ جمع هوئے (۲۸) تاکه جسکا هونا تیرے هاتھ اور ارادے نے آگے سے ٹھہرا رکھا هی عمل میں لاویں (۲۹) اور اب ای خداوند اُنکی دھمکیوں پر نگاہ رکھه اور اپنے خادموں کو یہه بخش که وے کمال دلیری سے تیرا کلام سناویں (۳۰) جب که تو اپنا هاتھه چنگا کرنے کو پھیلاوے اور تیرے قدوس بیٹے یسوع کے نام سے نشانیاں اور کرامتیں ظاهر هوں (۳۱) اور جب وے دعا مانگ چکے وہ مکان جہاں جمع تھے لرزا اور سب روح‌القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے * (۳۲) اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے اپنے مال کو اپنا نه کہا بلکه ساری چیزوں میں شریک تھے (۳۳) اور رسولوں نے بڑی قوت سے خداوند یسوع کی قیامت پر گواهی دی اور سب پر بڑا فضل تھا (۳۴) کیونکه اُنمیں کوئی مُحتاج نه تھا اِسلیئے که جتنے کھیتوں یا گھروں کے مالک تھے اُنکو بیچکے اُنکی قیمت لاتے (۳۵) اور رسولوں کے پانوں پر رکھتے تھے اور هر ایک کو اُسکی حاجت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا (۳۶) اور یوسی جسکا رسولوں نے برنباس (یعنی نصیحت کا فرزند) نام رکھا جو ایک لیوی اور کپرس کا متوطن تھا (۳۷) کھیت رکھتا تھا جسے بیچکے قیمت کو لایا اور رسولوں کے پانوں پر رکھا *

پانچواں باب

(۱) اور حنانیا نام ایک مرد اور اُسکی جورو صفیرا نے اپنی ملکیت بیچی (۲) اور قیمت میں سے کچھه رکھه چھوڑا سو اُسکی جورو بھی جانتی تھی اور کچھه لاکے رسولوں کے پانوں پر رکھا (۳) تب پطرس نے کہا ای حنانیا کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا که تو روح‌القدس سے جھوٹھه بولے اور کھیت کی قیمت میں سے کچھه رکھه چھوڑے (۴) کیا جب تک تیرے تصرف میں تھا تیرا نه تھا اور جب بیچا گیا تیرے اختیار میں نه تھا تو نے

کیوں اِس بات کو اپنے دل میں جگہہ دي تو آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے
جھوٹھہ بولا (۵) اور یے باتیں سنتے ھي حنانیا نے گرکے جان دي اور سب کو
جنھوں نے یہہ سنا بڑا خوف آیا (۶) اور جوانوں نے اُٹھکے اُسے کفنایا اور باھر لے
جاکے گاڑا * (۷) جب کھنٹے تین ایک گذرے اُسکي جورو اِس ماجرے سے بے
خبر آئي (۸) پطرس نے اُس سے فرمایا مجھے کہہ کیا کھیت اِتنے ھي پر بیچ
ڈالا اُسنے کہا ھاں اِتنے پر (۹) اور پطرس نے اُسکو کہا تم نے کیوں ایکا کیا کہ
خداوند کي روح کو آزماؤ دیکھہ تیرے خصم کے گاڑنیوالوں کے پانو دروازے پر
ھیں اور تجھے بھي باھر لے جائینگے (۱۰) وونہیں وہ اُسکے پانوں پرگري اور جان
دي اور جوانوں نے اندر آکے اُسے مُردہ پایا اور باھر لے جاکے اُسکے خصم پاس
گاڑا (۱۱) اور ساري کلیسیا اور سب کو جنھوں نے یہہ سنا بڑا خوف آیا *
(۱۲) اور رسولوں کے ھاتھوں سے بہت سي نشانیاں اور کرامتیں لوگوں کے درمیان
ظاھر ھوئیں (اور وے سب سلیمان کے برآمدے میں باھم ایکدل تھے (۱۳) پر
اَوروں میں سے کسي کا ھیاؤ نہ پڑا کہ اُنمیں جا مِلے بلکہ لوگ اُنکي بڑائي کرتے
تھے (۱۴) اور مرد اور عورتیں گروہ کے گروہ خداوند پر ایمان لاکے اُنمیں شامل
ھوتے تھے) (۱۵) یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں میں لاکے چارپائیوں
اور کھٹولوں پر رکھتے تھے تاکہ جب پطرس آوے اُسکا سایہ ھي اُنمیں سے کسي
پر پڑ جاوے (۱۶) اورچاروں طرف کے شہروں کے لوگ بھي یروشلیم میں جمع
ھوئے اور بیماروں کو اور اُنکو جو ناپاک روحوں کے ستائے تھے لائے اور سب
چنگے ھوئے * (۱۷) اور سردار کاھن اور اُسکے سب ساتھي جو ذادوقیوں کے فرقے
کے تھے ڈاہ سے بھرکے اُٹھے (۱۸) اور رسولوں پر ھاتھہ ڈالے اور قید خانۂ عام میں
بند کیا (۱۹) پر خداوند کے فرشتے نے رات کو قید خانے کے دروازے کھولے اور
اُنھیں باھر لے جاکے کہا (۲۰) جاؤ اور ھیکل میں کھڑے ھوکے اِس زندگي کي
باتیں لوگوں سے کہو (۲۱) سو وے یہہ سنکے صبح کو ھیکل میں گئے اور سکھانے
لگے تب سردارکاھن اور اُسکے ساتھیوں نے آکے بڑي عدالت کو اور بني اِسرائیل
کے سب بزرگوں کو باھم بُلایا اور زندان میں کہلا بھیجا کہ اُنھیں لاویں (۲۲) پر
پیادوں نے پہنچکے اُنھیں قیدخانے میں نپایا اور لوٹکے خبر دي اور کہا
(۲۳) کہ ھم نے تو زندان کو بڑي خبرداري سے بند اور چوکیداروں کو

باهر دروازوں پر کھڑا پایا پر جب کھولا تو کسي کو اندر نپایا * (۲۴) جب
بڑے کاهن اور هیکل کے رئیس اور سردار کاهنوں نے یے باتیں سنیں تو اُنکي
بابت گھبرا گئے کہ یہہ کیا هوگا (۲۵) تب کسي نے آکے اُنھیں خبر دي کہ
دیکھو وے مرد جنھیں تم نے قیدخانے میں ڈالا تھا هیکل میں کھڑے لوگوں کو
سکھلاتے هیں (۲۶) تب (هیکل کا) سردار پیادوں کے ساتھہ جاکے اُنھیں لایا
زبردستي سے نہیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے مبادا همیں سنگسار کریں (۲۷) اور
اُنھیں لاکے عدالت میں کھڑا کیا اور سردار کاهن نے اُنسے یہہ کہکے پوچھا
(۲۸) کیا هم نے تمھیں تاکید سے حکم نہیں دیا کہ اِس نام پر تعلیم نہ دینا اور
دیکھو تم نے یروشلیم کو اپني تعلیم سے بھر دیا هی اور اِس آدمي کا خون
هم پر لایا چاهتے هو (۲۹) تب پطرس اور رسولوں نے جواب دیکے کہا خدا
کا حکم آدمیوں کے حکم سے زیادہ ماننا چاهیئے (۳۰) همارے باپ دادوں کے
خدا نے یسوع کو جِلاکے اُٹھایا جسے تم نے لکڑے پر لٹکاکے مار ڈالا (۳۱) اُسي
کو خدا نے مالک اور نجات دینیوالا ٹھہراکے اپنے دهنے هاتھہ پر بلند کیا تاکہ
اِسرائیل کو توبہ اور گناهوں کي معافي بخشے (۳۲) اور هم اِن باتوں پر اُسکے
گواہ هیں اور روح القدس بھي جسے خدا نے اُنھیں جو اُسکي تابعداري کرتے
هیں بخشا هی * (۳۳) اور وے یہہ سنکے کٹ گئے اور صلاح کي کہ اُنھیں قتل
کریں (۳۴) تب گملئیل نام ایک فریسي نے جو شریعت کا معلم اور سب
لوگوں میں معزز تھا عدالت میں اُٹھکے حکم دیا کہ رسولوں کو ذرا باهر
لے جاؤ (۳۵) اور اُنکو کہا ای اِسرائیلي مردو اِن آدمیوں کي بابت خبردار
هو کہ اِنکے ساتھہ کیا کیا چاهتے هو (۳۶) کیونکہ اِن دنوں کے آگے تھوداس
اُٹھا اور کہا کہ میں کچھہ هوں اور تخمیناً چار سو مرد اُس سے مِل گئے
وہ مارا گیا اور سب جتنے اُسکے تابع تھے پراگندہ اور نیست نابود هوئے
(۳۷) بعد اُسکے یہودا گلیلي اسمنویسي کے دنوں میں اُٹھا اور بہت سے لوگ
اپنے پیچھے کھینچے وہ بھي هلاک هوا اور سب جتنے اُسکے تابع تھے پراگندہ
هو گئے (۳۸) اور اب میں تمھیں کہتا هوں کہ اِن آدمیوں سے کنارہ کرو اور
اُنھیں چھوڑ دو کیونکہ اگر یہہ تدبیر یا کام آدمیوں سے هی تو آپ برباد
هو جائیگا (۳۹) پر اگر خدا سے هی تو اُسے برباد نہیں کر سکتے ایسا نہو

کہ تم خدا سے لڑنیوالے ٹھہرو * (۴۰) اور اُنھوں نے اُسکی مانی اور رسولوں کو پاس بُلاکے اور کوڑے مارکے حکم کیا کہ یسوع کے نام پر بات نہ کرنا اور اُنھیں چھوڑ دیا (۴۱) پس وے عدالت کے حضور سے چلے گئے اور خوش ہوئے کہ اُسکے نام کے لیئے بے حرمت ہونے کے لائق ٹھہرے (۴۲) اور ہر روز ہیکل میں اور گھر گھر سکھلانے اور یسوع مسیح کی خوشخبری دینے سے باز نہ آئے *

چھٹواں باب

(۱) اور اُن دنوں جب شاگرد بہت ہوئے یونانی عبرانیوں سے کڑکڑانے لگے اِسلیئے کہ اُنکی بیواؤں کی روزانہ خبرگیری میں غفلت ہوتی تھی (۲) تب بارھوں نے شاگردوں کی جماعت کو باہم بُلاکے کہا مناسب نہیں کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑکے میزوں کی خدمت کریں (۳) پس ای بھائیو اپنے درمیان سے سات معتبر مرد جو روح‌القدس اور حکمت سے بھرے ہوں چُنو جنھیں ہم اِس کام پر مقرر کریں (۴) اور ہم آپ دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول رہینگے (۵) سو یہہ بات ساری جماعت کو پسند آئی اور اُنھوں نے اِستیفان نام ایک مرد کو جو ایمان اور روح‌القدس سے بھرا تھا اور فیلپوس اور پرکرس اور نیقانُر اور تیمون اور پرمناس اور نکولس انطاکی کو جو یہودی ہو گیا تھا چُن لیا (۶) اُنھیں رسولوں کے آگے کھڑا کیا اور اُنھوں نے دعا مانگکے اُنپر ہاتھہ رکھے (۷) اور خدا کا کلام پھیلا اور شاگردوں کا شمار یروشلیم میں بہت ہی بڑھہ گیا اور کاہنوں کا بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا * * (۸) اور اِستیفان ایمان اور قوت سے معمور ہوکے بڑی بڑی کرامتیں اور نشانیاں لوگوں میں ظاہر کرتا تھا (۹) تب اُس عبادت‌خانے سے جو لیبرتینیوں کا کہلاتا ہی اور قورینیوں اور اسکندریوں اور اُنمیں سے جو کلکیہ اور اسیا سے آئے بعضے اُٹھکے اِستیفان سے بحث کرنے لگے (۱۰) پر وے اُس حکمت اور روح کا جس سے وہ کلام کرتا تھا سامہنا نہ کر سکے (۱۱) تب اُنھوں نے بعضے مرد گانٹھے جو کہتے تھے کہ ہم نے اُسکو موسیٰ اور خدا کے خلاف کفر بکتے سنا (۱۲) اور لوگوں اور بزرگوں اور فقیہوں کو اُبھارا اور اُسپر چڑھکے پکڑا اور بڑی عدالت

میں لے گئے (۱۳) اور جھوٹھے گواہ کھڑے کیئے جنھوں نے کہا کہ یہہ آدمی اِس پاک مکان اور شریعت کے خلاف کفر بکنے سے باز نہیں آتا (۱۴) کیونکہ ہم نے اُسے یہہ کہتے سنا کہ وہی یسوع ناصری اِس مکان کو ڈھائیگا اور اُن رسموں کو جو موسیٰ نے ہمیں سونپیں بدل ڈالیگا (۱۵) اور سبھوں نے جو عدالت میں بیٹھے تھے اُسپر نظر کرکے اُسکے چہرے کو فرشتے کا سا چہرہ دیکھا *

ساتواں باب

(۱) تب سردار کاہن نے کہا کیا یے باتیں یونہیں ہیں (۲) وہ بولا ای بھائیو اور باپو سنو خدائے ذوالجلال ہمارے باپ ابیرہام پر جس وقت وہ مسوپوتامیہ میں تھا اُس سے پہلے کہ حاران میں جا بسا ظاہر ہوا (۳) اور اُسکو کہا اپنے ملک اور اپنے خاندان سے نکل اور اُس ملک میں جو تجھے دکھاؤنگا چلا جا (۴) تب کلدیوں کے ملک سے نکلکے حاران میں جا رہا اور وہاں سے اُسکے باپ کے مرنے کے بعد (خدا نے) اُسکو اِس ملک میں جس میں تم اب رہتے ہو پہنچایا (۵) اور اُسکو کچھہ میراث بلکہ قدم بھر کی جگہہ اُسمیں نہ دی پر وعدہ کیا کہ میں اُسے تیرے اور تیرے بعد تیری نسل کے تصرف میں کر دونگا اگرچہ اُسکے کوئی لڑکا نہ تھا (۶) پر خدا نے یوں فرمایا کہ تیری نسل بیگانے ملک میں پردیسی ہوگی وے اُنکو غلامی میں رکھینگے اور چار سو برس تک بدسلوکی کرینگے (۷) پھر خدا نے کہا کہ اُس قوم سے جسکے وے غلام ہونگے میں مواخذہ کرونگا اور بعد اُسکے وے باہر آوینگے اور اِسی جگہہ میری بندگی کرینگے (۸) اور اُسکو ختنے کا عہد دیا اور اِس طرح اُس سے اِسحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُسنے اُسکا ختنہ کیا اور اِسحاق سے یعقوب اور یعقوب سے بارہ گھرانوں کے سردار پیدا ہوئے (۹) اور سرداروں نے ڈاہ سے یوسف کو مصر میں بیچا پر خدا اُسکے ساتھہ تھا (۱۰) اور اُسے اُسکی سب مصیبتوں سے نکالا اور اُسے مصر کے بادشاہ فرعون کے حضور مقبولیت اور حکمت بخشی اور اُسنے اُسے مصر اور اپنے سارے گھر کا مختار کیا * (۱۱) اور سارے ملک مصر اور کنعان میں کال پڑا اور بڑی

مصیبت آئي اور ھمارے باپ دادوں کو کھانا میسر نہیں ھوتا تھا (۱۲) سو
جب یعقوب نے سنا کہ مصر میں اناج ھی تو پہلي بار ھمارے باپ دادوں
کو بھیجا (۱۳) اور دوسري دفعہ میں یوسف نے اپنے تئیں اپنے بھائیوں پر
ظاھر کیا اور یوسف کي نسل فرعون کو معلوم ھوئي (۱۴) تب یوسف نے
اپنے باپ یعقوب اور اپنے سارے گھرانے کو جو پچھتر شخص تھے بُلوا بھیجا
(۱۵) اور یعقوب مصر میں جا اُترا اور وہ اور ھمارے باپ دادے وھاں
مر گئے (۱۶) اور وے شخیم میں لوا لائے اور اُس مقبرے میں رکھے گئے جسکو
ابیرھام نے بني عمور شخیم کے باپ سے نقد دیکے مول لیا تھا (۱۷) پس
جب وعدے کا وقت جسکي خدا نے ابیرھام سے قسم کھائي تھي نزدیک
آیا لوگ مصر میں بڑھنے اور بہت ھونے لگے (۱۸) اُس وقت تک کہ دوسرا
بادشاہ اُٹھا جو یوسف کو نجانتا تھا (۱۹) اُسنے ھماري قوم سے فطرت کرکے
ھمارے باپ دادوں سے یہاں تک بدسلوکي کي کہ اُسنے اُنکے بچوں کو پھنکوا
دیا تاکہ جیتے نہ رھیں * (۲۰) اُس وقت موسیٰ پیدا ھوا اور نہایت
خوبصورت تھا اور تین مہینے تک اپنے باپ کے گھر میں پلا (۲۱) اور جب
پھینکا گیا فرعون کي بیٹي نے اُسے اُٹھا لیا اور اُسکو اپنا بیٹا کرکے پالا (۲۲) اور
موسیٰ نے مصریوں کي ساري حکمت میں تربیت پائي اور کلام و کام میں
قوي تھا (۲۳) اور جب چالیس برس کا ھوا اُسکے جي میں آیا کہ اپنے
بھائیوں بني اِسرائیل سے ملاقات کرے (۲۴) اور ایک کو ظلم اُٹھاتے دیکھکر
اُسکي حمایت کي اور مصري کو جان سے مارکے مظلوم کا انتقام لیا (۲۵) پس
اُسنے خیال کیا کہ میرے بھائي سمجھینگے کہ خدا میرے ھاتھوں سے اُنھیں
چُھٹکارا دیگا پر وے نہ سمجھے (۲۶) پھر دوسرے دن اُنکو لڑتے پایا اور یوں کہکے
اُنھیں ملاپ کرنے کي ترغیب دي کہ ای مردو تم تو بھائي ھو کیوں ایک
دوسرے پر ظلم کرتے ھو (۲۷) لیکن اُسنے جو اپنے پڑوسي پر ظلم کرتا تھا اُسے
یہہ کہکے ھٹایا کہ کسنے تجھے ھم پر حاکم اور قاضي مقرر کیا ھی (۲۸) کیا
تو مجھے قتل کیا چاھتا ھی جیسے کل مصري کو قتل کیا (۲۹) موسیٰ
اِس بات پر بھاگا اور ملک مدیان میں پردیسي ھوا جہاں اُس سے دو بیٹے
پیدا ھوئے * (۳۰) اور جب چالیس برس پورے ھوئے خداوند کا فرشتہ کوہ

سینا کے جنگل میں جھاڑي کي آگ کے شعلے میں سے اُسکو دکھائي دیا (۳۱) اور موسیٰ نے دیکھکے اِس رویت پر تعجب کیا اور جب دریافت کرنے کو نزدیک چلا خداوند کي آواز اُسکو آئي (۳۲) کہ میں تیرے باپ دادوں کا خدا ابیرھام کا خدا اور اِسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ھوں تب موسیٰ کانپ گیا اور دریافت کرنے کي جرأت نہ کي (۳۳) اورخداوند نے اُسے کہا جوتي اپنے پانوں سے اُتار کیونکہ یہہ جگہہ جہاں تو کھڑا ھی پاک زمین ھی (۳۴) میں نے نگاہ کرکے اپنے لوگوں کي جو مصرمیں ھیں مصیبت دیکھي اور اُنکي آہ مارني سني اور اُنھیں چُھڑانے اُترا ھوں اور اب جا میں تجھے مصر میں بھیجتا ھوں (۳۵) اُسي موسیٰ کو جسکا اُنھوں نے یہہ کہکے انکار کیا کہ کسنے تجھے حاکم اوور قاضي مقرر کیا اُسي کو خدا نے اُس فرشتے کے ھاتھہ سے جو اُسے جھاڑي میں نظر آیا بھیجا کہ حاکم اور بچانیوالا ھو (۳۶) یہي ملک مصر اور دریاےقلزم اور جنگل میں چالیس برس معجزے اور نشان دکھلاکے اُنھیں نکال لایا (۳۷) یہہ وھي موسیٰ ھی جسنے بني اِسرائیل کو کہا خداوند تمھارا خدا تمھارے بھائیوں میں سے تمھارے لیئے ایک نبي میري مانند اُٹھاویگا اُسکي سنو (۳۸) یہہ وھي ھی جو جنگل میں جماعت کے بیچ اُس فرشتے کے جو اُس سے کوہ سینا پر بولا اور ھمارے باپ دادوں کے درمیان تھا جسکو زندگي کا کلام ھمکو دینے کے واسطے مِلا (۳۹) پر اُسکا تابعدار ھونا ھمارے باپ دادوں نے نچاھا بلکہ اُسکو رد کیا اور اپنے دل مصر کي طرف پھیرے (۴۰) اور ھارون کو کہا ھمارے لیئے معبود بنا جو ھمارے آگے آگے چلیں کیونکہ یہہ موسیٰ جو ھمیں ملک مصر سے نکال لایا ھم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ھوا (۴۱) اور اُن دنوں اُنھوں نے ایک بچھڑا بنایا اور بُت کو قرباني چڑھائي اوز اپنے ھي ھاتھوں کے کاموں سے خوش ھوئے (۴۲) تب خدا اُنسے پھرا اور اُنھیں چھوڑ دیا کہ آسمان کي فوج کو پوجیں جیسا کہ نبیوں کي کتاب میں لکھا ھی کہ ای اِسرائیل کے گھرانے کیا تم نے مجھکو جنگل میں چالیس برس قربانیاں اور نذریں چڑھائیں (۴۳) تم تو مُلوخ کے خیمے اور اپنے دیوتا رمفان کے تارے یعني اُن مورتوں کو جنھیں تم نے سجدہ کرنے کو بنایا لیئے پھرتے تھے سو میں تمھیں بابل کے. پار اُٹھا لے

جاؤنگا * (۴۴) گواهي کا خيمہ جنگل ميں همارے باپ دادوں کے درميان تها جيسا کہ اُسنے جو موسیٰ سے باتيں کرتا تها حکم ديا کہ اُس نمونے کے موافق جو تو نے ديکها هی اُسے بنا (۴۵) اُسے بهي همارے باپ دادے اگلوں سے پاکے يہوشوع کے ساتهہ اُن قوموں کے ملک ميں جنکو خدا نے همارے باپ دادوں کے سامهنے نکال ديا لے آئے اور وہ داؤد کے دنوں تک رها (۴۶) جسنے خدا کے حضور فضل پايا اور آرزو کي کہ يعقوب کے خدا کے واسطے مسکن پاوے (۴۷) پر سليمان نے اُسکے ليئے گهر بنايا (۴۸) ليکن خداے تعالیٰ هاتهہ کي بنائي هوئي هيکلوں ميں نہيں رهتا چنانچہ نبي کہتا هی (۴۹) کہ خداوند فرماتا هی آسمان ميرا تخت اور زمين ميرے پانوں کي چوکي هی تم ميرے ليئے کون سا گهر بناؤگے يا کون سي جگهہ ميرے آرام کي هی (۵۰) کيا ميرے هي هاتهہ نے يہہ سب کچهہ نہيں بنايا * (۵۱) اے سرکشو اور دل اور کان کے نامختونو تم هر وقت روح القدس کي مخالفت کرتے هو جيسے تمهارے باپ دادے تهے ويسے هي تم بهي هو (۵۲) نبيوں ميں سے کسکو تمهارے باپ دادوں نے نہ ستايا هاں اُنهوں نے اُس راستباز کے آنے کے خبر دينيوالوں کو قتل کيا جسکے اب تم پکروانيوالے اور خوني هوئے (۵۳) تم نے فرشتوں کي وساطت سے شريعت پائي پر حفظ نہ کي * (۵۴) وے يے باتيں سنکے اپنے جي ميں کٹ گئے اور اُسپر دانت پيسنے لگے (۵۵) پر اُسنے روح القدس سے معمور هوکے آسمان کي طرف نظر کي اور خدا کا جلال اور يسوع کو خدا کے دهنے کهڑا ديکها (۵۶) اور کہا ديکهو ميں آسمانوں کو کُهلا اور اِنسان کے بيٹے کو خدا کے دهنے کهڑا ديکهتا هوں (۵۷) تب اُنهوں نے بڑے زور سے چِلا چِلاکے اپنے کان بند کيئے اور ايکدل هوکے اُسپر لپکے (۵۸) اور شهر کے باهر نکالکے سنگسار کيا اور گواهوں نے اپنے کپڑے سولوس نام ايک جوان کے پانوں پاس رکهہ ديئے (۵۹) سو اُنهوں نے اِستيفان کو سنگسار کيا اُسنے دعا مانگي اور کہا ای خداوند يسوع ميري روح کو قبول کر (۶۰) اور گهٹنے ٹيککر بڑي آواز سے پکارا ای خداوند يہہ گناہ اُنپر ثابت مت کر اور يہہ کہکے سو گيا اور سولوس اُسکے قتل پر راضي تها *

آٹھواں باب

(۱) اور اُس دن یروشلیم کي کلیسیا پر بڑا ظلم ہوا اور رسولوں کے سوا وے سب یہودیہ اور سامریہ کي ہر جگہہ میں پراگندہ ہو گئے (۲) اور دیندار مردوں نے اِستیفان کو گاڑا اور اُسپر بڑا ماتم کیا (۳) اور سولس کلیسیا کو تباہ کرتا اور گھر گھر گھسکے مردوں اور عورتوں کو گھسیٹکر قید میں سونپتا تھا * * (۴) پس وے جو پراگندہ ہوئے تھے جگہہ جگہہ جاکے کلام کي خوشخبري دیتے تھے (۵) اور فیلپوس سامریہ کے ایک شہر میں پہنچکے اُنکو مسیح کي منادي کرتا تھا (۶) اور لوگوں نے اُن معجزوں کو جو فیلپوس کرتا تھا سنکے اور دیکھکے ایکدل ہوکر اُسکي باتوں پر جي لگایا (۷) کیونکہ ناپاک روحیں بہتوں سے جو آسیب‌زدہ تھے بڑي آواز سے چِلاکے نکل گئیں اور بہت مفلوج اور لنگڑے چنگے کیئے گئے (۸) اور اُس شہر میں بڑي خوشي ہوئي * (۹) اور اُس شہر میں شمعون نام ایک مرد پہلے جادوگري کرتا اور سامریہ کے لوگوں کو دنگ رکھتا اور کہتا تھا کہ میں بھي کوئي بڑا ہوں (۱۰) اور سب چھوٹے سے بڑے تک اُسکي طرف رجوع کرکے کہتے تھے کہ یہہ خدا کي بڑي قدرت ہی (۱۱) پروے اِس سبب اُسکي طرف رجوع لائے کہ اُسنے مدت سے جادو کرکے اُنھیں دنگ کر رکھا تھا (۱۲) پر جب وے فیلپوس پر جو خدا کي بادشاہت اور یسوع مسیح کے نام کي خوشخبري دیتا تھا یقین لائے تو کیا مرد کیا عورت سب بپتسما پانے لگے (۱۳) اور شمعون آپ بھي ایمان لایا اور بپتسما پاکے فیلپوس کے ساتھہ رہا اور معجزے اور بڑے نشان جو ظاہر ہوتے تھے دیکھکے حیران ہوا * (۱۴) جب رسولوں نے جو یروشلیم میں تھے سنا کہ سامریوں نے خدا کا کلام قبول کیا تب پطرس اور یوحنا کو اُنکے پاس بھیجا (۱۵) اُنھوں نے جاکے اُنکے لیئے دعا مانگي کہ روح‌القدس پاویں (۱۶) کیونکہ اب تک وہ اُنمیں سے کسي پر نازل نہ ہوئي تھي بلکہ اُنھوں نے صرف خداوند یسوع کے نام پر بپتسما پایا تھا (۱۷) تب اُنھوں نے اُنپر ہاتھہ رکھے اور اُنھوں نے روح‌القدس پائي * (۱۸) جب

شمعون نے دیکھا کہ رسولوں کے ہاتھہ رکھنے سے روح‌القدس مِلتي ھی تو اُنکے پاس نقدي لایا (۱۹) اور کہا یہہ اختیار مجھے بھي دو کہ جس پر میں ہاتھہ رکھوں وہ روح‌القدس پاوے (۲۰) پر پطرس نے اُسکو کہا تیرا نقد تیرے ساتھہ برباد ہو اِسلیئے کہ تو نے گمان کیا کہ خدا کي بخشش نقدي سے خریدي جاتي ھی۔ (۲۱) تیرا اِس بات میں نہ حصہ۔ھی نہ بخرا کیونکہ تیرا دل خدا کے حضور سیدھا نہیں (۲۲) پس اپني اِس شرارت سے توبہ کر اور خدا سے دعا مانگ شاید تیرے دل کا منصوبہ تجھے معاف ہو (۲۳) کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تو پت کي کڑواہٹ اور بُرائي کے بند میں گرفتار ھی (۲۴) شمعون نے جواب دیکے کہا تم میرے لیئے خداوند سے دعا مانگو کہ اُن باتوں میں سے جو تم نے کہیں کوئي مجھہ پر نہ پڑے (۲۵) پس وے گواھي دیکے اور خداوند کا کلام سناکے یروشلیم کو پھرے اور سامریوں کي بہت سي بستیوں میں خوشخبري دیتے گئے * (۲۶) اور خداوند کے فرشتے نے فیلپوس سے باتیں کیں اور کہا اُٹھہ اور دکھن طرف اُس راہ پر جا جو یروشلیم سے غازا کو جاتي اور ویران ھی (۲۷) وہ اُٹھکے روانہ ہوا اور دیکھو ایک حبشي خوجہ حبشیوں کي ملکہ قنداقي کا وزیر جو اُسکے سارے خزانے کا مختار تھا وھي یروشلیم میں عبادت کو آیا تھا (۲۸) اور پھرا جاتا اور اپني رتھہ پر بیٹھا اشعیا نبي پڑھہ رھا تھا (۲۹) روح نے فیلپوس کو کہا نزدیک جا اور اُس رتھہ کے ساتھہ ہو لے (۳۰) تب فیلپوس نے پاس دوڑکے اُسے اشعیا نبي کو پڑھتے سنا اور کہا کیا جو کچھہ تو پڑھتا ھی سمجھتا ھی (۳۱) وہ بولا یہہ مجھہ سے کیونکر ہو سکے جب تک کہ کوئي مجھے ھدایت نہ کرے اور اُسنے فیلپوس سے درخواست کي کہ اُسکے ساتھہ سوار ہو بیٹھے (۳۲) اور اُس نوشتے کي عبارت جو وہ پڑھتا تھا یہہ تھي کہ وہ بھیڑ کي مانند ذبح ہونے کو لایا گیا اور جیسا برّہ اپنے بال کترنیوالے کے سامھنے بے آواز ھی ویسا ھي وہ اپنا مُنہہ نہیں کھولتا (۳۳) اُسکي غریبي میں اُسکا انصاف نہوا پر کون اُسکي نسل کا بیان کریگا کیونکہ زمین سے اُسکي زندگي اُٹھائي جاتي ھی (۳۴) اور خوجے نے فیلپوس کو جواب دیکے کہا تیري منت کرتا ہوں کہ نبي یہہ کسکے حق میں کہتا ھی کیا اپنے یا کسي دوسرے کے حق میں (۳۵) تب فیلپوس نے اپنا مُنہہ

کھولکے اور اُسي نوشتے سے شروع کرکے یسوع کي خوشخبري اُسے دي * (۳۶) اور راہ میں چلتے چلتے کسي پاني پر پہنچے تب خوجے نے کہا دیکھہ پاني مجھے بپتسما پانے سے کون چیز روکتي ھی (۳۷) فیلپوس نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ھی تو روا ھی اُسنے جواب دیکے کہا میں ایمان لاتا ھوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ھی (۳۸) اور حکم دیا کہ رتھہ کھڑي کریں اور فیلپوس اور خوجہ دونوں پاني میں اُترے اور اُسنے اُسکو بپتسما دیا (۳۹) جب وے پاني سے نکلے خداوند کي روح فیلپوس کو لے گئي اور خوجے نے اُسکو پھر ندیکھا کیونکہ خوشي سے اپني راہ چلا (۴۰) اور فیلپوس ازدود میں مِلا اور چلتے چلتے جب تک قیصریہ میں نہ آیا سب شہروں میں خوشخبري دي *

نواں باب

(۱) اور سولوس اب تک خداوند کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے میں دم مارتا سردار کاھن کے یہاں گیا (۲) اور اُس سے دمشق کے عبادت‌خانوں کے لیئے اِس مضمون کے خط مانگے کہ اگر میں کسي کو اِس طریق پر پاؤں کیا مرد کیا عورت اُسے باندھکے یروشلیم میں لاؤں (۳) اور جاتے جاتے ایسا ھوا کہ جب دمشق کے نزدیک پہنچا تو یکایک آسمان سے نور اُسکے گِرداگرد چمکا (۴) اور اُسنے زمین پر گرکے آواز سني جو اُسے کہتي تھي کہ ای ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ھی (۵) اور اُسنے کہا ای خداوند تو کون ھی خداوند نے کہا میں یسوع ھوں جسے تو ستاتا ھی پینے کي کیل پر لات مارنا تیرے لیئے مشکل ھی (۶) اور اُسنے کانپکے اور حیران ھوکر کہا ای خداوند تو کیا چاھتا ھی کہ میں کروں خداوند نے اُسکو کہا اُٹھہ اور شہر میں جا اور جو تجھے کرنا ضرور ھی تجھے کہا جائیگا (۷) اور وے مرد جو اُسکے ساتھہ تھے حیران کھڑے رہ گئے کہ آواز تو سنتے پر کسي کو نہ دیکھتے تھے (۸) اور سولوس زمین پر سے اُٹھا پر اپني آنکھیں کھولکے کسي کو نہ دیکھا سو وے اُسکا ھاتھہ پکڑکے اُسے دمشق میں

لے گئے (۹) اور وہ تین دن تک دیکھہ نہ سکا اور نہ کھاتا نہ پیتا تھا *
(۱۰) اور دمشق میں حنانیا نام ایک شاگرد تھا اور اُسکو خداوند نے رویا
میں کہا ای حنانیا وہ بولا ای خداوند حاضر ہوں (۱۱) خداوند نے اُسکو
کہا اُٹھہ اُس سڑک پر جو سیدھي کہلاتي ہی جا اور یہودا کے گھر میں
سولوس نام ترسسي کو ڈھونڈھہ کہ دیکھہ وہ دعا مانگتا ہی (۱۲) اور رویا
میں حنانیا نام ایک مرد کو اندر آتے اور اپنے اُوپر ہاتھہ رکھتے دیکھا تاکہ
پھر بینائي پاوے (۱۳) پر حنانیا نے جواب دیا کہ ای خداوند میں نے
بہتوں سے اِس مرد کي بابت سنا کہ اُسنے یروشلیم میں تیرے مقدسوں کے
ساتھہ کیسي بدي کي ہی (۱۴) اور یہاں اُسنے سردار کاہنوں سے اختیار
پایا کہ سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں باندھے (۱۵) پر خداوند نے اُسکو کہا
تو جا کیونکہ یہہ میرے لیئے قوموں اور بادشاہوں اور بني اِسرائیل کے آگے
میرا نام ظاہر کرنے کا برگزیدہ وسیلہ ہی (۱۶) کہ میں اُسے دکھاؤنگا کہ
میرے نام کے لیئے اُسکو کیسا دکھہ اُٹھانا ضرور ہی (۱۷) تب حنانیا گیا
اور اُس گھر میں داخل ہوا اور اپنے ہاتھہ اُسپر رکھکر کہنے لگا ای بھائي
ساؤل خداوند یعني یسوع نے جو تجھہ پر اُس راہ میں جس سے تو آیا
ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہی تاکہ تو پھر بینائي پاوے اور روح‌القدس سے بھر
جاے (۱۸) اور وونہیں مثل چھلکوں کے کچھہ اُسکي آنکھوں سے گر پڑا اور وہ
في‌الفور پھر بینا ہوا اور اُٹھکے بپتسما لیا (۱۹) اور کچھہ کھاکے طاقت پائي *
اور سولوس کئي دن دمشق میں شاگردوں کے ساتھہ رہا (۲۰) اور فوراً
عبادت‌خانوں میں یسوع کي منادي کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہی
(۲۱) اور سب سننیوالے دنگ ہوئے اور بولے کیا یہہ وہ نہیں ہی جو
یروشلیم میں اِس نام لینیوالوں کو تباہ کرتا تھا اور یہاں اِسلیئے آیا کہ اُنکو
باندھکے سردار کاہنوں کے پاس لے جاوے (۲۲) لیکن سولوس اَور بھي مضبوط
ہوا اور دلیلوں سے ثابت کرکے کہ مسیح یہي ہی یہودیوں کو جو دمشق
میں رہتے تھے گھبرا دیا * (۲۳) اور جب بہت دن گذرے یہودیوں نے اُسکے
قتل کي صلاح کي (۲۴) پر اُنکا منصوبہ سولوس کو معلوم ہوا اور وے رات
دن دروازوں کي حفاظت کرتے تھے تاکہ اُسے مار ڈالیں (۲۵) تب شاگردوں

نے رات کو اُسے لیکے اور ٹوکرے میں بیٹھاکر دیوار پر سے اُتار دیا (۲۶) اور سولوس نے یروشلیم میں پہنچکے کوشش کي کہ شاگردوں میں مِل جاے اور سب اُس سے ڈرے کیونکہ یقین نہ لائے کہ وہ شاگرد ھی (۲۷) پر برنباس اُسے اپنے ساتھہ رسولوں کے پاس لے گیا اور اُنسے بیان کیا کہ اُسنے کس طرح راہ میں خداوند کو دیکھا اور یہہ کہ وہ اُس سے بولا اور کیونکر دمشق میں دلیرانہ یسوع کے نام پر منادي کرتا تھا (۲۸) سو وہ یروشلیم میں اُنکے ساتھہ آیا جایا کرتا اور یسوع کے نام پر دلیري سے کلام سناتا (۲۹) اور یونانیوں کے ساتھہ بھي گفتگو اور بحث کرتا تھا پر وے اُسکے قتل کے درپی تھے (۳۰) اور بھائي یہہ جانکے اُسے قیصریہ میں لے گئے اور ترسس کو روانہ کیا * (۳۱) سو سارے یہودیہ اور گلیل اور سامریہ میں کلیسیاؤں نے آراستہ ھوکے اور خداوند کے خوف میں چلکے آرام پایا اور روح‌القدس کي تسلي سے بڑھہ گئیں * * (۳۲) اور ایسا ھوا کہ پطرس ھر کہیں پھرتا ھوا اُن مقدسوں کے پاس بھي جو لِدّہ میں رھتے تھے پہنچا (۳۳) اور وھاں اینیاس نام ایک آدمي پایا جو فالج کا مارا آٹھہ برس سے چارپائي پر پڑا تھا (۳۴) اور پطرس نے اُسے کہا ای اینیاس یسوع مسیح تجھے چنگا کرتا ھی اُٹھہ اور اپنا بچھونا آپ درست کر اور وہ فوراً اُٹھا (۳۵) اور لِدّہ اور سارون کے سب رھنیوالے اُسے دیکھکر خداوند کي طرف رجوع لائے * (۳۶) اور یافہ میں ایک شاگرد طبیتہ نام تھي جسکا ترجمہ ھرني ھی وہ نیک کاموں اور خیراتوں سے جو کرتي تھي مالامال تھي (۳۷) اور ایسا ھوا کہ اُن دنوں وہ بیمار ھوکے مر گئي سو اُسے نہلاکر بالاخانے پر رکھا (۳۸) اور اِسلیئے کہ لِدّہ یافہ کے نزدیک تھا اور شاگردوں نے سنا تھا کہ پطرس وھیں ھی اُس پاس دو مرد بھیجکے درخواست کي کہ ھمارے پاس آنے میں دیر مت کر (۳۹) اور پطرس اُٹھکے اُنکے ساتھہ چلا جب پہنچا اُسے بالاخانے پر لے گئے اور سب بیوائیں روتي ھوئي اُسکے پاس آئیں اور کُرتے اور کپڑے جو ھرني نے جب اُنکے ساتھہ تھي بنائے تھے دکھاتي تھیں (۴۰) اور پطرس نے سب کو باھر کرکے اور گھٹنے ٹیککے دعا مانگي اور لاش کي طرف پھرکے کہا ای طبیتہ اُٹھہ تب اُسنے آنکھیں کھول دیں اور پطرس کو دیکھکے اُٹھہ بیٹھي (۴۱) اور اُسنے ھاتھہ دیکر اُسے اُٹھایا اور

مقدسوں اور بیواؤں کو بُلاکے اُسے زندہ اُنکے آگے کھڑا کیا (۴۲) اور یہہ سارے یافہ میں مشہور ہوا اور بہتیرے خداوند پر ایمان لائے (۴۳) اور یوں ہوا کہ وہ کئي دن یافہ میں شمعون نام دباغ کے یہاں رہا *

دسواں باب

(۱) اور قیصریہ میں کرنیلیوس نام ایک مرد تھا اُس پلٹن کا صوبہ‌دار جو اتالیاني کہلاتي تھي (۲) وہ اپنے سارے گھرانے سمیت دیندار اور خداترس تھا اور لوگوں کو بہت خیرات دیتا اور نت خدا سے دعا مانگتا تھا (۳) اُسنے رویا میں دن کي نویں گھڑي کے قریب صاف دیکھا کہ خدا کا فرشتہ اُسکے پاس آیا اور اُسے کہنے لگا ای کرنیلیوس (۴) پر اُسنے اُسپر نظر کرکے اور ڈرکے کہا ای خداوند کیا ھی اُسنے اُسے کہا تیري دعائیں اور خیرات یادگاري کے لیئے خدا کے حضور پہنچیں (۵) اور اب یافہ میں آدمي بھیج کہ شمعون کو جو پطرس کہلاتا ھی بُلا لاویں (۶) وہ شمعون نام کسي دباغ کے یہاں جسکا گھر سمندر کے کنارے ھی مہمان ھی وہ تجھکو بتلاویگا جو کچھہ کہ کرنا تجھہ پر واجب ھی (۷) اور جب فرشتہ جسنے کرنیلیوس سے باتیں کیں چلا گیا تھا اُسنے اپنے نوکروں میں سے دو کو اور اُنمیں سے جو سدا اُسکے ساتھہ رھتے تھے ایک دیندار سپاھي کو بُلاکے (۸) اور سب باتیں اُنسے بیان کرکے اُنھیں یافہ میں بھیجا * (۹) دوسرے دن جب وے راہ میں چلے جاتے اور شہر کے نزدیک پہنچے تھے پطرس چھٹھي گھڑي کے قریب کوٹھے پر دعا مانگنے چڑھا (۱۰) اور اُسے بھوکھہ لگي اور چاھا کہ کچھہ کھاے پر جب وے طیار کر رھے تھے وہ حالت وجد میں پڑا (۱۱) اور اُسنے آسمان کو کُھلا اور کسي چیز کو بڑي چادر کي مانند جو چاروں کونوں سے بندھي تھي زمین کي طرف لٹکتے اور اپنے پاس آتے دیکھا (۱۲) اُسمیں زمین کے سب قسم کے چارپائے اور جنگلي جانور اور کیڑے مکوڑے اور ھوا کے پرندے تھے (۱۳) اور اُسے آواز آئي کہ ای پطرس اُٹھہ ذبح کر اور کھا (۱۴) پر پطرس نے کہا ای خداوند ھرگز نہیں کیونکہ میں نے کبھي کوئي حرام یا

ناپاک چیز نہیں کھائي (۱۵) اور آواز پھر دوسري بار اُسے آئي کہ جو کچھہ خدا نے پاک کیا ھی تو حرام مت کہہ (۱۶) یہہ تین بار ھوا اور وہ چیز پھر آسمان پر کھینچي گئي * (۱۷) اور جب پطرس اپنے دل میں حیران تھا کہ یہہ رویا جو میں نے دیکھا کیا ھی تو دیکھو وے مرد جنھیں کرنیلیوس نے بھیجا تھا شمعون کا گھر پوچھتے دروازے پر کھڑے (۱۸) اور پکارکے پوچھتے تھے کہ کیا شمعون جو پطرس کہلاتا ھی یہیں مہمان ھی (۱۹) جب پطرس اُس رویا کي بابت سوچ کرتا تھا روح نے اُسے کہا دیکھہ تین مرد تجھے ڈھونڈھتے ھیں (۲۰) سو تو اُٹھکے اُتر جا اور بے کھٹکے اُنکے ساتھہ چل کیونکہ میں نے اُنکو بھیجا ھی (۲۱) تب پطرس نے اُن مردوں کے پاس جو کرنیلیوس نے اُس پاس بھیجے تھے اُترکے کہا دیکھو جسے تم ڈھونڈھتے ھو میں ھوں تم کس سبب سے آئے ھو (۲۲) اور اُنھوں نے کہا کرنیلیوس صوبہ‌دار نے جو مرد راست‌باز اور خداترس اور یہودیوں کي ساري قوم میں نیک نام ھی مقدس فرشتے سے الہام پایا کہ تجھے اپنے گھر بُلاوے اور تجھہ سے باتیں سنے سو اُسنے اُنھیں اندر بُلاکے اُنکي مہماني کي * (۲۳) اور دوسرے دن پطرس اُنکے ساتھہ چلا اور یافہ کے بھائیوں میں سے کئي ایک اُسکے ساتھہ ھو لیئے (۲۴) اور وے دوسرے روز قیصریہ میں داخل ھوئے اور کرنیلیوس اپنے رشتہ‌داروں اور دلي دوستوں کو اِکٹھا کرکے اُنکي راہ دیکھتا تھا (۲۵) اور ایسا ھوا کہ جب پطرس داخل ھونے لگا کرنیلیوس نے اُسکا اِستقبال کرکے اور اُسکے پانوں پر گرکے سجدہ کیا (۲۶) لیکن پطرس نے اُسے اُٹھایا اور کہا کھڑا ھو میں بھي تو آدمي ھوں (۲۷) اور اُس سے باتیں کرتا اندر گیا اور بہتوں کو اِکٹھا پایا (۲۸) اور اُنکو کہا تم جانتے ھو کہ مرد یہودي کو کسي غیر آدمي سے صحبت رکھني یا اُسکے یہاں جانا کیسا ناجائز ھی پر خدا نے مجھے جتایا کہ کسي آدمي کو حرام یا ناپاک نہ کہوں (۲۹) اِسلیئے جب بُلایا گیا بے عذر بھي چلا آیا پس میں پوچھتا ھوں کہ مجھے کس بات کے لیئے بُلایا (۳۰) تب کرنیلیوس نے کہا چار روز ھوئے کہ میں نے اِس گھڑي تک روزہ رکھا اور نویں گھڑي اپنے گھر میں دعا مانگتا تھا اور دیکھو کہ ایک مرد بھڑکیلي پوشاک پہنے میرے سامھنے کھڑا تھا (۳۱) اور بولا ای کرنیلیوس تیري دعا سني گئي اور

تیري خیرات کي خدا کے حضور یاد ہوئي (۳۲) پس کسي کو یافہ میں
بھیج اور شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہی یہاں بُلا وہ شمعون دباغ کے گھر
میں جو سمندر کے کنارے ہی مہمان ہی وہ آکے تجھہ سے باتیں کریگا (۳۳) سو
اُسي گھڑي میں نے تیرے پاس بھیجا اور تو نے خوب کیا جو آیا پس اب
ہم سب خدا کے آگے حاضر ہیں کہ جو کچھہ خدا نے تجھے فرمایا ہی
سنیں * (۳۴) تب پطرس نے مُنہہ کھولکے کہا اب مجھے یقین ہوا کہ خدا
صورت پر نظر کرنیوالا نہیں (۳۵) بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور
راستبازي کرتا ہی اُسکو پسند آتا ہی (۳۶) اُس کلام کو جو اُسنے بني
اِسرائیل کے پاس بھیجا جب یسوع مسیح کي معرفت (جو سبھوں کا
خداوند ہی) صلح کي خوشخبري دیتا تھا (۳۷) ہاں اُس بات کو تم جانتے
ہو جو اُس بپتسما کے بعد جسکي منادي یوحنا نے کي گلیل سے شروع ہوکے
تمام یہودیہ میں مشہور ہوئي (۳۸) یعني یسوع ناصري کو کہ کس طرح
خدا نے اُسے روح‌القدس اور قدرت سے ممسوح کیا وہ نیکي کرتا اور سب
کو جو ابلیس کے مظلوم تھے چنگا کرتا پھرا کیونکہ خدا اُسکے ساتھہ تھا
(۳۹) اور ہم اُن سب کاموں کے جو اُسنے یہودیوں کے ملک اور یروشلیم میں
کیئے گواہ ہیں اور اُنھوں نے اُسے لکڑے پر لٹکاکے قتل کیا (۴۰) اُسي کو خدا
نے تیسرے دن جِلاکے اُٹھایا اور ظاہر کر دکھایا (۴۱) ساري قوم پر نہیں بلکہ
اُن گواہوں پر جو آگے سے خدا کے چُنے ہوئے تھے یعني ہم پر جو اُسکے مُردوں
میں سے جي اُٹھنے کے بعد اُسکے ساتھہ کھاتے اور پیتے تھے (۴۲) اور اُسنے
ہمیں حکم دیا کہ لوگوں میں منادي کرو اور گواہي دو کہ یہہ خدا کي
طرف سے زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنیوالا مقرر کیا گیا (۴۳) اِسپر سب
نبي گواہي دیتے ہیں کہ جو کوئي اُسپر ایمان لاوے اُسکے نام سے اپنے گناہوں
کي معافي پاویگا * (۴۴) پطرس یے باتیں کہہ رہا تھا کہ روح‌القدس سب
پر جو کلام سنتے تھے نازل ہوئي (۴۵) اور مختون ایمان‌دار جو پطرس کے ساتھہ
آئے تھے حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھي روح‌القدس کي بخشش جاري
ہوئي (۴۶) کیونکہ اُنھیں زبانوں میں بولتے اور خدا کي بڑائي کرتے سنا تب
پطرس نے پھر کہا (۴۷) کیا کوئي پاني روک سکتا ہی کہ یے جنھوں نے

هماري طرح روح‌القدس پائي بپتسما نه پاويں (۴۸) اور اُسنے حکم دیا که خداوند کے نام پر بپتسما پاویں تب اُنھوں نے اُسکي منت کي که چند روز رهے *

گیارهواں باب

(۱) اور رسولوں اور بھائیوں نے جو یہودیہ میں تھے سنا که غیر قوموں نے بھي خدا کا کلام قبول کیا (۲) اور جب پطرس یروشلیم میں آیا تو مختونوں نے اُس سے بحث کي اور کہا (۳) که تو نامختونوں کے پاس گیا اور اُنکے ساتھه کھایا (۴) تب پطرس نے شروع کرکے سب کچھه بترتیب اُنسے بیان کیا اور کہا (۵) میں شہر یافه میں دعا مانگتا تھا اور حالت وجد میں رویا دیکھا که کوئي چیز بڑي چادر کي مانند چاروں کونوں سے لٹکتي آسمان سے اُتري اور مجھه تک آئي (۶) اُسپر میں نے غور سے نظر کي اور زمین کے چارپائے اور جنگلي جانور اور کیڑے مکوڑے اور هوا کے پرندے دیکھے (۷) اور آواز سني جو مجھه سے بولتي تھي که ای پطرس اُٹھه ذبح کر اور کھا (۸) پر میں نے کہا ای خداوند هرگز نہیں کیونکه کبھي کوئي حرام یا ناپاک چیز میرے مُنھه میں نہیں گئي (۹) اور جواب میں دوسري بار آسمان سے مجھے آواز آئي که جو کچھه خدا نے پاک کیا هی تو حرام مت کہه (۱۰) یہه تین بار هوا اور سب کچھه پھر آسمان پر کھینچا گیا (۱۱) اور دیکھو اُسي گھڑي تین مرد جو قیصریه سے میرے پاس بھیجے گئے تھے اُس گھر کے پاس جس میں میں تھا کھڑے تھے (۱۲) اور روح نے مجھے کہا که تو بےکھٹکے اُنکے ساتھه چل اور یے چھه بھائي بھي میرے ساتھه هو لیئے اور هم اُس مرد کے گھر میں داخل هوئے (۱۳) اور اُسنے هم سے بیان کیا که کس طرح اُسنے فرشتے کو اپنے گھر میں کھڑے اور یہه بولتے دیکھا که یافه میں آدمي بھیج اور شمعون کو جو پطرس کہلاتا هی بُلوا (۱۴) وہ تجھه سے باتیں کہیگا جنسے تو اور تیرا سارا گھرانا نجات پاویگا (۱۵) جب میں باتیں کرنے لگا تو روح‌القدس اُنپر نازل هوئي جیسے شروع میں هم پر (۱۶) تب مجھے خداوند کي بات یاد آئي که اُسنے کہا یوحنا نے تو پاني

سے بپتسما دیا پر تم روح‌القدس سے بپتسما پاؤگے (۱۷) پس جب کہ خدا نے اُنکو ویسي نعمت دي جیسي همکو بھي جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے تو میں کون تھا کہ خدا کو روک سکتا (۱۸) وے یہہ سنکر چُپ رهے اور خدا کي ستایش کي اور کہا بے شک خدا نے غیر قوموں کو بھي زندگي کے لیئے توبہ بخشي هی ** (۱۹) پس وے جو اُس مصیبت سے جو اِستیفان کے سبب پڑي پراگندہ هوئے پھرتے پھرتے فونیکي اور کپرس اور انطاکیہ تک پہنچے مگر یہودیوں کے سوا کسي کو کلام نہ سناتے تھے (۲۰) اور اُنمیں سے کئي ایک کپرسي اور قوریني تھے جنھوں نے انطاکیہ میں آکے یونانیوں سے باتیں کیں اور خداوند یسوع کي خوشخبري سنائي (۲۱) اور خداوند کا هاتھہ اُنکے ساتھہ تھا اور بہت سے لوگ ایمان لاکے خداوند کي طرف پھرے (۲۲) اور اُن باتوں کي خبر یروشلیم کي کلیسیا کے کان میں پہنچي اور اُنھوں نے برنباس کو بھیجا کہ انطاکیہ تک جاے (۲۳) وہ پہنچکے اور خدا کا فضل دیکھکے خوش هوا اور سب کو نصیحت کي کہ دل کے مضبوط ارادے سے خداوند میں قائم رهو (۲۴) کیونکہ وہ نیک مرد اور روح‌القدس اور ایمان سے بھرا تھا اور ایک بڑي جماعت خداوند کي طرف رجوع لائي * (۲۵) اور برنباس سولوس کي تلاش میں ترسس کو چلا (۲۶) اور اُسے پاکے انطاکیہ میں لایا اور ایسا هوا کہ وے سال بھر کلیسیا میں اِکٹھے رهتے اور بہت لوگوں کو سکھاتے تھے اور شاگرد پہلے انطاکیہ میں مسیحي کہلائے * (۲۷) اُنھیں دنوں نبي یروشلیم سے انطاکیہ میں آئے (۲۸) اور اُنمیں سے ایک نے جسکا نام اگبس تھا اُٹھکے روح کي معرفت بتلایا کہ تمام ملک میں بڑا کال پڑیگا وہ قلادیوس قیصر کے وقت میں بھي هوا (۲۹) تب شاگردوں نے آپس میں ٹھانا کہ وے هر ایک اپنے مقدور کے موافق اُن بھائیوں کي خدمت میں جو یہودیہ میں رهتے تھے کچھہ بھیجیں (۳۰) سو اُنھوں نے یہہ کیا اور برنباس اور سولوس کے هاتھہ بزرگوں کے پاس بھیجا *

بارھواں باب

(۱) اُس وقت ہیرودس بادشاہ نے ہاتھہ ڈالے کہ کلیسیا میں سے بعضوں کو ستاوے (۲) اور یوحنا کے بھائي یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا (۳) اور جب دیکھا کہ یہہ یہودیوں کو پسند ھی تو زیادتي کرکے پطرس کو بھي پکڑ لیا (یہہ فطیر کے دنوں میں ھوا) (۴) اور اُسکو پکڑکے قید خانے میں ڈالا اور چار چار سپاھیوں کے چار پہرے میں سونپا کہ اُسکي خبرداري کریں اور چاھا کہ فسح کے بعد اُسے لوگوں کے سامھنے لے جائے (۵) سو قید خانے میں پطرس کي نگہباني تو ھوتي تھي پر کلیسیا اُسکے لیئے بدل و جان خدا سے دعا مانگا کرتي تھي * (۶) اور جب ہیرودس نے اُسے حاضر کرنا چاھا اُسي رات پطرس دو زنجیروں سے جکڑا ھوا دو سپاھیوں کے بیچ میں سوتا تھا اور نگہبان دروازے پر قید خانے کي نگہباني کر رھے تھے (۷) اور دیکھو خداوند کا فرشتہ آیا اور کمرے میں روشني چمکي اور اُسنے پطرس کي پسلي پر مارکے اُسے جگایا اور کہا جلد اُٹھہ اور زنجیریں اُسکے ھاتھوں سے گر پڑیں (۸) اور فرشتے نے اُسکو کہا کمر باندھہ اور اپني جوتي پہن اُسنے یونہیں کیا اور اُسنے اُسے کہا اپنا کُرتا پہن اور میرے پیچھے ھو لے (۹) اور وہ نکلکے اُسکے پیچھے ھو لیا اور نجانا کہ یہہ جو فرشتے سے ھوا سچ ھی بلکہ سمجھا کہ رویا دیکھتا ھوں (۱۰) تب وے پہلے اور دوسرے پہرے میں سے نکلکے لوھے کے پھاٹک پر جو شہر کي طرف ھی پہنچے وہ آپ سے آپ اُنکے لیئے کُھل گیا سو وے نکلکے ایک گلي سے گذر گئے اور اُسي دم فرشتہ اُسکے پاس سے چلا گیا * (۱۱) تب پطرس نے ھوش میں آکے کہا اب میں نے تحقیق جانا کہ خداوند نے اپنا فرشتہ بھیجا اور مجھے ہیرودس کے ھاتھہ اور یہودیوں کي قوم کے سارے انتظار سے بچا لیا (۱۲) اور سوچتا ھوا مریم کے گھر پر آیا جو یوحنا ملقب بہ مرقس کي ما تھي وھاں بہت لوگ جمع ھوئے اور دعا مانگ رھے تھے (۱۳) اور جب پطرس نے پھاٹک کا دروازہ کھٹکھٹایا رودا نام ایک چھوکري سننے کو آئي (۱۴) اور پطرس کي آواز

پہچانکے خوشي کے باعث پھاتک نہ کھولا بلکہ اندر دوڑکے خبر دي کہ پطرس پھاتک پر کھڑا ھی (۱۵) اُنھوں نے اُسکو کہا تو دیواني ھی پر وہ اپني بات پر قائم رھي کہ یونہیں ھی تب وے بولے اُسکا فرشتہ ھی (۱۶) پر پطرس کھٹکھٹاتا رھا سو اُنھوں نے کھولکے اُسے دیکھا اور دنگ ھو گئے (۱۷) اور اُسنے اُنھیں ھاتھہ سے اشارہ کیا کہ چُپ رھیں اور اُنسے بیان کیا کہ خداوند نے کس طرح اُسکو قیدخانے سے نکالا اور کہا کہ یعقوب اور بھائیوں کو اِس بات کي خبر دو اور نکلکے دوسري جگھہ چلا گیا * (۱۸) جب صبح ھوئي سپاھیوں میں بڑا اضطراب پڑا کہ پطرس کیا ھوا (۱۹) اور ھیرودس نے اُسکي تلاش کرکے اور نہ پاکے نگہبانوں کي تحقیقات کي اور حکم دیا کہ اُنھیں لے جاکے سزا دو اور یہودیہ سے قیصریہ میں جا رھا * (۲۰) اور ھیرودس اھل صور اور صیدا سے ناخوش تھا اور وے ایکدل ھوکے اُسکے پاس آئے اور بلاستس کو جو بادشاہ کي خوابگاہ کا ناظر تھا مِلاکے صلح چاھي اِسلیئے کہ اُنکے ملک کو بادشاہ کے ملک سے کھانا میسر آتا تھا (۲۱) تب ھیرودس مقرري دن بادشاھي پوشاک پہنے تخت پر بیٹھا اور اُنسے کلام کرنے لگا (۲۲) اور لوگ چِلائے کہ یہہ خدا کي آواز ھی نہ آدمي کي (۲۳) وونہیں خدا کے فرشتے نے اُسے مارا اِسلیئے کہ اُسنے خدا کو عزت نہ دي اور کیڑے پڑکے مر گیا * (۲۴) پر خدا کا کلام بڑھا اور پھیلا (۲۵) اور برنباس اور سولوس اُس خدمت کو تمام کرکے اور یوحنا کو بھي جو مرقس کہلاتا ھی ساتھہ لیکے یروشلیم سے پھرے *

تیرھواں باب

(۱) اور انطاکیہ کي کلیسیا میں کئي نبي اور معلم تھے یعني برنباس اور شمعون جو نیگر کہلاتا ھی اور لوقیوس قوریني اور مانایں جو چوتھائي کے حاکم ھیرودس کا دودھہ بھائي تھا اور سولوس (۲) اور جب وے خداوند کي بندگي کرتے اور روزہ رکھتے تھے روح‌القدس نے کہا میرے لیئے برنباس اور سولوس کو الگ کرو اُس کام کے لیئے جسکے واسطے میں نے اُنھیں بُلایا

(۳) تب اُنھوں نے روزہ رکھکے اور دعا مانگکے اور اُنپر ھاتھہ رکھکے اُنھیں رخصت کیا * (۴) پس وے روح‌القدس کے بھیجے ھوئے سلوکیہ کو گئے اور وھاں سے جہاز پر کپرس کو چلے (۵) اور سلامیس میں پہنچکے یہودیوں کے عبادت‌خانوں میں خدا کا کلام سنانے لگے اور یوحنا بھي اُنکا مددگار تھا (۶) اور تمام تاپو میں پافس تک گذرکے اُنھوں نے کسي یہودي جادوگر اور جھوٹّھے نبي کو جسکا نام بریسو تھا پایا (۷) وہ سرگیوس پولوس حاکم اور صاحب تمیز کے ساتھہ تھا اِسنے برنباس اور سولوس کو بُلاکے چاھا کہ خدا کا کلام سنے (۸) پر الیماس جادوگر نے (کہ یہي اُسکے نام کا ترجمہ ھی) اِس خواھش سے کہ حاکم کو ایمان سے پھیر دے اُنکي مخالفت کي * (۹) تب سولوس یعني پولوس نے روح‌القدس سے بھرے ھوئے اُسپر نظر کرکے کہا (۱۰) ای شیطان کے فرزند سب مکر اور فریب سے بھرے اور ھر طرح کي راستي کے دشمن کیا خداوند کي سیدھي راھوں کے کج کرنے سے باز نہ آویگا (۱۱) اور اب دیکھہ خداوند کا ھاتھہ تجھہ پر ھی اور تو اندھا ھو جائیگا اور مدت تک سورج کو ندیکھیگا وونہیں اُسپر تاریکي اور اندھیرا چھا گیا اور ڈھونڈھتا پھرا کہ کوئي اُسکا ھاتھہ پکڑکے لے چلے (۱۲) تب حاکم یہہ ماجرا دیکھکے خداوند کي تعلیم سے حیران ھوا اور ایمان لایا * (۱۳) اور پولوس اور اُسکے ساتھي پافس سے جہاز کھولکے پمفیلیہ کے پرگا میں آئے اور یوحنا اُنسے جدا ھوکر یروشلیم کو پھرا (۱۴) اور وے پرگا سے گذرکے فسیدیہ کے انطاکیہ میں پہنچے اور سبت کے دن عبادت‌خانے میں جا بیٹھے (۱۵) اور توریت اور نبیوں کي تلاوت کے بعد عبادت‌خانے کے سرداروں نے اُنھیں کہلا بھیجا کہ ای بھائیو اگرکچھہ نصیحت کي بات لوگوں کے لیئے تمھارے پاس ھو تو کہو (۱۶) تب پولوس نے کھڑے ھوکے اور ھاتھہ سے اِشارہ کرکے کہا ای اِسرائیلي مردو اور خداترسو سنو (۱۷) اِس قوم اِسرائیل کے خدا نے ھمارے باپ دادوں کو چُن لیا اور قوم کو جب ملک مصر میں پردیسي تھي سرفراز کیا اور بدست بالا اُنھیں وھاں سے نکالا (۱۸) اور برس چالیس ایک جنگل میں اُنکي برداشت کي (۱۹) اور زمین کنعان میں سات قومیں ھلاک کیں اور اُنکا ملک اُنھیں بانٹ دیا (۲۰) اور بعد اُسکے

تخمینا ساڑھے چار سو برس یعنی سموئیل نبی تک اُنہیں قاضی دیئے
(۲۱) اُس وقت سے اُنھوں نے بادشاہ چاہا اور خدا نے بنیمین کے گھرانے
میں سے ایک مرد قیس کے بیٹے ساؤل کو چالیس برس کے لیئے اُنہیں
دیا (۲۲) اور اُسے اُٹھاکے داؤد کو مبعوث کیا کہ اُنکا بادشاہ ہو اور اُسپر گواہی
بھی دیکے کہا میں نے یسی کے بیٹے داؤد ایک مرد کو اپنا دل پسند پایا
جو میری سب خواہشوں کو بجا لاویگا (۲۳) اُسی کی نسل سے خدا نے اپنے
وعدے کے موافق اِسرائیل کے لیئے نجات دینیوالے یعنی یسوع کو مبعوث کیا
(۲۴) جسکے آنے سے آگے یوحنا نے اِسرائیل کی ساری قوم کو توبہ کے بپتسما
کی منادی کی (۲۵) اور جب یوحنا اپنے دور کو پورا کرنے پر تھا اُسنے کہا
تم مجھے کون سمجھتے ہو میں وہ نہیں ہوں بلکہ دیکھو وہ میرے بعد آتا
ہی جسکی جوتیوں کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں ہوں (۲۶) ای بھائیو
ابیرہام کی نسل کے فرزندو اور جو جو تم میں خدا سے ڈرتے ہوں تمہارے
لیئے اِس نجات کا کلام بھیجا گیا ہی (۲۷) کیونکہ یروشلیم کے رہنیوالوں اور
اُنکے سرداروں نے اُسے نجانکے نبیوں کی باتیں جو ہر سبت کو پڑھی جاتی
ہیں اُسپر فتوی دینے سے پوری کیں (۲۸) اور اگرچہ اُسکے قتل کا کوئی سبب
نپایا تو بھی پیلاطوس سے درخواست کی کہ اُسے مار ڈالے (۲۹) اور جب
سب کچھہ جو اُسکے حق میں لکھا تھا پورا کر چکے تو اُسے لکڑے پر سے اُتارکے
قبر میں رکھا (۳۰) لیکن خدا نے اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا (۳۱) اور وہ
بہت دن اُنکو جو اُسکے ساتھہ گلیل سے یروشلیم میں آئے تھے دکھائی دیا
وے لوگوں کے آگے اُسکے گواہ ہیں (۳۲) اور ہم تمکو خوشخبری دیتے ہیں
اُس وعدے کی جو ہمارے باپ دادوں سے کیا گیا (۳۳) کہ خدا نے اُسے
ہمارے لیئے جو اُنکی اولاد ہیں پورا کیا جب کہ اُسنے یسوع کو پھر جِلایا
چنانچہ دوسری زبور میں بھی لکھا ہی کہ تو میرا بیٹا ہی آج تو مجھہ سے
پیدا ہوا (۳۴) اور یہہ کہ اُسنے اُسکو مُردوں میں سے جِلایا تاکہ کبھی سڑنے
نپاوے یوں کہا کہ میں داؤد کی یقینی نعمتیں تمھیں دونگا (۳۵) اِس لیئے
وہ دوسرے مقام میں بھی کہتا ہی کہ تو اپنے قدوس کو سڑاہٹ دیکھنے نہ
دیگا (۳۶) کیونکہ داؤد تو اپنے وقت میں خدا کا ارادہ بجا لاکے سو گیا اور

اپنے باپ دادوں سے جا مِلا اور سڑن دیکھي (۳۷) پر جسے خدا نے اُٹھایا اُسنے سڑاہٹ نہیں دیکھي (۳۸) پس ای بھائیو تمھیں واضح ہو کہ اُسي کے وسیلے تمکو گناہوں کي معافي کي خبر دي جاتي ہی (۳۹) ہاں اُسي کے وسیلے ہر ایک جو ایمان لاتا ہی اُن سب باتوں سے جنسے تم موسیٰ کي شریعت میں راستباز نہیں ہو سکتے تھے راستباز ٹھہرکے خلاص ہوتا ہی (۴۰) پس خبردار ایسا نہو کہ جو نبیوں میں لکھا ہی تم پر آوے (۴۱) کہ ای تحقیر کرنیوالو دیکھو اور تعجب کرو اور ناچیز ہو جاؤ کیونکہ میں تمھارے دنوں میں ایک کام کرتا ہوں ایسا کام کہ اگر کوئي تم سے بیان کرے تم کبھي اُسکا یقین نہ کروگے ** (۴۲) جب یہودي عبادتخانے کے باہر گئے غیر قوموں نے درخواست کي کہ یے باتیں دوسرے سبت کو اُنھیں کہي جائیں (۴۳) اور جب مجلس برخاست ہوئي بہت سے یہودي اور دیندار نو یہودي پولوس اور برنباس کے پیچھے ہو لیئے اور اُنھوں نے اُنسے باتیں کرکے ترغیب دي کہ خدا کے فضل پر قائم رہو (۴۴) اور دوسرے سبت کو قریب سارے شہر کے لوگ خدا کا کلام سننے کو اِکٹھے ہوئے (۴۵) پر یہودي اِتني بھیڑ دیکھکے ڈاہ سے بھر گئے اور خلاف کہتے اور کفر بکتے ہوئے پولوس کي باتوں سے خلاف کیا (۴۶) تب پولوس اور برنباس دلیر ہوکے بولے ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمھیں سنایا جاے پر اِسلیئے کہ تم اُسکو رد کرتے اور آپ کو حیات ابدي کے لائق نہیں سمجھتے ہو دیکھو ہم غیر قوموں کي طرف رجوع ہوتے ہیں (۴۷) کیونکہ خداوند نے ہمیں یوں حکم دیا کہ میں نے تجھکو غیر قوموں کا نور مقرر کیا تاکہ تو دنیا کے آخر تک نجات کا باعث ہو* (۴۸) تب غیر قومیں اِن باتوں کو سنکے خوش ہوئیں اور خدا کے کلام کي تعریف کرنے لگیں اور جتنے حیات ابدي کے لیئے ٹھہرائے گئے تھے ایمان لائے (۴۹) اور خدا کا کلام تمام ملک میں پھیل گیا (۵۰) پر یہودیوں نے خداترس اور عزتدار عورتوں اور شہر کے رئیسوں کو اُبھارا اور پولوس اور برنباس پر فساد اُٹھایا اور اُنھیں اپني سرحدوں سے نکال دیا (۵۱) تب وے اپنے پانوں کي گرد اُنپر جھاڑکے ایکونین میں آئے (۵۲) اور شاگرد خوشي اور روح‌القدس سے بھر گئے *

چودھواں باب

(۱) اور ایکونین میں یوں ہوا کہ وے ایک ساتھہ یہودیوں کے عبادت‌خانے میں گئے اور اِس طور پر کلام کیا کہ یہودیوں اور یونانیوں کی بڑی جماعت ایمان لائی (۲) پر بے ایمان یہودیوں نے غیر قوموں کے دل بھائیوں کے خلاف اُبھارے اور بدگمان کر دیئے (۳) پس وے بہت دن وہاں تو رہے اور خداوند کی بابت جو اپنے فضل کے کلام پر گواہی دیتا اور اُنکے ہاتھوں سے نشانیاں اور کرامتیں دکھاتا تھا دلیری سے باتیں کرتے تھے (۴) پر شہر کے لوگوں میں پھوٹ پڑی بعضے یہودیوں اور بعضے رسولوں کے ساتھہ ہو لیئے (۵) اور جب غیر قوموں اور یہودیوں نے اپنے سرداروں سمیت ہنگامہ برپا کیا تاکہ اُنھیں بے عزت اور سنگسار کریں (۶) وے اِس سے واقف ہوکے لقاؤنیہ کے شہروں لسطرہ اور دربی اور اُنکے گِرد نواح میں بھاگ گئے (۷) اور وہاں خوشخبری دیتے رہے * (۸) اور لسطرہ میں ایک مرد پانوں کا ناتوان بیٹھا تھا وہ جنم کا لنگڑا اور کبھی چلا نہ تھا (۹) اُسنے پولوس کو باتیں کرتے سنا اور اِسنے اُسپر نظر کرکے اور جانکے کہ اُسے چنگا ہونے کا ایمان ہی (۱۰) بڑی آواز سے کہا اپنے پانوں پر سیدھا کھڑا ہو اور وہ اُچھلا اور چلنے لگا (۱۱) اور لوگوں نے یہہ جو پولوس نے کیا تھا دیکھکے اپنی آواز بلند کی اور لقاؤنیہ کی بولی میں کہا دیوتے آدمی کے بھیس میں ہم پر اُترے ہیں (۱۲) اور برنباس کو ذیوس کہا اور پولوس کو ہرماس اِسلیئے کہ وہ کلام کرنے میں پیشوا تھا (۱۳) اور اُس ذیوس کے پوجاری نے جو اُنکے شہر کے باہر تھا بیل اور پھولوں کے ہار پھاٹکوں پر لاکے لوگوں کے ساتھہ قربان کرنے کا ارادہ کیا (۱۴) جب برنباس اور پولوس رسولوں نے یہہ سنا تو اپنے کپڑے پھاڑے اور باہر لوگوں میں دوڑے اور چِلاکے بولے (۱۵) ای مردو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی آدمی ہیں تمہارے ہم جنس اور تمھیں خوشخبری دیتے ہیں تاکہ اِن باطل بُتوں سے کنارہ کرکے زندہ خدا کی طرف پھرو جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھہ اُنمیں ہی پیدا کیا (۱۶) اور اگلے زمانے میں سب قوموں کو

چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ چلیں (۱۷) تسپر بھی اُسنے احسان کرنے اور آسمان سے ھمارے لیئے پانی برسانے اور میوے کی فصلیں پیدا کرنے اور ھمارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دینے میں آپ کو بے گواہ نہیں چھوڑا (۱۸) اور یہہ کہکے لوگوں کو بہ مشکل اپنے لیئے قربانی چڑھانے سے باز رکھا * (۱۹) اور یہودی انطاکیہ اور ایکونین سے آئے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرکے پولوس کو سنگسار کیا اور یہہ سمجھکے کہ مر گیا اُسے شہر کے باھر گھسیٹ لے گئے (۲۰) پر جب شاگرد اُسکے گِرداگرد اِکٹھے ھوئے وہ اُٹھکے شہر میں آیا اور دوسرے دن برنباس کے ساتھہ دربی کو چلا گیا * (۲۱) اور اُس شہر میں خوشخبری دے دیکے اور بہتوں کو شاگرد کرکے لسطرہ اور ایکونین اور انطاکیہ کو پھرے (۲۲) اور شاگردوں کے دلوں کو تقویت دیتے اور نصیحت کرتے تھے کہ ایمان پر قائم رھو اور کہا ضرور ھی کہ ھم بہت مصیبتیں سہکے خدا کی بادشاھت میں داخل ھوں (۲۳) اور اُنھوں نے ھر کلیسیا میں اُنکے لیئے بزرگ مقرر کرکے اور روزہ کے ساتھہ دعا مانگکے اُنھیں خداوند کے جس پر ایمان لائے تھے سپرد کیا (۲۴) اور فسیدیہ سے گذرکے پمفیلیہ میں آئے (۲۵) اور پرگا میں کلام سناکے اتالیہ کو گئے (۲۶) اور وھاں سے جہاز پر انطاکیہ میں آئے جہاں سے اُس کام کے لیئے جو اُنھوں نے پورا کیا خدا کے فضل کے سپرد کیئے گئے تھے (۲۷) اور اُنھوں نے پہنچکے اور کلیسیا کو جمع کرکے سب کچھہ جو خدا نے اُنکے ساتھہ کیا اور یہہ کہ غیر قوموں کے لیئے ایمان کا دروازہ کھولا بیان کیا (۲۸) اور وے شاگردوں کے ساتھہ وھاں مدت تک رھے *

پندرھواں باب

(۱) اور بعضے یہودیہ سے آکے بھائیوں کو تعلیم دینے لگے کہ اگر تم موسیٰ کی طریق کے موافق ختنہ نکرواؤ نجات نہیں پا سکتے (۲) پس جب پولوس اور برنباس کے اور اُنکے درمیان بہت تکرار و بحث ھوئی تو اُنھوں نے یہہ ٹھہرایا کہ پولوس اور برنباس اور اُنمیں سے اَور بعضے اِس مسئلے کی

بابت رسولوں اور بزرگوں کے پاس یروشلیم میں جائیں (۳) سو وے کلیسیا سے وداع ہوکے غیر قوموں کے رجوع لانے کا بیان کرتے فونیکي اور سامریہ سے گذرے اور سب بھائیوں کو بہت خوش کیا (۴) اور جب یروشلیم میں پہنچے کلیسیا اور رسولوں اور بزرگوں نے اُنکي خاطرداري کي اور اُنھوں نے جو کچھہ خدا نے اُنکے ساتھہ کیا تھا بیان کیا * (۵) اور فریسیوں کے فرقے میں سے بعضے جو ایمان لائے تھے اُٹھے اور کہنے لگے کہ اُنکا ختنہ کرنا اور حکم دینا کہ موسیٰ کي شریعت پر چلیں ضرور ھی (۶) تب رسول اور بزرگ جمع ہوئے کہ اِس بات کو سوچیں (۷) اور جب بڑي بحث ہوئي پطرس نے کھڑے ہوکے اُنکو کہا ای بھائیو تم جانتے ھو کہ اگلے دنوں میں خدا نے ھم میں یہہ پسند کیا کہ غیر قومیں میرے مُنہہ سے انجیل کي بات سنیں اور ایمان لاویں (۸) اور خدا نے جو دل کي جانتا ھی اُنپر گواھي دي کہ اُنکو بھي ھماري طرح روح‌القدس دي (۹) اور ایمان سے اُنکے دل پاک کرکے ھم میں اور اُنمیں کچھہ فرق نہ رکھا (۱۰) پس اب تم کیوں خدا کو آزماتے ھو کہ شاگردوں کي گردن پر جوا رکھو جسکو نہ ھمارے باپ دادے نہ ھم اُٹھا سکتے تھے (۱۱) بلکہ ھمکو یقین ھی کہ خداوند یسوع مسیح کے فضل سے ھم اُنکي طرح نجات پاوینگے (۱۲) تب ساري جماعت چُپ رھي اور وے برنباس اور پولوس کا یہہ بیان سننے لگے کہ خدا نے کیسي نشانیاں اور کرامتیں اُنکے وسیلے غیر قوموں میں ظاھر کیں * (۱۳) بعد اُسکے کہ وے چُپ ھو رھے یعقوب کہنے لگا ای بھائیو میري سنو (۱۴) شمعون نے بیان کیا ھی کہ کس طرح پہلے خدا کو پسند آیا کہ غیر قوموں میں سے ایک گروہ اپنے نام کا چُن لے (۱۵) اور اِسپر نبیوں کي باتیں متفق ھیں چنانچہ لکھا ھی (۱۶) کہ بعد اِسکے میں پھرونگا اور داؤد کے گرے ھوئے مسکن کو بناؤنگا اور اُسکے ٹوٹے پھوٹے کي مرمت کرکے اُسے پھر کھڑا کرونگا (۱۷) تاکہ آدمیوں کي بقیہ اور وے سب غیر قومیں جو میرے نام کي کہلاتي ھیں خداوند کو ڈھونڈھیں یونہیں خداوند جو یے سب باتیں کرتا ھی فرماتا ھی (۱۸) خدا کو قدیم سے اپنے سب کام معلوم ھیں (۱۹) پس میري صلاح یہہ ھی کہ اُنپر جو غیر قوموں میں

سے خدا کي طرف پھرے ھیں بوجھہ نہ ڈالیں (۲۰) بلکہ اُنکو لکھہ بھیجیں
کہ بُتوں کي نجاستوں اور حرامکاري اور گلا گھونٹے اور لہو سے پرھیز کریں
(۲۱) کیونکہ اگلے زمانے سے ھر شہر میں موسیٰ کے منادي کرنیوالے ھوتے
آئے ھیں کہ وہ ھر سبت کو عبادتخانوں میں پڑھا جاتا ھی *
(۲۲) تب رسولوں اور بزرگوں کو ساري کلیسیا سمیت پسند آیا کہ اپنے
میں سے کئي مرد چُنکے پولوس اور برنباس کے ساتھہ انطاکیہ میں بھیجیں
یعني یہودا ملقب بہ برساباس اور سیلاس کو جو بھائیوں میں مقدم تھے
(۲۳) اور اُنکے ھاتھہ یہہ لکھہ بھیجا کہ انطاکیہ اور سوریا اور کلکیہ کے بھائیوں کو
جو غیر قوموں میں سے ھیں رسولوں اور بزرگوں اور بھائیوں کا سلام (۲۴) ازبسکہ
ھم نے سنا کہ بعضوں نے ھم میں سے جن کو ھم نے حکم نہیں کیا جاکے
تمھیں باتوں سے گھبرا دیا اور تمھارے دلوں کو یہہ کہکے پریشان کیا کہ ختنہ
کرنا اور شریعت پر چلنا ضرور ھی (۲۵) سو ھم نے جمع ھوکے مناسب جانا
کہ کئي مرد چُنکے اپنے عزیزوں برنباس اور پولوس کے ساتھہ (۲۶) جو ایسے
آدمي ھیں جنھوں نے اپني جانیں ھمارے خداوند یسوع مسیح کے نام پر
فدا کي ھیں تمھارے پاس بھیجیں (۲۷) پس ھم نے یہودا اور سیلاس کو بھیجا
اور وے آپ زباني وھي بیان کرینگے (۲۸) کیونکہ روح القدس کو اور ھمیں
پسند آیا کہ اِن ضروري باتوں کے سوا تم پر اَور کچھہ بوجھہ نہ ڈالیں (۲۹) کہ
بُتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹے (جانور کے کھانے) اور حرامکاري سے پرھیز
کرو اِنسے اگر تم آپ کو بچائے رکھوگے تو خوب کروگے سلامت رھو * (۳۰) سو
وے رخصت ھوکے انطاکیہ میں آئے اور جماعت کو اِکٹھا کرکے خط دے
دیا (۳۱) اور وے اُسے پڑھکے اِس تسلي سے خوش ھوئے (۳۲) اور یہودا
اور سیلاس نے کہ وے بھي نبي تھے بھائیوں کو بہت باتوں سے نصیحت
کرکے تقویت دي (۳۳) اور وے چند روز رھکے صحیح و سلامت بھائیوں
سے رخصت ھوئے اور رسولوں کے پاس لوٹ گئے (۳۴) پر سیلاس کو وھاں
رھنا پسند آیا (۳۵) اور پولوس اور برنباس انطاکیہ میں رھے اور بہت اَوروں
کے ساتھہ خداوند کا کلام سکھلاتے اور سناتے تھے ** (۳۶) اور چند روز بعد
پولوس نے برنباس کو کہا آؤ ھر ایک شہر میں جہاں ھم نے خدا کا کلام

سنایا پھر جاکے اپنے بھائیوں کو دیکھیں کہ کیسے ھیں (۳۷) اور برنباس کي صلاح تھي کہ یوحنا کو جو مرقس کہلاتا ھی اپنے ساتھہ لے چلیں (۳۸) لیکن پولوس نے مناسب جانا کہ اِس شخص کو جو پمفیلیہ میں اُنسے جدا ھوا اور اِس کام کے لیئے اُنکے سنگ نگیا ساتھہ نہ لے جائیں (۳۹) تب اُنمیں ایسي تکرار ھوئي کہ ایک دوسرے سے جدا ھو گیا اور برنباس مرقس کو لیکے جہاز پر کپرس کو روانہ ھوا (۴۰) پر پولوس سیلاس کو منظور کرکے اور بھائیوں سے خدا کے فضل کے سپرد ھوکے چلا گیا (۴۱) اور سوریا اور کلکیہ میں گذرکے کلیسیاؤں کو تقویت دیتا پھرا*

سولھواں باب

(۱) اور وہ دربي اور لسطرہ میں پہنچا اور دیکھو وھاں تمطاؤس نام ایک شاگرد تھا جسکي ما ایماندار یہودي عورت تھي پر باپ یوناني تھا (۲) اور وہ لسطرہ اور ایکونین میں بھائیوں کے نزدیک نیک نام تھا (۳) اُسے پولوس نے چاھا کہ اپنے ساتھہ لے چلے سو اُسکو لیکے اُن یہودیوں کے سبب جو اُس نواح میں تھے اُسکا ختنہ کیا کیونکہ وے سب جانتے تھے کہ اُسکا باپ یوناني تھا (۴) اور جب وے شہروں میں گذرتے تھے اُن قانونوں کو جو رسولوں اور بزرگوں نے یروشلیم میں مقرر کیئے حفظ کرنے کو اُنھیں پہنچایا (۵) سو کلیسیائیں ایمان میں اُستوار ھوئیں اور گنتي میں روز بروز بڑھتي گئیں * (۶) اور جب وے فریگیہ اور ملک گلاتیہ سے گذرے اور روح القدس نے اُنھیں اسیا میں کلام سنانے سے منع کیا (۷) تب موسیہ میں آکے بطونیہ کو جانے کي تدبیر میں لگے پر روح نے اُنھیں جانے ندیا (۸) سو وے موسیہ سے گذرکے طرواس میں اُتر آئے (۹) اور پولوس نے رات کو رویا دیکھا کہ ایک مقدوني مرد کھڑا ھوا اُسکي منت کرتا اور کہتا ھی کہ پار اُتر اور مقدونیہ میں آکے ھماري مدد کر (۱۰) جوں اُسنے رویا دیکھا وونہیں ھم نے مقدونیہ میں جانے کا ارادہ کیا یہہ یقین کرکے کہ خداوند نے ھمکو اُنھیں

خوشخبري دينے کے لیئے بُلایا * (۱۱) پس طرواس سے کشتي کھولکے هم
سیدھے سموتراکي اور دوسرے دن نیاپلس (۱۲) اور وهاں سے فیلپي میں آئے
جو مقدونیہ کے اُس صوبے کا پہلا شہر اور رومیوں کي بستي هی اور هم
چند روز اُس شہر میں رهے (۱۳) اور سبت کے دن شہر کے باهر ندي
کنارے گئے جہاں دعا مانگنے کا دستور تھا اور بیٹھکے اُن عورتوں سے جو
اِکٹھي هوئي تھیں باتیں کرنے لگے (۱۴) اور شہر تواطیرہ کي ایک خداترس
عورت لودیہ نام قرمز بیچنیوالي سنتي تھي اُسکا دل خداوند نے کھولا کہ
پولوس کي باتوں پر دل لگایا (۱۵) اور جب اُسنے اپنے گھرانے سمیت
بپتسما پایا تھا تو منت کرکے کہا اگر تمھیں یقین هی کہ میں خداوند پر
ایمان لائي تو میرے گھر میں آ رهو اور همیں زبردستي لے گئي * (۱۶) اور
ایسا هوا کہ جب هم دعا مانگنے جاتے تھے ایک لونڈي همیں مِلي جس
میں غیب‌داني کي روح تھي اور جو غیب‌گوئي سے اپنے مالکوں کے لیئے
بہت کچھہ کماتي تھي (۱۷) وہ پولوس کے اور همارے پیچھے آکے چِلاتي
اور کہتي تھي کہ یے آدمي خداے تعالیٰ کے بندے هیں جو همکو نجات
کي راہ بتاتے هیں (۱۸) یہہ اُسنے بہت دنوں تک کیا آخر پولوس دق
هوا اور پھرکے اُس روح کو کہا میں تجھے یسوع مسیح کے نام سے حکم دیتا
هوں کہ اُس سے نکل جا اور وہ اُسي گھڑي نکل گئي (۱۹) پر جب اُسکے
مالکوں نے دیکھا کہ اُنکي کمائي کي اُمید جاتي رهي تو پولوس اور سیلاس
کو پکڑکے بازار میں حاکموں کے پاس کھینچ لے چلے (۲۰) اور اُنھیں سرداروں
کے آگے لے جاکے کہا یے آدمي جو یہودي هیں همارے شہر کو بہت ستاتے
(۲۱) اور همیں ایسي رسمیں بتاتے هیں جنھیں قبول کرنا اور عمل میں لانا
همکو جو رومي هیں روا نہیں (۲۲) اور لوگ بھي مِلکے اُنکي مخالفت پر
اُتھے اور سرداروں نے اُنکے کپڑے پھاڑکے اُنھیں بید مارنے کا حکم دیا (۲۳) اور
اُنھیں بہت مارکے قید خانے میں ڈالا اور داروغہ کو تاکید کي کہ بڑي
هوشیاري سے اُنکي نگہباني کرے (۲۴) اُسنے یہہ حکم پاکے اُنھیں اندر کے
قید خانے میں رکھا اور اُنکے پانو کاٹھہ میں ٹھوک دیئے * (۲۵) قریب
آدھي رات کے پولوس اور سیلاس دعا مانگتے هوئے خدا کي تعریف

گاتے تھے اور قیدي اُنھیں سنتے تھے (۲۶) تبتہ ناگاہ بڑا زلزلہ آیا یہاں تک کہ قید خانے کي نیو ھل گئي اور في‌الفور سب دروازے کُھل گئے اور سب کي بیڑیاں گر پڑیں (۲۷) اور جب داروغہ جاگ اُٹھا اور قید خانے کے دروازے کُھلے دیکھے تو یہہ سمجھکے کہ قیدي بھاگ گئے تلوار کھینچکے چاھا کہ آپ کو مار ڈالے (۲۸) تب پولوس بڑي آواز سے پکارا اور کہا اپنے تئیں ضرر مت پہنچا کیونکہ ھم سب یہیں ھیں (۲۹) تب وہ چراغ منگواکے اندر دوڑا اور کانپتا ھوا پولوس اور سیلاس کے پانوں پر گرا (۳۰) اور اُنھیں باھر لاکے کہا ای صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں (۳۱) اُنھوں نے کہا خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا اور تو اور تیرا گھرانا نجات پاویگا (۳۲) اور اُسکو اور سب کو جو اُسکے گھر میں تھے خداوند کا کلام سنایا (۳۳) اور اُسنے رات کي اُسي گھڑي اُنھیں لیکے اُنکے زخم دھوئے اور وونہیں اُسنے اور سب نے جو اُسکے تھے بپتسما پایا (۳۴) اور اُنھیں اپنے گھر لاکے دسترخوان بچھایا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خدا پر ایمان لاکے خوشي منائي * (۳۵) جب دن ھوا سرداروں نے پیادوں کو بھیجا اور کہا اُن آدمیوں کو چھوڑ دے (۳۶) تب قید خانے کے داروغہ نے پولوس کو اِن باتوں کي خبر دي کہ سرداروں نے کہلا بھیجا کہ تمھیں چھوڑ دیں پس اب نکلکے سلامت چلے جاؤ (۳۷) پر پولوس نے اُنکو کہا اُنھوں نے ھمیں جو رومي ھیں بے ملزم ٹھہرائے ظاھراً بید مارکے قید میں ڈالا اور اب ھمکو چُپکے نکالتے ھیں ایسا نہو بلکہ وے آپ آکے ھمیں نکال لے چلیں (۳۸) اور پیادوں نے یے باتیں سرداروں سے بیان کیں جب اُنھوں نے سنا کہ وے رومي ھیں تو ڈر گئے (۳۹) اور آکے اُنھیں منایا اور باھر لاکے منت کي کہ شہر سے نکلکے چلے جائیں (۴۰) سو وے قید خانے سے نکلکے لودیہ کے یہاں گئے اور بھائیوں کو دیکھکے اور اُنھیں دلاسا دیکر روانہ ھوئے *

سترھواں باب

(۱) تب وے امفپلس اور اپلونیہ سے گذرکے تسلونیقي میں جہاں یہودیوں کا عبادت‌خانہ تھا آئے (۲) اور پولوس اپنے دستور پر اُنکے پاس اندر گیا اور

تین سبت بھر اُنکے ساتھ نوشتوں سے باتیں کیں (۳) اور کھولا اور ثابت کیا کہ مسیح کو دکھہ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جي اُٹھنا ضرور تھا اور یہہ کہ یسوع جسکي میں تمھیں خبر دیتا ہوں وھي مسیح ھی (۴) اور اُنمیں سے بعضے یقین لائے اور پولوس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور خداترس یونانیوں کي بڑي جماعت اور بہتیري شریف عورتیں بھي * (۵) پر بے ایمان یہودیوں نے ڈاہ سے بھرے بازاریوں میں سے کئي شریر مردوں کو اپنے ساتھہ لیکے اور بھیڑ لگاکے شہر میں ھنگامہ کر دیا اور یاسون کا گھر گھیرکے اُنھیں ڈھونڈھا کہ لوگوں کے سامھنے کھینچ لاویں (۶) اور اُنھیں نپاکے یاسون اور کئي بھائیوں کو شہر کے سرداروں پاس یوں چلاتے ہوئے کھینچ لے گئے کہ یے شخص جنھوں نے جہان کو اُلٹ دیا یہاں بھي آئے ھیں (۷) اُنکي مہماني یاسون نے کي ھی اور وے سب قیصر کے حکموں کے برخلاف چلتے اور کہتے ھیں کہ بادشاہ دوسرا ھی یعني یسوع (۸) سو اُنھوں نے یہہ سناکے لوگوں اور سرداروں کو گھبرا دیا (۹) تب اُنھوں نے یاسون اور باقیوں سے ضامن لیکے اُنھیں چھوڑ دیا * (۱۰) لیکن بھائیوں نے في‌الفور راتوں رات پولوس اور سیلاس کو بریہ کو بھیج دیا اور وے وھاں پہنچکے یہودیوں کے عبادت خانے میں گئے (۱۱) یے تسلونیقیوں سے نیک ذات تھے کہ اُنھوں نے بڑي خوشي سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز نوشتوں میں ڈھونڈھتے رھے کہ یے باتیں یونہیں ھیں کہ نہیں (۱۲) غرض بہتیرے اُنمیں سے ایمان لائے اور بہت سي یوناني شریف عورتیں اور مرد بھي (۱۳) جوں تسلونیقي کے یہودیوں نے جانا کہ پولوس بریہ میں بھي خدا کا کلام سناتا ھی وھاں بھي آئے اور لوگوں کو اُبھارا (۱۴) تب بھائیوں نے في‌الفور پولوس کو رخصت کیا کہ سمندر کي طرف جاے لیکن سیلاس اور تمطاؤس وھیں رھے (۱۵) اور جو پولوس کے رھبر تھے اُسے اتھینے تک لے گئے اور سیلاس اور تمطاؤس کے لیئے حکم لیکے کہ تا مقدور جلد اُسکے پاس آویں روانہ ہوئے * (۱۶) اور جب پولوس اتھینے میں اُنکي راہ تکتا تھا اُسکا جي جل گیا کہ اُسنے شہر کو بُتوں سے بھرا دیکھا (۱۷) سو وہ عبادت خانے میں یہودیوں اور خداترسوں سے اور بازار میں ھر روز اُنسے جو مِلتے تھے گفتگو کرتا تھا (۱۸) تب بعضے اِپقوري اور ستوئیقي عالم اُس سے بحثنے لگے اور

بعضوں نے کہا یہہ بکواسي کیا کہا چاہتا ہی اَوروں نے کہا یہہ غیر معبودوں
کي خبر دینیوالا معلوم پڑتا ہی کیونکہ وہ اُنھیں یسوع اور قیامت کي
خوشخبري دیتا تھا (۱۹) تب وے اُسے پکڑکے اور یہہ کہکے کوہ مریخ پر لے
گئے کہ آیا ہمیں معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ نئي تعلیم جو تو دیتا ہی کیا
ہی (۲۰) کیونکہ تو ہمارے کانوں میں انوکھي باتیں پہنچاتا ہی سو ہم جانا
چاہتے ہیں کہ اُنسے کیا غرض ہی (۲۱) پر سب اتھینے اور پردیسي جو
وہاں جاکے رہے تھے اپني فرصت کا وقت کسي اَور عمل میں نہیں مگر
نئي بات کہنے اور سننے میں صرف کرتے تھے ** (۲۲) تب پولوس کوہ
مریخ کے بیچ میں کھڑا ہوکے بولا ای اتھینیو میں دیکھتا ہوں کہ تم ہرصورت
میں بڑے پوجاري ہو (۲۳) کیونکہ میں نے پھرتے اور تمھاري عبادت گاہوں
پر نظر کرتے ہوئے ایک بیدي بھي پائي جس پر لکھا تھا نامعلوم خدا کے
لیئے پس جسکو تم بن جانے پوجتے ہو اُسي کي خبر میں تمھیں دیتا ہوں
(۲۴) خدا جسنے دنیا اور سب کچھہ جو اُسمیں ہی پیدا کیا وہ آسمان
اور زمین کا مالک ہوکے ہاتھہ کي بنائي ہیکلوں میں نہیں رہتا (۲۵) اور
نہ آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہی گویا کہ کسي چیز کا محتاج
ہو اُسنے تو آپ سب کو زندگي اورسانس اور سب کچھہ بخشا (۲۶) اور
ایک ہي لہو سے آدمیوں کي ہر قوم تمام روے زمین پر بسنے کے لیئے پیدا
کي اور مقرري وقتوں اور اُنکي سکونت کي حدوں کو ٹھہرایا ہی (۲۷) تاکہ
خداوند کو ڈھونڈھیں شاید کہ اُسے ٹٹولیں اور پاویں ہرچند وہ ہم
میں کسي سے دور نہیں (۲۸) کیونکہ اُسي میں ہم جیتے اور چلتے
پھرتے اور موجود ہیں جیسا تمھارے شاعروں میں سے بھي کتنوں نے کہا ہی
کہ ہم تو اُسکي جنس بھي ہیں (۲۹) پس خدا کي جنس ہوکے ہمیں
یہہ خیال کرنا لازم نہیں کہ خدائي سونے یا روپے یا پتھر یا کسي چیز کي
مانند ہی جو آدمي کے ہنر اور تدبیر سے بني (۳۰) غرض کہ خدا جہالت
کے وقتوں سے طرح دیکر اب سب آدمیوں کو ہر جگہہ حکم دیتا ہی کہ
توبہ کریں (۳۱) کیونکہ اُسنے ایک دن ٹھہرایا ہی جس میں راستي سے
دنیا کي عدالت کریگا ایک مرد کي معرفت جسے اُسنے مقرر اور مُردوں

میں سے جِلاکے سب پر ثابت کیا ھی * (۳۲) اور جب اُنھوں نے مُردوں کي قیامت کي سني تب بعضوں نے ٹھٹھا مارا بعضوں نے کہا ھم یہہ بات تجھہ سے پھر سنینگے (۳۳) سو پولوس اُنکے درمیان سے چلا گیا (۳۴) پر کتنے مرد اُس سے مِلکے ایمان لائے اُنمیں دایونوسیوس بھي کوہ مریخ کا ایک حاکم اور دمرس نام ایک عورت اور کتنے اَور اُنکے ساتھہ تھے *

اٹھارھواں باب

(۱) بعد اُسکے پولوس اتھینے سے روانہ ھوکے قرنت میں آیا (۲) اور اکلا نام ایک یہودي پایا جو پنطس کا متوطن اور اُنھیں دنوں اپني جورو پرسکلا کے ساتھہ اِتالیہ سے آیا تھا اِسلیئے کہ قلادیوس نے حکم دیا تھا کہ سب یہودي روم سے نکل جائیں سو وہ اُنکے پاس گیا (۳) اور اِس سبب کہ اُنکا ھم پیشہ تھا اُنکے ساتھہ رھا اور کام کرنے لگا کیونکہ اُنکا پیشہ خیمہدوزي تھا (۴) اور وہ ھر سبت کو عبادتخانے میں کلام سناتا اور یہودیوں اور یونانیوں کو قائل کرتا تھا (۵) اور جب سیلاس اور تمطاؤس مقدونیہ سے آئے پولوس نے کلام سنانے میں دل لگایا اور یہودیوں پر گواھي دي کہ یسوع وھي مسیح ھی (۶) پر جب وے رد و بدل کرنے اور کفر بکنے لگے اُسنے اپنے کپڑے جھاڑکے اُنکو کہا تمھارا خون تمھاري گردن پر میں پاک ھوں اب سے غیر قوموں کي طرف جاؤنگا (۷) اور وھاں سے چلا اور یستس نام کسي خداترس کے گھر جو عبادتخانے سے متصل تھا گیا (۸) اور عبادتخانے کا سردار کرسپس اپنے سارے گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا اور بہت سے قرنتي اُسکي سنکے ایمان لائے اور بپتسما پاتے گئے (۹) اور خداوند نے رات کو رویا میں پولوس کو کہا مت ڈر کہے جا چُپ مت ھو (۱۰) اِسلیئے کہ میں تیرے ساتھہ ھوں اور کوئي تجھہ سے بدسلوکي کرنے نہ پاویگا کیونکہ اِس شہر میں میرے بہت لوگ ھیں (۱۱) سو وہ ڈیڑھہ برس وھاں ٹھہرکے اُنکے درمیان خدا کا کلام سکھاتا رھا * (۱۲) اور جب گلیو اخیہ کا

صوبہدار ہوا یہودي ایکا کرکے پولوس پر چڑھ آئے اور اُسے عدالت میں
لے گئے (۱۳) اور کہا یہہ شخص لوگوں کو بہکاتا ہی کہ شریعت کے برخلاف
خدا کي عبادت کریں (۱۴) اور جب پولوس نے چاہا کہ مُنہہ کھولے گلیو
نے یہودیوں کو کہا پس ای یہودیو اگر کچھہ ظلم یا شرارت ہوتي تو
واجب تھا کہ میں صبر کرکے تمھاري سنتا (۱۵) پر جب کہ یہہ مسئلہ
تمھاري تعلیم اور ناموں اور شریعت کا ہی تو تمھیں جانو کیونکہ میں
نہیں چاہتا کہ ایسي باتوں کا منصف ہوں (۱۶) اور اُنھیں عدالت سے
نکال دیا (۱۷) تب سب یونانیوں نے عبادت خانے کے سردار سوستنیس کو
پکڑکے عدالت کے سامھنے مارا اور گلیو نے اُسکي کچھہ پروا نکي **
(۱۸) اور پولوس اَوْر بھي بہت دن وھاں رہا پھر بھائیوں سے رخصت ہوکے
اور اِسلیئے کہ نذر مانی تھي قنکریہ میں سرمنڈاکے جہاز پر سوریا کو روانہ
ہوا اور پرسکلا اور اکلا اُسکے ساتھہ تھے (۱۹) اور افسس میں پہنچکے اُسنے
اُنھیں وھیں چھوڑا اور آپ عبادت خانے میں جاکے یہودیوں سے باتیں کیں
(۲۰) تب اُنھوں نے اُس سے درخواست کي کہ کچھہ دن ھمارے ساتھہ رہ
پر اُسنے نمانا (۲۱) بلکہ یہہ کہکے اُنسے رخصت ہوا کہ بہر صورت مجھے
ضرور ھی کہ یروشلیم میں آیندہ عید کروں پر خدا چاھے تو تمھارے پاس
پھر آؤنگا اور افسس سے جہاز کھولا (۲۲) اور قیصریہ میں اُترکے (یروشلیم
میں) آیا اور کلیسیا کو سلام کہکے انطاکیہ کو گیا (۲۳) اور وھاں چند روز
کاٹکے روانہ ہوا اور ترتیب سے گلاتیہ اور فریگیہ کے ملک میں گذرتا اور سب
شاگردوں کو تقویت دیتا گیا ** (۲۴) اور اپلوس نام ایک یہودي اسکندریہ
کا متوطن مرد فصیح اور نوشتوں میں زورآور افسس میں پہنچا (۲۵) اِس
شخص نے خداوند کي راہ کي تربیت پائي تھي اور جي لگاکے خداوند
کی باتیں کوشش سے بولتا اور سکھاتا پر صرف یوحنا کا بپتسما جانتا تھا
(۲۶) اور وہ عبادت خانے میں بھي دلیرانہ بولنے لگا اور اکلا اور پرسکلا نے اُسکي
سنکے اُسے اپنے ساتھہ لیا اور اُسکو خدا کي راہ اَوْر زیادہ کوشش سے بتائي
(۲۷) اور جب اُسنے اخیہ اُتر جانے کا ارادہ کیا تو بھائیوں نے شاگردوں کو
خط لکھکے درخواست کي کہ اُسکو قبول کریں اور اُسنے وھاں پہنچکے اُنکي

جو فضل کے سبب ایمان لائے تھے بہت مدد کی (۲۸) کیونکہ نوشتوں سے ثابت کرکے کہ یسوع وہی مسیح ہی زور شور سے یہودیوں کو ظاہراً قائل کیا *

اُنیسواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ جب اپلوس قرنت میں تھا پولُس اُوپر کے اطراف سے گذرکے افسس میں آیا (۲) اور کئی شاگرد پاکے اُنکو کہا کیا تم نے جب ایمان لائے روح‌القدس پائی اُنھوں نے اُسکو کہا ہم نے تو سنا بھی نہیں کہ روح‌القدس ہی (۳) اور اُسنے اُنکو کہا پس تم نے کسکا بپتسما پایا وے بولے یوحنا کا بپتسما (۴) پولوس نے کہا یوحنا نے تو توبہ کا بپتسما دیا اور لوگوں کو کہا اُسپر جو میرے پیچھے آتا ہی یعنی مسیح یسوع پر ایمان لاؤ (۵) اُنھوں نے یہہ سنکر خداوند یسوع کے نام پر بپتسما پایا (۶) اور جب پولوس نے اُنپر ہاتھہ رکھے روح‌القدس اُنپر آئی اور وے زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے (۷) اور وے سب مرد بارہ ایک تھے * (۸) اور وہ عبادت خانے میں جاکے دلیری سے بولتا اور تین مہینے تک خدا کی بادشاہت کی بابت گفتگو کرتا اور ترغیب دیتا رہا (۹) پر جب بعضے سخت دل اور بے ایمان تھے اور لوگوں کے سامھنے اِس راہ کو بُرا کہنے لگے اُسنے اُنسے کنارے ہوکے شاگردوں کو الگ کیا اور ہر روز طرّنس نام کے مدرسہ میں گفتگو کرتا تھا (۱۰) یہہ دو برس تک ہوتا رہا یہاں تک کہ اسیا کے سب رہنیوالوں نے کیا یہودی کیا یونانی خداوند یسوع کا کلام سنا (۱۱) اور خدا پولوس کے ہاتھوں سے بڑے معجزے دکھاتا تھا (۱۲) یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اُسکے بدن کو چھواکے بیماروں پر ڈالتے تھے اور اُنکی بیماریاں دور ہوتی اور بُری روحیں اُنسے نکل جاتی تھیں * (۱۳) تب بعضے در بدر پھرنیوالے جادوگر یہودیوں نے اختیار کیا کہ اُنپر جن میں بُری روحوں کا سایہ تھا خداوند یسوع کا نام یہہ کہکے پھوکیں کہ ہم تمکو یسوع کی قسم دیتے ہیں جسکی پولوس منادی کرتا ہی (۱۴) اور وے اسکوا یہودی سردار کاہن کے سات بیٹے تھے جو یہہ کرتے تھے (۱۵) پر بُری روح نے جواب دیکے کہا یسوع کو میں

جانتي اور پولوس سے بھي واقف ہوں پر تم کون ہو (۱۶) اور وہ آدمي
جس میں بُري روح تھي اُنپر لپکا اور غالب آکے اُنھیں جیت لیا یہاں تک
کہ وے ننگے اور گھایل اُس گھر سے بھاگے (۱۷) اور یہہ سب یہودیوں اور
یونانیوں کو جو افسس میں رہتے تھے معلوم ہوا اور سبھوں پر خوف پڑا
اور خداوند یسوع کا نام بزرگ ہوا (۱۸) اور بہتیروں نے اُنمیں سے جو
ایمان لائے تھے آکے اپنے کاموں کا اقرار اور اظہار کیا (۱۹) اور بہتوں نے جو
جادو کرتے تھے اپني کتابیں اِکٹھي کرکے سب لوگوں کے آگے جلا دیں اور
اُنکي قیمت کا حساب کیا اور پچاس ہزار روپئے کي پائیں (۲۰) اِسي
طرح خداوند کا کلام نہایت بڑھہ گیا اور غالب ہوا ** (۲۱) جب یہہ ہو
چکا پولوس نے جي میں ٹھانا کہ مقدونیہ اور اخیہ میں سے گذرکے یروشلیم کو
جاوے اور کہا کہ وہاں ہو آنے کے بعد روم کو بھي دیکھنا مجھے ضرور ہی
(۲۲) سو اپنے مددگاروں میں سے دو یعني تمطاؤس اور اراستس کو مقدونیہ
میں بھیجکے آپ کچھہ دن اسیا میں رہا (۲۳) اور اُس وقت وہاں اِس
راہ کي بابت بڑا فساد اُٹھا (۲۴) کیونکہ دیمیطریوس نام ایک سنار ارتمس
کے مندر چاندي سے بناتا اور اِس پیشہوالوں کو بہت کموا دیتا تھا
(۲۵) اُسنے اُنھیں اور اَوروں کو جو اُس کام میں مشغول تھے جمع کرکے کہا
ای مردو تم جانتے ہو کہ ہماري فراغت اِسي کمائي سے ہی (۲۶) اور دیکھتے
اور سنتے ہو کہ صرف افسس میں نہیں بلکہ قریب تمام اسیا میں اِسي
پولوس نے بہت سے لوگ بہکاکے گمراہ کیئے کیونکہ کہتا ہی کہ یہہ جو ہاتھہ
کے بنائے ہیں خدا نہیں ہیں (۲۷) سو نہ صرف یہي خطرہ ہی کہ ہمارا
پیشہ بےقدر ہو جائے بلکہ بڑي دیبي ارتمس کا مندر بھي ناچیز ہو جائیگا اور
اُسکي بزرگي جسے تمام اسیا اور ساري دنیا پوجتي ہی جاتي رہیگي (۲۸) وے
یہہ سنکے غصے سے بھر گئے اور یوں کہکے چِلائے کہ افسیوں کي ارتمس بڑي
ہی (۲۹) اور تمام شہر میں ہنگامہ ہوا اور سب مِلکے گایوس اور ارسطرخس
کو جو مقدونیہ کے رہنیوالے اور پولوس کے ہمسفر تھے پکڑکے تماشاگاہ کو
دوڑے * (۳۰) اور جب پولوس نے چاہا کہ لوگوں میں جائے تو شاگردوں
نے اُسے جانے ندیا (۳۱) اور اسیا کے بزرگوں میں سے بعضوں نے جو اُسکے

دوست تھے اُسکے پاس (آدمي) بھیجکے منت کي کہ تماشاگاہ میں مت جا (۳۲) اور بعضے کچھہ چِلائے اور بعضے کچھہ کیونکہ جماعت گھبرائي تھي اور اکثروں نے نجانا کہ ہم کسلیئے اِکٹھے ہوئے ہیں (۳۳) تب اسکندر کو جسے یہودي دھکیاتے تھے بھیڑ میں سے آگے بڑھایا اور اسکندر نے ہاتھہ سے اِشارہ کرکے چاہا کہ لوگوں کے سامھنے عذر کرے (۳۴) پر جب اُنھوں نے جانا کہ یہودي ھی تو سب آواز مِلاکے دو گھنٹے کے قریب چِلاتے رہے کہ افسیوں کي ارتمس بڑي ھی * (۳۵) تب کاتب شہر نے بھیڑ کو ٹھنڈا کرکے کہا ای افسي مردو کون ھی وہ آدمي جو نہیں جانتا کہ افسیوں کا شہر بڑي دیبي ارتمس کا اورمشتري سے گري ہوئي مورت کا پوجاري ھی (۳۶) پس جب کہ یے باتیں خلاف کے قابل نہیں ھیں تو واجب ھی کہ چین سے رھو اور بے تدبیر کچھہ مت کرو (۳۷) کیونکہ یے مرد جن کو تم یہاں لائے ھو نہ مندر کے چور نہ تمھاري دیبي کي تکفیر کرنیوالے ھیں (۳۸) پس اگر دیمیطریوس اور اُسکے ھمپیشے کسي پر دعوی رکھتے ھوں تو عدالت ھوتي ھی اور حاکم ھیں ایک دوسرے پر نالش کرے (۳۹) پر اگر کچھہ اَور چاھتے ھو تو شرعي مجلس میں فیصل ھوگا (۴۰) کیونکہ ھم اِس خطرے میں ھیں کہ آج کے باعث ھم پر فساد کي نالش ھو اِسلیئے کہ کوئي سبب نہیں کہ اِس ھنگامے کا جواب دے سکیں (۴۱) اور یہہ کہکے مجلس کو برخاست کیا *

بیسواں باب

(۱) جب شور و غل تھم گیا تھا پولس شاگردوں کو اپنے پاس بُلاکے اور وداع ھوکے روانہ ھوا کہ مقدونیہ کو جاے (۲) اور اُن اطراف سے گذرکے اور اُنھیں بہت نصیحت کرکے یونان میں آیا (۳) اور تین مہینے کے بعد جب وہ جہاز پر سوریا میں جانے کو تھا اور یہودي اُسکي گھات میں لگے تب اُسکي یہہ صلاح ہوئي کہ مقدونیہ کي راہ سے پھرے (۴) اور سوپاتر بریائي اور ارسطرخس اور سکوندس جو تسلونیقي کے تھے اور گایوس دربي اور تمطاؤس اور تیخکس اور تروفیمس جو اسیا کے تھے اسیا تک اُسکے ساتھہ گئے

(۵) وے آگے جاکے طرواس میں هماري راہ دیکھتے رهے (۶) اور فطیر کے دنوں
بعد هم فیلپي سے جہاز پر روانہ هوکے پانچویں دن طرواس میں اُنکے پاس
پہنچے اور سات دن وهاں کاٹے * (۷) اور هفتے کے پہلے دن جب شاگرد
روٹي توڑنے کو اِکٹھے هوئے پولوس نے یہہ چاهکے کہ دوسرے دن روانہ هو
اُنسے باتیں کیں اور آدهي رات تک کلام کو طول دیا (۸) اور بالاخانے میں
جہاں وے اِکٹھے تھے بہت چراغ تھے (۹) اور یوتخس نام ایک جوان
جو کھڑکي میں بیٹھا تھا بڑي نیند میں پڑا اور جب پولوس دیر تک باتیں
کرتا رها وہ نیند کے مارے جُھکے تیسرے درجے سے نیچے گر پڑا اور مُردہ
اُٹھایا گیا (۱۰) تب پولوس اُترکے اُس سے لپٹ گیا اور گلے لگاکے کہا مت
گھبراؤ کیونکہ اُسکي جان اُسمیں هی (۱۱) اور اُوپر جاکے اور روٹي توڑکے اور
کھاکے اِتني دیر تک باتیں کرتا رها کہ فجر هو گئي اِسي طرح وہ روانہ هوا
(۱۲) اور وے اُس لڑکے کو جیتا لائے اور بہت خاطر جمع هوئے * (۱۳) اور هم
کشتي پر آگے اسس کو گئے اِس ارادے پر کہ وهاں پولوس کو اپنے ساتھہ چڑھا
لیں کیونکہ وہ وهاں پیدل جانے کي خواهش کرکے یونہیں فرما گیا تھا
(۱۴) سو جب وہ اسس میں همکو مِلا هم اُسے چڑھاکے مطولیني میں آئے
(۱۵) اور وهاں سے کشتي کھولکے دوسرے دن خیوس کے سامهنے آئے اور تیسرے
دن ساموس میں پہنچے اور طرگولین میں رات کاٹکے آیندہ روز ملیطس
میں آئے (۱۶) کیونکہ پولوس نے ٹھانا تھا کہ افسس سے گذر جاے ایسا نہو کہ
اُسکو اسیا میں رهنے سے دیر لگے اِسلیئے کہ وہ جلدي کرتا تھا تاکہ اگر اُس
سے هو سکے پنتکوست کے دن یروشلیم میں هووے * (۱۷) اور اُسنے ملیطس
سے افسس میں کہلا بھیجکے کلیسیا کے بزرگوں کو بُلایا (۱۸) اور جب وے
اُس پاس آئے اُنھیں کہا تم جانتے هو کہ پہلے هي دن سے جب میں اسیا
میں آیا هر وقت کس طرح تمهارے ساتھہ رها (۱۹) کہ کمال فروتني اور بہت
آنسوؤں اور آزمایشوں کے ساتھہ جن میں میں یہودیوں کے گھات لگانے سے پڑا
خداوند کي خدمت کرتا رها (۲۰) اور کیونکر میں نے کوئي بات جو تمهارے
فائدے کي تھي نہ چھپائي بلکہ تمھیں خبر دي اور ظاهراً اور گھر گھر سکھایا
(۲۱) اور یہودیوں اور یونانیوں کو خدا کي طرف رجوع کرنے اور همارے خداوند

یسوع مسیح پر ایمان لانے کی گواہی دی (۲۲) اور اب دیکھو میں روح کا مقید یروشلیم کو جاتا ہوں اور نہیں جانتا کہ وہاں مجھہ پر کیا گذریگا (۲۳) مگر یہہ کہ روح‌القدس ہر شہر میں یوں کہکے گواہی دیتی ہی کہ قید و مصیبت تیرے لیئے طیار ہیں (۲۴) پر میں اُسے کچھہ نہیں سمجھتا نہ اپنی جان کو عزیز رکھتا ہوں تاکہ اپنا دور خوشی سے پورا کروں اور وہ خدمت بھی جو میں نے خداوند یسوع سے پائی کہ خدا کے فضل کی خوشخبری پر گواہی دوں (۲۵) اور اب دیکھو میں جانتا ہوں کہ تم سب جنکے درمیان میں خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا پھرا میرا مُنہہ پھر نہ دیکھوگے (۲۶) پس آج کے دن تمھیں گواہ رکھتا ہوں کہ میں سب کے خون سے پاک ہوں (۲۷) کیونکہ میں خدا کی ساری مرضی تم پر ظاہر کرنے سے باز نہ آیا (۲۸) پس اپنی اور سارے گلے کی خبرداری کرو جس میں روح‌القدس نے تمھیں نگہبان ٹھہرایا کہ خدا کی کلیسیا کو جسے اُسنے اپنے ھی لہو سے مول لیا چراؤ (۲۹) کیونکہ میں یہہ جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنیوالے بھیڑیئے تم میں آوینگے جنھیں گلے پر کچھہ ترس نہ آویگا (۳۰) اور خود تم میں سے مرد اُٹھینگے جو اُلٹی باتیں کہینگے کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں (۳۱) اِسلیئے جاگتے رہو اور یاد رکھو کہ میں تین برس رات دن رو روکے ہر ایک کو چتانے سے باز نہ آیا (۳۲) ای بھائیو اب میں تمھیں خدا اور اُسکے فضل کے کلام کو سونپتا ہوں جو قادر ھی کہ تمھیں کامل کرے اور سارے مقدسوں میں میراث دے (۳۳) میں نے کسی کے روپے یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا (۳۴) تم آپ جانتے ہو کہ اِنھیں ہاتھوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی ضرورتیں رفع کیں (۳۵) میں نے سب باتیں بتائیں کہ یونہیں محنت کرکے کمزوروں کی مدد کرنا اور خداوند یسوع کی باتیں یاد رکھنا ضرور ھی کہ اُسنے کہا دینا لینے سے مبارک ھی *
(۳۶) اور اُسنے یہہ کہکے گھٹنے ٹیکے اور اُن سب کے ساتھہ دعا مانگی (۳۷) اور وے سب بہت روئے اور پولوس کے گلے پر گرکے اُسے چومنے لگے (۳۸) اور خاصکر اِس بات پر غمگین ہوئے جو اُسنے کہی تھی کہ تم میرا مُنہہ پھر نہ دیکھوگے اور اُسے جہاز تک پہنچایا *

اکیسواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ جب ہم اُنسے جدا ہوکے روانہ ہوئے تھے تو سیدھی راہ کُوس میں آئے اور دوسرے دن رودس اور وہاں سے پطرہ میں (۲) اور ایک جہاز کو فونیکی میں جاتے ہوئے پاکے اُسپر چڑھے اور روانہ ہوئے (۳) اور جب کپرس نظر آیا اُسے بائیں ہاتھ چھوڑکر سوریا کو چلے اور صور میں لگایا کیونکہ وہاں جہاز کا بوجھ اُتارنا تھا (۴) اور شاگردوں کو پاکے ہم سات روز وہاں رہے اُنہوں نے روح کی معرفت پولوس کو کہا کہ یروشلیم کو نجانا (۵) پر ہم اُن دنوں کو پورا کرکے نکلے اور چلے گئے اور سبھوں نے جوروؤں اور لڑکوں سمیت شہر کے باہر تک ہمکو پہنچایا اور ہم نے سمندر کے کنارے پر گھٹنے ٹیککے دعا مانگی (۶) اور ہم ایک دوسرے سے وداع ہوکے جہاز پر چڑھے اور وے اپنے اپنے گھر کو پھرے * (۷) اور ہم جہاز کا سفر تمام کرکے صور سے طلمئیس میں پہنچے اور بھائیوں کو سلام کرکے ایک دن اُنکے ساتھ رہے (۸) دوسرے دن پولوس اور ہم جو اُسکے ساتھی تھے روانہ ہوکے قیصریہ میں آئے اور فیلپوس خوشخبری دینیوالے کے یہاں جو اُن ساتوں میں سے تھا اُترکے اُسکے ساتھ رہے (۹) اور اُسکی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں (۱۰) اور جب ہم وہاں چند روز رہے اگبس نام ایک نبی یہودیہ سے آیا (۱۱) اور اُسنے ہمارے پاس آکے پولوس کا کمربند اُٹھا لیا اور اپنے ہاتھ پانو باندھکے کہا روح القدس یوں کہتی ہی اُس مرد کو جسکا یہہ کمربند ہی یہودی یروشلیم میں یونہیں باندھینگے اور غیر قوموں کے ہاتھوں میں حوالے کرینگے (۱۲) جب یہہ سنا تو ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے اُسکی منت کی کہ یروشلیم کو نجاوے (۱۳) پر پولوس نے جواب دیا کہ تم کیا کرتے ہو کہ روتے اور میرا دل توڑتے ہو کیونکہ میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ یروشلیم میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بھی طیار ہوں (۱۴) سو جب اُسنے نہ مانا تو ہم یہہ کہکے چُپ رہے کہ خدا کی مرضی ہو (۱۵) اور اُن دنوں کے بعد ہم اپنی طیاری کرکے یروشلیم

کو گئے (۱۶) اور قیصریہ سے کئي ایک شاگرد ہمارے ساتھہ چلے اور ہمیں مناسون کپرسي ایک قدیم شاگرد کے پاس لے گئے کہ ہم اُسکے یہاں مہمان ہونے کو تھے * * (۱۷) اور جب ہم یروشلیم میں پہنچے بھائیوں نے خوشي سے ہمیں قبول کیا (۱۸) اور دوسرے دن پولوس ہمارے ساتھہ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہاں اِکٹھے تھے (۱۹) اور اُسنے اُنہیں سلام کرکے جو کچھہ خدا نے اُسکي خدمت کے وسیلے غیر قوموں میں کیا تھا مفصل بیان کیا (۲۰) اور اُنھوں نے یہہ سنکے خداوند کي ستایش کي اور اُسے کہا ای بھائي تو دیکھتا ہی کہ کتنے ہزار یہودي ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت کے غیرت‌مند ہیں (۲۱) اور اُنھوں نے تیرے حق میں خبر پائي کہ تو غیر قوموں میں سب یہودیوں کو سکھاتا ہی کہ موسیٰ سے پھر جائیں کہ کہتا ہی اپنے لڑکوں کا ختنہ مت کرو نہ شریعت کے دستوروں پر چلو (۲۲) اب کیا کریں لوگ بیشک جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہی (۲۳) سو یہہ کر جو ہم تجھے کہتے ہیں ہمارے پاس چار مرد ہیں جنھیں نذر ادا کرنا ہی (۲۴) اُنھیں لیکے آپ کو اُنکے ساتھہ پاک کر اور اُنکے لیئے کچھہ خرچ کر کہ اپنا سر مُنڈاویں تو سب جانینگے کہ جو خبر تیري بابت پائي ہی کچھہ نہیں بلکہ تو آپ بھي شریعت کو حفظ کرکے درست چلتا ہی (۲۵) پر جو غیر قوموں میں سے ایمان لائے اُنکي بابت ہم نے ٹھہراکے لکھا ہی کہ وے ایسي ایسي باتیں نہ مانیں مگر بُتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹے (جانور کے کھانے) اور حرامکاري سے آپ کو محفوظ رکھیں * (۲۶) تب پولوس اُن مردوں کو لیکے اور دوسرے دن اُنکے ساتھہ پاک ہوکے ہیکل میں داخل ہوا اور خبر دي کہ پاک ہونے کے دن تمام نہونگے جب تک کہ اُنمیں سے ہر ایک کي نذر نہ چڑھائي جاے * (۲۷) پر جب سات دن پورے ہونے پر تھے اسیا کے یہودیوں نے اُسے ہیکل میں دیکھکے سب لوگوں کو اُبھارا اور یوں چِلاکے اُسپر ہاتھہ ڈالے (۲۸) کہ ای اِسرائیلي مردو مدد کرو یہہ وھي آدمي ہی جو سب کو ہر جگہہ قوم کے اور شریعت کے اور اِس مقام کے خلاف سکھاتا ہی اور علاوہ اِسکے یونانیوں کو بھي ہیکل میں لایا اور اِس پاک مقام کو ناپاک کیا ہی (۲۹) (کیونکہ

اُنھوں نے آگے طروفیمس افسي کو اُسکے ساتھہ شہر میں دیکھا تھا اور خیال کیا کہ پولوس اُسکو ہیکل میں لایا) (۳۰) اور تمام شہر مضطرب ہوا اور لوگ دوڑکے جمع ہوئے اور پولوس کو پکڑکے ہیکل کے باہر گھسیٹا اور في‌الفور دروازے بند کیئے گئے * (۳۱) اور جب وے اُسکے قتل کے درپی تھے فوج کے سردار کو خبر پہنچي کہ تمام یروشلیم میں فساد ہی (۳۲) وہ اُسي دم سپاہیوں اور صوبہ‌داروں کو لیکے اُنپر دوڑا اور وے سردار اور سپاہیوں کو دیکھکے پولوس کے مارنے سے باز آئے (۳۳) تب سردار نے نزدیک آکے اُسے گرفتار کیا اور دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دیا اور پوچھا کہ یہہ کون ہی اور اُسنے کیا کیا (۳۴) اور بھیڑ میں سے بعضے کچھہ چلائے اور بعضے کچھہ سو جب شور و غل کے سبب کچھہ حقیقت دریافت نکر سکا تو حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لے جاؤ (۳۵) اور جب سیڑھي تک پہنچا تو لوگوں کے ہجوم کے سبب سپاہیوں کو اُسے اُٹھانا پڑا (۳۶) کیونکہ دنگل چلاتا ہوا اُسکے پیچھے پڑا کہ اُسے اُٹھا ڈال (۳۷) اور جب پولوس کو قلعہ کے اندر لے جانے لگے اُسنے سردار کو کہا کیا مجھے اجازت ہی کہ تجھکو کچھہ کہوں اُسنے کہا کیا یوناني جانتا ہی (۳۸) پس تو وہ مصري نہیں جو اِن دنوں سے آگے فساد اُٹھاکے اُن چار ہزار ڈاکوؤں کو جنگل میں لے گیا (۳۹) پولوس نے کہا میں یہودي آدمي ہوں کلکیہ کے مشہور شہر ترسس کا باشندہ میں تیري منت کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کي اجازت دے (۴۰) جب اُسنے اُسے اجازت دي پولوس نے سیڑھي پر کھڑے ہوکے لوگوں کو ہاتھہ سے اِشارہ کیا جب سب چُپ ہوئے وہ عبراني زبان میں باتیں کرنے اور کہنے لگا،

بائیسواں باب

(۱) ای بھائیو اور باپو میرا عذر جو اب تم سے کرتا ہوں سنو (۲) (جب اُنھوں نے سنا کہ عبراني زبان میں اُنسے بولتا ہی تو اَور بھي چُپ ہوئے سو اُسنے کہا) (۳) میں یہودي ہوں کلکیہ کے شہر ترسس میں پیدا ہوا

لیکن اِس شہر میں پالا اور گملئیل کے قدموں پر باپ دادوں کی شریعت کی باریکیوں میں پڑھایا گیا اور خدا کے لیئے ایسا غیرتمند تھا جیسے تم سب آج کے دن ہو (۴) میں نے مردوں اور عورتوں کو باندھکے اور قید خانے میں ڈالکے اِس طریقے کو موت تک ستایا (۵) چنانچہ سردار کاہن اور سب بزرگ بھی میرے گواہ ہیں جن سے میں بھائیوں کے لیئے خط لیکے دمشق کو روانہ ہوا کہ جتنے وہاں ہوں اُنہیں بھی باندھکے یروشلیم میں کھینچ لاؤں تاکہ سزا پاویں (۶) پر جب میں چلا جاتا اور دمشق کے نزدیک پہنچا تھا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب یکایک بڑا نور آسمان سے میرے گِرداگرد چمکا (۷) اورمیں زمین پر گر پڑا اور آواز سنی جو مجھے کہتی تھی کہ ای ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہی (۸) اورمیں نے جواب دیا کہ ای خداوند تو کون ہی اُسنے مجھکو کہا میں یسوع ناصری ہوں جسے تو ستاتا ہی (۹) اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا اور ڈر گئے لیکن اُسکی آواز جو مجھسے بولتا تھا نہ سنی (۱۰) تب میں نے کہا ای خداوند میں کیا کروں اور خداوند نے مجھکو کہا اُٹھ اور دمشق میں جا وہاں سب کچھ جو تیرے کرنے کے لیئے مقرر ہوا ہی تجھے کہا جائیگا (۱۱) اور جب میں اُس نور کے جلال کے سبب نہ دیکھ سکا میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑکے مجھے دمشق میں لے گئے * (۱۲) اورحنانیا نام ایک مرد جو شریعت کے موافق دیندار اور وہاں کے سب رہنیوالے یہودیوں کے نزدیک نیک نام تھا (۱۳) میرے پاس آیا اور کھڑے ہوکے مجھے کہا ای بھائی ساؤل پھر بینا ہو اور اُسی گھڑی میں نے اُسپر نگاہ کی (۱۴) اور اُسنے کہا ہمارے باپ دادوں کے خدا نے تجھکو آگے سے برگزیدہ کیا کہ تو اُسکی مرضی جانے اور اُس عادل کو دیکھے اور اُسکے مُنہہ کی آواز سنے (۱۵) کیونکہ تو اُسکے لیئے سب آدمیوں کے آگے اُن باتوں کا جو تو نے دیکھیں اور سنیں گواہ ہوگا (۱۶) اوراب کیوں دیر کرتا ہی اُٹھکے بپتسما لے اورخداوند کا نام لیکے اپنے گناہوں کو دھو ڈال * (۱۷) اورجب میں یروشلیم میں پھر آیا اور ہیکل میں دعا مانگتا تھا ایسا ہوا کہ حالت وجد میں پڑا (۱۸) اور اُسکو دیکھا جو مجھے کہتا تھا جلدی کر اور شتاب یروشلیم سے نکل جا کیونکہ تیری گواہی میرے حق میں قبول نکرینگے (۱۹) اورمیں

نے کہا ای خداوند وے آپ جانتے ہیں کہ میں اُنہیں جو تجھہ پر ایمان لائے قید کرتا اور عبادت‌خانوں میں کوڑے مارتا تھا (۲۰) اور جب تیرے شہید اِستیفان کا خون بہایا گیا میں بھي وہاں کھڑا اور اُسکے قتل پر راضي تھا اور اُسکے قاتلوں کے کپڑوں کي خبرداري کرتا تھا (۲۱) اور اُسنے مجھکو کہا جا کہ میں تجھے غیر قوموں کے پاس دور بھیجونگا * (۲۲) اور وے اِسي بات تک اُسکي سنتے رہے تب اپني آواز بلند کرکے چِلائے کہ ایسے کو زمین پر سے اُٹھا ڈال کہ اُسکا جیتا رہنا مناسب نہیں (۲۳) اور جب وے چِلاتے اور اپنے کپڑے پھینکتے اور خاک اُڑاتے تھے (۲۴) سردار نے حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لے جاویں اور فرمایا کہ اُسے کوڑے مارکے آزماویں تاکہ اُسے معلوم ہو کہ وے کس سبب اُسکي ضد میں یوں چِلائے (۲۵) جب وے اُسے تسموں سے جکڑتے تھے پولوس نے صوبہ‌دار کو جو پاس کھڑا تھا کہا کیا تمھیں جائز ھی کہ ایک آدمي کو جو رومي اور بے قصور ھی کوڑے مارو (۲۶) صوبہ‌دار یہہ سنکے گیا اور سردار کو خبر دي اور کہا تو کیا کیا چاھتا ھی کہ یہہ آدمي رومي ھی (۲۷) اور سردار نے پاس آکے اُسے کہا مجھے بتا کیا تو رومي ھی اُسنے کہا ھاں (۲۸) اور سردار نے جواب دیا کہ میں نے بہت نقد دیکے یہہ رتبہ حاصل کیا اور پولوس نے کہا میں تو ایسا پیدا بھي ھوا (۲۹) پس في‌الفور وے جو اُسکو آزمایا چاھتے تھے اُس سے باز آئے اور سردار بھي یہہ جانکر کہ وہ رومي ھی اور میں نے اُسے باندھا ڈر گیا * (۳۰) اور صبح کو اِس ارادے سے کہ حقیقت کو جانے کہ یہودي اُسپر کیا دعوی رکھتے ہیں اُسکي زنجیریں کھولیں اور حکم دیا کہ سردار کاھن اور اُنکي ساري عدالت جمع ھوویں پھر پولوس کو نیچے لے جاکے اُنکے بیچ میں کھڑا کیا *

تیئیسواں باب

(۱) تب پولوس نے بڑي عدالت کي طرف نظر کرکے کہا ای بھائیو میں آج تک کمال نیک نیتي سے خدا کے حضور چلا (۲) تب سردار کاھن حنانیا نے اُنکو جو اُسکے پاس کھڑے تھے حکم دیا کہ اُسکے مُنہہ پر تھپیڑا ماریں

(۳) تب پولوس نے اُسکو کہا خدا تجھے ماریگا ای سفیدي پھیري دیوار کیا تو بیٹھا ھی کہ شریعت کے موافق میرا انصاف کرے اور شریعت کے برخلاف مجھے مارنے کا حکم دیتا ھي (۴) اور اُنھوں نے جو پاس کھڑے تھے کہا کیا تو خدا کے سردار کاھن کو بُرا کہتا ھی (۵) پولوس نے کہا ای بھائیو میں نے نجانا کہ سردار کاھن ھی کیونکہ لکھا ھی کہ اپني قوم کے سردار کو بُرا مت کہہ * (۶) اور پولوس یہہ جانکے کہ بعضے صدوقي اور بعضے فریسي ھیں عدالت میں پکارا کہ ای بھائیو میں فریسي اور فریسي کا بیٹا ھوں اور اُمید اور مُردوں کي قیامت کے سبب مجھہ پر اِلزام ھوتا ھی (۷) جب اُسنے یہہ کہا فریسیوں اور صدوقیوں میں تکرار ھوئي اور مجلس میں پھوٹ پڑي (۸) کیونکہ صدوقي تو کہتے ھیں کہ قیامت نہیں اور نہ فرشتہ نہ روح ھی پر فریسي دونوں کا اقرار کرتے ھیں (۹) اور بڑا شور ھوا اور فریسیوں کے فرقے کے فقیہ اُٹھے اور یوں کہکے جھگڑنے لگے کہ ھم اِس آدمي میں کچھہ بُرائي نہیں پاتے ھیں پر اگر کسي روح یا فرشتے نے اُس سے کلام کیا ھو تو ھم خدا سے نہ لڑیں (۱۰) اور جب بڑي تکرار ھوئي تو سردار نے اِس خوف سے کہ مبادا پولوس اُنسے پھاڑا جاوے فوج کو حکم دیا کہ اُترکے اُسے اُنکے بیچ سے زبردستي نکالے اور قلعہ میں لے آوے (۱۱) اور اُسي رات خداوند نے اُسکے پاس آکے کہا ای پولوس خاطر جمع رکھہ کہ جیسا تو نے میري بابت یروشلیم میں گواھي دي ویسا ھي تجھے روم میں بھي گواھي دیني ضرور ھی * (۱۲) اور جب دن ھوا بعضے یہودیوں نے ایکا کرکے لعنت کي قسم کھائي اور کہا کہ جب تک ھم پولوس کو قتل نکریں نہ کچھہ کھائینگے نہ پیئینگے (۱۳) اور وے جنھوں نے آپس میں یہہ قسم کھائي چالیس سے زیادہ تھے (۱۴) سو اُنھوں نے سردار کاھنوں اور بزرگوں کے پاس جاکے کہا ھم نے لعنت کي قسم کھائي کہ جب تک پولوس کو قتل نکریں کچھہ نہ چکھینگے (۱۵) پس اب تم بڑي عدالت سے مِلکے فوج کے سردار کو خبر دو کہ کل اُسے تمھارے پاس لاوے گویا تم اُسکي حقیقت زیادہ دریافت کیا چاھتے ھو پر ھم طیار ھیں کہ اُسکے پہنچنے سے پہلے اُسے ھلاک کریں (۱۶) اور پولوس کا بھانجا اُنکي گھات کي سنکے چلا اور قلعہ میں جاکے پولوس کو خبر دي

(۱۷) تب پولوس نے صوبہداروں میں سے ایک کو بُلاکے کہا اِس جوان کو سردار
کے پاس لے جا کہ وہ اُس سے کچھہ کہا چاہتا ہی (۱۸) پس وہ اُسے سردار
پاس لے گیا اور کہا پولوس قیدي نے مجھے بُلاکے درخواست کي کہ اِس
جوان کو تیرے پاس لاؤں کہ تجھہ سے کچھہ کہا چاہتا ہی (۱۹) تب سردار
نے اُسکا ہاتھہ پکڑکے اور اُسے الگ لے جاکے پوچھا کہ وہ کیا ہی جو مجھہ سے
کہا چاہتا ہي (۲۰) اُسنے کہا یہودیوں نے ایکا کیا ہی کہ تجھہ سے درخواست
کریں کہ کل پولوس کو بڑي عدالت میں لاوے گویا کہ وے اُسکے حال کي
اَور بھي تحقیقات کیا چاہتے ہیں (۲۱) پس تو اُنکي نمانیو کیونکہ اُنمیں
چالیس شخص سے زیادہ اُسکي گھات میں لگے ہیں جنھوں نے لعنت کي
قسم کھائي ہی کہ جب تک اُسے ہلاک نکریں نہ کھائینگے نہ پیئینگے اور اب
طیار اور تیرے وعدے کے منتظر ہیں * (۲۲) تب سردار نے جوان کو رخصت
کیا اور حکم دیا کہ کسي کو مت کہہ کہ تو نے مجھہ پر یہہ ظاہر کیا
(۲۳) اور دو صوبہداروں کو پاس بُلاکے کہا دو سو سپاهي اور ستر سوار اور
دو سو بھالہبردار رات کي تیسري گھڑي طیار رکھو کہ قیصریہ کو جاویں
(۲۴) اور جانور بھي حاضر کرو کہ پولوس کو سوار کرکے فیلکس حاکم کے پاس
صحیح و سلامت پہنچاویں (۲۵) اور اِس مضمون کا خط لکھا (۲۶) کہ کلادیوس
لوسیاس کا فیلکس حاکم بہادر کو سلام (۲۷) اِس مرد کو یہودیوں نے پکڑکے
چاہا کہ ہلاک کریں پر میں یہہ معلوم کرکے کہ رومي ہی فوج سمیت چڑھہ
گیا اور اُسے چُھڑا لایا (۲۸) اور جب چاہا کہ دریافت کروں کہ اُنھوں نے
کس سبب سے اُسپر نالش کي تو اُسے اُنکي عدالت میں لے گیا (۲۹) اور
دریافت کیا کہ وے اپني شریعت کے مسئلوں کي بابت اُسپر نالش کرتے
ہیں پر اُسکا کوئي قصور نہیں جو قتل یا قید کے لائق ہو (۳۰) اور جب
مجھے اطلاع ہوئي کہ یہودي اِس مرد کي گھات میں لگے ہیں میں نے اُسے
جلد تیرے پاس بھیج دیا اور اُسکے مدعیوں کو بھي حکم دیا کہ تیرے پاس
اُسپر دعوی کریں والسلام * (۳۱) پس سپاہیوں نے حکم کے موافق پولوس کو
لیکے راتوں رات انتپاتریس میں پہنچایا (۳۲) اور دوسرے دن سواروں کو اُسکے
ساتھہ روانہ کرکے آپ قلعہ کو پھرے (۳۳) اُنھوں نے قیصریہ میں پہنچکے

حاکم کو خط دیا اور پولوس کو بھي اُسکے آگے حاضر کیا (۳۴) اور حاکم نے خط پڑھکے پوچھا کہ وہ کس صوبے کا ھی اور معلوم کرکے کہ کلکیہ کا ھی (۳۵) کہا جب تیرے مدعي حاضر ھونگے میں تیري سنونگا اور حکم دیا کہ اُسے ھیرودس کي بارگاہ میں قید رکھیں *

چوبیسواں باب

(۱) اور پانچ دن بعد حنانیا سردار کاھن بزرگوں اور ترطلس نام ایک وکیل کے ساتھہ وھاں آیا اور حاکم کے آگے پولوس پر نالش کي (۲) جب وہ بُلایا گیا ترطلس فریاد کرنے اور کہنے لگا * (۳) ای فیلکس بہادریہہ کہ تیرے وسیلے ھمیں بڑا چین اور تیري پیش بیني سے اِس قوم کو اچھے بندوبست ھیں ھم ھر وقت اور ھر جگہہ کمال شکرگذاري سے اقرار کرتے ھیں (۴) پر اِسلیئے کہ تجھے زیادہ تکلیف ندوں میں تیري منت کرتا ھوں کہ تو اپني مہرباني سے ھماري دو ایک باتیں سن (۵) کہ ھم نے اِس مرد کو مفسد اور تمام دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہانگیز اور ناصریوں کي بدعت کا سردار پایا (۶) اُسنے ھیکل کو ناپاک کرنے کا بھي قصد کیا اور ھم نے اُسے پکڑا اور چاھا کہ اپني شریعت کے موافق اُسکي عدالت کریں (۷) پر لوسیاس سردار فوج سمیت آکے اُسے ھمارے ھاتھوں سے چھین لے گیا (۸) اور اُسکے مدعیوں کو حکم دیا کہ تیرے پاس جائیں سو تو آپ تحقیق کرکے اِن سب باتوں کو جنکي ھم اُسپر نالش کرتے ھیں خود اُسي سے دریافت کر سکتا ھی (۹) اور یہودیوں نے بھي اُسکے ساتھہ دعویٰ کیا اور کہا کہ یے باتیں یونہیں ھیں * (۱۰) پر پولوس نے جب حاکم سے بولنے کا اِشارہ پایا جواب دیا ازبسکہ میں جانتا ھوں کہ تو بہت برسوں سے اِس قوم کا حاکم ھی میں بڑي خاطرجمعي سے اپنا عذر بیان کرتا ھوں (۱۱) کیونکہ تو دریافت کر سکتا ھی کہ بارہ دن سے زیادہ نہیں ھوئے کہ میں یروشلیم میں عبادت کرنے گیا (۱۲) اور اُنھوں نے ھیکل میں مجھے کسي کے ساتھہ بحث کرتے یا لوگوں میں فساد اُٹھاتے نپایا نہ عبادتخانوں میں نہ شہر میں (۱۳) اور نہ اِن باتوں

کو جنکي وے مجھہ پر اب تہمت لگاتے ہیں ثابت کر سکتے ہیں (۱۴) لیکن
تیرے سامہنے یہہ اقرار کرتا ہوں کہ جس راہ کو وے بدعت کہتے ہیں اُسي
میں اپنے باپ دادوں کے خدا کي بندگي کرتا اور سب کچھہ جو شریعت
اور نبیوں میں لکہا ہی یقین جانتا (۱۵) اور خدا سے یہہ اُمید رکھتا ہوں
جسکے وے بھي منتظر ہیں کہ مُردوں کي قیامت ہوگي کیا راستوں کیا
ناراستوں کي (۱۶) اور میں اِسي سبب کوشش کرتا ہوں کہ ہمیشہ خدا
اور آدمیوں کے آگے میري تمیز مجھے ملامت نکرے (۱۷) اب کئي برس
بعد اپني قوم کو خیرات پہنچانے اور نذر چڑھانے آیا ہوں (۱۸) اِسپر
اسیا کے بعض یہودیوں نے مجھے ہیکل میں طہارت کیئے ہوئے پایا
بغیر ہنگامہ اور فساد (۱۹) سو اُنہیں تیرے سامہنے حاضر ہونا اور اگر اُنکا
مجھہ پر کچھہ دعوےٰ ہو نالش کرنا واجب تھا (۲۰) یا یہي خود کہیں کہ
جب میں بڑي عدالت کے سامہنے کہڑا تھا مجھہ میں کیا بدي پائي (۲۱) مگر
اِسي ایک بات کي بابت جو میں اُنمیں کہڑا ہوکے پکارا کہ مُردوں کي
قیامت کے سبب آج مجھہ پر اِلزام ہوتا ہی * (۲۲) فیلکس نے جو اِس
طریق کي باتیں خوب جانتا تھا یہہ سنکے اُنہیں تاخیر میں ڈالا اور کہا جب
لؤسیاس فوج کا سردار آوے میں تمہارا مقدمہ فیصل کرونگا (۲۳) اور صوبہ‌دار
کو حکم دیا کہ پولوس کي خبرداري کر اور آرام میں رکھہ اور اُسکے لوگوں میں
سے کسي کو اُسکي خدمت کرنے یا اُس پاس آنے سے منع مت کر*
(۲۴) اور چند روز بعد فیلکس نے اپني جورو دروسلہ کے ساتھہ جو یہودن تھي
آکے پولوس کو بُلا بھیجا اور اُس سے مسیح کے دین کي سني (۲۵) پر جب
وہ راستبازي اور پرہیزگاري اور آیندہ عدالت کي بابت باتیں کر رہا تھا تو
فیلکس نے خوف کہاکے جواب دیا اِس وقت جا فرصت پاکے تجھے پھر
بُلاؤنگا (۲۶) پر اُسکو یہہ اُمید بھي تھي کہ پولوس سے کچھہ نقد پاوے تاکہ
اُسکو چھوڑ دے اِسلیئے اُسے اکثر بُلاتا اور اُسکے ساتھہ گفتگو کرتا تھا· (۲۷) اور
جب دو برس گذرے پرکیوس فسطس فیلکس کا قائم مقام ہو آیا اور فیلکس
یہہ چاہکے کہ یہودیوں کو اپنا ممنون کرے پولوس کو قید ہي چھوڑ گیا *

پچیسواں باب

(۱) پس فسطس صوبے میں داخل ہوکے تین روز بعد قیصریہ سے یروشلیم کو گیا (۲) تب سردار کاہن اور یہودیوں کے رئیسوں نے اُسکے آگے پولوس پر نالش کي (۳) اور اُسکے مقدمے میں مہرباني چاہکے اُسکي منت کي کہ اُسے یروشلیم مین بُلا بھیجے اور گھات میں تھے کہ اُسکو راہ میں مار ڈالیں (۴) پس فسطس نے جواب دیا کہ پولوس تو قیصریہ میں بند ہی اور میں آپ جلد وہاں جاؤنگا (۵) اور کہا پس تم میں سے جنھیں مقدور ہو ساتھہ چلیں اور اگر اِس شخص میں کچھہ بدي ہی اُسپر نالش کریں * (۶) سو اُنکے درمیان دن دس ایک رہکے قیصریہ کو گیا اور دوسرے دن عدالت کے تخت پر بیٹھکے حکم دیا کہ پولوس کو لاویں (۷) جب وہ حاضر ہوا وے یہودي جو یروشلیم سے آئے تھے اُسکے گِرد کھڑے ہوکے پولوس پر بہت اور سخت نالشیں کرنے لگے جو ثابت نہ کر سکے (۸) کہ اُسنے اپنا عذر کرکے کہا کہ میں نے نہ یہودیوں کي شریعت کا اور نہ ہیکل کا اور نہ قیصر کا گناہ کیا ہی (۹) پر فسطس نے یہہ چاہکے کہ یہودیوں کو اپنا ممنون کرے پولوس کو جواب دیکے کہا کیا تو چاہتا ہی کہ یروشلیم کو جاے اور وہاں میرے آگے اِن باتوں کي بابت تیرا انصاف ہو (۱۰) تب پولوس نے کہا میں قیصر کے تخت عدالت کے آگے کھڑا ہوں چاہیئے کہ یہیں میرا انصاف ہو یہودیوں کا میں نے کچھہ قصور نہیں کیا چنانچہ تو بھي خوب جانتا ہی (۱۱) پس اگر قصوروار ہوں یا کچھہ قتل کے لائق کیا تو مارے جانے سے اِنکار نہیں کرتا پر جو اُن باتوں کي جنکي وے مجھہ پر نالش کرتے ہیں کچھہ اصل نہیں تو کوئي مجھکو اُنکے حوالے نہیں کر سکتا میں قیصر کي دُھائي دیتا ہوں (۱۲) تب فسطس نے صلاح کاروں سے مصلحت کرکے جواب دیا کہ تو نے قیصر کي دُھائي دي قیصر ہي کے پاس جائیگا * (۱۳) اور کچھہ دن بیتے اگرپا بادشاہ اور برنیقي قیصریہ میں آئے کہ فسطس کو سلام کریں (۱۴) اور جب کچھہ دن وہاں رہے فسطس نے پولوس کا حال بادشاہ کے پیش کیا اور کہا کہ ایک شخص ہی جسے فیلکس قید میں چھوڑ

گیا (۱۵) اُسپر جب میں یروشلیم میں تھا سردار کاهنوں اور یہودیوں کے بزرگوں نے نالش کي اور اُسکي سزا چاهي (۱۶) اُنھیں میں نے جواب دیا کہ رومیوں کا دستور نہیں کہ کسي آدمي کو هلاکت کے لیئے حوالے کریں جب تک کہ مدعاعلیہ اپنے مدعیوں کے روبرو نہو اور دعوي کا جواب ندینے پاوے (۱۷) سو جب وے یہاں باهم هوئے میں نے کچھہ دیر نکي بلکہ دوسرے دن تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ اُس مرد کو لاؤ (۱۸) پر جب اُسکے مدعي کھڑے هوئے اُنھوں نے اُسکے حق میں ایسا کوئي سبب پیش نکیا جسکا مجھے خیال تھا (۱۹) بلکہ اپنے دین اور کسي یسوع کي بابت جو مر گیا جسے پولوس کہتا تھا کہ زندہ هی اُس سے بحث کرتے تھے (۲۰) جب میں اِس طرح کي تکرار سے شک میں پڑا تھا اُس سے پوچھا کیا تو یروشلیم جانے کو راضي هی کہ وهاں اِن باتوں کا فیصلہ هو (۲۱) پر جب پولوس نے دُهائي دي کہ جناب عالي هي کي تحقیقات کے واسطے منظور نظر رهے میں نے حکم دیا کہ جب تک اُسے قیصر کے پاس نہ بھیج دوں اُسکي نگہباني کریں (۲۲) تب اگرپا نے فسطس کو کہا میں بھي چاهتا هوں کہ اِس آدمي کي سنوں وہ بولا کل تو اُسکي سنیگا * (۲۳) پس دوسرے دن جب اگرپا اور برنیقي بڑي شان و شوکت سے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھہ دیوان خانے میں داخل هوئے اور وے فسطس کے حکم سے پولوس کو لائے (۲۴) تب فسطس نے کہا ای اگرپا بادشاہ اور سب مردو جو همارے ساتھہ حاضر هو تم اِسکو دیکھتے هو جسکي بابت یہودیوں کي ساري گروہ یروشلیم میں اور یہاں میرے پیچھے پڑي اور چلاتي هی کہ اُسکا آگے کو جیتا رهنا واجب نہیں (۲۵) پر جب میں نے دریافت کیا کہ اُسنے کچھہ قتل کے لائق نہیں کیا اور اُسنے آپ جناب عالي کي دُهائي دي تو میں نے ٹھانا کہ اُسے بھیج دوں (۲۶) اور مجھے اُسکے حق میں کسي بات کا یقین نہیں کہ اپنے خداوند کو لکھوں اِسواسطے میں نے اُسے تمھارے آگے اور خاصکر تیرے حضور ای اگرپا بادشاہ حاضر کیا هی تاکہ تحقیقات کے بعد کچھہ لکھہ سکوں (۲۷) کیونکہ قیدي کو بھیجنا اور نالشیں بھي جو اُسپر هیں نہ بتانا مجھے نامناسب معلوم هوتا هي *

چھبیسواں باب

(۱) تب اگرپا نے پولوس کو کہا تجھے اپنا عذر کرنے کي اجازت ھی تب پولوس ھاتھہ پھیلاکے اپنا عذر یوں بیان کرنے لگا (۲) کہ ای بادشاہ اگرپا اُن سب باتوں کي بابت جنکا یہودي مجھہ پر دعویٰ کرتے ھیں آج تیرے سامھنے عذر کرنا اپني سعادت جانتا ھوں (۳) خاص اِسلیئے کہ تو یہودیوں کي سب رسموں اور مسئلوں سے واقف ھی اِس سبب میں تیري منت کرتا ھوں کہ تحمل سے میري سن (۴) پس میري چال کو جواني سے کہ کس طرح شروع سے اپني قوم کے درمیان یروشلیم میں نباھتا رھا یہہ سب یہودي جانتے ھیں (۵) سو وے مجھے شروع سے جانکے اگرچاھیں تو میرے گواہ ھو سکتے ھیں کہ میں فریسي ھوکے اپنے لوگوں کے مذھب کے سب سے پرھیزگار فرقے کے موافق زندگي کاٹتا تھا (۶) اور اب اُس وعدے کي اُمید کے سبب جو خدا نے ھمارے باپ دادوں سے کیا تھا مجرم کھڑا ھوں (۷) جسکے ھمارے بارہ فرقے دل و جان سے رات دن بندگي کرکے اُمیدوار ھیں کہ اُسکو پہنچیں اِسي اُمید کے سبب ای بادشاہ اگرپا یہودي مجھہ پر فریاد کرتے ھیں (۸) کیا یہہ تمھارے نزدیک غیر معتبر ھی کہ خدا مُردوں کو جِلاتا ھی (۹) ھاں میں نے بھي سمجھا کہ یسوع ناصري کے نام کي بہت برخلافي کرني مجھہ پر واجب ھی (۱۰) سو بھي میں نے یروشلیم میں کیا اور سردار کاھنوں سے اختیار پاکے بہت سے مقدسوں کو قید خانے میں بند کیا اور جب قتل کیئے جاتے تھے میں حامي بھرتا تھا (۱۱) اور ھر عبادت خانے میں اکثر اُنھیں سزا دلاکے زبردستي اُنسے کفر کہواتا اور اُنپر نہایت جنون کرکے غیر شہروں تک ستاتا تھا * (۱۲) اِس حال میں جب سردار کاھنوں سے اختیار اور اجازت پاکے دمشق کو بھي جاتا تھا (۱۳) دوپہر کو ای بادشاہ میں نے راہ میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نور سورج سے براق میرے اور میرے ساتھیوں کے گرد چمکتا ھی (۱۴) اور جب ھم سب زمین پر گر پڑے میں نے آواز سني جو مجھہ سے بولتي اور عبرَي زبان میں

کہتي تھي کہ ای ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ھی پینے کي کیل پر لات مارنا تیرے لیئے مشکل ھی (۱۵) اور میں نے کہا ای خداوند تو کون ھی وہ بولا میں یسوع ھوں جسے تو ستاتا ھی (۱۶) لیکن اُٹھہ اور اپنے پانوں پر کھڑا ھو کیونکہ میں اِسلیئے تجھہ پر ظاھر ھوا کہ تجھے اُن چیزوں کا خادم اور گواہ ٹھہراؤں جنھیں تو نے دیکھا اور جو میں تجھہ پر ظاھر کرونگا (۱۷) اور میں تجھے بچاؤنگا اِس قوم اور غیر قوموں سے جنکے پاس اب تجھے بھیجتا ھوں (۱۸) کہ تو اُنکي آنکھیں کھول دے تاکہ اندھیرے سے اُجالے اور شیطان کے اختیار سے خدا کي طرف پھریں اور گناھوں کي معافي اور مقدسوں میں میراث پاویں اُس ایمان کے وسیلے جو مجھہ پر ھی * (۱۹) اِسلیئے ای بادشاہ اگرپا میں اُس آسماني رویا کا نافرمان نہوا (۲۰) بلکہ پہلے اُنھیں جو دمشق اور یروشلیم اور سارے ملک یہودیہ میں ھیں اور غیر قوموں کو چتایا کہ توبہ کریں اور خدا کي طرف پھریں اور توبہ کے لائق عمل کریں (۲۱) اِنھیں باتوں کے سبب یہودیوں نے مجھے ھیکل میں پکڑکے میرے قتل کا قصد کیا (۲۲) پر خدا سے مدد پاکے آج تک کھڑا اور چھوٹے بڑے پر گواھي دیتا اور اُن باتوں کے سوا کچھہ نہیں کہتا ھوں جنکے واقع ھونے کي خبر نبیوں اور موسیٰ نے بھي دي ھی (۲۳) کہ مسیح دکھہ اُٹھاویگا اور مُردوں کے جي اُٹھنے کا پہلا ھوکے اِس قوم اور غیر قوموں کو نور دکھلاویگا * (۲۴) جب وہ اپنا عذر یوں کرتا تھا فسطس نے بڑي آواز سے کہا ای پولوس تو دیوانہ ھی علم کي کثرت سے تو دیوانگي کو پہنچا (۲۵) پر وہ بولا ای فسطس بہادر میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائي اور ھوشیاري کي باتیں کہتا ھوں (۲۶) کہ بادشاہ جسکے سامھنے اب دلیر ھوکے بولتا ھوں یہہ جانتا ھی اور مجھے یقین ھی کہ اُن باتوں میں سے کوئي اُسپر چھپي نہیں کیونکہ یہہ ماجرا تو کونے میں نہیں ھوا (۲۷) ای بادشاہ اگرپا کیا تو نبیوں پر یقین لاتا میں جانتا ھوں کہ تو یقین لاتا ھی (۲۸) تب اگرپا نے پولوس کو کہا تھوڑے (عرصہ) میں تو مجھے مسیحي ھونے کو قائل کرتا (۲۹) پولوس بولا میں تو خدا سے چاھتا ھوں کہ کیا تھوڑے کیا بہت میں صرف تو ھي نہیں بلکہ سب جو آج میري سنتے ھیں ایسے ھوویں جیسا میں ھوں بغیر اِن زنجیروں کے *

(۳۰) جب اُسنے یہہ کہا بادشاہ اور حاکم اور برنیقي اور اُنکے همنشین اُٹھے (۳۱) اور الگ جاکے ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور کہنے لگے کہ یہہ آدمي ایسا کچھہ نہیں کرتا جو قتل یا قید کے لائق ہو (۳۲) اور اگرپا نے فسطس کو کہا اگر قیصر کي دُھائي ندیتا تو یہہ آدمي چھوٹ سکتا *

ستائیسواں باب

(۱) اور جب مقرر ہوا کہ هم جہاز پر اِتالیہ کو جائیں اُنہوں نے پولوس اور کتنے اَور قیدیوں کو یولیوس نام شہنشاهي پلٹن کے ایک صوبہ‌دار کے حوالے کیا (۲) اور هم ادرمتیني جہاز پر جو اسیا کے کنارے کنارے جانے پر تھا چڑھکے روانہ ہوئے اور ارسطرخس مقدوني تسلونیقي همارے ساتھہ تھا (۳) اور دوسرے دن هم صیدا میں پہنچے اور یولیوس نے پولوس سے خوش سلوکي کرکے اجازت دي کہ اپنے دوستوں کے پاس جاکے آرام کرے (۴) وهاں سے روانہ هوکے کپرس کے نیچے نیچے گذرے اِسلیئے کہ ہوا مخالف تھي (۵) اور جب هم کلکیہ اور پمفیلیہ کے سمندر سے گذرے تھے تو مورا نام لوقیہ کے شہر میں آئے (۶) وهاں صوبہ‌دار نے اسکندریہ کا جہاز اِتالیہ کو جاتے ہوئے پاکے همیں اُسپر بیٹھایا (۷) اور جب هم بہت دن آهستہ آهستہ چلے اور مشکل سے قنیدس کے سامهنے آئے تو اِسلیئے کہ ہوا همیں آگے بڑھنے ندیتي تھي کریت کے نیچے نیچے سلموني کے سامهنے سے گذرے (۸) اور اُسکو بمشکل چھوڑکے کسي مقام میں جو حسن بندر کہلاتا هی آئے لاسیا شہر اُسکے نزدیک هی * (۹) اِتنے میں جب بہت وقت گذرا اور اب جہاز کے چلنے میں خطرہ پڑا اِسلیئے کہ روزے کے دن بهي گذر گئے تھے پولوس نے اُنهیں یوں کہکے چتایا (۱۰) ای مردو میں دیکھتا هوں کہ اِس سفر کے ساتھہ تکلیف اور بہت نقصان هوگا نہ صرف بوجھے اور جہاز کا بلکہ هماري جانوں کا بهي (۱۱) پر صوبہ‌دار نے مانجهي اور جہاز کے مالک کي باتوں کو پولوس کي باتوں سے زیادہ مانا (۱۲) اور اِسلیئے کہ وہ بندر جاڑا کاٹنے کے لیئے اچھا نہ تھا

اکثروں نے صلاح کي کہ وہاں سے روانہ ہوں کہ اگر ہو سکے تو فونیکس میں پہنچکے جاڑا کاٹیں کہ وہ کریت کا ایک بندر تھا جو دکھن پچھم اور اُتر پچھم کے رخ تھا * (۱۳) سو جب کچھہ کچھہ دکھنیا چلنے لگي اُنھوں نے یہہ سمجھکے کہ اپنے مطلب کو پہنچے لنگر اُٹھایا اور کریت کا کنارہ پکڑکے روانہ ہوئے (۱۴) لیکن تھوڑي دیر بعد بڑي طوفاني ہوا جو یورقلدون کہلاتي ہی اُسپر سے گري (۱۵) اور جب جہاز چلایا گیا اور ہوا کا سامہنا نکر سکا تو ہم نے چھوڑ دیا اور یونہیں چلے (۱۶) اور ایک تاپو کے تلے جسکا نام قلاؤدي ہی بہہ گئے اور بڑي مشکل سے ڈونگے کو قابو میں لائے (۱۷) اُسے اُنھوں نے پاس لاکے تدبیریں کیں اور جہاز کو نیچے سے باندھا اور چوربالو میں دھس جانے کے ڈر سے ہم نے جہاز کا پال وال گرا دیا اور یونہیں چلے گئے (۱۸) پر جب آندھي نے ہمیں نہایت ستایا تو دوسرے دن اُنھوں نے جہاز کا بوجھہ پھینک دیا (۱۹) اور تیسرے دن ہم نے اپنے ہاتھوں سے جہاز کا اسباب بھي پھینکا (۲۰) اور جب بہت دنوں تک نہ سورج اور نہ تارے نظر آئے اور بڑي آندھي چلتي رہي آخر کو بچنے کي اُمید ہمیں بالکل نرہي * (۲۱) اور بہت فاقوں کے بعد پولوس نے اُنکے بیچ میں کھڑے ہوکے کہا ای مردو لازم تو تھا کہ تم میري مانکے کریت سے روانہ نہوتے اور یہہ تکلیف اور نقصان نہ اُٹھاتے (۲۲) پر اب تمھاري منت کرتا ہوں کہ خاطر جمع رکھو کہ تم میں سے ایک جان بھي برباد نہوگي مگر جہاز (۲۳) کیونکہ خدا جسکا میں ہوں اور جسکي بندگي کرتا ہوں اُسکا فرشتہ اِسي رات کو میرے پاس آیا اور کہا (۲۴) ای پولوس مت ڈر کیونکہ ضرور ہی کہ تو قیصر کے آگے حاضر ہو اور دیکھہ خدا نے سب کو جو تیرے ساتھہ جہاز میں ہیں تجھے بخش دیا (۲۵) اِسلیئے ای مردو خاطر جمع ہو کیونکہ میں خدا پر اعتقاد رکھتا ہوں کہ جیسا مجھہ کو کہا گیا ویسا ہي ہوگا (۲۶) لیکن ہم کسي تاپو میں جا پڑینگے * (۲۷) جب چودھویں رات آئي کہ ہم دریاے ادریہ میں ٹکرا رہے تھے آدھي رات کو ملاحوں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ کسي ملک کے نزدیک پہنچے (۲۸) اور پاني گي تھاہ لیکے بیس پرسا پایا اور تھوڑا آگے بڑھکے اور پھر تھاہ لیکے پندرہ پرسا پایا (۲۹) اور

اِس ڈر سے کہ مبادا چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صبح کی راہ دیکھتے رہے (۳۰) اور جب ملاحوں نے چاہا کہ جہاز پر سے بھاگ جائیں اور اِس بہانے سے کہ گلہی سے لنگر ڈالیں ڈونگے کو سمندر میں اُتارنے لگے (۳۱) پولوس نے صوبہدار اور سپاہیوں کو کہا اگر یے جہاز پر نرہیں تو تم نہیں بچ سکتے (۳۲) تب سپاہیوں نے ڈونگے کی رسیاں کاٹکے اُسے گرنے دیا (۳۳) اور پولوس نے سب کی منت کی کہ جب تک دن نہ نکلے کچھہ کھائیں اور کہا آج چودہ دن ہوئے کہ تم راہ دیکھتے ہو اور فاقہ کیا اور کچھہ نہ کھایا (۳۴) اِسلیئے تمہاری منت کرتا ہوں کہ کچھہ کھایئے کہ اِسمیں تمہاری سلامتی ہی کیونکہ تم میں سے کسی کے سر کا ایک بال نہ بیکا ہوگا (۳۵) اور یہہ کہکے اُسنے روٹی لی اور اُن سب کے سامہنے خدا کا شکر کیا اور توڑکے کہانے لگا (۳۶) تب وے سب خاطر جمع ہوئے اور آپ بہی کہانے لگے (۳۷) اور ہم سب جہازمیں دو سو چہہتر نفر تہے * (۳۸) اور اُنہوں نے کہاکے اور سیر ہوکے اناج کو سمندرمیں پہینک دیا اور جہاز ہلکا کیا (۳۹) اور جب دن ہوا اُنہوں نے اُس زمین کو نہ پہچانا پر ایک کول دیکہا جسکا اچہا کنارا تہا اُسپر اُنہوں نے چاہا کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو چڑہا لے جائیں (۴۰) سو لنگر کاٹکے سمندر میں چہوڑ دیئے اور پتواروں کی رسیاں بہی کہولیں اور پال ہوا کے رخ پر چڑہاکے کنارے کی طرف چلے (۴۱) اور ایک جگہہ جسکی دونوں طرف پانی تہا پہنچکے جہاز کو زمین پر دوڑا دیا اور گلہی تو دھکا کہاکے پہنس گئی پر پیچہا لہروں کے زور سے ٹوٹ گیا (۴۲) اور سپاہیوں کی یہہ صلاح تہی کہ قیدیوں کو مار ڈالیں نہو کہ کوئی پیرکے بہاگ جاے (۴۳) لیکن صوبہدار نے یہہ چاہکے کہ پولوس کو بچاوے اُنکو اِس ارادے سے باز رکہا اور حکم دیا کہ جو لوگ پیر سکتے ہیں پہلے کودکے کنارے پر جائیں (۴۴) اور باقی بعضے تختوں پر اور بعضے جہاز کے ٹکڑوں پر اور یونہیں ہوا کہ سب کے سب سلامت خشکی پر پہنچے *

اٹھائیسواں باب

(۱) اور جب بچ نکلے تھے تب جان گئے کہ اُس ٹاپو کا نام ملیطہ ہی
(۲) اور اُسکے جنگلي باشندوں نے ہم پر نہایت مہرباني کي کیونکہ مینہہ کي
جھڑي اور جاڑے کے سبب آگ سلگاکے ہم سبھوں کو پاس بُلایا (۳) اور
جب پولوس نے لکڑي کا گٹھا جمع کرکے آگ میں ڈالا ایک ناگ گرمي پاکے
نکلا اور اُسکے ہاتھہ پر لپٹ گیا (۴) جونہیں اُن جنگلیوں نے وہ کیڑا اُسکے
ہاتھہ پر لپٹا دیکھا ایک نے دوسرے کو کہا یقیناً یہہ آدمي خوني ہی کہ اگرچہ
سمندر سے بچ گیا پر الٰہي انتقام اُسے جینے نہیں دیتا ہی (۵) پس اُسنے
کیڑے کو آگ میں جھٹک دیا اور کچھہ ضرر نپایا (۶) پر وے منتظر تھے کہ
وہ سوج جائیگا یا یکایک مرکے گر پڑیگا لیکن جب دیر تک انتظار کیا
اور دیکھا کہ اُسکو کچھہ ضرر نہ پہنچا تو اَور خیال کرکے کہا کہ یہہ ایک
دیوتا ہی * (۷) اور اُس جگہہ کے آس پاس پبلیوس نام اُس ٹاپو کے
رئیس کي ملکیت تھي اُسنے ہمیں گھر لے جاکے تین دن تک بڑي دوستي
سے مہماني کي (۸) اور یوں ہوا کہ پبلیوس کا باپ تپ اور اتسار سے
بیمار پڑا تھا پولوس نے اُسکے پاس جاکے دعا مانگي اور اُسپر ہاتھہ رکھکے
اُسے چنگا کیا (۹) پس جب یہہ مشہور ہوا تب اَور لوگ جو ٹاپو میں
بیمار تھے آئے اور چنگے ہوئے (۱۰) اور اُنھوں نے ہماري بڑي عزت کي اور
چلتے وقت جو کچھہ ہمیں درکار تھا لاد دیا * (۱۱) اور تین مہینے بعد
اسکندري جہاز پر جو جاڑے بھر اُس ٹاپو میں رہا اور جسکا نشان دیوکورے
تھا روانہ ہوئے (۱۲) اور سیراکوس میں لگاکے تین دن رہے اور وہاں سے
ریگیوم میں گھوم آئے (۱۳) اور جب ایک روز بعد دکھنیا چلي دوسرے دن
پتّیولي میں آئے (۱۴) وہاں ہم بھائیوں کو پاکے اُنکے منانے سے سات دن اُنکے
پاس رہے اور یونہیں روم کو چلے (۱۵) وہاں سے بھائي ہماري خبر سنکے
اپي‌فورم اور تریتابرنے تک ہمارے استقبال کو آئے اور پولوس نے اُنھیں دیکھکر
خدا کا شکر کیا اور خاطر جمع ہوا ** (۱۶) جب ہم روم میں پہنچے صوبہ‌دار

نے قیدیوں کو رسالہ خاص کے سردار کے حوالے کیا پر پولوس کو اجازت
ہوئي کہ اکیلا ایک سپاہي کے ساتھہ جو اُسکا نگہبان تھا رہے (۱۷) اور یوں
ہوا کہ تین روز بعد پولوس نے یہودیوں کے رئیسوں کو باہم بُلایا اور جب
اِکٹھے ہوئے اُنکو کہا ای بھائیو ہرچند میں نے قوم کے اور باپ دادوں کي
طریقوں کے خلاف کچھہ نہ کیا تو بھي قید ہوکے یروشلیم سے رومیوں کے ہاتھوں
میں حوالے کیا گیا (۱۸) اُنھوں نے میرا حال دریافت کرکے چاہا کہ مجھے
چھوڑ دیں کیونکہ میرے قتل کا کوئي سبب نہ تھا (۱۹) پر جب یہودیوں
نے مخالفت کي میں نے لاچاري سے قیصر کي دُھائي دي اِسواسطے نہیں کہ
اپني قوم پر فریاد کروں (۲۰) سو اِسي سبب میں نے تمھیں بُلایا کہ تمھیں
دیکھوں اور گفتگو کروں کیونکہ اِسرائیل ھي کي اُمید کے سبب میں اِس
زنجیر سے بندھا ہوں (۲۱) اور اُنھوں نے اُسکو کہا ہم نے نہ یہودیہ سے تیرے
حق میں خط پائے نہ بھائیوں میں سے کسي نے آکے تیري کچھہ خبر دي یا
بدي بیان کي (۲۲) پر ہم تجھہ سے سنا چاہتے ہیں کہ تو کیا سمجھتا
ھی کیونکہ اِس بدعت کي بابت ہمکو معلوم ھی کہ سب کہیں اُسے بُرا
کہتے ہیں * (۲۳) اور وے اُسکے لیئے ایک دن ٹھہراکے بہتیرے اُسکے ڈیرے
پر آئے جنھیں وہ خدا کي بادشاہت پر گواھي دے دیکے اور موسیٰ کي
شریعت اور نبیوں کي کتاب سے مسیح کے حق میں دلیلیں لا لاکے صبح
سے شام تک تعلیم دیا کیا۔ (۲۴) اور بعضے اُسکي باتوں سے قائل ہوئے اور
بعضے بے ایمان رہے (۲۵) جب وے آپس میں متفق نہوئے پولوس کے
یہہ کہتے ھي چلے گئے کہ روح‌القدس نے اشعیا نبي کي معرفت ہمارے
باپ دادوں کو خوب کہا (۲۶) کہ اِس قوم کے پاس جا اور کہہ کہ تم
کانوں سے سنوگے پر نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے
(۲۷) کیونکہ اِس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانوں سے اُونچا سنتے
ہیں اور اُنھوں نے اپني آنکھیں موند لیں ایسا نہو کہ آنکھوں سے دیکھیں
اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں اُنھیں
چنگا کروں (۲۸) پس تمکو معلوم ہووے کہ خدا کي نجات غیر قوموں
کے پاس بھیجي گئي اور وے اُسے سن لینگے (۲۹) جب اُسنے یہہ کہا

یہودي آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے * (۳۰) اور پولوس پورے
دو برس اپنے کرائے کے گھر میں رہا اور سب کو جو اُس پاس آتے تھے
قبول کیا (۳۱) اور کمال دلیري سے بنا روک ٹوک خدا کي بادشاہت کي
منادي کرتا اور خداوند یسوع مسیح کي باتیں سکھاتا رہا *

پولوس کا خط رومیوں کو

پہلا باب

پولوس یسوع مسیح کا خادم بُلایا ہوا رسول (۲) خدا کي اُس خوشخبري کے لیئے جدا کیا گیا جسکا اُسنے آگے سے اپنے نبیوں کي معرفت مقدس نوشتوں میں وعدہ کیا (۳) اپنے بیٹے کي بابت جو جسم کي نسبت داؤد کي نسل سے ہوا (۴) اور روح تقدس کي نسبت مُردوں میں سے جي اُٹھنے کے وسیلے سے ثبوت کامل خدا کا بیٹا ثابت ہوا یعني یسوع مسیح ہمارے خداوند کي بابت (۵) جسکي معرفت ہم نے فضل اور رسالت پائي تاکہ اُسکے نام کے واسطے سب قوموں میں ایمان کي تابعداري ہووے (۶) جن میں سے تم بھي یسوع مسیح کے بُلائے ہوئے ہو (۷) سب کو جو روم میں خدا کے پیارے اور بُلائے ہوئے مقدس ہیں فضل اور سلامتي ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے ** (۸) پہلے میں یسوع مسیح کي معرفت تم سبھوں کے واسطے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تمہارا ایمان تمام دنیا میں مشہور ہی (۹) کیونکہ خدا جسکي عبادت میں اپني روح سے اُسکے بیٹے کي خوشخبري میں کرتا ہوں میرا گواہ ہی کہ میں بلاناغہ تمھیں یاد کرتا (۱۰) اورہمیشہ اپني دعاؤں میں یہہ مانگتا ہوں کہ خدا کي مرضي سے کبھي نہ کبھي تمہارے پاس آنے کي فرصت پاؤں (۱۱) کیونکہ میں تمہارے دیکھنے کا مشتاق ہوں تاکہ کوئي روحاني نعمت تمھیں پہنچاؤں کہ تم مضبوط ہو جاؤ (۱۲) یعني یہہ کہ میں بھي تم سے آپس کے ایمان کے سبب جو تم میں اور مجھہ میں ہی تسلي پاؤں (۱۳) پر اے بھائیو میں نہیں چاہتا کہ تم اِس سے ناواقف رہو کہ میں نے بارہا تمہارے

پس آنے کا ارادہ کیا تاکہ جیسا اَور قوموں میں پھل پایا ویسا ھي کچھہ تم میں بھي پاؤں پر آج تک رُکا رہا (۱۴) کہ میں یونانیوں اور غیر یونانیوں عالموں اور نادانوں کا قرضدار ھوں (۱۵) سو میں تمکو بھي جو روم میں ھو مقدور بھر خوشخبري دینے پر طیار ھوں (۱۶) کیونکہ میں مسیح کي خوشخبري سے شرماتا نہیں اِسلیئے کہ وہ ھر ایک کي نجات کے واسطے جو ایمان لاتا ھی پہلے یہودي پھر یوناني کے لیئے خدا کي قدرت ھی (۱۷) کیونکہ خدا کي راستي جو سراسر ایمان سے ھی اُسمیں ظاھر ھی جیسا کہ لکھا ھی کہ راستباز ایمان سے جیئیگا** (۱۸) کیونکہ خدا کا غضب آدمیوں کي تمام بےدیني اور ناراستي پر آسمان سے ظاھر ھوتا ھی اِسلیئے کہ وے سچائي کو ناراستي سے روک دیتے ھیں (۱۹) کہ خدا کي بابت جو کچھہ معلوم ھو سکتا ھی اُنپر ظاھر ھی کیونکہ خدا نے یہہ اُنپر ظاھر کیا (۲۰) اِسلیئے کہ اُسکي اَن دیکھي صفتیں یعني اُسکي ابدي قدرت اور اُلوھیت دنیا کي پیدایش سے اُسکے کاموں پر غور کرنے میں معلوم ھوتي ھیں یہاں تک کہ اُنکو کچھہ عذر نہیں (۲۱) کیونکہ اُنھوں نے باوجودیکہ خدا کو پہچانا تو بھي اُسکي عزت اور شکرگذاري خدا ھي کے لائق نہ کي بلکہ باطل خیالوں میں پڑے اور اُنکے نافہم دل تاریک ھوئے (۲۲) وے آپ کو عالم جانکے احمق ھو گئے (۲۳) اور غیرفاني خدا کے جلال کو فاني آدمي اور پرندوں اور چارپایوں اور کیڑے مکوڑوں کي صورت اور مورت سے بدل ڈالا (۲۴) اِسواسطے خدا نے بھي اُنھیں اُنکے دلوں کي شہوتوں میں ناپاکي پر چھوڑ دیا کہ اپنے بدن آپس میں بےحرمت کریں (۲۵) اُنھوں نے تو خدا کي سچائي کو جھوٹھہ سے بدل ڈالا اور خالق کو جسکي ابد تک حمد ھی آمین چھوڑکے مخلوق کي پرستش اور بندگي کي (۲۶) اِس سبب سے خدا نے اُنکو گندي شہوتوں میں چھوڑ دیا کیونکہ اُنکي عورتوں نے طبعي عادت کو اُس سے جو طبیعت کے خلاف ھی بدل ڈالا (۲۷) اور اِسي طرح مرد بھي طبعي استعمال عورت کے ساتھہ چھوڑکے اپني شہوت سے آپس میں جل گئے کہ مرد نے مرد کے ساتھہ روسیاھي کي اور اپنا اجر اپني گمراھي کے لائق اپنے میں پایا (۲۸) اور جیسا کہ اُنھوں نے پسند نکیا کہ خدا کو پہچانکے یاد رکھیں خدا نے بھي

اُنکو عقل کي بےتميزي ميں چھوڑ ديا کہ نالائق کام کريں (۲۹) سو وے طرح طرح کي ناراستي حرام‌کاري بدذاتي لالچ شرارت سے بھر گئے اور ڈاہ خون جھگڑا دغابازي بدخوئي سے معمور ہوئے (۳۰) کاناپھوسي کرنيوالے تہمت لگانيوالے خدا کے دشمن جابر گھمنڈي ڈرّے بديوں کے باني ما باپ کے نافرمان‌بردار (۳۱) بےعقل بدعہد بےدرد کينہ‌ور بےرحم ہوئے (۳۲) اوراگرچہ وے خدا کا حکم جانتے ہيں کہ ايسے کام کرنيوالے قتل کے لائق ہيں پس صرف آپ ہي نہيں کرتے بلکہ کرنيوالوں سے بھي خوش ہيں *

دوسرا باب

(۱) پس اى آدمي کوئي کيوں نہ ہو جو اِلزام لگاتا ہى تجھکو کچھہ عذر نہيں کيونکہ جس بات ميں تو دوسرے پر اِلزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہى کہ تو اِلزام لگاکے وہي کرتا ہى (۲) ليکن ہم جانتے ہيں کہ خدا کي سزا ايسے کام کرنيوالوں پر درست ہى (۳) پس اى اِنسان تو جو ايسے کام کرنيوالوں پر اِلزام لگاتا اور آپ وہي کرتا ہى کيا تجھے خيال ہى کہ تو خدا کي سزا سے بچ نکليگا (۴) يا کيا تو اُسکي کمال مہرباني اور برداشت اور مہلت کو ناچيز سمجھتا اور نہيں جانتا کہ خدا کي مہرباني اِسي ليئے ہى کہ تو توبہ کرے (۵) بلکہ اپني سختي اور غيرتائب دل سے تو اُس دن کے واسطے جس ميں غضب اور خدا کي عدالت حق ظاہر ہوگي اپنے ليئے غضب جمع کرتا ہى (۶) کہ وہ ہر ايک کو اُسکے کاموں کے موافق بدلا ديگا (۷) اُنکو جو نيک کام پر قائم رہکے جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہيں حيات ابدي بخشيگا (۸) مگر اُنپر جو فسادي ہيں اور سچائي کے نہيں بلکہ ناراستي کے تابع ہيں قہر اور غضب ہوگا (۹) ہاں مصيبت اور تنگي ہر نفس بشر پر جو بُرا کرتا ہى پہلے يہودي کے پھر يوناني کے (۱۰) پر جلال اور عزت اور سلامتي ہر ايک کو جو بھلا کرتا ہى پہلے يہودي کو پھر يوناني کو (۱۱) کيونکہ خدا کے نزديک رودارى نہيں ہى * (۱۲) اِسليئے کہ جنھوں نے بغير شريعت گناہ کيئے وے بغير شريعت کے ہلاک ہونگے اور جنھوں نے

شریعت کے تحت گناہ کیئے اُنکا انصاف شریعت کے وسیلے ہوگا (۱۳) کیونکہ نہ شریعت کے سننیوالے خدا کے نزدیک راستباز ہیں بلکہ شریعت پر عمل کرنیوالے راستباز ٹھہرائے جائینگے (۱۴) اِسلیئے جب کہ غیرقومیں جنھیں شریعت نہ مِلی بذاتہ شریعت کے کام کرتی ہیں تو وے شریعت نہ رکھکے اپنے لیئے آپ ہی شریعت ہیں (۱۵) کہ وے شریعت کا کام اپنے دلوں میں لکھا ہوا دکھاتی ہیں کہ اُنکی تمیز بھی گواہی دیتی ہی اور اُنکے خیال آپس میں اِلزام دیتے یا عذر کرتے ہیں (۱۶) اُس دن میں جب خدا میری خوشخبری کے موافق یسوع مسیح کے وسیلے آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا انصاف کریگا *
(۱۷) دیکھہ تو یہودی کہلاتا اور شریعت پر تکیہ اور خدا پر فخر کرتا ہی (۱۸) اور اُسکی مرضی جانتا اور شریعت کی تعلیم پاکے بھلی بُری چیزوں میں امتیاز کر سکتا (۱۹) اور آپ پر یقین رکھتا ہی کہ میں اندھوں کا رہنما اور اُنکی جو اندھیرے میں ہیں روشنی ہوں (۲۰) اور جاہلوں کا معلم اور لڑکوں کا اُستاد اور یہہ کہ علم اور سچائی کا خلاصہ شریعت میں میرے پاس موجود ہی (۲۱) پس کیا تو جو اَوروں کو سکھلاتا ہی آپ کو نہیں سکھاتا تو جو وعظ کرتا ہی کہ چوری نکرنا آپ ہی چوری کرتا (۲۲) تو جو کہتا ہی کہ زنا نکرنا کیا آپ ہی زنا کرتا تو جو بُتوں سے نفرت رکھتا ہی کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا (۲۳) تو جو شریعت پر فخر کرتا ہی کیا شریعت کے عدول سے خدا کے نام کی بےعزتی کرتا ہی (۲۴) چنانچہ لکھا ہی کہ تمھارے سبب غیرقوموں میں خدا کے نام پر کفر بکا جاتا ہی * (۲۵) ختنہ تو فائدہمند ہی اگر تو شریعت پر عمل کرے لیکن جو تو شریعت سے عدول کرے تو تیرا ختنہ نامختونی ٹھہرا (۲۶) پس اگر نامختون شریعت کے حکموں کو حفظ کرے تو کیا اُسکی نامختونی ختنہ نہ گنی جائیگی (۲۷) اور کیا ذاتی نامختون جو شریعت کو مانتا ہی تجھے جو باوجود کتاب اور ختنے کے شریعت سے عدول کرتا ہی مجرم نہ ٹھہرائیگا (۲۸) کیونکہ وہ یہودی نہیں جو ظاہر میں ہی اور نہ وہ ختنہ ہی جو ظاہر جسم میں ہی (۲۹) بلکہ یہودی وہی جو باطن میں ہو اور ختنہ وہی جو دل اور روح سے ہو نہ کہ لفظی ایسے کی تعریف آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے ہی *

تیسرا باب

(۱) پس یہودي کو کیا فضیلت یا ختنے کا کیا فائدہ ھی (۲) بہت ھر صورت میں خاص‌کر یہہ کہ وے کلام خدا کے امانت‌دار ھوئے (۳) پس اگر بعضے بےایمان ھو گئے تو کیا اُنکي بےایماني خدا کا اعتبار باطل کر سکتي ھی (۴) ھرگز نہیں بلکہ خدا سچا پر ھر آدمي جھوٹھا رھے چنانچہ لکھا ھی کہ تو اپني باتوں میں راست ٹھہرے اور جیت لیوے جب تیرا اِلزام کیا جاوے * (۵) پر اگر ھماري ناراستي خدا کي راستي کو ظاھر کرتي ھی تو ھم کیا کہیں کیا خدا ناراست ھی جو قہر نازل کرتا ھی (آدمي کي طرح بولتا ھوں) (۶) ھرگز نہیں ورنہ خدا کیونکر دنیا کي عدالت کریگا (۷) پھر اگر میرے جھوٹھ کے سبب خدا کي سچائي اُسکے جلال کے لیئے زیادہ ظاھر ھوئي تو مجھہ پر کیوں گنہگار کي طرح حکم ھوتا ھی (۸) اور ھم کیوں بُرائي نہ کریں تاکہ بھلائي ھاتھہ آوے (چنانچہ ھم پر یہي تہمت لگائي جاتي ھی اور جیسے بعضے کہتے ھیں کہ یہہ مقولہ ھمارا ھی) ایسوں کي سزا حق ھی * (۹) پس کیا ھم برتر ھیں ھرگز نہیں کیونکہ ھم آگے ثابت کر چکے کہ سب کے سب کیا یہودي اور کیا یوناني گناہ کے تلے دبے ھیں (۱۰) جیسا لکھا ھی کہ کوئي راستباز نہیں ایک بھي نہیں (۱۱) کوئي سمجھہ‌دار نہیں کوئي خدا کا طالب نہیں (۱۲) سب گمراہ ھیں سب کے سب نکمے ھیں کوئي نیکوکار نہیں ایک بھي نہیں (۱۳) اُنکا گلا کُھلي گور ھی اپني زبان سے اُنھوں نے فریب دیا اُنکے ھونٹھوں میں سانپوں کا زھر ھی (۱۴) اُنکا مُنہہ لعنت اور کڑواھٹ سے بھرا ھی (۱۵) اُنکے قدم خون کرنے کو تیز ھیں (۱۶) اُنکي راھوں میں تباھي اور پریشاني ھی (۱۷) اور سلامتي کي راہ اُنھوں نے نہیں پہچاني (۱۸) اُنکي آنکھوں کے سامھنے خدا کا خوف نہیں ھی (۱۹) اب ھم جانتے ھیں کہ جو کچھہ شریعت فرماتي اھل شریعت ھي سے کہتي ھی تاکہ سب کا مُنہہ بند ھو جاے اور ساري دنیا خدا کے سامھنے گنہگار ٹھہرے (۲۰) اِسلیئے کہ کوئي بشر

شریعت کے کاموں سے اُسکے حضور راستباز نہوویگا کیونکہ شریعت کے وسیلے (صرف) گناہ کي پہچان ھی * (۲۱) پر اب خدا کي راستبازي جس پر شریعت اور نبي گواھي دیتے ھیں بغیر شریعت کے ظاھر ھوئي ھی (۲۲) یعني خدا کي وہ راستبازي جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب کو مِلتي اور سبھوں پر پھیلتي جو ایمان لاتے ھیں کیونکہ کچھہ فرق نہیں (۲۳) اِسلیئے کہ سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ھیں (۲۴) اور اُسکے فضل سے مفت راستباز گنے جاتے ھیں اُس مخلصي کے سبب جو مسیح یسوع سے ھی (۲۵) جسے خدا نے کفارہ جو اُسکے لہو پر ایمان لانے سے کام آوے ٹھہرایا تاکہ اپني راستي اگلے وقت کي بابت ظاھر کرے جس میں اُسنے صبر کرکے گناھوں سے طرح دي اور اِس وقت کي بابت بھي اپني راستي ظاھر کرے (۲۶) تاکہ وہ آپ ھي راست رھے اور اُسے جو یسوع پر ایمان لاتا ھی راستباز ٹھہراوے (۲۷) پس تفاخر کہاں رھا خارج ھوا کس شریعت سے کیا عملوں کي نہیں بلکہ ایمان کي شریعت سے (۲۸) پس ھم یہہ نتیجہ نکالتے ھیں کہ آدمي ایمان ھي سے بغیر اعمال شریعت کے راستباز ٹھہرتا ھی (۲۹) یا کیا خدا صرف یہودیوں کا ھی غیرقوموں کا نہیں ھاں غیر قوموں کا بھي ھی (۳۰) درحالیکہ ایک ھي خدا ھی جو مختونوں کو ایمان سے اور نامختونوں کو ایمان کے وسیلے راستباز ٹھہراویگا (۳۱) پس کیا ھم شریعت کو ایمان سے باطل کرتے ھیں ھرگز نہیں بلکہ شریعت کو قائم کرتے ھیں *

چوتھا باب

(۱) پس ھم کیا کہیں کہ ھمارے باپ ابیرھام نے جسم کي نسبت پایا (۲) کیونکہ اگر ابیرھام اعمال کي راہ سے راستباز ٹھہرا تو اُسکے فخر کي جگہہ ھی لیکن خدا کے آگے نہیں (۳) کیونکہ نوشتہ کیا کہتا ھی یہہ کہ ابیرھام خدا پر ایمان لایا اور یہہ اُسکے لیئے راستبازي گنا گیا (۴) اب عمل کرنیوالے کو مزدوري کرم کي راہ سے نہیں بلکہ فرض کي راہ سے محسوب ھی

(۵) پر اُسکے لیئے جو عمل نہیں کرتا بلکہ اُسپر جو گنہگار کو راستباز ٹھہراتا ایمان لاتا ہی اُسي کا ایمان راستبازي گنا جاتا ہی (۶) چنانچہ داؤد بھي اُس آدمي کي مبارکي کا جسکو خدا بغیر اعمال کے راستباز ٹھہراتا ہی یہہ کہکے ذکر کرتا ہی (۷) کہ مبارک وے جنکي خطائیں معاف ہوئیں اور جنکے گناہ ڈھانپے گئے (۸) مبارک وہ مرد جسکے گناہوں کا حساب خداوند نہ لیگا (۹) پس کیا یہہ مبارکي صرف مختونوں کے لیئے ہی یا نامختونوں کے واسطے بھي ہم تو کہتے ہیں کہ ابیرہام کے لیئے ایمان راستبازي گنا گیا (۱۰) پس کس طرح گنا گیا کیا جب مختوني میں تھا یا نامختوني میں مختوني میں نہیں بلکہ نامختوني میں (۱۱) اور اُسنے ختنے کا نشان اِسلیئے پایا کہ اُس ایمان کي راستبازي پر جو نامختوني میں رکھتا تھا مُہر ہووے تاکہ اُن سب کا جو نامختوني میں ایمان لاتے ہیں باپ ہو کہ اُنکے لیئے بھي راستبازي گني جاے (۱۲) اور مختونوں کا بھي باپ ہو اُنکے لیئے جو نہ صرف مختون ہیں بلکہ ہمارے باپ ابیرہام کے ایمان کي بھي جو نامختوني میں لایا تھا پیروي کرتے ہیں (۱۳) کیونکہ وہ وعدہ کہ تو دنیا کا وارث ہوگا ابیرہام یا اُسکي نسل سے شریعت کے وسیلے نہیں ہوا بلکہ ایمان کي راستبازي کي معرفت (۱۴) کیونکہ اگر اہل شریعت ہي وارث ہیں تو ایمان بےفائدہ اور وعدہ لاحاصل (۱۵) کہ شریعت غصے کا باعث ہی اِسلیئے کہ جہاں شریعت نہیں وہاں عدول بھي نہیں (۱۶) اِسواسطے (میراث) ایمان سے مِلي تاکہ فضل سے ہووے اور وعدہ سب نسل کے لیئے قائم رہے نہ صرف اُسکے لیئے جو شریعت والي ہی بلکہ اُسکے لیئے بھي جو ابیرہام کا سا ایمان رکھتي ہی کہ وہ ہم سبھوں کا باپ ہی (۱۷) (جیسا لکھا ہی کہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ بنایا) اُس خدا کے سامہنے جس پر وہ ایمان لایا جو مُردوں کو جِلاتا اور معدوم چیزوں کا یوں ذکر کرتا ہی کہ گویا موجود ہیں (۱۸) وہ نااُمیدي کے مقام میں اُمید کے ساتھہ ایمان لایا تاکہ بہت قوموں کا باپ ہو اُس کلام کے موافق کہ تیري نسل ایسي ہي ہوگي (۱۹) اور سُست اعتقاد نہ ہوکے اُسنے اپنے مُردے سے بدن کا جو سو برس کے قریب کا تھا خیال نکیا اور نہ سارہ کے رحم کا جو خشک ہو گیا تھا (۲۰) اور

بےایماني سے خدا کے وعدے میں شک نہ لایا بلکہ ایمان میں اُستوار ہوا خدا کي عزت کرکے (۲۱) اور یقین جانکے کہ جو کچھہ اُسنے وعدہ کیا اُسکے پورا کرنے پر قادر بھي ھی (۲۲) اِسي واسطے یہہ اُسکے لیئے راستبازي گنا گیا (۲۳) پر نہ صرف اُسکے سبب لکھا ھی کہ یہہ اُسکے لیئے گنا گیا (۲۴) بلکہ ھمارے سبب بھي جنکے لیئے یہہ گنا جائیگا بشرطیکہ ھم اُسپر ایمان لاویں جسنے ھمارے خداوند یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا (۲۵) جو ھماري خطاؤں کے واسطے حوالے کیا گیا اور ھمارے راستباز ٹھہرنے کے سبب جِلایا گیا *

پانچواں باب

(۱) پس جب کہ ھم ایمان کے سبب راستباز ٹھہرے تو ھمیں خدا سے صلح ھی ھمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے (۲) جسکي معرفت ھم نے اُس فضل میں جس پر قائم ھیں ایمان کے سبب دخل بھي پایا اور خدا کے جلال کي اُمید پر فخر کرتے ھیں (۳) اور صرف یہي نہیں بلکہ ھم مصیبتوں میں بھي فخر کرتے ھیں یہہ جانکر کہ مصیبت سے صبر (۴) اور صبر سے تجربہ اور تجربے سے اُمید پیدا ھوتي ھی (۵) پر اُمید شرمندہ نہیں کرتي کیونکہ روح القدس کے وسیلے جو ھمیں مِلي خدا کي محبت ھمارے دلوں میں جاري ھوئي (۶) کہ جب ھم کمزور تھے مسیح عین وقت پر بےدینوں کے لیئے موا (۷) اب مشکل سے کوئي کسي راستکار کے لیئے اپني جان دیگا پر شاید کہ کسي نیکوکار کے واسطے جان دیني کوئي اپنے ذمہ لے (۸) لیکن خدا نے اپني محبت ھم پر یوں ظاھر کي کہ جب ھم گناہ کرتے جاتے تھے مسیح ھمارے واسطے موا (۹) پس جب کہ ھم اُسکے لہو کے سبب راستباز ٹھہرے تو بہت ھي زیادہ اُسکے وسیلے قہر سے رھائي پاوینگے (۱۰) کیونکہ جب ھم نے دشمن ھوکے خدا سے اُسکے بیٹے کي موت کے سبب میل پایا پس اب مِلکر اُسکي زندگي کے سبب بہت ھي زیادہ بچ جائینگے (۱۱) اور صرف یہي نہیں بلکہ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے جسکے سبب اب ھم نے میل پایا خدا پر فخر بھي کرتے ھیں ** (۱۲) پس جس طرح ایک

آدمي کے وسیلے گناہ اور گناہ کے سبب موت دنیا میں آئي اور اِسي طرح موت سب میں پھیلي اِسلیئے کہ سبھوں نے گناہ کیا (۱۳) (کیونکہ شریعت کے ظاہر ہونے تک گناہ دنیا میں تھا پر جہاں شریعت نہیں گناہ نہیں گنا جاتا (۱۴) تو بھي موت آدم سے موسیٰ تک اُنپر بھي اختیار پاتي گئي جنھوں نے آدم کے عدول کي طرح جو آنیوالے کا نشان ھی گناہ نکیا تھا (۱۵) پر یہہ نہیں کہ جیسي خطا ویسي ھي نعمت فضل بھي کیونکہ جو ایک کي خطا کے سبب بہت سے مرگئے تو فضلِ خدا اور بخشش بہت ھي زیادہ ایک ھي آدمي یسوع مسیح کے فضل سے بہتوں پر نہایت پھیل گئي (۱۶) اور نہ یہہ کہ جیسے ایک کے سبب جسنے گناہ کیا (ویسے ھي) انعام کیونکہ فتویٰ تو ایک ھي کے سبب ھلاکت کے لیئے ھوا پر نعمت فضل بہت خطاؤں کے سبب راستباز ٹھہرانے کے واسطے ھوا (۱۷) کیونکہ جو ایک کي خطا کے سبب موت نے ایک ھي کے وسیلے تسلط پایا تو بہت ھي زیادہ وے جو کمال فضل اور راستبازي کي بخشش پاتے ھیں ایک ھي یعني یسوع مسیح کے وسیلے زندگي میں بادشاھت کرینگے) (۱۸) غرض جیسا ایک خطا کے سبب سب آدمیوں پر ھلاکت کا فتویٰ ھوا ویسا ھي ایک راست عمل کے سبب سب آدمیوں کے لیئے زندگي کي راستبازي حاصل ھوئي (۱۹) کیونکہ جیسے ایک آدمي کي نافرماني کے سبب بہت سے گنہگار ھوئے ویسے ھي ایک کي فرمانبرداري کے سبب بہت سے راستباز کیئے جائینگے (۲۰) پر شریعت درمیان آئي کہ خطا زیادہ ھو پر جہاں گناہ زیادہ ھوا فضل اُس سے نہایت زیادہ ھوا ھی (۲۱) تاکہ جیسے گناہ نے موت سے تسلط پایا ویسے ھي فضل بھي ھمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے حیات ابدي کے لیئے راستبازي سے مسلط ھووے *

چھٹواں باب

(۱) پس ھم کیا کہیں کیا گناہ میں رھیں تاکہ فضل زیادہ ھو (۲) ھرگز نہیں ھم تو گناہ کي نسبت موئے ھیں پھر کیونکر اُسمیں جیئیں (۳) یا

کیا نہیں جانتے ہو کہ ہم میں سے جتنوں نے مسیح یسوع کا بپتسما پایا
اُسکی موت کا بپتسما پایا (۴) سو ہم موت کے بپتسما کے سبب اُسکے ساتھہ
گاڑے گئے تاکہ جیسے مسیح باپ کے جلال کے وسیلے مُردوں میں سے اُٹھایا
گیا ویسے ہی ہم بھی نئی زندگی میں قدم ماریں (۵) کیونکہ جو ہم اُسکی
موت کی مشابہت کے شریک ہوئے تو البتہ اُسکی قیامت کے بھی ہونگے
(۶) کہ ہم یہہ جانتے ہیں کہ ہمارا پُرانا اِنسان اُسکے ساتھہ مصلوب ہوا تاکہ
گناہ کا بدن نیست ہو جاے کہ ہم آگے کو گناہ کے غلام نرہیں (۷) کیونکہ
جو مُوا سو گناہ سے چھوٹا ہی (۸) پس اگر ہم مسیح کے ساتھہ موئے تو
ہمیں یقین ہی کہ اُسکے ساتھہ بھی جیئینگے (۹) یہہ جانکے کہ مسیح مُردوں
میں سے اُٹھکے پھر نہ مریگا اور موت پھر اُسپر تسلط نہیں رکھتی (۱۰) کیونکہ
جو مُوا سو گناہ کی نسبت ایک بار مُوا پر جو جیتا ہی سو خدا کی
نسبت جیتا ہی (۱۱) اِسی طرح تم بھی آپ کو گناہ کی نسبت مُردہ
پر خدا کی نسبت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے زندہ سمجھو
(۱۲) پس گناہ تمہارے فناپذیر بدن میں سلطنت نکرے کہ تم اُسکی
خواہشوں میں اُسکے تابعدار ہو رہو (۱۳) اور نہ اپنے عضو گناہ کے حوالے کرو
کہ ناراستی کے ہتھیار بنیں بلکہ اپنے تئیں خدا کو ایسے سونپو جیسے مرکے
جی اُٹھے ہو اور اپنے عضو خدا کے سپرد کرو تاکہ راستی کے ہتھیار بنیں
(۱۴) کیونکہ گناہ تم پر حکومت نکریگا اِسلیئے کہ تم شریعت کے تحت نہیں
بلکہ فضل کے تحت ہو* (۱۵) پس کیا ہم گناہ کیا کریں اِسلیئے کہ شریعت
کے تحت نہیں بلکہ فضل کے تحت ہیں ہرگز نہیں (۱۶) کیا نہیں جانتے
ہو کہ جسکی تابعداری میں تم آپ کو غلام سونپتے ہو اُسی کے غلام ہو جسکی
تابعداری کرتے ہو یا تو گناہ کے (غلام) موت کے لیئے یا فرمانبرداری کے راستبازی
کے واسطے (۱۷) پر خدا کا شکر کہ تم جو آگے گناہ کے غلام تھے اب دل سے
اُس تعلیم کے نمونے کے فرمانبردار ہوئے جسکے سپرد کیئے گئے (۱۸) اور گناہ
سے چھوٹکر راستبازی کے بندے ہوئے (۱۹) (میں تمہارے جسم کی کمزوری کے
سبب آدمی کی طرح بیان کرتا ہوں) یعنی جیسے تم نے اپنے عضو ناپاکی
اور شرارت کی غلامی میں سونپے تھے تاکہ شرارت کریں ویسے ہی اب اپنے

عضوؤں کو راستبازي کي غلامي میں پاک ہونے کے واسطے سونپو (۲۰) کیونکہ جب تم گناہ کے غلام تھے راستبازي سے آزاد تھے (۲۱) پس تم نے اُس وقت کیا پھل پائے (ایسے) جنسے اب شرمندہ ہو کیونکہ اُنکا انجام موت ہی (۲۲) پر اب گناہ سے چھوٹکر اور خدا کے بندے ہوکے پاکیزگي کا پھل لاتے ہو اور انجام حیات ابدي ہی (۲۳) کیونکہ گناہ کي مزدوري موت ہی پر خدا کي نعمت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے حیات ابدي ہی *

ساتواں باب

(۱) ای بھائیو کیا نہیں جانتے ہو (میں تو شریعت کے عالموں سے بولتا ہوں) کہ جب تک آدمي جیتا ہی اُسپر شریعت کا حکم ہی (۲) کیونکہ بیاہي عورت شریعت سے خصم کي زندگي بھر اُسکے بند میں ہی پر اگر خصم مر گیا تو اپنے خصم کي شرع سے چھوٹي ہی (۳) پس خصم کے جیتے جي اگر دوسرے کي ہو جاوے تو زانیہ کہلاویگي پر اگر خصم مر گیا تو اُس شرع سے آزاد ہوئي کہ اگر دوسرے مرد کي ہووے تو زانیہ نہیں (۴) سو ای میرے بھائیو تم بھي مسیح کے بدن کے سبب شریعت کي نسبت قتل کیئے گئے کہ دوسرے کے ہو جاؤ یعني اُسکے جو مُردوں میں سے اُٹھایا گیا تاکہ ہم خدا کے لیئے پھل لاویں (۵) کیونکہ جب ہم جسم میں تھے گناہوں کي خواہشیں شریعت کے سبب ہمارے عضوؤں میں موت کے پھل لانے کو اثر کرتي تھیں (۶) پر اب جو ہم مر گئے تو شریعت سے جسکي قید میں تھے چھوٹ گئے ایسا کہ روح کي تازگي میں نہ کہ حروف کے پُرانے طور پر بندگي کریں * * (۷) پس ہم کیا کہیں کیا شریعت گناہ ہی ہرگز نہیں لیکن بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہیں پہچانتا کیونکہ میں لالچ کو بھي نہ جانتا اگر شریعت نہ کہتي کہ لالچ مت کر (۸) پر گناہ نے قابو پاکر حکم کے سبب مجھہ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کیا کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مُردہ ہی (۹) کہ آگے میں بےشریعت جیتا تھا پر جب حکم آیا گناہ زندہ ہوکے اُٹھا اور میں مر گیا (۱۰) اور وہ حکم جو زندگي کے لیئے تھا سو ہي

میرے لیئے موت کا سبب پایا گیا (۱۱) کیونکہ گناہ نے قابو پاکر حکم کے وسیلے مجھے بہکایا اور اُسی کی وساطت قتل کیا (۱۲) پس شریعت بےشک پاک ہی اور حکم پاک ہی برحق اور خوب * (۱۳) پس جو خوب ہی کیا وہی میرے لیئے موت ٹھہری ہرگز نہیں بلکہ گناہ تاکہ اُسکا گناہ ہونا ظاہر ہو کہ اُسنے اچھی چیز کے وسیلے موت کو مجھہ میں پیدا کیا تاکہ گناہ حکم کے وسیلے نہایت بُرا معلوم ہو* (۱۴) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہی پر میں جسمانی اور گناہ کے ہاتھہ بِک گیا ہوں (۱۵) کہ جو کرتا ہوں سو نہیں جانتا کیونکہ نہ وہ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں بلکہ جس سے مجھے نفرت ہی وہی کرتا ہوں (۱۶) پر اگر میں وہی کرتا ہوں جو نہیں چاہتا تو شریعت پر گواہی دیتا ہوں کہ خوب ہی (۱۷) سو اب میں اُسکا کرنیوالا نہیں بلکہ گناہ جو مجھہ میں بستا ہی (۱۸) کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھہ میں یعنی میرے جسم میں خوبی نہیں بستی کہ خواہش تو مجھہ میں موجود ہی پر جو اچھا ہی کرنے نہیں پاتا (۱۹) کہ خوبی جو چاہتا ہوں نہیں کرتا بلکہ بدی جسے نہیں چاہتا وہی کرتا ہوں (۲۰) پر اگر میں جسے نہیں چاہتا وہی کرتا ہوں تو پھر میں ہی اُسکا کرنیوالا نہیں بلکہ گناہ ہی جو مجھہ میں بستا ہی (۲۱) غرض میں یہہ شریعت پاتا ہوں کہ جب خوبی کیا چاہتا ہوں بدی میرے پاس موجود ہی (۲۲) کیونکہ میں باطنی اِنسان کی نسبت خدا کی شریعت سے خوش ہوں (۲۳) مگر دوسری شریعت اپنے عضوؤں میں دیکھتا ہوں جو میری عقل کی شریعت سے لڑتی اور مجھے گناہ کی شریعت کا جو میرے عضوؤں میں ہی گرفتار کرتی ہی (۲۴) آہ لاچار آدمی جو ہوں اِس موت کے بدن سے مجھے کون چُھڑاویگا (۲۵) خدا کا شکر کرتا ہوں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے غرض میں تو اپنی عقل سے خدا کی شریعت کا پھر جسم سے گناہ کی شریعت کا بندہ ہوں *

آٹھواں باب

(۱) پس اب اُنکو جو مسیح یسوع میں ھیں اور جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ھیں ھلاکت کا فتوٰی نہیں (۲) کیونکہ روح زندگي کي شریعت نے جو مسیح یسوع میں ھی مجھے گناہ اور موت کي شریعت سے آزاد کیا (۳) کیونکہ جو شریعت سے محال تھا اِسلیئے کہ وہ جسم کے سبب کمزور رھا سو خدا نے (کیا کہ اُسنے) اپنے بیٹے کو گنہگار جسم کي صورت میں اور گناہ کے سبب بھیجکر گناہ پر جسم میں فتوٰی دیا (۴) تاکہ ھم میں جو جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ھیں شریعت کي راستي پوري ھو (۵) کیونکہ وے جو جسم کے طور پر ھیں اُنکا مزاج جسماني ھی پر وے جو روح کے طور پر ھیں اُنکا مزاج روحاني ھی (۶) کہ جسماني مزاج موت ھی پر روحاني مزاج زندگي اور سلامتي (۷) اِسلیئے کہ جسماني مزاج خدا کا دشمن ھی کیونکہ خدا کي شریعت کے تابع نہیں اور نہ ھو سکتا ھی (۸) اور جو جسماني ھیں خدا کو پسند نہیں آ سکتے (۹) پر تم جسماني نہیں بلکہ روحاني ھو بشرطیکہ خدا کي روح تم میں بسے پر جس میں مسیح کي روح نہیں ھی وہ اُسکا نہیں (۱۰) اور اگر مسیح تم میں ھی تو بدن گناہ کے سبب مُردہ پر روح راستبازي کے سبب زندہ ھی (۱۱) اور اگر اُسي کي روح جسنے یسوع کو مُردوں میں سے اُٹھایا تم میں بسے تو جسنے مسیح کو مُردوں میں سے اُٹھایا ھی تمھارے مُردے بدنوں کو بھي اپني روح کے وسیلے جو تم میں بستي ھی زندہ کریگا * (۱۲) پس ای بھائیو ھم کچھہ جسم کے قرضدار نہیں کہ جسم کے طور پر زندگي کاٹیں (۱۳) کیونکہ اگر تم جسم کے طور پر زندگي کرو تو مروگے پر اگر روح سے بدن کے عملوں کو مارو تو جیوگے (۱۴) اِسلیئے کہ جتنے خدا کي روح کي ھدایت سے چلتے وے ھي خدا کے فرزند ھیں (۱۵) کیونکہ تم نے غلامي کي روح پھر ڈرنے کو نہیں پائي بلکہ لےپالک ھونے کي روح پائي جس سے ھم آبا یعني ای باپ پکار پکار کہتے ھیں (۱۶) وھي

روح هماري روح کے ساتھہ گواهي ديتي هی که هم خدا کے فرزند هیں
(۱۷) پر جو فرزند هوئے تو وارث بهي هیں يعني خدا کے وارث اور ميراث
میں مسیح کے شریک بشرطیکه هم اُسکے ساتھہ دکھہ اُٹھاویں تاکه اُسکے
ساتھہ جلال بهي پاویں * (۱۸) کیونکه میري سمجھہ میں زمانه حال کي
مصیبتیں اِس لائق نهیں که اُس جلال کے جو هم پر ظاهر هونیوالا هی
مقابل هوویں (۱۹) که خلقت کمال آرزو سے خدا کے فرزندوں کے ظاهر هونے
کي راه تکتي هی (۲۰) اِسلیئے که خلقت بطالت کي تابع هی اپني
خوشي سے نهیں بلکه اُسکے سبب جسنے اُسے تابع کیا (۲۱) اِس اُمید
پر که خلقت بهي فنا کي غلامي سے چھوٹکے خدا کے فرزندوں کے جلال کي
آزادگي میں داخل هووے (۲۲) کیونکه هم جانتے هیں که ساري خلقت
مِلکے اب تک چیخیں مارتي اور اُسے پیریں لگي هیں (۲۳) اور نه فقط وه
بلکه هم بهي جنهیں روح کا پهلا پهل مِلا آپ اپنے دلوں میں کراهتے اور
لےپالک هونے يعني اپنے بدن کي رهائي کي راه تکتے هیں (۲۴) که هم اُمید
سے بچ گئے هیں پر اُمید جو نظر آوے اُمید نهیں کیونکه جو چیز کوئي
دیکھتا اُسکا اُمیدوار کس طرح هووے (۲۵) پر جسے هم نهیں دیکھتے
اگر اُسکے اُمیدوار هیں تو صبر سے اُسکي راه تکتے هیں (۲۶) اِسي طرح
روح بهي هماري کمزوریوں میں هماري مدد کرتي هی کیونکه جو کچھه
دعا مانگیں جیسے چاهیئے هم نهیں جانتے هیں پر روح آپ هي ایسي
آهیں بهرکے جو بیان سے باهر هیں هماري سفارش کرتي هی (۲۷) اور
دلوں کا جانچنیوالا جانتا هی که روح کا کیا مطلب هی که وه خدا کي
مرضي کے مطابق مقدسوں کي سفارش کرتي هی (۲۸) اور هم جانتے هیں
که سب چیزیں اُنکي بهلائي کے لیئے جو خدا سے محبت رکهتے هیں مِلکے
فاعل هیں يعني اُنکے لیئے جو اُسکے اِرادے کے موافق بُلائے گئے (۲۹) که جنهیں
اُسنے پهلے سے پهچانا اُنهیں آگے سے مقرر کیا که اُسکے بیٹے کے هم‌شکل هوں
تاکه وه بهت سے بهائیوں میں پهلوٹا ٹهہرے (۳۰) اور جنهیں اُسنے آگے
سے مقرر کیا اُنکو بُلایا بهي اور جنهیں بُلایا اُنکو راستباز بهي کیا اور جن
کو راستباز کیا اُنکو جلال بهي بخشا * (۳۱) پس هم اِن باتوں کي

بابت کیا کہیں اگر خدا هماري طرف هی تو کون همارا مخالف هوگا (۳۲) اُسنے تو اپنے بیٹے هي کو دریغ نه کیا بلکه هم سبھوں کي خاطر اُسے حوالے کیا پھر وہ اُسکے ساتھه سب چیزیں بھي همیں کیونکر نه بخشیگا (۳۳) کون خدا کے برگزیدوں پر دعوی کریگا کیا خدا جو اُنھیں راستباز ٹھہراتا هی (۳۴) کون هی جو اُنپر هلاکت کا فتوی دیوے کیا مسیح جو مر گیا بلکه جي بھي اُٹھا هی جو خدا کے دھنے بھي بیٹھا اور هماري سفارش بھي کرتا هی (۳۵) کون همکو مسیح کي محبت سے جدا کریگا کیا مصیبت یا تنگي یا ظلم یا بھوکھه یا برهنگي یا خطره یا تلوار (۳۶) جیسا که لکھا هی که هم تیري خاطر دن بھر قتل کیئے جاتے هیں اور ذبح کي بھیڑوں کے برابر گنے جاتے هیں (۳۷) پر اِن سب چیزوں میں هم اُسکے وسیلے جسنے هم سے محبت کي هر غالب پر غالب هیں (۳۸) کیونکه مجھکو یقین هی که نه موت نه زندگي نه فرشتے نه حکومتیں نه قدرتیں اور نه حال نه اِستقبال کي چیزیں (۳۹) نه بلندي نه پستي نه کوئي اَور مخلوق همکو خدا کي محبت سے جو همارے خداوند مسیح یسوع میں هی جدا کر سکیگا *

نواں باب

(۱) میں مسیح میں سچ بولتا هوں جھوٹھه نهیں اور میري تمیز بھي روح‌القدس کي معرفت میري گواه هی (۲) که مجھے بڑا غم اور هر دم میرے دل کو رنج هی (۳) که میں نے چاها که اپنے بھائیوں کے بدلے جو جسم کي رو سے میرے قرابتي هیں خود مسیح سے محروم هوؤں (۴) وے اِسرائیلي هیں اور فرزندي اور جلال اور وثیقے اور شریعت اور عبادت اور وعدے اُنھیں کے هیں (۵) اور باپ دادے اُنکے هیں اور جسم کي نسبت مسیح اُنھیں میں سے هوا جو سب کا خدا همیشه مبارک هی آمین * (۶) لیکن ایسا نهیں که خدا کا کلام باطل هو گیا کیونکه سب جو اِسرائیل سے هوئے اِسرائیلي نهیں (۷) اور نه اِسلیئے که وے ابیرهام کي نسل هیں سب فرزند هیں بلکه (لکھا هی که) اِسحاق هي سے تیري نسل کهلائیگي

(۸) یعني نہ جسم کے لڑکے خدا کے فرزند ہیں بلکہ وعدے کے لڑکے نسل گنے جاتے ہیں (۹) کیونکہ وعدے کي بات یہي ہي کہ اِسي وقت پھر آؤنگا اور سارہ کے بیٹا ہوگا (۱۰) اور صرف یہہ نہیں بلکہ ربقہ بھي جو ایک سے یعني ہمارے باپ اِسحاق سے حاملہ ہوئي (۱۱) کیونکہ جب ہنوز (لڑکے) پیدا نہوئے اور نہ نیک یا بد کے فاعل تھے (تاکہ خدا کا ارادہ برگزیدگي کے مطابق قائم رہے کہ کاموں سے نہیں بلکہ بُلانیوالے سے ہی) (۱۲) اُس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کي خدمت کریگا (۱۳) جیسا لکھا ہی کہ میں نے یعقوب سے محبت کي اور عیسَو سے عداوت رکھي * (۱۴) پس ہم کیا کہیں کیا خدا کے نزدیک بےانصافي ہی ہرگز نہیں (۱۵) کہ وہ موسیٰ سے کہتا ہی جس پر رحم کیا چاہتا ہوں اُسپر رحم کرونگا اور جس پر مہر چاہتا ہوں اُسپر مہربان ہونگا (۱۶) پس یہہ نہ چاہنیوالے نہ دوڑدھوپ کرنیوالے بلکہ خداے رحیم پر موقوف ہی (۱۷) کیونکہ نوشتہ فرعون سے کہتا ہی کہ میں نے اِسي لیئے تجھے مبعوث کیا کہ تجھہ میں اپني قدرت ظاہر کروں اور میرا نام تمام روے زمین پر مشہور ہووے (۱۸) غرض جس پر چاہتا ہی رحم کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی سخت کرتا ہی * (۱۹) پس تو مجھہ سے کہیگا پھر وہ کیوں ملامت کرتا ہی کسنے اُسکي خواہش کا مقابلہ کیا (۲۰) ہاں اے آدمي تو کون ہی جو خدا سے تکرار کرتا ہی کیا مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہی کہ تو نے مجھے کیوں ایسا بنایا (۲۱) یا کیا کمہار کا مٹي پر اختیار نہیں کہ ایک ہي لوندے میں سے ایک برتن عزت کا اور دوسرا بےعزتي کا بناوے (۲۲) پر اگر خدا نے جب اپنا غضب ظاہر کرنا اور قدرت دکھاني چاہي غضب کے برتنوں کي جو تباہ ہونے کے لائق تھے بہت صبر کے ساتھہ برداشت کي (۲۳) تاکہ اپنے جلال کي فراواني بھي رحم کے برتنوں پر جو اُسنے حشمت کے لیئے آگے طیار کیئے ظاہر کرے (تو کیا) (۲۴) کہ ایسے ہونے کو اُسنے ہمیں بھي نہ فقط یہودیوں میں سے بلکہ غیر قوموں میں سے بھي بُلایا (۲۵) چنانچہ ہوسیع (کي کتاب) میں بھي کہتا ہی کہ میں غیرقوموں کو اپني قوم اور اُسکو جو پیاري نہ تھي پیاري کہونگا (۲۶) اور ایسا ہوگا کہ جس جگہہ اُنسے کہا گیا کہ تم میري قوم نہیں

اُسي جگہہ وے زندہ خدا کے فرزند کہلاوینگے (۲۷) پر اِسرائیل کي بابت اشعیا پکارتا ہی کہ اگرچہ بني اِسرائیل کا شمار دریا کي ریت کے برابر ہو (صرف) بقیہ نجات پاویگا (۲۸) کیونکہ وہ اپني بات کو راستي سے پورا اور فیصل کرتا ہی کہ اُس بات کو جسکا شتاب فیصل ہوا خداوند زمین میں کریگا (۲۹) سو جیسا اشعیا نے آگے کہا کہ اگر ربّ الافواج ہمارے لیئے نسل باقي نہ چھوڑتا تو ہم سدوم کي مانند اور غمورا کے موافق ہوتے * (۳۰) پس اب کیا کہیں یہہ کہ غیرقوموں نے جو راستبازي کي تلاش میں نہ تھیں راستبازي حاصل کي یعني وہ راستبازي جو ایمان سے ہی (۳۱) پر اِسرائیل راستبازي کي شریعت کو تلاش کرکے راستبازي کي شریعت تک نہیں پہنچا ہی (۳۲) کسلیئے اِسلیئے کہ اُنھوں نے ایمان سے نہیں بلکہ جیسے شریعت کے کاموں سے اُسکي تلاش کي کیونکہ اُنھوں نے ٹھوکر کھلانیوالے پتھر سے ٹھوکر کھائي (۳۳) جیسے لکھا ہی کہ دیکھو میں سیہون میں ٹھیس کا پتھر اور ٹھوکر کي چٹان رکھتا ہوں اور جو کوئي اُسپر ایمان لاتا ہی سو شرمندہ نہوگا *

دسواں باب

(۱) اے بھائیو میرے دل کي آرزو اور خدا سے میري دعا اِسرائیل کے واسطے یہہ ہی کہ نجات پاویں (۲) کیونکہ میں اُنکا گواہ ہوں کہ خدا کے لیئے غیرتمند ہیں پر دانائي کے ساتھہ نہیں (۳) کیونکہ وے خدا کي راستبازي سے ناواقف ہوکے اور اپني راستبازي قائم کیا چاہکے خدا کي راستبازي کے تابع نہوئے (۴) کہ شریعت کي غایت مسیح ہی تاکہ ہر ایماندار راستبازي پاوے (۵) کیونکہ موسیٰ اُس راستبازي کا جو شریعت سے ہی یوں ذکر کرتا ہی کہ جو آدمي اُن (حکموں) پر عمل کرے اُنسے جیئیگا (۶) پر وہ راستبازي جو ایمان سے ہی یوں بولتي ہی کہ اپنے دل میں مت کہہ کہ آسمان پر کون چڑھیگا یعني مسیح کو اُتار لانے کو (۷) یا اتھاہ غار میں کون اُتریگا یعني مسیح کو مُردوں میں سے اُٹھا لانے کو (۸) پر کیا کہتي ہی یہہ کہ کلام تیرے نزدیک تیرے مُنہہ اور تیرے دل میں ہی یعني

ایمان کا کلام جسکي هم منادي کرتے هیں (۹) که اگر تو اپنے مُنهه سے خداوند یسوع کا اِقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لاوے که خدا نے اُسکو مُردوں میں سے جِلایا تو تو نجات پاویگا (۱۰) کیونکه دل سے ایمان لایا جاتا راستبازي کے لیئے اور مُنهه سے اِقرار کیا جاتا نجات کے واسطے (۱۱) که نوشته کهتا هي که جو کوئي اُسپر ایمان لاتا هی شرمنده نهوگا (۱۲) کیونکه یهودي اور یوناني میں تفاوت نهیں هی اِسلیئے که وهي سب کا خداوند اور اُن سبهوں کے لیئے جو اُسکا نام لیتے هیں غني هی (۱۳) کیونکه هر ایک جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا * (۱۴) پس جس پر وے ایمان نهیں لائے اُسکا نام کیونکر لیویں اور جسکي خبر اُنهوں نے نهیں سني اُسپر کیونکر ایمان لاویں اور مُنادي کے بغیر کیونکر سنیں (۱۵) اور جب تک بهیجے نجاویں کیونکر منادي کریں جیسے لکها هی که کیا هي خوشنما هیں اُنکے قدم جو صلح کي بشارت کرتے اور اچهي چیزوں کي خوشخبري دیتے هیں (۱۶) لیکن سبهوں نے یهه خوشخبري نهیں مانی کیونکه اشعیا کهتا هی ای خداوند کون هماري خبر پر ایمان لایا (۱۷) پس ایمان سن لینے سے اور سن لینا خدا کي بات کهنے سے آتا هی (۱۸) پر میں کهتا هوں کیا اُنهوں نے نهیں سنا البته اُنکي آواز تمام روے زمین پر اور اُنکي باتیں دنیا کي حدوں تک پهنچیں (۱۹) پهر میں کهتا هوں کیا اِسرائیل آگاه نهوا پهلے موسیٰ نے ذکر کیا که میں اُنسے جو قوم نهیں هیں تمکو غیرت دلاؤنگا اور قوم نادان سے تمهیں غصے پر لاؤنگا (۲۰) پر اشعیا بےپروا هوکے صاف کهتا هی که جنهوں نے مجهے نهیں ڈهونڈها مجهکو پا گئے اور جنهوں نے مجهے نهیں پوچها اُنپر میں ظاهر هوا (۲۱) پر اِسرائیل کے حق میں کهتا هی که تمام دن اپنے هاتهه ایک قوم کے لیئے جو نافرمانبردار اور حجتي هی بڑهائے هوئے هوں *

گیارهواں باب

(۱) پس میں کهتا هوں کیا خدا نے اپني قوم کو خارج کردیا هرگز نهیں کیونکه میں بهي اِسرائیلي ابیرهام کي نسل اور بنیمین کے فرقے سے هوں

(۲) خدا نے اپني قوم کو جسے اُسنے پہلے سے جان لیا خارج نہیں کیا ھی یا کیا نہیں جانتے ھو کہ اِلیا (کے احوال) میں نوشتہ کیا کہتا ھی کہ وہ کیونکر خدا سے اِسرائیل پر یوں کہکے فریاد کرتا ھی (۳) کہ ای خداوند تیرے نبیوں کو اُنھوں نے قتل کیا اور تیري قربان‌گاھوں کو ڈھا دیا اور میں اکیلا باقي ھوں اور وے میري جان کے بھي خواھاں ھیں (۴) پر جواب اِلٰھي اُسکو کیا کہتا ھی یہہ کہ میں نے اپنے لیئے سات ھزار مرد بچا رکھے ھیں جنھوں نے بعل کے آگے گھٹنا نہیں ٹیکا (۵) پس اِسي طرح اِس وقت بھي ایک بقیہ فضل سے برگزیدہ ھوکے رھا ھی (۶) پر اگر فضل سے ھی تو پھر اعمال سے نہیں نہیں تو فضل فضل نرھیگا پر اگر اعمال سے ھی تو فضل پھر کچھہ نہیں نہیں تو عمل عمل نرھیگا (۷) پس نتیجہ کیا ھی یہہ کہ اِسرائیل جس چیز کي تلاش کرتا ھی وہ اُسکو نہ مِلي پر برگزیدوں کو مِلي اور باقي سخت ھوئے (۸) چنانچہ لکھا ھی کہ خدا نے آج تک اُنھیں اونگھنیوالي روح اور آنکھیں جو نديکھیں اور کان جو نہ سنیں دیئے ھیں (۹) اور داؤد کہتا ھی کہ اُنکا دسترخوان اُنکے لیئے جال اور پھندا اور ٹھوکر اور مکافات کا باعث ھووے (۱۰) اُنکي آنکھیں تاریک ھو جاویں کہ نديکھیں اور اُنکي پیٹھہ کو ھمیشہ جُھکا رکھہ * (۱۱) پس میں کہتا ھوں کیا اُنھوں نے ٹھوکر کھائي تاکہ گر پڑیں ھرگز نہیں بلکہ اُنکي لغزش سے نجات غیر قوموں کو مِلي تاکہ اُنھیں غیرت آوے (۱۲) پر اگر اُنکي لغزش دنیا کي دولت اور اُنکي گھٹتي غیرقوموں کي دولت ھوئي تو اُنکي کامل بڑھتي کتني ھي زیادہ یہہ نھوگي (۱۳) پس تم غیرقوموں سے کہتا ھوں کہ درحالیکہ میں غیرقوموں کا رسول ھوں اپني خدمت کي بڑائي کرتا ھوں (۱۴) تاکہ کسي طرح سے اپنے رشتہ‌داروں کو غیرت دلاؤں اور اُنمیں سے بعضوں کو بچاؤں (۱۵) کہ اگر اُنکا خارج ھو جانا جہان کے مقبول ھونے کا باعث ھوا تو اُنکا آ مِلنا اَور کیا ھوگا مگر مُردوں میں سے جي اُٹھنا (۱۶) پھر اگر پہلا پھل پاک ھی تو لوئي بھي یونہیں ھی اور اگر جڑ پاک ھی تو ڈالیاں بھي ویسي ھي ھیں (۱۷) پر اگر ڈالیوں میں سے کئي ایک توڑي گئیں اور تو جو جنگلي زیتون تھا اُنکا پیوند اور زیتون کي جڑ اور روغن میں شریک

ہوا (۱۸) تو اُن ڈالیوں کي ضد میں فخر مت کر اور اگر فخر کرے تو جان کہ تو جڑ کو نہیں سنبھالتا بلکہ جڑ تجھکو (۱۹) پس تو کہیگا کہ ڈالیاں توڑي گئیں تاکہ میں پیوند ہوؤں (۲۰) اچھا وے بےایماني کے سبب توڑي گئیں اور تو ایمان کے سبب قائم ھی (۲۱) سو مغرور مت ہو بلکہ ڈر کہ اگر خدا نے اصلي شاخوں کو نہ چھوڑا شاید تجھے بھي نچھوڑے (۲۲) پس خدا کي نیکي اور درشتي کو دیکھہ درشتي گرے ہوؤں پر اور نیکي تجھہ پر اگر تو نیکي پر قائم رہے نہیں تو تو بھي کاٹا جائیگا (۲۳) اور وے اگر بےایمان نرہیں پیوند کیئے جاوینگے کیونکہ خدا اُنہیں دو بارہ پیوند کرنے پر قادر ھی (۲۴) کیونکہ اگر تو اُس زیتون سے جسکي اصل جنگلي ھی کاٹا اور خلاف اصل اچھے زیتون میں پیوند کیا گیا تو اصلي ڈالیاں کس قدر زیادہ اپنے ھي زیتون میں پیوند نہ کي جاوینگي * (۲۵) اِسلیئے اے بھائیو میں نہیں چاھتا ہوں کہ تم اِس بھید سے ناواقف رھو مبادا اپنے تئیں عقلمند سمجھو کہ بعضے اِسرائیلیوں پر سختي بڑي جب تک کہ غیرقوموں کي بھرتي پُر نہ آوے (۲۶) اور یوں سارا اِسرائیل بچ جائیگا جیسا لکھا ھی کہ چُھڑانیوالا سیہون سے نکلیگا اور بےدیني کو یعقوب سے دفع کریگا (۲۷) اور یہي میرا عہد اُنکے ساتھہ ہوگا جب میں اُنکے گناھوں کو مٹا دونگا (۲۸) وے تو انجیل کي بابت تمھارے سبب دشمن ھیں لیکن برگزیدگي کي بابت باپ دادوں کے سبب پیارے ھیں (۲۹) اِسواسطے کہ خدا کي نعمتیں اور بُلاہٹ بدلنے کي نہیں (۳۰) کیونکہ جس طرح تم آگے خدا کے نافرمان تھے پر اب اُنکي نافرماني کے سبب رحم پایا (۳۱) ویسا ھي وے بھي اب نافرمان ہوئے تاکہ تمھارے رحم پانے کے سبب اُنپر بھي رحم ہووے (۳۲) کیونکہ خدا نے سب کو بےایماني کي قید میں رکھا تاکہ سب پر رحم کرے * (۳۳) واہ خدا کي دولت اور حکمت اور معرفت کي گہرائي اُسکے حکم دریافت سے کیا ھي پرے اور اُسکي راھیں پتا مِلنے سے کیا ھي دور ھیں (۳۴) کیونکہ خداوند کي عقل کسنے جان لي یا کون اُسکا صلاحکار تھا (۳۵) یا کسنے پہلے اُسکو کُچھہ دیا ھی کہ اُسے پھر دیا جاوے (۳۶) کیونکہ اُسي سے

اور اُسي کے لیئے ساري چیزیں ہوئي ہیں اُسکا جلال ابد تک رہے آمین *

بارھواں باب

(۱) پس ای بھائیو خدا کي رحمتوں کا واسطہ دیکے تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدنوں کو زندہ مقدس اور خدا کو پسندیدہ قرباني کے لیئے نذر کرو کہ یہہ تمھاري عقلي عبادت ہی (۲) اور اِس جہان کے ہم شکل مت ہو بلکہ دل نیا کرنے سے بدل جاؤ تاکہ تم خدا کي خواہش کو جو خوب اور پسندیدہ اور کامل ہی یقین سے جانو (۳) کہ میں اُس فضل سے جو مجھے مِلا تم میں سے ہر ایک کو کہتا ہوں کہ اپنے مرتبے سے زیادہ عالي مزاج نہ بنے بلکہ ایسا معتدل مزاج رکھے جیسا خدا نے ہر ایک کو اندازے سے ایمان بانٹ دیا (۴) کیونکہ جیسے ایک ہي بدن میں ہمارے بہت سے عضو ہیں پر سب عضوؤں کا وہي کام نہیں (۵) ایسے ہي ہم جو بہت سے ہیں مِلکے مسیح میں ایک ہي بدن پر آپس میں ایک دوسرے کے عضو ہیں (۶) کہ اُس فضل کے موافق جو ہمیں مِلا ہی متفرق نعمتیں رکھتے ہیں سو اگر نبوت ہو تو وہ ایمان کے اندازے کے موافق ہووے (۷) اگر خدمت ہو تو خدمت میں رہیں اگر کوئي اُستاد ہووے تو تعلیم میں (۸) اگر ناصح ہو تو نصیحت میں مشغول رہے خیرات بانٹنیوالا صاف دلي سے پیشوا کوشش سے رحم کرنیوالا خوشي سے یہہ کرے * (۹) محبت بےریا ہووے بدي سے نفرت کرو نیکي سے مِلے رہو (۱۰) برادرانہ محبت سے ایک دوسرے کو پیار کرو عزت کي راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو (۱۱) کوشش میں سُست مت ہو روح میں سرگرم ہو خداوند کي بندگي کرو (۱۲) اُمید میں خوش تکلیف میں متحمل دعا مانگنے پر مستعد رہو (۱۳) مقدسوں کي احتیاجوں کے شریک ہو مسافرپروري میں مشغول رہو (۱۴) اُنکے لیئے جو تمھیں ستاتے ہیں برکت چاہو خیر مناؤ لعنت مت کرو (۱۵) خوشوقتوں کے ساتھہ خوشوقت ہو اور رونیوالوں کے ساتھہ روؤ

(۱۶) آپس میں ایک سا مزاج رکھو بڑے خیال مت باندھو بلکہ پستوں کے ساتھہ رہو اپنے تئیں عقلمند مت سمجھو (۱۷) بدی کے عوض کسی سے بدی مت کرو اُسپر جو سب آدمیوں کے نزدیک بھلا ہی دوراندیش رہو (۱۸) اگر ہو سکے تو مقدور بھر سب آدمیوں سے مِلے رہو (۱۹) ای عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ غصے کی راہ چھوڑ دو کیونکہ لکھا ہی کہ انتقام لینا میرا کام ہی میں ہی بدلا لونگا خداوند فرماتا ہی (۲۰) پس اگر تیرا دشمن بھوکھا ہو اُسکو کھلا اگر پیاسا ہو اُسے پانی دے کیونکہ یہہ کرکے تو اُسکے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگاویگا (۲۱) بُرائی کا مغلوب مت ہو بلکہ نیکی سے بُرائی پر غالب ہو *

تیرھواں باب

(۱) ہر نفس حاکموں کے جو اُسپر اختیار رکھتے ہیں تابع رہے کیونکہ کوئی حکومت نہیں جو خدا کی طرف سے نہو اور جتنی حکومتیں ہیں سو خدا سے مقرر ہیں (۲) پس جو کوئی حکومت کا سامہنا کرتا ہی سو خدا کے انتظام کا مخالف ہی پروے جو مخالف ہیں اپنی سزا پاوینگے (۳) کیونکہ سردار نیک کاموں میں نہیں بلکہ بد کاموں میں خوف کے باعث ہیں پس اگر تو حکومت سے نِڈر رہنا چاہے تو نیکی کر کہ اُس سے تیری تعریف ہوگی (۴) کیونکہ وہ خدا کا خادم تیری بہتری کے لیئے ہی پر جو تو بُرائی کرے تو ڈر کیونکہ وہ تلوار عبث نہیں پکڑتا کہ وہ خدا کا خادم بدکار کو سزا دینے کے لیئے منتقم ہی (۵) پس تابع رہنا ضرور ہی نہ صرف سزا کے سبب بلکہ تمیز کے باعث بھی (۶) کیونکہ اِسی لیئے خراج بھی دیتے ہو کہ وے جو اِسی (خدمت) میں مشغول ہیں خدا کے خادم ہیں (۷) پس سب کا حق ادا کرو جسکو خراج چاہیئے خراج اور جسکو محصول چاہیئے محصول دو اور جس سے ڈرنا چاہیئے ڈرو اور جسکی عزت کرنی چاہیئے عزت کرو * (۸) سوا آپس کی محبت کے کسی کے قرضدار مت ہو کیونکہ جو دوسرے سے محبت رکھتا ہی اُسنے شریعت کو

پورا کیا ھی (۹) کیونکہ یہہ کہ زنا مت کر قتل مت کر چوري مت کر جھوٹھي گواھي مت دے لالچ مت کر اور جو کوئي اَور حکم ھو سو اِسي بات میں مندرج ھی کہ اپنے پڑوسي کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو (۱۰) محبت پڑوسي سے بدي نہیں کرتي پس محبت شریعت کي تکمیل ھی * (۱۱) اور وقت کو جانکے یہہ اِسلیئے کرو کہ گھڑي اب آ پہنچي ھی کہ ھم نیند سے جاگیں کیونکہ اُس وقت کي نسبت کہ ھم ایمان لائے اب ھماري نجات زیادہ نزدیک ھی (۱۲) رات بہت گذر گئي اور صبح نزدیک ھوئي پس آؤ ھم اندھیرے کے کاموں کو ترک کریں اور روشني کے ھتھیار باندھیں (۱۳) اور جیسا دن کو دستور ھی درستي سے چلیں نہ کہ غوغاؤں اور مستیوں سے نہ کہ حرام‌کاریوں اور بدپرھیزیوں سے نہ کہ جھگڑے اور ڈاہ سے (۱۴) بلکہ خداوند یسوع مسیح کا جامہ پہنو اور جسم کي خواھشوں کے لیئے تدبیر مت کرو *

چودھواں باب

(۱) سُست‌اعتقاد کو آپ میں شامل کر لو پر شک و تکرار کا باعث نہووے (۲) ایک کو اعتقاد ھی کہ ھر چیز کا کھانا روا ھی پر جو سُست اعتقاد ھی سو صرف ساگ پات کھاتا ھی (۳) پس وہ جو کھاتا ھی اُسے جو نہیں کھاتا ھی حقیر نجانے اور جو نہیں کھاتا اُسپر جو کھاتا ھی اِلزام نہ لگاوے کیونکہ خدا نے اُسکو قبول کیا ھی (۴) تو کون ھی جو دوسرے کے نوکر پر اِلزام لگاتا ھی وہ تو اپنے ھي خداوند کے لیئے کھڑا یا پڑا ھی پر وہ کھڑا ھو جائیگا کیونکہ خدا اُسکے کھڑا کرنے پر قادر ھی * (۵) کوئي تو ایک دن کو دوسرے سے افضل سمجھتا ھی اور کوئي سب دنوں کو برابر جانتا ھی ھر ایک اپنے دل میں کامل اعتقاد رکھے (۶) وہ جو دن کو مانتا ھی خداوند کے لیئے مانتا ھی اور جو دن کو نہیں مانتا خداوند کے لیئے نہیں مانتا ھی جو کھاتا ھی خداوند کے واسطے کھاتا ھی کیونکہ خدا کا شکر کرتا ھی اور جو نہیں کھاتا خداوند کے واسطے نہیں کھاتا اور خدا کا شکر کرتا ھی (۷) کہ کوئي ھم میں سے اپنے واسطے نہیں

جیتا اور کوئي اپنے واسطے نہیں مرتا ھی (۸) کہ اگر جیویں تو خداوند
کے لیئے جیتے ھیں اور جو مریں تو خداوند کے واسطے مرتے ھیں پس
ھم جیتے مرتے خداوند ھي کے ھیں (۹) کہ مسیح اِسي لیئے مُوا اور
پھر اُٹھا اور زندہ ھوا کہ مُردوں اور زندوں کا بھي خداوند ھو (۱۰) سو
تو کسلیئے اپنے بھائي پر اِلزام لگاتا ھی یا تو کس واسطے اپنے بھائي کو
حقیر جانتا ھی ھم تو سب مسیح کے تخت عدالت کے آگے حاضر
کیئے جائینگے (۱۱) کیونکہ لکھا ھی کہ خداوند کہتا ھی اپني حیات کي
قسم ھر ایک گھٹنا میرے آگے جُھکیگا اور ھر ایک زبان خدا کي ستایش
کریگي (۱۲) سو ھر ایک ھم میں سے خدا کو اپنا حساب آپ دیگا
(۱۳) پس چاھیئے کہ ھم پھر ایک دوسرے پر اِلزام نہ لگاویں بلکہ یہہ تجویز
کریں کہ اپنے بھائي کے ٹھوکر کھانے یا گرنے کا باعث نہوویں * (۱۴) میں جانتا
ھوں اور خداوند یسوع میں مجھے یقین ھی کہ کوئي چیز آپ ھي ناپاک
نہیں لیکن جو اُسکو ناپاک جانتا ھی اُسکے لیئے ناپاک ھی (۱۵) پر اگر تیرا
بھائي تیرے کھانے سے دق ھوتا ھی تو تو پھر محبت کے طور پر نہیں چلتا
اپنے کھانے سے اُسکو جسکے واسطے مسیح مُوا ھلاک مت کر (۱۶) پس
تمھاري خوبي کي بدنامي نہ ھووے (۱۷) کیونکہ خدا کي بادشاھت کھانا
پینا نہیں بلکہ راستبازي اور صلح اور خوشي روح القدس میں ھی
(۱۸) کیونکہ جو کوئي اِن باتوں میں مسیح کي بندگي کرتا ھی خدا کا
مقبول اور آدمیوں کا پسندیدہ ھی (۱۹) پس آؤ ھم اِن باتوں کي پیروي
کریں جن سے صلح اور ایک دوسرے کي ترقي ھووے (۲۰) کھانے کے سبب
خدا کے کام کو مت بگاڑ سب کچھہ تو پاک ھی پر اُس آدمي کے لیئے جو
ٹھوکر کے ساتھہ کھاتا ھی بُرا ھی (۲۱) گوشت نہ کھانا اور شراب نہ پینا اور
ایسا کچھہ نہ کرنا جس سے تیرا بھائي دھکا یا ٹھوکر کھاے یا سُست ھو جاے
بہتر ھی (۲۲) جو تجھے اعتقاد ھی تو اُسے اپنے لیئے خدا کے حضور رکھہ
مبارک وہ جو اپنے تئیں اُسکے سبب جسے پسند کرکے کرتا ھی اِلزام نہیں
دیتا ھی (۲۳) پر جو کسي چیز میں شبہہ رکھتا ھی اگر کھاوے تو مجرم ٹھہرا
اِسواسطے کہ یہہ ایمان سے نہیں کرتا کہ جو کچھہ ایمان سے نہیں سو گناہ ھی *

پندرھواں باب

(۱) پس ہمکو جو زورآور ہیں چاہیئے کہ کمزوروں کي سُستیوں کي برداشت کریں اور خودپسند نہوویں (۲) ہر کوئي ہم میں سے اپنے پڑوسي کو اُسکي بھلائي کے لیئے خوش کرے تاکہ ترقي ہو (۳) کہ مسیح بھي اپني خوشي نہ چاہتا تھا بلکہ جیسا لکھا ہی کہ تیرے لعن طعن کرنیوالوں کي لعن طعن مجھہ پر آ پڑي (۴) کیونکہ جو کچھہ آگے لکھا گیا سو ہماري تعلیم کے لیئے لکھا گیا تاکہ صبر سے اور نوشتوں کي تسلي کے وسیلے ہمیں اُمید ہووے (۵) اور خدا صبر اور تسلي کا باني تمکو یہہ بخشے کہ تم مسیح یسوع کے مطابق آپس میں ایک دل رہو (۶) تاکہ تم ایک دل اور ایک زبان ہوکے خدا ہمارے خداوند یسوع مسیح کے باپ کي ستایش کرو (۷) اِسواسطے ایک دوسرے کو قبول کرو جیسے مسیح نے بھي ہمیں قبول کیا تاکہ خدا کا جلال ہووے (۸) پر میں کہتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کي وفائي کے لیئے مختونوں کا خادم ہوا تاکہ اُن وعدوں کو جو باپ دادوں سے کیئے گئے پورا کرے (۹) اور یہہ کہ غیرقوموں نے رحم کے واسطے خدا کي ستایش کي ہی چنانچہ لکھا ہی کہ اِس سبب سے غیرقوموں کے درمیان تیري ثنا کرونگا اور تیرا نام گاؤنگا (۱۰) اور پھر کہتا ہی کہ ای غیرقومو اُسکي قوم کے ساتھہ خوشي کرو (۱۱) اور پھر یہہ کہ ای ساري غیرقومو خداوند کي ستایش کرو اور ای سب لوگو اُسکي تعریف کرو (۱۲) اور پھر اشعیا کہتا ہی کہ یسي کي جڑ ہوگي اور وہ جو غیرقوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھتا ہی اُسي پر غیرقوموں کي اُمید ہوگي (۱۳) اور اُمید کا خدا تمھیں ایمان لانے کے باعث ساري خوشي اور صلح سے بھردے تاکہ تم روح‌القدس کي قدرت سے اُمید میں بڑھتے جاؤ * * (۱۴) اور ای میرے بھائیو میں خود بھي تمھارے حق میں یہہ یقین رکھتا ہوں کہ تم آپ ہي نیکي سے معمور اور تمام دانائي سے بھرے ہوکے ایک دوسرے کو نصیحت کر سکتے ہو (۱۵) تسپر بھي میں نے جرأت کرکے یاددھي کے طور پر تمھیں اي بھائیو کچھہ

لکھہ بھیجا کیونکہ خدا نے مجھکو اِسلیئے فضل بخشا ھی (۱۶) کہ غیرقوموں کے واسطے یسوع مسیح کا خادم اور خدا کي خوشخبري کا خدمتگذار ھوؤں تاکہ غیرقوموں کي نذر روح‌القدس سے تصدیق پاکے مقبول ھووے (۱۷) پس اُن باتوں پر جو خدا کي ھیں میرا فخر مسیح یسوع میں ھی (۱۸) کیونکہ مجھکو یہہ جرأت نہیں کہ ایسا کچھہ جو مسیح نے میرے وسیلے قول اور فعل سے اور کرامتوں اور معجزوں کي قوت اور خدا کي روح کي قدرت سے غیرقوموں کے فرمانبردار ھونے کو نہیں کیا بیان کروں (۱۹) یہاں تک کہ میں نے یروشلیم سے لیکے چاروں طرف اِلرکن تک مسیح کي خوشخبري پھیلائي (۲۰) پر ایسا کہ میں اُس حرمت کا مشتاق تھا کہ جہاں جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وھاں خوشخبري سناؤں تا نہووے کہ دوسرے کي نیو پر ردا رکھوں (۲۱) بلکہ (ایسا ھو) جیسا لکھا ھی کہ وے جنکو اُسکي خبر نہیں پہنچي دیکھینگے اور جنھوں نے نہیں سنا سمجھینگے (۲۲) اِسي سبب میں بارھا تمھارے پاس آنے سے رُکا رھا ھوں (۲۳) پر اب اِسلیئے کہ اِن اقلیموں میں مجھکو جگہہ نرھي اور تمھاري ملاقات کا بہت برسوں سے مشتاق ھوں (۲۴) سو اُمید رکھتا ھوں کہ جب اِسپانیا کو جاؤں وھاں جاتے ھوئے تمھیں دیکھوں اور تمھاري ملاقات سے کچھہ خاطر جمع ھوکے تم سے اُدھر کو پہنچایا جاؤں (۲۵) پر بالفعل یروشلیم کو مقدسوں کي خدمت کرنے کے لیئے جاتا ھوں (۲۶) کیونکہ مقدونیہ اور اخیہ کے لوگوں کي مرضي ھوئي کہ اُن غریبوں کے لیئے جو یروشلیم میں مقدسوں کے درمیان ھیں کچھہ خیرات بھیجیں (۲۷) یہہ تو اُنکي مرضي ھوئي اور وے اُنکے قرضدار بھي ھیں کیونکہ جو غیرقومیں روحاني باتوں میں اُنکي شریک ھوئي ھیں تو لازم ھی کہ جسماني باتوں میں اُنکي بھي خدمت کریں (۲۸) پس اِس کام کو بجا لاکے اور یہہ پھل اُنکے سپرد کرکے تم پاس سے ھوکر اِسپانیا کو جاؤنگا (۲۹) اور میں جانتا ھوں کہ میرا تمھارے پاس آنا اِنجیل مسیح کي کمال برکت سے ھوگا * (۳۰) اور ای بھائیو اپنے خداوند یسوع مسیح کا اور روح کي محبت کا واسطہ دیکے تم سے التماس کرتا ھوں کہ تم میرے واسطے میرے ساتھہ خدا سے دعائیں مانگنے میں دل سے کوشش کرو

(۳۱) تاکہ میں یہودیہ کے بےایمانوں سے بچا رہوں اور میری خدمت یروشلیم کے لیئے مقدسوں کو پسند پڑے (۳۲) تاکہ اِنشاالله تمہارے پاس خوشی سے آؤں اور تمہارے ساتھہ آرام پاؤں (۳۳) پس صلح کا خدا تم سب کے ساتھہ ہو آمین *

سولھواں باب

(۱) میں تم سے ہماری بہن فوبہ کی جو قنکریہ میں کلیسیا کی خادمہ ہی سفارش کرتا ہوں (۲) کہ تم اُسکو خداوند میں ایسا قبول کرو جیسا مقدسوں کے لائق ہی اور جس جس کام میں وہ تمہاری محتاج ہو تم اُسکی مدد کرو کیونکہ وہ بہتوں کی بلکہ میری بھی مددگار تھی (۳) پرسکلہ اور اکلا کو میرا سلام کہو جو یسوع مسیح میں میرے ہمخدمت ہیں (۴) جنھوں نے میری جان کے بدلے اپنا سر دھر دیا اور نہ صرف میں بلکہ غیرقوموں کی ساری کلیسیائیں بھی اُنکی احسانمند ہیں (۵) اور کلیسیا کو جو اُنکے گھر میں ہی سلام کہو۔ میرے پیارے اپنیتس کو جو مسیح کے لیئے اخیہ کا پہلا پھل ہی سلام کہو (۶) اور مریم کو جسنے ہمارے واسطے بہت محنت کی سلام کہو (۷) میرے رشتہداروں اندرنیقس اور یونیاس کو سلام کہو جو قید میں میرے شریک تھے اور رسولوں میں نامدار ہیں اور مجھہ سے پہلے مسیحی بھی ہوئے (۸) اور امپلیاس کو جو خداوند میں میرا پیارا ہی سلام کہو (۹) اور اُربانوس کو جو مسیح میں میرا ہمخدمت ہی اور میرے عزیز اسطخوس کو سلام کہو (۱۰) اور اپلاس کو جو مسیح میں مقبول ہی سلام کہو اور ارسطوبلس کے لوگوں کو سلام کہو (۱۱) اور میرے رشتہدار ہرودیون کو سلام کہو اور نرکس کے لوگوں کو جو خداوند میں ہیں سلام کہو (۱۲) طروفینا اور طروفوسا کو جو خداوند میں محنتی ہیں سلام کہو اور عزیزہ فرسس کو جسنے خداوند میں بہت محنت کی ہی سلام کہو (۱۳) اور روفس کو جو خداوند میں برگزیدہ ہی اور اُسکی ما کو جو میری بھی ما ہی سلام کہو (۱۴) اور اسنقرطس اور فلگون اور

هرماس اور پطرس اور هرمس اور اُن بھائیوں کو جو اُنکے ساتھہ هیں سلام
کہو (۱۵) اور فلولگس اور یولیا اور ناروس اور اُسکي بہن کو اور اُلمپاس اور
سب مقدسوں کو جو اُنکے ساتھہ هیں سلام کہو (۱۶) آپس میں پاک بوسہ
لیکے سلام کرو مسیح کي کلیسیائیں تمھیں سلام کہتي هیں * (۱۷) اے
بھائیو میں تم سے التماس کرتا هوں کہ اُن لوگوں کو جو اُس تعلیم کے
برخلاف جو تم نے پائي پھوٹ اور ٹھوکروں کے باعث هیں پہچان رکھو اور
اُنسے کنارے رهو (۱۸) کیونکہ جو ایسے هیں سو همارے خداوند یسوع
مسیح کي نہیں بلکہ اپنے پیٹ کي بندگي کرتے اور چکني باتوں اور خیر
دعاؤں سے سادہدلوں کو فریب دیتے هیں (۱۹) کیونکہ تمھاري فرمانبرداري
سب میں مشہور هوئي هی اِسواسطے میں تم سے خوش هوں لیکن یہہ
چاهتا هوں کہ تم نیکي میں واقفکار اور بدي سے ناواقف رهو (۲۰) اور
صلح کا خدا شیطان کو تمھارے پانوں تلے جلد کچلاویگا همارے خداوند یسوع
مسیح کا فضل تمھارے ساتھہ هووے آمین * (۲۱) میرا هم‌خدمت تمطاؤس
اور میرے رشتہدار لوقیوس اور یاسون اور سوسیپطر تمھیں سلام کہتے هیں
(۲۲) میں طرتیوس جو اِس خط کا راقم هوں تمکو خداوند میں سلام کہتا
هوں (۲۳) اور گایوس جو میرا اور ساري کلیسیا کا مہمان‌دار هی تمھیں سلام
کہتا هی اور اراستس شہر کا مختار اور بھائي قوارطس تمکو سلام کہتے هیں *
(۲۴) همارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھہ هووے آمین *
(۲۵) پس اُسکي جو تمکو میري خوشخبري اور یسوع مسیح کي منادي پر
قائم رکھہ سکتا هی یعني اُس بھید پر جو قدیم زمانوں سے پوشیدہ رها
(۲۶) پر اب نبیوں کي کتابوں کے وسیلے خداے ابدي کے حکم کے مطابق
ظاهر هوا اور سب غیرقوموں میں ایمان کي فرمانبرداري کے لیئے مشہور
کیا گیا (۲۷) اُسي واحد حکیم خدا کي یسوع مسیح کے وسیلے سے همیشہ
حمد هوا کرے * آمین *

پولوس کا پہلا خط قرنتیوں کو

پہلا باب

پولوس خدا کي مرضي سے یسوع مسیح کا بُلایا ہوا رسول اور بھائي سوستنیس (۲) خدا کي کلیسیا کو جو قرنت میں ہی یعني اُنکو جو مسیح یسوع میں مقدس اور بُلائے ہوئے قدوس ہیں اُن سب سمیت جو ہر جگہہ خواہ اُنکي خواہ هماري یسوع مسیح همارے خداوند کا نام لیا کرتے ہیں (۳) فضل اور سلامتي همارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے * (۴) میں تمہارے لیئے ہمیشہ اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں خدا کے فضل کي بابت جو مسیح یسوع میں تمکو عنایت ہوا (۵) کہ اُسکے سبب تم ہر بات میں یعني سب کلام اور سارے علم میں غني ہو (۶) چنانچہ مسیح کي گواہي تم میں ثابت ہوئي (۷) یہاں تک کہ تم کسي نعمت میں کم نہیں اور همارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کي راہ تکتے ہو (۸) وہي تمہیں آخر تک قائم بھي رکھیگا تاکہ تم همارے خداوند یسوع مسیح کے دن بےعیب ٹھہرو (۹) وفادار ہی خدا جسنے تمہیں اپنے بیٹے همارے خداوند یسوع مسیح کي شراکت میں بُلایا ہی * * (۱۰) ای بھائیو یسوع مسیح کے نام کے واسطے جو همارا خداوند ہی تم سے التماس کرتا ہوں کہ سب ایک ہي بات بولو اور تم میں جدائیاں نہوویں بلکہ ایک دل اور ایک سمجھہ ہوکے مِلے رہو (۱۱) کیونکہ کلوئي کے لوگوں سے تمہاري بابت ای بھائیو مجھے معلوم ہوا کہ تم میں جھگڑے ہیں (۱۲) میرا مطلب یہہ ہی کہ تم میں سے ہر ایک کہتا ہی کہ میں پولوس کا میں اپلوس کا میں کیفا کا میں مسیح کا ہوں (۱) کیا مسیح بٹ گیا یا پولوس تمہارے واسطے مصلوب ہوا یا تم نے پولوس کے نام سے بپتسما پایا

(۱۴) میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ کرسپس اور گایوس کے سوا میں نے تم
میں سے کسی کو بپتسما نہیں دیا (۱۵) نہووے کہ کوئی کہے کہ اُسنے اپنے
نام سے بپتسما دیا (۱۶) مگر میں نے اِستیفان کے خاندان کو بھی بپتسما دیا
سوا اُنکے میں نہیں جانتا کہ کسی اَور کو بپتسما دیا * (۱۷) کیونکہ مسیح
نے مجھے بپتسما دینے کو نہیں بلکہ خوشخبری سنانے کو بھیجا ہی کلام کی
حکمت سے نہیں نہو کہ مسیح کی صلیب باطل ٹھہرے (۱۸) کہ صلیب
کا کلام اُنکے نزدیک جو ہلاک ہوتے ہیں بےوقوفی ہی پر ہمارے لیئے جو
نجات پاتے ہیں خدا کی قدرت ہی (۱۹) کیونکہ لکھا ہی کہ حکیموں
کی حکمت کو نیست اور سمجھداروں کی سمجھ کو ہیچ کرونگا (۲۰) کہاں
حکیم کہاں فقیہ کہاں اِس جہان کا بحث کرنیوالا کیا خدا نے اِس دنیا
کی حکمت کو بےوقوفی نہیں ٹھہرایا (۲۱) اِسلیئے کہ جب خدا کی حکمت
میں دنیا نے حکمت سے خدا کو نہیں پہچانا تو خدا کو پسند آیا کہ
منادی کی بےوقوفی سے ایمان‌والوں کو بچاوے (۲۲) چنانچہ یہودی نشان
چاہتے اور یونانی حکمت کی تلاش کرتے ہیں (۲۳) پر ہم مسیح مصلوب
کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے لیئے ٹھوکر اور یونانیوں کے واسطے
بےوقوفی ہی (۲۴) پر بُلائے ہوؤں کے لیئے کیا یہودی کیا یونانی مسیح خدا
کی قدرت اور خدا کی حکمت ہی (۲۵) کیونکہ خدا کی حماقت آدمیوں
سے عالم اور خدا کی کمزوری آدمیوں سے زورآور ہی * (۲۶) ای بھائیو اپنی
بُلاہٹ پر نگاہ کرو کہ جسم کی نسبت بہت سے حکیم اور بہت سے
مقدوروالے اور بہت سے شریف تم میں نہیں ہیں (۲۷) بلکہ دنیا کے
بےوقوفوں کو خدا نے چُن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے
دنیا کے کمزوروں کو چُن لیا تاکہ زورآوروں کو شرمندہ کرے (۲۸) اور دنیا
کے کمینوں اور حقیروں کو اور اُنکو جو شمار میں نہیں خدا نے چُن لیا تاکہ
اُنہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کرے (۲۹) تاکہ کوئی جسم اُسکے آگے فخر
نکر سکے (۳۰) لیکن اُسی سے تم یسوع مسیح میں ہو جو ہمارے لیئے خدا
کی حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی ہی (۳۱) تاکہ جیسا لکھا
ہی کہ جو فخر کرے سو خداوند پر کرے *

دوسرا باب

(۱) اور میں بھي ای بھائیو جب تمھارے پاس آیا تب نہیں آیا کہ کلام اور حکمت کي فضیلت کے ساتھہ تمھیں خدا کي گواهي کي خبر دوں (۲) کیونکہ میں نے یہہ ٹھانا کہ یسوع مسیح اور اُسکے مصلوب هونے کے سوا اَور کچھہ تمھارے درمیان نہ جانوں (۳) اور میں کمزوري میں اور ڈر میں اور بہت کپکپي میں تمھارے پاس رها (۴) اور میرا کلام اور میري منادي اِنساني حکمت کي لبھانیوالي باتوں سے نہیں بلکہ روح اور قدرت کے ظہور سے تھي (۵) تاکہ تمھارا ایمان آدمیوں کي حکمت پر نہیں بلکہ خدا کي قدرت پر موقوف هو * (۶) تسپر بھي هم کاملوں کے درمیان حکمت کي بات بولتے هیں مگر اِس جہان کي اور اِس جہان کے فاني سرداروں کي حکمت نہیں (۷) بلکہ خدا کي پوشیدہ حکمت بیان کرتے هیں جو چھپي تھي جسے خدا نے زمانوں سے پہلے همارے جلال کے واسطے مقرر کیا (۸) جسکو اِس جہان کے سرداروں میں سے کسي نے نجانا کیونکہ اگر جانتے تو جلال کے خداوند کو تصلیب نکرتے (۹) بلکہ جیسا لکھا هی کہ خدا نے اپنے محبوں کے لیئے وے چیزیں طیار کیں جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ آدمي کے دل میں آئیں (۱۰) لیکن هم پر خدا نے اُنکو اپني روح کے وسیلے ظاهر کیا کہ روح ساري چیزوں کو بلکہ خدا کي عمیق باتوں کو بھي دریافت کر لیتي هی (۱۱) کہ آدمیوں میں سے کون آدمي کا حال جانتا هی مگر آدمي کي روح جو اُسمیں هی اِسي طرح خدا کي روح کے سوا خدا کي ذات کوئي نہیں جانتا هی (۱۲) پر هم نے نہ دنیا کي روح بلکہ وہ روح جو خدا سے هی پائي تاکہ هم اُن چیزوں کو جو خدا سے همیں عنایت هوئي هیں جانیں (۱۳) اور یہي هم اِنساني حکمت کي سکھائي هوئي باتوں سے نہیں بلکہ روح القدس کي سکھائي هوئي باتوں سے غرض روحاني چیزوں کو روحاني باتوں سے مِلاکے بیان کرتے هیں (۱۴) مگر نفساني آدمي خدا کي روح کي باتیں قبول نہیں کرتا کہ وے اُسکے نزدیک بےوقوفیاں هیں اور نہ اُنھیں جان سکتا هی کیونکہ وے روحاني طور پر بوجھي جاتي هیں

(۱۵) لیکن وہ جو روحانی ہی سو سب کچھ دریافت کرتا پر آپ کسی سے دریافت نہیں کیا جاتا ہی (۱۶) کیونکہ خداوند کی عقل کو کسنے جانا کہ اُسکو سمجھاوے پر ہم میں مسیح کی سمجھ ہی *

تیسرا باب

(۱) اور ای بھائیو میں تم سے یوں نہیں بول سکا جیسے روحانیوں سے بلکہ جیسے جسمانیوں سے جیسے اُنسے جو مسیح میں لڑکے ہیں (۲) دودھ پینے کو تمھیں دیا خوراک نہیں کیونکہ تمکو طاقت نہ تھی بلکہ اب بھی طاقت نہیں کیونکہ اب ہی جسمانی ہو (۳) کیونکہ جب کہ تم میں ڈاہ اور جھگڑا اور پھوٹ ہی تو کیا جسمانی نہیں ہو اور آدمی کی چال پر نہیں چلتے ہو (۴) اِسلیئے کہ جو ایک کہتا ہی کہ میں پولوس کا ہوں اور دوسرا کہ میں اپلوس کا ہوں تو کیا تم جسمانی نہیں * (۵) پس پولوس کون اور اپلوس کون ہی خادم جنکے وسیلے تم ایمان لائے اور یہہ اِتنا جتنا خداوند نے ہر ایک کو بخشا (۶) میں نے درخت لگایا اور اپلوس نے سینچا پر خدا نے بڑھایا (۷) پس لگانیوالا کچھ نہیں اور نہ سینچنیوالا بلکہ خدا جو بڑھانیوالا ہی (۸) پر لگانیوالا اور سینچنیوالا دونوں ایک ہیں اور ہر ایک اپنی محنت کے موافق اپنا اجر پاویگا (۹) کیونکہ ہم خدا کے ہمخدمت ہیں تم خدا کی کھیتی اور خدا کی عمارت ہو* (۱۰) میں نے خدا کے فضل کے موافق جو مجھے دیا گیا عقلمند معمار کی مانند نیو ڈالی اور دوسرا اُسپر ردا دھرتا ہی سو ہر ایک غور کرے کہ کس طور سے دھرتا ہی (۱۱) کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہی کوئی دوسری کو ڈال نہیں سکتا اور وہ یسوع مسیح ہی (۱۲) سو اگر کوئی اُس نیو پر سونے روپے بیش قیمت پتھروں لکڑیوں گھاس پھوس کا ردا رکھے (۱۳) تو ہر ایک کا کام ظاہر ہوگا کہ وہ دن اُسکو ظاہر کر دیگا کیونکہ وہ آگ میں ظاہر ہوتا ہی اور ہر ایک کا کام کیسا ہی کیوں نہو آگ پرکھیگی (۱۴) اگر کسی کا کام جو اُسنے اُسپر بنایا قائم رہیگا تو اجر پاویگا (۱۵) اور جو کسی کا کام جل جاویگا تو نقصان اُٹھاویگا

وہ آپ تو بچ جاویگا پر ایسا جیسا آگ سے (۱۶) کیا تم نہیں جانتے کہ خدا کي ہیکل ہو اور خدا کي روح تم میں بستي ہی (۱۷) اگرکوئي خدا کي ہیکل خراب کرے خدا اُسکو خراب کریگا کیونکہ خدا کي ہیکل پاک ہی اور وہي تم ہو (۱۸) کوئي آپ کو فریب نہ دیوے جو کوئي تمہارے درمیان آپ کو اِس جہان میں حکیم سمجھے تو بےوقوف بنے تاکہ حکیم ہو جاوے (۱۹) کیونکہ اِس دنیا کي حکمت خدا کے نزدیک بےوقوفي ہی کہ لکھا ہی کہ وہ حکیموں کو اُنکي چترائیوں میں پھساتا ہی (۲۰) اور یہہ کہ خداوند حکیموں کے خیالوں کو جانتا ہی کہ باطل ہیں (۲۱) پس کوئي آدمیوں پر فخرنکرے کیونکہ سب کچھہ تمہارا ہی (۲۲) کیا پولوس کیا اپلوس کیا کیفا کیا دنیا کیا زندگي کیا موت کیا حال کیا اِستقبال سب تمہارا ہی (۲۳) اور تم مسیح کے ہو اور مسیح خدا کا ہی *

چوتھا باب

(۱) آدمي ہمکو ایسے جانے جیسے مسیح کے خدمتگذار اور خدا کے بھیدوں کے مختار (۲) پھر مختاروں میں اِس بات کي تلاش ہوتي ہی کہ کوئي دیانتدار پایا جاوے (۳) لیکن مجھکو کچھہ اُسکي پروا نہیں کہ تم سے یا کسي اِنساني عدالت سے پرکھا جاؤں ہاں میں آپ کو بھي نہیں پرکھتا (۴) (کیونکہ میرا دل مجھے ملامت نہیں کرتا پر کچھہ اِس سے راستباز نہیں ٹھہر جاتا ہوں) بلکہ میرا پرکھنیوالا خداوند ہی (۵) پس وقت سے پہلے جب تک کہ خداوند نہ آوے انصاف مت کرو جو تاریکي کي پوشیدہ باتیں بھي روشن کر دیگا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کریگا اور اُس وقت ہر ایک کي خدا سے تعریف ہوگي * (۶) اور ای بھائیو میں نے اِن باتوں میں تمہاري خاطر اپنا اور اپلوس کا ذکر مثال کے طور پر کیا تاکہ تم ہم سے یہہ سیکھو کہ اُس سے جو لکھا ہی زیادہ کسي کي بابت نہ سمجھنا ایسا نہو کہ تم ایک ایک کے لیئے دوسرے کي ضد میں پھولو (۷) کون تجھہ میں اور دوسرے میں فرق کرتا ہی اور تیرے پاس کیا ہی جو تو نے نہیں پایا اور

اگر تو نے بھي پایا تو کیوں فخر کرتا ھی کہ گویا نہیں پایا (۸) تم اب تو آسودہ ھوئے اب دولتمند ھو گئے ھمارے بغیر سلطنت کرنے لگے اور کاشکے تم سلطنت کرتے تاکہ ھم بھي تمھارے ساتھہ سلطنت کریں (۹) کیونکہ میري دانست میں خدا نے ھم رسولوں کو سب سے پچھلا کرکے قتل ھونیوالوں کي طرح ظاھر کیا کہ ھم دنیا اور فرشتوں اور آدمیوں کے لیئے تماشا ٹھہرے ھیں (۱۰) ھم مسیح کے سبب بےوقوف ھیں پر تم مسیح میں عقلمند ھو ھم کمزور پر تم زورآور تم عزتدار پر ھم بےعزت ھیں (۱۱) ھم اِسي گھڑي تک بھوکھے اور پیاسے اور ننگے اور مظلوم اور آوارہ ھیں (۱۲) اور اپنے ھاتھوں سے کام و محنت کرتے ھیں وے بُرا کہتے ھیں ھم بھلا مناتے ھیں وے ستاتے ھیں ھم سہتے ھیں (۱۳) وے گالیاں دیتے ھیں ھم گڑگڑاتے ھیں ھم دنیا کے کوڑے اور سب کي جھاڑن کي مانند آج تک ھیں * (۱۴) تمھیں شرمندہ کرنے کے لیئے یہہ نہیں لکھتا بلکہ گویا اپنے پیارے فرزندوں کو تمھیں نصیحت کرتا ھوں (۱۵) کہ اگرچہ مسیح میں تمھارے ھزاروں اُستاد ھوویں پر تمھارے باپ بہت سے نہیں کیونکہ میں ھي اِنجیل کے وسیلے مسیح یسوع میں تمھارا باپ ھوا (۱۶) پس تمھاري منت کرتا ھوں کہ میرے پیرو ھو (۱۷) اِسواسطے میں نے تمطاؤس کو جو خداوند میں میرا عزیز اور دیانتدار فرزند ھی تمھارے پاس بھیجا کہ وہ میري راھیں جو مسیح میں ھیں جس طرح میں ھرکہیں ھرکلیسیا میں سکھلاتا ھوں تمکو یاد دلاوے * (۱۸) بعضے یہہ سمجھکے پھولتے ھیں کہ میں تمھارے پاس نہیں آنے کا (۱۹) پر اگر خداوند چاھے تو تمھارے پاس جلد آؤنگا اور نہ پھولے ھوؤں کي باتوں کو بلکہ اُنکي قدرت کو دریافت کرونگا (۲۰) کیونکہ خدا کي بادشاھت باتوں میں نہیں بلکہ قدرت میں ھی (۲۱) تم کیا چاھتے ھو آیا لاٹھي لیکے تمھارے پاس آؤں یا محبت اور روح کي ملائمت سے *

پانچواں باب

(۱) بالفعل تمھارے بیچ حرامکاري کا شہرہ ھی اور ایسي حرامکاري جسکا غیر قوموں میں بھي ذکر نہیں کہ کوئي اپنے باپ کي جورو رکھے (۲) اور تم

پھولتے ہو اور جیسا چاہیئے غم نہیں کرتے تاکہ جسنے یہہ کام کیا تمہارے بیچ سے نکالا جاوے (۳) کہ میں جو ہوں سو بدن سے غیرحاضر پر روح سے حاضر ہوکے فتویٰ دے چکا کہ گویا حاضر ہوکے اُسے جسنے یہہ ایسا کیا ہی (۴) ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے جب تم اور میری روح ہمارے خداوند یسوع مسیح کی قدرت کے ساتھہ اِکٹھے ہوئے ایسے کو شیطان کے حوالے کروں (۵) کہ جسم کے دکھہ اُٹھاوے تاکہ روح خداوند یسوع کے دن بچائی جاوے (۶) تمہارا فخر خوب نہیں کیا نہیں جانتے ہو کہ تھوڑا سا خمیر ساری لوئی کو خمیر کر ڈالتا ہی (۷) پس پُرانے خمیر کو نکال پھینکو تاکہ تم تازی لوئی بنو جیسے تم فطیری تو ہو کیونکہ ہمارا بھی فسح یعنی مسیح ہمارے لیئے قربان ہوا (۸) اِسلیئے آؤ ہم عید کریں پُرانے خمیر سے نہیں اور نہ بدی اور شرارت کے خمیر سے بلکہ صفائی اور سچائی کی فطیری روٹی سے * (۹) میں نے (اُس) خط میں تمکو لکھا ہی کہ حرام‌کاروں میں مت مِلے رہو (۱۰) لیکن نہ یہہ کہ بالکل دنیا کے حرام‌کاروں یا لالچیوں یا ظالموں یا بُت‌پرستوں سے نہ مِلو نہیں تو تمہیں دنیا سے نکلنا ضرور ہوتا (۱۱) پر اب میں نے تمہیں لکھا ہی کہ میل نرکھنا یعنی اگر کوئی بھائی کہلاکے حرام‌کار یا لالچی یا بُت‌پرست یا گالی دینیوالا یا شرابی یا ظالم ہو ایسے کے ساتھہ کھانا بھی نہ کھانا (۱۲) کیونکہ مجھے کیا کام ہی جو باہر والوں کا بھی انصاف کروں کیا تم اندر والوں کا انصاف نہیں کرتے (۱۳) پر اُنکا جو باہر ہیں خدا انصاف کرتا ہی غرض اُس بُرے آدمی کو اپنے درمیان سے نکال دو*

چھٹواں باب

(۱) کیا تم میں سے کسی کی یہہ جرأت ہی کہ دوسرے سے معاملہ رکھکے فیصلے کے لیئے بےدینوں پاس جاوے نہ کہ مقدسوں کے پاس (۲) کیا نہیں جانتے ہو کہ مقدس لوگ دنیا کی عدالت کرینگے پس اگر دنیا کی عدالت تم سے کی جاویگی تو کیا چھوٹے قضیوں کے فیصل کرنے کے لائق نہیں ہو (۳) کیا نہیں جانتے ہو کہ ہم فرشتوں کی عدالت کرینگے سو کیا دنیوی معاملے

فیصل نکریں (۴) پس اگر تم میں دنیوی قضیئے ہوں تو کیا جو کلیسیا میں حقیر ہیں اُنہیں پنچ بٹھلاتے ہو (۵) تمہیں شرم دلانے کو یہہ کہتا ہوں کیا ایسا ہی کہ تم میں ایک عقلمند بھی نہیں جو اپنے بھائی کا مقدمہ فیصل کر سکے (۶) بلکہ بھائی بھائی سے قضیہ کرتا ہی اور یہہ بےدینوں کے آگے (۷) پس بالکل یہہ تم میں نقص ہی کہ آپس کی داد فریاد کرتے ہو ظلم اُٹھانا کیوں نہیں بہتر جانتے اپنا نقصان کیوں نہیں قبول کرتے (۸) بلکہ تم ہی ظلم اور زبردستی کرتے ہو سو بھی بھائیوں پر (۹) کیا نہیں جانتے ہو کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہوینگے فریب مت کھاؤ کہ نہ حرامکار نہ بُت‌پرست نہ زانی نہ عیاش نہ لونڈےباز (۱۰) نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالی بکنیوالے نہ ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث ہونگے (۱۱) اور بعضے تم میں ایسے تھے پر تم غسل دلائے گئے اور پاک ہوئے اور راستباز ٹھہرے خداوند یسوع کے نام اور ہمارے خدا کی روح سے * (۱۲) سب کچھہ میرے لیئے روا ہی پر سب فائدہمند نہیں سب کچھہ میرے لیئے روا ہی پر میں کسی چیز کے اختیار میں نہونگا (۱۳) کھانے پیٹ کے لیئے ہیں اور پیٹ کھانوں کے لیئے پر خدا اِسکو اور اُنکو نیست کریگا پر بدن حرامکاری کے لیئے نہیں بلکہ خداوند کے لیئے ہی اور خداوند بدن کے لیئے (۱۴) اور خدا نے خداوند کو جِلاکے اُٹھایا ہی اور ہمکو بھی اپنی قدرت سے اُٹھاویگا (۱۵) کیا نہیں جانتے ہو کہ تمہارے بدن مسیح کے عضو ہیں پس کیا میں مسیح کے عضو لیکر کسبی کے عضو بناؤں (۱۶) ہرگز نہیں یا کیا نہیں جانتے ہو کہ جو کوئی کسبی سے صحبت کرتا ہی سو اُس سے ایک تن ہوا کیونکہ وہ کہتا ہی کہ وے دونوں ایک جسم ہونگے (۱۷) پر وہ جو خداوند سے مِلا ہوا ہی سو اُسکے ساتھہ ایک روح ہوا ہی (۱۸) حرامکاری سے بھاگو جو جو گناہ آدمی کرتا ہی سو بدن کے باہر ہی پر جو حرامکاری کرتا ہی اپنے ہی بدن کا گنہگار ہی (۱۹) کیا نہیں جانتے ہو کہ تمہارا بدن روح‌القدس کی ہیکل ہی جو تم میں بستی جسکو تم نے خدا سے پایا اور تم اپنے نہیں ہو (۲۰) کیونکہ تم قیمت سے خریدے گئے پس اپنے تن سے اور اپنی روح سے جو خدا کے ہیں خدا کا جلال ظاہر کرو*

ساتواں باب

(۱) جن باتوں کي بابت تم نے مجھے لکھا سو مرد کے لیئے یہہ اچھا ھی کہ عورت کو نہ چھوئے (۲) لیکن حرام‌کاري سے بچے رھنے کو ھر مرد اپني جورو اور ھر عورت اپنا خصم رکھے (۳) خصم جورو کا حق واجبي ادا کرے اور ویسے ھي جورو بھي خصم کا (۴) جورو اپنے بدن کي مختار نہیں بلکہ خصم اور اِس طرح خصم بھي اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ جورو ھی (۵) تم ایک دوسرے سے جدا نرھو مگر تھوڑي مدت طرفین کي رضامندي سے تاکہ روزہ رکھنے اور دعا مانگنے کے واسطے فراغت پاؤ اور پھر باھم ایک جا ھوؤ تاکہ شیطان تمکو تمھاري بےانضباطي کے سبب امتحان میں نہ ڈالے (۶) اور یہہ صلاح کي نہ حکم کي راہ سے کہتا ھوں (۷) کیونکہ میں چاھتا ھوں کہ جیسا میں ھوں ویسے ھي سب آدمي ھوویں پر ھر ایک نے اپنا ھي انعام خدا سے پایا ایک نے یوں اور دوسرے نے ووں (۸) سو میں بن بیاھوں اور بیواؤں کو یہہ کہتا ھوں کہ اُنکے لیئے اچھا ھی کہ ایسے رھیں جیسا میں ھوں (۹) لیکن اگر ضبط نکرسکیں تو بیاہ کریں کہ بیاہ کرنا جل جانے سے بہتر ھی (۱۰) پر اُنکو جنکا بیاہ ھوا ھی میں نہیں بلکہ خداوند حکم دیتا ھی کہ جورو اپنے خصم کو نچھوڑے (۱۱) (اور اگر چھوڑ چکي ھو تو بےنکاح رھے یا اپنے خصم سے پھر میل کرے) اور نہ خصم اپني جورو کو چھوڑ دے * (۱۲) پر باقیوں کو خداوند نہیں میں کہتا ھوں کہ اگر کسي بھائي کي جورو بےایمان ھو اور اُسکے ساتھہ رھنے کو راضي ھو تو وہ اُسکو نچھوڑے (۱۳) اور عورت جسکا خصم بےایمان ھو اور اُسکے ساتھہ رھنے کو راضي ھو اُسکو نچھوڑے (۱۴) کیونکہ بےایمان خصم جورو کے سبب پاک ھوا اور بےایمان جورو خصم کے باعث پاک ھوئي ھی نہیں تو تمھارے فرزند ناپاک ھوتے لیکن اب پاک ھیں (۱۵) پر اگر بےایمان آپ کو جدا کرے تو کرے کوئي بھائي یا بہن ایسي باتوں میں مقید نہیں پر ملاپ میں خدا نے ھمکو بُلایا ھی (۱۶) کیونکہ ای عورت تو کیا جانتي ھی کہ اپنے خصم کو

بچاوے اور ای مرد تو کیا جانتا ھی کہ اپني جورو کو بچاوے (۱۷) مگر جیسا خدا نے ھر ایک کو حصہ دیا اور جس طرح خداوند نے ھر ایک کو بُلایا ویسا ھي چلے اور ایسا ھي میں سب کلیسیاؤں میں مقرر کرتا ھوں (۱۸) جو کوئي مختون ھوکر بُلایا گیا تو نامختون نہو اور اگر کوئي نامختوني میں بُلایا گیا تو مختون نہووے (۱۹) ختنہ کچھہ نہیں اور نامختوني کچھہ نہیں پر خدا کے حکموں پر چلنا (۲۰) ھر ایک جس بُلاہٹ میں بُلایا گیا اُسي میں رھے (۲۱) اگر تو غلامي کي حالت میں بُلایا گیا تو اندیشہ مت کر بلکہ جو آزاد بھي ھو سکے تو بھي اُسے اختیار کر (۲۲) کیونکہ وہ غلام جو خداوند میں بُلایا گیا خداوند کا آزاد کیا ھوا ھی اور اِسي طرح وہ بھي جو آزاد ھوکے بُلایا گیا مسیح کا غلام ھی (۲۳) تم قیمت سے خریدے گئے آدمیوں کے غلام مت بنو (۲۴) غرض ای بھائیو جو کوئي جس حالت میں بُلایا گیا اُسي میں خدا کے حضور رھے * (۲۵) پر کنواریوں کي بابت خداوند کا کوئي حکم مجھہ پاس نہیں لیکن جیسا دیانت‌دار ھونے کے لیئے مجھہ پر خداوند سے رحم ھوا ویسا ھي صلاح دیتا ھوں (۲۶) سو میں سمجھتا ھوں کہ یہہ حال کي تکلیفوں کے سبب اچھا ھی کہ آدمي کے لیئے یہہ اچھا ھی کہ یونہیں رھے (۲۷) اگر تو جورو کے بند میں ھی تو چھٹکارا مت چاہ اور جو تو جورو سے چھوٹا ھی تو جورو مت ڈھونڈھہ (۲۸) پر اگر بیاہ بھي کرے تو گناہ نہیں کرتا اور جو کنواري بیاھي جاوے تو گناہ نہیں کرتي پر ایسے لوگ جسم کي تکلیف پاوینگے پر میں تمھیں بچایا چاھتا ھوں * (۲۹) پر ای بھائیو میں یہہ کہتا ھوں کہ باقي وقت تنگ ھی اِسواسطے جورو والے بھي ایسے ھوویں جیسے اُنکي جوروں نہیں (۳۰) اور رونیوالے ایسے جیسے نہیں روتے اور وے جو خوش ھیں ایسے جیسے خوشي نہیں کرتے اور خریدنیوالے ایسے جیسے اُسکے مالک نہیں (۳۱) اور اِس دنیا کے کاروباري ایسے جیسے دنیا سے کام نہیں رکھتے کیونکہ اِس دنیا کا تماشا گذرتا چلا جاتا ھی (۳۲) پر میں چاھتا ھوں کہ تم بےاندیشہ رھو جو بن‌بیاھا ھی خداوند کے لیئے اندیشہ مند رھتا ھی کہ کیونکر خداوند کو راضي کرے (۳۳) پر وہ جو بیاھا ھی دنیا کے واسطے اندیشہ‌مند ھی کہ کیونکر اپني جورو کو راضي کرے (۳۴) جورو

اور کنواري میں بھي فرق ھی کہ بن‌بیاھي خداوند کے لیئے اندیشہ‌مند رھتي ھی تاکہ بدن اور روح میں پاک بنے پر بیاھي ھوئي دنیا کے لیئے اندیشہ‌مند رھتي ھی کہ کیونکر خصم کو راضي کرے * (۳۵) پر یہہ تمھارے فائدے کے واسطے کہتا ھوں نہ یہہ کہ تم پر پھندا ڈالوں بلکہ اِسلیئے کہ تم آراستہ ھو اور خداوند کي بندگي میں خاطر جمعي سے مشغول رھو (۳۶) پر اگر کوئي اپني کنواري کے حق میں جواني سے ڈھل جانا نامناسب جانے اور یہي ضرور سمجھے تو جو چاھے سو کرے کہ گناہ نہیں کرتا ھی بیاہ کریں (۳۷) پر جو کوئي اپنے دل میں مستقیم ھو اِسلیئے کہ اُسکو کچھہ ضرورت نہیں بلکہ اپني مرضي پر چلنے کا اختیار ھی اور اپنے دل میں یہہ ٹھانا کہ میں اپني لڑکي کو بن‌بیاھي رھنے دونگا تو اچھا کرتا ھی (۳۸) غرض وہ جو بیاہ دیتا ھی اچھا کرتا ھی اور جو بیاہ نہیں دیتا سو بہتر کرتا ھی * (۳۹) عورت شرع کي پابند ھی جب تک کہ اُسکا خصم جیتا ھی پر اگر اُسکا خصم مرجاوے تو آزاد ھی کہ جس سے چاھے بیاہ کر لے مگر صرف خداوند میں (۴۰) پر اگر بن‌بیاھي رھے تو میري دانست میں زیادہ سعادتمند ھی اور میں جانتا ھوں کہ خدا کي روح مجھہ میں بھي ھی *

آٹھواں باب

(۱) اور بُتوں کی قربانیوں کي بابت ھم جانتے ھیں کہ ھم سب فہمید رکھتے ھیں (خالي) فہمید پُھلاتي پر محبت بڑھاتي ھی (۲) اور اگر کوئي گمان کرے کہ میں کچھہ جانتا ھوں تو جیسا جاننا چاھیئے اُسنے اب تک کچھہ نہیں جان لیا (۳) لیکن جو کوئي خدا سے محبت رکھتا ھی وہ اُس سے پہچانا جاتا ھی (۴) سو اُن چیزوں کے کھانے کي بابت جو بُتوں پر قرباني کي جاتي ھیں ھم جانتے ھیں کہ بُت کچھہ دنیا میں نہیں اور یہہ کہ کوئي خدا نہیں مگر ایک (۵) کیونکہ ھرچند ایسے ھوں جو خدا کہلاتے ھیں خواہ آسمان خواہ زمین پر جس صورت میں

بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں (۶) لیکن ہمارا ایک خدا ہی باپ جس سے ساري چیزیں ہوئیں اور ہم اُسي کے لیئے ہیں اور ایک خداوند ہی یسوع مسیح جسکے سبب سے ساري چیزیں ہوئیں اور ہم اُسي کے وسیلے سے ہیں (۷) لیکن سب کو یہہ سمجھہ نہیں بلکہ کتنے ہي آج تک بُت کو کچھہ چیز سمجھکر بُتوں کي قرباني کھاتے ہیں اور اُنکي تمیز اِسلیئے کہ ضعیف ہی آلودہ ہو جاتي ہی (۸) کھانا ہمیں خدا سے نہیں مِلاتا ہی کیونکہ اگر کھاویں تو ہماري کچھہ بڑھتي نہیں اور جو نہ کھاویں تو گھٹتي نہیں (۹) پر خبردار رہو کہ تمہارا یہہ اختیار کمزوروں کے لیئے ٹھوکر کا باعث نہ ہووے (۱۰) کیونکہ اگر کوئي تجھے جو سمجھہدار ہی بُت‌خانے میں کھاتے دیکھے تو کیا اُسکي تمیز اِسلیئے کہ وہ کمزور ہی بُتوں کي قرباني کھانے پر دلیر نہوگي (۱۱) اور تیرا کمزور بھائي جسکے لیئے مسیح مُوا کیا تیري فہمید کے سبب ہلاک نہوگا (۱۲) پس تم بھائیوں کے یوں گنہگار ہوکے اور اُنکي ضعیف تمیز کو گھائل کرکے مسیح کے گنہگار ٹھہرتے ہو (۱۳) سو اگر کوئي خوراک میرے بھائي کو ٹھوکر کھلاوے تو میں ابد تک گوشت نہ کھاؤں تا نہووے کہ اپنے بھائي کي ٹھوکر کا سبب ہوؤں *

نواں باب

(۱) کیا میں رسول نہیں ہوں کیا میں آزاد نہیں ہوں کیا میں نے یسوع مسیح ہمارے خداوند کو نہیں دیکھا کیا تم خداوند میں میرے بنائے ہوئے نہیں ہو (۲) اگر اَوروں کے لیئے رسول نہیں تو تمہارے لیئے بےشک ہوں کیونکہ تم خداوند میں ہوکے میري رسالت پر مُہر ہو (۳) یہي میرا جواب اُنکے لیئے ہی جو مجھے پرکھتے ہیں (۴) کیا ہمیں کھانے پینے کا اختیار نہیں (۵) کیا ہمکو یہہ اختیار نہیں کہ کسي (دیني) بہن کو بیاہ کر لیئے پھریں جیسے اَور رسول اور خداوند کے بھائي اور کیفا کرتے ہیں (۶) یا کیا صرف مجھے اور برنباس کو اختیار نہیں کہ محنت نکریں

(۷) کون کبھي اپنا خرچ کرکے سپاہگري کرتا ھی کون انگور کا باغ لگاتا ھی اور اُسکا پھل نہیں کھاتا یا کون گلے چراتا ھی اور اُس گلے کا دودھ نہیں پیتا (۸) کیا یے باتیں اِنسان کي عادت پر بولتا ھوں یا کیا شریعت بھي یہہ نہیں کہتي (۹) کیونکہ موسیٰ کي شریعت میں لکھا ھی کہ داوتے ھوئے بیل کا مُنہہ مت باندھیو کیا خدا کو بیلوں کي پروا ھی (۱۰) یا کہ خاص ھمارے واسطے یہہ کہتا ھی ھاں ھمارے واسطے لکھا ھی کیونکہ جوتنیوالے کو اُمید سے جوتنا اور داونیوالے کو اِس اُمید سے (داونا) چاھیئے کہ حصہ پاوے (۱۱) سو اگر ھم نے تمھارے لیئے روحاني چیزیں بوئي ھیں تو کیا یہہ بڑي بات ھی کہ تمھاري جسماني چیزیں کاٹیں (۱۲) اگر اَوروں کا تم پر یہہ اختیار ھی تو کیا ھمارا زیادہ نہوگا لیکن ھم یہہ اختیار کام میں نلائے بلکہ سب کچھہ سہتے ھیں نہووے کہ مسیح کي خوشخبري کے مزاحم ھوویں (۱۳) کیا نہیں جانتے ھو کہ جو ھیکل کا کاروبار کرتے سو ھیکل میں سے کھاتے ھیں اور جو قربان‌گاہ میں حاضر رھتے سو قربان‌گاہ سے حصہ لیتے ھیں (۱۴) یونہیں خداوند نے بھي خوشخبري دینیوالوں کو فرمایا ھی کہ خوشخبري سے اسباب زندگي پاویں * (۱۵) پر میں اُنمیں سے کچھہ عمل میں نہ لایا اور نہ اِسلیئے یہہ لکھتا ھوں کہ میرے واسطے یوں کیا جاوے کیونکہ مرنا مجھے اِس سے بہتر ھی کہ کوئي میرے فخر کو باطل کرے (۱۶) اِسلیئے کہ اگر خوشخبري سناؤں تو کچھہ میرا فخر نہیں کیونکہ مجھے ضرورت پڑي ھی کہ افسوس مجھہ پر ھی اگر انجیل کي خبر نہ دوں (۱۷) کہ اگر یہہ خوشي سے کروں تو اجر پاؤنگا پر اگر ناخوشي سے تو بھي مختاري مجھے سونپي گئي ھی * (۱۸) پس میرا کیا اجر ھی کہ میں خوشخبري دیکے مسیح کي خوشخبري کو بےعوض ٹھہراؤں تاکہ اپنے اختیار کو جو خوشخبري میں ھی کام میں نہ لاؤں (۱۹) کیونکہ میں نے سب سے آزاد ھوکر آپ کو سب کا غلام ٹھہرایا تاکہ بہتوں کو کماؤں (۲۰) اور میں یہودیوں میں یہودي سا تھا تاکہ یہودیوں کو کماؤں شریعت والوں میں شریعت والا سا بنا تاکہ شریعت والوں کو کماؤں (۲۱) بےشریعت لوگوں میں بے شریعت سا ھوا ھرچند خدا کے نزدیک بے شریعت نہیں

بلکہ مسیح کا شریعت والا ہوں تاکہ بے شریعت لوگوں کو کماؤں (۲۲) کمزوروں میں کمزور سا تھا تاکہ کمزوروں کو کماؤں میں سب کے لیئے سب کچھہ ہوا تاکہ ہر طرح سے کتنوں کو بچاؤں (۲۳) پر سب کچھہ خوشخبری کے واسطے کرتا ہوں تاکہ میں اَوروں کے ساتھہ اُسمیں شریک ہوؤں (۲۴) کیا نہیں جانتے ہو کہ وے جو میدان میں دوڑتے ہیں سب تو دوڑتے ہیں پر بازی ایک ہی لے جاتا ہی پس تم ایسا دوڑو کہ اُسے پاؤ (۲۵) اور ہر کُشتی باز سب باتوں کا پرہیز رکھتا ہی پس وے اِسلیئے کہ فانی تاج کو پر ہم اِسلیئے کہ غیرفانی کو پاویں (۲۶) سو میں دوڑتا ہوں پر بےٹھکانے نہیں میں گھونسے لڑتا ہوں پر اُسکی مانند نہیں جو ہوا کو مارتا ہی (۲۷) بلکہ اپنے بدن کو پیسے ڈالتا اور باندھکے گھسیٹتے لیئے پھرتا ہوں مبادا اَوروں کو منادی کرکے آپ نامقبول ٹھہروں *

دسواں باب

(۱) کیونکہ ای بھائیو میں نہیں چاہتا کہ تم اِس سے ناواقف ہو کہ ہمارے باپ دادے سب بادل کے نیچے تھے اور سب سمندر میں سے گذر گئے (۲) اور سبھوں نے اُس بادل اور سمندر میں موسیٰ کا بپتسما پایا (۳) اور سبھوں نے ایک ہی روحانی خوراک کھائی (۴) اور سبھوں نے ایک ہی روحانی پانی پیا کیونکہ اُنھوں نے اُس روحانی چٹان سے جو اُنکے ساتھہ چلی پانی پیا اور وہ چٹان مسیح تھا (۵) پر اُنمیں بہتوں سے خدا راضی نہ تھا کہ وے میدان میں مارے پڑے * (۶) اور یے باتیں ہمارے واسطے نمونہ ہوئیں تاکہ بُرائیوں کی خواہش نکریں جیسی اُنھوں نے کی ہی (۷) اور بُت‌پرست بھی مت بنو جس طرح کہ اُنمیں کئی ایک تھے جیسا لکھا ہی کہ لوگ کھانے پینے بیٹھے اور ناچنے اُٹھے (۸) اور حرام‌کاری بھی نکریں چنانچہ اُنمیں سے کتنوں نے کی ہی اور ایک ہی دن میں تیئیس ہزار مارے پڑے (۹) اور مسیح کا امتحان بھی نکریں جیسا اُنمیں سے بعضوں نے کیا اور سانپوں سے ہلاک ہوئے (۱۰) اور مت کڑکڑاؤ جس طرح اُنمیں سے کئی ایک کڑکڑائے اور

هلاکو سے هلاک هوئے (۱۱) اور یے سب باتیں نمونوں کے لیئے اُنپر پڑیں لیکن هماري نصیحت کے واسطے جو آخري زمانے میں هیں لکھي گئیں (۱۲) پس جو کوئي آپ کو قائم سمجھتا هی خبردار رهے ایسا نهو که گر پڑے (۱۳) تم کسي امتحان میں سوا اُسکے جو اِنسان سے هوتا هی نہیں پڑے اور خدا وفادار هی که وہ تمکو تمهاري طاقت سے زیادہ امتحان میں پڑنے نہ دیگا بلکه امتحان کے ساتهه نکال کي راہ بهي بنائیگا تاکه برداشت کر سکو (۱۴) اِسواسطے ای میرے پیارو بُت‌پرستي سے بهاگو** (۱۵) میں تم سے یوں بولتا هوں جیسے عقلمندوں سے سو جو کهتا هوں جانچو (۱۶) کیا برکت کا پیاله جس پر هم برکت مانگتے هیں مسیح کے لهو کي شراکت نہیں وہ روٹي جو توڑتے هیں کیا مسیح کے بدن کي شراکت نہیں هی (۱۷) کیونکه هم هرچند بهت سے هیں پر مِلکے ایک هي روٹي ایک هي تن هیں اِسلیئے که هم سب ایک هي روٹي میں شریک هیں (۱۸) اُنپر جو جسم کي رو سے اِسرائیلي هیں نظر کرو که جو قرباني کهانیوالے هیں کیا وے قربان‌گاہ کے شریک نہیں (۱۹) پس میں کیا کهتا هوں یهه که بُت کچهه چیز هی یا بُتوں کي قرباني کچهه هی (۲۰) نہیں بلکه یهه که غیرقومیں جو جو قرباني کرتي هیں سو دیووں کے لیئے کرتي هیں نه خدا کے لیئے پر میں نہیں چاهتا که تم دیووں کے شریک هو (۲۱) تم خداوند کا پیاله اور دیووں کا پیاله پي نہیں سکتے نه خداوند کے دسترخوان اور دیووں کے دسترخوان پر شریک هو سکتے هو (۲۲) یا کیا هم خداوند کو غیرت دلاتے هیں کیا اُس سے زورآور هیں* (۲۳) سب کچهه میرے لیئے حلال هی پر سب فائدہ‌مند نہیں سب کچهه میرے لیئے حلال هی پر سب ترقي نہیں بخشتا هی (۲۴) کوئي اپني نہیں بلکه هر ایک دوسرے کي بهتري چاهے (۲۵) جو کچهه قصابوں کي دوکانوں میں بکتا هی کهاؤ اور تمیز کے سبب کچهه مت پوچهو (۲۶) کیونکه زمین اور اُسکي معموري خداوند کي هی (۲۷) اور اگر بےایمانوں میں سے کوئي تمهاري دعوت کرے اور تم قبول کرو تو جو کچهه تمهارے سامهنے رکها جاوے کهاؤ اور تمیز کے سبب کچهه مت پوچهو (۲۸) پر اگر کوئي تمهیں کهے یهه بُتوں کی قربانی هی تو اُسکي خاطر جسنے جتایا اور تمیز کے سبب مت

کاؤ (کہ زمین اور اُسکی معموری خداوند کی ہی) (۲۹) پر اِس سے میرا ارادہ تیری نہیں بلکہ دوسرے کی تمیز کا ہی کیونکہ میری آزادگی دوسرے کی تمیز سے کیوں ملزم ٹھہرائی جاوے (۳۰) اگر میں شکر کرکے کھاتا ہوں تو جس چیز پر شکر کرتا ہوں اُسکے سبب کس لیئے بدنام ہوں (۳۱) پس اگر کھاتے یا پیتے یا اَور کچھہ کرتے ہو سب خدا کے جلال کے لیئے کرو (۳۲) اور نہ یہودیوں نہ یونانیوں نہ خدا کی کلیسیا کو ٹھوکر کے باعث ہو (۳۳) چنانچہ میں بھی سب باتوں میں سب کو راضی رکھتا اور اپنا نہیں بلکہ بہتوں کا فائدہ ڈھونڈھتا ہوں تاکہ نجات پاویں *

گیارھواں باب

(۱) تم میرے پیرو ہو جیسا میں بھی مسیح کا ہوں * * (۲) اورای بھائیو تمھاری تعریف کرتا ہوں کہ تم ہر بات میں مجھے یاد رکھتے اور میرے قانونوں کو ایسا حفظ کرتے ہو جیسا میں نے تمھیں سونپے ہیں (۳) پر میں چاہتا ہوں کہ تم جانو کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ہی (۴) ہر مرد جو دعا یا نبوت کرتے وقت اپنے سر کو ڈھانپتا ہی اپنے سر کو بےحرمت کرتا ہی (۵) اور ہر عورت جو سر بن ڈھانپے دعا یا نبوت کرتی ہی اپنے سر کو بےحرمت کرتی ہی کیونکہ سر مُنڈی ہوئی کے برابر ہی (۶) سو اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو اُسکی چوٹی بھی کٹ جاوے اور جو عورت چوٹی کٹنے یا سر مُنڈنے سے بےحرمت ہوتی ہی تو اوڑھنی اوڑھے (۷) مرد کو البتہ نہیں چاہیئے کہ اپنے سر کو ڈھانپے کہ وہ خدا کی صورت اور اُسکا جلال ہی پر عورت مرد کا جلال ہی (۸) کیونکہ مرد عورت سے نہیں بلکہ عورت مرد سے ہی (۹) اور نہ مرد عورت کے لیئے بلکہ عورت مرد کے واسطے پیدا ہوئی (۱۰) اِسلیئے عورت کو چاہیئے کہ فرشتوں کے سبب اُسکے سر پر (مرد کا) اختیار ظاہر ہو (۱۱) مگر خداوند میں نہ مرد عورت کے بغیر کچھہ ہی نہ عورت مرد کے بغیر (۱۲) کیونکہ جیسا عورت مرد سے ہی ویسا ہی مرد بھی عورت کے

وسیلے سے ھی پر سب کچھہ خدا سے ھی (۱۳) تم آپ ھي انصاف کرو کیا مناسب ھی کہ عورت سر بن ڈھانپے خدا سے دعا مانگے (۱۴) یا کیا طبیعت آپ تمکو نہیں سکھلاتي ھی کہ اگر مرد چوٹي رکھے تو یہہ اُسکي بےحرمتي ھی (۱۵) پراگرعورت کے لنبے بال ھوں تو یہہ اُسکي زینت ھی کیونکہ بال اُسے پردے کے عوض دیئے گئے (۱۶) لیکن اگر کوئي تکراري معلوم ھو تو (جان لے کہ) نہ ھمارا نہ خدا کي کلیسیاؤں کا یہہ دستور ھی ** (۱۷) پر یہي جتاکے میں تمھاري تعریف نہیں کرتا کہ تم نہ بہتري بلکہ بُرائي کے واسطے جمع ھوتے ھو (۱۸) پس پہلے میں سنتا ھوں کہ جب کلیسیا میں جمع ھوتے ھو تمھارے بیچ اختلاف ھیں اور اُسکو تھوڑا سا یقین جانتا ھوں (۱۹) کیونکہ ضرور ھی کہ تمھارے بیچ بدعتیں بھي ھو جاویں تاکہ وے جو تم میں مقبول ھیں ظاھر ھوویں (۲۰) پس جو تم باھم جمع ھوتے ھو تو یہہ عشاء رباني کھانا نہیں ھی (۲۱) کیونکہ کھاتے وقت ھر ایک پہلے اپنا ھي کھانا کھا لیتا ھی اور کوئي بھوکھا رھتا اور کوئي مست ھوتا ھی (۲۲) کیا کھانے پینے کے لیئے تمھارے گھر نہیں ھیں یا خدا کي کلیسیا کو ناچیز جانتے اور محتاجوں کو شرمندہ کرتے ھو تم سے کیا کہوں کیا تمھاري تعریف کروں میں اِسمیں تمھاري تعریف نہیں کرنیکا (۲۳) کیونکہ میں نے خداوند سے پایا جو تمھیں بھي سونپا کہ خداوند یسوع نے جس رات کہ حوالے کیا گیا روٹي لي (۲۴) اور شکر کرکے توڑي اور کہا لو کھاؤ یہہ میرا بدن ھی جو تمھارے واسطے توڑا جاتا ھی یہہ میري یادگاري کے لیئے کیا کرو (۲۵) اِسي طرح کھانے کے بعد پیالہ بھي لیا اور کہا یہہ پیالہ میرے لہو کا نیا عہد ھی جب جب تم پیؤ یہہ میري یادگاري کے لیئے کیا کرو (۲۶) کیونکہ جب جب یہہ روٹي کھاتے اور یہہ پیالہ پیتے ھو تم خداوند کي موت کو جب تک کہ وہ نہ آوے جتاتے رھتے ھو (۲۷) اِسواسطے جو کوئي نامناسب طور سے یہہ روٹي کھاوے یا خداوند کا پیالہ پیوے وہ خداوند کے بدن اور لہو کا گنہگار ھوگا (۲۸) پس آدمي آپ کو جانچے اور یونہیں اِس روٹي سے کھاوے اور اِس پیالے سے پیوے (۲۹) کیونکہ جو نامناسب طور سے کھاتا اور پیتا ھی سو خداوند کے بدن کا لحاظ نکر

کے اپني سزا کھاتا اور پیتا ھی (۳۰) اِسي سبب سے تم میں بہتیرے کمزور اور بیمار ھیں اور کتنے سو گئے (۳۱) کہ اگر ھم اپنے تئیں جانچتے تو سزا نپاتے (۳۲) پر خداوند سے سزا پاکے تربیت پاتے ھیں نہ ھووے کہ ھم دنیا کے ساتھہ مجرم ٹھہریں (۳۳) پس ای میرے بھائیو جب تم کھانے کے لیئے جمع ھو تو ایک دوسرے کي راہ دیکھو (۳۴) اور اگر کوئي بھوکھا ھو تو اپنے گھر میں کھاوے ایسا نہو کہ سزا پانے کو جمع ھو اور جو کچھہ باقي ھی سو میں آکے درست کرونگا *

بارھواں باب

(۱) اور روحاني نعمتوں کي بابت ای بھائیو میں نہیں چاھتا کہ تم بےخبر رھو (۲) تم جانتے ھو کہ تم غیرقوم تھے اور گونگے بُتوں کے پاس جس طرح لے جائے گئے جاتے تھے (۳) پس میں تمھیں جتاتا ھوں کہ کوئي جو خدا کي روح سے بولتا یسوع کو ملعون نہیں کہتا ھی اور نہ کوئي یسوع کو خداوند کہہ سکتا ھی مگر روح‌القدس سے (۴) اور نعمتیں طرح طرح کي ھیں پر روح وھي ھی (۵) اور خدمتیں طرح طرح کي ھیں پر خداوند وھي ھی (۶) اور تاثیریں طرح طرح کي ھیں پر خدا وھي ھی جو سب میں سب کچھہ کرتا ھی (۷) لیکن روح کا ظہور ھر ایک کو سب کے فائدے کے لیئے دیا جاتا ھی (۸) پس ایک کو روح کے وسیلے حکمت کي بات مِلتي ھی دوسرے کو اُسي روح کے وسیلے علم کي بات (۹) پھر ایک کو اُسي روح سے ایمان دوسرے کو اُسي روح سے چنگا کرنے کي نعمتیں (۱۰) اَور کسي کو کرامتوں کي قدرتیں اَور کسي کو نبوت اَور کسي کو روحوں کا امتیاز اَور کسي کو طرح طرح کي زبانیں اَور کسي کو زبانوں کا ترجمہ (۱۱) لیکن یہہ سب کچھہ وھي ایک روح کرتي ھی جو ھر ایک کو جیسا چاھتي بانٹا کرتي ھی (۱۲) کیونکہ جیسا بدن ایک ھی اور اُسکے عضو بہت ھیں پھر ایک بدن کے سب اعضا ھرچند بہت ھیں مِلکر ایک بدن ھوتے ھیں ویسا ھي مسیح بھي ھی (۱۳) کہ ھم سبھوں نے

بھي کیا یہودي کیا یوناني خواہ غلام خواہ آزاد ایک ھي روح میں ایک ھي
بدن بننے کو بپتسما پایا اور ھم سب ایک ھي روح سے پِلائے گئے *
(۱۴) کیونکہ بدن میں بھي ایک عضو نہیں بلکہ بہت سے ھیں (۱۵) اگر
پانو کہے اِسلیئے کہ میں ھاتھہ نہیں بدن کا نہیں ھوں تو کیا وہ اِس سبب
سے بدن کا نہیں ھی (۱۶) اور اگر کان کہے اِسلیئے کہ میں آنکھہ نہیں
بدن کا نہیں ھوں تو کیا اِس سبب سے بدن کا نہیں ھی (۱۷) اگر سارا
بدن آنکھہ ھوتا تو سننا کہاں اور اگر سب سننا ھوتا تو سونگھنا کہاں (۱۸) پر
اب خدا نے ھر ایک عضو کو بدن میں اپني مرضي کے موافق رکھا ھی
(۱۹) پر اگر سب ایک ھي عضو ھوتا تو بدن کہاں (۲۰) پر اب بہت سے
اعضا ھیں لیکن بدن ایک ھی (۲۱) آنکھہ ھاتھہ سے نہیں کہہ سکتي کہ
میں تیري محتاج نہیں اور نہ سر پانوں سے کہ میں تمھارا محتاج نہیں
(۲۲) بلکہ بدن کے وے عضو جو اَوروں سے کمزور معلوم ھوتے ھیں بہت ھي
ضرور ھیں (۲۳) اور جنھیں ھم بدن میں ذلیل جانتے ھیں اُنھیں کو زیادہ
عزت دیتے ھیں اور ھمارے بےدَول اعضا بہت خوش‌دَول ھو جاتے ھیں
(۲۴) مگر ھمارے خوش‌دَول اعضا اُسکے محتاج نہیں پر خدا نے ذلیل کو
زیادہ حرمت دیکے بدن کو مرکّب کیا (۲۵) تاکہ جدائي بدن میں نہووے
بلکہ اعضا آپس میں برابر ایک دوسرے کي خبر لیویں (۲۶) سو اگر ایک
عضو دکھہ پاوے تو سب اعضا اُسکے ھمدرد ھیں اور اگر ایک عضو کو عزت
مِلے تو سب اعضا اُسکے ساتھہ خوش ھوتے ھیں (۲۷) پس تم ھي مسیح کے
بدن اور اپنے اپنے درجے پر اعضا ھو * (۲۸) اور کلیسیا میں خدا نے کتنوں
کو مقرر کیا پہلے رسولوں کو دوسرے نبیوں کو تیسرے اُستادوں کو بعد اُسکے
کرامتیں پھر چنگا کرنے کي نعمتیں مددگاریاں پیشوائیاں طرح طرح کي
زبانیں (۲۹) کیا سب رسول ھیں کیا سب نبي ھیں کیا سب اُستاد
ھیں کیا سب کرامتیں دکھاتے ھیں (۳۰) کیا سب کو چنگا کرنے کي
نعمتیں ھیں کیا سب طرح طرح کي زبانیں بولتے کیا سب ترجمہ کرتے
ھیں (۳۱) پر تم اچھي سے اچھي نعمتوں کے مشتاق رھو اور میں ایک راہ
جو اُنسے کہیں افضل ھی تمھیں بتلاتا ھوں *

تیرھواں باب

(۱) اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نرکھوں تو ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھناتا جھانجھ ھوں (۲) اور اگر نبوت کروں اور سب بھید اور ھر علم جانوں اور میرا ایمان یہاں تک کامل ھو کہ پہاڑوں کو چلاؤں پر محبت نرکھوں تو کچھ نہیں ھوں (۳) اور اگر اپنا سارا مال خیرات میں دے ڈالوں اور اگر اپنا بدن حوالے کروں کہ جلایا جاے پر محبت نرکھوں تو مجھے کچھ فائدہ نہیں (۴) محبت صابر ھی ملائم ھی محبت ڈاہ نہیں کرتی محبت شیخی‌باز نہیں پھولتی نہیں (۵) بےموقع نہیں کرتی خودغرض نہیں تندمزاج نہیں بدگمان نہیں (۶) ناراستی سے خوش نہیں بلکہ راستی سے خوش ھی (۷) سب کچھ سہتی ھی سب کچھ باور کرتی ھی سب چیز کی اُمید رکھتی ھی سب کی برداشت کرتی ھی (۸) محبت کبھی جاتی نہیں رھتی پر اگر نبوتیں ھوں تو موقوف ھونگی اگر زبانیں ھوں تمام ھو جائینگی اگر علم ھو لاحاصل ھو جائیگا (۹) کیونکہ ھمارا علم ناقص ھی اور ھماری نبوت ناتمام (۱۰) پر جب کمال آیا ھی تب ناقص موقوف ھو جائیگا (۱۱) جب میں لڑکا تھا تب میری بولی لڑکے کی سی اور مزاج لڑکے کا سا اور سمجھ لڑکے کی سی تھی پر جب مرد ھوا تب میں نے لڑکپن سے ھاتھ اُٹھایا (۱۲) کہ اب ھم آئینے سے دھندھلا سا دیکھتے ھیں پر اُس وقت روبرو (دیکھینگے) اِس وقت میرا علم ناقص ھی پر اُس وقت ایسا جانونگا جیسا میں بھی جانا گیا ھوں (۱۳) اب تو ایمان اُمید محبت یے تینوں موجود ھیں پر محبت اُنسے بڑی ھی *

چودھواں باب

(۱) محبت کا پیچھا کرو پر روحانی نعمتوں کی بھی آرزو رکھو خصوصاً اُسکی کہ نبوت کرو (۲) کیونکہ جو زبان بولتا ھی وہ آدمیوں سے نہیں

بلکہ خدا سے بولتا ہی کہ کوئي اُسکي نہیں سمجھتا پر وہ روح سے بھید
کي باتیں بولتا ہی (۳) لیکن جو نبوت کرتا ہی سو آدمیوں سے ترقي
اور نصیحت اور تسلي کے لیئے بولتا ہی (۴) جو زبان میں بولتا ہی سو
اپني ترقي کرتا ہی پر جو نبوت کرتا ہی کلیسیا کي ترقي کرتا ہی (۵) پس
میں چاہتا ہوں کہ تم سب زبانیں بولو پر خاصکر یہہ کہ نبوت کرو کیونکہ
نبوت کرنیوالا زبانیں بولنیوالے سے جب تک کہ وہ ترجمہ نکرے تاکہ
کلیسیا ترقي پاوے بڑا ہی * (۶) اب ای بھائیو اگر میں زبانیں بولتا ہوا
تمہارے پاس آتا اور الہام یا علم یا نبوت یا تعلیم کي باتیں تم سے نہ کہتا
تو مجھہ سے تمکو کیا فائدہ ہوتا (۷) چنانچہ بےجان چیزیں جو آواز دیتي
ہیں خواہ تُرہي ہو خواہ بین اگر اُنکے بولوں میں تفاوت نہو تو جو پھونکا
یا بجایا جاتا ہی کیونکر بوجھا جائیگا (۸) اور اگر نرسنگے کے بول ڈبدھے کے
ساتھہ ہوں تو کون آپ کو لڑائي کے لیئے طیار کریگا (۹) ویسے ہي تم بھي
اگر زبان سے صحیح بات نہ بولو تو جو کہا جاتا ہی کیونکر سمجھا جائیگا
تم تو ہوا سے بولنیوالے ٹھہروگے (۱۰) کتني ہي زبانیں شاید طرح طرح
کي دنیا میں ہوں اور اُنمیں سے کوئي بے معني نہیں (۱۱) سو اگر
وہ زبان مجھے نہ آتي ہو تو میں بولنیوالے کے آگے اجنبي ٹھہرونگا اور
بولنیوالا میرے آگے اجنبي ہوگا (۱۲) پس تم بھي جو روحاني انعام کي
آرزو رکھتے ہو یہہ کوشش کرو کہ کلیسیا کي ترقي کے لیئے فاضل بنو
(۱۳) اِسواسطے جو زبان بولتا ہی دعا مانگے کہ ترجمہ بھي کرے (۱۴) کیونکہ
اگر میں زبان میں دعا مانگوں تو میري روح دعا مانگتي ہی پر میري
عقل لاحاصل ہی (۱۵) پس کیا کروں یہہ کہ روح سے دعا مانگونگا اور عقل
سے بھي دعا مانگونگا اور روح سے گاؤنگا اور عقل سے بھي گاؤنگا (۱۶) نہیں
تو اگر تو روح سے برکت چاہے تو وہ جو اُمي کي جگہہ میں بیٹھا ہی
تیري شکرگذاري پر آمین کیونکر کہیگا اِسواسطے کہ جو کچھہ تو کہتا ہی
نہیں جانتا (۱۷) تو تو اچھي طرح شکر کرتا ہی پر دوسرا ترقي نہیں پاتا
(۱۸) میں اپنے خدا کا شکر گذار ہوں کہ تم سبھوں سے زیادہ زبانیں
بولتا ہوں (۱۹) لیکن کلیسیا میں پانچ باتیں اپني عقل سے اِس طرح

بولنا کہ اَوروں کو بھي سکھاؤں دس ہزار باتوں سے جو زبان میں بولوں میرے زیادہ پسند ہی (۲۰) ای بھائیو تم عقلوں میں لڑکے مت بنے رہو بدي میں لڑکے ہو پر عقلوں میں بالغ بنو (۲۱) شریعت میں لکھا ہی کہ خداوند کہتا ہی میں غیروں کي زبانوں اور اَوروں کے ہونٹھوں سے اِس قوم کے ساتھہ بولونگا اور یوں بھي وے میري نہ سنینگے (۲۲) پس زبانیں ایمانداروں کے لیئے نہیں بلکہ بےایمانوں کے واسطے نشان ہیں پر نبوت بےایمانوں کے لیئے نہیں بلکہ ایمانداروں کے لیئے ہی (۲۳) پس اگر ساري کلیسیا ایک جگہہ جمع ہو اور سب کے سب زبانیں بولیں اور اُمي یا بےایمان لوگ اندر آویں تو کیا نہ کہینگے کہ یے دیوانے ہیں (۲۴) پر اگر سب نبوت کریں اور کوئي بےایمان یا اُمي اندر آوے تو سب سے قائل کیا جائیگا سب سے پرکھا جائیگا (۲۵) اور یوں اُسکے دل کے بھید ظاہر ہونگے اور وہ مُنہہ کے بل گرکے خدا کو سجدہ کریگا اور معترف ہوگا کہ خدا بےشک تمھارے بیچ ہی * (۲۶) پس ای بھائیو کیا ہی جب تم اِکٹھے ہوتے ہو تو تم میں سے ہر ایک کے ساتھہ کوئي زبور یا کوئي تعلیم یا زبان یا الہام یا ترجمہ ہی چاہیئے کہ سب کچھہ ترقي کے لیئے ہووے (۲۷) اور اگر کوئي زبان بولے تو دو دو اور نہایت تین تین ایک ایک کرکے بولیں اور ایک شخص ترجمہ کرے (۲۸) پر اگر کوئي مترجم نہ ہو تو وہ کلیسیا میں چُپکا رہے اور اپنے اور خدا سے بات چیت رکھے (۲۹) نبیوں میں سے دو یا تین بولیں باقي انصاف کریں (۳۰) پر اگر دوسرے پر جو بیٹھا ہی کوئي بات کُھل جاوے تو پہلا چُپکا رہے (۳۱) کہ تم تو ایک ایک کرکے سب کے سب نبوت کر سکتے ہو تاکہ سب سیکھیں اور سب تسلي پاویں (۳۲) اور نبیوں کي روحیں نبیوں کے تابع ہیں (۳۳) کیونکہ خدا بےانتظامي کا نہیں بلکہ سلامتي کا خدا ہی چنانچہ مقدسوں کي سب کلیسیاؤں میں ہی * (۳۴) تمھاري عورتیں جماعتوں میں چُپکي رہیں کہ اُنھیں بولنے کا نہیں بلکہ فرمانبردار ہونے کا حکم ہی جیسا کہ شریعت میں بھي لکھا ہی (۳۵) اور اگر کچھہ سیکھا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے خصم سے پوچھیں کیونکہ یہہ شرم کا باعث ہی کہ عورتیں جماعت میں باتیں کریں (۳۶) یا کیا خدا کا کلام

تمھیں سے نکلا یا صرف تمھیں تک پہنچا ھی * (۳۷) اگر کوئي اپنے تئیں نبي یا روحاني سمجھے وہ جان لے کہ جو باتیں میں تمھیں لکھتا ھوں خداوند کے احکام ھیں (۳۸) اور اگر کوئي نہ جانے تو نہ جانے (۳۹) غرض ای بھائیو نبوت کرنے کي آرزو رکھو اور زبانیں بولنے سے منع مت کرو (۴۰) سب باتیں ادب اور انتظام سے ھوویں *

پندرھواں باب

(۱) اب ای بھائیو تمھیں اُس خوشخبري کي بات جتاتا ھوں جسکي میں نے تمھیں بشارت دي جسے تم نے قبول بھي کیا جسپر قائم بھي ھو (۲) اور جس کے سبب بچ بھي جاتے ھو بشرطیکہ جس بات سے میں نے تمھیں یہہ خوشخبري دي ھی تم اُسے یاد رکھو نہیں تو عبث ایمان لائے ھو (۳) کیونکہ میں نے اول باتوں میں وھي تمکو سونپا جو میں نے بھي پایا کہ مسیح نوشتوں کے موجب ھمارے گناھوں کے واسطے مُوا (۴) اور یہہ کہ گاڑا گیا اور تیسرے دن نوشتوں کے موافق جي اُٹھا (۵) اور یہہ کہ کیفا کو اور اُسکے بعد بارھوں کو دکھائي دیا (۶) بعد اُسکے پانچ سو بھائي سے زیادہ تھے جنھیں ایک بارہ دکھائي دیا اکثر اُنمیں سے اب تک موجود ھیں پر کئي ایک سو گئے (۷) پھر یعقوب کو دکھائي دیا بعد اُسکے سب رسولوں کو (۸) اور سب کے پیچھے مجھکو گویا ادھورے دنوں کے پیدا ھوئے کو دکھائي دیا (۹) کہ میں رسولوں میں سب سے چھوٹا اور رسول کہلانے کے لائق نہیں ھوں اِسواسطے کہ میں نے خدا کي کلیسیا کو ستایا (۱۰) پر جو کچھہ ھوں خدا کے فضل سے ھوں اور اُسکا فضل جو مجھہ پر ھوا سو بےفائدہ نہوا بلکہ میں نے اُن سب سے زیادہ محنت کي پر نہ میں نے بلکہ خدا کے فضل نے جو میرے ساتھہ تھا (۱۱) پس خواہ میں ھوں خواہ وے یوں ھم منادي کرتے ھیں اور یوں تم ایمان لائے ھو * (۱۲) پر اگر منادي کي جاتي ھی کہ مسیح مُردوں میں سے جي اُٹھا تو تم میں سے کئي ایک کیوں کہتے ھیں کہ مُردوں کي قیامت نہیں ھی (۱۳) جو مُردوں کي قیامت نہیں تو مسیح بھي نہیں اُٹھا (۱۴) پر اگر مسیح

نہیں اُٹھا تو ہماری منادی عبث ہی اور تمہارا ایمان بھی عبث (۱۵) اور ہم خدا کے جھوٹھے گواہ بھی ٹھہرے کہ ہم نے خدا کی بابت گواہی دی کہ اُسنے مسیح کو پھر جِلایا ہی جسے نہیں جِلایا درحالیکہ مُردے نہیں اُٹھتے ہیں (۱۶) کیونکہ اگر مُردے نہیں اُٹھتے ہیں تو مسیح بھی نہیں اُٹھا (۱۷) پر اگر مسیح نہیں اُٹھا تو تمہارا ایمان بےفائدہ ہی تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو (۱۸) پھر وے بھی جو مسیح میں ہوکے سو گئے ہیں نیست ہوئے (۱۹) اگر ہم صرف اِسی زندگی میں مسیح پر اُمید رکھتے ہیں تو ہم سب آدمیوں سے کم‌بخت ہیں * (۲۰) پر اب مسیح تو مُردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور اُنمیں جو سو گئے ہیں پہلا پھل ہوا (۲۱) کہ جب آدمی کے سبب سے موت ہی تو آدمی ہی کے سبب سے مُردوں کی قیامت بھی ہی (۲۲) کہ جیسا آدم کے سبب سے سب مرتے ہیں ویسا ہی مسیح کے سبب سے سب جِلائے جائینگے (۲۳) لیکن ہر ایک اپنی اپنی نوبت میں پہلا پھل مسیح پھر وے جو مسیح کے ہیں اُسکے آنے پر (۲۴) بعد اُسکے آخرت ہی جب وہ بادشاہت کو خدا کے جو باپ ہی سپرد کریگا اور ساری حکومت اور سارے اختیار و قدرت نیست و نابود کریگا (۲۵) کیونکہ ضرور ہی کہ سلطنت کرے جب تک کہ سب دشمنوں کو اپنے پانوں تلے نہ لاوے (۲۶) موت بھی جو آخری دشمن ہی نیست ہوگی (۲۷) کہ اُسنے سب کچھہ اُسکے پانوں تلے کر دیا ہی مگر جب کہ کہتا ہی کہ سب کچھہ اُسکے پانوں تلے کر دیا تو ظاہر ہی کہ وہی الگ رہا جسنے سب کچھہ اُسکے تلے کر دیا (۲۸) اور جب سب کچھہ اُسکے تلے ہو لیگا تب بیٹا آپ ہی اُسکے تلے ہوگا جسنے سب کچھہ اُسکے تلے کر دیا تاکہ خدا سب کچھہ سب میں ہووے * (۲۹) نہیں تو وے جو مُردوں کے اُوپر بپتسما پاتے ہیں سو کیا کرینگے اگر مُردے مطلق نہ اُٹھیں تو کیوں مُردوں کے اُوپر بپتسما پاتے ہیں (۳۰) اور پھر ہم کیوں ہر گھڑی خطرے میں پڑے ہیں (۳۱) تمہارے اُس فخر کی جو ہمارے خداوند مسیح یسوع میں مجھکو ہی قسم کہ میں ہر روز مرتا ہوں (۳۲) اگر میں آدمی کی طرح افسس میں درندوں کے ساتھہ لڑا تو مجھے کیا فائدہ اگر مُردے نہ اُٹھیں تو آؤ ہم کھاویں پیویں کہ کل مرینگے (۳۳) فریب

مت کھاؤ بُري صحبتیں اچھي عادتوں کو بگاڑتي ھیں (۳۴) راستبازي کے لیئے ھوشیارھو جاؤ اور گناہ مت کرو کہ کتنوں میں خدا کي پہچان نہیں ھی تمھیں شرم دلانے کو یہہ کہتا ھوں ** (۳۵) شاید کوئي کہے کہ مُردے کس طرح اُٹھتے ھیں اور کس بدن میں آتے ھیں (۳۶) اے نادان جو کچھہ تو بوتا ھی اگر وہ نہ مرے تو زندہ نہ کیا جائیگا (۳۷) اور جو بوتا ھی نہ وہ بدن ھی جو ھوویگا بلکہ نِرا ایک دانہ ھی خواہ گیہوں خواہ کسي اَور چیز کا (۳۸) پر خدا اُسکو جیسا اُسنے چاھا بدن دیتا ھی اور ھر ایک بیج کو خاص بدن (۳۹) سب جسم وھي جسم نہیں بلکہ آدمیوں کا جسم اَور ھی چارپایوں کا جسم اَور مچھلیوں کا اَور ھی پرندوں کا اَور (۴۰) اور آسماني بدن ھیں اور خاکي بدن ھیں پر آسمانیوں کا جلال اَور ھی اور خاکیوں کا اَور (۴۱) آفتاب کا جلال اَور ھی ماھتاب کا جلال اَور اور ستاروں کا جلال اَور ھی کیونکہ ستارہ ستارے سے جلال میں فرق رکھتا ھی (۴۲) مُردوں کي قیامت بھي ایسي ھي ھی فنا میں بویا جاتا بقا میں اُٹھتا ھی (۴۳) بے حرمتي میں بویا جاتا جلال میں اُٹھتا ھی کمزوري میں بویا جاتا قدرت میں اُٹھتا ھی (۴۴) حیواني بدن بویا جاتا ھی روحاني بدن اُٹھتا ھي حیواني بدن ھی اور روحاني بدن ھی (۴۵) چنانچہ لکھا بھي ھی کہ پہلا آدمي یعني آدم جیتي جان ھوا اور پچھلا آدم جِلانیوالي روح (۴۶) لیکن روحاني پہلے نہ تھا بلکہ حیواني بعد اُسکے روحاني (۴۷) پہلا آدمي زمین سے خاکي تھا دوسرا آدمي خداوند آسمان سے ھی (۴۸) جیسا خاکي ویسے وے بھي جو خاکي ھیں اور جیسا آسماني ویسے وے بھي جو آسماني ھیں (۴۹) اور جس طرح ھم نے خاکي کي صورت پائي ھی ھم آسماني کي صورت بھي پاوینگے (۵۰) پر اے بھائیو میں یہہ کہتا ھوں کہ جسم اور خون خدا کي بادشاھت کے وارث نہیں ھو سکتے اور نہ فنا بقا کا وارث ھی* (۵۱) دیکھو میں تمھیں بھید کي بات کہتا ھوں ھم تو سب نہ سوئینگے پر سب ایک دم ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھنکتے ھوئے بدل جائینگے (۵۲) کہ نرسنگا پھونکا جاویگا اور مُردے غیرفاني اُٹھینگے اور ھم بدل جائینگے (۵۳) کیونکہ ضرور ھی کہ یہہ فاني بقا کو پہنے اور یہہ مرنیوالا حیات ابدي

کو پہنے (۵۴) اور جب یہہ فاني غیرفاني کو اور یہہ مرنیوالا حیات ابدي کو پہن چکیگا تب وہ بات جو لکھي ھی پوري ھوگي کہ فتح نے موت کو نگل لیا (۵۵) ای موت تیرا ڈنک کہاں ای عالم ارواح تیري فتح کہاں (۵۶) موت کا ڈنک گناہ ھی اور گناہ کا زور شریعت ھی (۵۷) پر شکر خدا کا جو ھمیں ھمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے فتح بخشتا ھی (۵۸) پس ای میرے عزیز بھائیو تم مضبوط اور ثابت قدم رھو اور خداوند کے کام میں ھمیشہ ترقي کیا کرو یہہ جانکر کہ تمھاري محنت خداوند میں عبث نہیں ھی *

سولھواں باب

(۱) اور اُس چندے کي بابت جو مقدسوں کے واسطے ھی جیسا میں نے گلاتیہ کي کلیسیاؤں کو حکم دیا ویسا تم بھي کرو (۲) کہ ھرھفتہ کے پہلے دن تم میں سے ھر کوئي اپني آمد کے موافق کچھہ جمع کرکے اپنے پاس رکھے تا نہو کہ جب میں آؤں تب چندا کرنا پڑے (۳) اور میں آکے اُنھیں جنکو معتبر ٹھہراؤگے خطوں کے ساتھہ تمھاري خیرات یروشلیم میں لے جانے کو بھیجونگا (۴) اور اگر وہ میرے بھي جانے کے لائق ھوگا تو وے میرے ساتھہ جائینگے (۵) اور جب مقدونیہ میں ھوکے نکلونگا تب تمھارے پاس آؤنگا کیونکہ مقدونیہ میں سے گذر جاؤنگا (۶) شاید میں تمھارے پاس ٹھہروں بلکہ جاڑا بھي کاٹوں تاکہ تم مجھے آگے جہاں کہیں میرا جانا ھو پہنچاؤ (۷) کیونکہ میں نہیں چاھتا کہ اب راہ میں تمھاري ملاقات کروں پر امیدوار ھوں کہ اگر خداوند رخصت دے تو کچھہ دن تمھارے پاس رھوں (۸) اور میں عید پنتکوست تک افسس میں رھونگا (۹) کہ ایک بڑا دروازہ جو کام بخش ھی میرے لیئے کُھلا ھی اور مخالف بہت سے ھیں * (۱۰) اور اگر تمطاؤس آوے تو خبردار کہ تمھارے پاس بےخوف رھے کیونکہ وہ میري طرح خداوند کا کام کرتا ھی (۱۱) پس کوئي اُسکو حقیر نہ سمجھے بلکہ اُسے سلامت آگے روانہ کیجیو کہ میرے پاس پہنچے کیونکہ میں اُسکي

راہ دیکھتا ہوں کہ بھائیوں سمیت آوے (۱۲) رہا اپلوس بھائي سو میں نے اُس سے بہت التماس کیا کہ تمھارے پاس بھائیوں کے ساتھہ جاے پر اُسکا ارادہ مطلق نہ تھا کہ اب جاوے پر جب فرصت پاویگا تب جاویگا * (۱۳) جاگتے رہو ایمان میں قائم ہو مردانے بنو زورآور ہو (۱۴) تمھاري سب باتیں محبت کے ساتھہ ہوں * (۱۵) اب ای بھائیو میں تم سے عرض کرتا ہوں کہ تم اِستیفان کے خاندان کو جانتے ہو کہ اخیہ کا پہلا پھل ہی اور وے مقدسوں کي خدمت کرنے کو مستعد رہتے ہیں (۱۶) سو تم ایسوں کے اور ہر ایک کے جو کام اور محنت میں شریک ہو فرمانبردار رہو (۱۷) اور میں اِستیفان اور فرتوناتس اور اخایکس کے آنے سے خوش ہوں کیونکہ اُنھوں نے تم سے جو کم ہوا سو بھر دیا (۱۸) کہ اُنھوں نے میري اور تمھاري روح کو تازہ کیا پس ایسوں کو مانو * (۱۹) اسیا کي کلیسیائیں تمھیں سلام کہتي ہیں اور اکلا اور پرسکلہ اُس کلیسیا سمیت جو اُنکے گھر میں ہی تمکو خداوند میں بہت بہت سلام کہتے ہیں (۲۰) سب بھائي تمھیں سلام کہتے ہیں پاک بوسہ لیکے آپس میں سلام کرو * (۲۱) سلام مجھہ پولوس کا اپنے ہاتھہ سے (۲۲) جو کوئي خداوند یسوع مسیح سے محبت نہیں رکھتا ہی وہ ملعون ہووے ماران اتھا (۲۳) خداوند یسوع مسیح کا فضل تمھارے ساتھہ ہووے (۲۴) میري محبت تم سب کے ساتھہ مسیح یسوع میں ہی * آمین *

پولوس کا دوسرا خط قرنتیوں کو

پہلا باب

پولوس خدا کي مرضي سے یسوع مسیح کا رسول اور بھائي تمطاؤس خدا کي کلیسیا کو جو قرنت میں ھی اُن سب مقدسوں سمیت جو تمام اخیہ میں ھیں (۲) فضل اور سلامتي ھمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ھووے * (۳) مبارک ھی خدا اور ھمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ جو رحمتوں کا باپ اور ساري تسلي کا خدا ھی (۴) اور ھماري ھر مصیبت میں ھمکو تسلي دیتا ھی تاکہ ھم اُسي تسلي کے سبب جو ھمیں خدا سے مِلتي ھی اُنکو بھي جو کسي طرح کي مصیبت میں ھیں دلاسا دے سکیں (۵) کیونکہ جس طرح مسیح کے دکھ ھم پر بڑھتے جاتے ھیں اُسي طرح ھماري تسلي بھي مسیح کے سبب بڑھتي ھی (۶) سو اگر ھم مصیبت اُٹھاتے ھیں تو تمھاري تسلي اور نجات کے واسطے ھی جو اُن دکھوں کي جنھیں ھم بھي سہتے ھیں برداشت کرنے سے مؤثر ھی اور اگر تسلي پاتے ھیں تو تمھاري تسلي اور نجات کے لیئے ھی (۷) اور ھماري اُمید تمھاري بابت مضبوط ھی یہہ جانکے کہ جیسا تم دکھوں میں شریک ھو ویسا ھي تسلي میں بھي * (۸) کیونکہ ای بھائیو ھم نہیں چاھتے کہ تم ھماري اُس مصیبت سے جو اسیا میں ھم پر پڑي ناواقف رھو کہ ھم طاقت سے باھر نہایت دب گئے یہاں تک کہ ھم نے زندگي سے بھي ھاتھہ دھویا (۹) بلکہ اپنے اُوپر قتل کا حکم یقین کرچکے تھے تاکہ نہ اپنا بلکہ خدا کا جو مُردوں کو جِلاتا ھی بھروسا رکھیں (۱۰) کہ اُسنے ایسي بڑي ھلاکت سے ھمکو چُھڑایا اور چُھڑاتا ھی اور ھمکو اُس سے یہہ اُمید ھی کہ آگے کو بھي چُھڑاویگا (۱۱) اگر تم بھي مِلکے دعا سے ھمارے مددگار ھو تاکہ

وہ نعمت جو بہت لوگوں کي دعا سے ہمکو مِلي بہت سے لوگ اُسکا شکر
بھي ہمارے لیئے کریں * (۱۲) کیونکہ ہمارا فخر یہہ ھی یعني ہماري دلي
تمیز کي گواھي کہ ہم نے خدا کي صفائي اور سچائي کے ساتھہ جسماني
حکمت سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے دنیا میں گذران کي خاصکر تمہارے
درمیان (۱۳) کیونکہ ہم تمھیں اَور کچھہ نہیں لکھتے مگر وھي جو تم
پڑھتے یا آپ بھي مانتے ھو اور مجھے اُمید ھی کہ آخر تک بھي مانتے رھوگے
(۱۴) چنانچہ تم نے تھوڑا سا ھمیں مانا بھي ھی کہ ھم تمہارے فخر ھیں جیسے
خداوند یسوع کے دن میں تم بھي ہمارے * (۱۵) اور اِسي بھروسے پر میں نے
ارادہ کیا کہ پہلے تمہارے پاس آؤں تاکہ تم ایک اَور نعمت پاؤ (۱۶) اور تم
پاس ھوکر مقدونیہ کو جاؤں اور مقدونیہ سے پھر تمہارے پاس آؤں اور تم
سے یہودیہ کو پہنچایا جاؤں (۱۷) پس میں نے جو یہہ ارادہ رکھا کیا ھلکاپن
سے رکھا یا جو ارادہ رکھتا ھوں سو کیا جسماني طور پر رکھتا ھوں ایسا کہ
میرے پاس ھاں ھاں اور نہیں نہیں ھو (۱۸) پر خدا ے برحق جانتا ھی
کہ ھماري جو بات تم سے تھي سو ھاں اور نہیں نہ ٹھہري (۱۹) کیونکہ
خدا کا بیٹا یسوع مسیح جسکي منادي ہم سے یعني مجھہ سے اور سلوانس
اور تمطاؤس سے تمہارے درمیان ھوئي سو ھاں اور نہیں نہ ٹھہرا بلکہ ھاں
اُسمیں ٹھہرا (۲۰) کیونکہ خدا کے سب وعدے اُسمیں ھاں اور اُسمیں آمین
ھیں تاکہ ہمارے وسیلے سے خدا کا جلال ظاھر ھو (۲۱) اور جو ہمکو تمہارے
ساتھہ مسیح میں قائم کرتا ھی اور جسنے ہمکو ممسوح کیا سو خدا ھی
(۲۲) جسنے ھم پر مُہر بھي کي اور روح کا بیعانہ ہمارے دلوں میں دیا ھی
(۲۳) غرض میں خدا کو اپني جان پر گواہ کرلاتا ھوں کہ میں تم پر رحم
کرکے اب تک قرنت میں نہیں آیا (۲۴) یہہ نہیں کہ تمہارے ایمان پر
خداوندي کریں بلکہ ھم تمہاري خوشي کے مددگار ھیں کیونکہ تم ایمان میں
قائم ھو *

دوسرا باب

(۱) میں نے اپنے جي میں یہہ ٹھانا کہ تمھارے پاس پھر غمگین نہ آؤں (۲) کیونکہ اگر میں تمھیں غمگین کروں تو کون ھی جو مجھے خوش کرے مگر وہ جو مجھہ سے غمگین کیا گیا (۳) اور میں نے تمکو یہي لکھا ھی تاکہ ایسا نہو کہ میں آکر جن سے میرا خوش ھونا ضرور تھا اُنسے مجھے غم ھو کہ تم سبھوں پر میرا یقین ھی کہ جو میري خوشي ھی سو تم سبھوں کي ھی (۴) کیونکہ میں نے بڑي مصیبت اور دلگیري سے بہت آنسو بہا بہاکر تمھیں لکھا نہ اِسلیئے کہ تم غمگین ھوؤ بلکہ اِسواسطے کہ میري بڑي محبت کو جو تم سے ھی جانو* (۵) اور اگر کسي نے غمگین کیا تو اُسنے مجھي کو نہیں غمگین کیا بلکہ تھوڑا بہت (میں مبالغہ نہیں کرتا) تم سب کو (۶) یہہ اِلزام جو اُسنے بہتیروں سے اُٹھایا اُسکے واسطے بس ھی (۷) سو اِسکے برعکس بہتر ھی کہ اُسے معاف کرو اور تسلي دو ایسا نہووے کہ بہت غم اُسے کھا جاے (۸) اِسلیئے تم سے عرض کرتا ھوں کہ اُسکے ساتھہ محبت ثابت کرو (۹) کہ میں نے اِسواسطے بھي لکھا تھا کہ تمھیں جانچوں کہ تم ساري باتوں میں فرمانبردار ھو یا نہیں (۱۰) پر جسے تم کچھہ معاف کرتے ھو اُسے میں بھي کرتا ھوں کیونکہ میں نے بھي جسے کچھہ معاف کیا سو تمھاري خاطر مسیح کے قائم مقام ھوکر کیا (۱۱) تا نہووے کہ شیطان ھم پر زیادتي کرے کیونکہ ھم اُسکے منصوبوں سے ناواقف نہیں ھیں* (۱۲) اور جب میں مسیح کي خوشخبري دینے کو طرواس میں آیا اگرچہ خداوند سے مجھہ پر ایک دروازہ کُھل گیا (۱۳) تو بھي میري روح میں آرام نہ رھا اِسلیئے کہ اپنے بھائي طیطس کو نپایا بلکہ اُنسے رخصت ھوکر مقدونیہ میں آیا* (۱۴) اب شکر خدا کا جو مسیح میں ھمکو ھمیشہ فتح بخشتا اور اپنے علم کي خوشبو ھم سے ھر جگھہ ظاھر کرواتا ھی (۱۵) کیونکہ خدا کے آگے اُنکے درمیان جو بچائے جاتے اور اُنکے بیچ جو ھلاک ھوتے ھیں ھم مسیح کي خوشبو ھیں (۱۶) بعضوں کو تو مرنے کے لیئے موت کي بو

پر بعضوں کو جینے کے لیئے زندگي کي بو اور کون اِن باتوں کے لائق ھی
(۱۷) کیونکہ ھم بہتوں کي مانند خدا کے کلام میں مِلوني نہیں کرتے بلکہ جیسے
صفائي سے اور جیسے خدا کي طرف سے خدا کے حضور مسیح میں بولتے ھیں *

تیسرا باب

(۱) کیا ھم پھر اپني سفارش کروانا شروع کرتے ھیں یا کیا ھم بعضوں کي
طرح محتاج ھیں کہ سفارش کے خط تمھارے پاس لاویں یا تم سے سفارش نامے
لے جاویں (۲) ھمارا خط جو ھمارے دلوں پر لکھا ھی تم ھو اور اُسے سب
آدمي جانتے اور پڑھتے ھیں (۳) کہ تم ظاھر ھوئے کہ مسیح کے خط ھو جو
ھماري خدمت سے طیار ھوا اور سیاھي سے نہیں بلکہ زندہ خدا کي روح سے
اور نہ پتھر کي تختیوں پر بلکہ دل کي گوشتین تختیوں پر لکھا گیا ھی *
(۴) اور ھم ایسا بھروسا مسیح کي معرفت خدا پر رکھتے ھیں (۵) نہ یہہ کہ
ھم آپ اِس لائق ھوں کہ کچھہ خیال گویا آپ سے کریں بلکہ ھماري لیاقت
خدا سے ھی (۶) جسنے ھمکو یہہ لیاقت بھي دي ھی کہ نئے عہد کے خادم
ھوویں حرف کے نہیں بلکہ روح کے کیونکہ حرف مار ڈالتا پر روح جِلاتي
ھی (۷) اور اگر موت کي خدمت جو حروف سے پتھروں پر کھودي گئي
تھي جلال کے ساتھہ ھوئي یہاں تک کہ بني اِسرائیل موسیٰ کے چہرے پر اُس
فاني جلال کے سبب جو اُسکے چہرے پر تھا نظر نکر سکے (۸) تو روح کي
خدمت زیادہ جلال کے ساتھہ کیونکر نہوگي (۹) کیونکہ جو ھلاکت کي خدمت
جلال ھی تو راستبازي کي خدمت بہت ھي زیادہ جلال میں ھوگي
(۱۰) کہ اِس صورت میں وہ جلال والا اِس (دوسرے کے) نہایت جلال کے
سبب کچھہ بھي جلال نہ رھا (۱۱) کیونکہ اگر فاني چیز جلال کے ساتھہ
تھي تو وہ جو قائم ھی بہت ھي زیادہ جلال کے ساتھہ ھوگي * (۱۲) پس
ھم ایسي اُمید رکھکے بڑي دلیري سے بولتے (۱۳) اور موسیٰ کي طرح نہیں
کرتے ھیں جسنے اپنے چہرے پر پردہ ڈالا تاکہ بني اِسرائیل اُس فاني کي
غایت تک نہ دیکھیں (۱۴) لیکن اُنکا فہم تاریک ھو گیا کیونکہ آج تک

پُرانے عہد کے پڑھنے میں وہی پردہ رہتا اور اُٹھہ نہیں جاتا ہی اِسلیئے کہ وہ مسیح سے جاتا رہتا ہی (۱۵) پس آج تک جب موسیٰ کی پڑھی جاتی ہی تو وہ پردہ اُنکے دل پر پڑا ہی (۱۶) پر جب خداوند کی طرف پھریگا تب پردہ اُٹھایا جائیگا (۱۷) اور خداوند روح ہی اور جہاں کہیں خداوند کی روح ہی وہیں آزادگی ہی (۱۸) پر ہم سب بے پردہ خداوند کے جلال کو آئینے میں دیکھہ دیکھکے اور جلال سے جلال تک روح خداوند کے وسیلے بدلکے وہی صورت بنتے جاتے ہیں *

چوتھا باب

(۱) پس جب ہم نے یہہ خدمت پائی جیسا کہ ہم پر رحم ہوا تو اُداس نہیں ہوتے (۲) بلکہ شرم کے پوشیدہ کاموں سے کنارے رہتے اور دغابازی کی چال نہیں چلتے اور نہ خدا کی بات میں مِلوٹی کرتے ہیں بلکہ سچائی کے ظاہر کرنے سے ہر ایک آدمی کی تمیز میں خدا کے حضور اپنی سفارش کرتے ہیں (۳) اور ہماری خوشخبری اگر پوشیدہ ہووے تو اُنہیں پر پوشیدہ ہی جو ہلاک ہوتے ہیں (۴) جن میں اِس جہان کے خدا نے بےایمانوں کی عقلوں کو تاریک کر دیا ہی تاکہ مسیح کی جو خدا کی صورت ہی جلالی اِنجیل کی روشنی اُنپر نہ چمکے (۵) کہ ہم اپنی نہیں بلکہ مسیح یسوع خداوند کی منادی کرتے ہیں اور یہہ کہ ہم آپ یسوع کے لیئے تمہارے نوکر ہیں (۶) کیونکہ خدا جسکے حکم پر تاریکی سے روشنی چمکی اُسی نے ہمارے دلوں کو روشن کیا تاکہ خدا کے جلال کی پہچان یسوع مسیح کے چہرے سے منور ہووے * (۷) پر ہمارا یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھا ہی تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہم سے نہیں بلکہ خدا سے ہی (۸) اور ہم تو ہر طرح کی مصیبت میں ہیں لیکن پریشان حال نہیں حیران ہیں پر ناامید نہیں (۹) ستائے جاتے ہیں پر چھوڑے نہیں گئے گرائے جاتے ہیں پر ہلاک نہیں ہوتے (۱۰) کہ ہم خداوند یسوع مسیح کی موت کو اپنے بدن میں ہمیشہ لیئے پھرتے ہیں تاکہ یسوع کی زندگی بھی

ہمارے بدن میں ظاہر ہووے (۱۱) کہ ہم زندہ ہوکے یسوع کی خاطر ہمیشہ موت کے حوالے کیئے جاتے ہیں تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم میں ظاہر ہووے (۱۲) پس موت کا تو ہم میں پر زندگی کا تم میں اثر ہوتا ہی (۱۳) پر اِس سبب سے کہ ایمان کی وہی روح ہم میں ہی جیسا لکھا ہی کہ میں ایمان لایا اور اِسلیئے بولا سو ہم بھی ایمان لاتے اور اِسی واسطے بولتے ہیں (۱۴) یہہ جانکے کہ جسنے خداوند یسوع کو جِلایا سو ہمکو بھی یسوع کے سبب جِلاویگا اور تمہارے ساتھہ حاضر کریگا (۱۵) کیونکہ سب چیزیں تمہارے واسطے ہیں تاکہ وہ فضل جو نہایت ہوا خدا کے جلال کے لیئے بہتوں کے وسیلے شکرگذاری بڑھاوے (۱۶) اِسلیئے ہم اُداس نہیں ہوتے ہیں بلکہ اگرچہ ہمارا ظاہری اِنسان نیست ہوتا ہی تو بھی باطنی روز بروز نیا ہوتا جاتا ہی (۱۷) کہ ہماری پل بھر کی ہلکی مصیبت کیا ہی بے نہایت ابدی بھاری جلال ہمارے لیئے پیدا کرتی ہی (۱۸) کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اَن دیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ جو چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں چند روز کی ہیں پر وے جو دیکھنے میں نہیں آتیں ہمیشہ کی ہیں *

پانچواں باب

(۱) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا خیمہ سا خاکی گھر اُجڑ جاوے تب ہم ایک عمارت خدا سے پاوینگے ایک گھر جو ہاتھوں سے نہیں بنا بلکہ ابدی اور آسمان پر ہی (۲) کہ ہم تو اِسمیں آہیں کھینچتے اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر کو پہنیں (۳) کہ ہم لباس پہنکے ننگے نہ پائے جاویں (۴) کیونکہ ہم تو جب تک اِس خیمے میں ہیں بوجھہ سے دبے آہیں کھینچتے ہیں اِسلیئے کہ نہیں چاہتے کہ لباس اُتاریں بلکہ یہہ کہ اُسے اُوپر پہن لیں تاکہ زندگی موت کو نگل جاوے (۵) اور جسنے ہمکو اُسی کے لیئے طیار کیا سو خدا ہی جسنے ہمیں روح کا بیعانہ بھی دیا (۶) پس ہماری ہمیشہ خاطر جمع ہی ہرچند جانتے ہیں کہ جب تک بدن کے دیس میں ہیں خداوند سے پردیس میں ہیں (۷) کیونکہ ہم

ایمان سے نہ کہ بینائی سے چلتے ہیں (۸) پھر بھی ہماری خاطر جمع ہی اور ہم یہہ زیادہ چاہتے ہیں کہ بدن سے پردیس ہوویں اور خداوند کے دیس میں جا رہیں (۹) اِسواسطے ہم اُس عزت کے آرزومند ہیں کہ خواہ دیس میں ہوں خواہ پردیس میں اُسکو پسند آویں (۱۰) کیونکہ ہم سب کو مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہونا ضرور ہی تاکہ ہر ایک جو کچھہ اُسنے بدن سے کیا ہی کیا بھلا کیا بُرا موافق اُسکے پاوے * (۱۱) پس ہم خداوند کا خوف جانکر آدمیوں کو سمجھاتے ہیں پر خدا کو ہمارا حال معلوم ہی اور مجھے اُمید ہی کہ تمہاری تمیزوں میں بھی ظاہر ہو (۱۲) کہ ہم پھر اپنی سفارش تم سے نہیں کرتے بلکہ تمھیں اپنے سبب فخر کرنے کا قابو دیتے ہیں تاکہ تم اُنکو جو ظاہر پر فخر کرتے ہیں اور باطن پر نہیں جواب دے سکو (۱۳) کیونکہ اگر ہم بےخود ہیں تو خدا کے واسطے ہیں اور جو ہوشیار ہیں تو تمہارے واسطے ہیں (۱۴) کیونکہ مسیح کی محبت ہمکو ترغیب دیتی ہی کہ ہم یہہ سمجھے کہ جب ایک سب کے واسطے مُوا تو سب مُردے ٹھہرے (۱۵) اور وہ سب کے واسطے مُوا تاکہ جو جیتے ہیں آگے کو اپنے لیئے نہ جیویں بلکہ اُسکے لیئے جو اُنکے واسطے مُوا اور پھر جی اُٹھا ہی (۱۶) پس ہم اب سے کسی کو جسم کی راہ سے نہیں پہچانتے اور اگرچہ ہم نے مسیح کو جسم کی راہ سے بھی پہچانا ہی پر اب اُسے پھر نہیں پہچانتے (۱۷) اِسلیئے اگر کوئی مسیح میں ہی تو نیا مخلوق ہی پُرانی چیزیں گذر گئیں دیکھو سب کچھہ نیا ہوا ہی (۱۸) اور یہہ سب خدا سے ہی جسنے یسوع مسیح کے وسیلے ہمکو آپ سے مِلایا اور مِلاپ کی خدمت ہمیں دی ہی (۱۹) یعنی خدا نے مسیح میں ہوکے دنیا کو اپنے ساتھہ مِلا لیا اور اُنکی تقصیروں کو اُنپر حساب نکیا اور میل کا کلام ہمیں سونپا (۲۰) پس ہم مسیح کے عوض ایلچی ہیں گویا کہ خدا ہمارے وسیلے منت کرتا ہی سو ہم مسیح کی جگہہ التماس کرتے ہیں کہ تم خدا سے مِل جاؤ (۲۱) کیونکہ اُسنے اُسکو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے لیئے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُسکے سبب الہی راستبازی ٹھہریں *

چھٹواں باب

(۱) پس ہم ساتھ کے کارندے ہوکے نصیحت بھی کرتے ہیں کہ تم خدا کا فضل عبث مت پائے جاؤ (۲) (کیونکہ وہ کہتا ہی کہ میں نے قبولیت کے وقت تیری سنی اور نجات کے دن تیری مدد کی دیکھو اب قبولیت کا وقت دیکھو اب نجات کا دن ہی) (۳) اورہم کسی بات میں ٹھوکر کے باعث نہیں ہوتے تاکہ خدمت بدنام نہو (۴) بلکہ آپ کو ہر ایک بات میں خدا کے خادم کی طرح ظاہرکرتے ہیں بڑی برداشت میں مصیبتوں میں احتیاجوں میں تنگیوں میں (۵) کوڑے کھانے میں قیدخانوں میں ہنگاموں میں محنتوں میں بیداریوں میں فاقوں میں (۶) پاکیزگی میں علم میں صبرمیں مہربانی میں روح‌القدس میں بےریا محبت میں (۷) سچائی کے کلام میں خدا کی قدرت میں راستبازی کے ہتھیاروں سے جو دہنے بائیں ہیں (۸) عزت اور بےعزتی سے بدنامی اور نیک‌نامی سے دغاباز کی مانند پر ہم سچے ہیں (۹) گم‌نام کی مانند پر مشہور ہیں مُردے کی مانند پر دیکھو ہم جیتے ہیں تنبیہ پانیوالوں کی مانند پر موئے نہیں (۱۰) غمگینوں کی مانند پر ہمیشہ خوش ہیں کنگالوں کی مانند پر بہتوں کو دولتمند کرتے ہیں ناداروں کی مانند لیکن سب پر قابض ہیں * (۱۱) ای قرنتیو ہماری زبان تمہاری طرف کُھلی ہمارا دل کشادہ ہوا ہی (۱۲) ہمارے سبب تم تنگ نہیں پر اپنے ہی دلوں میں تنگ ہو (۱۳) پر اِسکے بدلے (تم سے یوں بولتا ہوں جیسا فرزندوں سے) تم بھی کشادہ‌دل ہوؤ * (۱۴) بےایمانوں کے ساتھ نالائق جوئے میں مت جُتے جاؤ کہ راستی اور ناراستی میں کون سا ساجھا ہی اور روشنی کو تاریکی سے کون سا میل ہی (۱۵) اور مسیح کو بلیعال سے کون سی موافقت ہی ایماندار کو بےایمان کے ساتھ کیا حصہ ہی (۱۶) اورخدا کی ہیکل کو بُتوں سے کون سی مناسبت ہی کہ تم تو زندہ خدا کی ہیکل ہو چنانچہ خدا نے کہا ہی کہ میں اُنمیں رہونگا اور چلونگا اور اُنکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے (۱۷) اِسواسطے اُنکے درمیان سے نکل آؤ اور جدا

هو رهو خداوند فرماتا هی اور ناپاک کو مت چهوؤ اور میں تمکو قبول کرونگا (۱۸) اور تمهارا باپ هونگا اور تم میرے بیٹے اور بیٹیاں هوؤگے یهه خداوند قادر مطلق فرماتا هی *

ساتواں باب

(۱) پس ای عزیزو ایسے وعدے پاکے آؤ هم آپ کو هرطرح کي جسماني اور روحاني ناپاکي سے پاک کریں اورخدا کے خوف میں پاکیزگي کو کامل کریں * * (۲) همکو قبول کرلو هم نے کسي سے بےانصافي نهیں کي کسي کو نهیں بگاڑا کسي پر کچهه زیادتي نهیں کي (۳) میں اِلزام دینے کے واسطے یهه نهیں کهتا کیونکه آگے هي کهه چکا هوں که تم همارے دلوں میں هو یهاں تک که هم تم ایک ساتهه مریں اور جیئیں (۴) میرا تم سے بهت بهروسا هی مجهے تمهارے سبب بڑا فخر هي میں تسلي سے بهرا هوں اپني سب مصیبت میں نهایت خوش هوں (۵) که جب هم مقدونیه میں آئے همارے جسم کو کچهه آرام نه تها بلکه هم هرطرح کي مصیبت میں گرفتار تهے باهر لڑائیاں اندر دهشتیں (۶) لیکن خدا نے جو عاجزوں کو دلاسا دیتا هی طیطس کے آ پهنچنے سے همیں تسلي بخشي (۷) پر نه صرف اُسکے آ جانے هي سے بلکه اُس تسلي سے بهي جو اُسنے تمهارے بیچ رهکے پائي که اُسنے تمهارا شوق تمهارا افسوس تمهاري غیرتمندي جو میري بابت تهي همارے آگے بیان کي یهاں تک که میں اَور بهي خوش هوا (۸) که جو میں نے اُس خط سے تمهیں غمگین بهي کیا تو اُس سے نهیں پچهتاتا هوں اگرچه میں پچهتاتا تها کیونکه دیکهتا هوں که جو غمگیني اُس خط سے هوئي سو تهوڑي هي مدت تک تهي (۹) اب خوش هوں نه اِسواسطے که تم غمگین هوئے پر اِسلیئے که تمهارا غم توبه کا باعث هوا کیونکه تم خدا کے لیئے غمگین هوئے تاکه هم سے کسي بات میں نقصان نه پاؤ (۱۰) کیونکه غم الهي نجات کے واسطے ایسي توبه پیدا کرتا هی جس سے پچهتاوا نهیں هوتا پردنیا کا غم موت حاصل کرتا هی (۱۱) کیونکه دیکهو که تمهارے اِسي الهي

غم نے تم میں کیا هي چالاکي هاں کیا هي عذرخواهي هاں خفگي هاں دهشت هاں شوق هاں غیرت هاں انتقام پیدا کیا هر بات میں تم نے ثابت کیا کہ تم اِس مقدمہ میں پاک هو (۱۲) غرض اگرچہ میں نے تمهیں یہہ لکها هی تو بهي نہ اُسکے لیئے جسنے اندهیر کیا اور نہ اُسکے واسطے جس پر اندهیر هوا بلکہ اِسلیئے لکها کہ هماري فکرمندي جو تمهارے لیئے خدا کے حضور هی تم پر ظاهر هووے (۱۳) اِسي لیئے هم نے تسلي پائي پر اپني تسلي کے سوا هم طیطس کي خوشي سے بہت زیادہ خوش هوئے کہ اُسکي روح تم سبهوں کے سبب تازہ هوئي (۱۴) کہ جو کچهہ میں نے اُسکے سامهنے تمهاري بابت فخر کیا سو شرمندہ نہیں هوا بلکہ جیسے ساري باتیں جو هم نے تم سے کہیں سچ هیں ویسے هي همارا فخر بهي جو طیطس کے سامهنے کیا سچ ٹهہرا (۱۵) اور اُسکي دلي محبت تم پر اَور زیادہ هی کہ اُسکو تم سب کي فرمانبرداري یاد هی کہ تم نے کس طرح ڈرتے اور تهرتهراتے هوئے اُسے قبول کیا (۱۶) پس میں خوش هوں کہ هر بات میں تم سے میري خاطر جمع هی *

آٹهواں باب

(۱) اور ای بهائیو هم خدا کے فضل کو جو مقدونیہ کي کلیسیاؤں پر کیا گیا هی تمهیں جتاتے هیں (۲) کہ مصیبت کي بڑي آزمایش میں اُنکي خوشي کي زیادتي اور اُنکي نہایت غریبي نے اُنکي سخاوت کي دولت کو بہت بڑهایا (۳) کہ میں گواهي دیتا هوں کہ اُنهوں نے مقدور بهر بلکہ مقدور سے زیادہ آپ سے مستعد هوکے (۴) بڑي منت کے ساتهہ هم سے درخواست کي کہ هم مقدسوں کي خدمت میں یہہ ساجهے کا اِنعام پهنچاویں (۵) اور اُنهوں نے صرف هماري اُمید کے موافق نہیں کیا بلکہ اپنے تئیں پهلے خداوند کو اور خدا کي مرضي سے همکو سونپا (۶) یہاں تک کہ هم نے طیطس سے درخواست کي کہ جیسا اُسنے شروع کیا تها ویسا هي تمهارے درمیان بهي اُس اِنعام کو پورا کرے (۷) پر تم جیسے هر بات میں یعني ایمان

اور کلام اور علم اور کمال کوشش اور اُس محبت میں جو تمھیں ہم سے ہی فراوان ہو ویسے ہي اِس نعمت میں بھي وافر ہو (۸) حکم کے طور پر یہہ نہیں کہتا ہوں بلکہ اِسلیئے کہ اَوروں کي کوشش سے تمھاري محبت کي سچائي کو بھي آزماؤں (۹) کیونکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل جانتے ہو کہ وہ ہرچند دولتمند تھا پر تمھارے واسطے مفلس ہوا تاکہ تم اُسکي مفلسي سے دولتمند ہو جاؤ (۱۰) اور اِس بات میں صلاح دیتا ہوں کیونکہ یہي تمھارے واسطے مفید ہی کہ تم نے پرسال نہ فقط یہہ کام کرنا بلکہ اُسکا ارادہ بھي اُنسے پہلے شروع کیا (۱۱) پس اب تم اُسے تمام بھي کرو تاکہ جیسے کرنے کا ارادہ تھا ویسے ہي مقدور بھر انجام کو پہنچانا بھي ہو (۱۲) کیونکہ اگر نیت موجود ہی تو وہ موافق اُسکے جو اُسکا ہی مقبول ہی نہ اُسکے موافق جو اُس پاس نہیں ہی (۱۳) کہ مطلب یہہ نہیں کہ اَوروں کو آرام اور تمھیں تکلیف ہو (۱۴) بلکہ برابري کے طور پر ہو اِس وقت تمھاري زیادتي اُنکي کمي کو پورا کرے تاکہ اُنکي زیادتي سے بھي تمھاري کمي پوري ہو اور یوں برابري ہو جاوے (۱۵) چنانچہ لکھا ہی کہ جسنے بہت جمع کیا اُسکا کچھہ بڑھا نہیں اور جسنے تھوڑا جمع کیا اُسکا کچھہ گھٹا نہیں * (۱۶) پر شکر خدا کا جسنے یہي کوشش تمھارے لیئے طیطس کے دل میں ڈالي (۱۷) کہ اُسنے ہماري درخواست تو قبول کي پر زیادہ چالاک ہوکے وہ اپني خوشي سے تمھارے پاس نکل گیا (۱۸) اور ہم نے اُسکے ساتھہ اُس بھائي کو بھیجا جسکي تعریف خوشخبري کي بابت سب کلیسیاؤں میں ہی (۱۹) اور صرف یہي نہیں بلکہ وہ کلیسیاؤں کا چُنا ہوا بھي ہی کہ ہمارا ہمسفر ہو اِس اِنعام کے پہنچانے میں جسکي ہم خداوند ہي کي ستایش اور تمھاري ہمت کے اظہار کے واسطے خدمت کرتے ہیں (۲۰) کہ ہم اِس سے خبردار رہتے ہیں کہ اِس خیرات فراوان کے سبب جسکے ہم خادم ہیں کوئي ہمیں بدنام نہ کرے (۲۱) اِسلیئے جو باتیں نہ صرف خداوند ہي کے بلکہ آدمیوں کے آگے بھي بھلي ہیں ہم اُنکے لیئے دوراندیشي کرتے ہیں (۲۲) اور ہم نے اُنکے ساتھہ اپنے بھائي کو بھیجا جسے ہم نے بہت سي باتوں میں بارہا آزماکر چالاک پایا پر اب وہ اُس بڑے

بھروسے کے سبب جو اُسکا تم پر ھی بہت زیادہ چالاک ھی (۲۳) باقي طیطس جو ھی سو میرا شریک اور تمھارے واسطے میرا ھمخدمت ھی اور ھمارے بھائي جو ھیں سو کلیسیاؤں کے رسول اور مسیح کے جلال ھیں (۲۴) پس اپني محبت اور ھمارے فخر کو جو تمھاري بابت ھوا اُنپر اَور کلیسیاؤں کے سامھنے ثابت کرو *

نواں باب

(۱) کیونکہ اُس خدمت کي بابت جو مقدس لوگوں کے واسطے ھی تمھیں کچھہ لکھنا مجھے حاجت نہیں (۲) کہ میں تمھاري ھمت کو جانتا ھوں جسکے سبب مقدونیوں کے آگے تمھاري تعریف کرتا ھوں کہ اخیہ پرسال سے طیار تھا اور تمھاري سرگرمي نے بہتوں کو اُبھارا (۳) لیکن میں نے اُن بھائیوں کو بھیجا تاکہ ھمارا فخر جو اِس بات میں تمھاري بابت کیا باطل نہ ٹھہرے بلکہ جیسا میں نے کہا ھی تم طیار ھوؤ (۴) مبادا اگر مقدوني میرے ساتھہ آویں اور تمھیں طیار نہ پاویں تو ھم (کہ نہ کہیں تم) اِس فخر پر بھروسا کرنے سے شرمندہ ھوویں (۵) اِسواسطے میں بھائیوں سے یہہ درخواست کرنا ضرور سمجھا کہ وے آگے تمھارے پاس جاویں اور تمھاري موعودہ سخاوت کو آگے سے طیار کر رکھیں ایسا کہ وہ سخاوت کي طرح نہ کہ بخیل کي طرح موجود رھے * (۶) پر یہہ واضح ھو کہ جو تھوڑا بوتا ھی تھوڑا کاٹیگا اور جو کثرت سے بوتا ھی کثرت سے کاٹیگا (۷) ھر ایک جس طرح اپنے دل میں ٹھہراتا ھی دیوے نہ افسوس سے نہ لاچاري سے کیونکہ خدا اُسي کو جو خوشي سے دیتا ھی پیار کرتا ھی (۸) اور خدا تم پر ھر طرح کي نعمت بڑھا سکتا ھی تاکہ تم ھر بات میں ھمیشہ سب کفایت رکھکے ھر طرح کي نیکوکاري میں بڑھتے جاؤ (۹) چنانچہ لکھا ھی کہ اُسنے بکھرایا ھی اُسنے کنگالوں کو دیا ھی اُسکي راستبازي ابد تک رھتي ھی (۱۰) اب جو بونیوالے کو بیج اور کھانے کے لیئے روٹي بخشتا ھی تمکو بیج بخشے اور زیادہ کرے اور تمھاري راستبازي کے پھل بڑھا دے (۱۱) تاکہ تم ھر بات میں سب طرح

کي سخاوت کے لیئے دولتمند ہو کہ یہہ ہمارے وسیلے سے خدا کي شکرگذاري کا باعث ہوتا ہی (۱۲) کیونکہ اِس خدمت کي کارگذاري نہ صرف مقدسوں کي احتیاجیں رفع کرتي بلکہ خدا کے واسطے بہت سي شکرگذاریوں کے وسیلے فراواني بھي بخشتي ہی (۱۳) کہ وے اِس خدمت کي سند سے اِسلیئے خدا کي تعریف کرتے ہیں کہ تم مسیح کي خوشخبري کے اقرار کے تابع ہو اور وے اور سب تمھاري سخاوت میں شریک ہیں (۱۴) اور تمھارے واسطے دعا مانگتے ہیں کہ وے خدا کے اُس کمال فضل کے سبب جو تم پر ہی تمھیں بہت چاہتے ہیں (۱۵) پس شکر خدا کا اُسکي اُس بخشش پر جو بیان سے باہر ہي *

دسواں باب

(۱) اور میں پولوس جو روبرو تو تم میں حقیر لیکن پیٹھہ پیچھے تم پر دلیر ہوں مسیح کي فروتني اور برداشت کا واسطہ دیکے تم سے عرض اور درخواست کرتا ہوں (۲) کہ مجھے حاضر ہوکے وہ دلیري نہ کرنا پڑے جو اُنپر جنکے نزدیک ہماري چال جسماني ہی کیا چاہتا ہوں (۳) کیونکہ ہم اگرچہ جسم میں چلتے ہیں پر جسم کے طور پر نہیں لڑتے (۴) اِسلیئے کہ ہماري لڑائي کے ہتھیار جسماني نہیں بلکہ خدا کے وسیلے قلعوں کے ڈھا دینے پر قادر ہیں (۵) کہ ہم تصوروں اور ہر بلندي کو جو خدا کي پہچان کے برخلاف اُٹھتي ہی گرا دیتے اور ہر خواہش کو قید کرکے مسیح کا فرمانبردار کرتے ہیں (۶) اور مستعد ہیں کہ جب تمھاري فرمانبرداري پوري ہو تو ساري نافرماني کا بدلا لیویں * (۷) کیا تم ظاہر پر نظر کرتے ہو اگر کوئي آپ کو قرار دیوے کہ میں مسیح کا ہوں وہ پھر یہہ آپ سے غور کرے کہ جیسا وہ مسیح کا ہی ویسے ہم بھي مسیح کے ہیں (۸) کہ اگر میں اِس اختیار پر جو خداوند نے تمھارے آراستہ کرنے نہ ڈھا دینے کو ہمیں دیا ہی کچھہ زیادہ فخر کروں تو شرمندہ نہوؤنگا (۹) (میں یہہ کہتا ہوں) تاکہ ایسا ظاہر نہوؤں کہ خط لکھکے تمھیں ڈراتا ہوں (۱۰) کیونکہ کہتے ہیں

کہ اُسکے خط بھاري اور زورآور ھیں پر وہ آپ جسم سے کمزور اور کلام سے ناچیز ھی (۱۱) سو ایسا شخص سمجھہ رکھے کہ جیسے پیٹھہ پیچھے خطوں میں ھمارا کلام ھی ویسے ھي جب ھم حاضر ھونگے ھمارا کام بھي ھوگا (۱۲) کیونکہ ھماري یہہ جرأت نہیں کہ اپنے تئیں اُنکے شمار میں مِلاویں یا اُنکے برابر کریں جو کہ اپني تعریف کرتے ھیں لیکن وے آپ کو اپنے ھي سے ناپکے اور آپ سے اپنا مقابلہ کرکے نادان ٹھہرتے ھیں (۱۳) پر ھم بے پیمانے نہیں بلکہ اُس قانون کي پیمایش کے موافق جو خدا نے ھمیں پیمانے کے لیئے بانٹ دیا تاکہ تم تک بھي پہنچیں فخر کرینگے (۱۴) کیونکہ ھم حد سے باھر آپ کو نہیں بڑھاتے ھیں گویا تم تک نہ پہنچے ھوں کیونکہ ھم مسیح کي خوشخبري دے دے تم تک بھي پہنچے ھیں (۱۵) اور ھم بے پیمانے اَوروں کي محنتوں پر فخر نہیں کرتے لیکن اُمیدوار ھیں کہ جب تمھارے ایمان کي ترقي ھوئي ھم اپنے قانون کے موافق اَور بھي بڑھائے جاویں (۱۶) یعني تمھاري سرحد کے اُس پار جاکے خوشخبري دیویں اور دوسرے کے قانون کے موافق اُسپر جو طیار ھی فخر نکریں (۱۷) پر جو فخر کرتا ھی سو خداوند پر فخر کرے (۱۸) کیونکہ نہ وہ جو اپني تعریف کرتا ھی مقبول ھی بلکہ وہ جسکي تعریف خداوند کرتا ھی *

گیارھواں باب

(۱) کاشکے تم ذرا میري بےوقوفي کي برداشت کرو ھاں تم تو میري برداشت کرتے ھو (۲) کیونکہ مجھے تمھاري بابت خدا کي سي غیرت آتي ھی اِسلیئے کہ میں نے تمھیں سنوارا تاکہ تمکو پاکدامن کنواري کي مانند ایک ھي شوھر یعني مسیح کے حضور حاضر کروں (۳) پر میں ڈرتا ھوں کہیں ایسا نہووے کہ جیسے سانپ نے اپني دغابازي سے حوا کو ٹھگا ویسے ھي تمھارے خیال بھي اُس صفائي سے جو مسیح میں ھی پھرکے خراب ھو جاویں (۴) کہ اگر کوئي آکر دوسرے یسوع کي منادي کرتا ھی

جسکي هم نے منادي نہیں کي یا اگر تم کوئي اَور روح جسے تم نے نہیں پایا پاتے هو یا دوسري خوشخبري مِلتي هی جو تم نے قبول نہیں کي تو تم خوب برداشت کرتے هو (۵) کیونکہ میں اپنے تئیں اُن بہت بڑے رسولوں سے کچھہ کم نہیں سمجھتا هوں (۶) اور اگر کلام میں اُمي هوں پر علم میں نہیں لیکن هم تو سب باتوں میں هر طرح سے تم پر ظاهر هوئے هیں (۷) یا کیا یہہ میرا گناہ هوا کہ میں نے اپنے تئیں فروتن کیا تاکہ تم بلند هوؤ کیونکہ تمهیں خدا کي خوشخبري مفت سنائي (۸) اَور کلیسیاؤں کو میں نے لوٹا کہ تمهاري خدمت کے لیئے اُنسے درماها لیا (۹) اور جب میں تمهارے پاس حاضر رهتا اور محتاج تها تب کسي پر بوجهہ ندیا کیونکہ میري احتیاج کو اُن بهائیوں نے جو مقدونیہ سے آئے تهے رفع کیا اور هر بات میں میں تم پر بوجهہ دینے سے باز رها اور رهونگا (۱۰) مسیح کي سچائي مجهہ میں هی کہ یہہ فخر اخیہ کے ملکوں میں مجهہ سے جدا نہوگا (۱۱) کسواسطے کیا اِسواسطے کہ میں تم سے محبت نہیں رکهتا خدا جانتا هی (۱۲) پر جو کرتا هوں سو هي کرتا رهونگا اِسلیئے کہ اُنکو جو قابو ڈهونڈهتے هیں قابو پانے ندوں تاکہ وے جس بات میں فخر کرتے هیں ایسے پائے جاویں جیسے هم بهي هیں (۱۳) کیونکہ ایسے جهوٹهے رسول دغاباز کارندے هیں جو اپني صورتوں کو مسیح کے رسولوں سے بدل ڈالتے هیں (۱۴) اور یہہ تعجب نہیں کیونکہ شیطان آپ هي اپني صورت کو نور کے فرشتے سے بدل ڈالتا هی (۱۵) اِسواسطے اگر اُسکے خادم بهي اپني صورتوں کو راستبازي کے خادموں سے بدل ڈالیں تو یہہ کچهہ بڑي بات نہیں پر اُنکا انجام اُنکے کاموں کے موافق هوگا * (۱۶) پهر کہتا هوں کہ کوئي مجهے بےوقوف نہ سمجهے اورنہیں تو بےوقوف هي جانکے مجهے قبول کرو تاکہ میں بهي تهوڑا فخر کروں (۱۷) جو کچهہ کہ اِس تفاخر کے اِستقلال سے کہتا هوں سو خداوند کي راہ سے نہیں بلکہ بےوقوفي سے کہتا هوں (۱۸) جب کہ بہت سے جسم کے طور پر فخر کرتے هیں تو میں بهي تفخر کرونگا (۱۹) کیونکہ تم عقلمند هوکر بےوقوفوں کي برداشت خوشي سے کرتے هو (۲۰) کہ اگر کوئي تمهیں غلام بناتا هی اگر کوئي تمهیں نگلتا هی اگر کوئي تم سے کچهہ لیتا هی اگر کوئي آپ کو بلند کرتا هی اگر کوئي تمهارے

مُنہہ پر طمانچہ مارتا ھی تو تم برداشت کرتے ھو (۲۱) بےحرمتي کي راہ سے کہتا ہوں کہ گویا ھم کمزور تھے پر جس بات میں کوئي دلیر ھی (بےوقوفي سے یہہ کہتا ہوں) میں بھي دلیر ہوں (۲۲) کیا وے عبراني ھیں میں بھي ہوں کیا اِسرائیلي ھیں میں بھي ہوں کیا ابیرھام کي نسل ھیں میں بھي ہوں (۲۳) کیا مسیح کے خادم ھیں (نادانی سے بولتا ہوں) میں زیادہ ہوں یعني محنتوں میں زیادہ کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ قیدوں میں زیادہ موت کے خطروں میں اکثر (۲۴) میں نے یہودیوں سے پانچ بار ایک کم چالیس کوڑے کھائے (۲۵) تین بار چھڑیوں سے مار کھائي ایک دفعہ سنگسار کیا گیا تین مرتبہ جہاز ٹوٹ جانے کي بلا میں پڑا ایک رات دن سمندر میں کاٹا (۲۶) میں اکثر سفروں میں دریاؤں کے خطروں میں چوروں کے خطروں میں اپني قوم سے خطروں میں غیرقوموں سے خطروں میں شہر کے خطروں میں جنگل کے خطروں میں سمندر کے خطروں میں جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں (۲۷) محنت اور مشقت میں اکثر بیداریوں میں بھوکھہ اور پیاس میں اکثر فاقوں میں سردي اور برھنگي میں رہا ہوں (۲۸) اِن باھر والي چیزوں کے سوا ساري کلیسیاؤں کي فکر مجھکو ھر روز آ دباتي ھی (۲۹) کون کمزور ھی کہ میں کمزور نہیں ہوں کون ٹھوکر کھاتا ھی کہ میں نہیں جلتا ہوں (۳۰) اگر فخر کرنا چاھیئے تو اپني کمزوریوں پر فخر کرونگا (۳۱) ھمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ جو ھمیشہ مبارک ھی جانتا ھی کہ جھوٹھہ نہیں کہتا ہوں (۳۲) دمشق میں اُس حاکم نے جو بادشاہ اریتس کي طرف سے تھا اِس ارادے سے کہ مجھے پکڑ لے دمشقیوں کے شہر پر چوکي بٹھلائي (۳۳) اور میں کھڑکي کي راہ سے ٹوکري میں دیوار پر سے لٹکا دیا گیا اور اُسکے ھاتھوں سے بچ نکلا *

بارھواں باب

(۱) فخر کرنا مجھے بے شبہہ مفید نہیں کیونکہ اب خداوند کے مشاھدات اور مکاشفات کے بیان کو پہنچا ہوں (۲) میں مسیح کے ایک آدمي کو

جانتا ہوں جو چودہ برس سے آگے (کیا بدن میں میں نہیں جانتا یا کیا
بدن کے بغیر میں نہیں جانتا خدا کو معلوم ہی) تیسرے آسمان تک یکایک
پہنچایا گیا (۳) اور میں اُسی شخص کو جانتا ہوں کہ وہ (کیا بدن میں
کیا بغیر بدن میں نہیں جانتا ہوں خدا جانتا ہی) (۴) فردوس میں یکایک
پہنچایا گیا اور اُسنے ایسی باتیں سنیں جو کہنے کی نہیں اور جنکا کہنا آدمی
کو روا نہیں (۵) اُسی پر میں فخر کرونگا پر آپ پر سوا اپنی کمزوریوں کے
فخر نکرونگا (۶) کہ اگر فخر بھی کیا چاہتا تو بےوقوف نہ بنتا کیونکہ سچ بولتا
پر آپ کو باز رکھتا ہوں تا ایسا نہووے کہ کوئی مجھکو اُس سے جو مجھے
دیکھتا یا میرے حق میں سنتا ہی زیادہ جانے (۷) اور اِسلیئے کہ مشاہدات
کی عظمت سے پھول نہ جاؤں میرے جسم میں کانٹا رکھا گیا شیطان کا فرشتہ
کہ مجھے گھونسے مارے تاکہ میں پھول نہ جاؤں (۸) اُسکے واسطے میں نے
خداوند سے تین بار التماس کیا کہ وہ مجھ سے دور ہو جاوے (۹) پر اُسنے
مجھ سے کہا میرا فضل تجھے کفایت ہی کیونکہ میرا زور کمزوری میں کامل
ہوتا ہی پس میں اپنی کمزوریوں پر بہت ہی خوشی سے فخر کرونگا تاکہ
مسیح کا زور مجھ پر سایہ ڈالے (۱۰) سو میں مسیح کے واسطے کمزوریوں
میں ملامتوں میں احتیاجوں میں ستائے جانے میں تنگیوں میں خوش ہوں
کہ جب میں کمزور ہوں تب ہی زورآور ہوں * (۱۱) میں فخر کرنے سے
بےوقوف بنا پر تم نے مجھے ناچار کیا کیونکہ ضرور تھا کہ تم میری تعریف
کرتے اِسلیئے کہ میں اُن بہت بڑے رسولوں سے کچھہ کم نہیں اگرچہ میں
کچھہ نہیں ہوں۔ (۱۲) رسول ہونے کے نشان کمال صبر اور معجزوں اور اچنبھوں
اور قدرتوں سے البتہ تمہارے بیچ ظاہر ہوئے۔ (۱۳) کہ تم کون سی بات میں
اَور کلیسیاؤں سے کم تھے سوا اُسکے کہ میں نے تم پر بوجھ نہیں ڈالا مجھے
یہہ بےانصافی معاف کیجیئے (۱۴) دیکھو اب تیسری بار تمہارے پاس آنے
پر طیار ہوں اور تم پر بوجھ نہ ڈالونگا کیونکہ میں نہ تمہارا کچھہ بلکہ تمہیں
کو ڈھونڈھتا ہوں کہ لڑکوں کو ما باپ کے لیئے نہیں بلکہ ما باپ کو لڑکوں
کے لیئے جمع کرنا چاہیئے (۱۵) اور میں تمہاری جانوں کے واسطے بہت
خوشی سے خرچ کرونگا اور خرچ ہو جاؤنگا اگرچہ میں جتنا تمہیں زیادہ

پیار کرتا ہوں اُتنا ہي کم پیارا ہوں (۱۶) پر یوں ہو کہ میں نے تم پر بوجھ نہیں ڈالا لیکن شاید ہوشیار ہوکے تمھیں فریب سے پھنسایا (۱۷) خیر جنھیں میں نے تمھارے پاس بھیجا کیا اُنمیں سے کسي کے وسیلے کچھہ تم پر زیادتي کي (۱۸) میں نے طیطس سے التماس کیا اور اُسکے ساتھہ اُس بھائي کو بھیجا پس کیا طیطس نے تم سے کچھہ زیادتي کي کیا ہم ایک ہي روح سے ایک ہي نقش قدم پر نہیں چلتے تھے * (۱۹) کیا تم پھر گمان کرتے ہو کہ ہم تم سے عذر کرتے ہیں ہم تو خدا کے حضور مسیح میں ہوکے بولتے ہیں پر سب ای عزیزو تمھاري ترقي کے لیئے ہی (۲۰) کیونکہ میں ڈرتا ہوں ایسا نہو کہ میں آکر جیسا تمھیں چاہتا ہوں ویسا ہي نہ پاؤں اور تم مجھے بھي جیسا نہیں چاہتے ہو ویسا ہي پاؤ نہو کہ قضیئے اور ڈاہ اور غضب اور جھگڑے اور غیبتیں اور کاناپھوسیاں اور شیخیاں اور ہنگامے ہوویں (۲۱) مبادا جب پھر آؤں میرا خدا مجھے تمھارے پاس پست کرے کہ میں اُنمیں سے اکثروں کے واسطے جنھوں نے آگے گناہ کیا اور اپني ناپاکي اور حرام‌کاري اور شہوت سے جسکے مرتکب تھے توبہ نکي افسوس کروں *

تیرھواں باب

(۱) یہہ تیسرا مرتبہ ہی کہ میں تمھارے پاس آتا ہوں دو یا تین گواھوں کے مُنہہ سے ہر بات ثابت ہو جائیگي (۲) میں نے آگے کہا ہی اور آگے سے کہتا ہوں جیسے دوسري بار حاضر ہوتے ہوئے (کہا) اور اب غیرحاضر ہوکے اُنکو جنھوں نے پیشتر گناہ کیئے اور سب باقیوں کو لکھتا ہوں کہ اگر پھر آؤں تو نچھوڑونگا (۳) کہ تم تو اِس بات کي دلیل چاہتے ہو کہ مسیح مجھہ میں بولتا ہی کہ نہیں وہ تو تمھارے واسطے کمزور نہیں بلکہ تم میں زور آور ہی (۴) کہ اگرچہ کمزوري سے مصلوب ہوا تو بھي خدا کي قدرت سے جیتا ہی اور ہم بھي اُسمیں کمزور ہیں پر اُسکے ساتھہ خدا کي قدرت سے تمھاري خاطر جیئینگے (۵) تم آپ کو جانچو کہ ایمان میں ہو کہ نہیں اپنے تئیں پرکھو یا کیا آپ کو نہیں جانتے ہو کہ یسوع مسیح تم میں ہی

اور نہیں تو تم نامقبول ہو (۶) پر اُمید رکھتا ہوں کہ تم معلوم کروگے کہ
ہم نامقبول نہیں (۷) اور خدا سے دعا مانگتا ہوں کہ تم کچھہ بدي نکرو
سو نہ اِسواسطے کہ ہم مقبول ظاہر ہوویں بلکہ اِسواسطے کہ تم بھلا کرو پر ہم
نامقبولوں کي مانند ہوویں (۸) کیونکہ ہم سچائي کے برخلاف کچھہ نہیں
پر سچائي کے واسطے سب کچھہ کر سکتے ہیں (۹) کیونکہ جب ہم کمزور
ہیں اور تم زورآور ہو تو ہم خوش ہیں پر ہم یہہ بھي چاہتے ہیں کہ تم کامل
ہو (۱۰) اِسلیئے یے باتیں غیبت میں لکھتا ہوں تاکہ حاضر ہوکے اُس
اختیار کے موافق جو خداوند نے مجھے بنانے کے واسطے نہ ڈھا دینے کے لیئے
دیا ہی تم پر سختي نکروں * (۱۱) غرض ای بھائیو خوش رہو کامل بنو
خاطر جمع رکھو ایک دل ہو مِلے رہو تو محبت اور سلامتي کا خدا
تمہارے ساتھہ ہوگا (۱۲) آپس میں پاک بوسہ لیکے سلام کرو (۱۳) سب
مقدس لوگ تمہیں سلام کہتے ہیں (۱۴) خداوند یسوع مسیح کا فضل اور
خدا کي محبت اور روح القدس کي رفاقت تم سبھوں کے ساتھہ ہووے * آمین *

پولوس کا خط گلاتیوں کو

پہلا باب

پولوس جو نہ آدمیوں سے نہ آدمی کے وسیلے سے بلکہ یسوع مسیح اور خدا باپ سے جسنے اُسکو مُردوں میں سے اُٹھایا رسول ہی (۲) اور سب بھائی جو میرے ساتھہ ہیں گلاتیہ کی کلیسیاؤں کو (۳) فضل اور سلامتی خدا باپ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے (۴) جسنے ہمارے گناہوں کے بدلے اپنے تئیں سونپ دیا تاکہ ہمکو ہمارے باپ خدا کی مرضی کے مطابق اِس خراب دنیا سے خلاصی بخشے (۵) جلال ابدالآباد اُسکا ہی آمین * (۶) میں تعجب کرتا ہوں کہ تم اِتنی جلدی اُس سے جسنے تمہیں مسیح کے فضل میں بُلایا پھرکے دوسری خوشخبری پر متوجہ ہوئے (۷) سو وہ دوسری تو نہیں مگر بعضے ہیں جو تمکو گھبراتے اور مسیح کی خوشخبری اُلٹ دینی چاہتے ہیں (۸) لیکن اگر ہم بھی یا آسمان سے کوئی فرشتہ کوئی دوسری خوشخبری تمہیں سناوے سوا اُسکے جو ہم نے تمہیں سنائی وہ ملعون ہووے (۹) جیسا ہم نے آگے کہا ویسا ہی میں اب پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی تمہیں کسی دوسری خوشخبری کو سوا اُسکے جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون ہووے (۱۰) کیا اب میں آدمیوں کو مانتا ہوں یا خدا کو یا کیا آدمیوں کی رضامندی چاہتا ہوں کہ اگر میں اب تک آدمیوں کو خوش کرتا تو مسیح کا خادم نہوتا * (۱۱) پر تمہیں ای بھائیو جتاتا ہوں کہ وہ خوشخبری جو میں نے دی آدمی کی سی نہیں ہی (۱۲) اِسلیئے کہ میں نے اُسکو نہ آدمی سے پایا نہ سیکھا بلکہ یسوع مسیح کے الہام سے (۱۳) تم نے تو میری چال جب میں یہودی مذہب میں تھا سنی ہی کہ میں خدا کی کلیسیا کو نہایت ستاتا اور اُسے ویران کرتا تھا (۱۴) اور دین یہودی میں اپنی قوم کے اکثر ہم‌عمروں سے بڑھکر اپنے باپ دادوں کی روایتوں پر زیادہ سرگرم

تھا (۱۵) لیکن جب خدا کو جسنے مجھے میري ما کے پیٹ هي سے جدا کیا اور اپنے فضل سے بُلایا پسند آیا (۱۶) کہ اپنے بیٹے کو مجھہ پر ظاهر کرے تاکہ اُسکي خوشخبري غیرقوموں میں سناؤں تب فوراً میں نے جسم اور خون سے صلاح نہیں لي (۱۷) اور نہ یروشلیم کو اُن پاس جو مجھہ سے پہلے رسول تھے گیا بلکہ عرب کو گیا اور وهاں سے دمشق کو پھرا (۱۸) تب تین برس بعد پطرس سے ملاقات کرنے کو یروشلیم میں گیا اور اُسکے ساتھہ پندرہ دن رها (۱۹) پر رسولوں میں سے کسي دوسرے کو نہیں دیکھا مگر خداوند کے بھائي یعقوب کو (۲۰) جو باتیں تمکو لکھتا هوں دیکھو خدا کے آگے (کہتا هوں) کہ جھوٹھہ نہیں بولتا (۲۱) بعد اُسکے میں سوریا اور کلکیہ کے ملکوں میں آیا (۲۲) اور یہودیہ کي مسیحي کلیسیائیں میري صورت سے واقف نہ تھیں (۲۳) بلکہ اُنھوں نے صرف سنا تھا کہ جو همکو پہلے ستاتا تھا اب اُس ایمان کي جسے وہ آگے برباد کرتا تھا خوشخبري دیتا هی (۲۴) اور وے میري بابت خدا کي ستایش کرتے تھے *

دوسرا باب

(۱) پھر چودہ برس بعد میں برنباس کے ساتھہ طیطس کو بھي لیئے دوبارہ یروشلیم کو گیا (۲) اور میرا جانا الهام سے هوا اور میں نے وہ خوشخبري جسکي منادي غیرقوموں میں کرتا هوں اُنسے بیان کي یعني بزرگوں سے خفیۃً تا نہو کہ میري حال کي یا اگلي دوڑدهوپ بےفائدہ هووے (۳) پر طیطس میرے همراہ کو بھي هرچند یوناني تھا ختنہ کروانا ضرور نہوا (۴) اور یہہ جھوٹھے بھائیوں کے سبب سے جو چھپکے گُھس آئے تھے کہ هماري آزادگي کو جو همیں یسوع مسیح میں مِلي هی جاسوسي کرکے دریافت کریں تاکہ همیں غلامي میں لاویں (۵) جنکے هم گھڑي بھر بھي تابع نہوئے تاکہ خوشخبري کي سچائي تمھارے درمیان قائم رهے (۶) پھر اُنسے جو ظاهر میں بزرگ تھے جیسے تھے ویسے تھے مجھے کچھہ کام نہیں (خدا آدمي کي روداري نہیں کرتا) کیونکہ اُن بزرگوں نے مجھے کچھہ نہیں سکھایا (۷) بلکہ برخلاف اُسکے

جب اُنھوں نے دیکھا کہ نامختونوں کے واسطے میں خوشخبري کا امانت‌دار
ہوا جیسا مختونوں کے لیئے پطرس تھا (۸) (کیونکہ جسنے مختونوں کي
رسالت کے لیئے پطرس میں اثر کیا اُسنے غیرقوموں کے لیئے مجھہ میں
بھي تاثیر کي) (۹) اور جب یعقوب اور کیفا اور یوحنا نے جو گویا کلیسیا
کے ستون تھے اِس فضل کو جو مجھہ پر ہوا تھا دریافت کیا تو مجھے اور
برنباس کو رفاقت کا دھنا ہاتھہ دیا کہ ہم غیرقوموں کے اور وے مختونوں کے
پاس جاویں (۱۰) مگر اِتنا کہا کہ غریبوں کو یاد رکھو سو میں بھي اِس
کام میں چالاک تھا * (۱۱) پر جب پطرس انطاکیہ میں آیا میں نے روبرو
اُس سے مقابلہ کیا اِسلیئے کہ وہ ملامت کے لائق تھا (۱۲) کیونکہ پیشتر
اُس سے کہ کئي شخص یعقوب کي طرف سے آئے غیرقوموں کے ساتھہ کھایا
کرتا تھا پر جب وے آئے تھے تو مختونوں سے ڈرکے پیچھے ہٹا اور الگ
ہوا (۱۳) اور باقي یہودیوں نے بھي اُسکے ساتھہ مکر کیا یہاں تک کہ برنباس
بھي اُنکے ریا میں شریک ہوا (۱۴) پر جب میں نے دیکھا کہ وے خوشخبري
کي سچائي پر سیدھي چال نہیں چلتے تب میں نے سبھوں کے سامھنے
پطرس کو کہا جو تو یہودي ہوکر غیرقوموں کي مانند نہ کہ یہودیوں کي
طرح زندگي گذارتا ھی پس تو کس واسطے غیرقوموں پر یہہ جبر کرتا ھی
کہ یہودیوں کے طور پر چلیں * (۱۵) ہم جو ذات سے یہودي ھیں اور
غیرقوموں میں سے گنہگار نہیں (۱۶) یہہ جانکر کہ آدمي نہ شریعت کے
کاموں سے بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ہوتا ھی ہم بھي مسیح
یسوع پر ایمان لائے تاکہ مسیح پر ایمان لانے سے نہ کہ شریعت کے کاموں سے
راستباز گنے جاویں اِسلیئے کہ شریعت کے کاموں سے کوئي جسم راستباز
نہیں ہوگا (۱۷) پر اگر ہم جو مسیح کے سبب راستباز ہونے کي تلاش
میں ھیں آپ ھي گنہگار ٹھہریں تو کیا مسیح گناہ کا مددگار نہیں ہرگز
نہیں (۱۸) کیونکہ جن چیزوں کو میں نے ڈھا دیا اگر اُنھیں پھرکے بناؤں
تو میں اپنے تئیں خطاکار ٹھہراتا ہوں (۱۹) کیونکہ میں شریعت ھي کے
وسیلے شریعت کي نسبت مُوا تاکہ خدا کے لیئے زندہ ہو جاؤں (۲۰) میں
مسیح کے ساتھہ مصلوب ہوا اور آگے کو میں ھي زندہ نہیں ہوں بلکہ

مسیح مجھہ میں زندہ ھی اور جو اب جسم میں زندہ ھوں سو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے زندہ ھوں جسنے مجھہ سے محبت رکھي اور آپ کو میرے بدلے حوالے کیا (۲۱) میں خدا کے فضل کو بےجا نہیں ٹھہراتا ھوں کیونکہ راستبازي اگر شریعت سے مِلتي ھی تو مسیح عبث مُوا *

تیسرا باب

(۱) ای نادان گلاتیو کسکي جادو بھري آنکھوں نے تمکو مارا کہ تم سچائي کے فرمانبردار نہوئے باوجودیکہ یسوع مسیح تمھاري آنکھوں کے سامھنے یوں ظاھر کیا گیا کہ گویا تمھارے درمیان مصلوب ھوا (۲) صرف یہي تم سے دریافت کیا چاھتا ھوں کہ کیا تم نے شریعت کے عملوں یا ایمان کي خبر سننے سے روح پائي (۳) کیا تم ایسے نادان ھو کیا روح سے شروع کرکے اب جسم سے کامل ھوا چاھتے ھو (۴) کیا تم نے اِتني چیزوں کي عبث برداشت کي پر شاید عبث نہیں (۵) پس وہ جو تمھیں روح بخشتا اور تم میں معجزے ظاھر کرتا ھی سو کیا شریعت کے عملوں یا ایمان کے سننے سے ایسا کرتا ھی (۶) چنانچہ ابیرھام خدا پر ایمان لایا اور یہہ اُسکے لیئے راستبازي گنا گیا (۷) پس جانو کہ جو اھل ایمان ھیں وے ھي ابیرھام کے فرزند ھیں (۸) پر نوشتے نے یہہ پیش‌بیني کرکے کہ خدا غیرقوموں کو ایمان کي راہ سے راستباز ٹھہراویگا ابیرھام کو آگے ھي یہہ خوشخبري دي کہ سب غیرقومیں تجھہ میں برکت پاوینگي (۹) سو اھل ایمان ایماندار ابیرھام کے ساتھہ برکت پاتے ھیں (۱۰) کیونکہ جتنوں کا شریعت کے عملوں پر بھروسا ھی لعنت کے تحت ھیں کہ لکھا ھی کہ جو کوئي اُن سب باتوں کے کرنے پر کہ شریعت کي کتاب میں لکھي ھیں قائم نہیں رھتا ملعون ھي (۱۱) پر یہہ کہ کوئي خدا کے نزدیک شریعت سے راستباز نہیں ٹھہرتا ظاھر ھی کیونکہ جو ایمان سے راستباز ھوا سو ھي جیئیگا (۱۲) پر شریعت کو ایمان سے کچھہ نسبت نہیں بلکہ وہ آدمي جو اُن (حکموں) پر عمل کرتا ھی اُنسے جیئیگا (۱۳) مسیح نے ھمیں مول لیکر شریعت کي لعنت سے چُھڑایا کہ وہ ھمارے بدلے لعنت

هوا (کیونکہ لکھا هی کہ جو کوئي لکڑے پر لٹکایا گیا ملعون هی) (۱۴) تاکہ ابیرهام کي برکت غیرقوموں تک یسوع مسیح سے پہنچے کہ هم روح موعودہ کو ایمان سے پاویں * (۱۵) ای بھائیو میں آدمي کي طرح بولتا هوں کوئي تو آدمي کے عہد کو جب مقرر هو گیا باطل نہیں کرتا اور نہ اُسپر کچھہ بڑھاتا هی (۱۶) پس ابیرهام اور اُسکي نسل سے وعدے کیئے گئے سو وہ نہیں کہتا کہ تیري نسلوں کو جیسا بہتوں کے واسطے بلکہ جیسا ایک کے واسطے یعني تیري نسل کو سو وہ مسیح هی (۱۷) پرمیں یہہ کہتا هوں کہ اُس عہد کو جو خدا نے مسیح کے حق میں آگے مقرر کیا تھا شریعت جو چار سو تیس برس کے بعد آئي رد نہیں کر سکتي هی تاکہ وعدہ باطل هو جاوے (۱۸) کیونکہ اگر میراث شریعت کے وسیلے سے هی تو پھر وعدے سے نہیں پر خدا نے اُسے ابیرهام کو وعدے هي سے عنایت کیا * (۱۹) پس شریعت کسواسطے هی وہ خطاؤں کے لیئے افزود هوئي جب تک کہ وہ نسل جس سے وعدہ کیا گیا تھا نہ آوے اور وہ فرشتوں کے وسیلے درمیاني کے هاتھہ سپرد هوئي (۲۰) اب درمیاني ایک کا نہیں هوتا پر خدا ایک هي هی (۲۱) پس کیا شریعت خدا کے وعدوں سے برخلاف هی هرگز نہیں کیونکہ اگر کوئي ایسي شریعت دي گئي هوتي جو زندگي بخش سکتي تو البتہ راستبازي شریعت سے هوتي (۲۲) پر نوشتے نے سب کو باهم گناہ کے تحت شمار کیا تاکہ وعدہ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ایمانداروں کو دیا جاوے (۲۳) لیکن ایمان کے آنے سے پیشتر هم شریعت کے تحت قید تھے اور اُس ایمان تک جو ظاهر هونیوالا تھا باهم گھیرے میں رهے (۲۴) پس شریعت مسیح تک هماري اُستاد ٹھہري تاکہ هم ایمان سے راستباز هوویں (۲۵) پر جب ایمان آ چکا تو هم پھر اُستاد کے تحت نہیں هیں (۲۶) کیونکہ تم سب مسیح یسوع پر ایمان لانے سے خدا کے فرزند هو (۲۷) کہ تم میں سے جتنوں نے مسیح میں بپتسما پایا مسیح کو پہن لیا (۲۸) اِسمیں نہ یہودي هی نہ یوناني نہ غلام هی نہ آزاد نہ مرد هی نہ عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک هو (۲۹) اور اگر تم مسیح کے هو تو ابیرهام کي نسل اور وعدے کے مطابق وارث هو *

چوتھا باب

(۱) پر میں یہہ کہتا ہوں کہ جب تک وارث لڑکا ہی اُسمیں اور غلام میں فرق نہیں اگرچہ وہ سب کا مالک ہی (۲) بلکہ اُس وقت تک جو باپ نے مقرر کیا مربیوں اور مختاروں کے اختیار میں ہی (۳) سو ہم بھي جب لڑکے تھے تربیت کے اُسطقسات میں غلام بن رہے تھے (۴) پر جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا اور شریعت کے تابع ہوا (۵) تاکہ اُنکو جو شریعت کے تحت ہیں مول لے کہ ہم لےپالک ہونے کا درجہ پاویں (٦) اور اِسلیئے کہ تم بیٹے ہو خدا نے اپنے بیٹے کي روح تمہارے دلوں میں بھیجي جو آبا ای باپ پکارتي ہی (۷) پس اب تو غلام نہیں بلکہ بیٹا ہی اور جب کہ بیٹا ہی تو مسیح کے سبب خدا کا وارث بھي ہی * (۸) لیکن آگے جب تم خدا کو نہیں جانتے تھے تو اُنکي جو حقیقت میں خدا نہیں ہیں بندگي کرتے تھے (۹) پر اب جو تم خدا کو جانتے ہو بلکہ خدا نے تمھیں جانا ہی تو تم کیوں دوبارہ ضعیف اور ناکارہ اُسطقسات کي طرف پھرتے ہو جنکي غلامي پھر کیا چاہتے ہو (۱۰) دنوں اور مہینوں اور فصلوں اور برسوں کو مانتے ہو (۱۱) میں تمھاري بابت ڈرتا ہوں ایسا نہو کہ جو محنت میں نے تم پر کي ہی عبث ہووے (۱۲) ای بھائیو تمھاري منت کرتا ہوں کہ میري مانند ہو جاؤ کیونکہ میں بھي تمھاري مانند ہوں تم نے میرا کچھہ ڈھالا بگاڑا نہیں (۱۳) بلکہ تم جانتے ہو کہ میں نے پہلے تمکو جسم کي کمزوري کے سبب خوشخبري دي (۱۴) اور تم نے میرے اُس امتحان کو جو میرے جسم میں تھا حقیر اور ناچیز نہ جانا بلکہ مجھے خدا کے فرشتے کي مانند ہاں مسیح یسوع کي مانند قبول کیا (۱۵) پس تمھاري مبارکبادي کیا تھي کیونکہ میں تمھارا گواہ ہوں کہ اگر ہو سکتا تو تم اپني آنکھیں نکالکے مجھے دیتے (۱٦) پس کیا اِس سبب کہ میں تم سے سچ بولا تمھارا دشمن ہو گیا (۱۷) وے تمھارے دلسوز ہیں پر بھلائي کے لیئے نہیں بلکہ تمھیں الگ کیا چاہتے ہیں تاکہ تم اُنکے دلسوز

بنے رهو (۱۸) پر بهلائي کے لیئے همیشه دل‌سوز رهنا اچها هی نه فقط جب میں تمهارے پاس حاضر هوں (۱۹) ای میرے بچو جنکے سبب مجهے پهر جننے کا درد هی جب تک که مسیح تم میں صورت نه پکڑے (۲۰) کاشکے میں اب تمهارے ساتهه حاضر هوں اور اپني آواز بدلوں کیونکه مجهے تمهارے حق میں شبهه هی * (۲۱) مجهه سے کهو تم جو شریعت کے تحت هوا چاهتے هو کیا شریعت کي نهیں سنتے هو (۲۲) کیونکه لکها هی که ابیرهام کے دو بیٹے تهے ایک لونڈي سے اور دوسرا آزاد سے (۲۳) پر وه جو لونڈي سے تها جسم کے طور پر لیکن جو آزاد سے تها وعدے کے طور پر پیدا هوا (۲۴) یے باتیں تمثیلیں هیں اِسلیئے که یے (عورتیں) دو عهد هیں ایک یعني سینا پهاڑ کا جس سے غلام جنے جاتے هیں یهي حاجرہ هی (۲۵) کیونکه حاجرہ عرب میں کوه سینا سے غرض اور حال کے یروشلیم کا جواب هی که یهي اپنے لڑکوں کے ساتهه غلامي میں هی (۲۶) پر اُوپر کا یروشلیم آزاد هی سو هي هماري ما هی (۲۷) کیونکه لکها هی که ای بانجهه جو جننیوالي نهیں جي جان سے خوش هو اور تو جو جننے کا درد نهیں جانتي اب پهول اور قهقهے مار کیونکه بیکس عورت کے لڑکے خصم‌والي کے لڑکوں سے زیاده هیں (۲۸) پس ای بهائیو هم اِسحاق کي طرح وعدے کے فرزند هیں (۲۹) پر جیسا اُس وقت وه جو جسم کے طور پر پیدا هوا اُسے جسکي پیدایش روح کي راه سے هوئي ستاتا تها ویسا اب بهي هوتا هی (۳۰) پر نوشته کیا کهتا هی لونڈي اور اُسکے بیٹے کو نکال کیونکه لونڈي کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتهه هرگز وارث نه هوگا (۳۱) غرض ای بهائیو هم لونڈي کے بیٹے نهیں بلکه آزاد کے هیں *

پانچواں باب

(۱) پس اُس آزادگي پر جس سے مسیح نے همیں آزاد کیا هی قائم رهو اور غلامي کے جوئے تلے دوباره نه جُتو (۲) دیکهو میں پولس تم سے

کہتا ہوں کہ اگر ختنہ کرواؤ تو مسیح سے تمھیں کچھہ فائدہ نہوگا (۳) میں ہر آدمی پر جسکا ختنہ ہوا ہی پھر گواہی دیتا ہوں کہ اُسے تمام شریعت پر عمل کرنا واجب ہوا (۴) تم جو شریعت کی رو سے راستباز بنا چاہتے ہو مسیح سے جدا ہوئے اور فضل سے گرے ہو (۵) کیونکہ ہم روح کے سبب ایمان کی راہ سے راستبازی کی اُمید کے منتظر ہیں (۶) اِسلیئے کہ مسیح یسوع میں مختونی اور نامختونی سے کچھہ غرض نہیں مگر ایمان سے جو محبت کے وسیلے اثر کرتا ہی (۷) تم تو اچھی طرح دوڑتے تھے کسنے تمھیں روکا کہ سچائی کے فرمانبردار نہو (۸) یہہ اعتقاد تمھارے بُلانیوالے سے نہیں ہی (۹) تھوڑا سا خمیر ساری لوئی کو خمیر کر ڈالتا ہی (۱۰) مجھے تمھاری بابت خداوند میں یقین ہی کہ تم اَور طرح کے خیال نکروگے لیکن وہ جو تمھیں گھبراتا ہی کوئی کیوں نہ ہو سزا اُٹھاویگا (۱۱) اور میں ای بھائیو اگر اب ختنہ کی منادی کرتا تو کاہے کو اب تک ستایا جاتا کہ صلیب کی ٹھوکر تو جاتی رہی ہوتی (۱۲) کاشکے وے جو تمکو گھبراتے ہیں آپ کٹ بھی جائیں * (۱۳) کیونکہ تم ای بھائیو آزادگی کے لیئے بُلائے گئے ہو مگر آزادگی کو جسم کے لیئے فرصت مت سمجھو بلکہ محبت سے ایک دوسرے کی خدمت کرو (۱۴) اِسلیئے کہ ساری شریعت ایک ہی بات میں ختم ہی اِسی میں کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو (۱۵) پر اگر تم ایک دوسرے کو کاٹ کھاؤ تو خبردار ایسا نہو کہ ایک دوسرے کو نگل جاؤ * (۱۶) پر میں کہتا ہوں کہ روح کا چلن چلو تو جسم کی خواہش پوری نکروگے (۱۷) کیونکہ جسم کی خواہش روح کی مخالف ہی اور روح کی خواہش جسم کی اور یے ایک دوسرے کے خلاف ہیں یہاں تک کہ جو تم چاہتے ہو نہیں کرتے ہو (۱۸) پر اگر روح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے تحت نہیں (۱۹) اور جسم کے کام تو ظاہر ہیں کہ یہی ہیں زنا حرامکاری ناپاکی شہوت (۲۰) بُت‌پرستی جادوگری دشمنیاں قضیئے غیرتیں غضب جھگڑے جدائیاں بدعتیں (۲۱) ڈاہ خون مستیاں عیش و عشرت اور جو کچھہ کہ اُنکی مانند ہی اور اُنکی بابت تمھیں آگے ہی کہتا ہوں جیسا میں آگے کہہ چکا کہ ایسے کام کرنیوالے خدا کی بادشاہت

کے وارث نہونگے (۲۲) پر روح کا پھل جو ھی سو محبت خوشي صلح صبر خیرخواھي نیکي ایمانداري فروتني پرھیزگاري ھی (۲۳) ایسے ایسے کاموں کے شریعت مخالف نہیں (۲۴) اور اُنھوں نے جو مسیح کے ھیں جسم کو اُسکي بُري خصلتوں اور خواھشوں سمیت تصلیب کیا ھی (۲۵) اگر ھماري زندگي روحاني ھی تو چاھیئے کہ ھمارا چلن بھي روحاني ھو (۲۶) ھم جھوٹھے گھمنڈ نکریں نہو کہ ایک دوسرے کو چڑاوے ایک دوسرے پر ڈاہ کرے *

چھٹھواں باب

(۱) ای بھائیو اگر کوئي آدمي کسي خطا میں اچانک بھي گرفتار ھو جاوے تو تم جو روحاني ھو ایسے کو فروتني کي روح سے سنبھالکے درست کرو اور اپنے اُوپر لحاظ رکھہ کہ تو بھي امتحان میں نہ پڑے (۲) تم ایک دوسرے کے بوجھہ اُٹھا لو اور اِسي طرح مسیح کي شریعت کو پورا کرو (۳) کہ اگر کوئي آپ کو کچھہ چیز سمجھتا ھی حالانکہ کچھہ نہیں ھی تو اپنے تئیں دھوکھا دیتا ھی (۴) لیکن ھر ایک اپنے ھي کام کو جانچے تب اپنے ھي میں فخر کا سبب پاویگا دوسرے میں نہیں (۵) کہ ھر ایک اپنا ھي بوجھہ اُٹھاویگا * (۶) جو کوئي کلام سیکھتا ھی سکھلانیوالے کو ساري نعمتوں میں شریک کرے (۷) فریب مت کھاؤ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کہ آدمي جو کچھہ بوتا ھی سو ھي کاٹیگا (۸) اِسلیئے کہ جو کوئي اپنے جسم میں بوتا ھی سو جسم سے خرابي کاٹیگا اور جو روح میں بوتا ھی روح سے حیات ابدي کاٹیگا (۹) سو آؤ ھم اچھے کام کرنے سے تھک نہ جائیں کیونکہ اگر سُست نہوویں تو بروقت کاٹینگے (۱۰) پس جیسي ھمکو فرصت مِلا کرے سب سے نیکي کریں خاصکر اُنسے جو ایمان کے گھرانے کے ھیں * (۱۱) دیکھو کیسا بڑا خط میں نے تمھیں اپنے ھاتھہ سے لکھا ھی (۱۲) جتنے جسم کي نیکنامي چاھتے ھیں وے زبردستي تمھارا ختنہ کرواتے ھیں صرف اِسواسطے کہ مسیح کي صلیب کي بابت ستائے نجائیں (۱۳) کیونکہ وے جو ختنہ کرواتے ھیں آپ ھي شریعت کو حفظ نہیں کرتے بلکہ چاھتے ھیں

کہ تم ختنہ کرواؤ تاکہ وے تمہارے جسم کي بابت فخر کریں (۱۳) پرنہووے
کہ میں فخر کروں مگر اپنے خداوند یسوع مسیح کي صلیب پر جس سے
دنیا میرے لیئے مصلوب ہوئي اور میں دنیا کے لیئے (۱۵) کیونکہ مسیح
یسوع میں نہ مختوني کچھہ ھی نہ نامختوني بلکہ نئي پیدایش شرط ھی
(۱٦) اور جتنے اِس قانون پر چلتے ھیں صلح اور رحم اُنپر اور خدا کے
اِسرائیل پر ھووے (۱۷) آگے کو کوئي مجھے تکلیف ندے کیونکہ میں اپنے
بدن پر خداوند یسوع کے داغ لیئے پھرتا ھوں (۱۸) ای بھائیو ھمارے خداوند
یسوع مسیح کا فضل تمھاري روح کے ساتھہ رھے * آمین *

پولوس کا خط افسیوں کو

پہلا باب

پولوس خدا کي مرضي سے یسوع مسیح کا رسول اُن مقدسوں کو جو افسس میں مقیم اور مسیح یسوع میں ایماندار ہیں (۲) فضل اور سلامتي ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے * (۳) مبارک ہی خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ جسنے ہمکو مسیح میں آسماني مقاموں میں ہر طرح کي روحاني برکت بخشي (۴) چنانچہ اُسنے ہمیں بناء عالم سے پیشتر اُسمیں چُن لیا تاکہ ہم اُسکے حضور محبت میں پاک اور بےعیب ہوویں (۵) کہ اُسنے ہمیں اپنے نیک ارادے کے موافق پہلے سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلے اُسکے لےپالک بنیں (۶) تاکہ اُسکے فضل کے جلال کي تعریف ہووے جس فضل سے اُسنے ہمیں اُس پیارے میں قبولیت بخشي (۷) کہ ہم اُسمیں ہوکے اُسکے خون کے وسیلے مخلصي یعني گناہوں کي معافي اُسکے فضل کي فراواني سے پاتے ہیں (۸) جس سے اُسنے ہمکو ہر طرح کي حکمت اور عقل بہت سي بخشي (۹) کہ اُسنے اپني مرضي کے بھید کو اپنے نیک ارادے کے موافق جو آگے ہي سے آپ میں ٹھہرایا ہم پر ظاہر کیا (۱۰) کہ وہ وقتوں کے پورا ہونے کے بندوبست سے سب چیزوں کے سِرے خواہ وے جو آسمان پر خواہ وے جو زمین پر ہیں مسیح میں مِلاوے (۱۱) جس میں ہم نے بھي اُسي کے ارادے کے موافق جو اپني مرضي کي صلاح کےمطابق سب کچھہ کرتا ہی آگے سے مقرر ہوکے میراث پائي (۱۲) تاکہ ہم اُسکے جلال کي تعریف کے باعث ہوویں یعني ہم جنہوں نے پہلے مسیح پر بھروسا کیا (۱۳) جس میں تم بھي کلام حق یعني اپني نجات کي خوشخبري سنکر رہتے ہو اور جس میں تم نے ایمان لاکے موعودہ روح القدس کي مُہر بھي پائي (۱۴) جو خریدے ہوؤں کي خلاصي تک ہماري میراث کا بیعانہ ہی تاکہ اُسکے جلال کي تعریف ہووے * (۱۵) اِسلیئے میں بھی یہہ سنکے کہ تم خداوند یسوع پر ایمان لائے اور سب

مقدسون سے محبت رکھتے ہو (۱۶) تمہاري بابت شکرگذار ہونا اور اپني دعاؤں میں تمہیں یاد کرنا نہیں جھوڑتا (۱۷) تاکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا جلال کا باپ تمہیں اپني پہچان کے لیئے حکمت اور اظہار کي روح بخشے (۱۸) اور تمہارے دل کي آنکھیں روشن کرے کہ تم سمجھو کہ اُسکے بُلانے کي کیا ہي اُمید اور اُسکي جلال والي میراث مقدسوں میں کیا ہي دولت ہی (۱۹) اور اُسکي قدرت ہم میں جو ایمان لائے ہیں کیا ہي نہایت بڑي ہی اُسکي اُس بڑي قوت کي تاثیر کے موافق (۲۰) جو اُسنے مسیح میں ظاہر کي ہی جب کہ اُسے مُردوں میں سے اُٹھاکے آسماني مقاموں پر اپنے دہنے بیٹھایا (۲۱) اور ساري سرداري اور مختاري اور قدرت اور خاوندي اور ہر ایک نام پر جو نہ صرف اِس جہان میں بلکہ آیندہ جہان میں بھي لیا جاتا ہی بلند کیا (۲۲) اور سب کچھہ اُسکے پانوں تلے کر دیا اور اُسکو کلیسیا کي خاطر سب کا سر بنایا (۲۳) کہ وہ اُسکا بدن اور اُسي کي معموري ہی جو سب کچھہ سب میں بھرتا ہی *

دوسرا باب

(۱) اور اُسنے تمہیں جو خطاؤں اور گناہوں کے سبب مُردہ تھے (زندہ کیا) (۲) جن میں تم آگے اِس جہان کے طور پر اور ہوا کي حکومت کے سردار یعني اُس روح کي طرح جو اب نافرماني کے فرزندوں میں تاثیر کرتي ہی چلتے تھے (۳) جنکے درمیان ہم بھي سب کے سب اپنے جسم کي خواہشوں سے زندگاني گذارتے اور تن من کي خواہشیں پوري کرتے تھے اور طبیعت سے اَوروں کي مانند غضب کے فرزند تھے (۴) پر خدا نے جو رحم میں غني ہی اپني بڑي محبت کے باعث جس سے اُسنے ہمکو پیار کیا (۵) ہمکو جب کہ خطاؤں کے سبب مُردہ تھے مسیح کے ساتھہ جِلایا (تم فضل ہي سے بچ گئے) (۶) اور اُسکے ساتھہ اُٹھایا اور مسیح یسوع میں آسماني مقاموں پر اُسي کے ساتھہ بیٹھایا (۷) تاکہ اپني اُس مہرباني سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہی آنیوالے زمانوں میں اپنے فضل کي بےنہایت دولت کو

دکھاوے (۸) کیونکہ تم فضل سے ایمان لاکے بچ گئے ہو اور یہہ تم سے نہیں
خدا کي بخشش ہی (۹) نہ اعمال سے ہی نہو کہ کوئي فخرکرے (۱۰) کیونکہ
ہم اُسکي کاریگري ہیں کہ مسیح یسوع میں اچھے کاموں کے واسطے پیدا
ہوئے جنکے لیئے خدا نے ہمیں آگے طیار کیا تھا تاکہ ہم اُنھیں کیا کریں *
(۱۱) اِسواسطے یاد کرو کہ تم آگے جسم کي نسبت غیرقوم تھے اور نامختون
کہلائے اُنسے جو آپ کو مختون کہتے ہیں جنکا ختنہ جسم میں ہاتھہ سے
ہوا (۱۲) اور یہہ کہ اُس وقت تم مسیح سے جدا اور اِسرائیل کي مشارکت
سے الگ اور وعدے کے عہدوں سے باہر اور بے اُمید اور دنیا میں بے خدا
تھے (۱۳) پر اب مسیح یسوع میں ہوکے تم جو آگے دور تھے مسیح کے
لہو کے سبب نزدیک ہو گئے (۱۴) کیونکہ وہي هماري صلح ہی جسنے دونوں
کو ایک کیا اور اُس دیوار کو جو درمیان تھي ڈھا دیا (۱۵) یعني دشمني
کو جب کہ اُسنے اپنا جسم دیکے احکام کي شریعت کو جو قانونوں سے محیط
ہی موقوف کیا تاکہ صلح کرواکے دونوں سے آپ میں ایک نیا اِنسان پیدا
کرے (۱۶) اور دشمني مِٹاکے صلیب کے سبب دونوں کو ایک هي بدن
بناکے خدا سے مِلاوے (۱۷) اور اُسنے آکے تمھیں جو دور تھے اور اُنھیں جو
نزدیک تھے صلح کي خوشخبري دي (۱۸) کیونکہ اُسي کے وسیلے ہم دونوں
ایک هي روح سے باپ کے پاس دخل پاتے ہیں (۱۹) سو اب تم بیگانے
اور پردیسي نہیں بلکہ مقدسوں کے ہمشہري اور خدا کے گھرانے (۲۰) اور
رسولوں اور نبیوں کي نیو پر جہاں یسوع مسیح آپ کونے کا سرا ہی ردے
کي طرح اُٹھائے گئے ہو (۲۱) جس میں ساري عمارت اِکٹھي جوڑکر مقدس
هیکل خداوند کے لیئے اُٹھتي جاتي ہی (۲۲) اور تم بھي اُسمیں ہوکے اَوروں
کے ساتھہ بنائے جاتے ہو تاکہ روح کے وسیلے خدا کا مسکن بنو *

تیسرا باب

(۱) اِسواسطے میں پولوس تم غیرقوموں کي خاطر یسوع مسیح کا قیدي
(۲) (اگر تم نے خدا کے اُس فضل کي مختاري کي بابت جو مجھے تمھارے

لیئے دیا گیا سنی هی (۳) که اِلهام سے وه بهید مجهه پر کُهلا چنانچه میں اُسکو تهوڑا سا آگے لکهه چکا (۴) جسے تم پڑهکے جان سکتے هو که میں مسیح کا بهید کس قدر سمجهتا هوں (۵) جو اگلے زمانوں میں بنی آدم کو اِس طرح معلوم نهیں هوا جس طرح اُسکے مقدس رسولوں اور نبیوں پر روح سے اب ظاهر هوا (۶) که غیرقومیں میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور اُسکے وعدے میں جو مسیح کے سبب سے هی ساجهی هیں خوشخبری کے وسیلے سے (۷) جسکا میں خادم هوا خدا کے فضل کے اُس اِنعام سے جو اُسکی قدرت کی تاثیر سے مجهے مِلا هی (۸) مجهے جو سب مقدسوں سے حقیرترین هوں یهه فضل عنایت هوا که غیرقوموں کے درمیان مسیح کی بےقیاس دولت کی خوشخبری دوں (۹) اور سب پر یهه بات روشن کروں که کیا اِنتظام هی اُس بهید کا جو ازل سے خدا میں جسنے سب کچهه یسوع مسیح کے وسیلے پیدا کیا پوشیده تها (۱۰) تاکه اب کلیسیا کے وسیلے خدا کی طرح طرح کی حکمت سرداریوں اور مختاریوں پر جو آسمانی مقاموں میں هیں ظاهر هووے (۱۱) چنانچه اُسنے همارے خداوند یسوع مسیح میں ازل سے مقرر کیا (۱۲) جس میں هم ایمان کے وسیلے دلیری اور دخل بهروسے کے ساتهه رکهتے هیں (۱۳) پس میں منت کرتا هوں که تم میری مصیبتوں کے سبب جو تمهاری خاطر هیں سُست مت هوؤ کیونکه وے تمهارے لیئے عزت هیں) (۱۴) اِسواسطے همارے خداوند یسوع مسیح کے باپ کے آگے (۱۵) جس سے تمام خاندان آسمان اور زمین پر نام پاتا هی اپنے گهٹنے ٹیکتا هوں (۱۶) که وه اپنے جلال کی دولت کے موافق تمهیں یهه دے که اُسکی روح کے سبب باطنی اِنسان میں بهت هی زورآور هو جاؤ (۱۷) اور مسیح ایمان کے وسیلے تمهارے دلوں میں بسے (۱۸) تاکه تم محبت میں جڑ پکڑکے اور نیو ڈالکے سب مقدس لوگوں سمیت خوب سمجهه سکو که چوڑان اور لنبان اور گهراؤ اور اُونچان کتنا هی (۱۹) اور مسیح کی محبت جو علم سے برتر هی جانو تاکه خدا کی ساری بهرپوری سے بهر جاؤ (۲۰) اب اُسکو جو ایسا قادر هی که جو کچهه هم مانگتے یا خیال کرتے هیں اُس سے نهایت زیاده

اُس قدرت کے موافق جو هم میں تاثیر کرتي کر سکتا هی (۲۱) اُسکو کلیسیا کے بیچ مسیح یسوع میں پشت در پشت ابدالآباد جلال هووے آمین *

چوتھا باب

(۱) پس میں جو خداوند کے لیئے قیدي هوں تم سے التماس کرتا هوں کہ جس بُلاهت سے تم بُلائے گئے اُسکے مناسب چلو (۲) کمال خاکساري اور فروتني کے ساتھہ صبر کرکے محبت سے ایک دوسرے کا متحمل هو (۳) اور کوشش کرو کہ روح کي یگانگي صلح کے بند سے بندهي رهے (۴) ایک بدن اور ایک روح هی چنانچہ تمهیں بهي جو بُلائے گئے هو اپني بُلاهت کي ایک هي اُمید هی (۵) ایک خداوند ایک ایمان ایک بپتسما (۶) ایک خدا اور سب کا باپ جو سب کے اُوپر اور سب کے درمیان اور تم سب میں هی (۷) پر هم میں سے هر ایک کو مسیح کي بخشش کے اندازے کے موافق فضل عنایت هوا هی (۸) اِسواسطے وہ کہتا هی کہ اُسنے اُونچے پر چڑهکے قید کو قید کیا اور آدمیوں کو اِنعام دیئے (۹) پر اُسکا اُوپر چڑهنا اَور کیا هی مگر یہہ کہ وہ پہلے زمین کے نیچے بهي اُترا (۱۰) وہ جو اُترا سو وهي هی بهي جو سب آسمانوں کے اُوپر چڑها تاکہ سب کو معمور کرے (۱۱) اور اُسنے بعضوں کو رسول اور بعضوں کو نبي اور بعضوں کو بشیر اور بعضوں کو چوپان اور بعضوں کو اُستاد مقرر کر دیا (۱۲) تاکہ مقدس لوگ خدمت کے کام میں آراستہ هوتے جاویں اور مسیح کا بدن بنتا جاے (۱۳) جب تک کہ هم سب کے سب ایمان اور خدا کے بیٹے کي پہچان کي یگانگي اور کامل اِنسان یعني مسیح کے پورے قد کے اندازے تک نہ پہنچیں (۱۴) تاکہ هم آگے کو لڑکے نہیں جو تعلیم کي هر ایک هوا سے کہ آدمیوں کي پیچ بازي اور گمراہ کرنیوالي دغابازي اور منصوبے سے هوتي هی اُچهلتے بہتے پهرتے هیں (۱۵) بلکہ محبت کے ساتھہ سچ کي تلاش کرکے اُسمیں جو سر هی یعني مسیح میں هوکے هر طرح بڑهتے جاویں (۱۶) اُس سے سارا بدن هر ایک بند کي مدد سے مِلکے اور جُتکر اُس تاثیر کے موافق جو هر جزو کے اندازے سے هوتي

هی بڑهتا هی ایسا که وه بدن محبت میں اپني ترقي کرتا هی * (۱۷) پس میں یهه کهتا اور خداوند کے آگے گواهي دیتا هوں که تم آگے کو ایسي چال نه چلو جیسي اَور غیرقومیں اپني باطل عقل کے موافق چلتي هیں (۱۸) که اُنکي عقل تاریک هو گئي هی اور وے اُس ناداني کے سبب جو اُنمیں هی اور اپنے دل کي سختي کے باعث خدا کي زندگي سے جدا هیں (۱۹) اُنهوں نے سُن هوکے آپ کو شهوت پرستي کے سپرد کیا تاکه هر طرح کے گندے کام حرص سے کریں (۲۰) پر تم نے مسیح کو ایسا نهیں سیکها (۲۱) تم نے تو اُسکي سني اور اُس سے تعلیم پائي هی چنانچه یسوع میں سچائي هی (۲۲) که تم اگلے چلن کي بابت پُرانے اِنسان کو جو فریب دینیوالي شهوتوں کے سبب فاسد هی اُتارو (۲۳) اور اپنے جي جان میں نئے بنو (۲۴) اور نئے اِنسان کو جو خدا کے موافق راستبازي اور سچائي کي پاکیزگي میں پیدا هوا پهنو * (۲۵) اِسلیئے جهوٹهه چهوڑکے هر شخص اپنے پڑوسي سے سچ بولے که هم تو آپس میں ایک دوسرے کے عضو هیں (۲۶) غصے هوکے گناه مت کرو ایسا نهو که سورج ڈوبے اور تم خفا کے خفا رهو (۲۷) اور نه ابلیس کو جگهه دو (۲۸) چوري کرنیوالا پهر چوري نکرے بلکه اچها پیشه اختیار کرکے هاتهوں سے محنت کرے تاکه محتاج کو کچهه دے سکے (۲۹) کوئي گندي بات تمهارے مُنهه سے نه نکلے بلکه وه جو حاجت کے موافق ترقي کے لیئے اچهي هوتاکه سننیوالوں کو فائده بخشے (۳۰) اور خدا کي روح قدس کو جس سے تم پر خلاصي کے دن تک مُهر هوئي رنجیده مت کرو (۳۱) ساري کڑواهٹ اور غضب اور غصه اور غل اور بدگوئي تمام شرارت سمیت تم سے دور رهے (۳۲) اور ایک دوسرے پر مهربان اور دردمند هو اور آپس میں بخشا کرو چنانچه خدا نے بهي مسیح کے لیئے تمهیں بخشا هی *

پانچواں باب

(۱) پس تم عزیز فرزندوں کي طرح خدا کے پیرو هو (۲) اور محبت سے چلو جیسے مسیح نے بهي هم سے محبت رکهي اور هماري خاطر اپنے

نئیں خدا کے آگے خوشبو کے لیئے نذر اور قربان کیا * (۳) اور حرام‌کاري اور هر طرح کي ناپاکي یا لالچ کا تم میں ذکر تک نہو جیسا مقدسوں کو مناسب هی (۴) نہ بےشرمي نہ بیہودہ‌گوئي یا ٹھٹھےبازي جو نامناسب هی بلکہ بیشتر شکرگذاري (۵) کیونکہ تم اِس سے خوب واقف هو کہ کوئي حرام‌کار یا ناپاک یا لالچي جو بُت‌پرست هی مسیح اور خدا کي بادشاهت میں میراث نہیں پاتا هی (۶) کوئي تمکو بیہودہ باتوں سے بُھلاوا ندے کیونکہ ایسي بُرائیوں کے سبب خدا کا غضب نافرماني کے فرزندوں پر پڑتا هی (۷) پس تم اُنکے شریک مت هو (۸) کیونکہ تم آگے تاریکي تھے پر اب خدا میں نور هو سو نور کے فرزندوں کي طرح چلو (۹) کہ نور کا پھل کمال خوبي اور راستبازي اور سچائي هی (۱۰) اور دریافت کرو کہ خداوند کو کیا خوش آتا هی (۱۱) اور تاریکي کے لاحاصل کاموں میں شریک مت هو بلکہ پیشتر اُنکو ملامت بھي کرو (۱۲) کیونکہ اُنکے پوشیدہ کاموں کا ذکر کرنا بھي شرم هی (۱۳) پر یے سب چیزیں جب اُنپر ملامت هوتي هی روشني سے ظاهر هوتي هیں کیونکہ هر چیز جو روشن کرتي هی روشني هی (۱۴) اِسلیئے کہتا هی ارے آؤ تو جو سوتا هی جاگ اور مُردوں میں سے اُٹھہ کہ مسیح تجھے روشن کریگا * (۱۵) پس خبردار تم دیکھہ بھالکے چلو نادانوں کي طرح نہیں بلکہ داناؤں کي مانند (۱۶) اور وقت کو غنیمت جانو کیونکہ دن بُرے هیں (۱۷) اِسواسطے بےتمیز مت هو بلکہ سمجھو کہ خداوند کي مرضي کیا هی (۱۸) اور شراب پیکے متوالے مت هو کہ اُسمیں خرابي هی بلکہ روح سے بھر جاؤ (۱۹) کہ تم آپس میں زبوریں اور گیت اور روحاني غزلیں گایا کرو اور اپنے دل میں خداوند کے لیئے گاتے بجاتے رهو (۲۰) اور سب باتوں میں همارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے خدا باپ کے همیشہ شکرگذار رهو (۲۱) اور خدا کے خوف سے ایک دوسرے کي فرمانبرداري کرو * (۲۲) اے عورتو اپنے شوهروں کي ایسي فرمانبردار رهو جیسے خداوند کي (۲۳) کیونکہ شوهر جورو کا سر هی جیسا مسیح بھي کلیسیا کا سر اور وہ بدن کا بچانیوالا هی (۲۴) پر جیسے کلیسیا مسیح کي فرمانبردار هی ویسے هي جوروان بھي هر بات میں اپنے شوهروں کي هوویں (۲۵) اے مردو اپني

جوروؤں کو پیار کرو جیسا مسیح نے بھي کلیسیا کو پیار کیا اور اپنے تئیں اُسکے بدلے حوالے کیا (۲۶) تاکہ اُسکو پاني کے غسل سے کلام کے ساتھہ پاک کرکے مقدس کرے (۲۷) تاکہ وہ آپ اپنے لیئے ایسي جلال‌والي کلیسیا کو طیار کرے جس میں داغ یا چین یا کوئي ایسي چیز نہو بلکہ یہہ کہ مقدس اور بےعیب ہووے (۲۸) یونہیں مردوں پر لازم ھی کہ اپني جوروؤں کو ایسا پیار کریں جیسا اپنے بدن کو جو اپني جورو کو پیار کرتا ھی سو آپ کو پیار کرتا ھی (۲۹) کیونکہ کسي نے کبھي اپنے جسم سے دشمني نہیں کي بلکہ وہ اُسے پالتا اور پوستا ھی جیسا خداوند بھي کلیسیا کو (۳۰) کیونکہ ھم اُسکے بدن کے عضو اُسکے گوشت اور اُسکي ھڈیوں میں سے ھیں (۳۱) اِسي سبب سے آدمي اپنے باپ اور ما کو چھوڑیگا اور اپني جورو سے مِلا رھیگا اور وے دونوں ایک جسم ھونگے (۳۲) یہہ بڑا بھید ھی پر میں مسیح اور کلیسیا کي بابت بولتا ھوں (۳۳) مگر تم میں بھي ھر ایک اپني جورو کو ایسا پیار کرے جیسا آپ کو اور عورت اپنے شوھر کا ادب کرے *

چھٹھواں باب

(۱) ای فرزندو خداوند کے لیئے اپنے ما باپ کے تابع رھو کیونکہ یہہ واجب ھی (۲) اپنے باپ اور ما کي عزت کر یہہ پہلا حکم ھی جسکے ساتھہ وعدہ ھی (۳) تاکہ تیرا بھلا اور تیري عمر زمین پر دراز ھو (۴) اور ای باپو تم اپنے فرزندوں کو غصہ مت دلاؤ بلکہ خداوند کي تربیت اور نصیحت سے اُنکي پرورش کرو (۵) ای نوکرو اُنکے جو جسم کي نسبت تمھارے خاوند ھیں اپنے دلوں کي صفائي سے ڈرتے اور تھرتھراتے ھوئے ایسے فرمانبردار ھو جیسے مسیح کے (۶) نہ آدمي کے خوشامد کرنیوالوں کي طرح دکھانے کو بلکہ مسیح کے بندوں کي مانند جي سے خدا کي مرضي پر چلو (۷) اور خوشي سے نوکري کرو گویا کہ خداوند کي ھو نہ آدمیوں کي (۸) کہ تم جانتے ھو کہ جو کوئي کچھہ اچھا کام کرے کیا غلام کیا آزاد خداوند سے ویسا ھي پاویگا (۹) اور ای خاوندو دھمکیاں چھوڑکے اُنسے ایسے ھي کرو یہہ جانکے کہ تمھارا

بھي خاوند آسمان پر ھی اور اُسکے نزدیک روداري نہیں * (۱۰) غرض ای میرے بھائیو خداوند اور اُسکي قدرت کي قوت میں زورآور بنو (۱۱) خدا کے سارے ھتھیار باندھو تاکہ تم ابلیس کے منصوبوں کے مقابل کھڑے رہ سکو (۱۲) کیونکہ ھمیں خون اور جسم سے کُشتي کرنا نہیں بلکہ سرداریوں سے اور مختاریوں سے اور اِس دنیا کي تاریکي کے قدرت والوں سے اور شرارت کي روحوں سے ھی جو آسماني مقاموں میں ھیں (۱۳) اِسواسطے خدا کے سارے ھتھیار اُٹھا لو تاکہ تم بُرے دن میں مقابلہ کرنے اور سب کام بجا لاکے قائم رھنے پر قادر ھو (۱۴) اِسلیئے اپني کمر سچائي سے کسکے اور راستبازي کا بکتر پہنکے (۱۵) اور پانوں میں صلح کي خوشخبري کي طیاري کا جوتا پہنکے (۱۶) اور سب کے اُوپر ایمان کي ڈھال لگاکے جس سے تم شریر کے سارے جلتے تیروں کو بُجھا سکو قائم رھو (۱۷) اور نجات کا خود اور روح کي تلوار جو خدا کا کلام ھی لے لو (۱۸) اور کمال آرزو اور منت کے ساتھہ ھر وقت روح میں دعا مانگو اور اِسي کے لیئے سب مقدسوں کے واسطے نہایت مستعد ھوکے اور منت کرکے جاگتے رھو (۱۹) اور میرے واسطے بھي تاکہ مجھے کلام دیا جاوے کہ اپنا مُنہہ کھولکے دلیري سے خوشخبري کے بھید کو ظاھر کروں (۲۰) جسکے لیئے قیدي ایلچي ھوں تاکہ میں دلیر ھوکے اُسکو ایسا کہوں جیسا مجھے کہنا چاھیئے * (۲۱) اور یہہ کہ تم بھي میرے احوال کو جانو کہ میں کیا کرتا ھوں سو تخکس جو پیارا بھائي اور خداوند کا دیانتدار خادم ھی تمھیں سب کي خبر دیگا (۲۲) کہ میں نے اُسے تمھارے پاس اِسواسطے بھیجا کہ تم ھمارے احوال کو جانو اور وہ تمھارے دلوں کو تسلي دے * (۲۳) بھائیوں کي سلامتي ھو اور خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح سے ایمان کے ساتھہ محبت مِلے (۲۴) فضل اُن سب کے ساتھہ ھووے جو ھمارے خداوند یسوع مسیح سے في الحقیقت محبت رکھتے ھیں * آمین *

پولوس کا خط فلپیوں کو

پہلا باب

یسوع مسیح کے خادم پولوس اور تمطاؤس مسیح یسوع کے اُن سب مقدسوں کو جو فلپي میں ھیں نگہبانوں اور مددگاروں سمیت (۲) فضل اور سلامتي ھمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ھووے * (۳) میں جب جب تمھیں یاد کرتا ھوں اپنے خدا کا شکر بجا لاتا (۴) اور اپني ھر ایک دعا میں خوشي سے ھمیشہ تم سب کے لیئے دعا مانگتا ھوں (۵) اِسلیئے کہ تم پہلے دن سے آج تک خوشخبري میں شریک رھے (۶) اور مجھے یقین ھی کہ جسنے تم میں نیک کام شروع کیا ھی سو یسوع مسیح کے دن تک کرتا جائیگا (۷) چنانچہ مناسب ھی کہ میں تم سب کے حق میں ایسا ھي سمجھوں اِسواسطے کہ تم میري زنجیروں اور خوشخبري کي معذرت اور اثبات میں میرے دل میں ھو اور فضل میں تم سب میرے شریک ھو (۸) کہ خدا میرا گواہ ھی کہ میں یسوع مسیح کي سي اُلفت رکھکے تم سب کا مشتاق ھوں (۹) اور یہہ دعا مانگتا ھوں کہ تمھاري محبت دانائي اور کمال پہچان کے ساتھہ زیادہ بڑھتي چلي جاوے (۱۰) تاکہ تم بھلے بُرے میں امتیاز کر جانو اور مسیح کے دن تک خالص رھو اور ٹھوکر نہ کھاؤ (۱۱) اور راستبازي کے پھلوں سے جو یسوع مسیح کے وسیلے سے ھیں خدا کے جلال اور تعریف کے واسطے لدے رھو * (۱۲) اور ای بھائیو میں چاھتا ھوں کہ تم جانو کہ جو مجھہ پر گذرا سو خوشخبري کي زیادہ ترقي کے لیئے ھوا (۱۳) یہاں تک کہ قیصر کے سارے محل میں اور سب اَوروں کو مشہور ھوا کہ میں مسیح کے واسطے بندھا ھوں (۱۴) اور اکثروں نے اُنمیں سے جو خداوند میں بھائي ھیں میري زنجیروں سے دلیر ھوکے بے خوف

کلام بولنے کي زیادہ جرأت پیدا کي (۱۵) بعضے تو ڈاہ اور جھگڑے سے پر بعضے نیک‌نیت سے مسیح کي منادي کرتے ھیں (۱۶) جھگڑالو تو مسیح کي خوشخبري صاف دل سے نہیں بلکہ اِس خیال سے دیتے ھیں کہ میري زنجیروں پر اَور رنج بڑھاویں (۱۷) پر محبت‌والے یہہ جانکر اُسے سناتے ھیں کہ میں خوشخبري کي معذرت کے واسطے مقرر ھوا ھوں (۱۸) پس کیا ھی ھر طرح سے تو مسیح کي خبر دي جاتي ھی خواہ مکاري سے خواہ سچائي سے اور اِسمیں میں خوش ھوں بلکہ خوش رھونگا بھي (۱۹) کیونکہ میں جانتا ھوں کہ تمھاري دعا اور یسوع مسیح کي روح کي مدد سے اِسکا انجام میري نجات ھوگي (۲۰) چنانچہ میرا توکل اور اُمید یہہ ھی کہ میں کسي بات میں شرمندہ نہیں ھونگا بلکہ کمال دلیري سے جیسے ھمیشہ ویسے اب بھي مسیح میرے بدن سے خواہ میرے جیتے خواہ میرے موئے پر بزرگي پاویگا (۲۱) کیونکہ جینا میرے لیئے مسیح اور مرنا نفع ھی (۲۲) پر اگر جسم میں زندہ رھنا یہي میري محنت کا پھل ھی تو نہیں جانتا کہ کیا اختیار کروں (۲۳) کہ دونوں باتوں سے جکڑا ھوں مجھے آرزو ھی کہ چھٹکارا پاؤں اور مسیح کے ساتھہ رھوں کہ یہہ بہت بہتر ھی (۲۴) پر جسم میں رھنا تمھاري خاطر اُس سے ضرور ھی (۲۵) اور میں یہہ یقین جانتا ھوں کہ رھونگا اور تم سب کے ساتھہ ٹھہرونگا تاکہ ایمان میں تمھیں ترقي اور خوشي ھو ۔(۲۶) کہ تمھارا فخر جو مسیح یسوع کي بابت میرے سبب سے ھی سو میرے تمھارے پاس پھر آنے سے زیادہ ھووے * (۲۷) صرف مسیح کي خوشخبري کے موافق گذران کرو تاکہ میں خواہ آؤں اور تمھیں دیکھوں خواہ نہ آؤں تمھارا یہہ احوال سنوں کہ تم ایک ھي روح میں قائم رھتے اور ایک جان ھوکے خوشخبري کے ایمان کے لیئے کوشش کرتے (۲۸) اور کسي بات میں مخالفوں سے ھول نہیں کھاتے ھو کہ یہہ اُنکے لیئے ھلاکت کا پر تمھارے واسطے خدا کي طرف سے نجات کا نشان ھی (۲۹) کیونکہ مسیح کي بابت تمھیں یہہ بخشا گیا کہ تم نہ فقط اُسپر ایمان لاؤ بلکہ اُسکي خاطر دکھہ بھي پاؤ (۳۰) کہ تمھیں وھي جانفشاني ھی جو مجھہ میں دیکھي اور اب سنتے ھو کہ مجھہ میں ھی *

دوسرا باب

(۱) سو اگر مسیح میں کچھہ دلاسا اگر کچھہ محبت کي تسلي اگر روح
کي کچھہ رفاقت اگر کچھہ رحم اور دردمندي ھی (۲) تو میري خوشي پوري
کرو کہ ایک سا مزاج اور ایک سي محبت رکھو ایک جان ھوؤ اور ایک دل
(۳) جھگڑے اور باطل فخر سے کچھہ مت کرو بلکہ فروتني سے ایک دوسرے
کو اپنے سے بہتر جانو (۴) ھر ایک اپنے احوال پر نہیں بلکہ ھر ایک اَوروں
کے احوال پر بھي لحاظ کرے * (۵) پس تمھارا مزاج وھي ھووے جو مسیح
یسوع کا بھي تھا (۶) کہ اُسنے خدا کي صورت میں ھوکے خدا کے برابر
ھونا غنیمت نہ جانا (۷) بلکہ آپ کو نیچ کیا جب کہ خادم کي صورت
پکڑي آدمیوں کي شکل بنا (۸) اور صورت میں آدمي کي مانند ظاھر ھوکے
آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبي موت تک فرمانبردار رھا
(۹) اِسواسطے خدا نے اُسے بہت سرفراز بھي کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب
ناموں سے بزرگ ھی بخشا (۱۰) تاکہ یسوع کے نام میں ھر گھٹنا ٹِکے کیا
آسمانیوں کیا زمینیوں اور کیا اُنکا جو زمین کے تلے ھیں (۱۱) اور ھر زبان
اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ھی تاکہ خدا باپ کا جلال ھووے *
(۱۲) سو ای میرے بھائیو جس طرح تم ھمیشہ فرمانبرداري کرتے آئے ھو
اُسي طرح نہ صرف میري حاضري بلکہ اب میري غیرحاضري میں بہت
زیادہ ڈرتے اور تھرتھراتے اپني نجات کے کام کیئے جاؤ (۱۳) کیونکہ خدا ھي
ھی جو تم میں اپني مرضي کے مطابق چاھنا بھي اور عمل میں لانا بھي
پیدا کرتا ھی (۱۴) سب کام بے کُڑکُڑائے اور بن تکرار کرو (۱۵) تاکہ تم
بےاِلزام اور بےبد ھوکے خدا کے بےعیب فرزند بنے رھو ٹیڑھي اور کج رو
قوم کے درمیان (۱۶) جن میں تم زندگي کا کلام لیئے ھوئے نور کي مانند
دنیا میں چمکتے ھو تاکہ مسیح کے دن میري بڑائي ھو کہ میري دوڑ اور
محنت عبث نہوئي * (۱۷) پر اگر میرا لہو بھي تمھارے ایمان کي
قرباني اور خدمت پر ڈھالا جاوے تو بھي میں خوش ھوں اور تم سب

کے ساتھہ خوشي کرتا ہوں (۱۸) اور تم بھي ویسے ھي خوش ھو اور میرے ساتھہ خوشي کرو (۱۹) اور مجھے خداوند یسوع سے یہہ اُمید ھی کہ تمطاؤس کو تمھارے پاس جلد بھیجوں تاکہ تمھارا احوال دریافت کرکے میں بھي خاطر جمع ھوؤں (۲۰) کیونکہ کوئي ایسا ھمدم میرے ساتھہ نہیں جو دل کي صفائي سے تمھارے لیئے فکرمند ھووے (۲۱) کیونکہ سب اپني اپني چیزوں کي تلاش میں ھیں نہ اُنکي جو یسوع مسیح کي ھیں (۲۲) لیکن تم اُسکي معتبري سے واقف ھو کہ جیسے بیٹا باپ کي ویسے ھي اُسنے میرے ساتھہ خوشخبري کي خدمت کي (۲۳) پس اُمیدوار ھوں کہ جونہیں اپنے احوال کا انجام دیکھوں وونہیں اُسے بھیج دوں (۲۴) اور مجھے خداوند سے یقین ھی کہ میں آپ بھي جلد آؤں * (۲۵) لیکن (اِس وقت) میں نے ضرور جانا کہ اپفرودیطس کو جو میرا بھائي اور ھمخدمت اور ھمسپاہ اور تمھارا بھیجا ھوا اور میري رفع احتیاج کے لیئے خادم ھی تمھارے پاس بھیجوں (۲۶) کہ وہ تم سب کا بہت مشتاق ھی اور اِسواسطے کہ تم نے اُسکي بیماري کا حال سنا اُداس تھا (۲۷) ھاں وہ بیماري سے مرنے پر تھا پر خدا نے اُسپر رحم کیا لیکن فقط اُسپر نہیں بلکہ مجھہ پر بھي تا نہووے کہ میں داغ پر داغ اُٹھاؤں (۲۸) سو میں نے اُسے بہت جلد بھیجا تاکہ تم اُسکي دوبارہ ملاقات سے خوش ھو اور میرا بھي غم گھٹے (۲۹) پس اُسکو خداوند کے سبب کمال خوشي سے قبول کرو اور ایسوں کو معزز رکھو (۳۰) کیونکہ مسیح کے کام کے واسطے وہ مرنے پر تھا کہ اُسنے اپني زندگي کو ناچیز جانا تاکہ میري خدمت کرنے میں تمھاري کمي پوري کرے *

تیسرا باب

(۱) غرض اے میرے بھائیو خداوند میں خوش رھو وھي بات تمھیں پھر پھر لکھنا میرے لیئے تکلیف نہیں اور تمھارے لیئے سلامتي کا باعث ھی * (۲) کُتوں سے خبردار رھو بدکاروں سے پرھیز کرو کاٹ کوٹ کرنیوالوں سے چوکس رھو (۳) کیونکہ حقیقي ختنہ ھم ھیں جو روح سے خدا کي عبادت بجا لاتے

اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ھیں اور جسم کا بھروسا نہیں رکھتے (۴) ھرچند
میں بھی جسم کا بھروسا رکھہ سکتا ھوں اگر اَوَر کوئی جسم پر بھروسا
کر سکے تو میں زیادہ (۵) کہ میرا ختنہ آٹھویں دن ھوا اور میں اِسرائیل کی
اولاد بنیمین کے فرقے سے عبرانیوں کا عبرانی شریعت کی نسبت فریسی ھوں
(۶) غیرت میں تو کلیسیا کا ستانیوالا اور شریعت کی راستبازی میں بےعیب
تھا (۷) لیکن جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں میں اُنھیں کو مسیح کی
خاطر نقصان سمجھا (۸) بلکہ اب بھی اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان
کی فضیلت کے سبب سب کچھہ نقصان سمجھتا ھوں کہ اُسی کی خاطر
میں نے ھر چیز کا نقصان اُٹھایا اور اُسے گندگی جانتا ھوں تاکہ مسیح کو
کماؤں (۹) اور اُسمیں پایا جاؤں نہ اپنی راستبازی جو شریعت سے ھی
رکھتے ھوئے بلکہ وہ جو مسیح پر ایمان لانے سے یعنی وہ راستبازی جو
خدا سے ایمان کے سبب مِلتی ھی (۱۰) اور اُسکو اور اُسکی قیامت کی
قدرت کو اور اُسکے دکھوں میں شریک ھونے کو دریافت کروں اور اُسکی
موت کی موافقت پیدا کرکے (۱۱) کسی طرح سے مُردوں کی قیامت
تک پہنچوں (۱۲) یہہ نہیں کہ میں پا چکا یا کامل ھو چکا بلکہ پیچھا
کیئے جاتا ھوں تاکہ جس غرض کے لیئے مجھے یسوع مسیح نے پکڑا
میں بھی اُسے جا پکڑوں (۱۳) ای بھائیو میرا یہہ گمان نہیں کہ میں
پکڑ چکا ھوں (۱۴) پر اِتنا ھی کہ اُن چیزوں کو جو پیچھے چھوٹتیں بُھلاکے
اُنکے لیئے جو آگے ھیں بڑھا ھوا سیدھا نشان کی طرف پلا جاتا ھوں تاکہ
اپنی آسمانی بُلاھٹ کا جو خدا سے مسیح یسوع میں ھوئی انعام پاؤں
(۱۵) پس جتنے ھم میں کامل ھیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات
میں تمھارا اَوَر طرح کا خیال ھو تو خدا اُسے بھی تم پر کھول دیگا
(۱۶) مگر جہاں تک ھم پہنچے ھیں اُسی پر قدم ماریں (۱۷) ای بھائیو
تم سب میرے پیرو ھو اور اُنپر جو ھمارے نمونے کے موافق چلتے ھیں
غور کرو (۱۸) کیونکہ بہتیرے چلنیوالے ھیں جنکا ذکر میں نے تم سے
بارھا کیا اور اب رو روکے کہتا ھوں کہ وے مسیح کی صلیب کے
دشمن ھیں (۱۹) کہ اُنکا انجام ھلاکت ھی اُنکا خدا پیٹ اور اُنکی

برائي اُنکے ننگ میں ھی وے دنیا کي چیزوں پر خیال رکھتے ھیں (۲۰) کیونکہ ھم آسمان کے باشندوں کے ھموطن ھیں جہاں سے نجات بخشنیوالے خداوند یسوع مسیح کي راہ تکتے ھیں (۲۱) جو اپني قدرت کي تاثیر کے مطابق جس سے وہ سب کو اپنے تابع کر سکتا ھی ھمارے خاکي بدن کو بدلکے اپنے جلالي بدن کي مانند بنائیگا *

چوتھا باب

(۱) اِسواسطے ای میرے پیارے اور عزیز بھائیو میري خوشي اور میرے تاج اِسي طرح ای پیارو خداوند میں مضبوط ھو * * (۲) ایودیہ سے التماس کرتا ھوں اور سنطخي سے بھي کہ خداوند میں ایکدل ھوویں (۳) ھاں تیري بھي ای سچے ھمخدمت منت کرتا ھوں کہ تو اُن عورتوں کي جنھوں نے میرے ساتھہ خوشخبري کي خدمت میں کوشش کي کلیمنس اور میرے باقي ھمخدمتوں سمیت جنکے نام زندگي کے دفترمیں ھیں مدد کر* (۴) خداوند میں ھمیشہ خوش رھو پھر کہتا ھوں خوش رھو (۵) تمھاري میانہروي سب آدمیوں پرظاھرھو خداوند نزدیک ھی (۶) کسي بات کا اندیشہ مت کرو بلکہ ھر بات میں تمھاري آرزوئیں دعا اور منت سے شکرگذاري کے ساتھہ خدا کے سامھنے بیان کي جاویں (۷) اور خدا کي صلح جو ساري عقل سے باھر ھی تمھارے دلوں اور خیالوں کي مسیح یسوع میں نگہباني کریگي * (۸) غرض ای بھائیو جتني چیزیں سچ ھیں جتني مناسب ھیں جتني سیدھي ھیں جتني پاک ھیں جتني پسندیدہ ھیں جتني نیک نام ھیں اگر کچھہ خوبي اور کچھہ تعریف ھی تو اُن باتوں پر غور کرو (۹) اور جو کچھہ تم نے مجھہ سے بھي سیکھا اور قبول کیا اور سنا اور دیکھا اُسپر عمل کرو اور صلح کا خدا تمھارے ساتھہ رھیگا * (۱۰) اور میں خداوند میں بہت خوش ھوا اِسواسطے کہ تم میرے لیئے فکر کرنے میں آخر کو تازہ ھوئے جسکے لیئے تم آگے بھي اندیشہمند تھے پر قابو نپایا (۱۱) یہہ تو احتیاج کے سبب نہیں کہتا ھوں کیونکہ میں نے یہہ سیکھا کہ جس حالت

میں ہوں اُسي پر راضي رہوں (۱۲) میں گھٹنا بھي جانتا ہوں اور بڑھنا بھي جانتا ہوں ہر بات میں اور سب باتوں میں سیر ہونے اور بھوکے رہنے بڑھنے اور گھٹنے میں میں نے درس پایا (۱۳) مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہی سب باتوں پر قادر ہوں (۱۴) تو بھي تم نے بھلا کیا جو دکھہ میں میري مدد کي (۱۵) پر ای فلپیو تم بھي جانتے ہو کہ خوشخبري کے شروع میں جب میں مقدونیہ سے نکل آیا کوئي کلیسیا تمھارے سوا دینے لینے میں میري شریک نہ تھي (۱۶) کہ تسلونیقي میں بھي تم نے میري رفع احتیاج کو ایک دو بار کچھہ بھیجا (۱۷) یہہ نہیں کہ میں اِنعام چاہتا بلکہ پھل چاہتا ہوں جو تمھارے حساب میں بڑھتا جاوے (۱۸) اور میرے پاس سب کچھہ بلکہ بہتایت کے ساتھہ ہی میں بھرا ہوں جب کہ میں نے اپفرودیطس کے ہاتھہ سے تمھاري بخشش پائي وہ خوشبو اور قرباني مقبول جو خدا کي پسند ہی (۱۹) اور میرا خدا اپنے جلال کي دولت کے موافق تمھاري ہر احتیاج مسیح یسوع کي طفیل رفع کریگا (۲۰) ہمارے باپ خدا کا ابدالآباد جلال ہووے آمین * (۲۱) ہر مقدس کو مسیح یسوع میں سلام کرو وے بھائي جو میرے ساتھہ ہیں تمھیں سلام کہتے ہیں (۲۲) سارے مقدس لوگ خصوصاً وے جو قیصر کے گھر کے ہیں تمکو سلام کہتے ہیں (۲۳) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھہ ہووے * آمین *

پولوس کا خط کُلسیوں کو

پہلا باب

پولوس خدا کي مرضي سے یسوع مسیح کا رسول اور بھائي تمطاؤس (۲) اُن مقدسوں اور مسیح میں ایماندار بھائیوں کو جو کُلسے میں ہیں فضل اور سلامتي ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے * (۳) ہم تمہارے واسطے دعا مانگکے ہمیشہ خدا اور اپنے خداوند یسوع مسیح کے باپ کا شکر کرتے ہیں (۴) جب سے کہ ہم نے سنا کہ تم مسیح یسوع پر ایمان لائے اور سب مقدسوں کو پیار کرتے ہو (۵) اُس اُمید کے لیئے جو تمہارے واسطے آسمان پر دھري ہی جسکا ذکر تم نے آگے خوشخبري کے کلام حق میں سنا (۶) کہ وہ تم پاس آئي جیسے سارے جہان میں بھي اور پھل دیتي ہی جیسے تمہارے درمیان بھي جس دن سے کہ تم نے خدا کا فضل حقیقت میں سنا اور پہچانا (۷) چنانچہ تم نے ہمارے عزیز ہم‌خدمت اپفراس سے سیکھا بھي جو تمہاري خاطر مسیح کا دیانت‌دار خادم ہی (۸) جسنے تمہاري روح کي محبت ہم پر ظاہر کي ہی (۹) اِسلیئے ہم بھي جس دن سے کہ یہہ سنا تمہارے واسطے دعا مانگنے اور یہہ عرض کرنے سے باز نہیں رہتے ہیں کہ تم تمام حکمت اور روحاني سمجھہ سے اُسکي مرضي کي پہچان میں کامل ہو (۱۰) تاکہ تم خداوند کي کُلي رضامندي کے لائق کي چال چلو اور ہر نیک کام میں پھل لاتے رہو اور خدا کي پہچان میں بڑھتے جاؤ (۱۱) اور اُسکے جلال کي قدرت کے مطابق سب طرح کي مضبوطي پیدا کرو تاکہ تم خوشي کے ساتھہ کمال صبر اور برداشت کر سکو (۱۲) اور باپ کا شکر کرو جسنے ہمکو اِس لائق کیا کہ نور میں مقدسوں کے ساتھہ میراث کا حصہ پاویں (۱۳) اور ہمیں تاریکي کے اختیار سے چُھڑایا اور اپنے پیارے بیٹے کي بادشاہت میں داخل کیا (۱۴) اُسي میں ہم اُسکے لہو

کے وسیلے نجات یعنی گناہوں کی معافی پاتے ہیں (۱۵) کہ وہ اَن‌دیکھے خدا کی صورت اور ساری خلقت کا پہلوٹا ہی (۱۶) کیونکہ اُسی سے سب کچھ پیدا ہوا جو آسمان اور زمین پر ہی دیکھا اور اَن‌دیکھا کیا مسندیں کیا خاوندیاں کیا سرداریاں کیا مختاریاں ساری چیزیں اُس سے اور اُسکے لیئے پیدا ہوئیں (۱۷) اور وہ سب سے آگے ہی اور سب کچھ اُسمیں بحال رہتا ہی (۱۸) اور وہ بدن یعنی کلیسیا کا سر ہی وہی شروع اور مُردوں میں سے پہلوٹا ہی تاکہ سب میں اول ہو (۱۹) کیونکہ (خدا کو) پسند آیا کہ سارا کمال اُسمیں بسے (۲۰) اور اُسکے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کرکے ساری چیزوں کو کیا وے جو زمین پر ہیں کیا وے جو آسمان پر ہیں اُسی کے وسیلے اپنے سے مِلا لے (۲۱) اور تمکو بھی جو آگے بیگانے اور بُرے کاموں کے سبب دل سے دشمن تھے اب اُسکے جسمانی بدن سے موت کے وسیلے مِلا لیا (۲۲) تاکہ وہ تمکو مقدس اور بےعیب اور بےاِلزام اپنے حضور حاضر کرے (۲۳) بشرطیکہ تم ایمان پر قائم اور مضبوط رہو اور اُس خوشخبری کی اُمید سے جسے تم نے سنا ٹل نہ جاؤ جسکی منادی ہر مخلوق کے لیئے جو آسمان کے نیچے ہی کی گئی اور میں پولوس اُسکا خادم ہوا * (۲۴) اب میں اپنی مصیبتوں سے تمہاری خاطر خوش ہوں اور مسیح کی مصیبتوں کی کمتیاں اُسکے بدن یعنی کلیسیا کے لیئے اپنے جسم میں بھرے دیتا ہوں (۲۵) جس (کلیسیا) کا میں خادم ہوا خدا کی اُس مختاری کے موافق جو مجھے تمہارے لیئے مِلی تاکہ خدا کے کلام کو پورا بیان کروں (۲۶) یعنی اُس بھید کو جو اگلے زمانے سے پشت بہ پشت پوشیدہ رہا پر اب اُسکے مقدسوں پر ظاہر ہوا (۲۷) جن پر خدا نے یہہ ظاہر کرنا چاہا کہ غیرقوموں میں اِس بھید کے جلال کی کیسی فراوانی ہی جو یہہ ہی کہ مسیح تم میں جلال کی اُمید ہی (۲۸) جسکی خبر ہم دیکے ہر آدمی کو نصیحت کرتے اور ہر شخص کو کمال دانائی سے سکھاتے ہیں تاکہ ہر آدمی کو مسیح یسوع میں کامل کرکے حاضر کریں (۲۹) اور اِسی لیئے میں اُسکی اُس تاثیر کے موافق جو قدرت سے مجھ میں مؤثر ہی جانفشان ہوکے محنت بھی کرتا ہوں *

دوسرا باب

(۱) میں چاهتا هوں که تم جانو که تمهارے اور اُنکے واسطے جو لاذیقیه میں هیں اور اُن سب کے لیئے جنهوں نے میري جسمي صورت نهیں دیکهي مجهے کیا هي جانفشاني هی (۲) تاکه اُنکے دلوں کو تسلي هو اور وے محبت سے آپس میں گتهے رهکے پوري سمجهه کي تمام دولت کو پهنچیں اور خدا باپ اور مسیح کے بهید کو جانیں (۳) جس میں حکمت اور معرفت کے سارے خزانے چهپے هیں (۴) پر یهه کهتا هوں مبادا کوئي چکني چپڑي باتوں سے تمهیں بُهلاوے (۵) کیونکه اگرچه میں جسم کي نسبت دورهوں پر روح کي نسبت تمهارے پاس هوں اور تمهارے انتظام اور مسیح پر تمهارے ایمان کي مضبوطي کو دیکهکے خوش هوں (۶) پس جیسا تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا ویسا هي اُسمیں چلو (۷) اور اُسمیں جڑ پکڑو اور بڑهتے جاؤ اور جیسي تم نے تعلیم پائي ایمان میں مضبوط رهو اور اُسمیں شکرگذاري کے ساتهه ترقي کرو (۸) خبردار ایسا نهو که کوئي فیلسوفي اور بیهوده فریب سے جو آدمیوں کے قانونوں اور علم کے اُسطقسات کے موافق هیں اور مسیح کے مطابق نهیں هیں تمهیں لوٹ لے (۹) کیونکه اُلوهیت کا سارا کمال اُسمیں مجسم هو رها هی (۱۰) اور تم اُسمیں جو ساري سرداري اور مختاري کا سر هی کامل بنے هو (۱۱) اور اُسمیں تمهارا ایسا ختنه بهي هوا جو هاتهه سے نهیں یعني مسیحي ختنه جو جسم کے گناهوں کا بدن اُتار پهینکنا هی (۱۲) اور اُسکے ساتهه بپتسما میں گاڑے گئے اور اُسي میں ایمان کے وسیلے جو خدا کي قدرت پر هی جسنے اُسکو مُردوں میں سے جِلایا اُسکے ساتهه جي بهي اُٹهے هو (۱۳) اور اُسنے تمهیں جو خطاؤں اور اپنے جسم کي نامختوني میں مُرده تهے اُسکے ساتهه زنده کیا که اُسنے تمهاري سب خطائیں بخش دیں (۱۴) اور حکموں کا دستخط جو همارا مخالف تها هماري بابت مِٹا ڈالا اور صلیب پر کیلیں جڑکے اُسکو بیچ میں سے اُٹها ڈالا (۱۵) اور سرداریوں اور مختاریوں کي قدرت چهینکے اُنهیں برملا رسوا کیا اور اُنپر شادیانے بجائے * (۱۶) پس کوئي کهانے یا پینے یا عید

یا نئے چاند یا سبت کي بابت تم پر اِلزام نہ لگاوے (۱۷) کہ یے آنیوالي چیزوں کے سایہ ہیں پر بدن مسیح کا ہی (۱۸) کوئي خاکساري اورفرشتوں کي عبادت سے قصداً تمکو تمھارے اجر سے محروم نکرے کہ ایسا شخص اپني جسماني عقل سے عبث پھولکے اُن چیزوں میں جنھیں اُسنے نہیں دیکھا دست‌اندازي کرتا (۱۹) اور اُس سر کو نہیں پکڑے رہتا ہی جس سے سارا بدن بندوں اور پٹھوں سے غذا پاکے اور آپس میں گٹھکر خدا کي بڑھتي سے بڑھتا ہی * (۲۰) پس اگر تم مسیح کے ساتھہ مرکے دنیا کے اُسطقسات سے آزاد ہوئے تو تم گویا دنیا میں زندہ ہوکے کیوں دستورپرست ہو (۲۱) یوں کہ مت چھو مت چکھہ ہاتھہ مت لگا (۲۲) (کہ یے سب چیزیں کام میں لانے سے فنا ہو جاتي ہیں) آدمیوں کے ایسے حکموں اور تعلیموں کے موافق (۲۳) جو ایجاد کي ہوئي بندگي اور فروتني اور بدن پر سختي کرنے میں نہ اُسکي کسي عزت میں حکمت کي صورت رکھتي ہیں جسم کي خواہشیں پوري کرنے کو *

تیسرا باب

(۱) پس اگر تم مسیح کے ساتھہ جي اُٹھے ہو تو آسماني چیزوں کي تلاش کرو جہاں مسیح خدا کے دھنے بیٹھا ہی (۲) آسماني چیزوں پر دل لگاؤ نہ اُنپر جو زمین پر ہیں (۳) کیونکہ تم مر گئے ہو اورتمھاري زندگي مسیح کے ساتھہ خدا میں پوشیدہ ہی (۴) پر جب مسیح هماري زندگي ظاہر ہوگا تب اُسکے ساتھہ تم بھي جلال سے ظاہر ہو جاؤگے * (۵) اِسواسطے اپنے عضوؤں کو جو زمین پر ہیں یعني حرام‌کاري ناپاکي شہوت بُري خواہش اور لالچ کو جو بُت‌پرستي ہی مار ڈالو (۶) کہ اُنکے سبب خدا کا غضب نافرماني کے فرزندوں پر پڑتا ہی (۷) جن میں تم بھي آگے چلتے تھے جب کہ اُن میں جیتے تھے (۸) پر اب تم بھي اِن سب کو یعني غصہ غضب بدي کو اور اپنے مُنہہ سے گالي اور گندي بات کو دور کرو (۹) ایک دوسرے سے جھوٹھہ مت بولو کیونکہ تم نے پُرانے اِنسان کو اُسکے

کاموں سمیت اُتار پھینکا (۱۰) اور نئے کو جو معرفت میں اپنے پیدا کرنیوالے کي صورت کے موافق نیا بن رہا ھی پہنا ھی (۱۱) وھاں نہ یوناني ھی نہ یہودي نہ ختنہ نہ نامختوني نہ اجنبي نہ اِسقوطي نہ غلام نہ آزاد پر مسیح سب کچھہ اور سب میں ھی * (۱۲) پس خدا کے برگزیدوں کي طرح جو مقدس اور معزز ھیں دردمندي مہرباني فروتني حلیمي اور برداشت کا لباس پہنو (۱۳) اور اگر کوئي کسي پر دعوی رکھتا ھو تو ایک دوسرے کي برداشت کرے اور ایک دوسرے کو بخشے جیسا مسیح نے تمھیں بخشا ھی ویسا ھي تم بھي کرو (۱۴) اور اُن سب کے اُوپر محبت کو پہن لو کہ وہ کمال کا کمربند ھی (۱۵) اور خدا کي صلح جسکے لیئے تم ایک تن ھوکر بُلائے گئے ھو تمھارے دلوں میں حکومت کرے اور شکرگذار رھو * (۱۶) مسیح کا کلام تم میں بہتایت سے ساري حکمت کے ساتھہ بسے کہ تم زبوروں اور گیتوں اور روحاني غزلوں سے ایک دوسرے کو تعلیم اور نصیحت کرو اور شکرگذاري کے ساتھہ خداوند کے لیئے اپنے دلوں میں گاؤ (۱۷) اور جو کچھہ کرتے ھو کلام یا کام سب کچھہ خداوند یسوع کے نام سے کرو اور اُسکے وسیلے خدا باپ کا شکر بجا لاؤ * (۱۸) ای عورتو جیسا خداوند میں مناسب ھی اپنے شوھروں کي فرمانبردار ھو (۱۹) ای مردو اپني جوروؤں کو پیار کرو اور اُنسے کڑوے مت ھو (۲۰) ای فرزندو ھر بات میں اپنے ما باپ کے تابع رھو کہ یہي خداوند کي پسند ھی (۲۱) ای باپو اپنے فرزندوں کو مت کُڑھاؤ نہووے کہ بےدل ھو جاویں (۲۲) ای نوکرو اُنکے جو جسم کي نسبت تمھارے خاوند ھیں سب باتوں میں فرمانبردار رھو نہ آدمي کے خوشامد کرنیوالوں کي طرح دکھانے کو بلکہ صاف دل سے خداترسوں کي مانند (۲۳) اور جو کچھہ کرتے ھو جي سے کرو گویا خداوند کے لیئے ھو نہ کہ آدمیوں کے لیئے (۲۴) کہ تم جانتے ھو کہ خداوند سے بدلے میں میراث پاؤگے کیونکہ تم خداوند مسیح کي نوکري بجا لاتے ھو (۲۵) پر وہ جو بُرا کرتا ھی اپنے بُرے کاموں کے موافق کماویگا اور روداري نہیں ھی *

چوتھا باب

(۱) ای خاوندو نوکروں کے ساتھہ عدل اور اِنصاف کرو یہہ جانکرکہ تمھارا بھي خاوند آسمان پر ھی * (۲) دعا مانگنے میں مستعد اور اُسمیں شکر گذاري کے ساتھہ ھوشیار رھو (۳) اور ساتھہ اُسکے ھمارے لیئے بھي دعا کرو تاکہ خدا ھمارے واسطے کلام کا دروازہ کھولے کہ میں مسیح کے بھید کو جسکے سبب قید بھي ھوا ھوں بیان کروں (۴) تاکہ میں اُسے ایسا ظاھر کروں جیسا مجھے لازم ھی (۵) وقت کو غنیمت جانکے اُن لوگوں کے ساتھہ جو باھر ھیں ھوشیاري سے چلو (۶) تمھاري باتیں ھمیشہ فضل کے ساتھہ اور نمکین ھوویں تاکہ جانو کہ ھر ایک کو کیونکر جواب دینا چاھیئے * (۷) تخکس جو پیارا بھائي اور دیانت‌دار خادم اور خداوند میں ھم‌خدمت ھی میرے سارے احوال کي تمھیں‌خبر دیگا (۸) اُسکو میں نے اِسي لیئے تمھارے پاس بھیجا ھی کہ وہ تمھارا حال دریافت کرے اور تمھارے دلوں کو تسلي دے (۹) اور اُسکے ساتھہ دیانت‌دار اور پیارے بھائي اُنیسمس کو جو تم میں سے ھی بھیج دیا وے تمھیں یہاں کي ساري خبریں پہنچائینگے (۱۰) ارسطرخس جو میرے ساتھہ قید ھی اور مرقس برنباس کا بھانجا جسکي بابت تم نے حکم پائے (اگر وہ تمھارے پاس آوے تو اُسکي خاطر کرو) (۱۱) اور یسوع ملقب بہ یستس یے سب جو مختونوں میں سے ھیں تمکو سلام کہتے ھیں صرف یے ھي خدا کي بادشاھت کے واسطے میرے ھم‌خدمت ھیں جو میرے لیئے تسلي کا باعث ھوئے (۱۲) اپفراس جو تم میں سے مسیح کا بندہ ھی تمکو سلام کہتا ھی کہ وہ دعا مانگنے میں تمھاري خاطر ھمیشہ جانفشاں ھی تاکہ تم خدا کي مرضي کي ھر بات میں کامل اور پورے بنے رھو (۱۳) کیونکہ میں اُسکا گواہ ھوں کہ وہ تمھارے اور اُنکے واسطے جو لاذیقیہ میں اور جو ھراپلس میں ھیں بہت سرگرم ھی (۱۴) لوقا پیارا طبیب اور دیماس تمھیں سلام کہتے ھیں (۱۵) تم اُن بھائیوں کو جو لاذیقیہ میں ھیں اور نمفا کو اور کلیسیا کو جو اُسکے گھر میں ھی سلام کہو

(۱۶) اور جب یہہ خط تم میں پڑھا گیا تو ایسا کرو کہ لاذیقیہ کي کلیسیا میں بھي پڑھا جاے اور لاذیقیوں کا خط تم بھي پڑھو (۱۷) اور ارخپس سے کہو کہ تو اُس خدمت میں جو تو نے خداوند سے پائي ھی ھوشیار رہ کہ اُسے انجام دے * (۱۸) مجھہ پولوس کے ھاتھہ سے سلام میري زنجیروں کو یاد رکھو فضل تمھارے ساتھہ ھووے * آمین *

پولوس کا پہلا خط تسلونیقیوں کو

پہلا باب

پولوس اور سلوانس اور تمطاؤس تسلونیقیوں کي کلیسیا کو جو خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح میں ہی فضل اور سلامتي ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے * (۲) ہم تم سب کے واسطے خدا کا شکر ہمیشہ بجا لاتے اور اپني دعاؤں میں تمھیں یاد کرتے ہیں (۳) کہ اپنے باپ خدا کے حضور تمھارے ایمان کے عمل اور محبت کي محنت اور اُس اُمید کي پایداري کو جو ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ہی بلاناغہ یاد رکھتے ہیں (۴) کہ ای بھائیو خدا کے پیارو ہم جانتے ہیں کہ تم برگزیدہ ہو (۵) کیونکہ ہماري خوشخبري فقط کلام سے نہیں بلکہ قدرت اور روح القدس اور پورے اعتقاد کے ساتھہ بھي تمھارے پاس پہنچي چنانچہ تم جانتے ہو کہ ہم تمھارے واسطے تم میں کیسے تھے (۶) اور تم ہمارے اور خداوند کے پیرو ہوئے کہ تم نے کلام کو بڑي مصیبت کے ساتھہ روح القدس کي خوشي سے قبول کیا (۷) یہاں تک کہ مقدونیہ اور اخیہ کے سب ایمانداروں کے لیئے نمونہ بنے (۸) کیونکہ تم سے خداوند کے کلام کي شہرت فقط مقدونیہ اور اخیہ میں نہیں ہوئي بلکہ ہر جگہہ تمھارا ایمان جو خدا پر ہی مشہور ہوا یہاں تک کہ ہمارے کہنے کي کچھہ حاجت نہیں (۹) کیونکہ وے آپ ہمارا ذکر کرتے ہیں کہ ہم نے تم میں کیسا دخل پایا اور تم کیونکر بُتوں سے خدا کي طرف پھرے تاکہ زندہ اور سچے خدا کي بندگي کرو (۱۰) اور اُسکے بیٹے کي جسے اُسنے مُردوں میں سے جِلایا راہ تکو کہ آسمان پر سے آویگا یعني یسوع جو ہمکو آیندہ غضب سے چُھڑاتا ہی *

دوسرا باب

(۱) کیونکہ ای بھائیو تم تو آپ جانتے ہو کہ ہمارا دخل تم میں بےفائدہ
نہ تھا (۲) بلکہ اگرچہ ہم نے آگے فیلپی میں بڑا دکھ اور رسوائی اُٹھائی
جیسا تم جانتے ہو تو بھی خدا کی خوشخبری بڑی جانفشانی سے تمھیں
سنانے کو اپنے خدا میں ہمت پائی (۳) کیونکہ ہماری نصیحت گمراہی اور
ناپاکی اور دغابازی سے نہ تھی (۴) بلکہ جیسا خدا نے ہمکو مقبول جانکے
خوشخبری کا امانتدار کیا ویسا ہی ہم بولتے ہیں نہ یہہ کہ آدمیوں کو بلکہ
خدا کو جو ہمارے دل آزماتا ہی رضامند کریں (۵) کہ جیسا تم جانتے ہو ہم
ہرگز خوشامد کی بات نہیں بولتے نہ لالچ کی پروا رکھتے (خدا گواہ ہی)
(۶) اور نہ آدمیوں سے نہ تم سے نہ اَوروں سے عزت چاہتے تھے اگرچہ ہم مسیح
کے رسول ہونے کے سبب تم پر بوجھ ڈال سکتے تھے (۷) بلکہ تمھارے
درمیان ملائم رہے ہاں جیسے دائی اپنے بچوں کو پالتی ہی (۸) ویسا ہی ہم
تمھارے دلسوز ہوکے نہ فقط خدا کی خوشخبری بلکہ اپنی جان بھی
تمھیں دینے کو راضی تھے اِسواسطے کہ تم ہمارے پیارے تھے (۹) کیونکہ تم
ای بھائیو ہماری محنت اور مشقت کو یاد کرتے ہو کہ ہم نے اِسلیئے کہ تم
میں سے کسی پر بار نہو رات دن کام کرکے تمھیں خدا کی خوشخبری
سنائی (۱۰) تم گواہ ہو اور خدا بھی ہی کہ ہم تم میں جو ایمان لائے کیا
ہی پاک اور راست اور بےعیب ہوا کرتے تھے (۱۱) چنانچہ جانتے ہو کہ ہم تم
میں سے ہر ایک کی یوں منت کرتے اور دلاسا دیتے اور نصیحت کرتے تھے
جیسے باپ اپنے بچوں کو (۱۲) تاکہ تمھاری روش خدا کے لائق ہو جسنے
تمھیں اپنی بادشاہت اور جلال میں بُلایا * (۱۳) اِسواسطے ہم بھی بلاناغہ
خدا کے شکرگذار ہیں کہ جب خدا کا کلام جسے ہم سناتے ہیں تمکو مِلا
تو تم نے اُسے آدمیوں کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام جانکر (کہ وہ حقیقت
میں ایسا ہی ہی) قبول کیا اور وہ تم ایمانداروں میں اثر بھی کرتا ہی
(۱۴) کیونکہ تم ای بھائیو خدا کی کلیسیاؤں کے جو یہودیہ میں مسیح

یسوع کي هیں پیرو هوئے کیونکہ تم نے بهي اپنے هم‌قوموں سے وهي دکهه اُتهایا جو اُنهوں نے یہودیوں سے (۱۵) جنهوں نے خداوند یسوع اور اپنے نبیوں کو بهي مار ڈالا اور همیں ستایا اور وے خدا کو خوش نہیں آتے اور سب آدمیوں کے مخالف هیں (۱۶) اور همیں غیرقوموں کو وہ کلام جس سے اُنکي نجات هو سنانے کے مانع هیں تاکہ اُنکے گناہ همیشہ کمال کو پہنچتے رهیں لیکن اُنپر غضب اِنتہا کو پہنچا ** (۱۷) پر هم نے ای بهائیو جب تم سے تهوڑي مدت نہ دل کي بلکہ صورت کي نسبت جدا هوئے کمال آرزو کے ساتهه زیادہ کوشش کي کہ تمهارا مُنہہ دیکهیں (۱۸) اِسواسطے هم نے یعني مجهه پولوس نے ایک یا دو بار چاها کہ تمهارے پاس آؤں پر شیطان نے همیں روکا (۱۹) کیونکہ هماري اُمید یا خوشي یا فخر کا تاج کون هی یا کیا تم بهي همارے خداوند یسوع مسیح کے سامهنے اُسکے آتے وقت نهوگے (۲۰) هاں تم هي همارے جلال اور خوشي هو

تیسرا باب

(۱) اِسواسطے جب هم اَور برداشت نہ کر سکے تب اتهینے میں اکیلے رهنے سے راضي هوئے (۲) اور هم نے اپنے بهائي تمطاؤس کو جو خدا کا خادم اور مسیح کي خوشخبري میں همارا هم‌خدمت هی اِسلیئے بهیجا کہ وہ تمکو تمهارے ایمان میں مضبوط کرے اور تسلي دے (۳) تاکہ کوئي اِن مصیبتوں سے لغزش نہ کهاوے کیونکہ تم آپ جانتے هو کہ هم اُنهیں کے لیئے مقرر هوئے هیں (۴) اور جب هم تمهارے پاس تهے تو تمهیں آگے سے کہا کہ هم مصیبت میں پڑینگے چنانچہ هوا اور تم جانتے هو (۵) اِسواسطے جب میں اَور برداشت نہ کر سکا تب تمهارا ایمان دریافت کرنے کو بهیجا نہووے کہ آزمانیوالے نے تمهیں آزمایا هو اور هماري محنت عبث هو (۶) پر اب کہ تمطاؤس تمهارے پاس سے همارے پاس آیا اور تمهارے ایمان اور محبت کي خوشخبري لایا اور یہہ کہا کہ تم همارا ذکر خیر همیشہ کرتے هو اور همارے دیکهنے کے بہت مشتاق هو جیسے کہ هم بهي تمهارے هیں (۷) اِسلیئے

ای بھائیو ہم نے اپنی ساری مصیبت اور تنگی میں تمہارے ایمان کے سبب تم سے تسلی پائی (۸) کیونکہ اب ہمارا جی تازہ ہی کہ تم خداوند میں قائم رہو (۹) کیونکہ ہم اِس خوشی کے بدلے جو ہمیں تمہارے سبب اپنے خدا کے حضور حاصل ہوئی کیونکر تمہارے واسطے خدا کا شکر ادا کر سکیں (۱۰) ہم رات دن بہت ہی دعا مانگتے رہتے ہیں کہ تمہارا مُنہہ دیکھیں اور تمہارے ایمان کی کمتیاں پوری کریں * (۱۱) پر خدا ہمارا باپ آپ اور ہمارا خداوند یسوع مسیح ایسا کرے کہ ہمارا گذر تمہاری طرف ہووے (۱۲) اور خداوند تمہاری محبت ایک دوسرے سے اور سب سے بڑھاوے اور فراوان کرے جیسا ہماری بھی تم سے ہی (۱۳) تاکہ جب ہمارا خداوند یسوع مسیح اپنے سب مقدسوں کے ساتھہ آوے تب وہ تمہارے دل ہمارے باپ خدا کے سامھنے پاکیزگی میں بےعیب مضبوط کر دے *

چوتھا باب

(۱) غرض ای بھائیو ہم تم سے خداوند یسوع میں عرض اور مِنت کرتے ہیں کہ جیسا تم نے ہم سے تعلیم پائی کہ کس طرح چلنا اور خدا کو خوش کرنا ضرور ہی اُسمیں ترقی کرو (۲) کیونکہ تم جانتے ہو کہ ہم نے خداوند یسوع کے وسیلے تمکو کیا حکم دیئے (۳) کیونکہ خدا کی مرضی یہہ ہی کہ تم پاک ہو یعنی حرام‌کاری سے باز رہو (۴) اور ہر ایک تم میں سے اپنے بدن کو پاکیزگی اور عزت کے ساتھہ رکھنا جانے (۵) نہ شہوت کی بدمستی میں غیرقوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتے (۶) اور کوئی کسی بات میں اپنے بھائی سے بیجائی اور اُسپر زیادتی نہ کرے کیونکہ خداوند اِن سب کاموں کا بدلا لینیوالا ہی چنانچہ ہم نے آگے بھی تم سے کہا اور گواہی دی (۷) کہ خدا نے ہمکو ناپاکی کے واسطے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لیئے بُلایا (۸) اِسواسطے جو حقارت کرتا ہی سو آدمی کی نہیں بلکہ خدا کی تحقیر کرتا ہی جسنے ہمیں اپنی پاک روح بھی دی * (۹) اور بھائیوں

کي محبت کي بابت حاجت نہیں کہ تمھیں کچھہ لکھوں کیونکہ تم آپس
میں محبت کرنے کو خدا کے تعلیم یافتہ ہو (۱۰) چنانچہ اُن سب بھائیوں
سے جو تمام مقدونیہ میں ہیں ایسا ھي کرتے ہو لیکن ای بھائیو ہم
تمھاري منت کرتے ہیں کہ تم زیادہ ترقي کرو (۱۱) اور جس طرح
ہم نے تمھیں حکم دیا غریبي کے ساتھہ رہنے اور آپ اپنے کاروبار بجا لانے
اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کي عزت کے طالب ہو (۱۲) تاکہ تم اُنکے آگے
جو باہر ہیں راستي سے چلو اور کسي کي احتیاج نرکھو * * (۱۳) اور
میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم ای بھائیو اُنکي بابت جو سو گئے ہیں
ناواقف رہو تاکہ تم اَوروں کي مانند جو نااُمید ہیں غم نہ کرو (۱۴) کیونکہ
جو ہم نے یقین کیا کہ یسوع مُوا اور جي اُٹھا ھی تو خدا اُنہیں بھي
جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلے اُسکے ساتھہ لے آئیگا (۱۵) کہ ہم تمھیں
خداوند کے قول سے یہہ کہتے ہیں کہ ہم جو جیتے ہیں اور خداوند کے
آنے تک باقي رہینگے اُنپر جو سو گئے ہیں سبقت نکرینگے (۱۶) کیونکہ
خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے کي آواز کے ساتھہ خدا کا نرسنگا پھونکتے
ہوئے آسمان پر سے اُتریگا اور وے جو مسیح میں موئے ہیں پہلے جي
اُٹھینگے (۱۷) بعد اُسکے ہم جو جیتے چُھٹینگے اُن سمیت بدلیوں میں ناگاہ
اُٹھہ جائینگے تاکہ ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں سو ہم خداوند کے
ساتھہ ہمیشہ رہینگے (۱۸) پس اِن باتوں سے آپس میں ایک دوسرے
کو تسلي دو *

پانچواں باب

(۱) پر ای بھائیو وقتوں اور موسموں کي بابت کچھہ تمھیں لکھنے کي حاجت
نہیں (۲) کیونکہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دن اِس طرح آئیگا
جس طرح رات کو چور آتا ھی (۳) کہ جب کہتے ہونگے کہ سلامتي اور
بےخطري ھی تب اُنپر ناگہاني ہلاکت آ پڑیگي جس طرح کہ حاملہ کو درد
لگتے ہیں اور وے نہ بچینگے (۴) پر تم ای بھائیو تاریکي میں نہیں ہو

کہ وہ دن چور کی طرح تم کو آ پکڑے (۵) تم سب نور کے فرزند اور دن
کی اولاد ہو ہم رات کے نہیں اور نہ تاریکی کے ہیں (۶) اِسواسطے چاہیئے کہ
اَوروں کی طرح نہ سوویں بلکہ بیدار اور ہوشیار رہیں (۷) کیونکہ جو سوتے
ہیں سو رات ہی کو سوتے ہیں اور متوالے رات ہی کو متوالے ہوتے ہیں (۸) پر
ہم جو دن کے ہیں ایمان اور محبت کا بکتر اور نجات کی اُمید کا خود پہنکر
ہوشیار رہیں (۹) کیونکہ خدا نے ہمکو غضب کے لیئے نہیں بلکہ اِسلیئے مقرر
کیا کہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح سے نجات حاصل کریں (۱۰) کہ وہ ہمارے
واسطے مُوا تاکہ ہم کیا جاگتے کیا سوتے اُسکے ساتھہ ہی جیئیں (۱۱) اِسلیئے
ایک دوسرے کو تسلی دو اور ایک ایک کی ترقی چاہو چنانچہ تم کرتے بھی
ہو * (۱۲) اور ای بھائیو ہم تم سے عرض کرتے ہیں کہ تم اُنکو جو تمہارے
درمیان محنت کرتے اور خداوند میں تمہارے پیشوا ہیں اور تمھیں نصیحت
کرتے ہیں جان رکھو (۱۳) اور اُنکے کام کے سبب محبت سے اُنکی بڑی
عزت کرو آپس میں مِلے رہو (۱۴) اور ای بھائیو ہم تمہاری منت کرتے
ہیں کہ کجروؤں کو نصیحت کرو ضعیف دلوں کو دلاسا دو کمزوروں کی
خبر لو سبھوں کی برداشت کرو (۱۵) دیکھو کوئی کسی سے بُرائی کے بدلے
بُرائی نکرے بلکہ ہر وقت ایک دوسرے سے اور سب سے نیک سلوکی کرو
(۱۶) ہمیشہ خوش رہو (۱۷) بلاناغہ دعا مانگو (۱۸) ہربات میں شکرگذاری
کرو کیونکہ خدا کی مرضی مسیح یسوع میں تمہاری بابت یہی ہی
(۱۹) روح کو مت بُجھاؤ (۲۰) نبوتوں کو حقیر مت جانو (۲۱) سب باتوں
کو پرکھو جو اچھا ہی اختیار کرو (۲۲) ہر طرح کی بدی سے دور رہو
(۲۳) پر صلح کا خدا آپ ہی تمکو بالکل پاک کرے اور تمہارا سب کچھہ
یعنی روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک
بےعیب سلامت رہے (۲۴) وفادار ہی وہ جو تمھیں بُلاتا ہی وہ ایسا ہی
کریگا * (۲۵) ای بھائیو ہمارے واسطے دعا مانگو (۲۶) سب بھائیوں کو
پاک بوسہ لیکے سلام کرو (۲۷) تمھیں خداوند کی قسم دیتا ہوں کہ یہہ
خط سب مقدس بھائیوں میں پڑھواؤ (۲۸) ہمارے خداوند یسوع مسیح
کا فضل تمہارے ساتھہ ہووے * آمین *

پولوس کا دوسرا خط تسلونیقیوں کو

پہلا باب

پولوس اور سلوانس اور تمطاؤس تسلونیقیوں کي کلیسیا کو جو ہمارے باپ
خدا اور خداوند یسوع مسیح میں ہی (۲) فضل اور سلامتي ہمارے باپ
خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے * (۳) لازم ہی کہ ہم تمہارے
لیئے ای بھائیو ہمیشہ خدا کا شکر کریں چنانچہ مناسب ہی اِسلیئے کہ
تمہارا ایمان بڑھتا جاتا اور تم سب میں سے ہرایک کي محبت ایک دوسرے
سے زیادہ ہوتي جاتي ہی (۴) یہاں تک کہ ہم آپ خدا کي کلیسیاؤں
میں تمہارے سبب فخر کرتے ہیں کہ اُن سب دکھوں اور مصیبتوں میں
جو تم سہتے ہو تمہارا صبر اور ایمان ظاہر ہوتا ہی (۵) یہہ خدا کے سچے
انصاف کي دلیل ہی کہ تم خدا کي بادشاہت کے لائق گنے جاؤ جسکے لیئے
دکھہ اُٹھاتے بھي ہو (۶) کیونکہ خدا کے نزدیک یہہ واجب ہی کہ اُنکو جو
تمھیں اذیت دیتے ہیں اذیت اور تمکو جو اذیت پاتے ہو ہمارے ساتھہ
آرام دے (۷) اُس وقت کہ خداوند یسوع آسمان سے اپنے زورآور فرشتوں
کے ساتھہ بھڑکتي آگ میں ظاہر ہوگا (۸) اور اُنسے جو خدا کو نہیں
پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کي خوشخبري کو نہیں مانتے بدلا
لیگا (۹) کہ وے خداوند کے چہرے سے اور اُسکي قدرت کے جلال سے ابدي
ہلاکت کي سزا پاوینگے (۱۰) اُس دن جب وہ آویگا کہ اپنے مقدسوں
میں جلال پاوے اور اپنے سب ایمانداروں میں تعجب کا باعث ہو (کہ تم
ہماري گواہي پر ایمان لائے) (۱۱) اِسلیئے ہم تمہارے سبب سدا دعا مانگتے
ہیں کہ ہمارا خدا تمھیں اِس بُلاہٹ کے لائق جانے اور نیکي کي سب
خوشي اور ایمان کے کام کو قدرت کے ساتھہ تم میں پورا کرے (۱۲) تاکہ
ہمارے خدا اور خداوند یسوع مسیح کے فضل کے موافق ہمارے خداوند
یسوع مسیح کا نام تم میں اور تم اُسمیں جلیل ہو *

دوسرا باب

(۱) پر ای بھائیو ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اپنے اُس پاس
جمع ہونے کي بابت تم سے عرض کرتے ہیں (۲) کہ تم اِس خیال سے کہ
مسیح کا دن آ پہنچا ہی جلد اپنے دل کي دھارس مت کھوؤ اور نہ گھبراؤ
نہ کسي روح نہ کسي کلام نہ کسي خط سے گویا کہ وہ ہماري طرف سے ہو
(۳) کوئي تمھیں کسي طرح سے فریب نہ دیوے کیونکہ (وہ دن نہیں آویگا)
جب تک کہ پہلے برگشتگي نہو اور گناہ کا اِنسان یعني ہلاکت کا فرزند
ظاہر نہووے (۴) جو مخالف ہی اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا
ہی آپ کو بڑا سمجھتا ہی یہاں تک کہ وہ خدا کي ہیکل میں خدا بن
بیٹھیگا اور اپنے تئیں دکھاویگا کہ میں خدا ہوں (۵) کیا تمھیں یاد نہیں کہ
میں تمھارے ساتھ ہوتے ہوئے تمھیں یے باتیں کہتا تھا (۶) اور اب جو کچھ
اُسے روکتا ہی جانتے ہو تاکہ وہ اپنے وقت پر ظاہر ہو (۷) کیونکہ بدکاري کا بھید
اب بھي تو تاثیر کرتا جاتا ہی صرف یہہ ضرور ہی کہ وہ جو اب تک روکنیوالا
ہی بیچ سے دور کیا جاے (۸) تب وہ بدکار ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے
مُنہہ کے دم سے ہلاک اور اپنے آنے کي تجلي سے نیست کریگا .(۹) کہ اُسکا
ظہور شیطان کي تاثیر کے موافق جھوٹھہ کي کمال قدرت اور نشانوں اور
اچنبھوں اور ہلاک ہونیوالوں کے درمیان شرارت کي ہر طرح کي دغابازي کے
ساتھہ ہوگا (۱۰) اِسواسطے کہ اُنھوں نے راستي کي محبت کو نجات پانے کے
لیئے اختیار نکیا (۱۱) اور اِسي سبب سے خدا اُنھیں تاثیر کرنیوالي دغا بھیجیگا
یہاں تک کہ وے جھوٹھہ کو سچ جانینگے (۱۲) تاکہ سب جو سچائي پر
ایمان نہیں لائے بلکہ ناراستي سے راضي تھے سزا پاویں * (۱۳) پر لازم ہی اے
بھائیو خداوند کے پیارو کہ ہم تمھارے واسطے ہمیشہ خدا کا شکر کریں کہ
خدا نے تمھیں شروع سے چُن لیا کہ تم روح کي پاکیزگي اور سچائي پر
ایمان لانے سے نجات پاؤ (۱۴) جسکے لیئے اُسنے تمھیں ہماري خوشخبري کے
وسیلے بُلایا کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال حاصل کرو * (۱۵) پس

اِسواسطے ای بھائیو قائم رهو اور اُن قانونوں کو جو تمهارے سپرد هوئے جنهیں تم نے خواہ همارے کلام خواہ خط سے سیکھا تها تھانبھے رهو (۱۶) اور همارا خداوند یسوع مسیح آپ اور همارا باپ خدا جسنے همیں پیار کیا اور فضل سے ابدي تسلي اور اچھي اُمید بخشي (۱۷) تمهارے دلوں کو تسلي دیوے اور تمکو هر ایک اچھے قول و فعل میں مضبوط کرے *

تیسرا باب

(۱) غرض ای بھائیو همارے حق میں دعا کرو تاکه خداوند کا کلام پھیل جاوے اور جلال پاوے جیسا تم میں بھي هی (۲) اور یهه که هم نامعقول اور بُرے آدمیوں سے چُھٹکارا پاویں کیونکه سب میں ایمان نهیں (۳) پر خداوند وفادار هی وہ تمکو مضبوط کریگا اور شریر سے بچائیگا (۴) اور تمهاري بابت خداوند پر همارا یقین هی که تم اُن حکموں پر جو هم تمهیں دیتے هیں عمل کرتے هو اور کرتے رهوگے (۵) اور خداوند تمهارے دلوں کو خدا کي محبت اور مسیح کے صبر کي طرف پھیرے * (۶) اور هم اپنے خداوند یسوع مسیح کے نام سے تمهیں ای بھائیو حکم دیتے هیں که تم هر بھائي سے جو کجروي کے ساتھه چلتا هی اور نه اُس قانون کے موافق جو تم نے هم سے پایا کنارہ کرو (۷) کیونکه تم آپ جانتے هو که هماري پیروي کیونکر کرني چاهیئے که هم تمهارے درمیان کجرو نه تھے (۸) اور کسي کي روٹي مفت نه کھاتے بلکه محنت اور مشقت سے رات دن کام کرتے تھے تاکه تم میں سے کسي پر بار نهووے (۹) نه اِسواسطے که گویا همکو اختیار نه تها بلکه اِسلیئے که هم آپ کو تمهارے لیئے نمونه ٹھهراویں تاکه تم هماري پیروي کرو (۱۰) اور جب هم تمهارے ساتھه تھے تب هم نے تمهیں یهه حکم دیا که جو کوئي کام کیا نه چاهے وہ کھانے کو نه پاوے (۱۱) کیونکه هم سنتے هیں که تم میں سے کئي ایک کجروي کے ساتھه چلتے اور کچھه کام نهیں بلکه اَوروں کے کاروبار میں دخل کرتے هیں (۱۲) ایسوں کو هم اپنے خداوند یسوع مسیح سے حکم دیتے اور اُنکي منت کرتے هیں که چُپ چاپ کام کرکے اپني

هي روٹي کھائیں (۱۳) اور تم ای بھائیو نیک کام کرنے میں تھک مت جاؤ
(۱۴) پر اگر کوئي هماري اِس بات کو جو خط میں هی نہ مانے تو اُسے
جان رکھو اور اُس سے مِلے مت رهو تاکہ وہ شرمندہ هووے (۱۵) لیکن اُسے
دشمن مت سمجھو بلکہ بھائي جانکے نصیحت کرو (۱۶) اور صلح کا خداوند
آپ هي تمکو همیشہ هر طرح سے سلامتي بخشے خداوند تم سب کے ساتھہ
رهے * (۱۷) مجھہ پولوس کے هاتھہ سے سلام یہہ هر خط میں نشان هی
اِسي طرح میں لکھتا هوں (۱۸) همارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم
سب کے ساتھہ هووے * آمین *

پولوس کا پہلا خط تمطاؤس کو

پہلا باب

پولوس ہمارے بچانیوالے خدا اور ہمارے اُمیدگاہ خداوند یسوع مسیح کے حکم سے یسوع مسیح کا رسول (۲) تمطاؤس کو جو ایمان میں فرزند حقیقی ہی فضل رحم سلامتی ہمارے باپ خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح سے ہووے * (۳) میں نے مقدونیہ جاتے وقت تجھہ سے التماس کیا تھا کہ افسس میں رہیؤ تاکہ تو بعضوں کو تاکید کرے کہ اَور طرح کی تعلیم ندیویں (۴) اور کہانیوں اور بےحد نسب ناموں پر لحاظ نکریں کہ یہہ سب کچھہ تکرار کا باعث ہوتا ہی نہ کہ ایمان میں تربیت الہی کا (۵) پر حکم کا مقصد وہ محبت ہی جو پاک‌دل اور نیک‌نیت اور بےمکر ایمان سے ہوتی ہی (۶) جن سے بعضے پھرکے بیہودہ بکواس کی طرف متوجہ ہوئے (۷) کہ شریعت کے معلم بنا چاہتے ہیں ہرچند نہیں سمجھتے کہ کیا کہتے اور کِن باتوں پر حجت کرتے ہیں (۸) پر ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہی بشرطیکہ کوئی اُسے شریعت کے طور پر کام میں لاوے (۹) یہہ جانکے کہ شریعت عادل کے واسطے نہیں بلکہ بےشرعوں اور نافرمانوں بےدینوں اور گنہگاروں ناپاکوں اور شہدوں اور ما باپ کے قاتلوں خونیوں (۱۰) حرام‌کاروں لونڈےبازوں بردہ‌فروشوں جھوٹھوں اور جھوٹھی قسم کھانیوالوں کے واسطے اور اُنکے سوا جو کچھہ صحیح تعلیم کے برخلاف ہووے اُسکے لیئے ہی (۱۱) مبارک خدا کے جلال کی خوشخبری کے موافق جو مجھے سونپی گئی ہی * (۱۲) اور میں اپنے خداوند مسیح یسوع کا جسنے مجھے قدرت بخشی شکرگذار ہوں کہ اُسنے مجھے دیانت‌دار سمجھکر خدمت پر مقرر کیا (۱۳) میں تو آگے کفر بکنے اور ستانیوالا اور جبر کرنیوالا تھا لیکن مجھہ پر رحم ہوا اِسواسطے کہ

میں نے ناداني سے بےایماني میں کیا جو کیا (۱۴) اور ہمارے خداوند کا فضل ایمان اور پیار سمیت جو مسیح یسوع میں ہی بہت زیادہ ہوا (۱۵) یہہ بات برحق اور کمال قبولیت کے لائق ہی کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں (۱۶) لیکن مجھہ پر اِسلیئے رحم ہوا کہ یسوع مسیح پہلے مجھہ پر کمال صبر ظاہر کرے تاکہ اُنکے واسطے جو اُسپر حیات ابدي کے لیئے ایمان لاوینگے نمونہ ہو (۱۷) اب ازلي بادشاہ غیرفاني نادیدني واحد حکیم خدا کي عزت اور جلال ابدالآباد ہووے آمین * (۱۸) ای بیٹے تمطاؤس میں تجھے اُن پیشین گوئیوں کے موافق جو آگے تیري بابت کي گئیں یہہ حکم دیتا ہوں کہ تو اُنمیں اچھي لڑائي لڑے (۱۹) اور ایمان اور نیک نیتي پر قائم رہے جسے بعضوں نے چھوڑکے ایمان کي ناؤ توڑي (۲۰) اُنھیں میں سے ہمنائوس اور سکندر ہیں جنھیں میں نے شیطان کے حوالے کیا تاکہ تنبیہ پاکے کفر نہ بکیں *

دوسرا باب

(۱) پس سب سے پہلے التماس کرتا ہوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور سفارشیں اور شکرگذاریاں سب آدمیوں کے لیئے کي جاویں (۲) بادشاہوں اور مرتبہوالوں کے لیئے تاکہ ہم کمال دینداري اور سنجیدگي سے چین اور آرام کے ساتھہ زندگاني گذاریں (۳) کیونکہ ہمارے نجات دینیوالے خدا کے آگے یہي خوب اور پسندیدہ ہی (۴) کہ وہ چاہتا ہی کہ سب آدمي نجات پاویں اور سچائي کي پہچان تک پہنچیں (۵) کیونکہ ایک خدا ہی اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمي بھي درمیاني ہی یعني مسیح یسوع (۶) جسنے اپنے تئیں سب کے کفارہ میں دیا کہ بر وقت اُسکي گواہي دي جاوے (۷) اُسکے لیئے میں مُنادي اور رسول (مسیح میں سچ بولتا ہوں جھوٹھہ نہیں کہتا) ہاں ایمان اور سچائي میں غیرقوموں کا سکھلانیوالا ہوں * (۸) پس میں چاہتا ہوں کہ مرد ہر مکان میں بےغصہ اور

بےحجت پاک هاتھوں کو اُٹھاکے دعا مانگیں (۹) اور یونہیں عورتیں بھي مناسب پوشاک پہنکے حجاب اور شایستگي سے آپ کو سنواریں نہ سر گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتي لباس سے (۱۰) بلکہ (جیسا عورتوں کو جو خداپرستي کا اقرار کرتي ھیں مناسب ھی) نیک کاموں سے (۱۱) عورت کو چاھیئے کہ چُپ چاپ کمال فرمانبرداري سے سیکھے (۱۲) اور عورت کو اجازت نہیں دیتا ھوں کہ سکھلاوے یا شوھر پر حاکم بن بیٹھے بلکہ خاموش رھے (۱۳) کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا بعد اُسکے حوا (۱۴) اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھاکے گناہ میں پھنسي (۱۵) لیکن لڑکے جننے کے سبب بچ جائیگي بشرطیکہ ایمان اور محبت اور پاکیزگي میں شایستگي کے ساتھہ قائم رھے *

تیسرا باب

(۱) یہہ بات برحق ھی کہ اگر کوئي نگہباني کا مشتاق ھی تو اچھا کام چاھتا ھی (۲) پس چاھیئے کہ نگہبان بےعیب ھو ایک ھي جورو کا شوھر پرھیزگار ھوشیار شایستہ مسافردوست تعلیم پر قادر (۳) نہ کہ شرابي یا مارپیٹ کرنے یا ناروا نفع لینیوالا بلکہ میانہرو ھو تکراري اور لالچي نہو (۴) اور اپنے گھر کي بخوبي پیشوائي کرے اور کمال سنجیدگي سے لڑکوں کو حکم میں رکھے (۵) پر اگر کوئي اپنے ھي گھر کي پیشوائي نہ کر جانے تو خدا کي کلیسیا کي خبرداري کیونکر کریگا (۶) اور نومرید نہو مبادا غرور کرکے ابلیس کے عذاب میں پڑے (۷) اور چاھیئے کہ وہ باھر والوں کے نزدیک بھي نیک نام ھو مبادا ملامت اُٹھاوے اور ابلیس کے پھندے میں پڑے * (۸) اِسي طرح مدرگار بھي معتبر ھوویں نہ کہ دوزبان یا شرابي یا ناروا نفع لینیوالے (۹) اور ایمان کے بھید کو پاک دل میں یاد کر رکھیں (۱۰) علاوہ اِسکے وے پہلے آزمائے جاویں اُسکے بعد اگر بےعیب ٹھہریں تو خدمت کریں (۱۱) اِسي طرح جورواں بھي معتبر ھوویں نہ کہ تہمتنیں بلکہ پرھیزگار اور ساري باتوں میں دیانتدار (۱۲) مددگار ایک

ایک جورو کے شوہر ہوویں اور اپنے بچوں اور گھروں کي بخوبي پیشوائي کریں (۱۳) کیونکہ جنھوں نے اچھي طرح خدمت کي ھی سو اپنے لیئے اچھا درجہ اور اُس ایمان میں جو مسیح یسوع پر ھی بہت سي دلیري پیدا کرتے ھیں * (۱۴) میں اِس اُمید پر کہ جلد تجھہ پاس آؤں یے باتیں تجھے لکھتا ھوں (۱۵) پر اگر دیري ھو جاے تو تو جانے کہ خدا کے گھر میں جو زندہ خدا کي کلیسیا سچائي کا ستون اور بنیاد ھی کیونکر گذران کرنا چاھیئے (۱۶) اور بالاتفاق دینداري کا بھید بڑا ھی خدا جسم میں ظاھر ھوا روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتوں کو نظر آیا غیرقوموں کے درمیان اُسکي منادي ھوئي دنیا میں اُسپر ایمان لائے جلال میں اُٹھایا گیا *

چوتھا باب

(۱) روح صاف کہتي ھی کہ پچھلے زمانوں میں کتنے لوگ گمراہ کرنیوالي روحوں سے اوردیوں کي تعلیموں سے جا لپٹکے ایمان سے برگشتہ ھونگے (۲) اُنکي ریاکاري کے سبب جو جھوٹھہ بولتے ھیں جنکي تمیز سُن ھو گئي ھی (۳) جو بیاہ کرنے سے منع کرتے اور حکم دیتے ھیں کہ اُن خوراکوں سے پرھیز کریں جنھیں خدا نے پیدا کیا کہ ایماندار اور سچائي کے عارف شکرگذاري کے ساتھہ اُنھیں کھاویں (۴) کیونکہ خدا کي ھر مخلوق اچھي ھی اور کچھہ انکار کے لائق نہیں اگر شکر کرکے اُسے کھاویں (۵) اِسلیئے کہ خدا کے کلام اور دعا سے پاک ھوتي ھی (۶) سو اگر تو بھائیوں کو یے باتیں یاد دلاوے تو تو ایمان اور اُس اچھي تعلیم کي باتوں میں جسکي تو نے پیروي کي ھی تربیت یافتہ ھوکے یسوع مسیح کا اچھا خادم بنا رھیگا (۷) پر بیہودہ اور بُڑھیوں کي کہانیوں سے مُنہہ موڑ اور دینداري میں ریاضت کر (۸) کہ بدني ریاضت کا فائدہ کم ھی پر دینداري سب باتوں کے واسطے فائدہمند ھی کہ حال و اِستقبال کي زندگي کا وعدہ اُسي کے لیئے ھی (۹) یہہ بات برحق اور کمال قبولیت کے لائق ھی (۱۰) کیونکہ ھمارا محنت کرنا اور لعن طعن سہنا

اِسلیئے ھی کہ ھم نے زندہ خدا پر جو سب آدمیوں کا خاصکر ایمانداروں کا بچانیوالا ھی بھروسا رکھا ھی (۱۱) یے باتیں فرما اور سکھا * (۱۲) کسي کو اپني جواني کي حقارت نہ کرنے دے بلکہ کلام اور چال اور محبت اور روح اور ایمان اور پاکیزگي میں ایمانداروں کا نمونہ بن (۱۳) جب تک میں نہ آؤں پڑھتا نصیحت کرتا تعلیم دیتا رہ (۱۴) اُس نعمت سے جو تجھہ میں ھی اور تجھے نبوت کي راہ سے بزرگوں کے ھاتھہ رکھنے کے ساتھہ مِلي غافل مت ھو (۱۵) اِن باتوں کو دھیان رکھہ اُنھیں کا ھو رہ تاکہ تیري ترقي سبھوں پر ظاھر ھووے (۱۶) اپني اور اپني تعلیم کي چوکسي کر اُنپر قائم رہ کیونکہ یہہ کرکے تو آپ کو اور اُنکو جو تیري سنتے ھیں بچائیگا *

پانچواں باب

(۱) کسي بوڑھے کو ملامت مت کر بلکہ اُسکي ایسي منت کر جیسي باپ کي کرتا ھی اور جوانوں کي یوں جیسے بھائیوں کي (۲) اور بُڑھیوں کي یوں جیسے ما کي اور جوان عورتوں کي یوں جیسے بہنوں کي کمال پاکیزگي سے * (۳) بیواؤں کي جو حقیقت میں بیوائیں ھیں حرمت کر (۴) پر اگر کسي بیوہ کے بیٹے یا پوتے ھوں تو وے پہلے یہہ سیکھیں کہ اپنے گھر کي بابت دیندار بنیں اور ما باپ کا حق ادا کریں کیونکہ یہہ بھلا اور خدا کے آگے پسندیدہ ھی (۵) اور سچي اور بیکس بیوہ وھي ھی جو خدا پر بھروسا رکھتي اور رات دن مناجات اور دعاؤں میں مشغول رھتي ھی (۶) پر جو عیش و عشرت کرتي ھی سو جیتے جي مُردہ ھی (۷) اور تو یے باتیں فرما تاکہ وے بےعیب ٹھہریں (۸) پر اگر کوئي اپنوں اور خاصکر اپنے گھرانے کي خبرگیري نکرے تو ایمان سے منکر اور بےایمان سے بدتر ھی (۹) وہ بیوہ قبول کي جاوے جو ساٹھہ برس سے کم کي نہ ھو اور ایک ھي شوھر کي جورو تھي (۱۰) اور اُسکي نیکوکاري کے گواہ ھوں اگر اُسنے لڑکوں کي تربیت کي ھو اگر مسافروں کو اپنے یہاں اُتارا ھو اگر مقدسوں کے پانو دھوئے ھوں اگر مصیبت‌زدوں کي مدد کي ھو اگر ھر نیک کام کي پیرو

هوئي هو (۱۱) پر جوان بیواؤں سے کنارے رہ کیونکہ جب مسیح کے برخلاف نزاکتیں جتاتي هیں تو بیاہ کیا چاهتي هیں (۱۲) اور سزا کے لائق ٹهہرتي هیں اِسلیئے کہ پہلے ایمان کو چهوڑ دیا (۱۳) اور سوا اِسکے وے آلسي هوکے گهر گهر دوڑتے پهرنا سیکهتي هیں اور فقط آلسي نہیں بلکہ بکواسي اور هر کام میں دخیل هوتي اور بیجا باتیں بکتي هیں (۱۴) پس میں چاهتا هوں کہ جوان بیوائیں بیاہ کریں بچے جنیں گهر کا کاروبار کریں اور مخالف کو لعن طعن کرنے کا قابو ندیویں (۱۵) کیونکہ کئي ایک ابهي شیطان کے پیچهے هو لي هیں (۱۶) اور اگر کسي ایماندار مرد یا عورت کي بیوائیں هوں تو وے اُنکي مدد کریں اور کلیسیا پر بار نہو تاکہ وہ سچي بیواؤں کي مدد کرے * (۱۷) اُن قسیسوں کو جو اچهي طرح پیشوائي خاصکر اُنکو جو کلام اور تعلیم میں محنت کرتے هیں دوني جزا کے لائق جانو (۱۸) کیونکہ نوشتہ کہتا هی کہ داوتے هوئے بیل کا مُنہہ مت باندهیو اور یہہ کہ مزدور اپني مزدوري کے لائق هی * (۱۹) جو دعوی قسیس پر هو بغیر دو یا تین گواهوں کے مت سُن (۲۰) خطاکاروں کو سب کے سامهنے ملامت کر تاکہ اَوروں کو بهي خوف هو (۲۱) میں خدا اور خداوند یسوع مسیح اور برگزیدہ فرشتوں کے آگے یہہ حکم دیتا هوں کہ تو اِن باتوں کو بغیر پچهکے عمل میں لاوے اور کسي کي طرفداري نکرے (۲۲) هاتهہ کسي پر جلد مت رکهہ اور نہ اَوروں کے گناهوں میں شریک هو اپنے تئیں پاک رکهہ (۲۳) آگے صرف پاني مت پیا کر بلکہ اپنے هاضمہ اور اکثر کم زوریوں کے واسطے تهوڑي شراب انگور کام میں لا * (۲۴) بعضے آدمیوں کے گناہ ظاهر هیں اور عدالت میں پہلے هي پہنچ جاتے هیں اور بعضوں کے پیچهے (۲۵) اِسي طرح نیک کام بهي ظاهر هیں اور وے جو اَور وضع کے هیں چهپ نہیں سکتے *

چهٹهواں باب

(۱) جتنے چاکر جوئے کے نیچے هیں اپنے خاوندوں کو کمال عزت کے لائق جانیں تاکہ خدا کے نام اور تعلیم کي تحقیر نہووے (۲) اور وے جنکے خاوند

ایماندار ہیں اُنہیں اِسواسطے کہ بھائي ہیں حقیر نہ جانیں بلکہ اِسلیئے کہ ایماندار اور عزیز اور نعمت میں شریک ہیں اُنکي زیادہ خدمت کریں یہہ سکھلا اور نصیحت کر* (۳) اگر کوئي دوسري تعلیم دیتا ہی اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے صحیح کلام اور اُس تعلیم کو جو دینداري کے مطابق ہی قبول نہیں کرتا (۴) وہ گھمنڈي ہی اور کچھہ نہیں جانتا بلکہ اُسے بحث اور لفظي تکرار کا مرض ہی جن سے ڈاہ اور قضیہ اور بدگوئیاں اور بدگمانیاں پیدا ہوتي ہیں (۵) اور اُن آدمیوں کي رد و بدل جنکي عقل خراب ہو گئي ہی اور جو سچائي سے خالي ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ دینداري نفع ہی تو ایسوں سے پرے رہ (۶) دینداري تو قناعت کے ساتھہ بڑا نفع ہی (۷) کیونکہ ہم دنیا میں کچھہ نہیں لائے پس ظاہر ہی کہ کچھہ نہیں لے جا سکتے ہیں (۸) سو اگر ہمارے پاس خوراک و پوشاک ہی تو اُنپر قانع ہوویں (۹) پر وے جو دولتمند ہوا چاہتے ہیں امتحان اور پھندے میں اور بہت سي بیہودہ اور زیانکار خواہشوں میں پڑتے ہیں جو آدمیوں کو تباہي اور ہلاکت میں ڈُبا دیتي ہیں (۱۰) کیونکہ زر کي دوستي سب بُرائیوں کي جڑ ہی جسکے بعضے مشتاق ہوکے ایمان کي راہ سے بھٹک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چھیدا ہی (۱۱) پر تو ای مرد خدا اِنسے بھاگ اور راستبازی دینداري ایمان محبت صبر اور فروتني کا پیچھا کر (۱۲) ایمان کي اچھي لڑائي کر حیات ابدي کو پکڑ رکھہ جسکے لیئے تو بُلایا گیا اور بہت گواہوں کے آگے اچھا اقرار کیا ہی (۱۳) میں خدا کے سامھنے جو سب کچھہ زندہ رکھتا ہی اور مسیح یسوع کے حضور جسنے پنطوس پیلاطوس کے آگے اچھا اقرار کیا ہی تجھے فرماتا ہوں (۱۴) کہ تو اِس حکم کو بےداغ و بےاِلزام ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظہور تک حفظ کرے (۱۵) جسے وہ بروقت ظاہر کریگا جو مبارک اور اکیلا حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہی (۱۶) جو اکیلا بقا رکھتا اور اُس نور میں رہتا ہی جس تک کوئي نہیں پہنچ سکتا اور اُسے کسي اِنسان نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہی اُسي کي عزت اور قدرت ابدي رہے آمین* (۱۷) اِس جہان کے دولتمندوں کو حکم دے کہ مغرور نہوویں

اور بے ثبات دولت پر بھروسا نکریں بلکہ زندہ خدا پر جسنے ہمیں سب کچھہ بہتایت سے دیا تاکہ ہمارے کام آوے (۱۸) اور یہہ کہ وے نیکي کریں اور اچھے کاموں سے دولتمند بنیں اور سخاوت پر طیار اور بانٹنے پر مستعد ہوویں (۱۹) اور آیندہ کو ایک بھلي بنیاد اپنے واسطے پیدا کر رکھیں تاکہ حیات ابدي پاویں * (۲۰) ای تمطاؤس امانت کو حفاظت سے رکھہ اور بے دیني کي بیہودہ باتوں اور اُن تکراروں سے جنھیں جھوٹھہ موٹھہ علم سمجھتے ھیں مُنھہ پھیر (۲۱) جسکا بعضے اقرار کرکے ایمان سے برگشتہ ہوئے ھیں (۲۲) فضل تیرے ساتھہ ہووے * آمین *

پولوس کا دوسرا خط تمطاؤس کو

پہلا باب

پولوس خدا کي مرضي سے یسوع مسیح کا رسول اُس زندگي کے وعدے کے موافق جو مسیح یسوع میں ھی (۲) فرزند عزیز تمطاؤس کو فضل رحم سلامتي خدا باپ اور ھمارے خداوند مسیح یسوع سے ھووے * (۳) شکر خدا کا جسکي بندگي میں باپ دادوں کے طور پر پاک دل سے کرتا ھوں کہ اپني دعاؤں میں رات دن بلاناغہ تیرا ذکر کرتا (۴) اور تیرے آنسوؤں کو یاد کرکے تیرے دیکھنے کي آرزو رکھتا ھوں تاکہ خوشي سے بھر جاؤں (۵) کہ مجھے تیرا بےریا ایمان یاد ھی جو پہلے تیري ناني لویس اور تیري ما یونیقا میں تھا اور یقین جانتا ھوں کہ تجھہ میں بھي ھی (۶) اِس سبب سے میں تجھے یاد دلاتا ھوں کہ تو خدا کي اُس نعمت کو جو میرے ھاتھہ رکھنے سے تجھے مِلي پھرکے سُلگا (۷) کیونکہ خدا نے ھمکو دھشت کي روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور ھوشیاري کي دي ھی * (۸) پس ھمارے خداوند کي گواھي سے شرمندہ مت ھو اور نہ مجھہ سے جو اُسکا قیدي ھوں بلکہ خدا کي قدرت سے خوشخبري کے دکھوں میں شریک ھو (۹) کہ اُسنے ھمیں بچایا اور پاک بُلاھٹ سے بُلایا نہ ھمارے کاموں کے سبب بلکہ اپنے ارادے ھي اور اُس فضل سے جو مسیح یسوع میں قدیم زمانوں کے آگے ھمیں دیا گیا (۱۰) اور اب ھمارے بچانیوالے یسوع مسیح کے ظھور سے ظاھر ھوا جسنے موت کو نیست کیا اور زندگي اور بقا کو خوشخبري سے روشن کر دیا (۱۱) جسکے لِیئے میں مُنادي اور رسول اور غیرقوموں کا معلم مقرر ھوا ھوں (۱۲) اور اِسي سبب سے یہہ دکھہ بھي پاتا ھوں لیکن میں شرماتا نہیں اِسواسطے کہ اُسے جسپر میرا توکل تھا جانتا ھوں اور مجھے یقین ھی کہ وہ میري امانت کي

اُس دن تک رکھوالي کرنے پر قادر ھی * (۱۳) اُن صحیح باتوں کو جو تو نے مجھہ سے سنیں ایمان اور محبت کے ساتھہ جو مسیح یسوع میں ھی نمونہ بنا رکھہ (۱۴) روح‌القدس کے وسیلے سے جو ھم میں بستي ھی اچھي امانت کي نگہباني کر * (۱۵) تو یہہ جانتا ھی کہ اسیا کے سب لوگ جن میں سے فگلس اور ھرموگنس ھیں مجھہ سے پھر گئے (۱۶) خداوند اُنیسیفرس کے گھر پر رحم کرے کیونکہ اُسنے بار بار مجھے تازہ دم کیا اور میري زنجیر سے شرمندہ نہوا (۱۷) بلکہ اُسنے روم میں ھوتے مجھے کوشش سے ڈھونڈھا اور پایا (۱۸) خداوند اُسے یہہ بخشے کہ اُس دن خداوند سے رحم پاوے اور جو خدمتیں اُسنے افسس میں کیں تو اُنھیں خوب جانتا ھی *

دوسرا باب

(۱) پس ای میرے فرزند تو اُس فضل سے جو مسیح یسوع میں ھی زورآور بن (۲) اور جو کچھہ تونے بہت سے گواھوں کے آگے مجھہ سے سنا ھی وھي دیانت‌دار آدمیوں کے سپرد کر جو اَوروں کو بھي سکھانے کے قابل ھوں (۳) پس تو یسوع مسیح کے اچھے سپاھي کي مانند دکھہ سہہ (۴) جو کوئي سپہ‌گري کرتا ھی اپنے تئیں دنیا کے معاملوں میں نہیں اُلجھاتا ھی تاکہ اُسکو جسنے اُسے چُن لیا پسند آوے (۵) اور اگر کوئي کُشتي کرے بھي تو تاج نہیں پاتا جب تک کہ قاعدے کے موافق کُشتي نکر چکے (۶) کسان کو جو محنت کرتا ھی چاھیئے کہ پھلوں میں پہلے حصہ پاوے (۷) جو میں کہتا ھوں اُسے سوچ کہ خداوند تجھے سب باتوں کي سمجھہ دیگا * (۸) یسوع مسیح کو یاد رکھہ جو داؤد کي نسل سے ھوکے مُردوں میں سے جي اُٹھا ھی میري خوشخبري کے موافق (۹) جسکے لیئے میں بدکار کي مانند قید ھونے تک دکھہ پاتا ھوں پر خدا کا کلام بند نہیں ھوتا (۱۰) اِس سبب برگزیدوں کے لیئے سب کچھہ سہتا ھوں تاکہ وے بھي اُس نجات کو جو یسوع مسیح میں ھی ابدي جلال سمیت حاصل کریں (۱۱) یہہ بات برحق ھی کیونکہ اگر ھم اُسکے ساتھہ مر گئے تو اُسکے

ساتھہ جیئینگے بھي (۱۲) اگر اُسکے ساتھہ دکھہ اُٹھاویں تو اُسکے ساتھہ بادشاھت بھي کرینگے اگر ھم اُسکا انکار کریں تو وہ بھي ھمارا انکار کریگا (۱۳) اگر ھم بے ایمان ھو جاویں تو وہ ایماندار رھتا ھی کہ وہ آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا * (۱۴) یے باتیں یاد دلا اور خداوند کے حضور گواھي دے کہ لفظوں کي تکرار نکریں کہ اُس سے کچھہ حاصل نہیں مگر یہہ کہ سننیوالے بگڑ جاویں (۱۵) کوشش کر کہ تو اپنے تئیں خدا کا مقبول یعني ایسا کاریگر کر دکھلاوے جو شرمندہ ھونے کا نہیں اور جو سچائي کا کلام درستي سے تفصیل کرتا ھی (۱۶) پر بُري اور بیھودہ باتوں سے پرھیز کر کیونکہ ایسے شخص بے دیني کے درجوں میں ترقي کرینگے (۱۷) اور اُنکا کلام خورے کي طرح کھاتا چلا جائیگا اُنمیں سے ھمنایوس اور فلیطس ھیں (۱۸) جو یہہ کہکے کہ قیامت ھو چُکي سچائي سے پھر گئے اور بعضوں کا ایمان بگاڑتے ھیں * (۱۹) پھر بھي خدا کي بنیاد مضبوط رھتي اور اُسپر یہہ مُہر ھی کہ خداوند اپنوں کو پہچانتا ھی اور یہہ کہ ھر ایک جو مسیح کا نام لیتا ھی ناراستي سے باز رھے (۲۰) پر بڑے گھر میں فقط سونے اور روپے کے برتن نہیں بلکہ لکڑي اور مٹّي کے بھي ھیں اور بعضے عزت اور بعضے ذلت کے ھیں (۲۱) پس اگر کوئي اپنے تئیں اِنسے پاک رکھے تو وہ عزت کا برتن ھوگا مقدس اور مالک کے پسند اور ھر نیک کام کے لیئے طیار * (۲۲) جواني کي شہوتوں سے بھاگ اور اُن سب کے ساتھہ جو پاک دل سے خداوند کا نام لیتے ھیں راستبازي اور ایمان اور محبت اور صلح کي پیروي کر (۲۳) پر بےوقوفي اور ناداني کي حجتوں سے کنارہ کر یہہ جانکے کہ وے جھگڑے پیدا کرتي ھیں (۲۴) پر مناسب نہیں کہ خداوند کا خادم جھگڑا کرے بلکہ سبھوں پر نرم‌دل اور سکھلانے پر مستعد اور دکھوں کا متحمل ھووے (۲۵) اور مخالفوں کو فروتني سے سمجھاوے کہ شاید اُنھیں خدا توبہ بخشے تاکہ سچائي کو پہچانیں (۲۶) اور ابلیس کے پھندے سے جس سے وے گرفتار ھوئے جاگکر چُھٹیں تاکہ اُسکي مرضي پر چلیں *

تیسرا باب

(۱) یہہ جان رکھہ کہ آخري دنوں میں بُرے وقت آوینگے (۲) کیونکہ آدمي خودغرض زردوست لاف‌زن گھمنڈي کفر بکنیوالے ما باپ کے نافرمان ناشکر ناپاک (۳) بےدرد کینہ‌ور تہمتي ناپرہیزگار بےرحم نیکي کے دشمن (۴) دغاباز بےلحاظ پھولنیوالے خدا سے زیادہ عشرت کے طالب (۵) اور دینداري کي صورت رکھکے اُسکي قدرت کے منکر ہونگے سو ایسوں سے دور رہ (۶) کیونکہ اُنمیں سے وے ہیں جو گھروں میں گُھسا کرتے اور اُن چھچھوري رنڈیوں کو جو گناہوں تلے دبي اور طرح طرح کي شہوتوں کے بس میں پھنس گئي (۷) اور ہمیشہ تعلیم پاتي اور سچائي کي پہچان تک ہرگز پہنچ نہیں سکتي ہیں گرفتار کرتے ہیں (۸) اور جس طرح کہ یاناس اور یمبراس نے موسیٰ کا سامھنا کیا اُسي طرح یے بھي سچائي کے مخالف خراب‌عقل اور ایمان کي بابت نامقبول ہیں (۹) پر وے آگے نہ بڑھینگے اِسواسطے کہ اُنکي ناداني سب پر ظاہر ہو جائیگي جیسے کہ اُنکي بھي ہوئي * (۱۰) پر تو میري تعلیم چال چلن اِرادے ایمان صبر محبت برداشت (۱۱) ظلموں اور دکھوں میں جیسے انطاکیہ اور ایکونین اور لسطرہ میں مجھہ پر پڑے میرا پیرو ہوا کہ یے ظلم میں نے سہے اور اُن سب سے خداوند نے مجھے بچا لیا (۱۲) بلکہ سب کے سب جو یسوع مسیح میں دینداري کے ساتھہ گذران کیا چاہتے ہیں دکھہ پاوینگے (۱۳) پر بُرے اور دھوکھےباز آدمي فریب دیکے اور فریب کھاکے بدي میں ترقي کرتے جائینگے (۱۴) پر تو اُن باتوں پر جو تو نے سیکھیں اور یقین جانیں قائم رہ یہہ جانکے کہ کس سے سیکھا ہی (۱۵) اور یہہ کہ تو لڑکائي سے مقدس نوشتوں سے واقف ہی جو تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات کي دانائي بخش سکتے ہیں (۱۶) سارا نوشتہ اِلہام سے ہی اور تعلیم اور اِلزام اور سُدھارنے اور راستبازي میں تربیت دینے کے واسطے فائدہ‌مند ہی (۱۷) تاکہ مرد خدا کامل اور ہر نیک کام کے لیئے طیار ہو *

چوتھا باب

(۱) پس میں خدا اور خداوند یسوع مسیح کے آگے جو اپنے ظہور اور اپنی بادشاہت میں زندوں اور مُردوں کی عدالت کریگا تاکید کرتا ہوں (۲) کہ تو کلام کی منادی کر وقت اور بے وقت اُسی میں مستعد رہ کمال برداشت اور تعلیم سے اِلزام دے اور ملامت اور نصیحت کیا کر (۳) کیونکہ وقت آویگا کہ صحیح تعلیم کی برداشت نکرینگے بلکہ کان کھجلاتے ہوئے اپنی بُری خواہشوں کے موافق اُستاد پر اُستاد بُلائینگے (۴) اور کانوں کو سچائی سے پھیرکے کہانیوں پر لگاوینگے (۵) پر تو سب باتوں میں ہوشیار ہو دکھ سہہ خوشخبری دینیوالے کا کام بجا لا اپنی خدمت کو پورا کر* * (۶) کیونکہ اب میرا لہو ڈھالا جاتا ہی اور میرے کوچ کا وقت آ پہنچا ہی (۷) میں اچھی لڑائی لڑ چکا دوڑ کو تمام کیا ایمان کو نگاہ رکھا (۸) باقی راستبازی کا تاج میرے لیئے دھرا ہی جسے خداوند وہ سچا حاکم اُس دن مجھے دیگا اور فقط مجھے نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُسکے ظہور کو چاہتے ہیں * (۹) کوشش کر کہ میرے پاس جلد آوے (۱۰) کیونکہ دیماس نے اِس جہان کو پسند کرکے مجھے چھوڑ دیا اور تسلونیقی میں چلا گیا کریسکس گلاتیہ میں طیطس دلمتیہ میں (۱۱) لوقا اکیلا میرے ساتھہ ہی مرقس کو اپنے ساتھہ لے آ کیونکہ وہ اِس خدمت میں میرے کام کا ہی (۱۲) میں نے تخکس کو افسس میں بھیجا (۱۳) وہ لبادہ جسے میں نے طرواس میں کرپس کے یہاں چھوڑا اور کتابیں خاصکر چمڑے کے ورق لیتے آئیو (۱۴) سکندر ٹھٹھیرے نے مجھہ سے بہت بدی کی خداوند اُسکے کاموں کے موافق اُسے بدلا دے (۱۵) اُس سے تو بھی خبردار رہ کیونکہ اُسنے ہماری باتوں کی بہت مخالفت کی (۱۶) میری پہلی معذرت میں کوئی میرا ساتھی نہ تھا بلکہ سبھوں نے مجھے چھوڑ دیا (اُسکا حساب اُنھیں دینا نہ پڑے) (۱۷) پر خداوند میرے ساتھہ رہا اور مجھے طاقت بخشی تاکہ میری معرفت منادی کامل ہو جاوے اور سب غیرقومیں سُنیں اور میں ببر کے مُنہہ سے چُھڑایا گیا (۱۸) خداوند مجھے ہر فعل بد سے بچاویگا اور اپنی آسمانی بادشاہت تک بچائے رہیگا

اُسکا جلال ابدالآباد هووے آمین * (۱۹) پرسکله اور اکلا کو اور اُنیسیفرس کے گھرانے کو سلام کہہ (۲۰) اراستس قرنت میں رها تروفیمس کو میں نے ملیطس میں بیمار چھوڑا (۲۱) جلدي کر که تو جاڑے سے پیشتر پہنچے یوبلس اور پودس اور لینس اور قلودیہ اور سب بھائي تجھے سلام کہتے هیں (۲۲) خداوند یسوع مسیح تیري روح کے ساتھہ رهے فضل تمھارے ساتھہ هووے * آمین *

پولوس کا خط طیطس کو

پہلا باب

پولوس خدا کا خادم اور یسوع مسیح کا رسول خدا کے برگزیدوں کے ایمان اور اُس سچائی کي پہچان کے واسطے جو دینداري کي باعث ھی (۲) اُس حیات ابدی کي اُمید پر جسکا وعدہ خدائے لادروغ نے قدیم زمانوں کے آگے کیا (۳) اور وقت پر اپنے کلام کو اُس منادي سے جو ھمارے بچانیوالے خدا کے حکم سے مجھے سونپي گئي ظاھر کیا (۴) طیطس کو جو عام ایمان کي رو سے فرزند حقیقي ھی فضل رحم سلامتي خدا باپ اور ھمارے بچانیوالے خداوند یسوع مسیح سے ھووے * (۵) میں نے تجھے اِس سبب سے کریت میں چھوڑا تاکہ تو باقي چیزیں درست کرے اور قسیسوں کو شہر بشہر مقرر کرے جیسا میں نے تجھے حکم دیا ھی (۶) جو کوئي بے اِلزام اور ایک ھي جورو کا شوھر ھو جسکے لڑکے ایماندار بدچالي کي ملامت سے پاک اور نافرماني سے دور ھوویں (۷) کیونکہ چاھیئے کہ نگہبان خدا کے خانسامان کي طرح بے اِلزام ھو نہ کہ خودپسند یا غصہ‌ور یا شرابي یا مار پیٹ کرنے اور ناروا نفع لینیوالا (۸) بلکہ مسافردوست نیکي کا محب ھوشیار راستکار پاک پرھیزگار (۹) اور تعلیم کے موافق ایمان کے کلام کو تھانبھے رھے تاکہ صحیح تعلیم سے نصیحت کرنے اور مخالفوں کو اِلزام دینے پر قادر ھووے * (۱۰) کیونکہ بہت سے کجرو اور بیہودہ‌گو اور دغاباز ھیں خاصکر مختونوں میں سے (۱۱) جنکا مُنہہ بند کرنا چاھیئے کہ وے ناروا نفع کے واسطے نامناسب باتیں سکھلاکے سارے گھرانوں کو اُلٹ پُلٹ کر ڈالتے ھیں (۱۲) اُنمیں سے ایک نے جو اُنھیں کا نبي تھا کہا کہ کریتي ھمیشہ جھوٹھے اور بُرے درندے اور آسکتي پیٹو ھیں (۱۳) یہہ گواھي سچ ھی اِس سبب سے اُنھیں سخت ملامت کر تاکہ

وے ایمان میں صحیح ہوں (۱۴) اور یہودیوں کی کہانیوں اور ایسے آدمیوں کے حکموں پر جو سچائی سے پھر گئے ہیں متوجہ نہوویں (۱۵) پاک لوگوں کے لیئے سب کچھہ پاک ہی پر ناپاکوں اور بےایمانوں کے لیئے کچھہ پاک نہیں بلکہ اُنکی عقل اور دل ناپاک ہیں (۱۶) خدا کے پہچاننے کا اقرار تو کرتے پر اپنے کاموں سے اُسکا انکار کرتے ہیں کہ وے نفرت کے لائق اور نافرمانبردار اور ہر نیک کام کے لیئے نامقبول ہیں *

دوسرا باب

(۱) پر تو وے باتیں کہہ جو صحیح تعلیم کے مناسب ہیں (۲) کہ بوڑھے پرہیزگار معتبر ہوشیار ہوویں ایمان محبت اور صبر میں صحیح (۳) اِسی طرح بُڑھیاں بھی ایسی چال چلیں جیسی مقدسوں کے لائق ہی نہ تہمتنیں نہ شرابنیں بلکہ اچھی باتوں کی سکھلانیوالیاں ہوویں (۴) تاکہ جوان عورتوں کو ہوشیار کریں کہ اپنے خصموں اور بچوں کو پیار کریں (۵) اور ہوشیار پاک دامن گھر میں رہنیوالیاں خوشمزاج اور اپنے خصموں کی تابع ہوویں تاکہ خدا کے کلام کی تحقیر نہ ہووے (۶) یونہیں جوانوں کو بھی نصیحت کر کہ ہوشیار رہیں (۷) اور سب باتوں میں اپنے تئیں نیک کاموں کا نمونہ کر دکھلا تیری تعلیم خالص اور سنجیدہ اور تیرا کلام صحیح اور بےعیب ہو اِلزام کے لائق نہو (۸) تاکہ مخالف ہم پر عیب لگانے کی کچھہ وجہ نپاکر شرمندہ ہو جاوے * (۹) نوکروں کو سکھا کہ اپنے خاوندوں کی تابعداری کریں اور سب باتوں میں اُنہیں خوش رکھیں اور خلاف نہ کہیں (۱۰) اور نہ خیانت کریں بلکہ کمال نیک دیانت دکھلاویں تاکہ ہمارے بچانیوالے خدا کی تعلیم کو ساری باتوں میں رونق دیویں (۱۱) کیونکہ خدا کا فضل جس سے سب آدمیوں کے لیئے نجات ہی ظاہر ہوا (۱۲) اور ہمیں تربیت کرتا ہی کہ بےدینی اور دنیا کی بُری خواہشوں سے انکار کرکے اِس جہان میں ہوشیاری اور راستکاری اور دینداری سے زندگی گذاریں (۱۳) اور اُس مبارک اُمید

اور بزرگ خدا اور اپنے بچانیوالے یسوع مسیح کے ظہور جلیل کے منتظر رہیں (۱۴) جسنے آپ کو ہمارے بدلے دیا تاکہ ہمیں ہر طرح کي بدکاري سے چُھڑاوے اور ایک خاص اُمت کو جو نیک کاموں میں سرگرم ہو اپنے لیئے پاک کرے (۱۵) یے باتیں کہہ اور نصیحت کر اور تمام تاکید سے ملامت کر کوئي تجھے حقیر نجانے *

تیسرا باب

(۱) اُنھیں یاد دلا کہ سرداروں اور مختاروں کے فرمانبردار ہوں اُنکي مانیں ہر نیک کام پر مستعد رہیں (۲) کسي کو گالي ندیویں لڑا نکریں بلکہ میانہ‌رو ہوویں سب آدمیوں کے ساتھہ فروتني کریں (۳) کیونکہ ہم بھي آگے نادان نافرمان گمراہ اور رنگ برنگ کي شہوتوں اور عشرتوں کے بس میں تھے اور بدخواہي اور ڈاہ کے ساتھہ گذران کرتے اور نفرت کے لائق اور ایک دوسرے سے کینہ‌کش تھے (۴) پر جب ہمارے بچانیوالے خدا کي مہرباني اور شفقت ظاہر ہوئي (۵) اُسنے ہمکو نہ اُن راستبازي کے کاموں سے جو ہم نے کیئے بلکہ اپني ہي رحمت کے موافق نئے جنم کے غسل اور روح‌القدس کے نئے بنانے کے سبب بچایا (۶) جسے اُسنے ہمارے بچانیوالے یسوع مسیح کي معرفت ہم پر بہتایت سے ڈالي (۷) تاکہ ہم اُسکے فضل سے راستباز ٹھہرکر اُمید کے موافق حیات ابدي کے وارث ہوویں (۸) یہہ بات برحق ہی اور یہي میں چاہتا ہوں کہ تو تاکید سے کہا کرے تاکہ وے جو خدا پر ایمان لائے ہیں کوشش کرکے نیک کاموں میں مشغول رہیں یہہ بھلا اور آدمیوں کے واسطے فائدہ‌مند ہی (۹) پر بیہودہ حجتوں اور نسب‌ناموں اور قضیوں اور تکراروں سے جو شریعت کي بابت ہوں پرہیز کر کہ یے لاحاصل اور بیکار ہیں (۱۰) بدعتي آدمي سے بعد اُسکے کہ ایک دو بار اُسے نصیحت کي ہو کنارے رہ (۱۱) یہہ جانکے کہ ایسا شخص برگشتہ ہی اور گناہ کرتا اور اپنے تئیں مجرم ٹھہراتا ہی * * (۱۲) جب میں ارطماس یا تخکس کو تیرے پاس بھیجوں تب جلدي کرکہ تو میرے پاس نیکاپلس میں آوے کیونکہ میں نے

ٹھانا ھی کہ جاڑا وھیں کاٹوں (۱۳) فقیہ زینا اوراپلوس کو کوشش سے پہنچا دے تاکہ کسی چیز کے محتاج نہوویں (۱۴) اور ھمارے لوگ بھی ضروریات کے لیئے نیک کاموں میں مشغول ھونا سیکھیں تاکہ بے پھل نہوویں (۱۵) سب جو میرے ساتھہ ھیں تجھے سلام کہتے ھیں اُنکو جو ایمان میں ھم سے محبت رکھتے ھیں سلام کہہ فضل تم سب کے ساتھہ ھووے * آمین *

پولوس کا خط فلیمان کو

پولوس مسیح یسوع کا قیدي اور بھائي تمطاؤس فلیمان عزیز اور ہمارے ہمخدمت کو (۲) اور عزیزہ افیہ اور ارخپس ہمارے ہمسپاہ اور اُس کلیسیا کو جو تیرے گھر میں ہی (۳) فضل اور سلامتي ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح سے تم پر ہووے * (۴) میں تیري محبت کي جو سب مقدسوں سے ہی (۵) اور تیرے ایمان کي جو خداوند یسوع پر ہی سنکے ہمیشہ اپني دعاؤں میں تجھے یاد کرکے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں (۶) کہ تیرے ایمان کي رفاقت ساري نیکي کي پہچان میں جو مسیح یسوع کے واسطے تم میں ہی اثر رکھے (۷) کیونکہ ہم تیري محبت سے بہت خوش اور خاطرجمع ہیں کہ تجھہ سے ای بھائي مقدس لوگوں کے جي نے آرام پایا ہي * (۸) سو اگرچہ مجھے مسیح میں بہت دلیري ہی کہ تجھے جو مناسب ہی حکم کروں (۹) تو بھي محبت کي راہ سے مجھے یہہ پسند آیا کہ التماس کروں کہ میں ایسا ہوں یعني پولوس بوڑھا اور اب یسوع مسیح کا قیدي بھي (۱۰) سو میں اپنے فرزند کي بابت جو قیدخانے میں میرے لیئے پیدا ہوا یعني اُنیسمس کي بابت تجھہ سے عرض کرتا ہوں (۱۱) وہ آگے تیرے لیئے بےفائدہ تھا پر اب تیرے اور میرے واسطے بہت فائدہمند ہوا (۱۲) سو میں نے اُسے پھرکے بھیجا ہی اب تو اُسکو یعني میرے لختجگر کو قبول کر (۱۳) میں نے چاہا تھا کہ اُسے اپنے ہي پاس رکھوں تاکہ تیرے عوض خوشخبري کي زنجیروں میں میري خدمت کرے (۱۴) پر تیري مرضي بغیر میں نے کچھہ کرنا نچاہا تاکہ تیرا نیک کام لاچاري سے نہیں بلکہ خوشي سے ہووے (۱۵) کہ وہ شاید اِسلیئے تھوڑي

دیر تجھہ سے جدا ہوا تاکہ ہمیشہ کے واسطے تیرا ہووے (۱۶) پھر نہ غلام کي طرح بلکہ جو غلام سے بہتر ہی عزیز بھائي کي طرح کہ یہہ خاصکر میرے لیئے ہی پر کتنا ہي زیادہ جسم اور خداوند کي نسبت تیرے لیئے نہوگا (۱۷) سو اگر تو مجھے اپنا شریک جانتا ہی تو اُسکو اِس طرح قبول کر جس طرح مجھکو (۱۸) اور اگر اُسنے تیرا کچھہ نقصان کیا یا کچھہ تیرا دھراتا ہي تو اُسے میرے نام لکھہ رکھہ (۱۹) میں پولوس اپنے ہاتھہ سے لکھتا ہوں کہ میں آپ ادا کرونگا کہ تجھے نہ کہوں کہ میرا قرض جو تجھہ پر ہی تو ہي ہی (۲۰) ہاں ای بھائي مجھے تجھہ سے خداوند میں یہي نفع ہو خداوند میں میرے کلیجے کو ٹھنڈا کر (۲۱) میں نے تیري فرمانبرداري کا یقین کرکے تجھے لکھا ہی یہہ جانکے کہ تو اُس سے بھي جو کہتا ہوں زیادہ کریگا * (۲۲) اِسکے سوا میرے لیئے جگہہ طیار کر کہ مجھے اُمید ہی کہ تمھاري دعاؤں کے وسیلے تمھیں بخشا جاؤں (۲۳) اپفراس جو مسیح یسوع کے واسطے میرے ساتھہ قیدي ہی (۲۴) اور مرقس اور ارسطرخس اور دیماس اور لوقا جو میرے ہمخدمت ہیں تجھے سلام کہتے ہیں (۲۵) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تمھاري روح کے ساتھہ ہووے * آمین *

پولوس کا خط عبرانیوں کو

پہلا باب

خدا جسنے اگلے زمانے میں نبیوں کے وسیلے باپ دادوں سے بار بار اور طرح طرح باتیں کیں (۲) آخري دنوں میں هم سے بیٹے کے وسیلے بولا جسکو اُسنے ساري چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے عالموں کو بھي بنایا هی (۳) کہ وہ اُسکے جلال کي رونق اور اُسکي ماهیت کا نقش هوکے سب کچھہ اپني هي قدرت کے کلام سے سنبھالتا هی اور آپ سے همارے گناهوں کو پاک کرکے بلندي پر جناب عالي کے دهنے جا بیٹھا (۴) اور فرشتوں سے اِس قدر بزرگ ٹھہرا جس قدر اُنسے افضل نام کا وارث هوا هی * (۵) کیونکہ اُسنے فرشتوں میں سے کسکو کبھي کہا کہ تو میرا بیٹا هی آج میں نے تجھے جنا اور پھر یہہ کہ میں اُسکے واسطے باپ هونگا اور وہ میرے واسطے بیٹا هوگا (۶) اور پھر جب پہلوٹے کو دنیا میں لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُسکو سجدہ کریں (۷) اور فرشتوں کي بابت تو فرماتا هی کہ وہ اپنے فرشتوں کو روحیں اور اپنے خادموں کو آگ کا شعلہ بناتا هی (۸) پر بیٹے کي بابت کہتا هی کہ ای خدا تیرا تخت ابدالآباد هی راستي کا عصا تیري بادشاهت کا عصا هي (۹) تو نے راستي سے اُلفت اور بدي سے عداوت رکھي اِسواسطے ای خدا تیرے خدا نے خوشي کے تیل سے تجھے تیرے شریکوں سے زیادہ ممسوح کیا (۱۰) اور یہہ کہ ای خداوند تو نے شروع میں زمین کي نیو ڈالي اور آسمان تیرے هاتھہ کے کام هیں (۱۱) وے نیست هو جائینگے پر تو باقي هی اور وے سب پوشاک کي مانند پُرانے هونگے (۱۲) اور چادر کي طرح تو اُنهیں لپیٹیگا اور وے بدل جائینگے پر تو وهي

هی اور تیرے برس جاتے نرهینگے (۱۳) پهر فرشتوں میں سے کسکو کبهي کہا کہ تو میرے دهنے بیٹهہ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کي چوکي نہ کروں (۱۴) کیا وے سب خدمت گذار روحیں نہیں جو نجات کے وارثوں کي خدمت کے لیئے بهیجي جاتي هیں *

دوسرا باب

(۱) اِسلیئے چاهیئے کہ اُن باتوں پر جو هم نے سنیں اَور بهي غور کریں نہو کہ هم اُنهیں کهو دیویں (۲) کیونکہ اگر وہ کلام جو فرشتوں کي معرفت کہا گیا قائم هوا اور هر عدول اور نافرماني نے واجبي بدلا پایا (۳) تو هم کیونکر بچینگے اگر اِتني بڑي نجات سے غافل رهیں جو پہلے خداوند کے وسیلے مبین هوکے سننیوالوں سے هم پر ثابت هوئي (۴) کہ خدا آپ اُنکے ساتهہ نشانوں اور کرامتوں اور طرح طرح کے معجزوں اور روح‌القدس بانٹ دینے سے اپني مرضي کے موافق گواهي دیتا رها * (۵) کیونکہ اُسنے جهان آیندہ کو جسکا ذکر هم کرتے هیں فرشتوں کے اختیار میں نہیں کر دیا (۶) پر کسي نے کہیں یہہ کہکے گواهي دي هی کہ آدمي کیا هي کہ تو اُسکي یاد رکهے یا آدمي کا بیٹا کہ تو اُسپر نگاہ کرے (۷) تو نے اُسے تهوڑي مدت فرشتوں سے کم کیا تو نے جلال اور عزت کا تاج اُسپر رکها اور اپنے هاتهہ کے کاموں پر اُسے اختیار بخشا (۸) سب کچهہ تو نے اُسکے پانوں تلے کر دیا کیونکہ جس صورت میں اُسنے سب کچهہ اُسکے پانوں تلے کر دیا اُسنے کوئي چیز نچهوڑي جو اُسکے تلے نہ کي هو پر اب تک هم نہیں دیکهتے هیں کہ سب کچهہ اُسکے تلے هی (۹) مگر یہہ دیکهتے هیں کہ اُسنے جو تهوڑي مدت فرشتوں سے کم کیا گیا تها تاکہ خدا کے فضل سے سب آدمیوں کے لیئے موت کا مزہ چکهے یعني یسوع نے موت کي اذیت کے سبب جلال اور عزت کا تاج پایا (۱۰) کیونکہ اُسکو جسکے لیئے اور جسکے وسیلے سب کچهہ هی یہہ مناسب تها کہ جب بہت سے فرزندوں کو جلال میں لاوے اُنکي نجات کے پیشوا کو اذیتوں سے کامل کرے (۱۱) کیونکہ وہ جو پاک کرتا هی

اور وے جو پاک کیئے جاتے ہیں سب ایک ہی سے ہیں جس سبب وہ اُنہیں بھائی کہنے سے شرمندہ نہیں ہی (۱۲) کہ کہتا ہی میں تیرے نام کی اپنے بھائیوں کو خبر دونگا کلیسیا کے درمیان تیری مدح گاؤنگا (۱۳) اور پھر یہہ کہ میں اُسپر بھروسا رکھونگا اور یہہ بھی کہ دیکھہ میں اور لڑکے جنہیں خدا نے مجھے دیا ہی (۱۴) پس جب کہ لڑکے گوشت اور خون میں شریک ہیں وہ بھی اُسی طرح اُنمیں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلے اُسکو جسکے پاس موت کا زور ہی یعنی ابلیس کو برباد کرے (۱۵) اور اُنہیں جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار تھے چُھڑاوے (۱۶) کہ وہ البتہ فرشتوں کی نہیں بلکہ ابیرہام کی نسل کا ساتھہ دیتا ہی (۱۷) اِس سبب سے ضرور تھا کہ وہ ہر بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنے تاکہ خدا کے حضور لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کرنے کے واسطے ایک رحیم اور دیانت‌دار سردار کاہن ٹھہرے (۱۸) کیونکہ جس صورت میں اُس نے آپ ہی امتحان میں پڑکے دکھہ پایا وہ اُنکی جو امتحان میں پڑتے ہیں مدد کر سکتا ہی *

تیسرا باب

(۱) اِسلیئے ای پاک بھائیو جو آسمانی بُلاہٹ کے شریک ہو اُس رسول اور سردار کاہن پر جسکا ہم اقرار کرتے ہیں یعنی مسیح یسوع پر غور کرو (۲) کہ وہ اُسکے آگے جسنے اُسے مقرر کیا دیانت‌دار تھا جس طرح موسیٰ بھی اپنے سارے گھر میں (۳) بلکہ وہ موسیٰ سے اِس قدر زیادہ جلال کے لائق سمجھا گیا جس قدر گھر کا مالک گھر سے زیادہ عزت‌دار ہی (۴) کہ ہر گھر کا بنانیوالا ہی پر جسنے سب کچھہ بنایا سو خدا ہی (۵) اور موسیٰ تو اپنے سارے گھر میں خادم کی طرح دیانت‌دار تھا تاکہ اُن باتوں پر جو ظاہر ہونے کو تھیں گواہی دے (۶) پر مسیح بیٹے کی مانند اپنے گھر کا مختار رہا اور اُسکا گھر ہم ہیں بشرطیکہ اپنی ہمت اور اُمید کا فخر آخر تک قائم رکھیں * (۷) اِسواسطے جیسا روح‌القدس کہتی ہی

آج اگر تم اُسکي آواز سنو (۸) اپنے دلوں کو سخت مت کرو جیسے غصے کے وقت آزمایش کے دن جنگل میں ہوا (۹) جہاں تمہارے باپ دادوں نے مجھے آزمایا اور پرکھا اور چالیس برس سے میرے کاموں کو دیکھا (۱۰) اِسلیئے میں اُس نسل سے ناراض ہوا اور بولا کہ وے ہر وقت دل میں گمراہ ہوتے اور میري راہوں سے ناواقف رہتے ہیں (۱۱) چنانچہ میں نے اپنے غصے میں قسم کھائي کہ وے میرے آرام میں داخل نہونگے * (۱۲) خبردار اے۔ بھائیو مبادا تم میں سے کسي میں بےایماني کا بُرا دل ہو جو زندہ خدا سے پھر جاوے (۱۳) بلکہ ہر روز جب تک کہ آج کے دن کا ذکر ہوتا ہی آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرو تاکہ تم میں سے کوئي گناہ کے فریب سے سخت نہو جاوے (۱۴) کیونکہ ہم مسیح میں شریک ہیں بشرطیکہ اپنے شروع کے اعتقاد کو آخر تک قائم رکھیں (۱۵) جب کہ کہا جاتا ہی کہ آج اگر اُسکي آواز سنو اپنے دلوں کو سخت مت کرو جیسے غصے کے وقت (۱۶) پس کِنہوں نے آواز سنکے غصہ دلایا کیا وے سب نہ تھے جو موسیٰ کے وسیلے مصر سے نکل آئے (۱۷) اور وہ کِن سے چالیس برس ناراض رہا کیا اُنسے نہیں جنہوں نے گناہ کیا اور اُنکي لاشیں جنگل میں پڑي رہیں (۱۸) اور کِنکي بابت اُسنے قسم کھائي کہ وے میرے آرام میں داخل نہونگے مگر اُنکي جنہوں نے نمانا (۱۹) اور یونہیں ہم دیکھتے ہیں کہ وے بےایماني کے سبب داخل نہو سکے *

چوتھا باب

(۱) پس ہمیں ڈرنا چاہیئے تا نہووے کہ باوجودیکہ اُسکے آرام میں داخل ہونے کا وعدہ باقي ہی تم میں سے کوئي معلوم ہو کہ پیچھے رہ جاے (۲) کیونکہ ہمیں بھي خوشخبري دي گئي جیسي اُنکو پر جو کلام اُنہوں نے سنا اُسنے اُنہیں فائدہ نہ بخشا کہ وہ سننیوالوں میں ایمان کے ساتھہ مِلا نہ تھا (۳) کیونکہ ہم جو ایمان لائے آرام میں داخل ہوتے ہیں جیسا اُسنے

کہا کہ میں نے اپنے غصے میں قسم کھائي کہ وے میرے آرام میں داخل نہونگے اگرچہ دنیا کي بنیاد سے سب کام بنے (۴) کہ اُسنے ساتویں دن کي بابت کہیں یوں فرمایا کہ خدا نے ساتویں دن اپنے سب کاموں سے آرام کیا (۵) اور پھر بھي اِس مقام میں کہ وے میرے آرام میں داخل نہونگے (۶) پس جب کہ اُسمیں داخل ہونا بعضوں کے واسطے باقي ھی اور وے جنکو پہلے یہہ خوشخبري دي گئي تھي بےایماني کے سبب داخل نہ ہوئے (۷) تو پھر ایک دن مقرر کرتا اور اُسے آج کا دن کہتا ھی کہ اِتني مدت بعد داؤد کي معرفت فرماتا ھی جیسا مذکور ہوا کہ آج اگر اُسکي آواز سنو اپنے دلوں کو سخت مت کرو (۸) کیونکہ اگر یوشوع نے اُنھیں آرام میں داخل کیا ہوتا تو وہ اُس وقت کے بعد ایک دوسرے دن کا ذکر نکرتا * (۹) حاصلِ کلام خدا کے لوگوں کے واسطے سبت کا آرام باقي ھی (۱۰) کیونکہ جو اپنے آرام میں داخل ہوا اُسنے اپنے کاموں سے آرام بھي پایا جیسا خدا نے اپنے کاموں سے (۱۱) پس آؤ ھم کوشش کریں کہ اُس آرام میں داخل ہوویں تا ایسا نہو کہ بےایماني کے سبب کوئي اُنکي مانند گر پڑے (۱۲) کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا اور دو دھاري تلوار سے تیز ھی اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کرکے گذر جاتا اور دل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ھی (۱۳) اور کوئي مخلوق اُس سے چھپا نہیں بلکہ اُسکي نظروں میں جس سے ھمکو کام ھی سب کچھہ کُھلا ہوا اور بے پردہ ھی ** (۱۴) پس اِسلیئے کہ ھمارا بزرگ سردار کاھن ھی جو آسمانوں سے گذر گیا یعني خدا کا بیٹا یسوع تو آؤ ھم اپنے اقرار پر قائم رھیں (۱۵) کیونکہ ھمارا ایسا سردار کاھن نہیں جو ھماري کمزوریوں میں ھمدرد نہو سکے بلکہ گناہ کے سوا ساري باتوں میں ھماري مانند آزمایا گیا (۱۶) پس آؤ ھم فضل کے تخت کے پاس دلیري کے ساتھہ جاویں تاکہ ھم پر رحم ہووے اور فضل جو وقت پر مددگار ھو پاویں *

پانچواں باب

(۱) کیونکہ ہر سردار کاہن جو آدمیوں میں سے لیا جاتا ہی آدمیوں ہي کے لیئے اُنکے معاملوں کے واسطے جو خدا سے متعلق ہیں مقرر ہوتا ہی تاکہ گناہوں کے لیئے نذریں اور قربانیاں گذرانے (۲) اور نادانوں اور گمراہوں کے ساتھہ ملائمت کرنے کے قابل ہو اِسواسطے کہ وہ آپ بھي کمزوري میں گرفتار ہی (۳) اور اِسکے سبب سے ضرور ہی کہ وہ جس طرح لوگوں کے لیئے اُسي طرح اپنے لیئے بھي گناہوں کے واسطے قربانیاں چڑھاوے (۴) اور کوئي یہہ عزت آپ سے نہیں پاتا مگر وہ جو ہارون کي مانند خدا سے طلب کیا جاتا ہی (۵) اِسي طرح مسیح نے بھي آپ کو سردار کاہن ہونے کي عزت نہیں دي بلکہ اُسنے بخشي جسنے اُسے کہا کہ تو میرا بیٹا ہی آج میں نے تجھے جنا (۶) چنانچہ دوسرے مقام میں بھي کہتا ہی کہ تو ملک صدق کي صف میں ابد تک کاہن ہی (۷) اُسنے اپنے جسم کے دنوں میں بہت رو رو اور آنسو بہا بہاکے اُس سے جو اُسکو موت سے بچا سکتا تھا دعائیں اور منتیں کیں اور خوف سے بچ گیا (۸) اور اگرچہ بیٹا تھا پر اُن دکھوں سے جو اُسنے اُٹھائے فرمانبرداري سیکھي (۹) اور کامل ہوکر اپنے سب فرمانبرداروں کے لیئے ابدي نجات کا باعث ہوا (۱۰) کہ وہ خدا سے ملک صدق کي صف میں سردار کاہن کہلایا * (۱۱) اُسکي بابت ہماري باتیں بہت سي ہیں اور اُنکا بیان کرنا مشکل ہی اِسلیئے کہ تمہارے کان بھاري ہیں (۱۲) کیونکہ وقت کے لحاظ سے تمہیں اُستاد ہونا لازم تھا مگر تم اب تک اِسکے محتاج ہو کہ کوئي تمہیں سکھلاوے کہ خدا کے کلام کے اُسطقسات کیا ہیں اور دودھہ کے محتاج ہو گئے ہو نہ سخت خوراک کے (۱۳) کیونکہ جو دودھہ پیتا ہی وہ راستبازي کے کلام میں بےامتیاز ہی اِسلیئے کہ بچہ ہی (۱۴) پر سخت خوراک کاملوں کے واسطے ہی جنکے حواس ربط سے تیز ہو گئے ہیں کہ نیک و بد میں امتیاز کریں *

چھٹواں باب

(۱) اِسواسطے مسیح کي تعلیم کي پہلي بات چھوڑکر کمال کي طرف بڑھتے چلے جاویں اور مُردے کاموں سے توبہ کرنے اور خدا پر ایمان لانے (۲) اور بپتسموں کي تعلیم اور ہاتھہ رکھنے اور مُردوں کي قیامت اور ابدي عدالت کي نیو دو بارہ نڈالیں (۳) اور خدا چاہے تو ہم یہہ کرینگے (۴) کیونکہ وے جو ایک بار روشن ہوئے اور آسماني بخشش کا مزہ چکھہ گئے اور روح القدس میں شریک ہوئے (۵) اور خدا کے عمدہ کلام اور آیندہ جہان کي قدرتوں کا مزہ اُڑا گئے (۶) اگر گر جاویں تو اُنھیں پھر توبہ کرنے کو سرنو کھڑا کرنا ناممکن ھی کیونکہ اُنھوں نے خدا کے بیٹے کو اپنے لیئے دو بارہ صلیب دیکر ذلیل کیا (۷) کیونکہ جو زمین اُس مینہہ کو کہ بار بار اُسپر برسے پي جاتي ھی اور ایسي سبزي جو اُسکے کشت‌کاروں کو مفید ہو اُگا لاتي ھی سو خدا سے برکت پاتي ھی (۸) پر وہ جو کانٹے اور اُونٹ کٹارے پیدا کرتي ھی نامقبول اور ملعون ہونے کے نزدیک ھی اور اُسکا انجام جلنا ہوگا * (۹) لیکن ای پیارو اگرچہ ھم یوں بولتے ھیں تو بھي تمھارے حق میں اِنسے اچھي اور نجات والي باتوں کا یقین رکھتے ھیں (۱۰) کیونکہ خدا بےانصاف نہیں ھی کہ تمھارے کام اور اُس محبت کي محنت کو جو تم اُسکے نام پر مقدسوں کي خدمت کرتے ہوئے دکھلاتے ہو بھول جاوے (۱۱) پر ھم آرزومند ھیں کہ تم میں سے ہر ایک کامل اُمید کے واسطے آخر تک وھي کوشش ظاھر کیا کرے (۱۲) تاکہ سُست نہو جاؤ بلکہ اُنکے پیرو بنو جو ایمان اور صبر کي راہ سے وعدوں کے وارث ہوئے * (۱۳) کیونکہ جب خدا نے ابیرھام سے وعدہ کرتے ہوئے کسي کو اپنے سے بڑا نپایا کہ اُسکي قسم کھاوے تو یہہ کہکے اپني ھي قسم کھائي (۱۴) کہ یقیناً میں تجھے برکتوں پر برکتیں دونگا اور تیري اولاد کو نہایت بڑھاؤنگا (۱۵) اور یونہیں وہ صبر کرکے اُس وعدے تک پہنچا (۱۶) کہ آدمي تو اپنے سے بڑے کي قسم کھاتے ھیں اور ثابت کرنے کے لیئے اُنمیں ہر قضیئے کي حد قسم

هی (۱۷) پس خدا اِس ارادے سے کہ وعدے کے وارثوں پر اپنی مرضی کی بےتبدیلی اَور قوی دلیل سے ظاهر کرے قسم کو درمیان لایا (۱۸) تاکہ دو چیزوں سے جو بےتبدیل هیں جن میں خدا کا جھوٹھا هونا غیرممکن هی هم جو پناہ کے لیئے دوڑے هیں کہ اُس اُمید کو جو سامھنے رکھی گئی قبضے میں لاوں پوری تسلی پاویں (۱۹) کہ وہ اُمید گویا هماری جان کا لنگر هی جو مضبوط اور قائم اور پردے کے اندر داخل هوتا هی (۲۰) جہاں پیش‌رو یسوع جو ملک صدق کی صف میں ابد تک سردار کاهن هی همارے واسطے داخل هوا *

ساتواں باب

(۱) کیونکہ یہہ ملک صدق شلیم کا بادشاہ خدائے تعالیٰ کا کاهن جسنے ابیرهام سے جب وہ بادشاهوں کو مارکے پھرا آتا تھا ملاقات کی اور اُسکے لیئے برکت چاهی (۲) جسکو ابیرهام نے بھی سب چیزوں کی دہیکی دی اور جو پہلے اپنے نام کے معنیوں کے موافق راستی کا بادشاہ هی اور پھر شاہ شلیم یعنی سلامتی کا بادشاہ (۳) بے باپ بے ما بے نسب نامہ جسکے نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر هی پر جو خدا کے بیٹے سے مشابہہ هی ابد تک کاهن رهتا هی (۴) پس غور کرو کہ یہہ کیسا بزرگ تھا جسکو همارے دادا ابیرهام نے بھی لوٹ کے مال سے دہیکی دی (۵) اب لیوی کے اُن بیٹوں کو جو کہانت کا کام پاتے هیں حکم هی کہ قوم یعنی اپنے بھائیوں سے اگرچہ وے ابیرهام کی پشت سے پیدا هوئے شریعت کے مطابق دہیکی لیویں (۶) پر اُسنے جسکا نسب اُنسے جدا هی ابیرهام سے دہیکی لی اور اُسکے لیئے جس سے وعدے کیئے گئے برکت چاهی (۷) اور لاکلام چھوٹا بڑے سے برکت پاتا هی (۸) اور یہاں مرنیوالے آدمی دہیکی لیتے هیں پر وهاں وهی لیتا هی جسکے حق میں گواهی دی جاتی هی کہ جیتا هی (۹) اور یوں کہہ سکتے هیں کہ لیوی نے بھی جو دہیکی لیتا هی ابیرهام کے وسیلے دہیکی دی هی (۱۰) کیونکہ جب ملک صدق ابیرهام سے آ مِلا

وہ اپنے باپ کي پشت هي ميں تها * (۱۱) پس اگر ليوي والي کہانت سے کاملیت هوتي (کہ قوم نے اُسي کے تحت شریعت پائي) تو اَور کیا احتیاج تهي کہ دوسرا کاهن ملک صدق کي صف میں مبعوث هو اور هارون کي صف سے نہ کہلاوے (۱۲) کیونکہ اگر کہانت بدل جاتي هی تو شریعت کا بهي بدلنا ضرور هی (۱۳) کیونکہ جسکي بابت یہہ کہا جاتا هی وہ دوسرے فرقے کا هی جس میں سے کسي نے قربان‌گاہ کي خدمت نہیں کي (۱۴) کہ واضح تو هی کہ همارا خداوند یہودا سے نکلا جس فرقے کے حق میں موسیٰ نے کہانت کي بابت کچهہ نکہا (۱۵) اور یہہ اَور بهي اِس سے صاف ظاهر هی کہ دوسرا کاهن ملک صدق کي مانند مبعوث هوتا هی (۱۶) جو کسي جسماني حکم کي شریعت کے موافق نہیں بلکہ حیات غیرفاني کي قدرت کے مطابق هوا هی (۱۷) کیونکہ وہ گواهي دیتا هی کہ تو ملک صدق کي صف میں ابد تک کاهن هي * (۱۸) پس اگلا حکم کمزور اور بےفائدہ هونے کے سبب اُٹهہ گیا (۱۹) (کیونکہ شریعت نے کچهہ بهي کامل نہ کیا) اور ایک بہتر اُمید درمیان داخل هوئي جسکے وسیلے هم خدا کے حضور پہنچتے هیں (۲۰) اور جس صورت میں وہ بغیر قسم کهانے کے نہوا (۲۱) (کیونکہ وے تو بغیر قسم کے کاهن هوئے پر یہہ قسم کے ساتهہ اُسي سے هوا جسنے اُسکو کہا کہ خداوند نے قسم کهائي اور نہ بدلیگا کہ تو ملک صدق کي صف میں ابد تک کاهن هی) (۲۲) اُسي صورت میں یسوع ایک بہتر عہد کا ضامن هوا (۲۳) علاوہ اِسکے وے جو کاهن هوتے چلے آئے بہت سے تهے اِسواسطے کہ موت کے سبب نہ رہ سکے (۲۴) پر یہہ اِسلیئے کہ ابد تک رهنیوالا هی کہانت بےتبدیل کا مالک هوا (۲۵) اِسلیئے اُنهیں جو اُسکے وسیلے خدا کے پاس آتے هیں آخر تک بچا سکتا هی کہ وہ اُنکي سفارش کے لیئے همیشہ جیتا هی (۲۶) کیونکہ ایسا سردار کاهن همارے لائق تها جو پاک اور بےبد اور بےعیب اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند هی (۲۷) اور اُن سردار کاهنوں کي مانند اِسکے محتاج نہیں کہ هر روز پہلے اپنے اور پهر لوگوں کے گناهوں کے واسطے قربانیاں چڑهاوے کیونکہ اُسنے ایک هي بار ایسا کیا جب کہ اپنے تئیں نذر گذرانا (۲۸) کہ شریعت آدمیوں کو جو کمزور هیں

سردار کاهن ٹهہراتي هی پر قسم کا کلام جو شریعت کے بعد هوا بیٹے کو جو ابد تک کامل هی *

آٹهواں باب

(۱) پس اُن باتوں کا جو هم کہتے هیں عمدہ مطلب یہہ هی کہ همارا ایسا سردار کاهن هی جو آسمان پر جناب عالي کے تخت کے دهنے بیٹها هی (۲) کہ وہ مقدس مکانوں اور اُس حقیقي خیمے کا خادم هی جسے خداوند نے کهڑا کیا نہ کہ آدمي نے (۳) کیونکہ هر سردار کاهن اِسواسطے مقرر هوتا هی کہ نذریں اور قربانیاں گذرانے سو ضرور هی کہ اِسکے پاس بهي گذرانے کو کچهہ هو (۴) اگر وہ زمین پر هوتا تو کاهن بهي نہوتا اِسواسطے کہ کاهن تو هیں جو شریعت کے موافق قربانیاں گذرانتے (۵) اور آسماني چیزوں کے نمونے اور سائے پر خدمت کرتے هیں چنانچہ موسیٰ نے جب خیمہ بنانے پر تها اِلهام سے حکم پایا کہ وہ فرماتا هی دیکهہ کہ تو اُس نقشے کے مطابق جو تجهے پہاڑ پر دکهایا گیا سب چیزیں بنا (۶) پر اب اُسنے اِس قدر افضل خدمت پائي جس قدر وہ اُس بہتر عہد کا درمیاني هی جو افضل وعدوں سے باندها گیا * (۷) کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بےعیب هوتا تو دوسرے کے لیئے جگہہ کي تلاش نہوتي (۸) کہ وہ عیب بتاکر اُنهیں کہتا هی کہ خداوند فرماتا هی دیکهہ دن آتے هیں کہ میں اِسرائیل کے گهرانے اور یہودا کے خاندان کے لیئے ایک نیا عہد باندهونگا (۹) نہ اُس عہد کي مانند جو میں نے اُنکے باپ دادوں سے اُس دن باندها جب میں نے اُنکا هاتهہ پکڑا کہ اُنهیں زمین مصر سے نکال لاؤں اِسواسطے کہ وے میرے عہد پر قائم نہیں رهے اور میں نے اُنکا اندیشہ نہ کیا خداوند کہتا هی (۱۰) کہ وہ عہد جو میں اِسرائیل کے گهرانے کے ساتهہ اُن دنوں کے بعد باندهونگا (خداوند فرماتا هی) یہہ هی کہ میں اپنے قانونوں کو اُنکي عقلوں میں ڈالونگا اور اُنکے دلوں پر اُنهیں لکهونگا اور میں اُنکا خدا هونگا اور وے میري قوم هونگے (۱۱) اور کوئي پهر اپنے

همسائے اور اپنے بھائي کو یہہ کہکے نہ سکھاویگا کہ خدا کو پہچان کیونکہ اُنکے چھوٹے سے بڑے تک سب مجھے پہچانینگے (۱۲) کہ میں اُنکي بُرائیوں پر رحیم ہونگا اور اُنکے گناہوں اور بےدیني کو پھر یاد نکرونگا (۱۳) جب کہ اُسنے نیا کہا پہلے کو پُرانا ٹھہرایا پر وہ جو پُرانا اور مدتي ھی سو مِٹنے کے نزدیک ھی *

نواں باب

(۱) پس پہلے (عہد) کو بھي عبادت کے قانون تھے اور دنیوي مقدس مکان (۲) کہ ایک خیمہ بنایا گیا یعني پہلا جس میں شمعدان اور میز اور نذر کي روٹیاں تھیں اور یہہ قدس کہلاتا ھی (۳) پر دوسرے پردے کے اندر وہ خیمہ جو قدس‌الاقداس کہلاتا ھی (۴) اُسمیں سونے کا بخوردان تھا اور عہد کا صندوق جو چاروں طرف سونے سے مڑھا ہوا تھا جس میں سونے کا برتن من سے بھرا اور ہارون کا عصا شاخیں پھوٹا ہوا اور عہدنامے کي تختیاں تھیں (۵) اور اُسکے اُوپر جلال کے کروبین تھے جو کفارہ‌گاہ پر سایہ کرتے تھے اِن باتوں کا مفصل بیان کرنا اب ضرور نہیں * (۶) پس جب یے چیزیں یوں طیار ہو چکیں تب پہلے خیمے میں کاہن تو ہر وقت داخل ہوتے اور خدمت بجا لاتے تھے (۷) پر دوسرے میں صرف سردارکاہن سال بھر میں ایک بار جاتا تھا مگر بغیر لہو کے جو اپني اور قوم کي خطاؤں کے لیئے گذرانتا تھا نہیں گیا (۸) کہ اِس سے روح‌القدس اِشارہ کرتي تھي کہ قدس‌الاقداس کي راہ کُھلي نہیں جب تک کہ پہلا خیمہ قائم ھی (۹) جو مثال ھی حال کے وقت تک جس میں ایسي نذریں اور قربانیاں گذراني جاتي ھیں جو عبادت کرنیوالے کو تمیز کي نسبت کامل نہیں کر سکتیں (۱۰) کہ وے صرف کھانے پینے اور طرح طرح کے غسلوں اور جسماني رسموں کے ساتھہ درستي کے وقت تک مقرر تھیں (۱۱) پر جب مسیح آنیوالي نعمتوں کا سردار کاہن ہو آیا تو بزرگتر اور کاملتر خیمے میں سے جو ہاتھوں کا بنایا ہوا یعني اِس خلقت کا نہیں (۱۲) نہ بکروں

نہ بچھڑوں کا لہو بلکہ اپنا ہي لہو لیکے قدس‌الاقداس میں ایک بار داخل
ہوا اور ہمارے لیئے ابدي خلاصي حاصل کي (۱۳) کیونکہ اگر بیلوں اور
بکروں کا لہو اور کلور کي راکھہ ناپاکوں پر چھڑکے جانے سے جسم کي صفائي
کے لیئے پاک کر سکتي ہی (۱۴) تو کتنا زیادہ مسیح کا لہو جسنے ابدي روح
کے وسیلے اپنے تئیں بےعیب ہوکے خدا کو قرباني گذرانا ہی تمہاري دلي
تمیز کو مُردے کاموں سے پاک کریگا تاکہ تم زندہ خدا کي عبادت کرو*
(۱۵) اور اِسي سبب سے وہ نئے عہد کا درمیاني ہی تاکہ اُسکي موت کے
وسیلے جو پہلے عہد کے گناہوں کے چُھڑانے کےلیئے ہوئي ہی وے جو بُلائے
گئے ہیں ابدي میراث کا وعدہ حاصل کریں (۱۶) کیونکہ جہاں عہد ہی
وہاں عہد باندھنیوالے کي موت کا ذکر ضرور ہی (۱۷) کہ عہد مُردوں پر
باندھا جاتا ہی اور پختہ نہیں ہوتا جب تک کہ عہد باندھنیوالا زندہ ہی
(۱۸) اِسلیئے پہلا عہد بھي بغیر لہو کے نہیں باندھا گیا (۱۹) کیونکہ جب
موسیٰ سارے قوم کو شریعت کا ہر ایک حکم سنا چکا تب اُسنے بچھڑوں
اور بکروں کا لہو پاني اور لال اُون اور زوفا کے ساتھہ لیکر اُس کتاب اور
سارے قوم پر یوں کہکے چھڑکا (۲۰) کہ یہہ اُس عہد کا لہو ہی جسکا خدا
نے تمھیں حکم دیا (۲۱) اور اِسي طرح خیمے اور خدمت کے سب اسباب
پر لہو چھڑکا (۲۲) اور عن‌قریب سب چیزیں شریعت کے مطابق لہو سے
پاک کي جاتي ہیں اور بغیر لہو بہائے معافي نہیں ہوتي ہی * (۲۳) پس
ضرور تھا کہ آسماني چیزوں کے اُتارے یوں پاک کیئے جاویں مگر خود
آسماني چیزیں افضل قربانیوں سے پاک کي جاویں (۲۴) کیونکہ مسیح اُس
ہاتھہ کے بنائے ہوئے مسکن مقدس میں جو حقیقي کا اُتارا ہی داخل
نہیں ہوا بلکہ آسمان ہي میں تاکہ اب خدا کے حضور ہماري خاطر
حاضر رہے (۲۵) پر ایسا نہیں کہ وہ آپ کو بار بار گذرانے جیسے سردار
کاہن قدس‌الاقداس میں ہر سال دوسرے کا لہو لیکے جاتا ہی (۲۶) نہیں
تو ضرور تھا کہ وہ دنیا کے شروع سے بار بار مرا کرتا پر اب آخري زمانے
میں ایک بار ظاہر ہوا تاکہ اپنے تئیں قربان کرنے سے گناہ کو نیست کرے
(۲۷) اور جیسا آدمیوں کے لیئے ایک بار مرنا اور بعد اُسکے عدالت مقرر

ہوئي ہی (۲۸) ویسا ہي مسیح ایک بار سبھوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانے کے لیئے آپ کو گذرانکے دوسري بار بغیر گناہ کے اُنکي نجات کے واسطے جو اُسکي راہ دیکھتے ہیں ظاہر ہوگا *

دسواں باب

(۱) کیونکہ شریعت جو آنیوالي نعمتوں کي پرچھائیں ہی نہ اُن چیزوں کي حقیقي صورت اُن قربانیوں سے جو وے ہمیشہ گذرانتے ہیں ہر سال اُنکو جو پاس آتے ہیں کبھي کامل نہیں کرسکتي (۲) نہیں تو کیا اُنکا گذرانا جانا موقوف نہوتا اِسلیئے کہ عبادت کرنیوالے ایک بار پاک ہوکے پھر اپنے تئیں گنہگار نجانتے (۳) بلکہ وے (قربانیاں) برس برس گناہوں کو یاد دلاتي ہیں (۴) کیونکہ غیرممکن ہی کہ بیلوں اور بکروں کا لہو گناہوں کو مٹاوے (۵) اِسلیئے وہ دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہی کہ قرباني اور نذر تو نے نہیں چاہي پر میرے لیئے بدن طیار کیا (۶) سوختني اور اُن قربانیوں سے جو گناہ کے لیئے ہیں تو راضي نہوا (۷) تب میں نے کہا دیکھہ میں آتا ہوں (کتاب کے دفتر میں میري بابت لکھا ہی) تاکہ اے خدا تیري مرضي بجا لاؤں (۸) پہلے وہ کہتا ہی کہ قرباني اور نذر اور سوختني قربانیاں اور گناہ کي قربانیاں تو نے نہیں چاہیں اور نہ اُنسے خوش ہوا ہرچند وے شریعت کے موافق گذراني جاتي ہیں (۹) تب پھر فرماتا ہی کہ دیکھہ میں آتا ہوں تاکہ اے خدا تیري مرضي بجا لاؤں پس وہ پہلے کو مٹاتا ہی تاکہ دوسرے کو ثابت کرے (۱۰) اور اُسي مرضي سے ہم یسوع مسیح کے بدن کے ایک بار قربان ہونے کے سبب پاک ہوئے ہیں * (۱۱) اور ہر کاہن تو روز روز خدمت کرتے اور وے ہي قربانیاں جو ہرگز گناہ مٹانے کے قابل نہیں ہیں بار بار گذرانتے ہوئے کھڑا رہتا ہی (۱۲) پر وہ جب گناہوں کے واسطے ایک ہي قرباني ہمیشہ کے لیئے گذران چکا خدا کے دہنے جا بیٹھا (۱۳) اور اُس وقت سے انتظار کرتا ہی کہ اُسکے دشمن اُسکے پانوں کي چوکي رکھے جاویں (۱۴) کیونکہ اُسنے ایک ہي قرباني گذرانے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لیئے

کامل کیا (۱۵) اور یہی گواہی روح القدس بھی ہمیں دیتی ہی کیونکہ بعد اُسکے کہ اُسنے کہا تھا (۱۶) کہ یہہ وہ عہد ہی جو میں اِن دنوں کے بعد اُنسے باندھونگا خداوند کہتا ہی کہ میں اپنی شریعتوں کو اُنکے دلوں میں ڈالونگا اور اُنکی عقلوں پر اُنھیں لکھونگا (۱۷) اور اُنکے گناہوں اور اُنکی ناراستیوں کو پھر یاد نہ کرونگا (۱۸) اب جہاں اُنکی معافی ہی وہاں گناہ کے لیئے پھر قربانی گذرانا نہیں ** (۱۹) پس ای بھائیو جب کہ ہمیں قدس الاقداس میں یسوع کے لہو سے دخل پانے کا بھروسا ہی (۲۰) اُس نئی اور جیتی راہ سے جو اُسنے پردے یعنی اپنے جسم کو پھاڑکے ہمارے لیئے طیار کی ہی (۲۱) اور جب کہ ہمارا بڑا کاہن ہی جو خدا کے گھر کا مختار ہی (۲۲) تو آؤ ہم سچے دل اور کامل ایمان کے ساتھہ بُری نیت سے پاک ہونے کو دلوں پر چھڑکاؤ کرکے نزدیک جاویں اور اپنے بدن کو صاف پانی سے دھوکے (۲۳) اپنی اُمید کے اقرار کو مضبوطی سے تھانبھے رہیں کیونکہ جسنے وعدہ کیا وفادار ہی (۲۴) اور ایک دوسرے پر لحاظ کریں تاکہ ہم ایک دوسرے کو محبت اور نیک کاموں کی طرف اُسکاویں (۲۵) اور آپس میں اِکٹھے ہونے سے باز نہ آویں جیسا بعضوں کا دستور ہی بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور یہہ اِتنا ہی زیادہ جتنا اُس دن کو نزدیک ہوتے دیکھتے ہو * (۲۶) کیونکہ اگر بعد اُسکے کہ ہم نے سچائی کی پہچان حاصل کی ہی جان بوجھکے گناہ کیا کریں تو پھر گناہوں کے لیئے کوئی قربانی نہیں (۲۷) مگر عدالت کا ہولناک انتظار اور آتشی غضب جو مخالفوں کو کھا لیگا باقی ہی (۲۸) جس نے موسیٰ کی شریعت سے عدول کیا وہ رحمت سے خارج ہوکے دو یا تین کی گواہی سے مارا جاتا ہی (۲۹) پس خیال کرو کہ وہ شخص کتنی زیادہ سزا کے لائق ٹھہریگا جسنے خدا کے بیٹے کو پایمال کیا اور عہد کے لہو کو جس سے وہ پاک ہوا ناپاک جانا اور فضل کی روح کو ذلیل کیا (۳۰) کیونکہ ہم اُسے جانتے ہیں جسنے کہا کہ انتقام لینا میرا کام ہی خداوند فرماتا ہی میں ہی بدلا لونگا اور پھر یہہ کہ خداوند اپنے لوگوں کا انصاف کریگا (۳۱) زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک ہی ؛ (۳۲) پر اگلے دنوں کو یاد کرو جن میں تم نے روشن ہوکے دکھوں کے بڑ

مقابلے کي برداشت کي (۳۳) کچھہ تو اِسواسطے کہ تم لعن طعن اور مصیبتوں سے انگشت‌نما ہوئے اور کچھہ اِسلیئے کہ تم اُنکے جن سے یہہ بدسلوکي ہوتي تھي شریک تھے (۳۴) کہ جب میں زنجیروں میں تھا تم میرے ہمدرد ہوئے اور اپنے مال کا لُٹ جانا خوشي سے قبول کیا یہہ جانکے کہ تمھارے لیئے افضل اور دائمي مال آسمان پر ہی (۳۵) پس تم اپني ہمت کو مت چھوڑو کہ اُسکا بڑا اجر ہی (۳۶) کیونکہ صبر کرنا تمھیں ضرور ہی تاکہ خدا کي مرضي پر عمل کرکے وعدے کو حاصل کرو (۳۷) کہ اب تھوڑي سي مدت ہی کہ آنیوالا آویگا اور دیر نہ کریگا (۳۸) اور راستباز ایمان سے جیئیگا لیکن اگر وہ ہٹے تو میرا جي اُس سے راضي نہوگا (۳۹) پر ہم اُنمیں سے نہیں جو ہلاکت کے لیئے ہٹ جاتے ہیں بلکہ اُنمیں سے ہیں جو جان بچانے کے واسطے ایمان رکھتے ہیں *

گیارھواں باب

(۱) اور ایمان اُمید کي ماہیت اور اَن‌دیکھي چیزوں کا ثبوت ہی (۲) اُسي سے بزرگوں کے لیئے گواہي دي گئي (۳) ایمان سے ہم جانتے ہیں کہ عالم خدا کے کلام سے بن گئے ایسا کہ ظاہري چیزوں سے وہ جو نظر آتا ہی نہیں بنا (۴) ایمان سے ہابیل نے قائن سے اچھي قرباني خدا کو گذراني اُسي کے سبب اُسکے راستباز ہونے پر گواہي دي گئي کہ خدا نے اُسکي نذروں پر گواہي دي اور اُسي کے وسیلے وہ اگرچہ مرگیا اب تک بولتا ہی (۵) ایمان سے خنوخ اُٹھایا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور نہیں مِلا اِسلیئے کہ خدا نے اُسکو اُٹھا لیا کیونکہ اُسکے اُٹھہ جانے سے پیشتر اُسپر گواہي دي گئي کہ خدا کے پسند تھا (۶) پر بغیر ایمان کے اُسکو پسند آنا ممکن نہیں کیونکہ اُسکو جو خدا کے پاس آتا ہی یقین کرنا چاہیئے کہ وہ موجود ہی اور یہہ کہ اپنے طالبوں کا اجر دینیوالا ہی (۷) ایمان سے نوح نے اُن چیزوں کي بابت جو اُس وقت نظر نہ آئي تھیں اِلہام پاکے خوف سے کشتي اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لیئے بنائي اُسي سے اُسنے دنیا کو مجرم ٹھہرایا اور اُس راستبازي کا جو ایمان سے مِلتي ہي وارث ہوا (۸) ایمان سے

ابیرہام جب بُلایا گیا فرمانبردار ہوا کہ اُس جگہہ چلا گیا جسے وہ میراث میں لینیوالا تھا اور باوجودیکہ نجانا کہ کدھر جاتا ہی نکلا (۹) ایمان سے وہ وعدے کي زمین میں ایسا جا بسا جیسے وہ اُسکي نہ تھي کہ اِسحاق اور یعقوب سمیت جو اُسکے ساتھہ اُسي وعدے کے وارث تھے خیموں میں رہا کیا (۱۰) کہ وہ اُس شہر کا منتظر تھا جسکي بنیادیں ہیں اور جسکا بنانیوالا اور بسانیوالا خدا ہی (۱۱) ایمان سے سارہ نے بھي حاملہ ہونے کي طاقت پائي اور عمر گذرے پر جني اِسلیئے کہ اُسنے وعدہ کرنیوالے کو سچا جانا (۱۲) سو ایک سے بلکہ اُس سے جو مُردہ سا تھا آسمان کے ستاروں کي مانند اور دریا کنارے کي بےشمار ریت کي برابر پیدا ہوئے * (۱۳) یے سب ایمان میں مر گئے اور وعدوں کو نہ پہنچے پر دور سے اُنھیں دیکھا اور معتقد ہوئے اور سلام کو جُھکے اور اقرار کیا کہ ہم زمین پر پردیسي اور مسافر ہیں (۱۴) کہ وے جو ایسي باتیں کہتے ہیں سو ظاہر کرتے ہیں کہ ہم ایک وطن ڈھونڈھتے ہیں (۱۵) اور اگر اُسکو جس سے نکل آئے تھے پھر یاد لاتے تو اُنھیں پھر جانے کي فرصت تھي (۱۶) پر اب وے ایک بہتر یعني آسماني ملک کے مشتاق ہیں اِسلیئے خدا اُنسے شرماتا نہیں کہ اُنکا خدا کہلائے کیونکہ اُسنے اُنکے لیئے ایک شہر طیار کیا * (۱۷) ایمان سے ابیرہام نے جب آزمایا گیا اِسحاق کو قرباني کے لیئے گذرانا ہاں اِکلوتے کو اُسنے چڑھایا جسنے وعدوں کو پایا تھا (۱۸) اور جس سے کہا گیا تھا کہ اِسحاق ھي سے تیري نسل کہلائیگي (۱۹) کیونکہ وہ سمجھا کہ خدا مُردوں میں سے اُٹھانے پر بھي قادر ہی جہاں سے اُسنے اُسکو تمثیل کے طور پر پایا بھي (۲۰) ایمان سے اِسحاق نے آنیوالي چیزوں کي بابت یعقوب اور عیثاؤ کو برکت دي (۲۱) ایمان سے یعقوب نے مرتے وقت یوسف کے دونوں بیٹوں کو برکت دي اور اپنے عصا کا سر تھامکر سجدہ کیا (۲۲) ایمان سے یوسف نے جب مرنے پر تھا بني اِسرائیل کے خروج کا ذکر کیا اور اپني ہڈیوں کي بابت حکم دیا (۲۳) ایمان سے موسیٰ پیدا ہوکے تین مہینے تک اپنے ما باپ سے چھپایا گیا اِسلیئے کہ اُنھوں نے دیکھا کہ لڑکا خوب صورت ہی اور وے بادشاہ کے حکم سے نڈرے

(۲۴) ایمان سے موسیٰ نے سیانا ہوکے فرعون کي بیٹي کا بیٹا کہلانے سے
انکار کیا (۲۵) کہ اُسنے خدا کے لوگوں کے ساتھہ دکھہ اُٹھانا اُس سے زیادہ
پسند کیا کہ گناہ کے سکھہ کو جو چند روزہ ھی حاصل کرے (۲۶) کہ اُسنے
مسیح کي لعن طعن کو مصر کے خزانوں سے بڑي دولت جانا کیونکہ
اُسکي نگاہ بدلے پر تھي (۲۷) ایمان سے اُسنے بادشاہ کے غصے سے خوف
نکھاکے مصر کو چھوڑ دیا کہ وہ اَن‌دیکھے کو گویا دیکھکے قائم رہا (۲۸) ایمان
سے اُسنے فسح کرنے اور لہو چھڑکنے پر عمل کیا ایسا نہو کہ پہلوٹوں کا
ھلاک کرنیوالا اُنھیں چُھووے (۲۹) ایمان سے وے لال سمندر سے یوں گذرے
جیسے خشکي پر سے لیکن جب مصریوں نے اُس راہ کا قصد کیا تو ڈوب
گئے (۳۰) ایمان سے یریحا کي شہرپناہ جب اُسے سات دن تک گھیر رکھا
تھا گر پڑي (۳۱) ایمان سے راحاب کسبي بےایمانوں کے ساتھہ ھلاک
نہوئي کہ اُسنے جاسوسوں کو سلامت اپنے گھر میں اُتارا * (۳۲) اب اَور
کیا کہوں فرصت نہیں کہ گدعون اور برق اور سمسون اور اِفتاح اور داؤد
اور سموئیل اور نبیوں کا احوال بیان کروں (۳۳) کہ اُنھوں نے ایمان کے
وسیلے بادشاھتوں کو جیت لیا راستي کے کام کیئے وعدوں کو پہنچے شیر
ببر کے مُنہہ بند کیئے (۳۴) آگ کي تیزي کو بُجھایا تلواروں کي دھاروں
سے بچ نکلے کم‌زوري میں زورآور ہوئے لڑائي میں بہادر بنے غیروں کي
فوجوں کو ھٹا دیا (۳۵) عورتوں نے اپنے مُردوں کو جي اُٹھے ہوئے پایا پر
بعضے پیٹے گئے اور چُھٹکارا قبول نکیا تاکہ افضل قیامت تک پہنچیں
(۳۶) بعضے ٹھٹھوں میں اُڑائے گئے اور کوڑے کھائے اور زنجیروں اور قید میں
بھي پھنسے (۳۷) سنگسار کیئے گئے آرے سے چیرے گئے شکنجے میں کھینچے
گئے تلوار سے مارے گئے بھیڑوں اور بکروں کي کھال اُوڑھے ہوئے تنگي میں
مصیبت میں دکھہ میں مارے پھرے (۳۸) (دنیا اُنکے لائق نہ تھي) جنگلوں
اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کیئے (۳۹) اور
یے سب جن پر ایمان کے سبب گواھي دي گئي وعدے تک نہ پہنچے
(۴۰) کہ خدا نے پیش‌بیني کرکے ھمارے لیئے ایک افضل بات ٹھہرائي
تھي تاکہ وے ھمارے بغیر کامل نہوویں *

بارھواں باب

(۱) پس جب کہ گواہوں کے اِتنے بڑے ابر نے ہمیں آ گھیرا ھی تو آؤ ھم ھر بوجھ اور اُلجھانیوالے گناہ کو اُتارکے برداشت کے ساتھہ اُس دوڑ میں جو ھمارے سامھنے آ پڑي ھی دوڑیں (۲) اور یسوع کو جو ایمان کا شروع اور کامل کرنیوالا ھی تکتے رھیں جسنے اُس خوشي کے لیئے جو اُسکے سامھنے تھي شرمندگي کو ناچیز جانکے صلیب کو سہا اور خدا کے تخت کے دھنے جا بیٹھا (۳) پس اُسپر غور کرو جسنے گنھگاروں سے اِتني بڑي مخالفت کي برداشت کي تا نہو کہ تم پریشان خاطر ھوکے سُست ھو جاؤ * (۴) تم نے گناہ کے مقابلہ میں ھنوز خون تک سامھنا نہیں کیا (۵) اور تم اُس نصیحت کو جو تمھیں جیسا فرزندوں کو کي جاتي ھی بھول گئے ھو کہ ای میرے بیٹے خداوند کی تنبیہ کو ناچیز مت جان اور جب وہ تجھے ملامت کرے شکستہ‌دل مت ھو (۶) کہ خداوند جس سے محبت رکھتا ھی اُسے تنبیہ کرتا ھی اور ھر بیٹے کو جسے قبول کرتا ھی پیٹتا ھی (۷) اگر تم تنبیہ میں صبر کرتے ھو تو خدا تم سے جیسا فرزندوں سے سلوک کرتا ھی کہ کونسا بیٹا ھی جسے باپ تنبیہ نہیں کرتا (۸) پر اگر وہ تنبیہ جس میں سب شریک ھوئے ھیں تمکو نکي جاے تو تم ولدالزنا ھو فرزند نہیں (۹) اور جب وے جو ھمارے جسماني باپ تھے ھمیں تنبیہ کرتے تھے اور ھم نے اُنکي تعظیم کي تو کیا ھم بہت زیادہ روحوں کے باپ کے محکوم نہوویں تاکہ جیئیں (۱۰) کہ وے تو تھوڑے دنوں کے واسطے اپني سمجھہ کے موافق تنبیہ کرتے تھے پر وہ ھماري بہتري کے لیئے تاکہ ھم اُسکي پاکیزگي میں شریک ھوویں (۱۱) اور ھر تنبیہ بالفعل خوشي کا باعث نہیں نظر آتي بلکہ افسوس کا مگر پیچھے اُنھیں جو اُس سے تربیت پائے ھیں راستبازي کا پھل چین کے ساتھہ بخشتي ھی (۱۲) اِسواسطے ڈھیلے ھاتھہ اور سُست گھٹنوں کو درست کرو (۱۳) اور اپنے پانوں کے لیئے سیدھے راستے بناؤ تاکہ جو لنگڑاتا ھں

بھٹک نجاوے بلکہ چنگا ہووے * (۱۴) سب سے مِلے رہو پاکیزگی کي پیروي کرو جس بغیر کوئي خداوند کو ندیکھیگا (۱۵) اور خبردار رہو نہووے کہ کوئي خدا کے فضل سے باز آوے نہووے کہ کوئي کڑوي جڑ سبز ہوکے تصدیع دیوے اور اُس سے بہتیرے ناپاک ہو جاویں (۱۶) نہووے کہ کوئي زاني یا بےدین ہو عیڈاؤ کي مانند جسنے ایک خوراک کے واسطے اپنے پہلوٹے ہونے کا حق بیچا (۱۷) کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ اُسکے بعد بھي جب اُسنے برکت کا وارث ہونا چاہا رد کیا گیا اور دل بدلنے کي جگہہ نپائي اگرچہ اُسے آنسو بہا بہاکے ڈھونڈھتا تھا (۱۸) کہ تم اُس پہاڑ تک جسے چھو سکے اور جو آگ سے جلتا تھا اور کالي بدلي اور تاریکي اور طوفان (۱۹) اور نرسنگے کے شور اور اُس کلام کي آواز کے پاس نہیں آئے ہو جسے سننیوالوں نے سنکر درخواست کي کہ یہہ کلام پھر ہم سے نہ کہا جاوے (۲۰) کیونکہ وے اُس حکم کي برداشت نکر سکے کہ اگر کوئي جانور بھي اُس پہاڑ کو چھووے تو سنگسار کیا جاوے یا بھالے سے چھیدا جاے (۲۱) اور وہ جو نظر آیا ایسا ڈراونا تھا کہ موسیٰ بولا میں حیران اور لرزان ہوں (۲۲) بلکہ تم سیہون کے پہاڑ اور زندہ خدا کے شہر جو آسماني یروشلیم ہی اور اُن لاکھوں یعني فرشتوں کي جماعت (۲۳) اور پہلوٹوں کي کلیسیا کے پاس جنکے نام آسمان پر لکھے ہیں اور خدا کے جو سب کا حاکم ہی اور کامل راستبازوں کي روحوں (۲۴) اور یسوع کے جو نئے عہد کا درمیاني ہی اور اُس چھڑکے ہوئے لہو کے پاس جو ہابیل کے لہو سے اچھي باتیں بولتا ہی آئے ہو * (۲۵) دیکھو تم بولنیوالے سے غافل مت ہو کیونکہ اگر وے نہیں بھاگ نکلے جو اُس سے جو زمین پر حکم دیتا تھا غافل رہے تو ہم اگر اُس سے جو ہمیں آسمان پر سے فرماتا ہی مُنہہ موڑیں کیونکر بھاگ نکلینگے (۲۶) اُس وقت اُسکي آواز نے زمین کو ہلا دیا پر اب اُسنے یہہ کہکے وعدہ کیا کہ پھر ایک بار میں فقط زمین کو نہیں بلکہ آسمان کو بھي ہلا دونگا (۲۷) پر یے لفظ یعني پھر ایک بار ظاہر کرتے ہیں کہ ہلائي ہوئي چیزیں بني ہوئیوں کي مانند ٹل جائینگي تاکہ وے چیزیں جو ٹلنے کي نہیں قائم رہیں (۲۸) پس

هم ایسي بادشاهت کو جو ٹلنے کي نہیں پاکے فضل حاصل کریں جس سے خدا کي بندگي پسندیدہ طور پر ادب اور دینداري کے ساتھہ بجا لاویں (۲۹) کیونکہ همارا خدا بھسم کرنیوالي آگ بھي هی *

تیرهواں باب

(۱) برادرانہ محبت بني رهے (۲) مسافرپروري کو مت بھولو کیونکہ اُسي سے کتنوں نے بن‌جانے فرشتوں کي مہماني کي هی (۳) قیدیوں کو یاد کرو گویا تم آپ اُنکے ساتھہ قید میں شریک هو اور ایسا هي اُنکو جو رنج میں هیں یاد کرو کہ تمھارا بھي اُنھیں کا سا جسم هی (۴) بیاہ سبھوں میں معزز اور بستر بےداغ هو پر خدا حرام‌کاروں اور زانیوں کي عدالت کریگا (۵) تمھارا چلن لالچ کا نہووے اور جو جو موجود هی اُسي پر قناعت کرو کیونکہ اُسنے کہا هی میں تجھے هرگز نہیں چھوڑونگا اور نہ تجھے ترک کرونگا (۶) اِسواسطے هم خاطر جمعي سے کہہ سکتے هیں کہ خداوند میرا مددگار هی اور میں نہ ڈرونگا آدمي میرا کیا کریگا * (۷) اپنے پیشواؤں کو جنھوں نے تمھیں خدا کا کلام سنایا یاد کرو اور اُنکي چال کے انجام پر غور کرکے اُنکے ایمان کي پیروي کرو (۸) یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک وهي هی (۹) رنگا رنگ اور بیگانہ تعلیموں سے اِدهر اُدهر دوڑتے نہ پھرو کیونکہ یہہ بھلا هی کہ دل فضل سے مضبوط هو نہ کہ خوراکوں سے جن سے اُنھوں نے جو اُنکے لیئے دوڑتے پھرتے تھے فائدہ نپایا (۱۰) هماري تو ایک قربان‌گاہ هی جس سے خیمے کي خدمت کرنیوالوں کا اختیار نہیں کہ کھائیں (۱۱) کیونکہ جن جانوروں کا لہو سردار کاهن قدس‌الاقداس میں گناہ کے کفارہ کے واسطے لے جاتا هی اُنکے بدن خیمہ‌گاہ کے باهر جلائے جاتے هیں (۱۲) اِسواسطے یسوع نے بھي کہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگي بخشے پھاٹک کے باهر دکھہ اُٹھایا (۱۳) پس آؤ هم اُسکي ذلت کے شریک هوکے خیمہ‌گاہ سے باهر اُس پاس نکل چلیں (۱۴) کیونکہ یہاں همارے لیئے کوئي باقي شہر نہیں هی بلکہ اُس آنیوالے کو ڈهونڈهتے هیں (۱۵) سو آؤ هم اُسکے

وسیلے تعریف کي قرباني یعني اُن هونٹهوں کا پهل جو اُسکے نام کا اقرار کرتے
هیں خدا کے لیئے هر وقت لاویں (۱۶) پر بهلائي اور سخاوت کرنا مت
بهولو اِسلیئے که خدا ایسي قربانیوں سے خوش هی (۱۷) اپلے پیشواؤں کے
فرمانبردار اور تابع رهو کیونکه وے اُنکي مانند جنهیں حساب دینا پڑیگا تمهاري
جانوں کے واسطے جاگتے رهتے هیں تاکه وے خوشي سے یهه کریں نه که غم
سے که یهه تمهارے لیئے فائدهمند نهیں هی * (۱۸) همارے واسطے دعا مانگو
کیونکه همیں یقین هی که هم نیکنیت هیں که ساري باتوں میں نیکي
کے ساتهه گذران کیا چاهتے هیں (۱۹) اور میں یهه منت که تم یهه کرو
خاص اِسلیئے کرتا هوں که جلد تم پاس پهر پهنچوں * (۲۰) اور صلح کا
خدا جو ابدي عهد کے لهو سے بهیڑوں کے بزرگ گڈریئے همارے خداوند
یسوع کو مُردوں میں سے پهر لایا تمکو هر نیک کام میں کامل کرے تاکه
اُسکي مرضي پر چلو (۲۱) اور جو کچهه اُسکے حضور میں مقبول هی تم
میں یسوع مسیح کے وسیلے بجا لاوے جسکا جلال ابدالآباد هووے آمین *
(۲۲) اب ای بهائیو میں تم سے التماس کرتا هوں که تم نصیحت کے کلام
کو مان لو که میں نے تو مختصر میں تمهیں لکها هی * (۲۳) جانو که بهائي
تمطاؤس چُهٹ گیا جسکے ساتهه اگر وه جلد آوے میں تمکو دیکهونگا *
(۲۴) اپنے سب پیشواؤں اور سارے مقدسوں کو سلام کهو جو اِتالیه کے هیں
تمهیں سلام کهتے هیں (۲۵) فضل تم سب کے ساتهه هووے * آمین *

یعقوبِ کا خط

پہلا باب

یعقوب خدا اور خداوند یسوع مسیح کا خادم بارہ فرقوں کو جو پراگندہ ہیں سلام * (۲) ای میرے بھائیو جب طرح طرح کي آزمایشوں میں پڑو تو اُسے کمال خوشي سمجھو (۳) یہہ جانکر کہ تمھارے ایمان کا امتحان صبر پیدا کرتا ہی (۴) پر صبر کا پورا کام ہووے تاکہ تم کامل اور پورے ہو اور کسي بات میں ناقص نرہو (۵) اور اگر کوئي تم میں سے حکمت کا محتاج ہو تو خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھہ دیتا اور ملامت نہیں کرتا ہی اور اُسکو عنایت ہوگي (۶) پر ایمان سے مانگے اور کچھہ شک نہ لاوے کیونکہ شک کرنیوالا سمندر کي لہر کي مانند ہی جو ہوا سے تکرائي اور اُڑائي جاتي ہی (۷) پس ایسا آدمي گمان نہ کرے کہ خداوند سے کچھہ پاویگا (۸) دودلا مرد اپني ساري راہوں میں بےقرار ہی (۹) بھائي جو پست مرتبہ ہی اپني بلندي پر فخر کرے (۱۰) اور دولتمند اپني پستي پر کہ وہ گھاس کے پھول کي طرح جاتا رہیگا (۱۱) کیونکہ سورج لوہ کے ساتھہ نکلتا اور گھاس کو سُکھا دیتا ہی اور اُسکا پھول جھڑ جاتا اور اُسکے چہرے کي خوبصورتي جاتي رہتي ہی یونہیں دولتمند بھي اپني روشوں میں مُرجھا جائیگا (۱۲) مبارک وہ مرد جو آزمایش کي برداشت کرتا ہی اِسواسطے کہ جو مقبول ٹھہرا تو زندگي کا تاج پاویگا جسکا خدا نے اپنے محبوں سے وعدہ کیا ہی * (۱۳) اگر کوئي آزمایش میں پڑے تو نہ کہے کہ خدا سے آزمایا جاتا ہوں کیونکہ خدا بدیوں سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسي کو آزماتا ہی (۱۴) مگر ہر کوئي اپني ہي خواہش سے لبھاکر اور جال میں پھنسکر آزمایا جاتا ہی (۱۵) سو خواہش حاملہ ہوکے گناہ پیدا کرتي اور گناہ جب تمامي تک پہنچا موت کو جنتا ہی (۱۶) ای میرے پیارے

بھائیو فریب مت کھاؤ (۱۷) ہر اچھی بخشش اور ہر کامل اِنعام اُوپر ہی سے نوروں کے باپ سے اُترتا ہی جسکے نزدیک بدلنا اور پھر جانے کا سایہ بھی نہیں (۱۸) اُسنے ارادہ کرکے ہمیں سچائی کے کلام سے پیدا کیا تاکہ ہم اُسکے مخلوقوں میں گویا پہلے پھل ہوویں * (۱۹) اِسلیئے ای میرے پیارے بھائیو ہر آدمی سننے میں تیز اور بولنے میں دھیما اور غصے میں متحمل ہووے (۲۰) کیونکہ آدمی کا غصہ خدا کی راستبازی کے کام نہیں کرتا (۲۱) اِسلیئے ساری گندگی اور بدی کے فُضلے پھینککر اُس کلام کو جو پیوند ہوا اور تمھاری جانیں بچا سکتا ہی فروتنی سے قبول کر لو * (۲۲) لیکن کلام پر عمل کرنیوالے ہو نہ آپ کو فریب دیکر صرف سننیوالے (۲۳) کہ جو کوئی صرف کلام کا سننیوالا ہو اور اُسپر عمل کرنیوالا نہیں وہ اُس مرد کی مانند ہی جو اپنا مُنہہ آئینہ میں دیکھتا ہی (۲۴) کیونکہ اُسنے آپ کو دیکھا اور چلا گیا اور فوراً بھول گیا کہ میں کیسا تھا (۲۵) پر جو آزادگی کی کامل شریعت پر ٹکٹکی باندھتا اور اُسمیں قائم رہتا ہی اور سنکر بھولنیوالا نہیں بلکہ عمل کرنیوالا ہوا وہی اپنے عمل میں مبارک ہوگا (۲۶) اگر کوئی آپ کو دیندار سمجھتا ہی اور اپنی زبان کو لگام نہیں بلکہ اپنے دل کو فریب دیتا ہی اُسکی دینداری باطل ہی (۲۷) پاک اور بےعیب دینداری خدا باپ کے آگے یہی ہی یتیموں اور بیواؤں کی اُنکے دکھہ میں خبرگیری کرنا اور آپ کو دنیا سے بےداغ بچا رکھنا *

دوسرا باب

(۱) ای میرے بھائیو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جو ذوالجلال ہی ایمان ظاہر پرستی کے ساتھہ مت رکھو (۲) اِسلیئے کہ اگر کوئی سونے کی انگوٹھی اور براق کپڑے پہنے تمھاری جماعت میں آوے اور ایک غریب بھی میلے کچیلے کپڑے پہنے داخل ہو (۳) اور تم اُس ستھری پوشاک والے سے متوجہ ہو اور اُس سے کہو آپ یہاں بخوبی بیٹھیئے اور غریب سے کہو تو وہاں کھڑا رہ یا یہاں میرے پاتوں کی چوکی تلے بیٹھہ (۴) تو

کیا تم نے آپس میں طرفداري نکي اور بدگمان حاکم نہ بنے (۵) سنو ای میرے پیارے بھائیو کیا خدا نے اِس جہان کے غریبوں کو نہیں چُنا کہ ایمان کے دولتمند اور اُسي بادشاہت کے جسکا اُسنے اپنے محبوں سے وعدہ کیا وارث ہوویں (۶) لیکن تم نے غریب کو بےحرمت کیا پس کیا دولتمند تم پر جبر نہیں کرتے اور عدالتوں میں تمھیں نہیں کھچواتے (۷) کیا وے اُس عزیز نام کا جو تمھارا رکھا گیا تھٹھا نہیں کرتے (۸) پر اگر تم اُس بادشاهي شریعت کو پورا کرو جیسا لکھا ھی کہ تو اپنے پڑوسي کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو تو اچھا کرتے ھو (۹) لیکن جو صورت پر نظر کرو تو گناہ کرتے اور شریعت کي رو سے متعدي ٹھہرتے ھو (۱۰) کیونکہ جو کوئي ساري شریعت کو مانے پر ایک بات میں خطا کرے وہ سبھوں کا مجرم ہوا۔ (۱۱) کیونکہ جسنے کہا زنا مت کر اُسنے یہہ بھي کہا کہ خون مت کر پس اگر تو زنا نہ کرے پر خون کرے تو تو شریعت کا متعدي ہوا (۱۲) اُنکي طرح بولو اور کرو جنکا انصاف آزادگي کي شریعت سے ہوگا (۱۳) کیونکہ جسنے رحم نہیں کیا اُسکا انصاف بےرحمي سے ہوگا اور رحم عدالت پر غالب ہوتا ھی * (۱۴) ای میرے بھائیو اگر کوئي کہے کہ میں ایماندار ھوں پر عمل نکرے تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اُسے بچا سکتا ھی (۱۵) اگر کوئي بھائي یا بہن ننگا اور روزینے کي روٹي کا محتاج ھو (۱۶) اور تم میں سے کوئي اُنھیں کہے کہ سلامت جاؤ گرم اور سیر ھو پر اُنھیں وے چیزیں نہ دے جو بدن کو ضرور ھیں تو کیا فائدہ (۱۷) اِسي طرح ایمان بھي اگر عمل کے ساتھہ نہو تو اکیلا ھوکے مُردہ ھی (۱۸) لیکن ایسے کو کوئي کہیگا کہ ایمان تجھہ میں ھی اور اعمال میرے پاس ھیں پس اپنا ایمان بغیر اعمال کے مجھے دکھلا اور میں اپنا ایمان اپنے اعمال سے تجھکو دکھلاؤنگا (۱۹) تو ایمان لاتا ھی کہ خدا ایک ھی اچھا کرتا ھی شیطان بھي یہي مانتے اور تھرتھراتے ھیں (۲۰) پر ای واھي آدمي کب تجھکو معلوم ھوگا کہ ایمان بے اعمال مُردہ ھی (۲۱) کیا ھمارا باپ ابیرھام اعمال سے راستباز نہیں ٹھہرایا گیا جب کہ اُسنے اپنے بیٹے اِسحاق کو قربانگاہ پر چڑھایا (۲۲) پس تو دیکھتا ھی کہ ایمان نے اُسکے اعمال کے ساتھہ کام کیا اور اعمال سے ایمان کامل ھوا

(۲۳) اور نوشتہ پورا ہوا جو کہتا ہی کہ ابیرہام خدا پر ایمان لایا اور یہہ اُسکے لیئے راستبازي گنا گیا اور وہ خلیل‌اللہ کہلایا (۲۴) پس تم دیکھتے ہو کہ آدمي اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہی اور فقط ایمان سے نہیں (۲۵) اور کیا اِسي طرح راحاب کسبي بھي جب اُسنے جاسوسوں کي مہماني کي اور اُنھیں دوسري راہ سے باہر کر دیا اعمال سے راستباز نہ ٹھہري (۲۶) پس جیسے بدن بے روح مُردہ ہی ویسا ہي ایمان بھي بے اعمال مُردہ ہی *

تیسرا باب

(۱) ای میرے بھائیو بہت سے اُستاد مت بنو یہہ جانکے کہ ہم ایسے ہوکر اَوروں سے زیادہ سزا پاوینگے (۲) کیونکہ ہم سب کے سب بار بار تقصیر کرتے ہیں اگر کوئي باتوں میں تقصیر نکرے وہي مردِ کامل اور اپنے سارے بدن کو تابع کرنے پر قادر ہی (۳) دیکھو کہ ہم گھوڑوں کے مُنہہ میں لگام دیتے ہیں تاکہ وے ہمارے تابع رہیں اور اُنکے سارے بدن کو پھیرتے ہیں (۴) دیکھو جہاز بھي باوجودیکہ کیسے بڑے بڑے ہیں اور تیز ہوا سے اُڑائے جاتے ہیں چھوٹي چھوٹي پتوار سے جہاں کہیں مانجھي چاہتا ہی پھرائے جاتے ہیں ویسے ہي زبان بھي چھوٹا سا عضو ہی پر بڑا ہي بول بولتي ہی (۵) دیکھو تھوڑي سي آگ کیسے بڑے جنگل کو جلا دیتي ہی (۶) زبان بھي ایک آگ ہی شرارت کا عالم سو ہي زبان ہمارے عضوؤں میں ہی کہ وہ سارے بدن پر داغ لگاتي اور پیدایش کے دائرے کو جلاتي اور خود جہنم سے جلن پاتي ہی (۷) کیونکہ جانوروں اور پرندوں کیڑے مکوڑوں اور مچھلیوں کي ہر ذات آدمي کي ذات سے بس کي جاتي ہی اور بس کي گئي ہی (۸) پر زبان کو کوئي آدمي بس میں نہیں لا سکتا کہ وہ ایک بلا ہی جو تھمتي نہیں زہر قاتل سے بھري ہی (۹) اُسي سے ہم خدا کو جو باپ ہی مبارک کہتے اور اُسي سے آدمیوں کو جو خدا کي صورت پر پیدا ہوئے لعنت کرتے ہیں (۱۰) ایک ہي مُنہہ سے مبارک‌بادي اور بددعا نکلتي ہی ای میرے بھائیو مناسب نہیں کہ ایسا ہو (۱۱) کیا کوئي چشمہ ایک ہي مُنہہ سے

میٹھا اور کھارا پاني اُچھال دیتا ھی (۱۲) ای میرے بھائیو کیا ممکن ھی کہ انجیر میں زیتون اور انگور میں انجیر لگیں سو ھي کوئي چشمہ کھارا اور میٹھا پاني نہیں دیتا ھی * (۱۳) تم میں کون عاقل اور دانا ھی وہ نیک چال سے دانائي کے علم کے ساتھہ اپنے اعمال ظاھر کرے (۱۴) پر جو تم اپنے دل میں کڑوي ڈاہ اور جھگڑے رکھتے ھو تو فخر مت کرو اور سچائي کے خلاف جھوٹھہ مت بولو (۱۵) یہہ وہ حکمت نہیں جو اُوپر سے اُترتي ھی بلکہ دنیوي نفساني شیطاني ھی (۱۶) کیونکہ جہاں ڈاہ اور جھگڑا ھی وھاں ھنکامہ اور ھر بُرا کام ھوتا ھی (۱۷) پر جو حکمت اُوپر سے ھی سو پہلے پاک ھی پھر مِلنسار میانہرو نرم رحم سے اور اچھے پھلوں سے لدي ھوئي نہ طرفدار ھی نہ مکار (۱۸) لیکن راستبازي کا پھل صلح کے ساتھہ صلح کرنیوالوں کے لیئے بویا جاتا ھی *

چوتھا باب

(۱) لڑائیاں اور جھگڑے تم میں کہاں سے ھیں کیا یہاں سے نہیں یعني تمھاري شہوتوں سے جو تمھارے عضوؤں میں لڑتي ھیں (۲) تم خواھش کرتے ھو اور نہیں پاتے قتل ڈاہ کرتے ھو اور کچھہ حاصل نہیں کر سکتے جھگڑتے اور لڑتے ھو پر کچھہ ھاتھہ نہیں لگتا اِسلیئے کہ تم نہیں مانگتے ھو (۳) مانگتے ھو اور نہیں پاتے کیونکہ بدوضعي سے مانگتے ھو تاکہ اپني شہوتوں میں خرچ کرو * (۴) ای زنا کرنیوالو اور زنا کرنیوالیو کیا نہیں جانتي ھو کہ دنیا کي دوستي خدا کي دشمني ھی پس جو کوئي دنیا کا دوست ھوا چاھتا ھی خدا کا دشمن ٹھہرتا ھی (۵) یا کیا گمان کرتے ھو کہ نوشتہ عبث کہتا ھی کہ وہ روح جو ھم میں بستي ھی غیرت سے ھمیں چاھتي ھی (۶) پر زیادہ فضل بخشتي ھی اِسلیئے کہتي ھی کہ خدا مغروروں کا سامھنا کرتا پر فروتنوں کو فضل دیتا ھی (۷) پس خدا کے تابع ھو ابلیس کا سامھنا کرو اور وہ تم سے بھاگ نکلیگا (۸) خدا کے نزدیک جاؤ اور وہ تمھارے نزدیک آویگا ای گنہگارو اپنے ھاتھہ دھوؤ اور ای دودلو اپنے دلوں کو پاک

کرو (۹) افسوس اور غم کرو اور روؤ تمہارا ہنسنا کُڑھنے سے بدل جاے اور خوشي اُداسي سے (۱۰) خداوند کے آگے فروتني کرو کہ وہ تمکو بڑھاویگا * (۱۱) ای بھائیو آپس میں ایک دوسرے کي بدگوئي مت کرو جو اپنے بھائي کي بدگوئي کرتا اور اُسپر اِلزام لگاتا ھی سو شریعت کي بدگوئي کرتا اور شریعت پر اِلزام لگاتا ھی لیکن اگر تو شریعت پر اِلزام لگاوے تو تو شریعت پر عمل کرنیوالا نہیں بلکہ اُسکا حاکم ھی (۱۲) شریعت کا دینیوالا ایک ھی جو بچانے اور ھلاک کرنے پر قادر ھی تو کون ھی جو دوسرے پر اِلزام لگاتا ھی * (۱۳) ارے تم جو کہتے ھو کہ آج یا کل فلانے شہر جائینگے اور وھاں ایک برس ٹھہرینگے اور سوداگري کرینگے اور نفع پاوینگے (۱۴) اور نہیں جانتے کہ کل کیا ھوگا کیونکہ تمہاري زندگي کیا ھی وہ تو بخار ھی جو تھوڑي دیر نظر آتا اور پھر غائب ھو جاتا ھی (۱۵) اِسکے برعکس تمہیں کہنا چاھیئے کہ جو خداوند کي مرضي ھو اور ھم جیتے رھیں تو یہہ یا وہ کام کرینگے (۱۶) پر اب اپني ڈھانکنے پر فخر کرتے ھو سب ایسا فخر بُرا ھی (۱۷) پس جو کوئي بھلا کر جانتا اور نہیں کرتا ھی اُسپر گناہ ھوتا ھی *

پانچواں باب

(۱) ارے ای دولتمندو اُن آفتوں کے سبب جو تم پر آنیوالي ھیں چِلا چِلا روؤ (۲) کہ تمہارا مال سڑ گل گیا اور تمہارے کپڑے کیڑے کھا گئے (۳) تمہارے سونے اور روپے کو مورچا لگا اور اُنکا زنگ تم پر گواھي دیگا اور آگ کي طرح تمہارا گوشت کھاویگا کہ تم نے آخر دنوں میں خزانہ جمع کیا (۴) دیکھو اُن مزدوروں کي مزدوري جنھوں نے تمہارے کھیت کاٹے جسے تم نے ظلم کرکے نہ دیا پکارتي ھی اور کاٹنیوالوں کے نالے ربّ الافواج کے کانوں تک پہنچے ھیں (۵) تم نے زمین پر عیش و عشرت کي اور سارے مزے اُڑاتے آئے تم نے اپنے دلوں کو جیسے ذبح کے دن میں موٹا کیا (۶) تم نے راستباز پر فتوی دیا اور اُسے قتل کیا وہ تم سے مقابلہ نہیں کرتا * (۷) بس

ای بھائیو خداوند کے آنے تک صبر کرو دیکھو کسان زمین کے قیمتي پھل
کا منتظر ہوکے اُسکے لیئے صبر کرتا ہی جب تک کہ پہلے اور پچھلے مینہہ
کو نپاوے (۸) سو تم بھي صبر کرو اور اپنے دل مضبوط رکھو کیونکہ خداوند
کا ظہور نزدیک ہی (۹) ای بھائیو ایک دوسرے پر مت کڑکڑاؤ تاکہ مجرم نہ
بنو دیکھو انصاف کرنیوالا دروازے پر کھڑا ہی (۱۰) ای میرے بھائیو جو نبي
خداوند کا نام لیکے فرماتے تھے اُنھیں دکھہ اُٹھانے اور صبر کرنے کا نمونہ
سمجھو (۱۱) دیکھو ہم صابروں کو نیکبخت سمجھتے ہیں ایوب کا صبر تم
نے سنا ہی اور خداوند کا انجام جانتے ہو کیونکہ خداوند بہت ہي دردمند
اور مہربان ہی * (۱۲) پر سب سے پہلے ای میرے بھائیو قسم مت کھاؤ
نہ آسمان کي نہ زمین کي نہ کوئي اَور قسم بلکہ تمھارا ہاں ہاں اور تمھارا
نہیں نہیں ہو تاکہ سزا میں نپڑو * (۱۳) جو کوئي تم میں غمگین ہو وہ دعا
مانگے کوئي خوشحال ہو تو زبور گاوے (۱۴) کوئي تم میں بیمار پڑے تو
کلیسیا کے قسیسوں کو پاس بُلاوے اور وے خداوند کے نام سے اُسپر تیل
ڈھالکے اُسکے لیئے دعا مانگیں (۱۵) اور دعا جو ایمان کے ساتھہ ہی بیمار کو
بچاویگي اور خداوند اُسکو اُٹھا کھڑا کریگا اور اگر گناہ کیئے ہوں تو اُسکو
معافي ہوگي (۱۶) تم آپس میں اپني خطاؤں کا اقرار کرو اور ایک دوسرے
کے لیئے دعا مانگو تاکہ تم شفا پاؤ راستباز کي دعا مؤثر ہوکے بڑا کام کرتي
ہی (۱۷) اِلیا آدمي تھا ہمارا ہم‌جنس اور اُسنے دعا مانگکے منت کي کہ
پاني نہ برسے سو تین برس چھہ مہینے تک زمین پر پاني نہ پڑا (۱۸) اور
پھر دعا کي تو آسمان نے مینہہ دیا اور زمین اپنے پھل اُگا لائي * (۱۹) ای
بھائیو جو تم میں کوئي سچائي سے گمراہ ہووے اور کوئي اُسکو پھراوے (۲۰) وہ
جانے کہ جو کوئي ایک گنہگار کو اُسکي گمراہي کي راہ سے پھراتا ہی ایک
جان کو موت سے بچاویگا اور بہت گناہوں کو ڈھانپ دیگا * آمین *

پطرس کا پہلا خط

پہلا باب

پطرس یسوع مسیح کا رسول اُن مسافروں کو جو پنطس گلاتیہ کپادوکیہ
اسیا اور بطونیہ میں پراگندہ (۲) اور خدا باپ کے علم قدیم کے موافق روح
کی تقدیس میں برگزیدہ ہیں تاکہ فرمانبردار ہوں اور یسوع مسیح کا خون
اُنپر چھڑکا جاوے فضل اور سلامتی تم پر زیادہ ہوتی جاے * (۳) خدا ہمارے
خداوند یسوع مسیح کا باپ مبارک ہی جسنے ہمکو اپنی بڑی رحمت سے
یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث زندہ اُمید کے لیئے
سر نو پیدا کیا (۴) تاکہ وہ بےزوال اور ناآلودہ اور غیرفانی میراث پاویں
جو آسمان پر تمہارے لیئے محفوظ ہی (۵) جو ایمان کے وسیلے خدا کی قدرت
سے اُس نجات تک جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو طیار ہی محفوظ
رہتے ہو (۶) جسپر تم بہت خوشی کرتے ہو اگرچہ بالفعل چند روز
بضرورت طرح طرح کی آزمایش سے غم میں پڑے ہو (۷) تاکہ تمہارے
ایمان کا امتحان جو فانی سونے سے ہرچند وہ آگ میں تایا جاوے بہت
ہی بیش قیمت ہی یسوع مسیح کے ظہور میں تعریف اور عزت اور
جلال کے لائق پایا جاوے (۸) جسے تم بن دیکھے پیار کرتے ہو اور باوجودیکہ
آپ اُسکو نہیں دیکھتے تو بھی ایمان لاکے ایسی خوشی و خرمی کرتے ہو
جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہی (۹) اور اپنے ایمان کی غرض
یعنی جانوں کی نجات حاصل کرتے ہو (۱۰) کہ اِسی نجات کی بابت
نبیوں نے سعی سے تلاش اور تحقیق کی جنھوں نے اُس فضل کی جو تم
پر ظاہر ہونے کو تھا پیشین‌گوئی کی (۱۱) یہہ تحقیق کرکے کہ مسیح کی
روح جو اُنمیں بستی اور مسیح کے آیندہ دکھوں اور پھر جلالوں کی گواہی

دیتي تھي کس اور کون سے زمانے کا بیان کرتي تھي (۱۲) سو اُنپر یہہ ظاہر ہوا کہ وے نہ اپني بلکہ ہماري خدمت کے لیئے وے باتیں کہتے تھے جنکي خبر اب تمکو اُنکي معرفت مِلي جنھوں نے روح‌القدس کے وسیلے جو آسمان سے نازل ہوئي تمھیں خوشخبري دي اور جنکا بھید لینے کے فرشتے مشتاق ہیں * (۱۳) اِسواسطے اپنے فہم کي کمر باندھکے ہوشیار رہو اور اُس فضل کي کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور سے تم پر ہوتا ہی (۱۴) تم فرمانبردار فرزندوں کي مانند اُن بُري خواہشوں کے جن میں تم اپني نادانی کے وقت گرفتار تھے ہم‌شکل مت بنو (۱۵) بلکہ جس طرح تمہارا بُلانیوالا پاک ہی تم بھي ساري چال میں پاک بنو (۱۶) کیونکہ لکھا ہی کہ تم پاک بنو کہ میں پاک ہوں (۱۷) اور اگر تم اُسکو جو ہر ایک کے کام کے موافق بے روداري انصاف کرتا ہی باپ کہو تو اپني مسافرت کے وقت کو خوف میں کاٹو (۱۸) یہہ جانکے کہ تم نے اپنے باپ دادوں کے بیہودہ دستوروں سے جو خلاصي پائي سو فاني چیزوں یعني سونے روپے کے سبب سے نہیں (۱۹) بلکہ مسیح کے بیش قیمت لہو کے سبب سے ہوئي جو بےداغ اور بےعیب برّے کي مانند ہی (۲۰) کہ وہ تو دنیا کي پیدایش سے پیشتر مقرر لیکن اِس آخري زمانے میں ظاہر ہوا تمھاري خاطر (۲۱) جو اُسکے سبب سے خدا پر ایمان لائے جسنے اُسکو مُردوں میں سے جِلایا اور جلال بخشا تاکہ تمہارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہووے (۲۲) اور سچ کي تابعداري سے روح کے وسیلے اپني جانوں کو بھائیوں کي بےریا محبت کے واسطے پاک کرکے صاف دل سے ایک دوسرے کو بہت پیار کرو (۲۳) کہ تم نہ تخم فاني بلکہ غیرفاني سے یعني خدا کے زندہ کلام کے وسیلے جو ابد تک رہتا ہی سر نو پیدا ہوئے (۲۴) کیونکہ ہر جسم گھاس کي مانند اور آدمي کي ساري شان گھاس کے پھول کي مانند ہی گھاس سوکھہ گئي اور پھول جھڑ پڑا (۲۵) لیکن خداوند کا کلام ابد تک رہتا ہی اور یہہ وہي کلام ہی جسکي خوشخبري تمھیں دي گئي ہی *

دوسرا باب

(۱) پس سب بدي اور سب دغا اور ریاکاریوں اور کینوں اور ساري بدگوئیوں کو چھوڑکے (۲) نوپیدا بچوں کي مانند کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہو تاکہ تم اُس سے بڑھتے جاؤ (۳) بشرطیکہ تم نے اِسکا مزہ چکھا کہ خداوند مہربان ہی (۴) اور اُسکے پاس گویا اُس زندہ پتھر کے پاس جسے آدمیوں نے تو ناپسند کیا پر خدا نے اُسے چُن لیا اور قیمتي جانا آنکر (۵) تم بھي زندہ پتھر ہوکے روحاني گھر بنتے اور کاہنوں کي مقدس جماعت ہوئے جاتے ہو تاکہ روحاني قربانیاں جو یسوع مسیح کے وسیلے خدا کي پسند ہیں گذرانو (۶) اِسواسطے نوشتے میں مذکور ہی کہ دیکھہ میں سیہون میں ایک پتھر رکھہ دیتا ہوں جو کونے کا سرا اور مقبول اور قیمتي ہی اور جو اُسپر ایمان لاوے شرمندہ نہوگا (۷) سو تمھارے واسطے جو ایمان لائے ہو قیمتي ہی پر نافرمانوں کے لیئے وہي پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا (۸) اور ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس کي چٹان ہوا کہ وے سرکش ہوکے کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں جسکے لیئے مقرر بھي ہوئے (۹) لیکن تم خاندان مقبول شاہي کاہن اُمت مقدس قوم مخصوص ہو تاکہ اُسکي خوبیاں بیان کرو جسنے تمھیں تاریکي سے اپني عجیب روشني میں بُلایا (۱۰) کہ تم آگے قوم نہ تھے پر اب خدا کي قوم ہو آگے تم پر رحمت نہ تھي پر اب تم پر رحم ہوا * * (۱۱) ای پیارو میں تم سے یوں جیسے پردیسیوں اور مسافروں سے منت کرتا ہوں کہ جسماني خواہشوں سے جو جان کا مقابلہ کرتي ہیں پرہیز کرو (۱۲) اور اپنا چلن غیرقوموں کے درمیان نیکي کے ساتھہ رکھو تاکہ وے جو تمھیں بدکار جانکے تمھاري بدگوئي کرتے ہیں تمھارے نیک کاموں پر نظر کرکے نگاہ کے دن میں خدا کا جلال ظاہر کریں * (۱۳) پس خداوند کے سبب اِنسان کے ہر اِنتظام کے تابع رہو خواہ بادشاہ کے جو سب سے بزرگ ہی (۱۴) خواہ حاکموں کے جو اُسکے بھیجے ہوئے ہیں تاکہ بدکاروں کو سزا دیں اور نیکوکاروں کي تعریف کریں (۱۵) کیونکہ خدا

کي مرضي یوں ھی کہ تم نیک کام کرنے سے بےوقوف آدمیوں کي نادانی کا مُنہہ بند کر رکھو (۱۶) اور اپنے تئیں آزاد جانو پر اپني آزادي کو بدي کا پردہ نہ کرو بلکہ آپ کو خدا کے بندے جانو (۱۷) سب کي حرمت کرو بھائیوں سے اُلفت رکھو خدا سے ڈرو بادشاہ کي عزت کرو * (۱۸) ای چاکرو کمال ادب سے اپنے خاوندوں کے تابع رھو نہ صرف نیکوں اور حلیموں کے بلکہ کج مزاجوں کے بھي (۱۹) کیونکہ اگر کوئي خدا کے لحاظ کے سبب بےانصافي کي برداشت کرکے دکھہ اُٹھاوے تو یہہ فضیلت ھی (۲۰) کیونکہ جو تم گناہ کرکے اور اِسلیئے طمانچے کھاکے صبر کرو تو کون سا فخر ھی پر اگر نیکي کرکے اور اِسواسطے دکھہ اُٹھاکے صبر کرتے ھو تو یہہ خدا کے نزدیک فضیلت ھی (۲۱) کہ تم اِسي کے لیئے بُلائے گئے ھو کیونکہ مسیح بھي ھمارے واسطے دکھہ پاکے ھمیں نمونہ چھوڑ گیا ھی تاکہ تم اُسکے نقش قدم پر چلے جاؤ (۲۲) کہ اُسنے گناہ نہیں کیا اور نہ اُسکے مُنہہ میں چھل بل پایا گیا (۲۳) گالیاں کھاکے گالي ندیتا تھا اور دکھہ پاکے دھمکاتا نہ تھا بلکہ اپنے تئیں اُسکے جو راستي سے انصاف کرتا ھی سپرد کرتا تھا (۲۴) اور اُسنے آپ ھمارے گناھوں کو اپنے بدن میں لکڑے پر اُٹھا لیا تاکہ ھم گناھوں کي نسبت مرکے راستبازي میں جیئیں اور اُسکے مار کھانے سے تم چنگے ھوئے (۲۵) کیونکہ تم بھٹکي ھوئي بھیڑوں کي مانند تھے پر اب اپني جانوں کے گڑریئے اور نگہبان پاس پھر آئے ھو *

تیسرا باب

(۱) اِسي طرح ای عورتو اپنے اپنے شوھروں کي تابع رھو تاکہ وے بھي جو کلام کو نمانتے ھوں بغیر کلام اپني جوروؤں کے چلن سے نفع میں مِلیں (۲) جس وقت تمھارے پاک چلن کو جو خوف کے ساتھہ ھی دیکھیں (۳) اور تمھارا سنگار ظاھري یعني سر گوندھنا گہنا اور طرح طرح کے زیور یا کپڑے پہننا نہیں (۴) بلکہ دل کا پوشیدہ اِنسان ھو جو غیرفاني اور حلیم اور غریب مزاج ھی کہ یہي خدا کے آگے بیش قیمت ھی (۵) کیونکہ اِسي طرح

اگلے زمانے میں یہي مقدس عورتیں جو خدا پر بھروسا رکھتي تھیں آپ کو سنوارتي اور اپنے اپنے شوہروں کي تابع رہتي تھیں (۶) چنانچہ سارہ ابیرہام کي فرمانبرداري کرتي اور اُسے خداوند کہتي تھي جسکي تم بیٹیاں ہو گئیں اگر نیکیاں کرو اور کسي خوف سے حیران نہو * (۷) ویسا ہي ای شوہرو جورو کو نازک‌تر برتن جانکے دانائي سے اُسکے ساتھہ رہو اور اُسے عزت دو یہہ سمجھکے کہ نعمت حیات کي میراث میں وے تمہاري شریک ہیں تاکہ تمہاري دعائیں رُک نجائیں * * (۸) غرض سب کے سب ایک‌دل اور ہمدرد ہو برادرانہ محبت رکھو رحم‌دل اور خوشخو ہوؤ (۹) بدي کے عوض بدي مت کرو اور نہ گالي کے بدلے گالي دو بلکہ اِسکے برعکس برکت چاہو یہہ جانکے کہ تم برکت کے وارث ہونے کو بُلائے گئے ہو (۱۰) کہ جو کوئي چاہے کہ زندگي سے خوش ہو اور اچھے دنوں کو دیکھے سو اپني زبان کو بدي سے اور اپنے ہونٹھوں کو دغا کي بات بولنے سے باز رکھے (۱۱) بدي سے کنارہ کرے اور نیکي کو عمل میں لاوے صلح کو ڈھونڈھے اور اُسکا پیچھا کرے (۱۲) کیونکہ خداوند کي آنکھیں راستبازوں پر اور اُسکے کان اُنکي منت پر ہیں پر خداوند کا چہرہ بدکاروں کا مخالف ہی * (۱۳) اور اگر تم نیکي کي پیروي کیا کرو۔ کون ہي جو تم سے بدي کرے (۱۴) پر اگر راستبازي کے سبب دکھہ بھي پاؤ تو نیکبخت ہو سو اُنکے ڈرانے سے مت ڈرو اور نہ گھبراؤ (۱۵) بلکہ خداوند خدا کو اپنے دلوں میں مقدس جانو اور ہمیشہ مستعد رہو کہ ہر ایک کو جو تم سے اُس اُمید کي بابت جو تم میں ہی پوچھے فروتني اور ادب سے جواب دو (۱۶) اور نیت نیک رکھو تاکہ وے جو تمھیں بدکار جانکے تمکو بُرا کہتے اور تمہاري مسیحي اچھي چال پر لعن طعن کرتے ہیں شرمندہ ہوں (۱۷) کیونکہ اگر خدا کي مرضي یوں ہی کہ تم بھلا کرکے دکھہ اُٹھاؤ تو یہہ اُس سے بہتر ہی کہ بُرا کرکے دکھہ پاؤ * (۱۸) کیونکہ مسیح نے بھي ایک بار گناہوں کے واسطے دکھہ اُٹھایا یعني راستباز نے ناراستوں کے لیئے تاکہ ہمکو خدا کے پاس پہنچائے کہ وہ جسم کي نسبت تو مارا گیا لیکن روح کي نسبت زندہ کیا گیا (۱۹) جس میں بھي جاکے اُن روحوں کو جو قید تھیں منادي کي (۲۰) جو آگے

نافرمان تھیں جس وقت کہ خدا کا صبر نوح کے دنوں جب کشتي طیار
ہوتي تھي انتظار کرتا رہا جس میں تھوڑے شخص یعني اُٹھہ جانیں
پاني سے بچ گئیں (۲۱) جسکي مثل یعني بپتسما جو بدن کا میل
چُھڑانا نہیں بلکہ نیک نیتي سے خدا کو کھوجنا ہی اب ہمکو بھي
بچاتا ہی یسوع مسیح کي قیامت کے وسیلے (۲۲) جو آسمان پر
جاکے خدا کے دہنے ہی اور فرشتے اور حکومتیں اور قدرتیں اُسکي تابع
ہیں *

چوتھا باب

(۱) پس جب کہ مسیح نے ہمارے واسطے جسم میں دکھہ اُٹھایا تو تم بھي
اِسي مزاج کے ہتھیار باندھو (کیونکہ جسنے جسم میں دکھہ اُٹھایا سو گناہ سے
باز رہا) (۲) تاکہ آدمیوں کي بُري خواہشوں کے مطابق نہیں بلکہ خدا کي
مرضي کے موافق جسم میں اپني باقي عمر کاٹو (۳) کیونکہ یہہ بس ہی
کہ ہم نے اپني گذشتہ عمر میں غیرقوموں کي مرضي پوري کي جب کہ
ہم ہوا و ہوسوں شہوتوں شراب کي مستیوں دھوم دھام عیش و عشرت اور
مکروہ بُت‌پرستیوں میں چلتے تھے (۴) اِسپر وے تعجب کرتے ہیں کہ
تم اُس شہدہ‌پن کي فضولي میں اُنکے ساتھہ نہیں دوڑتے ہو اور لعن طعن
کرتے ہیں (۵) لیکن وے اُسکو جو زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنے پر
طیار ہی حساب دینگے (۶) کہ اِسلیئے مُردوں کو بھي خوشخبري دي گئي
تاکہ آدمیوں کے طور پر جسم کي نسبت تو اُنکا انصاف ہو لیکن خدا کے
طور پر روح کي نسبت وے جیویں * (۷) پر سب چیزوں کا آخر نزدیک ہی
پس ہوشیار ہو اور دعا مانگنے کے لیئے بیدار رہو (۸) سب سے پہلے ایک دوسرے
کو شدت سے پیار کرو کیونکہ محبت بہت گناہوں کو ڈھانپ دیتي ہی
(۹) آپس میں بے کڑکڑائے مسافردوست رہو (۱۰) جسکو جس قدر نعمت
مِلي وہ اُسے اُنکي مانند جو خدا کے طرح طرح کے فضل کے اچھے خانسامان
ہیں ایک دوسرے کي خدمت میں بانٹے (۱۱) اگر کوئي بولے تو وہ خدا کے کلام

کے مطابق بولے اگر کوئي خدمت کرے تو اِتني کرے جتنا اُسے خدا نے مقدور دیا ھی تاکہ سب باتوں میں خدا کا جلال یسوعؔ مسیح کے وسیلے ظاھر ھو جسکا جلال و قدرت ابدالآباد ھی آمین * (۱۲) پیارو تم اُس تانیوالي آگ سے جو آزمانے کے لیئے تم پر آئي تعجب مت کرو کہ گویا تمھارا عجب حال ھوا ھی (۱۳) بلکہ اِسلیئے کہ تم مسیح کے دکھوں میں شریک ھو خوشي کرو تاکہ اُسکے ظہور جلال کے وقت بھي بےنہایت خوش و خورم ھو (۱۴) اگر مسیح کے نام کے سبب تم پر لعن طعن ھو تو تم مبارک ھو کیونکہ جلال کي اور خدا کي روح تم پر سایہ کرتي ھی اُنکے سبب تو اُسپر کفر بکا جاتا پر تمھارے باعث اُسکا جلال ظاھر ھوتا ھی (۱۵) خبردار ایسا نہو کہ تم میں سے کوئي خوني یا چور یا بدکار یا اَوروں کے کام میں دخل کرنیوالا ھوکے دکھہ پاوے (۱۶) پر اگر مسیحي ھونے سے دکھہ پاوے تو نہ شرماوے بلکہ اِس سبب سے خدا کي ستایش کرے (۱۷) کیونکہ وقت آ پہنچا ھی کہ خدا کے گھر پر عدالت شروع ھو پر اگر ھم سے شروع ھی تو اُنکا جو خدا کي خوشخبري کے تابع نہیں کیا انجام ھوگا (۱۸) اور اگر راستباز دشواري سے بچے جاوے تو بےدین اور گنہگار کا ٹھکانا کہاں (۱۹) پس جو خدا کي مرضي کے موافق دکھہ پاتے ھیں سو اُسکو خالق امین جانکر نیکوکاري کرتے ھوئے اپني جانوں کو اُسکے سپرد کریں *

پانچواں باب

(۱) قسیسوں سے جو تمھارے درمیان ھیں میں جو اُنکے ساتھہ قسیس اور مسیح کي اذیتوں کا گواہ اور اُس جلال میں جو ظاھر ھوگا شریک ھوں التماس کرتا ھوں (۲) کہ تم خدا کے اُس گلے کي جو تمھاري سپرد ھی پاسباني کرو اور نگہباني لاچاري سے نہیں بلکہ خوشي سے اور ناروا نفع کے لیئے نہیں بلکہ دل کي آرزو سے کرو (۳) اور خداوند کي میراث پر خاوندي مت جتاؤ بلکہ گلے کے لیئے نمونے بنو (۴) اور جب سردار گڑریا ظاھر ھوگا تب جلال کا غیرفاني تاج پاؤگے * (۵) اِسي طرح ای جوانو بزرگوں کے تابع رھو بلکہ

سب کے سب ایک دوسرے کے تابع رهکے فروتني کا لباس پهنو کیونکه خدا مغروروں کا سامهنا کرتا پر فروتنوں کو فضل بخشتا هی (۶) سو خدا کے زورآور هاتهه کے تلے دبے رهو تاکه وہ تمهیں وقت پر سرافراز کرے (۷) اور اپني ساري فکر اُسپر ڈال دو کیونکه اُسکو تمهاري فکر هی * (۸) هوشیار اور بیدار رهو کیونکه تمهارا مدعي ابلیس گرجتے ببر کي مانند ڈهونڈهتا پهرتا هی که کسکو پهاڑ کهاوے (۹) سو ایمان میں مضبوط هوکے اُسکا مقابله کرو یهه جانکے که اِسي نوع کي اذیتیں تمهارے بهائیوں پر جو دنیا میں هیں پڑتي هیں * (۱۰) اور سب فضل کا خدا جسنے همکو تهوڑا سا دکهه اُٹهانے کے بعد اپنے جلال ابدي کے لیئے مسیح یسوع میں بُلایا هی وہ آپ هي تمکو طیار مضبوط اُستوار پایدار کرے (۱۱) جلال اور قدرت ابدالآباد اُسي کا هی آمین * (۱۲) میں نے سلوانس کي معرفت جو میري دانست میں دیانتدار بهائي هی تمهیں تهوڑا سا لکها نصیحت کرکے اور گواهي دیکر که خدا کا سچا فضل یهي هی جس پر تم قائم هو (۱۳) وہ جو بابل میں ساتهه کي برگزیدہ هی اور میرا بیٹا مرقس تمهیں سلام کهتا هی (۱۴) محبت کا بوسه لیکے ایک دوسرے کو سلام کرو تم سب کي جو مسیح یسوع میں هو سلامتي هووے * آمین *

پطرس کا دوسرا خط

پہلا باب

شمعون پطرس یسوع مسیح کا خادم اور رسول اُنکو جنھوں نے ہمارے خدا اور بچانیوالے یسوع مسیح کي راستبازي سے ہمارے سانھہ وھي قیمتي ایمان پایا ھی (۲) خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کي پہچان سے فضل اور بہت ھي سلامتي تم پر ہووے * (۳) چنانچہ اُسکي الہي قدرت نے ہمیں سب چیزیں جو زندگي اور دینداري سے متعلق ھیں اُسکي پہچان سے عنایت کیں جسنے ہمکو جلال اور نیکي سے بُلایا (۴) جنکے وسیلے نہایت بڑے اور قیمتي وعدے ہم سے کیئے گئے تاکہ تم اُنکے وسیلے اُس گندگي سے جو دنیا میں بُري خواہش کے سبب ھی چھوٹکر طبیعت الہي میں شریک ہو جاؤ (۵) پس اِسواسطے کمال کوشش کرکے اپنے ایمان پر نیکي اور نیکي پر عرفان (۶) اور عرفان پر پرہیزگاري اور پرہیزگاري پر صبر اور صبر پر دینداري (۷) اور دینداري پر برادرانہ محبت اور برادرانہ محبت پر اُلفت بڑھاؤ (۸) کہ یے چیزیں اگر تم میں موجود ہوں اور بڑھتي جاویں تو تمکو ہمارے خداوند یسوع مسیح کي پہچان کے لیئے غافل اور بےپھل نہونے دینگي (۹) پر جسکے پاس یے چیزیں نہیں ھیں وہ اندھا اور آنکھیں موندتا ھی اور اپنے اگلے گناہوں کے دھوئے جانے کو بھول بیٹھا ھی (۱۰) اِسلیئے ای بھائیو اپني بُلاہٹ اور برگزیدگي ثابت کرنے کي زیادہ کوشش کرو کیونکہ اگر تم ایسا کرو تو کبھي نہ گروگے (۱۱) کہ یونہیں تمکو ہمارے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کي ابدي بادشاہت میں کثرت سے دخل ہوگا * (۱۲) اِسلیئے میں یے باتیں تمھیں یاد دلانے سے کبھي غافل نہونگا اگرچہ تم واقف اور اِس سچائي پر جو ظاہر ہوئي قائم ہو (۱۳) پھر بھي میں اِسے واجب

جانتا هوں کہ جب تک اِس خیمے میں هوں تمھیں یاد دلا دلاکے اُبھاروں (۱۴) یہہ جانکے کہ میرا خیمہ جلد گرایا جائیگا جیسا کہ همارے خداوند یسُوع مسیح نے مجھہ پر ظاهر کیا هی (۱۵) سو میں کوشش میں هوں کہ تم میرے کوچ کے بعد اِن باتوں کو همیشہ یاد رکھو (۱۶) کیونکہ هم نے نہ فیلسوفی کی کہانیوں کا پیچھا کرکے بلکہ آپ اُسکی بزرگی کے دیکھنیوالے هوکے اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور ظہور کی خبر تمھیں دی هی (۱۷) کہ اُسنے خدا باپ سے عزت و حرمت پائی جس وقت جلال عظیم سے اُسکو ایسی آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا هی جس سے میں راضی هوں (۱۸) اور هم نے جب اُسکے ساتھہ مقدس پہاڑ پر تھے یہہ آواز آسمان سے آتے سنی (۱۹) اور نبیوں کا کلام جو همارے پاس هی اِس سے بھی یقین هی اور تم اچھا کرتے هو جو یہہ سمجھکر اُسپر نظر رکھتے هو کہ وہ ایک چراغ هی جو اندھیری جگہہ میں روشنی بخشتا هی جب تک کہ پو نہ پھٹے اور صبح کا تارا تمھارے دلوں میں ظاهر نہووے (۲۰) یہہ سب سے پہلے جانکے کہ نوشتے کی کوئی نبوت آپ سے نہیں کُھلتی (۲۱) کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواهش سے کبھی نہیں هوئی بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بُلوائے بولتے تھے *

دوسرا باب

(۱) پر جھوٹھے نبی بھی اُس قوم میں تھے جیسے کہ تم میں بھی جھوٹھے معلم هونگے جو هلاک کرنیوالی بدعتیں پردے میں نکالینگے اور اُس خداوند کا جسنے اُنھیں مول لیا اِنکار کرینگے اور آپ پر جلد هلاکت لاوینگے (۲) اور بہتیرے اُنکے فسادوں کی پیروی کرینگے اور اُنکے سبب راہ راست کی بدنامی هوگی (۳) اور لالچ سے وے باتیں بناکر تمکو اپنے نفع کا سبب ٹھہراوینگے پر اُنکا فتوٰی مدت سے سُست نہیں اور نہ اُنکی هلاکت اُونگھتی هی (۴) کیونکہ اگر خدا نے اُن فرشتوں کو جنھوں نے گناہ کیا نچھوڑا بلکہ تاریکی کی زنجیروں سے باندھکر جہنم میں ڈالا اور سپرد کیا تاکہ عدالت کے لیئے اُنکی

نگہباني هو (۵) اور اگلي دنيا کو بهي نچهوڑا بلکه طوفان کو بےدينوں کے عالم پر بهيجکر نوح سميت جو راستبازي کا مُنادي تها آٹهه کو بچا ليا (۶) اور سدوم اور غمورا کے شہروں کو بهسم کرکے نيست و نابود هونے کا فتوىٰ ديا اور اُنهيں آيندہ بےدينوں کے ليئے محلِ عبرت بنايا (۷) اور راستباز لوط کو جو شريروں کي ناپاک چالوں سے اُداس تها رهائي بخشي (۸) (کيونکه وہ راستباز اُنميں رهکر اور اُنکے بےشرع عملوں کو ديکهه سنکے روز بروز اپنے سچے دل کو شکنجے ميں کهينچتا تها) (۹) پس خداوند ديندارون کو امتحان سے چُهڑانا اور بےدينوں کو عدالت کے دن تک سزا کے ليئے رکهنا جانتا هی (۱۰) خصوصاً اُنکو جو ناپاک شہوتوں سے جسم کي پيروي کرتے اور حکومت کو ناچيز جانتے هيں وے ڈهيٹهه اور خودپسند هيں اور عزتداروں کو بدنام کرنے سے نہيں ڈرتے هيں (۱۱) اگرچه فرشتے جو زور اور قدرت ميں اُنسے بڑے هيں خداوند کے آگے اُنپر نالش کرکے طعنه نہيں ديتے هيں (۱۲) ليکن يے ذاتي بےعقل جانوروں کي مانند جو شکار اور هلاکت کے ليئے پيدا هوئے هيں اُن چيزوں کي جن سے ناواقف هيں بدنامي کرکے اپني خرابي ميں هلاک هونگے (۱۳) اور اپني ناراستي کا بدلا پاوينگے وے دن کو عياشي کرنا خوشي جانتے هيں وے داغ هيں اور عيب هيں اور تمهارے ساتهه کها پيکے اپني دغابازيوں سے عيش و عشرت کرتے هيں (۱۴) اُنکي آنکهيں زنا سے بهري هيں اور گناہ سے رُکتي نہيں وے بےقيام جانوں پر جال ڈالتے هيں اُنکا دل لالچوں سے مشاق هی وے لعنت کي اولاد هيں (۱۵) وے سيدهي راہ چهوڑکر بهٹکے اور بسور کے بيٹے بلعام کي راہ پر هو ليئے هيں جسنے ناراستي کي مزدوري کو عزيز جانا (۱۶) ليکن اپني خطاکاري پر يہه اِلزام پايا که بےزبان گدهے نے آدمي کي طرح بولکر اُس نبي کي ديوانگي کو روک رکها (۱۷) وے سوکهے کوئے هيں اور بدلياں جنهيں آندهي دوڑاتي هی اُنکے ليئے ابدي تاريکي کي سياهي دهري هی (۱۸) وے گهمنڈ کي بيهودہ بکواس کرکے اُنهيں جو گمراهوں ميں سے صاف بچ نکلے تهے جسماني شہوتوں اور ناپاکيوں ميں پهنساتے هيں (۱۹) که اُنسے آزادگي کا وعدہ کرتے پر آپ خرابي کے غلام بنتے هيں کيونکه جو جسکا مغلوب هوا سو اُسي کا غلام هی

(۲۰) کہ اگر وے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کي پہچان کے سبب دنیا کي آلودگیوں سے بچ نکلے تھے پر اُنمیں پھرکے پھنسیں اور مغلوب ہوویں تو اُنکا پچھلا حال پہلے سے بُرا ہو چکا (۲۱) کیونکہ راستي کي راہ نجاننا اُنکے لیئے اِس سے بہتر تھا کہ جانکر اُس مقدس حکم سے جو اُنھیں سونپا گیا پھر جاویں (۲۲) پر یہہ سچي مثلی اُنپر ٹھیک آتي ہی کہ کُتا اپني قی کي طرف اور دھوئي ہوئي سوأرني دلدل میں لوٹنے کو پھري ہی *

تیسرا باب

(۱) ای پیارو تمھیں اب یہہ دوسرا خط لکھتا ہوں اور دونوں میں تمھارے پاک دل کو یاد دلانے سے اُبھارتا ہوں (۲) تاکہ تم اُن باتوں کو جو مقدس نبیوں نے پیشتر کہیں اور ہمارے حکم کو کہ ہم خداوند اور بچانیوالے کے رسول ہیں یاد رکھو * (۳) اور یہہ پہلے جان لو کہ آخري دنوں میں ٹھٹھے کرنیوالے آوینگے جو اپني بُري خواہشوں کے موافق چلینگے (۴) اور کہینگے کہ اُسکے پھر آنے کا وعدہ کہاں کیونکہ جب سے باپ دادے سو گئے سب کچھہ جیسا خلقت کے شروع میں تھا اب تک ویسا ہي ہی (۵) کیونکہ وے جان بوجھکے اِسے بھول گئے کہ پہلے بھي خدا کے کلام سے آسمان تھے اور زمین پاني سے اور پاني کے وسیلے موجود ہوئي (۶) جن سے اگلي دنیا پاني میں ڈوبکر ہلاک ہوئي (۷) پر آسمان و زمین جو اب ہیں اُسي کے کلام سے محفوظ ہیں اور بےدینوں کي عدالت اور ہلاکت تک جلانے کے لیئے باقي رہینگے * (۸) پر یہہ بات تم پر ای پیارو چھپي نرہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہی (۹) خداوند اپنے وعدوں کي تاخیر نہیں کرتا جیسا کہ بعضے تاخیر کا گمان کرتے ہیں بلکہ ہمارے ساتھہ صبر کرتا ہی اِسلیئے کہ نہیں چاہتا کہ کوئي ہلاک ہووے بلکہ یہہ چاہتا ہی کہ سب توبہ کریں (۱۰) لیکن خداوند کا دن جس طرح رات کو چور آتا ہی آویگا اور اُسي میں آسمان سنناٹے کے ساتھہ جاتے رہینگے اور عناصر جلکر گداز ہو جائینگے اور زمین اور کاریگریاں

جو اُسمیں ھیں گل جائینگي * (۱۱) پس جب کہ یے سب چیزیں
گداز ھونیوالي ھیں تو تمکو پاک چلن اور دینداري میں کیسا بننا لازم ھی
(۱۲) کہ خدا کے دن کي آمد کے منتظر اور مشتاق ھو جس میں آسمان
جلکر گداز ھو جائینگے اور عناصر سوخت ھوکر پگھل جائینگے (۱۳) پر ھم
نئے آسمان اور نئي زمین کا جن میں راستبازي بستي ھی اُسکے وعدے کے
موافق انتظار کرتے ھیں * (۱۴) اِسواسطے ای پیارو اِن چیزوں کے منتظر رھکے
کوشش کرو کہ بےداغ اور بےعیب اُسکے حضور صلح میں پائے جاؤ
(۱۵) اور ھمارے خداوند کے صبر کو اپني نجات جانو چنانچہ ھمارے پیارے
بھائي پولوس نے بھي اُس حکمت کے موافق جو اُسے عنایت ھوئي تمھیں
لکھا (۱۶) اور اِن باتوں کا سارے خطوں میں ذکر کیا ھی جن میں کتني
باتیں سمجھنے کے لیئے مشکل ھیں جنھیں جاھل اور بےقیام لوگ اَور
نوشتوں کے مضمون کي طرح اپني ھلاکت کے لیئے پھیرتے ھیں * (۱۷) پس
ای پیارو تم آگے سے یہہ جانکر خبردار رھو تا نہووے کہ شریروں کي بھول
کي طرف کھینچے جاکے اپني اُستواري سے جاتے رھو (۱۸) بلکہ ھمارے خداوند
اور بچانیوالے یسوع مسیح کے فضل اور پہچان میں بڑھتے جاؤ اُسي کا جلال
اب ھی اور ابد تک ھوگا * آمین *

یوحنا کا پہلا خط

پہلا باب

زندگي کے کلام کي بابت جو شروع سے تھا جسے ہم نے سنا اور اپني آنکھوں سے دیکھا اور تاک رکھا اور ہمارے ہاتھوں نے چُھوا (۲) (اور زندگي ظاہر ہوئي اور ہم نے دیکھا اور گواہي دیتے اور حیات ابدي کو جو باپ کے پاس تھي اور ہم پر ظاہر ہوئي تمھیں بیان کرتے ہیں) (۳) جو کچھہ ہم نے دیکھا اور سنا اُسکي خبر تمھیں دیتے ہیں تاکہ تم بھي ہمارے ساتھہ میل رکھو اور ہمارا میل باپ کے ساتھہ اور اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھہ ہی (۴) اور ہم یے باتیں تمھیں لکھتے ہیں تاکہ تمھاري خوشي کامل ہو * (۵) اور وہ خبر جو ہم نے اُس سے سني اور تمھیں دیتے ہیں سو یہي ہی کہ خدا نور ہی اور اُسمیں کچھہ تاریکي نہیں (۶) اگر ہم کہیں کہ ہم اُس سے میل رکھتے ہیں اور تاریکي میں چلتے ہیں تو جھوٹھہ بولتے اور سچ پر عمل نہیں کرتے ہیں (۷) اگر ہم نور میں چلیں جیسا کہ وہ نور میں ہی تو ہم آپس میں میل رکھتے ہیں اور اُسکے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہمکو سارے گناہ سے پاک کرتا ہی (۸) اگر کہیں کہ ہم بےگناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائي ہم میں نہیں (۹) اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے بخشنے اور ہمیں ساري ناراستي سے پاک کرنے میں صادق اور عادل ہی (۱۰) اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جُھٹلاتے ہیں اور اُسکا کلام ہم میں نہیں ہی *

دوسرا باب

(۱) ای میرے بچو یے باتیں تمھیں لکھتا ہوں تاکہ تم گناہ نکرو اور اگر کوئي گناہ کرے تو یسوع مسیح جو عادل ہی باپ کے پاس ہمارا شفیع

ھی (۲) اور وہ ھمارے گناھوں کے لیئے کفارہ ھی نہ صرف ھمارے گناھوں کے لیئے بلکہ تمام دنیا کے لیئے بھي * (۳) اور جو ھم اُسکے حکموں کو حفظ کریں تو اِس سے جانتے ھیں کہ ھم نے اُسکو جانا (۴) وہ جو کہتا ھی کہ میں نے اُسے جانا ھی اور اُسکے حکموں کو حفظ نہیں کرتا سو جھوٹا ھی اور سچائي اُسمیں نہیں (۵) پر وہ جو اُسکے کلام پر عمل کرتا ھی یقیناً اُسمیں خدا کي محبت کامل ھی ھم اِس سے جانتے ھیں کہ اُسمیں ھیں (۶) وہ جو کہتا ھی کہ میں اُسمیں بستا ھوں چاھیئے کہ جیسا وہ چلتا ھی ویسا ھي آپ چلے (۷) ای بھائیو میں تمھیں کوئي نیا حکم نہیں لکھتا مگر پُرانا حکم جو تمکو شروع سے مِلا پُرانا حکم وہ کلام ھی جو تم نے شروع سے سنا ھی (۸) پھر نیا حکم تمھیں لکھتا ھوں جو اُسمیں اور تم میں سچ ھی کیونکہ تاریکي گذر گئي اور حقیقي نور اب چمکتا ھی (۹) وہ جو کہتا ھی کہ میں روشني میں ھوں اور اپنے بھائي سے دشمني رکھتا ھی اب تک تاریکي میں ھی (۱۰) وہ جو اپنے بھائي سے محبت رکھتا ھی روشني میں رھتا ھی اور اُسمیں ٹھوکر کا باعث نہیں ھی (۱۱) پر جو اپنے بھائي سے دشمني رکھتا تاریکي میں ھی اور تاریکي میں چلتا اور نہیں جانتا ھی کہ کدھر چلا جاتا ھی کیونکہ تاریکي نے اُسکي آنکھیں اندھي کي ھیں * (۱۲) ای بچو میں تمھیں لکھتا ھوں کیونکہ تمھارے گناہ اُسکے نام سے تمھیں معاف ھوئے (۱۳) ای باپو تمھیں لکھتا ھوں کیونکہ اُسے جو شروع سے تھا تم نے جانا ھی ای جوانو تمھیں لکھتا ھوں کیونکہ تم شریر پر غالب ھوئے ھو ای لڑکو تمھیں لکھتا ھوں کیونکہ تم نے باپ کو جانا ھی (۱۴) میں نے تمھیں ای باپو لکھا ھی کیونکہ اُسے جو شروع سے تھا تم نے جانا ھی میں نے تمھیں ای جوانو لکھا ھی کیونکہ تم مضبوط ھو اور خدا کا کلام تم میں بستا ھی اور تم شریر پر غالب ھوئے ھو (۱۵) دنیا اور دنیا کي چیزوں سے محبت مت رکھو جو کوئي دنیا کي محبت رکھتا ھی اُسمیں باپ کي محبت نہیں (۱۶) کیونکہ سب کچھ جو دنیا میں ھی یعني جسم کي خواھش اور آنکھوں کي خواھش اور زندگي کا غرور باپ سے نہیں بلکہ دنیا سے ھی (۱۷) اور دنیا اور اُسکي خواھش گذر جاتي

هی لیکن جو خدا کي مرضي پر چلتا هی وہ ابد تک رهتا هی * (۱۸) ای لڑکو آخري گهڑي هی اور جیسا تم نے سنا هی کہ مخالف مسیح آتا هی سو ابهي بہت سے مسیح کے مخالف هوئے هیں اِس سے هم جانتے هیں کہ آخري گهڑي هی (۱۹) وے هم میں سے نکلے مگر هم میں سے نہ تهے کیونکہ اگر هم میں سے هوتے تو همارے ساتهہ رهتے پر وے نکلے تاکہ ظاهر هوویں کہ وے سب هم میں سے نہیں هیں (۲۰) اور تم نے اُس قدوس سے مسح پایا اور سب کچهہ جانتے هو (۲۱) میں نے تمکو نہ اِسواسطے لکها کہ تم سچ کو نہیں جانتے بلکہ اِسلیئے کہ تم اُسے جانتے هو اور یہہ کہ کوئي جهوٹهہ سچ میں سے نہیں هی (۲۲) کون جهوٹها هی مگر وہ جو انکار کرتا هی کہ یسوع وہ مسیح نہیں وهي مخالف مسیح هی جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا هی (۲۳) هر کوئي جو بیٹے کا انکار کرتا هی باپ بهي اُسکا نہیں هی * (۲۴) پس جو تم نے شروع سے سنا هی وهي تم میں بسے اگر وہ جو تم نے شروع سے سنا هی تم میں رهے تو تم بهي بیٹے اور باپ میں رهوگے (۲۵) اور وعدہ جو اُسنے هم سے کیا یهي هی یعني حیات ابدي (۲۶) میں نے یے باتیں تمکو اُنکي بابت جو تمهیں فریب دیتے هیں لکهیں (۲۷) اور وہ مسح جو تم نے اُس سے پایا تم میں رهتا هی اور تم اِسکے محتاج نہیں کہ کوئي تمهیں سکهاوے بلکہ جیسا وهي مسح تمهیں سب باتوں کي بابت سکهاتا هی اور سچ هی اور جهوٹهہ نہیں اور جیسا اُسنے تمهیں سکهایا ویسا تم اُسمیں رهوگے (۲۸) اور اب ای بچو تم اُسمیں رهو تاکہ جب وہ ظاهر هووے تو هم خاطرجمع هوں اور اُسکے ظهور میں اُسکے آگے شرمندہ نہوویں * * (۲۹) اگر جانتے هو کہ وہ راستباز هی تو جانتے هو کہ هر کوئي جو راستبازي کرتا هی اُس سے پیدا هوا هی *

تیسرا باب

(۱) دیکهو کیسي محبت باپ نے هم سے کي هی کہ هم خدا کے فرزند کهلاویں اِسواسطے دنیا همکو نہیں جانتي کہ اُسنے اُسکو نہیں جانا

(۲) پیارو اب هم خدا کے فرزند هیں اور هنوز ظاهر نهیں هوا که هم کیا هونگے پر هم جانتے هیں که جب وه ظاهر هوگا هم اُسکي مانند هونگے کیونکه هم اُسے جیسا وه هی ویسا هي دیکهینگے (۳) اور هر کوئي جو اُس سے یهه اُمید رکهتا هی وه اپنے تئیں پاک کرتا هی جیسا که وه پاک هی (۴) هر کوئي جو گناه کرتا هی سو عدول شرع کرتا هی اور گناه عدول شرع هی (۵) اور تم جانتے هو که وه ظاهر هوا تاکه همارے گناهوں کو اُٹها لے جاوے اور اُسمیں گناه نهیں (۶) هر کوئي جو اُسمیں بستا هی گناه نهیں کرتا هرکوئي جو گناه کیا کرتا هی اُسنے اُسے نه دیکها اور نه جانا هی (۷) ای بچو تمهیں کوئي فریب دینے نپاوے جو کوئي راستبازي کیا کرتا هی سو راستباز هی جیسا وه راستباز هی (۸) جو کوئي گناه کیا کرتا هی سو ابلیس سے هی که ابلیس شروع سے گناه کرتا هی خدا کا بیٹا اِسلیئے ظاهر هوا که ابلیس کے کاموں کو نیست کرے (۹) هر کوئي جو خدا سے پیدا هوا هی گناه نهیں کرتا کیونکه اُسکا تخم اُسمیں رهتا هی اور وه گناه نهیں کر سکتا کیونکه خدا سے پیدا هوا هی (۱۰) اِسي سے خدا کے فرزند اور ابلیس کے فرزند ظاهر هوتے هیں هر کوئي جو راستبازي کیا نهیں کرتا اور اپنے بهائي سے محبت نهیں رکهتا هی خدا سے نهیں * (۱۱) کیونکه وه خبر جو هم نے شروع سے سني یهي هی که هم ایک دوسرے سے محبت رکهیں (۱۲) قائن کي مانند نهیں جو شریر کا تها اور اپنے بهائي کو قتل کیا اور اُسنے کیوں اُسے قتل کیا اِسواسطے که اُسکے کام بُرے پر اُسکے بهائي کے راست تهے (۱۳) ای میرے بهائیو اگر دنیا تم سے دشمني کرے تعجب مت کرو (۱۴) هم تو جانتے هیں که هم موت سے گذرکے زندگي میں آئے کیونکه بهائیوں سے محبت رکهتے هیں وه جو اپنے بهائي سے محبت نهیں رکهتا موت میں رهتا هی (۱۵) هر کوئي جو اپنے بهائي سے دشمني رکهتا هی خوني هی اور تم جانتے هو که کسي خوني میں حیات ابدي نهیں بستي (۱۶) هم نے اِس سے محبت کو جانا که اُسنے همارے واسطے اپني جان سونپ دي اور همیں بهي لازم هی که بهائیوں کے واسطے اپني جان دیویں (۱۷) پر جس کسي پاس دنیا کا مال هو اور وه اپنے بهائي کو محتاج دیکهے

اور اپنے تئیں رحم سے باز رکھے تو خدا کي محبت اُسمیں کیونکر بستي هي
(۱۸) ای میرے بچو چاهیئے که هم صرف بات اور زبان سے نهیں بلکه کام
اور سچائي سے محبت رکھیں * (۱۹) اور اِس سے هم جانتے هیں که هم
سچائي سے هیں اور اُسکے آگے اپني خاطر جمع کرینگے (۲۰) که اگر همارا دل
همیں اِلزام دے تو خدا همارے دل سے بڑا هی اور سب کچھه
جانتا هی (۲۱) ای پیارو اگر همارا دل همیں اِلزام ندے تو خدا کے حضور
هماري خاطرجمعي هی (۲۲) اور جو کچھه هم مانگتے اُس سے پاتے هیں
کیونکه اُسکے حکموں کو حفظ کرتے اور جو کچھه اُسے خوش آتا هی بجا لاتے
هیں (۲۳) اور اُسکا حکم یهه هی که هم اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے نام پر ایمان
لاویں اور جیسا اُسنے همکو حکم دیا آپس میں محبت رکھیں (۲۴) اور جو
کوئي اُسکے حکموں کو حفظ کرتا هی اُسمیں رهتا هی اور وه اِسمیں اور اُس
سے یعني روح سے جو اُسنے همیں دي هی هم جانتے هیں که وه هم میں
رهتا هی *

چوتھا باب

(۱) ای پیارو تم هر ایک روح پر یقین مت کرو بلکه روحوں کو آزماؤ که
خدا سے هیں که نهیں کیونکه بهت سے جھوٹھے پیغمبر نکلکے دنیا میں آئے
هیں (۲) اِس سے خدا کي روح کو جانو که هر روح جو اقرار کرتي هی که
یسوع مسیح جسم میں ظاهر هوا خدا سے هی (۳) اور هر روح جو اقرار
نهیں کرتي هی که یسوع مسیح جسم میں آیا خدا سے نهیں اور یهي مخالف
مسیح هی جسکي خبر تم نے سني که آتا هی اور وه اب دنیا میں
آ چکا هی (۴) ای بچو تم خدا کے هو اور اُنپر غالب هوئے هو کیونکه
جو تم میں هی سو اُس سے جو دنیا میں هی بڑا هی (۵) وے دنیا سے
هیں اِسواسطے دنیا کي بولتے هیں اور دنیا اُنکي سنتي هی (۶) هم خدا
سے هیں جو خدا کو پهچانتا هی هماري سنتا هی جو خدا سے نهیں هماري
نهیں سنتا هی اِسي سے هم سچائي کي روح اور گمراهي کي روح کو پهچان
لیتے هیں * * (۷) ای پیارو آؤ هم ایک دوسرے سے محبت رکھیں کیونکه

محبت خدا سے ہی اور ہر کوئي جو محبت رکھتا ہی خدا سے پیدا ہوا
اور خدا کو پہچانتا ہی (۸) جس میں محبت نہیں سو خدا کو نہیں جانتا
کیونکہ خدا محبت ہی (۹) خدا کي محبت جو ہم سے ہی اِس سے ظاہر
ہوئي کہ خدا نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اُسکے وسیلے
زندگي پاویں (۱۰) محبت اِسمیں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھي
بلکہ اِسمیں ہی کہ اُسنے ہم سے محبت رکھي اور اپنا بیٹا بھیجا کہ ہمارے
گناہوں کے لیئے کفارہ ہووے (۱۱) اَی پیارو جب کہ خدا نے ہم سے
ایسي محبت کي تو ہمیں بھي لازم ہی کہ ایک ایک سے محبت رکھیں
(۱۲) کسي نے خدا کو کبھي نہیں دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت
رکھیں تو خدا ہم میں رہتا اور اُسکي محبت ہم میں کامل ہی (۱۳) ہم
اِسي سے جانتے ہیں کہ اُسمیں رہتے ہیں اور وہ ہم میں کہ اُسنے اپني
روح میں سے ہمیں دیا * (۱۴) اور ہم نے دیکھا ہی اور گواہي دیتے
ہیں کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا ہی کہ دنیا کا بچانیوالا ہو (۱۵) جو کوئي
اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہی خدا اُسمیں اور وہ خدا میں رہتا
ہی (۱۶) اور ہم نے خدا کي محبت کو جو ہم سے ہی جانا اور اُسپر
اعتقاد کیا خدا محبت ہی وہ جو محبت میں رہتا ہی خدا میں رہتا
ہی اور خدا اُسمیں (۱۷) اِس سے محبت ہم میں کامل ہوتي ہی کہ
عدالت کے دن ہماري خاطر جمع ہی کیونکہ جیسا وہ ہی ویسے ہي ہم
بھي اِس دنیا میں ہیں (۱۸) محبت میں دہشت نہیں بلکہ کامل محبت
دہشت کو نکال دیتي ہی کیونکہ دہشت میں عذاب ہی وہ جو ڈرتا
ہی محبت میں کامل نہیں ہوا (۱۹) آؤ ہم اُس سے محبت رکھیں کیونکہ
پہلے اُسنے ہم سے محبت رکھي (۲۰) اگر کوئي کہے کہ میں خدا سے
محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائي سے دشمني رکھے تو جھوٹھا ہی کیونکہ اگر
اپنے بھائي سے جسکو اُسنے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہی تو خدا سے جسکو
اُسنے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھہ سکتا ہی (۲۱) اور ہم نے اُس سے
یہہ حکم پایا ہی کہ جو کوئي خدا سے محبت رکھتا ہی سو اپنے بھائي سے
بھي محبت رکھے *

پانچواں باب

(۱) ہر کوئي جو ایمان لاتا ہی کہ یسوع وہي مسیح ہی خدا سے پیدا ہوا ہی اور ہر کوئي جو والد سے محبت رکھتا ہی وہ اُس سے بھي جو اُس سے متولد ہوا ہی محبت رکھتا ہی (۲) جو ہم خدا سے محبت رکھتے اور اُسکے حکموں کو حفظ کرتے ہیں تو اِس سے جانتے ہیں کہ ہم خدا کے فرزندوں سے بھي محبت رکھتے ہیں (۳) کیونکہ خدا کي محبت یہہ ہی کہ ہم اُسکے حکموں پر عمل کریں اور اُسکے حکم بھاري نہیں * (۴) جو کہ خدا سے پیدا ہوا ہی دنیا پر غالب ہوتا ہی اور وہ غلبہ جسکي دنیا مغلوب ہی ہمارا ایمان ہی (۵) کون ہی جو دنیا پر غالب ہی مگر وہ جو ایمان لاتا ہی کہ یسوع خدا کا بیٹا ہی (۶) یہہ وہي ہی جو پاني اور لہو سے آیا یعني یسوع مسیح جو نہ فقط پاني سے بلکہ پاني اور لہو سے آیا ہی اور روح وہ ہی جو گواہي دیتي ہی کیونکہ روح برحق ہی (۷) کہ تین ہیں جو آسمان پر گواہي دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یے تینوں ایک ہیں (۸) اور تین ہیں جو زمین پر گواہي دیتے ہیں روح اور پاني اور لہو اور یے تینوں ایک پر متفق ہیں (۹) اگر ہم آدمیوں کي گواہي قبول کرتے ہیں تو خدا کي گواہي اُس سے بڑي ہی کیونکہ خدا کي گواہي یہي ہی جو اُسنے اپنے بیٹے کے حق میں دي ہی (۱۰) جو کہ خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہی گواہي آپ میں رکھتا ہی جو خدا پر ایمان نہیں لاتا اُسنے اُسکو جھوٹھا کیا کیونکہ اُسنے اُس گواہي کو جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دي ہی یقین نہیں کیا (۱۱) اور وہ گواہي یہہ ہی کہ خدا نے ہمیں ابدي زندگي بخشي اور یہہ کہ وہ زندگي اُسکے بیٹے میں ہی (۱۲) جسکے ساتھہ بیٹا ہی اُسکے ساتھہ زندگي ہی جسکے ساتھہ خدا کا بیٹا نہیں اُسکے ساتھہ زندگي نہیں (۱۳) مَیں نے تمکو جو خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یے باتیں لکھیں تاکہ جانو کہ حیات ابدي تمہارے لیئے ہی اور خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لاؤ * (۱۴) اور خاطر جمعي

جو اُسکے آگے همیں هی سو یهي هی که اگر هم اُسکي مرضي کے موافق کچهه مانگیں وه هماري سنتا هی (۱۵) اور اگر هم جانتے هیں که جو کچهه هم اُس سے مانگتے هیں وه هماري سنتا هی تو هم جانتے هیں که جو کچهه هم نے اُس سے مانگا تها سو هم پاتے هیں * (۱۶) اگر کوئي اپنے بهائي کو ایک گناه کرتے دیکهے جو موت کا باعث نهیں هی تو وه مانگے اور اُسے زندگي بخشي جائیگي یعني اُنهیں جو موت کے لائق کا گناه نهیں کرتے هیں ایسا گناه هی جو موت کا باعث هی اُسکي بابت نهیں کهتا هوں که دعا مانگے (۱۷) هر ناراستي گناه هی پر ایسا گناه هی جو موت کا باعث نهیں (۱۸) هم جانتے هیں که هر کوئي جو خدا سے پیدا هوا هی گناه کیا نهیں کرتا بلکه وه جو خدا سے پیدا هوا هی اپني حفاظت کرتا هی اور شریر اُسکو نهیں چهوتا هی (۱۹) هم جانتے هیں که هم خدا سے هیں اور ساري دنیا بُرائي میں پڑي رهتي هی (۲۰) اور هم جانتے هیں که خدا کا بیٹا آیا اور همیں یهه سمجهه بخشي که اُسکو جو برحق هي جانیں سو هم اُسمیں جو برحق هی رهتے هیں یعني اُسکے بیٹے یسوع مسیح میں خداے برحق اور حیات ابدي یهي هی (۲۱) ای میرے بچو بُتوں سے آپ کو بچائے رهو * آمین *

یوحنا کا دوسرا خط

قسیس برگزیدہ بی‌بی اور اُسکے لڑکوں کو جنہیں میں سچائی سے پیار کرتا ہوں (اور فقط میں ہی نہیں بلکہ سب بھی جنہوں نے سچائی کو جانا ہی) (۲) اُس سچائی کے سبب جو ہم میں رہتی اور ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوگی (۳) فضل رحم سلامتی خدا باپ سے اور خدا کے بیٹے خداوند یسوع مسیح سے تمہارے ساتھ سچائی اور محبت میں رہیں * (۴) میں بہت خوش ہوا کہ میں نے تیرے لڑکوں میں سے کئی ایک کو سچائی میں چلتے پایا جیسا کہ ہمیں باپ سے حکم مِلا (۵) اور اب ای بی‌بی تجھکو نیا حکم نہیں بلکہ وہی جو ہم شروع سے رکھتے ہیں لکھکر تجھہ سے عرض کرتا ہوں کہ ہم ایک دوسرے کو پیار کریں (۶) اور محبت یہی ہی کہ ہم اُسکے حکموں پر چلیں یہہ وہی حکم ہی جیسا تم نے شروع سے سنا ہی کہ تم اُسمیں چلو (۷) کیونکہ بہت سے دغاباز دنیا میں آئے ہیں جو اقرار نہیں کرتے کہ یسوع مسیح جسم میں آیا دغاباز اور مخالف مسیح یہی ہی (۸) خبردار رہو تاکہ جو کام ہم نے کیئے ہیں کھو ندیں بلکہ پورا اجر پاویں (۹) ہر کوئی جو عدول کرتا اور مسیح کی تعلیم میں نہیں رہتا ہی خدا اُسکا نہیں جو مسیح کی تعلیم میں رہتا ہی باپ بھی اور بیٹا بھی اُسکے ہیں (۱۰) اگر کوئی تمہارے پاس آوے اور یہہ تعلیم نہ لاوے تو اُسے گھر میں قبول مت کرو اور نہ اُسے سلام کہو (۱۱) کیونکہ جو اُسے سلام کرتا ہی اُسکے بُرے کاموں میں شریک ہوتا ہی * (۱۲) مجھے بہت سی باتیں تمھیں لکھنی ہیں پر میں نے نچاہا کہ کاغذ اور سیاہی سے لکھوں لیکن اُمیدوار ہوں کہ تم پاس آؤں اور روبرو کہوں تاکہ ہماری خوشی کامل ہو (۱۳) تیری برگزیدہ بہن کے لڑکے تجھے سلام کہتے ہیں * آمین *

یوحنا کا تیسرا خط

قسیس پیارے گایوس کو جسے میں سچائي میں پیار کرتا ہوں * (۲) ای پیارے میں یہہ دعا مانگتا ہوں کہ جس طرح تیري جان خیریت کے ساتھہ ہی تو سب باتوں میں خیریت کے ساتھہ اور تندرست رہے (۳) کیونکہ جب بھائیوں نے آکر تیري سچائي پر گواہي دي جیسا کہ تو سچائي میں چلتا ہی تو میں نہایت خوش ہوا (۴) میرے لیئے اِس سے بڑي کوئي خوشي نہیں کہ میں سنوں کہ میرے لڑکے سچائي میں چلتے ہیں * (۵) ای پیارے جو کچھہ تو بھائیوں اور مسافروں سے کرتا ہی سو دیانت سے ہی (۶) اُنھوں نے کلیسیا کے آگے تیري محبت پر گواہي دي اور اگر تو اُنھیں اُس طرح پر جو خدا کے بندوں کے لائق ہی آگے بھیجے تو اچھا کریگا (۷) کیونکہ وے اُسکے نام کے واسطے نکلے اور غیرقوموں سے کچھہ نہیں لیا (۸) اِسلیئے ہمیں لازم ہی کہ ایسوں کو قبول کریں تاکہ سچائي میں اُنکے ہمخدمت ہوویں * (۹) میں نے کلیسیا کو لکھا ہی مگر دیاترفیس جو اُنمیں مقدم ہوا چاہتا ہی ہمیں قبول نہیں کرتا (۱۰) سو جب میں آؤنگا تو اُسکے کاموں کو جو وہ کرتا ہی یاد کرونگا کہ ہمارے حق میں بُري باتیں بکتا اور اِسپر بھي کفایت نکرکے بھائیوں کو آپ قبول نہیں کرتا اور اُنکو جو قبول کیا چاہتے ہیں روکتا اور کلیسیا سے نکال دیتا ہی (۱۱) ای پیارے بدي کا پیرو مت ہو بلکہ نیکي کا وہ جو نیک کرتا ہی خدا سے ہی اور اُسنے جو بُرا کرتا ہی خدا کو نہیں دیکھا * (۱۲) دیمیتریوس کے حق میں سب نے اور خود سچائي نے گواہي دي ہی اور ہم بھي گواہي دیتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ ہماري گواہي سچ ہی * (۱۳) مجھے تو بہت کچھہ لکھنا تھا پر میں نے نہ چاہا کہ سیاہي اور قلم سے تیرے لیئے لکھوں (۱۴) مگر اُمیدوار ہوں کہ جلد تجھے دیکھوں تب ہم روبرو کہہ سن لینگے تیري سلامتي ہووے دوست تجھے سلام کہتے ہیں تو دوستوں کو نام بنام سلام کہہ *

یہودا کا خط

یہودا یسوع مسیح کا خادم اور یعقوب کا بھائي اُنکو جو خدا باپ سے مقدس اور یسوع مسیح میں محفوظ اور بُلائے ہوئے ہیں (۲) رحم اور سلامتي اور محبت تم پر بڑھتي رہے۔* (۳) ای پیارو میں نے اُس نجات کي بابت جس میں ہم سب شریک ہیں تمکو لکھنے میں بہت کوشش کرکے ضرور جانا کہ تمھیں لکھکے نصیحت کروں کہ اُس ایمان کے واسطے جو ایک بار مقدسوں کو سونپا گیا جانفشاني کرو (۴) کیونکہ بعضے آدمي آ گُھسے جو آگے سے اِس سزا کے واسطے مسطور ہوئے بےدین لوگ جو ہمارے خدا کے فضل کو شہوت پرستي سے بدلتے اور اکیلے مالک خدا کا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا انکار کرتے ہیں * (۵) پس میں چاہتا ہوں کہ تمھیں وہ بات جسے تم ایک بار جان چکے ہو یاد دلاؤں کہ خداوند نے قوم کو زمین مصر سے بچایا پھر اُنھیں جو ایمان نہ لائے ہلاک کیا (۶) اور اُن فرشتوں کو جنھوں نے اپنے پہلے مرتبہ کو نگاہ نرکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُسنے ابدي زنجیروں میں تاریکي کے اندر روز عظیم کي عدالت تک نگاہ رکھا (۷) جس طرح سدوم اور عمورہ اور اُنکے گِرداگرد کے شہر جنھوں نے اُنکي مانند زنا کیا اور جسم حرام کا پیچھا کیا ابدي آگ کے عذاب میں گرفتار ہوکے عبرت بنے رہتے ہیں (۸) اِسي طرح یے خواب دیکھنیوالے بھي جسم کو ناپاک کرتے اور حکومت کو ناچیز جانتے اور مرتبہ والوں پر کفر بکتے ہیں (۹) پر مقرب فرشتے میکائیل نے جب ابلیس سے تکرار کرکے موسیٰ کي لاش کي بابت بحث کي تب اُسنے جرأت نہ کي کہ لعن طعن کرکے اُسے اِلزام دے بلکہ کہا کہ خداوند تجھے ملامت کرے (۱۰) لیکن وے جن چیزوں کو نہیں جانتے اُنپر طعنہ کرتے ہیں اور جنکو بےعقل جانوروں کي طرح بذاتہ جانتے ہیں اُنمیں آپ کو خراب کرتے ہیں (۱۱) افسوس اُنپر کیونکہ وے قائن کي راہ پر چلے اور بلعام کي گمراہي

میں مزدوري کے لیئے بہہ گئے اور قرح کي سي مخالفت میں ہلاک ہوئے *
(۱۲) یے تمہاري محبت کي ضیافتوں میں داغ ہیں وے تمہارے ساتھہ
کھاتے ہوئے بےدھڑک اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں وے خشک بادل ہیں جنھیں
ہوائیں ہر طرف پھرا لے جاتي ہیں مُرجھائے درخت ہیں بےپھل دو بارہ
مرے اور اُکھاڑے ہوئے ہیں (۱۳) سمندر کي تند لہریں ہیں جو اپني
بےشرمي کا پھین پھینکتے ہیں بھٹکنیوالے ستارے ہیں جنکے لیئے تاریکي کي
سیاہي ہمیشہ کو دھري ہی (۱۴) پر خنوخ نے بھي جو آدم کي ساتویں
پشت تھا اُنکي بابت یہہ کہکے پیشین گوئي کي کہ دیکھہ خداوند اپنے لاکھوں
مقدسوں کے ساتھہ آتا ہی (۱۵) تاکہ سبھوں کي عدالت کرے اور سب
بےدینوں کو جو اُنمیں ہیں اُنکي بےدیني کے سب کاموں پر جو اُنھوں نے
کیئے ہیں اور ساري سخت باتوں پر جو بےدین گنہگاروں نے اُسکي مخالفت
میں کہي ہیں اِلزام دے (۱۶) یے گلہگذار اور شاکي ہیں جو اپني بُري
خواہشوں کے موافق چلتے اور اپنے اپنے مُنہہ سے بڑا بول بولتے اور نفع کے لیئے
لوگوں کي خوشامد کرتے ہیں (۱۷) لیکن تم ای پیارو اِن باتوں کو یاد رکھو
جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے رسولوں نے آگے کہیں (۱۸) کہ اُنھوں نے
تمھیں کہا کہ آخري زمانے میں ٹھٹھے کرنیوالے ہونگے جو اپني بےدیني کي
بُري خواہشوں پر چلینگے (۱۹) یے وہي ہیں جو اپنے تئیں الگ کرتے ہیں
نفساني لوگ جن میں روح نہیں * (۲۰) پر تم ای پیارو اپنے پاکترین
ایمان کا گھر بناکر روح‌القدس میں دُعا مانگو (۲۱) اور اپنے تئیں خدا کي
محبت میں محفوظ رکھو اور حیات ابدي کے لیئے ہمارے خداوند یسوع
مسیح کي رحمت کے منتظر رہو (۲۲) اور امتیاز کرکے بعضوں پر رحم کرو
(۲۳) اور بعضوں کو ڈر کے ساتھہ آگ میں سے نکالکے بچاؤ اور جسم سے
داغي ہوئي پوشاک سے بھي عداوت رکھو * (۲۴) اب اُسکے لیئے جو قادر
ہی کہ تمکو گرنے سے بچاوے اور اپنے جلال کے حضور کامل خوشي سے
بےعیب کھڑا کرے (۲۵) خداے واحد حکیم اور ہمارے بچانیوالے کے لیئے
جلال اور بزرگي قدرت اور اختیار اب سے ابدالآباد ہووے * آمین *

يوحنا كي مُكاشفات كي كتاب

پہلا باب

يسوع مسيح كي مكاشفه جو خدا نے اُسے دي هی تاكه اپنے بندوں كو وے باتيں جنكا جلد هونا ضرور هی دكهاوے اور اُسنے اُسے اپنے فرشتے كي معرفت بهيجكر اپنے خادم يوحنا پر ظاهر كيا (۲) جسنے خدا كے كلام اور يسوع مسيح كي گواهي پر جو كچهه اُسنے ديكها گواهي دي (۳) مبارک وه جو اِس نبوت كي باتيں پڑهتا هی اور وے جو سنتے اور جو كچهه اُسميں لكها هی حفظ كرتے هيں كيونكه وقت نزديک هی * * (۴) يوحنا اُن سات كليسياؤں كو جو اسيا٠ميں هيں فضل اور سلامتي تم پر هووے اُسكي طرف سے جو هی اور جو تها اور جو آنيوالا هی اور اُن سات روحوں سے جو اُسكے تخت كے حضور هيں (۵) اور يسوع مسيح سے جو سچا گواه اور مُردوں ميں سے پهلوٹا اور دنيا كے بادشاهوں كا سلطان هی اُسكو جسنے همكو پيار كيا اور اپنے لهو سے همیں همارے گناهوں سے دهويا (۶) اور همكو بادشاه اور كاهن خدا اور اپنے باپ كے ليئے بنايا اُسي كو جلال اور قدرت ابدالآباد هی آمين * (۷) ديكهو وه بادلوں كے ساتهه آتا هی اور هر آنكهه اُسكو ديكهيگي اور وے بهي جنهوں نے اُسے چهيدا اور زمين كے سب فرقے اُسكے ليئے چهاتي پيٹينگے هاں آمين * (۸) ميں الفا اور اُمگا ابتدا اور انتها هوں خداوند فرماتا هي جو هی اور جو تها اور جو آنيوالا هی قادر مطلق * (۹) ميں يوحنا تمهارا بهائي اور مسيح كے دكهه اور بادشاهت اور صبر ميں تمهارا شريک خدا كے كلام اور يسوع مسيح كي گواهي كے واسطے اُس ٹاپو ميں تها جو پتمس كهلاتا هی (۱۰) ميں خداوند كے دن روح ميں آ گيا اور ميں نے نرسنگے كي سي ايک بڑي آواز اپنے پيچهے سني (۱۱) جو كهتي تهي كه ميں الفا اور اُمگا پهلا اور پچهلا

ہوں اور جو کچھہ تو دیکھتا ہی کتاب میں لکھہ اور اُن سات کلیسیاؤں کو جو اسیا میں ہیں بھیج یعنی افسس کو اور سمرنا کو اور پرگامس کو اور تواطیرہ کو اور ساردیس کو اور فلادلفیہ کو اور لاذیقیہ کو * (۱۲) اور میں اُس آواز کے دیکھنے کے لیئے جو مجھہ سے بولتی تھی پھرا اور پھرکر سونے کے سات شمعدان دیکھے (۱۳) اور اُن سات شمعدانوں کے بیچ ایک شخص اِنسان کے بیٹے سا دیکھا جو جامہ پہنے اور سونے کا سینہ‌بند سینے پر باندھے تھا (۱۴) اُسکا سر اور بال سفید اُون کے موافق بلکہ برف کی مانند سفید اور اُسکی آنکھیں جیسے آگ کا شعلہ (۱۵) اور اُسکے پانو خالص پیتل کے سے جو تنور میں دھکایا ہوا ہو اور اُسکی آواز بڑے پانی کی سی تھی (۱۶) اور اُسکے دھنے ہاتھہ میں سات تارے تھے اور اُسکے مُنہہ سے دودھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اُسکا چہرہ ایسا تھا جیسا سورج اپنی تیزی میں چمکتا ہی (۱۷) اور جب میں نے اُسے دیکھا تب اُسکے پانوں پر مُردہ سا گر پڑا اور اُسنے اپنا دھنا ہاتھہ مجھہ پر رکھا اور مجھے کہا مت ڈر میں پہلا اور پچھلا اور زندہ ہوں (۱۸) اور میں مُوا تھا اور دیکھہ میں ابدالآباد زندہ ہوں آمین اور عالم ارواح اور موت کی کُنجیاں مجھہ پاس ہیں (۱۹) جو تو نے دیکھا اور جو ہی اور جو اِسکے بعد ہونیوالا ہی لکھہ رکھہ (۲۰) یعنی اُن سات ستاروں کا بھید جنھیں تو نے میرے دھنے ہاتھہ میں دیکھا اور اُن سونے کے سات شمعدانوں کو وے سات ستارے سات کلیسیاؤں کے فرشتے ہیں اور وے سات شمعدان جو تو نے دیکھے سات کلیسیائیں ہیں *

دوسرا باب

(۱) افسس کی کلیسیا کے فرشتے کو لکھہ کہ وہ جو اپنے دھنے ہاتھہ میں سات ستارے رکھتا اور سونے کے سات شمعدانوں کے درمیان پھرتا ہی یہہ کہتا ہی (۲) کہ میں تیرے کام اور تیری محنت اور تیرا صبر اور یہہ کہ تو بدوں کی برداشت نہیں کر سکتا جانتا ہوں اور تو نے اُنکو جو اپنے تئیں رسول کہتے اور نہیں ہیں آزمایا اور اُنہیں جھوٹھا پایا (۳) اور برداشت کی

اور صبر رکھتا ھی اور میرے نام کے واسطے محنت کي اور تھک نہیں گیا
(۴) مگر تجھہ سے مجھے کچھہ گلہ ھی کہ تو نے اپني اگلي محبت چھوڑ دي
(۵) سو یاد کر کہ تو کہاں سے گرا ھی اور توبہ کر اور اگلے کام کیا کر نہیں
تو میں تجھہ پر جلد آؤنگا اور اگر تو توبہ نہ کرے تو تیرے شمعدان کو اُسکي
جگہہ سے ھٹا دونگا (۶) پر تجھہ میں یہہ ھی کہ تو نیقلائیوں کے کاموں
سے عداوت رکھتا ھی جنسے میں بھي عداوت رکھتا ھوں (۷) جسکا کان
ھی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي ھی جو غالب ھوتا ھی میں اُسکو
زندگي کے درخت سے جو خدا کے فردوس کے بیچو بیچ ھی پھل کھانے
دونگا * (۸) اور سمرنا کي کلیسیا کے فرشتے کو لکھہ کہ وہ جو پہلا اور پچھلا
ھی اور مُوا تھا اور جیا ھی یہہ کہتا ھی (۹) میں تیرے کام اور مصیبت
اور محتاجي (پر تو دولتمند ھی) اور اُنکي لعن طعن جو اپنے تئیں یہودي
کہتے پر نہیں ھیں بلکہ شیطان کي جماعت ھیں جانتا ھوں (۱۰) جو دکھہ
تجھے اُٹھانے ھوگا اُس سے مت ڈر دیکھو ابلیس تم میں سے کئي ایک کو
قید میں ڈالیگا تاکہ آزمائے جاؤ اور تم دس دن تک مصیبت اُٹھاؤگے مرنے
تک ایماندار رہ تو میں زندگي کا تاج تجھے دونگا (۱۱) جسکا کان ھی سنے
کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي ھی جو غالب ھوتا ھی دوسري موت سے ضرر
نپاویگا * (۱۲) اور پرگامس کي کلیسیا کے فرشتے کو لکھہ کہ وہ جو تیز
دودھاري تلوار رکھتا ھی کہتا ھی (۱۳) میں تیرے کام اور رھنے کي جگہہ
جہاں شیطان کا تخت ھی جانتا ھوں اور تو میرے نام کو تھامے رھتا ھی
اور جن دنوں کہ انتپاس میرا ایماندار گواہ تمھارے بیچ وھاں جہاں شیطان
رھتا ھی مارا گیا اُن دنوں میں بھي میرے ایمان کا تو نے انکار نہ کیا
(۱۴) مگر مجھے تجھہ سے کچھہ گلہ ھی کہ تیرے یہاں وے ھیں جو بلعام کي
تعلیم کو تھام رکھتے ھیں جسنے بلعک کو سکھایا کہ بني اِسرائیل کے آگے
ٹھوکر ڈالے تاکہ بُتوں کي قربانیاں کھاویں اور حرامکاري کریں (۱۵) تیرے بھي
ایسے ھیں جو نیقلائیوں کي تعلیم کو تھام رکھتے ھیں جس سے مجھکو عداوت
ھی (۱۶) توبہ کر نہیں تو میں تجھہ پر جلد آؤنگا اور اُنکے ساتھہ اپنے مُنہہ
کي تلوار سے لڑونگا (۱۷) جسکا کان ھی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي

هی جو غالب هوتا هی میں اُسے پوشیدہ من کھانے دونگا اور اُسے سفید پتھر اور اُس پتھر پر ایک نیا نام لکھا هوا دونگا جسے اُسکے پانیوالے کے سوا کوئی نہیں جانتا * (۱۸) اور تواطیرہ کي کلیسیا کے فرشتے کو لکھہ کہ خدا کا بیٹا جسکي آنکھیں آگ کے شعلہ کي مانند هیں اور اُسکے پانو خالص پیتل کے سے یہہ کہتا هی (۱۹) میں تیرے کام اور محبت اور خدمت اور ایمان اور تیرا صبر جانتا هوں اور یہہ کہ تیرے پچھلے کام پہلوں سے زیادہ هیں (۲۰) مگر مجھے تجھہ سے کچھہ گلہ هی کہ تو اُس رنڈي یزابیل کو جو اپنے تئیں نبیہ کہتي هی میرے بندوں کو سکھلانے اور گمراہ کرنے دیتا هی کہ وے حرام‌کاري کریں اور بُتوں کي قربانیاں کھاویں (۲۱) اور میں نے اُسکو فرصت دي کہ اپني حرام‌کاري سے توبہ کرے پر اُسنے توبہ نکي (۲۲) دیکھہ میں اُسکو بستر پر ڈالونگا اور اُنکو جو اُسکے ساتھہ زنا کرتے هیں بڑي مصیبت میں اگر وے اپنے کاموں سے توبہ نکریں (۲۳) اور اُسکے لڑکوں کو جان سے مارونگا اور سب کلیسیائیں جانینگي کہ میں وهي هوں جو گُردوں اور دلوں کا جانچنیوالا هی اور میں تم میں سے هر ایک کو اُسکے کاموں کے موافق بدلا دونگا (۲۴) پر تمھیں اور تواطیرہ کے باقي لوگوں کو جتنے اِس تعلیم کو تھام نہیں رکھتے هیں اور جنھوں نے شیطان کي گہرائیوں کو جیسا کہتے هیں نہیں جانا یہہ کہتا هوں کہ میں اَور کوئي بوجھہ تم پر نہ ڈالونگا (۲۵) مگر جو تمھارا هی اُسے تھانبھے رهو جب تک کہ میں نہ آؤں (۲۶) اور جو غالب هوتا اور میرے کاموں کو آخر تک حفظ کرتا هی میں اُسے قوموں پر اختیار دونگا (۲۷) اور وہ لوهے کے عصا سے اُنپر حکومت کریگا وے کمھار کے برتنوں کي مانند چکناچور هو جائینگے جیسے میں نے بھي اپنے باپ سے پایا هی (۲۸) اور اُسے صبح کا ستارہ دونگا (۲۹) جسکا کان هی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي هی *

تیسرا باب

(۱) اور ساردیس کي کلیسیا کے فرشتے کو لکھہ کہ وہ جسکے پاس خدا کي سات روحیں اور سات ستارے هیں یہہ کہتا هی میں تیرے کام جانتا

ھوں کہ تو زندہ کہلاتا ھی پر مُردہ ھی (۲) جاگتا رہ اور باقي چیزوں کو جو مرنے پر ھیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کاموں کو خدا کے آگے پورا نہیں پایا (۳) سو یاد کر کہ تو نے کس طرح پایا اور سنا اور تھام رکھہ اور توبہ کر پس اگر تو جاگتا نرھے تو تجھہ پر چور کي طرح آؤنگا اور تجھکو معلوم نہوگا کہ کس گھڑي تجھہ پر آؤنگا (۴) لیکن تیرے بھي کئي ایک نام ساردیس میں ھیں جنھوں نے اپني پوشاک آلودہ نہیں کي اور وے سفید پوشاک پہنے میرے ساتھہ سیر کرینگے کہ وے اِس لائق ھیں (۵) جو غالب ھوتا ھی اُسے سفید پوشاک پہنائي جائیگي اور میں اُسکا نام کتاب حیات سے نہ کاٹونگا اور اپنے باپ کے حضور اور اُسکے فرشتوں کے آگے اُسکے نام کا اقرار کرونگا (۶) جسکا کان ھی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي ھی * (۷) اور فلادلفیہ کي کلیسیا کے فرشتے کو لکھہ کہ وہ جو مقدس اور برحق ھی اور داؤد کي کُنجي رکھتا ھی جو کھولتا ھی اور کوئي بند نہیں کرتا اور جو بند کرتا ھی اور کوئي نہیں کھولتا یہہ کہتا ھی (۸) میں تیرے کام جانتا ھوں دیکھہ میں نے تیرے آگے ایک کُھلا دروازہ رکھا ھی اور کوئي اُسے بند نہیں کر سکتا کیونکہ تجھکو تھوڑي قوت ھی اور تو نے میرا کلام حفظ کیا اور میرے نام کا انکار نہیں کیا (۹) دیکھہ میں کرونگا کہ شیطان کي جماعت میں سے بعضي جو اپنے تئیں یہودي کہتے اور نہیں ھیں بلکہ جھوٹھہ بولتے ھیں دیکھہ میں کرونگا کہ وے آویں اور تیرے پانوں پر سجدہ کریں اور جانیں کہ میں نے تجھہ سے محبت رکھي (۱۰) اِسلیئے کہ تو نے میرے صبر کي بات کو حفظ کیا میں بھي اُس امتحان کي گھڑي سے جو تمام عالم میں زمین کے رھنیوالوں کي آزمایش کے لیئے آویگي تیري حفاظت کرونگا (۱۱) دیکھہ میں جلد آتا ھوں جو تیرا ھی اُسے تھانبھے رہ تاکہ کوئي تیرا تاج نہ لیوے (۱۲) جو غالب ھوتا ھی میں اُسے اپنے خدا کي ھیکل میں ستون بناؤنگا اور وہ پھر کبھي باھر نہ نکلیگا اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعني نئے یروشلیم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے آسمان پر سے اُترتا ھی اور اپنا نیا نام اُسپر لکھونگا (۱۳) جسکا کان ھی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي ھی * (۱۴) اور لاذیقیہ کي

کلیسیا کے فرشتے کو لکھہ کہ وہ جو آمین سچا اور برحق گواہ اور خدا کي خلقت کا مبدا ھی یہہ کہتا ھی (۱۵) میں تیرے کام جانتا ھوں کہ تو نہ ٹھنڈا نہ گرم ھی کاشکے تو ٹھنڈا یا گرم ھوتا (۱۶) سو اِسواسطے کہ تو شیرگرم ھی نہ ٹھنڈا نہ گرم میں تجھے اپنے مُنہہ سے نکال پھینک دونگا (۱۷) اِسلیئے کہ تو کہتا ھی کہ میں دولتمند ھوں اور مالدار ھوا ھوں اور کسي چیز کا محتاج نہیں اور نہیں جانتا کہ تو عاجز اور لاچار اور غریب اور اندھا اور ننگا ھی (۱۸) میں تجھے صلاح دیتا ھوں کہ تو سونا جو آگ میں تایا گیا مجھہ سے مول لے تاکہ دولتمند ھو جاوے اور سفید پوشاک تاکہ پہنے ھو اور تیرے ننگےپن کي شرم ظاھر نہووے اور اپني آنکھوں میں انجن لگا تاکہ تو بینا ھو جاوے (۱۹) جتنوں کو پیار کرتا ھوں اُنھیں ملامت اور تنبیہ کرتا ھوں پس چالاک ھو اور توبہ کر (۲۰) دیکھہ میں دروازے پر کھڑا ھوں اور کھٹکھٹانا ھوں اگر کوئي میري آواز سنے اور دروازہ کھولے اُس پاس اندر آؤنگا اور اُسکے ساتھہ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھہ کھائیگا (۲۱) جو غالب ھوتا ھی میں اُسے اپنے تخت پر اپنے ساتھہ بیٹھنے دونگا چنانچہ میں بھي غالب ھوا اور اپنے باپ کے ساتھہ اُسکے تخت پر بیٹھا ھوں (۲۲) جسکا کان ھی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي ھی *

چوتھا باب

(۱) بعد اِسکے میں نے نگاہ کي اور دیکھو آسمان پر ایک دروازہ کُھلا ھی اور پہلي آواز جو میں نے نرسنگے کي سي مجھہ سے بولتي سني سو کہتي تھي کہ اِدھر اُوپر آ اور میں تجھے دکھلاؤنگا کہ اِسکے بعد کیا ھونا چاھیئے (۲) اور وونہیں میں روح میں آ گیا اور دیکھو آسمان پر ایک تخت دھرا تھا اور تخت پر کوئي بیٹھا تھا (۳) اور جو بیٹھا تھا دیکھنے میں سنگ یشم اور عقیق سا تھا اور ایک دھنک دیکھنے میں زمرّد سا تخت کے گِرد تھا (۴) اور اُس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھے اور اُن تختوں پر میں نے چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے بیٹھے دیکھے اور اُنکے سروں پر سونے کے تاج تھے (۵) اور بجلیاں اور گرجیں اور آوازیں اُس تخت سے نکلتي تھیں

اور آگ کي سات مشعليں تخت کے آگے روشن تھيں يے خدا کي سات روحيں هيں (۶) اور تخت کے آگے شيشے کا سمندر بلور کي مانند تھا اور تخت کے بيچو بيچ اور تخت کے گِرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پيچھے آنکھوں سے بھرے تھے (۷) اور پہلا جاندار ببر کي مانند تھا اور دوسرا جاندار بچھڑے کي مانند اور تيسرے جاندار کا چہرہ اِنسان کا سا تھا اور چوتھا جاندار اُڑتے عقاب سا تھا (۸) اور اُن چار جانداروں ميں سے هر ايک کے چھ پر تھے اور اُنکي چاروں طرف اور اندر آنکھيں هي آنکھيں تھيں اور وے يہہ پکارنے سے رات دن باز نہيں رهتے هيں کہ قدوس قدوس قدوس خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو هي اور جو آنيوالا هي (۹) اور جب جاندار اُسکو جو تخت پر بيٹھا اور ابدالآباد زندہ هي جلال اور عزت اور شکر ديتے هيں (۱۰) تب چوبيسوں بزرگ اُسکے سامھنے جو تخت پر بيٹھا هي گر پڑتے اور اُسکو جو ابدالآباد زندہ هي سجدہ کرتے اور اپنے تاج يہہ کہتے هوئے تخت کے آگے ڈال ديتے هيں (۱۱) کہ اے خداوند تو هي جلال اور عزت اور قدرت کے لائق هي کيونکہ تو هي نے ساري چيزيں پيدا کيں اور وے تيري هي مرضي سے هيں اور پيدا هوئي هيں *

پانچواں باب

(۱) اور ميں نے اُسکے دھنے هاتھہ ميں جو تخت پر بيٹھا تھا ايک کتاب ديکھي جو اندر باهر لکھي هوئي اور سات مُہروں سے مُہر کي گئي تھي (۲) اور ميں نے ايک زورآور فرشتے کو بڑي آواز سے يہہ منادي کرتے ديکھا کہ کون اِس لائق هي کہ کتاب کو کھولے اور اُسکي مُہريں توڑے (۳) اور کسي کو مقدور نہ تھا نہ آسمان پر نہ زمين پر نہ زمين کے نيچے کہ کتاب کو کھولے اور اُسے ديکھے (۴) اور ميں بہت رويا کہ کوئي اِس لائق نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے اور اُسے ديکھے (۵) اور بزرگوں ميں سے ايک نے مجھے کہا مت رو ديکھہ وہ ببر جو فرقے يہودا سے هي داؤد کي اصل غالب هوئي هي کہ کتاب کو کھولے اور اُسکي ساتوں مُہروں کو توڑے * (۶) اور ميں نے نگاہ کي اور ديکھو تخت اور چاروں جانداروں کے درميان

اور بزرگوں کے بیچ ایک برّہ یوں کھڑا تھا کہ گویا ذبح کیا گیا تھا اُسکے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں جو تمام روے زمین پر بھیجی گئی ہیں (۷) اور وہ آیا اور اُسکے دھنے ہاتھ سے جو تخت پر بیٹھا تھا اُس کتاب کو لیا (۸) اور جب اُسنے کتاب لی تھی تب چاروں جاندار اور چوبیسوں بزرگ برّے کے آگے گر پڑے اور ہر ایک کی بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے جو مقدسوں کی دعائیں ہیں (۹) اور ایک نیا گیت گائے اور بولے کہ تو ہی کتاب لینے اور اُسکی مُہریں توڑنے کے لائق ہی کیونکہ تو ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہمکو خدا کے واسطے ہر فرقے اور زبان اور اُمت اور قوم میں سے مول لیا (۱۰) اور ہمکو ہمارے خدا کے لیئے بادشاہ اور کاہن بنایا اور ہم زمین پر بادشاہت کرینگے (۱۱) اور میں نے نگاہ کی اور تخت اور جانداروں اور بزرگوں کے گِرداگرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی اور اُنکا شمار لاکھوں لاکھ اور ہزاروں ہزار تھا (۱۲) اور وے بڑی آواز سے کہتے تھے کہ برّہ جو ذبح ہوا قدرت اور دولت اور حکمت اور قوت اور عزت اور جلال اور برکت پانے کے لائق ہی (۱۳) اور ہر مخلوق کو جو آسمان پر اور زمین پر اور زمین کے نیچے ہی اور اُنکو جو سمندر میں ہیں اور سبھوں کو جو اُنمیں ہیں میں نے یہہ کہتے سنا کہ اُسکے لیئے جو تخت پر بیٹھا ہی اور برّے کے واسطے برکت اور عزت اور جلال اور قوت ابدالآباد ہی (۱۴) اور چاروں جانداروں نے کہا آمین اور چوبیسوں بزرگوں نے گرکے اُسے جو ابدالآباد زندہ ہی سجدہ کیا *

چھٹواں باب

(۱) اور جب برّے نے اُن مُہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چار جانداروں میں سے ایک کو گرج کی سی آواز سے یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھہ (۲) اور میں نے نظر کی اور دیکھو ایک نقرہ گھوڑا اور جو اُسپر سوار تھا کمان لیئے تھا اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح

کرتا اور فتح‌مند ہونے کو نکلا * (۳) اور جب اُسنے دوسري مُہر توڑي تب
میں نے دوسرے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھہ (۴) اور ایک
دوسرا گھوڑا سرنگ نکلا اور جو اُسپر سوار تھا اُسکو یہہ دیا گیا کہ صلح
کو زمین سے چھین لے اور یہہ کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک
بڑي تلوار اُسکو دي گئي * (۵) اور جب اُسنے تیسري مُہر توڑي تب
میں نے تیسرے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھہ اور میں نے نظر
کي اور دیکھو ایک مشکي گھوڑا اور جو اُسپر سوار تھا اُسکے ہاتھہ میں ترازو
تھي (۶) اور میں نے چاروں جانداروں کے بیچ میں سے آواز یہہ کہتے
سني کہ گیہوں دینار کا سیر بھر اور جَو دینار کے تین سیر پر تیل اور انگوري
شراب کو ضرر مت پہنچا * (۷) اور جب اُسنے چوتھي مُہر توڑي تب
میں نے چوتھے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھہ (۸) اور میں نے
نظر کي اور دیکھو ایک گھوڑا پھینکے رنگ اور جو اُسپر سوار تھا اُسکا نام موت
تھا اور عالم ارواح اُسکے ساتھہ ہو لیا اور اُنھیں چوتھائي زمین پر یہہ اختیار
دیا گیا کہ تلوار اور بھوکھہ اور موت اور زمین کے درندوں سے ہلاک کریں *
(۹) اور جب اُسنے پانچویں مُہر توڑي تو میں نے قربان‌گاہ کے نیچے اُنکي
جانیں دیکھیں جو خدا کے کلام اور اُس گواہي کے لیئے جو اُنھوں نے تھام
رکھي تھي مارے گئے (۱۰) اور وے یہہ کہکے بڑي آواز سے چلائیں کہ ای مالک
قدس اور برحق تو کب تک عدالت نکریگا اور زمین کے رہنیوالوں سے
ہمارے خون کا بدلا نلیگا (۱۱) اور اُنکو سفید لباس دیئے گئے اور اُنھیں کہا
گیا کہ اَور تھوڑي مدت صبر کریں جب تک کہ اُنکے ہم‌خدمت اور اُنکے
بھائي بھي جو اُنکي طرح مارے جائینگے پورے نہوویں * (۱۲) اور میں نے نظر
کي جب اُسنے چھٹھي مُہر توڑي اور دیکھو بڑا زلزلہ ہوا اور سورج بالوں کے
کمل کي مانند کالا اور چاند لہو سا ہو گیا (۱۳) اور آسمان کے ستارے اِس
طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اُسکے کچے پھل گر
جاتے ہیں جب بڑي آندھي اُسے ہلاتي ہی (۱۴) اور آسمان طومار کي
طرح جو لپیٹا ہو جاتا رہا اور سب پہاڑ اور ٹاپو اپني اپني جگہہ سے ٹل گئے
(۱۵) اور دنیا کے بادشاہوں اور بزرگوں اور مالداروں اور سپہ سالاروں اور زوروالوں

اور هر غلام اور هر آزاد نے اپنے تئیں غاروں اور پہاڑوں کي چٹانوں میں چھپایا (۱۶) اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہا کہ هم پر گرو اور همکو اُسکے چہرے سے جو تخت پر بیٹھا هی اور برّے کے غضب سے چھپاؤ (۱۷) کیونکہ اُسکے قہر کا بڑا دن آیا اور کون ٹھہر سکتا هی *

ساتواں باب

(۱) اور بعد اِسکے میں نے زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کھڑے دیکھے جو زمین پر چاروں هواؤں کو تھامتے تھے تاکہ هوا زمین پر یا سمندر پر یا کسي درخت پر نہ چلے (۲) اور میں نے ایک اَور فرشتے کو پورب سے اُٹھتے دیکھا جسکے پاس زندہ خدا کي مُہر تھي اور اُسنے اُن چار فرشتوں کو جنھیں یہہ دیا گیا تھا کہ زمین اور سمندر کو ضرر پہنچائیں بڑي آواز سے پکارا اور کہا (۳) کہ نہ زمین نہ سمندر نہ درختوں کو ضرر پہنچاؤ جب تک کہ هم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مُہر نہ کر لیں * (۴) اور میں نے اُنکا شمار جن پر مُہریں کي گئي تھیں سنا کہ بني اِسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک سو چوالیس هزار مُہر کیئے گئے (۵) یہوداہ کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے رؤبن کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے گاد کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے (۶) یسر کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے نفتالي کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے منسّی کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے (۷) شمعون کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے لاوي کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے اِشکار کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے (۸) زبلون کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے یوسف کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے بنیمین کے فرقے سے بارہ هزار مُہر کیئے گئے * (۹) بعد اُسکے میں نے نظر کي اور دیکھو هر قوم اور سب فرقوں اور لوگوں اور زبانوں میں سے ایک ایسي بڑي بھیڑ جسے کوئي شمار نہیں کر سکا سفید جامے پہنے اور خرمے کي ڈالیاں هاتھوں میں لیئے تخت کے آگے اور برّے کے حضور کھڑي تھي (۱۰) اور بڑي آواز سے چِلاتي اور کہتي تھي کہ نجات همارے خدا کو جو تخت پر بیٹھا هی اور برّے کو (۱۱) اور

سب فرشتے تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گِرد کھڑے تھے اور تخت کے آگے اوندھے مُنہہ گر پڑے اور خدا کو سجدہ کیا (۱۲) اور کہا آمین برکت اور جلال اور حکمت اور شکرگذاري اور عزت اور قدرت اور طاقت ابدالآباد ہمارے خدا کے لیئے آمین (۱۳) اور بزرگوں میں سے ایک مجھہ سے کہنے لگا کہ وے جو سفید جامے پہنے ہیں کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں (۱۴) اور میں نے اُسے کہا ای خداوند تو جانتا ہی اور اُسنے مجھے کہا یے وهي هیں جو بڑي مصیبت میں سے آئے ہیں اور اُنھوں نے اپنے جاموں کو برّے کے لہو سے دھویا اور اُنھیں سفید کیا ہی (۱۵) اِسي واسطے خدا کے تخت کے آگے ہیں اور اُسکي هیکل میں رات دن اُسکي بندگي کرتے ہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہی اُنکے درمیان سکونت کریگا (۱۶) وے پھر بھوکھے نہونگے اور نہ پیاسے اور پھر دھوپ اُنپر نہ پڑیگي نہ کوئي گرمي (۱۷) کیونکہ برّہ جو تخت کے بیچو بیچ ہی اُنکي گلہباني کریگا اور اُنھیں پانیوں کے زندے سوتوں پاس پہنچائیگا اور خدا اُنکي آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھیگا *

آٹھواں باب

(۱) اور جب اُسنے ساتویں مُہر توڑي تب آسمان میں قریب آدھي گھڑي کي خاموشي ہوئي (۲) اور میں نے اُن سات فرشتوں کو جو خدا کے حضور کھڑے تھے دیکھا کہ اُنھیں سات نرسنگے دیئے گئے (۳) اور ایک دوسرا فرشتہ آیا اور سونے کا دھوپدان لیئے ہوئے قربانگاہ کے آگے کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسکو دیئے گئے تاکہ سب مقدسوں کي دعاؤں کے ساتھہ سنہري قربانگاہ پر جو تخت کے آگے ہی گذرانے (۴) اور بخوروں کا دھنواں مقدسوں کي دعاؤں کے ساتھہ فرشتے کے ہاتھہ سے خدا کے حضور چڑھہ گیا (۵) اور فرشتے نے دھوپدان کو لیا اور اُسمیں قربانگاہ سے آگ بھري اور زمین پر پھینکي تب آوازیں اور گرجیں اور بجلیاں اور زلزلے ہوئے * (۶) اور اُن سات فرشتوں نے جن پاس سات نرسنگے تھے آپ کو پھونکنے پر طیار کیا (۷) اور پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور اولے اور خون آمیز آگ موجود ہوئي اور زمین پر پھینکي گئی اور تہائي درخت جل گئے اور تمام هري گھاس جل گئي * (۸) اور دوسرے

فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور جیسا بڑا پہاڑ آگ سے جلتا ہوا سمندر میں پھینکا گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہو گیا (۹) اور اُن مخلوقوں کی تہائی جو سمندر میں زندہ ہیں مرگئی اور کشتیوں کی تہائی تباہ ہوئی * (۱۰) اور تیسرے فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور بڑا ستارہ مشعل کی طرح جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیوں اور پانی کے سوتوں کی تہائی پر گر پڑا (۱۱) اور ستارے کا نام ناگ‌دونا ہی اور پانیوں کی تہائی ناگ‌دونا ہو گئی اور بہت سے آدمی اُن پانیوں سے مرگئے کہ وے کڑوے ہو گئے تھے * (۱۲) اور چوتھے فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے یہاں تک کہ اُنکی تہائی تاریک ہو گئی اور دن کی تہائی اور ویسے ہی رات کی روشن نہ تھی (۱۳) اور میں نے نظر کی اور ایک فرشتے کو آسمان کے بیچو بیچ اُڑتے اور بڑی آواز سے کہتے سنا کہ افسوس افسوس افسوس زمین کے رہنیوالوں پر اُن تین فرشتوں کے نرسنگے کی باقی آوازوں کے سبب جو پھونکنے پر ہیں *

نواں باب

(۱) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور میں نے ایک ستارہ جو آسمان سے زمین پر گرا تھا دیکھا اور اُسکو اتھاہ کوئے کی کُنجی دی گئی (۲) اور اُسنے اتھاہ کوئے کو کھولا اور کوئے سے بڑے تنور کا سا دھنواں اُٹھا اور کوئے کے دھنوئیں سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی (۳) اور دھنوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور اُنھیں قدرت دی گئی جیسی کہ زمین کے بچھوؤں کی قدرت ہی (۴) اور اُنھیں کہا گیا کہ زمین کی گھاس یا کسی سبزی یا کسی درخت کو ضرر نہ پہنچائیں مگر صرف اُن آدمیوں کو جنکے ماتھوں پر خدا کی مُہر نہیں (۵) اور اُنھیں یہہ دیا گیا کہ اُنکو جان سے نہ ماریں بلکہ یہہ کہ وے پانچ مہینے تک اذیت اُٹھاویں اور اُنکی اذیت بچھو کے ڈنک کی سی اذیت ہی جب وہ آدمی کو مارتا ہی (۶) اور اُن دنوں آدمی موت ڈھونڈھینگے اور اُسے نپاوینگے اور مرنے کے مشتاق ہونگے اور موت اُنسے بھاگیگی (۷) اور اُن ٹڈیوں کی صورتیں اُن گھوڑوں کی سی تھیں جو لڑائی کے لیئے طیار ہیں اور اُنکے سروں پر گویا

سونے کے تاج اور اُنکے چہرے آدمیوں کے سے چہرے تھے (۸) اور اُنکے بال عورتوں کے بالوں کی مانند اور اُنکے دانت ببر کے سے تھے (۹) اور اُنکے بکتر لوہے کے بکتروں کی مانند تھے اور اُنکے پروں کی آواز رتھوں اور بہت گھوڑوں کی سی آواز تھی جو لڑائی میں دوڑتے ہیں (۱۰) اور اُنکی دُمیں بچھوؤں کی سی تھیں اور ڈنک اُنکی دُموں میں تھے اور اُنکا یہہ اختیار تھا کہ پانچ مہینے تک آدمیوں کو ضرر پہنچائیں (۱۱) اور اتھاہ کوئے کا فرشتہ اُنپر بادشاہ تھا اُسکا نام عبرانی میں ابدّون اور یونانی میں اپلّیون ہی (۱۲) ایک افسوس گذر گیا دیکھو دو افسوس اَور اُسکے بعد آتے ہیں * (۱۳) اور چھٹے فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور میں نے سونے کی قربان‌گاہ کے چاروں سینگوں میں سے جو خدا کے حضور ہی ایک آواز سنی (۱۴) جو اُس چھٹے فرشتے سے جس پاس نرسنگا تھا کہتی تھی کہ اُن چار فرشتوں کو جو فرات کی بڑی ندی پر بند ہیں کھول دے (۱۵) اور وے چار فرشتے چھوڑے جو ایک گھڑی اور ایک دن اور ایک مہینے اور ایک برس تک طیار تھے کہ آدمیوں کی تہائی کو مار ڈالیں (۱۶) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کرور تھے اور میں نے اُنکا شمار ویسا سنا (۱۷) اور گھوڑے اور اُنکے سوار دیکھنے میں مجھے یوں نظر آئے کہ اُنکے بکتر آگ اور سنبل اور گندھک کے سے تھے اور گھوڑوں کے سر ببروں کے سروں کی مانند اور اُنکے مُنہہ سے آگ اور دھنواں اور گندھک نکلتی تھی (۱۸) اِن تینوں آفتوں یعنی آگ اور دھنوئیں اور گندھک سے جو اُنکے مُنہہ سے نکلتی تھیں تہائی آدمی مارے گئے (۱۹) کہ اُنکی قدرتیں اُنکے مُنہہ میں اور اُنکی دُموں میں تھیں کیونکہ اُنکی دُمیں سانپوں کی سی تھیں اور اُنکے سر تھے اور وے اُنسے ضرر پہنچاتے ہیں (۲۰) اور باقی آدمیوں نے جو اُن آفتوں سے مارے نہ گئے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نکی کہ دیووں اور سونے اور روپے اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی جو نہ دیکھہ اور نہ سن اور نہ چل سکتیں پوجا نہ کریں (۲۱) اور اُنھوں نے اپنے خونوں اور اپنی جادوگریوں اور اپنے زنا اور اپنی چوریوں سے جو کرتے تھے توبہ نکی *

دسواں باب

(۱) اور میں نے ایک اَور زورآور فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا بدلي کو اوڑھے اور اُسکے سر پر دھنک تھا اور اُسکا چہرہ آفتاب سا اور اُسکے پانو آگ کے ستونوں کي مانند تھے (۲) اور اُسکے ہاتھ میں ایک چھوٹي کتاب کُھلي ہوئي تھي اور اُسنے اپنا دھنا پانو سمندر پر اور بایاں خشکي پر دھرا (۳) اور بڑي آواز سے جیسے ببر گرجتا ہی پکارا اور جب وہ پکار چکا تب سات گرجوں نے اپني آوازیں دیں (۴) اور جب وے سات گرجیں اپني آوازیں دے چکیں تو میں لکھنے پر تھا پر میں نے آسمان سے آواز سني جو مجھے کہتي تھي کہ جو کچھہ وے سات گرجیں بولیں اُسپر مُہر کر اور اُسے مت لکھہ (۵) اور اُس فرشتے نے جسے میں نے سمندر اور خشکي پر کھڑا دیکھا اپنا ہاتھہ آسمان کي طرف اُٹھایا (۶) اور اُسکي جو ابدالآباد زندہ ہی جسنے آسمان کو اور جو کچھہ اُسمیں ہی اور زمین کو اور جو کچھہ اُسمیں ہی اور سمندر کو اور جو کچھہ اُسمیں ہی پیدا کیا قسم کھائي کہ اَور ایک زمان نہوگا (۷) بلکہ ساتویں فرشتے کي آواز کے دنوں میں جب وہ پھونکیگا خدا کا بھید جیسا کہ اُسنے اپنے بندوں نبیوں کو خبر دي ہی پورا ہوگا * (۸) اور وہ آواز جو میں نے آسمان سے سني تھي پھر مجھہ سے مخاطب ہوئي اور بولي جا وہ چھوٹي کُھلي ہوئي کتاب جو سمندر اور خشکي پر کھڑے ہوئے فرشتے کے ہاتھہ میں ہی لے (۹) اور میں اُس فرشتے کے پاس گیا اور اُسے کہا کہ چھوٹي کتاب مجھکو دے اور اُسنے مجھے کہا لے اور اُسے کھا جا اور وہ تیرا پیٹ کڑوا کر دیگي پر تیرے مُنہہ میں شہد سي میٹھي لگیگي (۱۰) اور میں نے چھوٹي کتاب اُس فرشتے کے ہاتھہ سے لي اور اُسے کھایا اور وہ میرے مُنہہ میں شہد کي طرح میٹھي تھي پر جب میں اُسے کھا چکا میرا پیٹ کڑوا ہو گیا (۱۱) اور اُسنے مجھے کہا ضرور ہی کہ تو بہت سے لوگوں اور قوموں اور زبانوں اور بادشاہوں کي بابت پھر نبوت کرے *

گیارھواں باب

(۱) اور ایک سرکنڈا جریب کي مانند مجھے دیا گیا اور فرشتہ کھڑا کہتا تھا کہ اُٹھہ اور خدا کي ہیکل اور قربان‌گاہ اور اُنکو جو اُسمیں عبادت کرتے ہیں ناپ (۲) مگر اُس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہی چھوڑ دے اور اُسے مت ناپ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دیا گیا ہی اور وے مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پایمال کرینگے (۳) اور میں اپنے دو گواہوں کو قدرت بخشونگا اور وے ٹاٹ اوڑھے ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن نبوت کرینگے (۴) یے وے دو درخت زیتون اور دو شمعدان ہیں جو زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہیں (۵) اور اگر کوئي اُنھیں ضرر پہنچایا چاہے تو اُنکے مُنہہ سے آگ نکلتي اور اُنکے دشمنوں کو کھا جاتي ہی سو اگر کوئي اُنھیں ضرر پہنچایا چاہے تو ضرور ہی کہ اِسي طرح مارا جاوے (۶) اُنکو اختیار ہی کہ آسمان کو بند کریں کہ اُنکي نبوت کے دنوں میں پاني نہ برسے اور پانیوں پر بھي اختیار رکھتے ہیں کہ اُنھیں لہو بنا ڈالیں اور جب جب چاہیں زمین کو ہر طرح کي آفت سے ماریں (۷) اور جب وے اپني گواہي دے چکے تو وہ حیوان جو اتھاہ کوئے سے نکلتا ہی اُنسے لڑیگا اور اُنپر غالب ہوگا اور اُنھیں مار ڈالیگا (۸) اور اُنکي لاشیں اُس بڑے شہر کے بازار میں جو روحاني جہت سے سدوم اور مصر کہلاتا ہی جہاں ہمارا خداوند بھي مصلوب ہوا پڑي رہینگي (۹) اور لوگوں اور فرقوں اور زبانوں اور قوموں میں سے بہتیرے اُنکي لاشوں کو ساڑھے تین دن تک دیکھا کرینگے اور اُنکي لاشوں کو قبروں میں رکھنے نہ دینگے (۱۰) اور زمین کے رہنیوالے اُنپر خوشي و خورمي کرینگے اور ایک دوسرے کو سوغاتیں بھیجینگے کیونکہ اِن دو نبیوں نے زمین کے رہنیوالوں کو ستایا تھا (۱۱) اور ساڑھے تین دن کے بعد زندگي کي روح خدا کي طرف سے اُنمیں در آئي اور وے اپنے پانوں پر کھڑے ہوئے اور جنھوں نے اُنھیں دیکھا اُنپر بڑا خوف پڑا (۱۲) اور اُنھوں نے آسمان سے بڑي آواز سني جو اُنھیں کہتي تھي کہ اِدھر اُوپر آؤ اور وے بادل

میں آسمان پر چڑھ گئے اور اُنکے دشمنوں نے اُنکو دیکھا (۱۳) اور اُسی گھڑی بڑا زلزلہ ہوا اور اُس شہر کا دسواں حصہ گر گیا اور زلزلے میں سات ہزار آدمی جان سے مارے گئے اور باقی جو تھے سو کانپ گئے اور آسمان کے خدا کو عزت دی (۱۴) دوسرا افسوس گذر گیا دیکھو تیسرا افسوس جلد آتا ہی * (۱۵) اور ساتویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور آسمان پر بڑی آوازیں یہہ کہتی ہوئی آئیں کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُسکے مسیح کی ہو گئیں اور وہ ابدالآباد بادشاہت کریگا (۱۶) اور چوبیسوں بزرگ جو اپنے اپنے تخت پر خدا کے حضور بیٹھے تھے مُنہہ کے بل گرے اور یہہ کہتے ہوئے خدا کو سجدہ کیا (۱۷) کہ ای خداوند خدا قادر مطلق جو ہی اور جو تھا اور جو آنیوالا ہی ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو نے اپنی بڑی قدرت لی اور بادشاہت کی ہی (۱۸) اور قومیں غصے ہوئیں سو تیرا قہر آیا اور مُردوں کا وقت پہنچا کہ اُنکی عدالت کی جاے اور تو اپنے بندوں نبیوں اور مقدس لوگوں اور اُنکو جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں کیا چھوٹے کیا بڑے اجر بخشے اور اُنکو جو زمین کو خراب کرتے ہیں خراب کرے * (۱۹) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کُھل گئی اور اُسکی ہیکل میں اُسکے عہد کا صندوق نظر آیا اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں آئیں اور زلزلہ ہوا اور بڑے اولے پڑے *

بارھواں باب

(۱) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُسکے پانوں تلے اور اُسکے سر پر بارہ ستاروں کا تاج (۲) اور وہ حاملہ تھی اور جننے کے درد اور پیڑ میں ہوکے چِلاتی تھی (۳) پھر ایک اَور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدھا جسکے سات سر اور دس سینگ اور اُسکے سروں پر سات تاج تھے (۴) اور اُسکی دُم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور اُنھیں زمین پر ڈالا اور اژدھا اُس عورت کے آگے جو جننے پر تھی جا کھڑا ہوا تاکہ جب وہ جنے تو اُسکے بچے کو

نگل جاوے (۵) اور وہ فرزند نرینہ جني جو لوھے کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کریگا اور اُسکا لڑکا خدا اور اُسکے تخت کے آگے اُٹھا لیا گیا (۶) اور عورت بیابان* میں جہاں خدا نے اُسکے لیئے جگہہ طیار کي تھي بھاگ گئي تاکہ وھاں ایک ھزار دو سو ساٹھہ دن تک اُسکي پرورش کریں * (۷) اور آسمان میں لڑائي ھوئي میکائیل اور اُسکے فرشتے اژدھے سے لڑے اور اژدھا اور اُسکے فرشتے لڑے (۸) اور غالب نہوئے اور نہ آسمان پر اُنکي پھر جگہہ مِلي (۹) اور بڑا اژدھا نکالا گیا وھي پُرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا اور سارے جہان کو دغا دیتا ھی وہ زمین پر گرایا گیا اور اُسکے فرشتے بھي اُسکے سات گرائے گئے (۱۰) اور میں نے آسمان پر بڑي آواز یہہ کہتے سني کہ اب نجات اور قدرت اور سلطنت ھمارے خدا کي اور اختیار اُسکے ممسوح کا ھوا کہ ھمارے بھائیوں کا مدعي جو رات دن ھمارے خدا کے آگے اُنپر تہمت لگاتا تھا گرایا گیا (۱۱) اور اُنھوں نے برّے کے لہو سے اور اپني گواھي کي بات سے اُسکو جیت لیا اور اپني جانوں کو مرنے تک عزیز نہیں جانا (۱۲) اِسواسطے ای آسمانو اور اُنپر کے رھنیوالو خوشي کرو افسوس خشکي اور تري کے رھنیوالوں پر اِسلیئے کہ ابلیس تم پاس اُترا اور اُسکا بڑا غصہ ھی کہ وہ جانتا ھی کہ میرا وقت تھوڑا باقي ھی * (۱۳) اور جب اژدھے نے دیکھا کہ زمین پر گرایا گیا تو اُسنے اُس عورت کو جو فرزند نرینہ جني تھي ستایا (۱۴) اور عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دیئے گئے تاکہ اُس سانپ کے سامھنے سے بیابان میں اپنے مقام کو اُڑ جائے جہاں ایک زمان اور دو زمانوں اور آدھے زمان تک اُسکي پرورش ھوتي ھی (۱۵) اور سانپ نے اپنے مُنہہ سے پاني ندي کي مانند عورت کے پیچھے بہایا تاکہ اُسکو ندي سے بہاوے (۱۶) پر زمین نے عورت کي مدد کي اور زمین نے اپنا مُنہہ کھولا اور اُس ندي کو جو اژدھے نے اپنے مُنہہ سے بہائي تھي پي لیا (۱۷) اور اژدھا عورت پر غصے ھوا اور اُسکي باقي اولاد سے جو خدا کے حکم مانتے اور یسوع مسیح کي گواھي رکھتے ھیں لڑنے گیا *

تیرھواں باب

(۱) اور میں سمندر کي ریتي پر کھڑا تھا اور ایک حیوان کو سمندر سے اُٹھتے دیکھا جسکے سات سر اور دس سینگ تھے اور اُسکے سینگوں پر دس تاج اور اُسکے سروں پر کفر کے نام تھے (۲) اور وہ حیوان جو میں نے دیکھا چیتے کي شکل تھا اور اُسکے پانو بھالو کے سے اور اُسکا مُنہہ ببر کے مُنہہ کا سا تھا اور اژدھے نے اپني قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اُسے دیا (۳) اور میں نے اُسکے سروں میں سے ایک کو گویا موت تک زخمي دیکھا پر اُسکا زخم کاري چنگا ہو گیا تھا اور ساري زمین اُس حیوان کے پیچھے تعجب کرتي چلي (۴) اور اُنھوں نے اژدھے کو جسنے حیوان کے تئیں اختیار دیا پوجا کیئے اور حیوان کو پوجا کیئے اور کہا کون اُس حیوان کي مانند ھی کون اُس سے لڑ سکتا ھی (۵) اور ایک مُنہہ جو بڑا بول بولتا اور کفر بکتا تھا اُسے دیا گیا اور بیالیس مہینے تک لڑائي کرنے کو اُسے اختیار دیا گیا (۶) اور اُسنے خدا کے حق میں کفر بکنے پر اپنا مُنہہ کھول دیا تاکہ اُسکے نام اور اُسکے مقام اور اُنپر جو آسمان میں رھتے ھیں کفر بکے (۷) اور اُسے یہہ دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑائي کرے اور اُنپر غالب ھووے اور سب فرقوں اور زبانوں اور قوموں پر اُسے اختیار دیا گیا (۸) اور زمین کے وے سب رھنیوالے اُسکي پوجا کرینگے جنکے نام برّے کي کتاب حیات میں جو بناء عالم سے مقتول ھوا نہیں لکھے گئے (۹) جو کسي کا کان ھو تو سنے (۱۰) اگر کوئي قید کرنے کو لیئے جاتا ھی سو قید میں پڑتا ھی اور جو تلوار سے قتل کرتا ھی سو ضرور ھی کہ تلوار ھي سے قتل کیا جائے مقدسوں کا صبر اور ایمان یہاں ھی * (۱۱) اور میں نے ایک اَور حیوان کو زمین سے اُٹھتے دیکھا اور برّے کي مانند اُسکے دو سینگ تھے اور اژدھے کے موافق بولتا تھا (۱۲) اور وہ پہلے حیوان کے سارے اختیار پر اُسکے آگے عمل کرتا اور زمین اور اُسکے رھنیوالوں سے پہلے حیوان کو جسکا زخم کاري چنگا ھوا پُجواتا ھی (۱۳) اور وہ بڑے اچنبھے ظاھر کرتا ھی

یہاں تک کہ آدمیوں کے سامھنے آسمان سے زمین پر آگ گراتا ھی (۱۴) اور اُن اچنبھوں کے وسیلے جنکے دکھانے کی قدرت حیوان کے سامھنے اُسے دی گئی زمین کے رھنیوالوں کو دغا دیتا ھی کہ زمین کے رھنیوالوں سے کہتا ھی کہ اُس حیوان کی جس میں تلوار کا زخم تھا اور پھرجیا ھی مورت بناؤ (۱۵) اور اُسے یہہ دیا گیا کہ حیوان کی مورت کو جان بخشے تاکہ حیوان کی وہ مورت باتیں بھی کرے اور اُن سب کو جو حیوان کی مورت کو نہ پوجیں قتل کروائے (۱۶) اور وہ سب چھوٹوں اور بڑوں دولتمندوں اور غریبوں آزادوں اور غلاموں کے ڈھنے ھاتھہ یا ماتھے پر ایک نشان کرواتا ھی (۱۷) اور یہہ کہ کوئی خرید و فروخت نکر سکے جب تک کہ وہ نشان یا حیوان کا نام یا اُسکے نام کا شمار اُسپر نہووے (۱۸) حکمت یہاں ھی جو عقل رکھتا ھی حیوان کا عدد گن جائے کیونکہ وہ اِنسان کا عدد ھی اور اُسکا عدد ۶۶۶ ھی *

چودھواں باب

(۱) اور میں نے نگاہ کی اور دیکھو وہ برّہ سیہون پہاڑ پر کھڑا تھا اور اُسکے ساتھہ ایک لاکھہ چوالیس ھزار جنکے ماتھوں پر اُسکے باپ کا نام لکھا تھا (۲) اور میں نے آسمان سے آواز سنی جو بہت پانیوں کے شور اور بڑی گرج کی آواز کی مانند تھی اور وہ آواز جو میں نے سنی بربط نوازوں کی سی تھی جو اپنی بربطیں بجاتے ھیں (۳) اور وے تخت کے سامھنے اور چاروں جانداروں اور اُن بزرگوں کے آگے گویا نیا گیت گا رھے تھے اور اُن ایک لاکھہ چوالیس ھزاروں کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے کوئی اُس گیت کو نہیں سیکھہ سکا (۴) یے وے ھیں جو عورتوں کے ساتھہ گندگی میں نہ پڑے کیونکہ کنوارے ھیں اور یے برّے کے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ھی ھو لیتے ھیں یے خدا اور برّے کے لیئے پہلے پھل ھوکے آدمیوں میں سے مول لیئے گئے ھیں (۵) اور اُنکے مُنہہ میں مکر نہ پایا گیا کیونکہ وے خدا کے تخت کے آگے بےعیب ھیں ** (۶) اور میں نے ایک اَور فرشتے کو

انجیل ابدي لیئے ہوئے آسمان کے بیچو بیچ اُڑتے دیکھا تاکہ زمین کے رہنیوالوں
اور سب قوموں اور فرقوں اور زبانوں اور لوگوں کو خوشخبري سناوے (۷) اور
اُسنے بڑي آواز سے کہا خدا سے ڈرو اور اُسکو عزت دو کیونکہ اُسکي عدالت
کي گھڑي آئي اور اُسي کو سجدہ کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر
اور پاني کے سوتے پیدا کیئے * (۸) اور اُسکے پیچھے ایک دوسرا فرشتہ آیا
اور بولا گر پڑا گر پڑا بابلون وہ بڑا شہر کیونکہ اُسنے اپني حرامکاري کي شراب
غضب ساري قوموں کو پلائي * (۹) اور ایک تیسرا فرشتہ اُنکے پیچھے آیا
اور بڑي آواز سے بولا کہ جو کوئي اُس حیوان اور اُسکي مورت کي پوجا
کرتا اور اُسکا نشان اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھہ پر ہونے دیتا ہی (۱۰) وہ
خدا کے قہر کي شراب سے جو اُسکے قہر کے پیالے میں بے مِلائے ڈھالي گئي
پیئیگا اور مقدس فرشتوں کے آگے اور برّے کے سامھنے آگ اور گندھک میں
عذاب اُٹھاویگا (۱۱) اور اُنکے عذاب کا دھنواں ابدالآباد اُٹھتا رہتا ہی اور
اُنکو جو حیوان اور اُسکي مورت کو پوجا کرتے ہیں اور اُسکو جو اُسکے نام
کا نشان لیئے ہی رات دن آرام نہیں ہی (۱۲) یہیں مقدسوں کا صبر ہی یہیں
وے ہیں جو خدا کے حکموں اور یسوعي ایمان کو لیئے رہتے ہیں * (۱۳) اور
میں نے آسمان سے آواز سني جو مجھہ سے کہتي تھي کہ لکھہ مبارک وے
مُردے جو اب سے خداوند میں مرتے ہیں روح کہتي ہی کہ ہاں وے
اپني محنتوں سے آرام پاتے ہیں پر اُنکے کام اُنکے پیچھے چلے آتے ہیں *
(۱۴) اور میں نے نظر کي اور دیکھو ایک سفید بدلي اور اُس بدلي پر کوئي
اِنسان کے بیٹے سا بیٹھا تھا جسکے سر پر سونے کا تاج اَور اُسکے ہاتھہ میں
ایک تیز ہنسوا تھا (۱۵) اور ایک اَور فرشتہ ہیکل سے نکلا اور اُسے جو بدلي
پر بیٹھا تھا بڑي آواز سے پکارنے لگا کہ اپنا ہنسوا لگا اور کاٹ کیونکہ کاٹنے
کي گھڑي تیرے واسطے آ پہنچي ہی کہ زمین کي فصل پک گئي ہی (۱۶) اور
اُسنے جو بدلي پر بیٹھا تھا اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور زمین دِرو کي گئي *
(۱۷) اور ایک اَور فرشتہ ہیکل سے جو آسمان میں ہی نکلا جسکے پاس بھي
ایک تیز ہنسوا تھا (۱۸) اور ایک اَور فرشتہ جسکا آگ پر اختیار تھا قربانگاہ
سے نکلا اور اُسکو جس کے تیز ہنسوا تھا بڑے شور سے یہہ کہکے پکارنے لگا

کہ اپنا تیز ھنسوا لگا اور تاک زمین کے گچھے کاٹ کیونکہ اُسکے انگور پک چکے (۱۹) اور اُس فرشتے نے اپنا ھنسوا زمین پر لگایا اور زمین کی تاک کو کاٹا اور خدا کے غضب کے بڑے کولھو میں ڈال دیا (۲۰) اور کولھو شہر کے باھر پیڑا گیا اور کولھو سے لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا *

پندرھواں باب

(۱) اور میں نے ایک اَور نشان آسمان میں دیکھا جو بڑا اور عجیب تھا یعنی سات فرشتے جو پچھلی سات آفتیں لیئے ھوئے تھے کیونکہ اُن سے خدا کا غضب پورا ھوا ھی (۲) اور میں نے شیشے کا سمندر سا آگ مِلی ھوئی کچھہ دیکھا اور وے جو حیوان اور اُسکی مورت اور اُسکے نشان اور اُسکے نام کے عدد پر غالب آئے تھے شیشے کے سمندر پاس خدا کی بربطیں لیئے کھڑے (۳) اور خدا کے خادم موسیٰ کا گیت اور برّے کا گیت یہہ کہکے گاتے تھے کہ ای خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام بڑے اور عجیب ھیں ای مقدسوں کے بادشاہ تیری راھیں راست اور درست ھیں (۴) ای خداوند کون تجھہ سے نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاھر نہ کریگا کیونکہ تو ھی صرف قدوس ھی کہ سب قومیں آوینگی اور تیرے حضور سجدہ کرینگی کہ تیری عدالتیں ظاھر ھوئی ھیں * (۵) اور بعد اُسکے میں نے نظر کی اور دیکھو گواھی کے خیمے کی ھیکل آسمان پر کھولی گئی (۶) اور وے سات فرشتے سات آفتیں لیئے اور صاف براق پوشاک پہنے ھوئے اور سونے کے سینابند سینوں پر لپیٹے ھوئے ھیکل سے نکل آئے (۷) اور اُن چار جانداروں میں سے ایک نے سونے کے سات پیالے خدا کے جو ابدالآباد زندہ ھی قہر سے بھرے ھوئے اُن سات فرشتوں کو دیئے (۸) اور ھیکل خدا کے جلال اور اُسکی قدرت کے سبب دھنوئیں سے بھر گئی اور جب تک اُن سات فرشتوں کی سات آفتیں تمام نہ ھوئیں کوئی ھیکل میں داخل نہیں ھو سکا *

سولھواں باب

(۱) اور میں نے ھیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اُن سات فرشتوں کو کہتی تھی کہ چلو اور خدا کے قہر کے پیالوں کو زمین پر اُنڈیلو (۲) اور پہلا چلا گیا اور اپنا پیالہ زمین پر اُنڈیلا تب اُن آدمیوں میں جن پر حیوان کا نشان تھا اور اُن میں جو اُسکی مورت کو پوجا کرتے تھے بُرا اور زبون پھوڑا پیدا ھوا * (۳) اور دوسرے فرشتے نے اپنا پیالہ سمندر میں اُنڈیلا اور وہ مُردے کا سا لہو بن گیا اور ھر جیتی جان سمندر میں مر گئی * (۴) اور تیسرے فرشتے نے اپنا پیالہ ندیوں اور پانی کے سوتوں میں اُنڈیلا اور وے لہو ھو گئے (۵) اور میں نے پانیوں کے فرشتے کو یہہ کہتے سنا کہ ای خداوند جو ھی اور جو تھا تو ھی عادل اور قدوس ھی کہ تو نے یوں عدالت کی ھی (۶) کیونکہ اُنھوں نے مقدسوں اور نبیوں کا خون بہایا ھی سو تو نے پینے کو اُنھیں لہو دیا ھی کہ وے اِسی لائق ھیں (۷) اور میں نے دوسرے کو قربان‌گاہ میں سے یہہ کہتے سنا کہ ھاں ای خداوند خدا قادر مطلق تیری عدالتیں سچی اور راست ھیں * (۸) اور چوتھے فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر اُنڈیلا اور اُسے قدرت دی گئی کہ آدمیوں کو آگ سے بُھلسائے (۹) اور آدمی سخت گرمی سے بُھلس گئے اور خدا کے نام پر جو آفتوں پر اختیار رکھتا ھی کفر بکتے تھے اور اُنھوں نے توبہ نہ کی کہ اُسکا جلال ظاھر کریں * (۱۰) اور پانچویں فرشتے نے حیوان کے تخت پر اپنا پیالہ اُنڈیلا اور اُسکی بادشاھت میں تاریکی چھا گئی اور وے مارے درد کے اپنی زبانیں چباتے تھے (۱۱) اور اپنے دردوں اور اپنے پھوڑوں کے باعث آسمان کے خدا پر کفر بکتے تھے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی * (۱۲) اور چھٹھویں فرشتے نے اپنا پیالہ بڑے دریاے فرات میں اُنڈیلا اور اُسکا پانی سوکھہ گیا تاکہ پورب کے بادشاھوں کی راہ طیار ھووے (۱۳) اور میں نے اژدھے کے مُنہہ سے اور حیوان کے مُنہہ سے اور جھوٹھے نبی کے مُنہہ سے تین ناپاک روحوں کو مینڈکوں کی شکل نکلتے دیکھا (۱۴) کہ وے اچنبھے دکھانیوالے دیووں کی روحیں ھیں جو ساری

دنیا کے بادشاہوں پاس جاتي ہیں کہ اُنہیں قادر مطلق خدا کے روز عظیم کي لڑائي کے واسطے جمع کریں۔ (۱۵) دیکھہ میں چور کي مانند آتا ہوں مبارک ہی وہ جو جاگتا اور اپني پوشاک کي خبرداري کرتا ہی ایسا نہ ہووے کہ وہ ننگا پھرے اور لوگ اُسکي شرم کو دیکھیں (۱۶) اور اُسنے اُنکو ایک مکان میں جو عبراني میں اَرمَگِدّون کہلاتا ہی جمع کیا * (۱۷) اور ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا میں اُنڈیلا اور آسمان کي ہیکل میں سے تخت کي طرف سے بڑي آواز یہہ کہتي ہوئي نکلي کہ ہو چکا (۱۸) تب آوازیں اور گرجیں اور بجلیاں ہوئیں اور بڑا زلزلہ آیا جسکے موافق جب سے آدمي زمین پر ہیں نہوا تھا ایسا بڑا اور سخت زلزلہ ہوا (۱۹) اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قوموں کے شہر گر گئے اور بڑا بابلون خدا کے حضور یاد آیا تاکہ اُسے اپنے کمال قہر کي شراب کا پیالہ دیوے (۲۰) اور ہر ٹاپو بھاگا اور پہاڑ نہیں پائے گئے (۲۱) اور آسمان سے آدمیوں پر من من بھر کے بڑے اولے گرے اور اولوں کي آفت سے آدمي خدا پر کفر بکتے تھے کیونکہ اُنکي آفت بہت ہي سخت تھي *

سترھواں باب

(۱) اور ایک اُن سات فرشتوں میں سے جنکے پاس سات پیالے تھے آیا اور مجھہ سے باتیں کیں اور کہا اِدھر آ میں تجھہ کو اُس بڑي کسبي کي سزا جو بہت پانیوں پر بیٹھي ہی دکھلاؤنگا (۲) جسکے ساتھہ زمین کے باشندوں نے حرامکاري کي اور جسکي حرامکاري کي شراب سے زمین کے رہنیوالے متوالے ہوئے (۳) اور وہ مجھے روح میں جنگل میں لے گیا اور میں نے ایک عورت کو قرمزي رنگ حیوان پر جو کفر کے ناموں سے بھرا تھا اور جسکے سات سر اور دس سینگ تھے بیٹھے دیکھا (۴) اور عورت ارغواني اور قرمزي جوڑا پہنے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھي اور سونے کا پیالہ مکروہات سے اور اپني حرامکاري کي گندگي سے بھرا ہوا اپنے ہاتھہ میں لیئے تھي (۵) اور اُسکے ماتھے پر یہہ نام لکھا تھا کہ راز بابلون

بزرگ کسبیوں اور زمین کي مکروہات کي ما (۶) اور میں نے دیکھا کہ وہ عورت مقدسوں کے خون سے اور یسوع کے شہیدوں کے لہو سے متوالي ہو رهي تهي اور میں اُسکو دیکھکر سخت حیراني سے دنگ ہو گیا * (۷) اور اُس فرشتے نے مجھسے کہا تو کیوں دنگ ہی میں اُس عورت۰ اور حیوان کا راز جسپر وہ سوار ہی اور جسکے سات سر اور دس سینگ ہیں تجھہ سے کہونگا (۸) وہ حیوان جو تو نے دیکھا سو تھا اور نہیں ہی اور اتھاہ کوئے سے نکل آویگا اور ہلاکت میں جائیگا اور زمین کے رہنیوالے جنکے نام زندگي کي کتاب میں بناء عالم سے لکھے نہ گئے حیوان کو دیکھکے کہ وہ تھا اور نہیں ہی ہرچند ہی تعجب کرینگے (۹) یہاں وہ عقل ہی جسکي حکمت ہی وے سات سر سات پہاڑ ہیں جن پر عورت بیٹھي ہی (۱۰) اور سات بادشاہ بھي ہیں پانچ گر گئے اور ایک ہی دوسرا اب تک نہیں آیا اور جب آویگا اُسکا رہنا تھوڑي مدت تک ہوگا (۱۱) اور حیوان جو تھا اور نہیں ہی آٹھواں وھي ہی اور اُن سات میں سے ہی اور ہلاکت میں جاتا ہی (۱۲) اور دس سینگ جو تو نے دیکھے دس بادشاہ ہیں جنھوں نے اب تک بادشاہت نہیں پائي لیکن حیوان کے ساتھہ ایک گھڑي تک بادشاہوں کا سا اختیار پاوینگے (۱۳) اُن سب کي ایک ھي راے ہی اور وے اپني قدرت اور اختیار حیوان کو دینگے (۱۴) وے برّے سے لڑائي کرینگے اور برّہ اُنپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہی اور وے جو اُسکے ساتھہ ہیں سو بُلائے ہوئے اور برگزیدہ اور دیانت‌دار ہیں (۱۵) اور اُسنے مجھسے کہا وے پاني جو تو نے دیکھے جہاں کسبي بیٹھي ہی سو لوگ اور گروھیں اور قومیں اور زبانیں ہیں (۱۶) اور وے دس سینگ جو تو نے دیکھے اور حیوان کسبي سے عداوت کرینگے اور اُسے بیکس اور ننگا کرینگے اور اُسکا گوشت کھائینگے اور اُسکو آگ سے جلائینگے (۱۷) کیونکہ خدا نے اُنکے دلوں میں یہہ ڈالا کہ اُسکي مراد برلاویں اور ایک ھي دل ہوویں اور اپني بادشاہت حیوان کو دے دیں جب تک کہ خدا کي باتیں پوري نہ ہوں (۱۸) اور عورت جسے تو نے دیکھا وہ بڑا شہر ہی جو زمین کے بادشاہوں پر بادشاہت رکھتا ہی *

اٹھارھواں باب

(۱) اور اُن چیزوں کے بعد میں نے ایک فرشتے کو آسمان پر سے اُترتے دیکھا جسکا بڑا اختیار تھا اور زمین اُسکے جلال سے روشن ہو گئی (۲) اور اُسنے بڑی آواز سے یوں کہکے زور سے پکارا کہ گر پڑا گر پڑا بڑا بابلون اور دیوؤں کا گھر اور ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا ہو گیا (۳) کیونکہ ساری قوموں نے اُسکی حرامکاری کی شراب غضب پی لی اور زمین کے بادشاھوں نے اُسکے ساتھہ حرامکاری کی اور زمین کے سوداگر اُسکے عیش کی زیادتی سے دولتمند ہوئے * (۴) اور میں نے آسمان سے ایک اَور آواز یہہ کہتے سنی کہ ای میرے لوگو اُس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اُسکے گناھوں میں شریک نہو اور اُسکی آفتوں میں سے کچھہ تم پر نہ پڑے (۵) کیونکہ اُسکے گناہ آسمان تک پہنچے اور خدا نے اُسکی بدکاریاں یاد کیں (۶) جیسا اُسنے تم سے سلوک کیا ویسا ھی تم بھی اُس سے سلوک کرو اور اُسے اُسکے کاموں کے موافق دو گُنا دو اُس پیالے میں جسے اُسنے بھرا اُسکے لیئے دونا بھردو (۷) جتنا اُسنے آپ کو شاندار بنایا اور عیاشی کی اِتنا ھی اُسکو عذاب اور غم دو کیونکہ وہ اپنے دل میں کہتی ھی کہ میں ملکہ بن بیٹھی اور رانڈ نہیں ھوں اور غم نہ دیکھونگی (۸) اِسلیئے ایک ھی دن میں اُسکی آفتیں آوینگی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی جائیگی کیونکہ خداوند خدا جو اُسکی عدالت کرتا ھی زورآور ھی * (۹) اور زمین کے بادشاہ جنھوں نے اُسکے ساتھہ حرامکاری اور عیاشی کی ھی جب اُسکے جل جانے کا دھنواں دیکھینگے اُسپر روئیں پیٹینگے (۱۰) اور اُسکے عذاب کے ڈر سے دور کھڑے ھوئے کہینگے ھاے ھاے بابلون بڑے شہر مضبوط شہر کہ ایک ھی گھڑی میں تیری عدالت آ پہنچی (۱۱) اور زمین کے سوداگر اُسپر روئینگے اور غم کرینگے کہ اب کوئی اُنکی اجناس پھر مول نہیں لیتا (۱۲) یے جنسیں سونے اور روپے اور جواھرات اور موتی اور مہین کتان

اورِ ارغواني اور ريشمي اور قرمزي کپڑے اور هر خوشبودار لکڑي اور طرح طرح کے هاتهي دانت کے برتن اور هر طرح کے بيش قيمت چوبي اور تانبے اور لوهے اور سنگ مرمر کے باسن (۱۳) اور دارچيني اور خوشبوئياں اور عطر اور لوبان اور شراب اور تيل اور صاف ميدہ اور گيهوں اور چارپائے اور بهيڑيں اور گهوڑے اور گاڑياں اور غلام اور آدميوں کي جانيں هيں (۱۴) اب تيرے دل‌چسپ ميوے تجهہ سے الگ هو گئے اور ساري چکني اور خاصي خاصي چيزيں تجهے چهوڑ گئيں اور تو اُنکو پهر کبهي نہ پائيگي (۱۵) اُن چيزوں کے سوداگر جو اُسکے سبب دولت‌مند هوئے اُسکے عذاب کے خوف سے روتے اور غم کرتے هوئے دور کهڑے رهينگے (۱۶) اور کهينگے هاے هاے بڑے شهر جو مهين کپڑے اور ارغواني اور قرمزي پوشاک پهنے اور سونے اور جواهر اور موتيوں سے آراستہ تها کيونکہ ايک هي گهڑي ميں اِتني بڑي دولت برباد هو گئي (۱۷) اور هر ناخدا اور جهاز کے سب لوگ اور ڈانڈي اور جتنے کہ سمندر سے کام رکهتے هيں دور کهڑے رهے (۱۸) اور اُسکے جلنے کا دهنواں ديکهکر پکارتے اور کهتے تهے کون اِس بڑے شهر کي مانند تها (۱۹) اور اُنهوں نے اپنے سروں پر خاک اُڑائي اور رو رو اور غم کرتے کرتے يوں پکار اُٹهے هاے هاے بڑے شهر جس ميں وے سب جو سمندر ميں جهاز چلاتے هيں اُسکے بڑے خرچ سے دولت مند هو گئے کہ وہ ايک هي گهڑي ميں اُجڑ گيا * (۲۰) اي آسمان اور مقدس رسولو اور پيغمبرو اُسپر خوشي کرو کيونکہ خدا نے اُس سے تمهارا بدلا ليا * (۲۱) اور ايک زورآور فرشتے نے ايک پتهر بهاري چکي کے پاٹ کي مانند اُٹهايا اور يہہ کهتے هوئے سمندر ميں پهينکا کہ بابلون وہ بڑا شهر يوں زور سے پهينکا جائيگا اور پهر کبهي پايا نہ جائيگا (۲۲) اور بربط نوازوں اور گانيوالوں اور بانسلي بجانيوالوں اور نرسنگا پهونکنيوالوں کي آواز تجهہ ميں پهر نہ سني جائيگي اور کسي طرح کا پيشہ‌والا کوئي پيشہ کيوں نہو تجهہ ميں پهر پايا نہ جائيگا اور چکي کي آواز تجهہ ميں پهر نہ سني جائيگي (۲۳) اور پهر تجهہ ميں کبهي چراغ روشن نہوگا اور نہ تجهہ ميں دولها اور دولهن کي آواز سني جائيگي کيونکہ تيرے سوداگر زمين

کے اشراف تھے اور تیري جادوگري سے زمین کي سب قومیں دغا کھا گئیں (۲۴) اور نبیوں اور مقدسوں اور اُن سب کا لہو جو زمین پر قتل کیئے گئے اُس میں پایا گیا *

اُنیسواں باب

(۱) بعد اِسکے میں نے آسمان پر بہت بھیڑ کي سي بڑي آواز یہہ کہتے سني کہ هللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہمارے خدا کي ھی (۲) کیونکہ اُسکي عدالتیں راست اور برحق ھیں اِسلیئے کہ اُسنے اُس بڑي کسبي کي جسنے اپني حرامکاري سے زمین کو خراب کیا عدالت کي اور اپنے بندوں کے لہو کا اِنتقام اُسکے ھاتھہ سے لیا ھی (۳) اور دوسري بار اُنھوں نے کہا هللویاہ اور اُسکا دھنواں ابدالآباد اُٹھتا رھتا ھی (۴) اور چوبیسوں بزرگ اور چاروں جاندار اوندھے مُنھہ گرے اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ھی سجدہ کیا اور کہا آمین هللویاہ (۵) اور تخت سے آواز یہہ کہتي ہوئي نکلي کہ تم سب جو اُسکے بندے ھو اور جو اُس سے ڈرتے ھو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کي ستایش کرو (۶) اور میں نے بڑي بھیڑ کي سي آواز اور بہت پانیوں کي سي آواز اور بڑي گرج کي سي آواز یہہ کہتے سني کہ هللویاہ کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق بادشاہت کرتا ھی (۷) آؤ ہم خوشي و خورمي کریں اور اُسکو عزت دیویں اِسلیئے کہ برّے کا بیاہ آ پہنچا اور اُسکي دولہن نے آپ کو سنوارا ھی (۸) اور اُسے یہہ دیا گیا کہ صاف اور شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے کہ مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کي راستبازي ھی * (۹) اور اُسنے مجھے کہا لکھہ کہ مبارک وے ھیں جو برّے کي شادي کي ضیافت میں بُلائے گئے ھیں اور وہ مجھے کہتا ھی کہ یے خدا کي سچي باتیں ھیں (۱۰) اور میں اُسکے پانوں پر اُسے سجدہ کرنے گرا اور اُسنے مجھے کہا خبردار ایسا مت کر کہ میں تیرا اور تیرے بھائیوں کا جن پاس یسوع کي گواھي ھی ہمخدمت ہوں خدا کو سجدہ کر کیونکہ گواھي جو یسوع پر ھی نبوت کي

روح هی * (۱۱) اور مین نے آسمان کو کُھلا دیکھا اور دیکھو ایک نقرہ گھوڑا
اور جو اُسپر سوار تھا امانت‌دار اور سچا کہلاتا هی اور راستي سے عدالت
کرتا اور لڑتا هی (۱۲) اور اُسکي آنکھیں آگ کے شعلہ کي مانند اور اُسکے سر
پر بہت سے تاج تھے اور اُسکا ایک نام لکھا هوا تھا جسے اُسکے سوا کسي نے نہ
جانا (۱۳) اور وہ خون میں ڈوبا هوا لباس پہنے تھا اور اُسکا نام کلام خدا هی
(۱۴) اور آسماني فوجیں صاف اور سفید مہین لباس پہنے هوئے نقرے
گھوڑوں پر اُسکے پیچھے هو لیں (۱۵) اور اُسکے مُنہہ سے ایک تیز تلوار نکلتي
هی کہ وہ اُس سے قوموں کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اُنپر حکومت کریگا
اور وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کي شراب کے کولہو میں روندتا
هی (۱۶) اور اُسکے لباس پر اور اُسکي ران پر یہہ نام لکھا هی بادشاهوں کا
بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند * (۱۷) اور میں نے ایک فرشتے کو سورج
میں کھڑے دیکھا اور اُسنے بڑي آواز سے پکارا اور سب پرندوں کو جو آسمان
کے بیچو بیچ اُڑتے هیں کہا آؤ اور بزرگ خدا کي ضیافت میں جمع هوؤ
(۱۸) تاکہ تم بادشاهوں کا گوشت اور سپہ‌سالاروں کا گوشت اور زورآوروں
کا گوشت اور گھوڑوں اور اُنکے سواروں کا گوشت اور سب آزادوں اور
غلاموں اور چھوٹوں اور بڑوں کا گوشت کھاؤ (۱۹) اور میں نے حیوان اور زمین
کے بادشاهوں اور اُنکي فوجوں کو اِکٹھے هوئے دیکھا تاکہ اُس سے جو گھوڑے پر
سوار تھا اور اُسکے لشکر سے لڑیں (۲۰) اور حیوان پکڑا گیا اور اُسکے ساتھہ
جھوٹا نبي جسنے اُسکے آگے وے معجزے دکھائے جن سے اُسنے اُنکو جنھوں
نے حیوان کا نشان اپنے پر قبول کیا اور اُنکو جو اُسکي مورت کو پوجتے
تھے گمراہ کیا یے دونوں اُس آگ کي جھیل میں جو گندھک سے جل
رهي هی جیتے جي ڈالے گئے (۲۱) اور جو باقي تھے سو اُس گھوڑے کے
سوار کي تلوار سے جو اُسکے مُنہہ سے نکلتي تھي قتل کیئے گئے اور سب
پرندے اُنکے گوشت سے سیر هو گئے *

بیسواں باب

(۱) اور میں نے ایک فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا جسکے ھاتھہ میں اتھاہ کوئے کي کُنجي اور ایک بڑي زنجیر تھي (۲) اور اُسنے اژدھے یعني پُرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ھی پکڑا اور اُسے ھزار برس تک جکڑ رکھا (۳) اور اُسکو اتھاہ کوئے میں ڈالا اور اُسے بند کیا اور اُسپر مُہر کي تاکہ قوموں کو اَور بھي دغا نہ دے جب تک ھزار برس تمام نہوں بعد اِسکے چاھیئے کہ وہ تھوڑے دن کے لیئے چھوٹے * (۴) اور میں نے تخت دیکھے اور وے اُنپر بیٹھے اور عدالت اُنھیں دي گئي اور اُنکي جانوں کو دیکھا جنھوں نے یسوع کي گواھي اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنھوں نے نہ حیوان نہ اُسکي مورت کو پوجا اور نہ اُسکا نشان اپنے ماتھوں اور اپنے ھاتھوں پر قبول کیا تھا وے زندہ ھوئے اور مسیح کے ساتھہ ھزار برس تک بادشاھت کرتے رھے (۵) پر باقي مُردے جب تک ھزار برس پورے نہوئے نہ جیئے یہہ پہلي قیامت ھی (۶) مبارک اور مقدس وہ جو پہلي قیامت میں شریک ھی اُنپر دوسري موت کا کچھہ اختیار نہیں بلکہ وے خدا اور مسیح کے کاھن ھونگے اور اُسکے ساتھہ ھزار برس تک بادشاھت کرینگے * * (۷) اور جب ھزار برس ھو چکینگے شیطان اپني قید سے چھوٹیگا (۸) اور نکلیگا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ھیں یعني گوگ اور مگوگ کو دغا دے اور اُنھیں لڑائي کے لیئے جمع کرے اور اُنکا شمار سمندر کي ریت کي مانند ھی (۹) اور وے زمین کي چوڑان پر چڑھہ گئے اور مقدسوں کي چھاوني اور عزیز شہر کو گھیر لیا اور آسمان سے خدا کے پاس سے آگ اُتري اور اُنکو کھا گئي (۱۰) اور ابلیس جسنے اُنھیں دغا دي تھي آگ اور گندھک کي جھیل میں ڈالا گیا جہاں حیوان اور جھوٹا نبي ھی اور وے رات دن ابدالآباد عذاب میں رھینگے * (۱۱) اور میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اُسکو جو اُسپر بیٹھا

تھا دیکھا جسکے حضور سے زمین اور آسمان بھاگے اور اُنھیں جگہہ نہ مِلي (۱۲) اور میں نے مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے دیکھے اور کتابیں کھولي گئیں اور ایک دوسري کتاب جو زندگي کي ھی کھولي گئي اور مُردوں کي عدالت جیسا اُن کتابوں میں لکھا تھا اُنکے کاموں کے مطابق کي گئي (۱۳) اور سمندر نے اُن مُردوں کو جو اُس میں تھے اُچھال پھینکا اور موت اور عالم ارواح نے اُن مُردوں کو جو اُن میں تھے حاضر کیا اور اُن میں سے ھر ایک کي عدالت اُسکے کاموں کے مطابق کي گئي (۱۴) اور موت اور عالم ارواح آگ کي جھیل میں ڈالي گئي یہہ دوسري موت ھی (۱۵) اور جسکا ذکر زندگي کي کتاب میں نہ مِلا وہ آگ کي جھیل میں ڈالا گیا *

اکیسواں باب

(۱) اور میں نے نئے آسمان اور نئي زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلي زمین جاتي رھي تھي اور سمندر اَور بھي نہ تھا (۲) اور مجھہ یوحنا نے شہر مقدس نئے یروشلیم کو آسمان سے دولھن کي مانند جسنے اپنے شوھر کے لیئے سنگار کیا آراستہ خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا (۳) اور میں نے بڑي آواز یہہ کہتے آسمان سے سني کہ دیکھہ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھہ ھی اور وہ اُنکے ساتھہ سکونت کریگا اور وے اُسکے لوگ ھونگے اور خدا آپ اُنکے ساتھہ اُنکا خدا ھوگا (۴) اور خدا اُنکي آنکھوں سے ھر آنسو پونچھیگا اور پھر موت نہوگي اور نہ غم اور نہ نالہ اور نہ پھر دکھہ ھوگا کیونکہ اگلي چیزیں گذر گئیں (۵) اور اُسنے جو تخت پر بیٹھا تھا کہا دیکھہ میں سب کچھہ نیا کرتا ھوں اور اُسنے مجھے کہا لکھہ کیونکہ یے باتیں سچ اور برحق ھیں (۶) اور اُسنے مجھے کہا کہ ھو چکا میں الفا اور اُمگا ابتدا اور انتہا ھوں میں اُسکو جو پیاسا ھی آب حیات کے چشمے سے مفت پینے دونگا (۷) جو غالب ھوتا ھی سو سب کا وارث ھوگا اور میں اُسکا خدا ھونگا اور وہ میرا بیٹا ھوگا (۸) پر دَرنیوالوں اور بےایمانوں اور نفرتیوں

اور خونیوں اور حرام‌کاروں اور جادوگروں اور بُت‌پرستوں اور سب جھوٹھوں
کا حصہ اُسي جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے جلتي ھی یہہ
دوسري موت ھی * (۹) اور ایک اُن سات فرشتوں میں سے جن پاس
وے ساتھہ پیالے پچھلي سات آفتوں سے بھرے تھے مجھہ پاس آیا اور مجھہ
سے یوں کہکے بولا کہ اِدھر آ میں تجھے دولھن یعني برّے کي جورو دکھاؤں
(۱۰) اور مجھے روح میں بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور بزرگ شہر
مقدس یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا (۱۱) اُس
میں خدا کا جلال تھا اور اُسکي روشني سب سے بیش‌قیمت پتھر کي مانند
اُس یشم کي سي تھي جو بلور کي طرح شفاف ھو (۱۲) اور اُسکي بڑي
اور اونچي دیوار تھي اور اُسکے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے اور لکھے
ھوئے نام تھے جو بني اِسرائیل کے بارہ فرقوں کے ھیں (۱۳) پورب کو تین
دروازے اُتّر کو تین دروازے دکھن کو تین دروازے اور پچھم کو تین دروازے
(۱۴) اور شہر کي دیوار کي بارہ نیویں تھیں اور اُنپر برّے کے بارہ رسولوں کے
نام تھے (۱۵) اور جو مجھہ سے بول رھا تھا اُسکے ھاتھہ میں سونے کي ایک
جریب تھي تاکہ شہر اور اُسکے دروازوں اور اُسکي دیوار کو ناپے (۱۶) اور
شہر چوکونا بنا ھی اور اُسکي لمبان اِتني ھی جتني اُسکي چوڑان اور اُس
نے شہر کو جریب سے ناپکر ساڑھے سات سو کوس پایا اُسکي لمبائي اور
چوڑائي اور اونچائي ایکساں تھي (۱۷) اور اُسنے دیوار کو ناپا اور ایک سو
چوالیس ھاتھہ پایا آدمي کے ناپ کے موافق جو فرشتے کا تھا (۱۸) اور دیوار
یشم کي بني تھي اور شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کي مانند تھا (۱۹) اور
شہر کي دیوار کي نیویں ھر طرح کے جواھر سے آراستہ تھیں پہلي نیو یشم
کي دوسري نیلم کي تیسري شب‌چراغ کي چوتھي زمرّد کي (۲۰) پانچویں
عقیق کي چھٹھویں لعل کي ساتویں سنہرے پتھر کي آٹھویں فیروزے کي
نویں زبرجد کي دسویں یماني کي گیارھویں سنگ سنبلي کي اور بارھویں
یاقوت کي تھي (۲۱) اور بارہ دروازے بارہ موتي تھے ھر دروازہ ایک ایک موتي
کا اور شہر کي سڑک خالص سونے کي تھي شفاف شیشے کي مانند (۲۲) اور
میں نے اُس میں کوئي ھیکل نہ دیکھي کیونکہ خداوند خدا قادرمطلق

اور برّہ اُسکي هيکل هيں (۲۳) اور شہر سورج اور چاند کا محتاج نہيں
کہ اُس ميں روشني ديويں کيونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا هی
اور برّہ اُسکي روشني هی (۲۴) اور وے قومیں جنھوں نے نجات پائي اُسکي
روشني ميں پھرينگي اور زمين کے بادشاہ اپنا جلال اور عزت اُس ميں لاتے
هيں (۲۵) اور اُسکے دروازے دن کو بند نہ هونگے کہ رات وهاں نہوگي (۲۶) اور
وے قوموں کے جلال اور عزت کو اُس ميں لاوينگے (۲۷) اور کوئي چيز جو
ناپاک يا نفرتي اور جھوٹھہ هی اُس ميں درنہ آويگي مگر صرف وے
هي جو برّے کي کتاب حيات ميں لکھے هوئے هيں *

بائيسواں باب

(۱) اور اُسنے آب حيات کي ايک صاف ندي بلور کي طرح شفاف
جو خدا اور برّے کے تخت سے نکلتي تھي مجھے دکھائي (۲) اور اُس شہر
کي سڑک کے بيچ اور ندي کے وار پار زندگي کا درخت تھا جو بارہ دفعہ
پھلتا اور هر مہينے ميں اپنا پھل ديتا هی اور درخت کے پتے قوموں کي
شفا کے واسطے هيں (۳) اور پھر کوئي لعنت نہوگي اور خدا اور برّے کا تخت
اُس ميں هوگا اور اُسکے بندے اُسکي بندگي کرينگے (۴) اور اُسکا مُنہہ ديکھينگے
اور اُسکا نام اُنکے ماتھوں پر هوگا (۵) اور وهاں رات نہوگي اور وے چراغ اور
سورج کي روشني کے محتاج نہيں کيونکہ خداوند خدا اُنکو روشن کرتا هی
اور وے ابدالآباد بادشاهت کرينگے ** (۶) اور اُسنے مجھے کہا کہ يے
باتيں سچ اور برحق هيں اور مقدس نبيوں کے خداوند خدا نے اپنا فرشتہ
بھيجا تاکہ اپنے بندوں کو وے باتيں جنکا جلد هونا ضرور هی دکھلاوے
(۷) ديکھہ ميں جلد آتا هوں مبارک وہ جو اِس کتاب کي نبوت کي
باتوں کو حفظ کرتا هی * (۸) اور مجھہ يوحنا نے اِن چيزوں کو ديکھا اور
سنا اور جب ميں نے سنا اور ديکھا تھا تب اُس فرشتے کے پانوں پر جس
نے مجھے يے چيزيں دکھائيں سجدہ کرنے کو گرا (۹) اور اُسنے مجھے
کہا خبردار ايسا مت کر کيونکہ ميں تيرا اور نبيوں کا جو تيرے بھائي هيں

اور اُنکا جو اِس کتاب کي باتیں حفظ کرتے ہیں ہم‌خدمت ہوں خدا کو سجدہ کر (۱۰) اور اُسنے مجھے کہا اِس کتاب کي نبوت کي باتوں پر مُہر مت کر کیونکہ وقت نزدیک ہی (۱۱) جو ناراست ہی ناراست ہي رہے اور جو نجس ہی نجس ہي رہے اور جو راستباز ہی راستباز ہي رہے اور جو مقدس ہی مقدس ہي رہے (۱۲) اور دیکھہ میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھہ ہی تاکہ ہر ایک کو اُسکے کام کے موافق بدلا دوں (۱۳) میں الفا اور اُمگا ابتدا اور انتہا پہلا اور پچھلا ہوں * (۱۴) مبارک وے ہیں جو اُسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں تاکہ زندگي کے درخت پر اُنکا اختیار ہو اور وے اُن دروازوں سے شہر میں داخل ہوویں (۱۵) کہ کُتے اور جادوگر اور حرام‌کار اور خوني اور بُت‌پرست اور ہر کوئي جو جھوٹھہ کو چاہتا اور بولتا ہی باہر ہی * (۱۶) مجھہ یسوع نے اپنے فرشتے کو بھیجا کہ کلیسیاؤں میں اِن باتوں کي گواہي تمکو دے میں داؤد کي اصل و نسل اور صبح کا نوراني ستارہ ہوں (۱۷) اور روح اور دولہن کہتي ہیں آ اور جو سنتا ہی کہے آ اور جو پیاسا ہی آوے اور جو چاہتا ہی سو آب حیات مفت لے * (۱۸) کیونکہ میں ہر ایک کو جو اِس کتاب کي نبوت کي باتیں سنتا ہی یہہ گواہي دیتا ہوں کہ اگر کوئي اُن میں کچھہ بڑھاوے تو خدا اُن آفتوں کو جو اِس کتاب میں لکھي ہیں اُسپر بڑھاویگا (۱۹) اور اگر کوئي اِس نبوت کي کتاب کي باتوں میں سے کچھہ نکال ڈالے تو خدا اُسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس اور اِن باتوں سے جو اِس کتاب میں لکھي ہیں نکال ڈالیگا (۲۰) وہ جو اِن چیزوں کي گواہي دیتا ہی یہہ کہتا ہی کہ میں یقیناً جلد آتا ہوں * آمین ہاں ای خداوند یسوع آ (۲۱) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھہ ہووے * آمین *

تمام شد